Scanned with CamScanner

ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد | **عظمت صحابہ زندہ باد**

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈمن "**اردو بکس**" آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

- گروپ میں صرف PDF کتب پوسٹ کی جاتی ہیں لہذا کتب کے متعلق اپنے کمنٹس / ریویوز ضرور دیں۔ گروپ میں بغیر ایڈمن کی اجازت کے کسی بھی قسم کی (اسلامی وغیر اسلامی، اخلاقی، تحریری) پوسٹ کرنا سختی سے منع ہے۔
- گروپ میں معزز، پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ممبرز موجود ہیں اخلاقیات کی پابندی کریں اور گروپ رولز کو فالو کریں بصورت دیگر معزز ممبرز کی بہتری کی خاطر ریمووو کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کو انباکس میں میسیج، مس کال، کال نہیں کرے گا۔ رپورٹ پر فوری ریموو کر کے کاروائی عمل میں لائے جائے گی۔
- ہمارے کسی بھی گروپ میں سیاسی و فرقہ واریت کی بحث کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- اگر کسی کو بھی گروپ کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا تجویز کی صورت میں ایڈمن سے رابطہ کیجئے۔
- سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخِ رسول، گستاخِ امہات المؤمنین، گستاخِ صحابہ و خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، گستاخ اہلبیت یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے روحانی وذہنی سپورٹرز کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا ایسے اشخاص بالکل بھی گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریموو کر دیا جائے گا۔

- تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے **فری آف کاسٹ** وٹس ایپ گروپ میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جو کتاب نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر لی جاتی ہے۔ جس میں محنت بھی صَرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔
- عمران سیریز کے شوقین کیلئے علیحدہ سے عمران سیریز گروپ موجود ہے۔
- **لیڈیز کے لئے الگ گروپ کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ویریفکیشن ضروری ہے۔**
- اردو کتب / عمران سیریز یا سٹڈی گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے ایڈمن سے وٹس ایپ پر بذریعہ میسیج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار فرمائیں۔ برائے مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہر گز نہ کریں۔ ورنہ گروپس سے تو ریموو کیا ہی جائے گا بلاک بھی کیا جائے گا۔

نوٹ: ہمارے کسی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب فی سبیل اللہ ہے

0306-7163117	0343-7008883	0333-8033313
محمد سلمان سلیم	پاکستان زندہ باد	راؤ ایاز

پاکستان زندہ باد | **پاکستان پائندہ باد**

اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو

ولا تلبسوا الحق بالباطل وتكتموا الحق وانتم تعلمون
خطبات ندیم
یادگار خطبات کا حسین گلدستہ
جلد اول
خطیب اسلام
حضرت مولانا عبدالکریم ندیم
ناشر
مکتبہ مدنیہ
0300-4944562
مرتب
مولانا
علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین ٹیلیگرام چینل

خطبات ندیم ابن عبدالکریم ندیم محمد احمد ندیم کی نظر میں

حضرت والد محترم کے تعلق داروں میں ایک نام مولانا شبیر حیدر فاروقی کا بھی ہے جو بہت ہی قابل اور علماء اور طلباء کے حلقہ میں محبوب ہیں مولانا شبیر احمد فاروقی بہت ہی باصلاحیت اور قلب سلیم کے مالک ہیں انہوں نے حضرت والد محترم کی کتب کی ترتیب وطباعت کا انتظام کر رکھا ہے۔ اور الحمد للہ بہت ہی اچھے انداز میں اس کو نبھاتے رہیں گے میری دلی دعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا شبیر حیدر فاروقی اور باقی حضرات جو اس کار خیر میں مصروف ہیں صحت وعافیت سے رکھے۔

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق کاپی رائٹ کے تحت محفوظ ہیں

نام کتاب .... خطبات ندیم (اول)
ازافادات .... خطیب اسلام حضرت مولانا عبدالکریم ندیم
ترتیب اول .... مولانا شبیر حیدر فاروقی
معاون .... علامہ بشیر احمد عثمانی خطیب عثمانیہ مسجد خانپور
اشاعت دوم .... 6 نومبر 2004
تعداد .... 1100 صفحات 400
قیمت 250

سٹاکسٹ

مکتبہ مدینہ بالمقابل مدینہ مسجد ماڈل ٹاون بی بہاولپور

03017512074 03004944562

ملنے کے پتے

- مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
- المیزان پبلشرز اردو بازار لاہور
- مکتبہ خلیل اردو بازار لاہور
- مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
- مکتبہ الحسن حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
- مکتبہ العائشہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
- مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
- مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
- مجیدیہ کتب خانہ بیرون بوہر گیٹ ملتان
- ادارہ اشاعت الخیر ملتان
- مکتبہ صفدریہ جوہر چوک راولپنڈی
- مکتبہ عثمانیہ کمیٹی چوک راولپنڈی
- مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی
- اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاون کراچی۔
- مکتبہ العارفی ستیانہ روڈ فیصل آباد
- اشرفی کتب خانہ کراچی
- دارالاشاعت اردو بازار کراچی، ادارۃ المعارف احاطہ دارالعلوم کراچی

Scanned with CamScanner

اجمالی فہرست خطبات ندیم اول

Scanned with CamScanner

انتساب

اس شخصیت کے نام جس کی مسلسل جدو جہد اور سعی پیہم اور دن و رات کی مشقت اور تکالیف برداشت کرتے ہوئے اہل سنت کے علماء کو منظم کر کے ہر باطل فرقہ کے رد کیلئے مجلس علماء اہلسنت کی بنیاد رکھی اور حضرت دین پوری کے نام سے مشہور ہوئے

............میری مراد............

بادشاہ خطابت مولانا عبدالشکور دین پوری ہیں

اللہ رب العزت ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے

آمین ثم آمین

[illegible]

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

تمت بالخیر

چند موتی صاحب خطبات کے قلم سے

ابو محمد عبد الکریم ندیم

باسمہٖ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کے ہاتھوں میں کتاب لاجواب مجموعہ جواہرات ''خطبات ندیم'' ہے..... جس میں برادر ذی وقار عزیزی مولانا شبیر حیدر فاروقی نے بندہ کے چند خطبات کو جمع کر کے حسین ترتیب دے کر قارئین کی نظر کردی ہے..... مرتب موصوف مولانا شبیر حیدر فاروقی نے اس سے قبل مؤرخ اسلام شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید کے خطبات کو جواہرات فاروقی کے نام سے ترتیب دے کر شائع کیا ہے.....اور میں اپنے لیے سعادت سمجھتا ہوں کہ مؤرخ اسلام کے خطبات کے جامع نے میری تقاریر کو جمع کیا ہے۔

قرآن کریم کا اسلوب:

خطابت ایک خداداد صلاحیت، انمول تحفہ اور عطیہ الٰہی ہے.....رب العزت نے تمام آسمانی کتابوں میں قرآن کریم کا اسلوب خطیبانہ رکھا ہے..... اس لیے (خطابت کو) کلام الٰہی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

رحمت للعالمین شفیع المذنبین امام الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد رسول ﷺ کا فرمان عالی شان ہے''ان من البیان لسحرا'' بیان اور قوت گویائی بے شک جادو کا اثر رکھتی ہے۔

اعزاز مذہب اسلام:

ہر قوم اور مذہب میں اس کی اشاعت کرنے والے مقرر ہوتے ہیں..... مگر یہ

Scanned with CamScanner

اعزاز مذہب اسلام کو حاصل ہے...... کہ خطیب الانبیاء محمد رسول ﷺ کو سب انبیاء میں وہ عظمت حاصل ہے...... کہ جو اسلام کو ادیان عالم پر ہے...... قیامت تک اشاعت اسلام کے لیے محبوب کل ﷺ کی امت میں خطباء آتے رہیں گے......اور فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہیں گے۔

انتہائی افسوس:

مگر انتہائی افسوس ہے...... کہ اس دور پر فتن میں یہ میدان گویوں، نقالوں اور جاہلوں کے ہاتھوں میں ہے...... اہل علم مدرسین اپنے منصب تدریس سے فارغ نہیں ہوتے...... کہ اس منصب کو سنبھالیں...... لیکن اکثر جہلاء قصہ گوئی، نقالی، جاہ پرستی، اشعار گوئی پر گذارا کر کے اس پروقار با کمال عمل کی تذلیل وتوہین کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ میرے اکابر علماء دیوبند کو جزائے خیر دے...... کہ جنہوں نے منصب تدریس کی طرح میدان تبلیغ وخطابت میں بھی با کمال لوگ پیدا کیے...... جو کہ علم وعمل کے مرقع تھے......اور افراط وتفریط سے پاک وعظ ونصیحت کرتے ہیں...... میں اپنے مالک حقیقی کا اس پر جتنا کثیر شکرادا کروں وہ قلیل ہے...... کہ زمانہ طالب علمی سے میرے اساتذہ اور مشائخ نے میدان تبلیغ وخطابت میں تربیت فرمائی۔

تحدیث بالنعمت:

الحمد للہ تحدیث بالنعمت کے طور پر تحریر کرنا مناسب سمجھتا ہوں...... کہ بندہ کی عادت ہے...... کہ خطبہ جمعۃ المبارک کی تیاری پورا ہفتہ کر کے ہر جمعہ ایک نیا عنوان تجویز کرتا ہے...... اس کے لیے قرآن وسنت اور اکابرین امت کے مواعظ اور کتب کا مطالعہ ضروری سمجھتا ہے۔

Scanned with CamScanner

ساڑھے تین صد مواعظ:

اس وقت ساڑھے تین صد کے قریب الحمد للہ بندہ کے مواعظ وخطبات جمع کیے جا چکے ہیں..... دلی دعاء ہے..... کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی اس عارضی حیات مستعار میں ان تمام خطبات کو کتابی شکل میں کرنے کے لیے برادرم مولانا شبیر حیدر کو اسباب مہیا کرے۔

خطبات ندیم دعاء کی لڑی:

خطبات ندیم بندہ کی اس دعاء کی ایک لڑی ہے..... جو اللہ تعالیٰ نے برادرم مولانا شبیر حیدر فاروقی کے ہاتھوں پروئی ہے۔

تقریر شروع کرنے کے اصول:

بندہ اپنی ہر تقریر شروع کرنے سے قبل کوشش کرتا ہے..... دو رکعت نفل پڑھ کر شروع کرے..... نیز بندہ نے کبھی کوئی تقریر وضو کے بغیر نہیں کی..... یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے..... نیز یہ دعاء خاص طور پر کرتا ہے..... کہ اللہ تعالیٰ سامعین کے مناسب حال گفتگو کروائے..... اور ہر جملہ کو آخرت کے لیے ذخیرہ بنائے۔

کتاب کے قارئین کے لیے ہدایت:

اس کتاب کا مطالعہ کر کے فیض حاصل کرنے والے رفقاء سے درخواست ہے ..... کہ اللہ کی رضا ملحوظ خاطر رکھیں..... خطبات میں انداز نبوت سامنے رکھیں..... ریا کاری گلو کاری، گویا پن اور اداکاری سے بچیں..... یہ باعظمت کام ہر قسم کی الائش سے پاک ہونا چاہیے..... مقررین کو سادگی اپنانی چاہیے..... خطابت میں عام سلیس اور سادہ لہجہ ہونا چاہیے۔

تقریر پر داد کی توقع:

خطابت وتقریر پر لوگوں سے داد کی توقع نہیں رکھنی چاہیے..... اور نہ ہی خودشناسائی

Scanned with CamScanner

میں پوچھنا چاہیے کہ میری تقریر کیسی ہوئی اور نہ ہی کسی کے تعریفی کلمات پر تعجب میں آئیں کہ میں نے تو کمال کر دیا ہے بلکہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

مطالعہ میں کتاب وسنت اور اپنے اکابر اسلاف کے تالیف کردہ کتب پیش نظر رکھیں اور ان چیزوں میں ایک اہم بات یہ ہے کہ کسی نہ کسی صاحب نسبت بزرگ سے اپنا رابطہ ہونا چاہیے ورنہ گمراہی کا اندیشہ ہوتا ہے۔

گمراہی کا سبب:

واضح رہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی، غلام احمد پرویز، عبد اللہ چکڑالوی، خدا بخش ابو الاعلیٰ مودودی اور ان کے علاوہ اور بڑے بڑے گمراہ اپنے اپنے زمانہ کے بڑے عالم اور خطیب تھے مگر گمراہ اس وجہ سے ہوئے کہ کسی بزرگ سے نسبت نہ تھی۔

ایک خطیب کا دلچسپ واقعہ:

ایک مرتبہ میرے ہم پیشہ خطیب نے (جس کے تذکرۂ نام کی ضرورت نہیں ہے) بندہ سے کہا کہ کیا بات ہے؟ کہ میں خوبصورت، خوب رو، خوش گلو اور خوش پوش ہوں لہجہ خوب ہے انداز حسین ہے اور آواز مسحور کن ہے مگر اس کے باوجود عوام کے دلوں میں گھر نہیں ہے عوام مسخر نہیں ہے بندہ نے جواباً عرض کیا کہ یہی تو فرق ہے کہ آپ یہ سب کچھ اپنے آپ کو سمجھتے ہیں اور میں ان میں سے کچھ نہیں ہوں اور نہ ہی اپنے آپ کو سمجھتا ہوں بس اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث پر کار بند ہوں کہ اللہ کے نبی ﷺ کا فیصلہ ہے

من تواضع لله رفعه الله ومن تكبر وضعه الله

اور دوسرا فرق یہ ہے کہ میں اپنے بزرگوں سے وابستہ ہوں ہر جمعہ حضرت دین پوری اور حضرت درخواستی کی زیارت کے لیے جاتا ہوں اور ان سے دعائیں کراتا

Scanned with CamScanner

ہوں...... نیز کسی بھی علاقہ میں کوئی صاحب نسبت موجود ہو..... تو اس کی زیارت کے لیے جاتا ہوں۔

ہاں.....! یہ مقبولیت اللہ کا خاص عطیہ اور محبت کا صلہ اور ان اکابرین کی توجہات کا نتیجہ ہے۔

خطیب اسلام کی دلی دعاء:

دلی دعاء ہے..... کہ اللہ تعالیٰ برادرم شبیر حیدر فاروقی جلال پوری کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں منظور و مقبول فرمائے..... اور بندہ کے لیے بھی صدقہ جاریہ بنائے..... آمین ثم آمین

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین ٹیلیگرام چینل

کلمات حیدر

مولانا شبیر حیدر فاروقی

الحمد لله رب العالمين...... والصلوة السلام على سيد المر سلين......
وعلى آله واصحابه اجمعين......امابعد......! خالق ارض وسموات کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت خطابت بھی ہے......اور علامہ جاراللہ زمخشری فرماتے ہیں......کہ خطابت اس چیز کا نام ہے......کہ آپ بہترین کلام کے ذریعے سے لوگوں کو متوجہ کریں۔

تمام انبیاء کرام نے اپنی خطابت سے بت پرستوں کو توحید پرست بنایا......اور ضلالت وگمراہی میں بھٹکے ہوئے انسانوں کو راہ ہدیت کیلئے رہنمائی فرمائی......حضرت شعیب خطیب الانبیاء اور ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ استاد الخطباء ہیں......اور آپ کی ہی تربیت سے گلشن رسالت سے فیض یاب ہونے والے نفوس قدسیہ نے خطابت کے وہ جوہر دکھائے......کہ تاریخ اس کی مثال لانے سے قاصر ہے......اکابرین علمائے دیوبند میں سید حسین احمد مدنیؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، علامہ انور شاہ کشمیریؒ، اور ان کے علاوہ بے شمار خطباء ایسے ہیں......کہ جن کی خطابت مسلمہ تھی......انہی خطباء میں ایک نام خطیب اسلام علامہ عبدالکریم ندیم کا بھی ہے......جو اپنی منفرد خطابت کی وجہ سے پاکستان میں کیا بلکہ پورے عالم اسلام میں پہنچانے جاتے ہیں......غالبا ۲۰۰۰ء میں بندہ نے مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمان فاروقیؒ شہید کی تقاریر کا مجموعہ جواہرات فاروقی کے نام سے موسوم ترتیب دیا......اس سے قبل راقم کا تالیف کردہ کتابچہ خزینہ معلومات بندہ کیلئے خطیب اسلام سے شناسائی کا ذریعہ بنا......اس کے بعد حضرت نے قلبی توجہ بندہ کی طرف کرتے ہوئے اپنے خطبات بابرکات ترتیب دینے کا حکم دیا......بندہ اپنی مصروفیات کے باوجود حضرت

کے حکم کی تکمیل کو لازم سمجھا اس محنت کے نتیجہ میں الحمد للہ خطبات ندیم جلد اول چھپ کر آئی تو اللہ نے بہت ہی مقبولیت سے نوازدیا پھر ایسے ہی دوسری جلد بھی ترتیب میں تھی تو ملک کے مختلف کونوں سے فون کے ذریعہ لوگوں نے جلدی کا مطالبہ کیا ۔ بہر حال اللہ کے فضل و کرم سے اور حضرت خطیب اسلام علامہ عبد الکریم ندیم صاحب کی دعاؤں کی بدولت جو انہوں اس صورت میں کیں کہ میرے ساڑھے تین صد مواعظ جمع کیے جا چکے ہیں دلی دعا ہے کہ اللہ تعالی بندہ کی اس عارضی حیات مستعار میں ان تمام خطبات کو کتابی شکل میں لانے کے لئے برادرم مولانا شبیر حیدر فاروقی صاحب کو اسباب مہیا کرے تو حضرت ندیم صاحب نے اس انداز میں دعا کی تو سمجھتا ہوں کہ حضرت نے یقیناً یہ دعا تہجد کے وقت ضرور کی ہوگی جو کہ قبول ہوئی جس کے نتیجہ میں دوسری جلد بھی بہت جلد اللہ کے حکم سے منظر عام پر آ گئی تو اس دوران کچھ پڑھائی کی مصروفیت کی وجہ سے یہ سلسلہ دو جلدوں کے بعد مؤخر ہوا تو اس کے بعد ایک اور صاحب نے قلم اٹھایا تو بندہ نے اللہ تعالی کے ہاں شکریہ ادا کیا کہ جو راقم نے سلسلہ شروع کیا تھا اس کی مقبولیت کی دلیل ہے کہ ایک اور صاحب نے وہی سلسلہ شروع کر دیا ہے ۔ لیکن عرصہ گزرنے کے ساتھ ساتھ اس نے وہی چیز یعنی خطبات ندیم جو کہ راقم کی ترتیب شدہ تھی اپنے نام سے اسے چھاپنا شروع کر دی تو اس کیفیت کو دیکھا تو اپنی اس کتاب خطبات ندیم کی مقبولیت کا مزید پتہ چلا ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اس دوران مولانا نور محمد شاہین مہتمم جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا روڈ میلسوی صاحب ہر دوسرے تیسرے دن فون کر کے کہنے لگے کہ خطبات ندیم آپ کی ترتیب شدہ کتاب ہے آپ اس سلسلہ کو آگے بڑھائیں تا کہ عوام الناس آپ کی اس ترتیب سے مستفید ہو سکے اور انہوں نے اس سلسلہ میں میرے ساتھ خوب تعاون بھی کیا ہے اس کی جزا تو ان کو اللہ رب العزت ہی دے سکتے ہیں ۔۔۔ تو انہوں نے مجھے یہ

Scanned with CamScanner

لڑی آگے بڑھانے پر مجبور کیا اللہ ان کو جزائے خیر دے ان کے علاوہ اور بہت سارے دوست واحباب ہیں جنہوں نے ہمت بھی بندھوائی اور تعاون بھی کیا جن کا شکریہ ادا کرنا راقم لازم سمجھتا ہے۔

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ ۔ کے تحت بندہ اپنے کرم فرماؤں کا بے حد شکر گزار ہے کہ جنہوں نے اس مجموعہ کی اشاعت کے لئے تعاون کیا ہے بالخصوص استاذ المکرم شیخ مولانا اللہ بخش ایاز ملکانوی صاحب ،مولانا عبد الحمید حیدری صاحب ، خطیب لاثانی مولانا عبد العزیز حسانی صاحب ،مدیر حسان بن ثابت ہیلپی ،قاری سیف الرحمان صاحب فاروقی ،مولانا عبد الغفار تونسوی صاحب ،برادرم مولانا صدیق صاحب جنہوں نے پانچ جلدوں کی کمپوزنگ کی مولانا محمد رفیق صاحب آف بانہ روبہ ،مولانا عثمان بیگ فاروقی صاحب ،اور ابن شاہین ختم نبوت برادرم مولانا انس صاحب کا تہہ دل سے ممنوں ہوں کہ ان کی ہمت و دلجوئی تعاون اور پر خلوص دعاؤں سے آج خطبات ندیم پانچ جلدوں میں آپ کے ہاتھوں میں ہے اور مزید اگلی پانچ جلدوں پر کام جاری ہے اس کے علاوہ میں اپنے بھانجے محترم مختار الحسن کو کیسے فراموش کر سکتا ہوں جو کہ ہر وقت مشاورت میں میرے ساتھ شامل حال رہے اللہ ان کو جزائے خیر دے اور رب العالمین کے حضور دست بستہ دعا گو ہوں کہ حضرت اقدس علامہ عبد الکریم ندیم صاحب ان کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے یقیناً یہ ایسی شخصیات ہیں کہ جن پر تاریخ فخر کرتی ہے اور عرش ناز کرتا ہے اللہ ان جیسی شخصیات کو اپنی امن وآمان میں رکھے۔آمین ثم آمین۔

مولانا شبیر حیدر فاروقی

فلسفہء معراج النبی ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ...... ٥ بِرِسَالَۃِ مَنِ اخْتَصَّہٗ مِنْ بَیْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَجَوَاھِرِ الْحِکَمِ ...... وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ...... مَا نَطَقَ اللِّسَانُ بِمَدْحِہٖ وَنَسَخَ الْقَلَمُ ...... اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ...... ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ...... سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی قَالَ النَّبِیُّ ﷺ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطُھُوْرًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ(۱) صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ٥ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ٥ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

اشعار:

معراج میں جبریل سے تھے پوچھتے شاہ امم
تم نے تو دیکھا ہے جہاں بتلاؤ تو کیسے ہیں ہم
کہنے لگے روح الامین اے مہ جبیں حق کی قسم
آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری
اللہ کے محبوب سے کس کو مجال ہمسری

المسلم ص۱۹۹ ج۱، مشکوٰۃ شریف عن ابی ہریرۃ باب فضائل سید المرسلین ص۵۱۲ ج۲

Scanned with CamScanner

حق نے کی ہے عطا سب سروروں کی سروری

آپ پر ہے ختم سب پیغمبروں کی پیغمبری

تو از پری چابک تری وز برگ گل نازک تری

ہرچند و صفت میکنم حقا عجائب دلبری

تمہید:

قابل صد تعظیم وتکریم بزرگو، دوستو اور بھائیو! معراج کے متعلق کچھ ابتدائی باتیں آج کے اس خطبہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں...... بقیہ تفصیل اور باقی باتیں انشاء اللہ آئندہ آنے والے جمعوں میں میں پیش کروں گا۔

حضور ﷺ کا معروف اور نمایاں معجزہ:

معراج کا لفظ عروج سے ہے...... اس کا معنیٰ ہے بلندی پر جانا...... یہ عروج یہ معراج اور یہ بلندی اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام کو عطا فرمائی ہے...... اور یہی بلندی اللہ نے جناب سرور کائنات فخر موجودات جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ عطا فرمائی...... حضور اکرم ﷺ کے معجزات میں سے سب سے زیادہ مشہور و معروف نمایاں معجزہ اللہ کے نبی کا معراج ہے۔

معجزہ انبیاء کو عطا کرنا:

علماء کرام نے لکھا ہے...... کہ ویسے رسول اللہ ﷺ از سرتا پاء مجسمۂ معجزہ ہیں...... کیونکہ معجزہ کہا جاتا ہے...... ایسا کام کرنا جس کا مقابلا کرنے سے پوری دنیا عاجز آ جائے اور معجزہ اللہ انبیا کے ہاتھ پہ ظاہر کرتے ہیں...... اس میں قدرت اللہ کی کارفرما ہوتی ہے...... نبی کی کوئی اپنی قدرت اور طاقت اس میں کارفرما نہیں ہوتی...... حتیٰ کہ بعض دفعہ یوں بھی ہوتا ہے...... کہ نبی کے ہاتھ سے معجزہ ظاہر ہو رہا ہوتا ہے...... اور نبی کو خود بھی پتہ نہیں ہوتا......

Scanned with CamScanner

کہ یہ میرے ہاتھ سے معجزہ ظاہر ہو رہا ہے۔

معجزہ میں اللہ کی قدرت:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے فرمایا...... کلیم تیرے ہاتھ میں کیا ہے...... ؟ تو انہوں نے کہا عصاء ہے...... اللہ نے فرمایا اس عصاء کو زمین پر پھینکو...... جب اس عصا کو پھینکا گیا...... تو قرآن کہتا ہے...... فَاِذَاهِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ...... وہ بہت بڑا سانپ بن گیا...... موسیٰ علیہ السلام گھبرائے...... اور پیچھے ہٹے...... کہ شاید یہ بہت بڑا سانپ مجھے ایذا نہ دے...... قرآن کہتا ہے...... کہ اللہ نے کلیم کو کہا...... خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى...... نبی کے ہاتھ سے ایک معجزہ ظاہر ہو رہا ہے...... پیغمبر کو یہ پتہ نہیں...... کہ میرے ہاتھ سے معجزہ ظاہر ہو رہا ہے...... اس لئے اس میں قدرت خدا کی کارفرما ہوتی ہے...... جب اللہ چاہتے ہیں اسے ظاہر کر دیتے ہیں...... یہ ضروری نہیں...... کہ نبی کو اس کے اظہار کا پتا ہو اور یہ بھی ضروری نہیں...... کہ اس کے اظہار کا پتا نہ ہو...... اللہ چاہتے ہیں تو بتا دیتے ہیں...... نہیں چاہتے تو نہیں بتاتے۔

معجزات کا انکار ایک عظیم فتنہ:

یہ بات ذہن میں رکھیں...... کہ انبیاء علیہم السلام کے جتنے معجزات ہیں...... وہ سب برحق ہیں...... ہر دور میں مختلف فتنے رہے...... ہمارے ہاں بھی ایک بہت بڑا فتنہ ہے...... جو معجزات کا انکار کرتا ہے...... سرسید احمد خان کا نام آپ نے سنا ہوگا...... سکولوں ،کالجوں کی تعلیم میں اس کی بڑی اہمیت ہے...... اس کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے...... وہ ایسا آدمی تھا جو انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا بھی منکر تھا...... تقدیر کے فیصلوں کا بھی منکر تھا...... اسی طرح فرشتوں کا بھی منکر تھا...... جنت کا بھی منکر تھا...... جہنم کا بھی منکر تھا...... اور بڑی عجیب بات یہ ہے...... کہ رسول اللہ کا اہم ترین معجزہ قرآن مجید نے جس کو بڑی عظمت

Scanned with CamScanner

کے ساتھ بیان کیا ہے...... وہ اس کا بھی منکر تھا...... ان تمام چیزوں کا وہ منکر تھا...... اور کہتا تھا کہ یہ کچھ بھی نہیں ہے۔(۱)

تمام انبیاء کے معجزات:

مولانا قاسم نانوتویؒ ایک دفعہ تشریف لے جا رہے تھے...... کہ اچانک سر سید احمد خان سامنے آیا...... اس کے ساتھ کتا تھا...... تو مولانا نانوتویؒ نے اسے کہا...... کہ اس کتے کو اپنے ساتھ رکھنے کا کیا تعلق ہے......؟ اس نے آپ سے استہزاء اور مزاق کے انداز میں کہا...... کہ تم مولوی لوگ یہ کہتے ہو...... کہ جس کے گھر میں کتا ہو وہاں فرشتے نہیں آتے...... میں نے کتا اس لئے اپنے ساتھ رکھا ہے...... کہ چلو راستے میں مجھے کہیں موت تو نہیں آئے گی...... کہ موت والا فرشتہ کتے سے ڈر جائے گا...... حضرت نانوتویؒ بھی بڑے ذہین اور حاضر جواب تھے...... فرمایا یہ بتاؤ اس کتے کو موت آئے گی کہ نہیں آئے گی......؟ اس نے کہا اس کو تو آئے گی...... فرمایا جو فرشتہ اس کی روح نکالنے کے لئے آئے گا......

---

(۱) سر سید بظاھر دین اسلام کا دفاع کرتے ھوئے نظر آتے ھیں لیکن در پردہ انھوں نے تعلیمات اسلامیہ میں وہ تخریب کی ھے کہ شاید خود یہود و نصاریٰ بھی نہ کرسکے ھوں، قرآنی آیات کے مطالب اور مفھوم کو اپنی ناقص و فرنگی متأثر عقل کے مطابق اور سلف مفسّرین قرآن سے ھٹ کر پیش کرتے ھیں، جس کے پڑھنے کے بعد آدمی کو خود قرآن کا مواد بھی مشکوک دکھائی دیتا ھے، اس پر اگر آپ مزید دیکھنا چاھیں تو مولانا عبد القیوم حقانی مد ظلہٗ کی کتاب "محرف قرآن سر سید احمد" کا مطالعہ کریں، سر سید نے بظاھر "سیرت محمدی" المعروف "خطبات احمدیہ" مشھور مستشرق سر ولیم میور کی کتاب "سیرت محمد" کے جواب میں لکھی، اس میں معراج کے متعلق سر سید لکھتے ھیں کہ آیتیں معراج کے متعلق تصور کی گئی ھیں، آگے لکھتے ھیں "باقی رھیں وہ حدیثیں اور روایتیں جو شق صدر اور معراج سے تعلق رکھتی ھیں لیکن وہ باھم اس قدر مختلف اور متعارض اور متناقض ھیں کہ کوئی بھی قابل اعتبار کے نہیں ھے اور ان کی صحت کی کافی سند بھی نہیں ھیں (سیرت محمدی ص ۲۹۵ مطبوعہ لاھور) معراج کے متعلق اکثر روایات لکھنے کے بعد لکھتے ھیں کہ "قواعد کے پیش نظر ان کا باطل اور موضوع ھونا ثابت ھو سکتا ھے (سیرت محمدی ص ۳۲۲)

Scanned with CamScanner

وہ تیری روح بھی نکال کرلے جائے گا۔

تو میں عرض کررہا ہوں...... کہ معجزات کا انکار یہ ایک مستقل فتنہ جو ہر دور میں رہا ہے...... اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے...... کہ تمام انبیاء کے معجزات برحق ہیں۔

معجزہ کسے کہتے ہیں:

معجزے کی تعریف یہ ہے...... کہ جس کا مقابلہ کوئی نہ کرسکے...... جس سے دنیا عاجز آجائے...... وہ معجزہ ہے...... مثلاً ایک آدمی مرگیا...... اس کی روح نکل گئی...... پوری دنیا کے ڈاکٹرز اکٹھے ہوجائیں...... ساری دنیا کے سپیشلسٹ اکٹھے ہوجائیں...... بڑے بڑے ماہر تعلیم اکٹھے ہوجائیں...... بڑے بڑے سائنسدان اکٹھے ہوجائیں...... اُس مردہ جسم میں روح کوئی نہیں ڈال سکتا...... اور اللہ کا نبی کہے...... قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ...... مردہ اٹھ کر بیٹھ جائے...... اسی کا نام معجزہ ہے...... جس کو کوئی نہیں کرسکا اور اللہ کے نبی کے ہاتھ سے وہ کام ہوا اس کو معجزہ کہتے ہیں۔

معجزہ معراج قرآن کی زبانی:

جناب رسول اللہ ﷺ کے معجزات کی تعداد کا شمار کوئی نہیں کرسکتا...... علماء کرام نے کتابوں میں جو تعداد لکھی ہے...... وہ مشہور ہے...... کہ ساڑھے تین ہزار سے بھی زیادہ معجزے اللہ کے نبی نے امت پر ظاہر فرمائے۔

- پھر پیغمبر ﷺ کے ہاتھوں سے اللہ نے معجزے ظاہر کرائے
- نبوت ﷺ کی نگاہ سے معجزے ظاہر ہوئے
- پیغمبر ﷺ کی زبان سے معجزے ظاہر ہوئے
- نبوت ﷺ کے قدم سے معجزے ظاہر ہوئے

ان تمام معجزات کی فہرست میں ایک معجزہ معراج ہے...... جس کو قرآن مجید نے

Scanned with CamScanner

عظمت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

تمام انبیاء کا معراج اور حضور ﷺ کا معراج:

معراج عروج سے ہے...... عروج کے معنیٰ ہیں بلندی پر جانا...... یہ بلندی تمام انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی...... لیکن بقیہ انبیاء کے معراج میں اور آمنہ کے لال کے معراج میں سب سے بڑا اور نمایاں فرق یہ ہے...... کہ سب کو وہ عظمت اور بلندی اللہ نے فرش پر دی...... اور آمنہ کے در یتیم ﷺ کو یہ عظمت اور بلندی اللہ نے عرش پر عطا فرمائی آسمانوں پر بلا کر معراج عطاء فرمایا۔

تمام انبیاء کے معراج اور حضور ﷺ کے معراج میں فرق:

دوسری سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے...... کہ آدم سے عیسیٰ تک جتنے انبیاء کرام کو معراج ہوا...... ان تمام انبیاء کو معراج بشکل امتحان ہوا ہے...... اللہ نے وہ بلندی دی...... لیکن امتحان میں عطاء فرمائی۔

- آدم علیہ السلام کو میدان عرفات میں...... امتحان میں معراج ہوا ہے
- نوح علیہ السلام طوفان میں ہیں...... معراج ہے مگر امتحان ہے
- یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں ہیں معراج ہے مگر امتحان ہے
- زکریا علیہ السلام آرے کے نیچے ہیں معراج ہے مگر امتحان ہے
- ابراہیم علیہ السلام آگ میں ہیں...... معراج ہے مگر امتحان ہے
- اسماعیل علیہ السلام چھری کے نیچے ہیں معراج ہے مگر امتحان ہے
- کلیم علیہ السلام کوہ طور پر ہے...... معراج ہے مگر امتحان ہے
- عیسیٰ ؑ کو قوم تختہ دار کی طرف لیکر جاتی ہے معراج ہے مگر امتحان ہے

ہر پیغمبر کا معراج زمین پر بصورت امتحان ہے...... مگر آمنہ کے در یتیم کا معراج عرش بریں پر

Scanned with CamScanner

امتحان نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے انعام ہے۔

اللہ کا ساری کائنات کو سجانا:

یہ نبوت ﷺ کی خصوصیت تھی کہ انعام کی شکل میں اللہ نے معراج آپ کو عطاء فرمایا۔۔۔۔ ہمارے ہاں مدارس میں امتحان ہوتے ہیں۔۔۔۔ جو طالب علم سب سے زیادہ نمبروں میں کامیاب ہو۔۔۔۔ جو سب سے زیادہ نمایاں نمبر لے جائے۔۔۔۔ اس کے لئے بڑی بڑی تقریبیں منعقد ہوتی ہیں۔۔۔۔ لوگوں کو جمع کیا جاتا ہے۔۔۔۔ علاقے کے معززین کو جمع کیا جاتا ہے۔۔۔۔ بڑے لوگ جمع ہوتے ہیں۔۔۔۔ اس ادارے میں باقاعدہ اس کی صفائی کی جاتی ہے۔۔۔۔ سب طلباء بھی جمع ہوتے ہیں۔۔۔۔ اساتذہ اکٹھے ہوتے ہیں۔۔۔۔ سب کے سامنے اس بچے کو پیش کیا جاتا ہے۔۔۔۔ کہ یہ وہ بچہ ہے۔۔۔۔ جس نے سب سے زیادہ نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔۔۔۔ معراج کی رات اللہ کی پوری کائنات کو سجا کر ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو جمع فرما کر، فرشتوں کو اکٹھا کر کے اپنا محبوب دکھایا۔۔۔۔ کہ یہ وہ ہے کہ جس نے اللہ کے دربار میں امتحان دے کر سب سے زیادہ بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔

علماء نے لکھا ہے۔۔۔۔ کہ معراج رسول اللہ ﷺ کو اس وقت ہوا ہے۔۔۔۔ کہ جب حضور ﷺ امتحانات سے گزرے۔۔۔۔ بہت زیادہ تکلیفیں، آزمائشیں اور امتحانات اللہ کے نبی ﷺ پر آئے۔۔۔۔ کتابوں میں لکھا ہے۔۔۔۔ کہ حضور ﷺ کو معراج نبوت کے دسویں سال ہوا۔۔۔۔ اگرچہ معراج کے سن میں بھی اختلاف ہے۔۔۔۔ مہینے میں بھی اختلاف لکھا ہے۔۔۔۔ سیرت کی کتابوں میں تاریخ میں بھی مشہور یہ ہے۔۔۔۔ کہ رجب المرجب کا مہینہ تھا اور ستائیس کی رات تھی۔

مصائب و مشکلات نبوت کا ورثہ:

اس سے پہلے حضور ﷺ طائف میں تشریف لے گئے تھے۔۔۔۔ اور پورے سفر

طائف میں صرف ایک آدمی نے کلمہ پڑھا..... اور کسی نے کلمہ نہیں پڑھا..... اماں عائشہ صدیقہ ؓ ارشاد فرماتی ہیں..... کہ میں نے ایک دفعہ حضور ﷺ سے پوچھا..... کہ اللہ کے محبوب آپ کو پوری زندگی میں سب سے زیادہ کوئی مشکل وقت بھی یاد ہے.....؟ فرماتی ہیں..... کہ جب میں نے یہ کہا..... تو حضور ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آگئے..... فرمایا عائشہ.....! میں طائف کے سفر کو نہیں بھول سکتا۔

- اس وقت لوگوں نے مجھے پتھر مارے تھے
- سیٹیاں بجائیں تھیں
- گالیاں دی تھیں
- پیچھے بچوں کو لگا دیا تھا

کیفیت یہ ہوئی تھی..... کہ میں سر سے لے کر پاؤں تک لہولہان تھا..... اس وقت کلمہ پڑھنے والا کوئی آدمی نہیں تھا..... میرا ساتھ دینے والا کوئی آدمی نہیں تھا..... یہ طائف کا وقت جب مجھے یاد آتا ہے..... تو میری آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں..... اتنا بڑا مشکل وقت اللہ کے پیغمبر ﷺ نے گزارا..... شعب ابی طالب کی قید رحمت للعلمین نے تین سال تک بھگتی..... جیسے نبوت ﷺ سے مختلف چیزیں اہل علم لوگوں کو وراثت میں ملتی ہیں..... تو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا یہ بھی علماء کرام کے حصہ میں وراثت ہیں..... یہ کئی پریشانی کی بات نہیں..... کہ آج فلاں گرفتار ہو گیا ہے..... آج فلاں گرفتار ہو گیا ہے..... یہ نبوت کا ورثہ ہے..... جو امت میں تقسیم ہوتا چلا آرہا ہے..... اور یقینی بات یہ ہے..... کہ نبی کا ورثہ علم ہے..... جس کے پاس جتنا زیادہ علم ہوگا..... اللہ اُسے اُتنا زیادہ امتحانات میں مبتلا کردے گا

Scanned with CamScanner

صدمات سہنے کے بعد اللہ کی طرف سے حضور ﷺ کو انعام:

جناب رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ سیدہ طاہرہ طیبہ ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ ؓ کا انتقال بھی اُسی سال ہوا...... حضور ﷺ کے چچا ابو طالب اگرچہ انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا...... کفر پر اس کی موت ہوئی...... لیکن چچا ہونے کی نسبت سے نہایت ہمدرد اور خیر خواہ تھے ...... ان کی وفات بھی اسی سال ہوئی...... اور اس سال کو اللہ کے نبی عام الحزن کہا کرتے تھے...... یہ میرے دکھوں کا سال ہے...... کسی کو اجازت نہیں...... کہ کسی کی موت پر تین دن سے زیادہ افسوس کیا جائے...... لیکن اس سال کو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا "یہ میرے دکھوں کا سال ہے"...... گویا اللہ کے نبی ﷺ پر آزمائشیں، امتحانات اس قدر آئے...... طائف کا مسئلہ پیش آیا...... خدیجۃ الکبریٰ کی جدائی کا صدمہ پیش آیا...... ابو طالب کی وفات کا صدمہ پیش آیا۔

اور اس قسم کے واقعات پیش آئے...... اب جب امتحانات بہت زیادہ ہو گئے...... تکلیفیں اس قدر آئیں...... کہ اللہ کے محبوب ﷺ ان تمام پریشانیوں میں مبتلا تھے...... دنیا میں بھی ایک قانون ہوتا ہے...... اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں بھی ہے...... کہ جب کسی کا کوئی دوست انتہائی پریشانی کے عالم میں بیٹھا ہو...... تو یار اپنے یار کو کہتا ہے...... کہ بھائی دیکھو......! میرے دوست کو آج بڑی پریشانی ہے...... اپنے نوکر کو کہے گا...... کہ گاڑی نکال اپنے دوست کو آج اس پر بٹھاتے ہیں...... اور اس کو سیر کرا کے آتے ہیں...... کوئی علاقہ دکھا کر آتے ہیں...... اسے بہاولپور لے جائیں...... اسے اسلام آباد اور لاہور پھرا کر آئیں...... فلاں علاقے کی سیر کرائیں...... یہ اپنے دوست کو گاڑی میں بٹھا کر زمین کی سیر کراتا ہے۔

اللہ نے بھی دیکھا...... کہ جب میرے محبوب ﷺ پہ اس قدر صدمے آئے

Scanned with CamScanner

تذکرہ کتاب خطبات ندیم

مولانا شبیر حیدر فاروقی

عقل مندوں کا مقولہ ہے...... کہ کتاب زندگی کا بہترین ساتھی ہے...... اور بعض کتابیں ایسی ہوتی ہیں...... کہ جو نہ چاہتے ہوئے بھی انسان بلا ساختہ پڑھ جاتا ہے...... اور بعض کتابوں کے سنہری حروف صرف ذہن کی وسعتوں میں گردش کرتے کرتے انسان کو بے مثال عروج تک پہنچا دیتے ہیں...... اور بعض حروف و کلمات قرطاس ذہن پر اس قدر نقش ہو جاتے ہیں...... کہ انسان خطابت کے عمیق سمندر میں غوطہ زن ہو کر سامعین کی نظر میں میدان مار لیتا ہے۔

ہاں! بعض حضرات کو دیکھا گیا ہے...... کہ وہ صرف مطالعہ کر کے اپنے تک محدود رکھتے ہیں...... اگر یہ شخص ہی جو عدم صلاحیت کا حامل ہے...... ان کلمات کو اپنی زبان سے ادا کر دے...... تو فوراً ہی اس شخص کی جوان باتوں کو نظریاتی کسوٹی پر رکھ کر سوچ کا دھارا بنا چکا ہے...... اس کی تائید میں سناٹے سے بھرا ہوا میدان عمل میں آ جاتا ہے...... اور کبھی نگاہیں اس ارفع و اعلیٰ چیز کو دیکھنے کی حد تک ترس جاتی ہیں...... کہ کہیں سے وہ باتیں ملیں اور خطابت کا روپ دھاریں...... اسٹیج کی زینت بنیں...... علماء کے حلقہ میں مقبولیت پکڑیں...... لیکن پھر یہ حسرت ہی میں دم توڑ جاتی ہے...... ہاں اگر محنت شاقہ کی جائے...... تو یہ کلمات وہی کلمات ہوتے ہیں جو خطبات ندیم کے کاغذ پر مرقم ہیں۔

یہ کلمات بھی وہی کلمات ہیں...... جو ماضی قریب میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی محفل میں مجمع پر سرکتے رہتے تھے۔

یہ کلمات بھی وہی کلمات ہیں...... جو مولانا حق نواز جھنگویؒ کی آواز میں مجمع پر سناٹا طاری

Scanned with CamScanner

کردیے تھے

یہ کلمات بھی وہی کلمات ہیں...... جو مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی ؒ کی آواز میں اسٹیج کی زینت بنا کرتے تھے۔

یہ کلمات حقیقت میں کیا ہیں:

خطبات ندیم درحقیقت کیا ہے......؟ اس کو تحریر کرنا بس کی بات نہیں ہے...... ہاں! اس کے اندر ہر چیز ہے...... جو کہ خطیب کی ضرورت کو بلا خوف وخطر پورا کردیتی ہے...... جن میں سے قابل ذکر چیزیں درج ہیں...... یہ صدائے خطابت ہے۔

یہ کلمہ حق ہے...... یہ ندائے اظہار ہے

یہ صداقت کا پرتو ہے...... یہ لفظوں کی تجلی ہے

یہ خیالات کا عکس ہے...... یہ روح کی تڑپ ہے

یہ احساسات کی گویائی ہے...... یہ ضمیر کا نطق ہے

یہ درد کی تصویر ہے...... یہ نشے کی چھلک ہے

یہ مٹھاس کی شیرینی ہے...... یہ تشنگی کی آرزو ہے

یہ امیدوں کا مسکن ہے...... یہ یقین کا پروانہ ہے

یہ ایمان کی جھلک ہے...... یہ ایقان کی روشنی ہے

یہ حق کی پکار ہے...... یہ انسانیت کی معراج ہے

یہ جذبوں کا سوز ہے...... یہ ولولوں کی تازگی ہے

بالآخر تمام مجبوریوں، رکاوٹوں مصائب کے جھمیلوں اور تکالیف کی پرخار راہوں کو عبور کرنے کے بعد یہ مواد جمع کر کے قارئین کی نظر کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے۔

ہاں! اس مجموعہ کے آنے سے تاریک شب چھٹ چکی ہے...... سناٹا گم ہو چکا ہے

Scanned with CamScanner

اور امید یہ ہے...... کہ اس مجموعہ کے آنے سے آواز اس قدر پھیلے گی...... کہ دنیا اس کے حصار میں لپٹ جائے گی...... ہر کان اس سے آشنا ہو جائے گا۔

یہ مواد خطبات ندیم کی شکل میں آپ تک بھی پہنچ چکا ہے...... آپ بھی اس مواد سے کانوں کو آشنا کر سکتے ہیں...... خطابت کے یہ نقوش خطبات ندیم کی شکل میں بانگ درا بن کے گونج رہے ہیں۔

درخواست:

آپ کی خدمت میں درخواست ہے...... کہ آپ اس سے ضرور فائدہ اٹھائیں...... اور فائدہ اٹھانے کے بعد دعاؤں میں صاحب خطبات اور مرتب کو ضرور یاد رکھیں اور خاص طور پر اس کے لئے اللہ کے حضور ضرور بدست ہوں کہ اللہ اس مجموعہ کو آخرت کے لئے ذخیرہ بنائے اور حاسدین کے حسد سے اور شریروں کے شر سے اس مجموعہ کو محفوظ رکھے (آمین یارب العالمین)

والسلام

مولانا شبیر حیدر فاروقی حال مدرس جامعہ دارالعلوم اسلامی مشن ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور

خطیب اسلام کی مختصر سوانح حیات

مولانا شبیر حیدر کے عاجزانہ قلم سے

خطیب اسلام حضرت مولانا عبدالکریم ندیم کا اسم گرامی فن خطابت میں محتاج تعارف نہیں...... زمانہ طالب علمی میں ہی خطیب اسلام نے میدان خطابت میں اچھی خاصی شہرت حاصل کر لی تھی...... آپ کے مدرسہ میں اگر کوئی بزرگ صاحب تصوف یا کوئی بلند پایہ کا عالم دین تشریف لے آتا...... تو آپ کے شفیق استاد آپ کو بلا کر آپ کو تقریر سنانے کا حکم دیتے...... آپ اپنے اساتذہ کے حکم پر تقریر سناتے ہوئے آنے والے مہمان اور سب سامعین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتے۔

خاندان و پیدائش:

نسب اور خاندان کے اعتبار سے آپ قبیلہ رند بلوچ سے تعلق رکھنے والے ہیں...... رحیم یار خان کی تحصیل خان پور شہر میں آپ دین شناس اور نیک سیرت گھرانے حضرت مولانا غلام مصطفیٰ مرحوم کی بڑی صاحبزادی کے شکم سے پیدا ہوئے۔

آپ کی ولادت ۱۱۰ اکتوبر ۱۹۵۷ میں ہوئی...... آپ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی محترم غوث بخش خان مرحوم ہے...... وہ صالح بزرگ اور نیک سیرت و باکردار انسان تھے اور یہ خلیفہ غلام محمد دین پوری سے بیعت تھے...... اور دین پور شریف میں ہی مدفون ہوئے۔

آغاز تعلیم:

آپ کا تعلیمی دور انتہائی غربت اور فاقہ کشی کا دور تھا اور آپ کی تعلیم کی بنیادی خشت اول خان پور شہر میں مکی مسجد حضرت درخواستی کالونی میں حافظ عبدالحق درخواستی اور مدرسہ امداد العلوم مولوی غازی احمد، حافظ بدر الدین قریشی مرحوم، حافظ قادر بخش اور حافظ عبدالمالک نے رکھی پرائمری اردو کی تعلیم ماسٹر رسال دین و ماسٹر عبدالسلام سے آپ نے

Scanned with CamScanner

دس سال کی عمر میں مسجد غلہ منڈی جانپور (جہاں آپ تا حال خطیب اوقاف ہیں) میں حاصل کی۔

آپ نے فارسی کی کتب اپنے نانا جان مولانا غلام مصطفےٰ سے پڑھیں...... اور عربی کی ابتدائی کتب مدرسہ میرے شاہ میں حضرت مولانا محمد عثمان فاضل دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا عبدالغفور مولانا محمد اسد اللہ مولانا محمد مطیع اور مولانا عبدالقیوم شجاع آباد والوں سے پڑھیں...... نیز آپ نے مڈل بھی مدرسہ میرے شاہ میں کیا۔

پھر اس کے بعد آپ کے نانا جان حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب خصوصی توجہ سے اپنے مدرسہ امداد العلوم میں ایک معلم فاضل عالم مولانا عبدالقیوم ڈاہر کو درجہ کتب پڑھانے پر متعین کیا...... جن سے آپ نے کنز و کافیہ تک کتب پڑھیں...... بعد ازاں ایک سال آپ نے شیخ التفسیر والحدیث مولانا عبداللہ درخواستی، حضرت درخواستی کے برادر محترم حضرت مولانا عبدالرحیم درخواستی فاضل دار العلوم دیوبند صدر الافاضل حضرت مولانا واحد بخش صاحب، شیخ الحدیث مولانا محمد ابراہیم اور مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی سے جامعہ مخزن العلوم عیدگاہ خان پور میں پڑھیں۔

پہلی مرتبہ دورہ تفسیر قرآن:

ان درجوں کے دوران آپ نے 1974ء میں پہلی مرتبہ ترجمہ تفسیر القرآن حضرت مولانا عبداللہ درخواستی سے ۲۲ پارے اور مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی سے ۸ پارے مدرسہ مخزن العلوم میں پڑھے۔

فن مناظرہ:

اس دوران فن مناظرہ روافض کے متعلق آپ نے حضرت مولانا عبدالستار تونسوی اور رد بدعت کے متعلق ڈاکٹر خالد محمود PHD لندن، رد مرزائیت کے متعلق علامہ منظور احمد

Scanned with CamScanner

چنیوٹی اور رد غیر مقلدیت کے متعلق امام المحققین مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی سے پڑھا۔

درجہ خامسہ، سادسہ و سابعہ کی تعلیم:

آپ نے 1975ء تا 1977ء درجہ خامسہ، سادسہ اور سابعہ کی کتب جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی اور جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی، استاذ المحدثین مولانا سلیم اللہ خان صاحب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، مولانا محمد ادریس میرٹھی اور مولانا بدیع الزماں سے پڑھیں۔

دورہ حدیث شریف:

دورہ حدیث شریف پڑھنے کے لیے آپ 1978ء میں جامعہ قاسم العلوم گلگشت کالونی ملتان چلے گئے...... آپ قاسم العلوم میں وقت کے صلحاء و اولیاء اساتذہ اور شیوخ سے کتب احادیث پڑھنے کی سعادت حاصل کرتے رہے۔

جامعہ قاسم العلوم کے مشہور اساتذہ کرام:

جامعہ قاسم العلوم میں آپ کو جن عظیم المرتبت اساتذہ اور جلیل المنقبت علمائے امت سے شرف تلمذ حاصل ہوا وہ درج ہیں...... آپ کے دور میں بخاری شریف تین اساتذہ پڑھایا کرتے تھے...... آپ کو بخاری شریف از اول تا کتاب الایمان فقیہ ملت اسلامیہ حضرت مولانا مفتی محمود اور بقیہ جلد اول اور ترمذی شریف محدث کبیر علامہ محمد شریف کاشمیری اور بخاری جلد دوم حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللہ ملتانی اور ابی داؤد حضرت حضرت مولانا محمد اکبر صاحب موجودہ شیخ الحدیث قاسم العلوم، مؤطین اور نسائی شریف مولانا عبد القادر قاسمی صاحب سے آپ کو پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

برکت کے لیے سبق اور اسناد:

جامعہ قاسم العلوم میں دورہ حدیث شریف پڑھنے کے بعد آپ نے قاری محمد طیب مہتمم

دار العلوم دیوبند سے قاسم العلوم میں تبرکاً ایک سبق پڑھنے کی سعادت حاصل کی...... اور انہوں نے آپ کو سند حدیث کی بھی اجازت عنایت فرمائی۔

قاسم باغ میں اجتماع اور بولنے کی سعادت:

1979ء میں جامعہ قاسم العلوم کی طرف سے دس سال بعد قلعہ کہنہ قاسم باغ میں ایک بہت بڑا اجتماع ہوا...... جس میں دس سال کے فاضل طلباء کرام کی دستار بندی ہوئی...... اس اجتماع میں مفتی محمود، حضرت درخواستی، حضرت خواجہ خان محمد اور دیگر اکابرین امت کے ہاتھوں چار سو طالب علموں کی دستار بندی ہوئی...... ان تمام طلباء کرام میں صرف آپ کو ہی اس عظیم اجتماع میں خطاب کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

شادی خانہ آبادی واولاد:

آپ کی اسی سال یعنی 1979ء میں حضرت درخواستی کے قدیمی شاگرد ممتاز عالم دین مولانا ابوالخیر ڈاہر صاحب کی صاحبزادی سے نسبت تزویج منسلک ہوئی۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین صاحبزادوں حافظ محمد احمد ندیمؔ، محمد سعد اللہ ندیمؔ، محمد اسعد ندیمؔ اور چار صاحبزادیوں سے نوازا۔

تدریس:

آپ کو تحصیل علم سے فراغت کے بعد مدرسہ امداد العلوم میں تدریس کا موقع ملا...... تین سال تک مختلف درجات کی آپ نے کتب پڑھائیں۔

میدان خطابت میں باقاعدہ قدم:

آپ نے 1981ء میں مولانا عبدالشکور دین پوری کی تربیت اور توجہ خاص سے میدان خطابت میں باقاعدہ طور پر قدم رکھا...... بہت قلیل عرصہ میں ملک بھر میں تبلیغی اسفار طے کر کے آپ نامور مقررین کی فہرست میں زیب و زینت بنے۔

Scanned with CamScanner

محکمہ اوقاف سے وابستگی:

آپ 1981ء میں محکمہ اوقاف کی طرف سے مرکزی جامع مسجد غلہ منڈی خانپور میں مولانا غلام مصطفیٰ مرحوم کی جگہ پر متعین ہوئے...... تا حال آپ کا وہاں رہتے ہوئے بلا ناغہ خطبہ جمعہ کا معمول ہے...... ہاں کچھ عرصہ آپ کچھ بیماری میں مبتلا رہے...... جس کی وجہ سے آپ سے کچھ ناغے ہوئے......، اب الحمدللہ مکمل طور پر صحت مند ہیں

قلمی کارنامے:

آپ نہ صرف یہ کہ باکمال مدرس اور خطیب ہیں...... بلکہ آپ کتب کثیرہ کے مصنف بھی ہیں...... آپ نے کئی کتب لکھیں...... جو کہ علماء وطلباء کے حلقوں میں بہت مقبول ہوئیں...... ان میں سے چند یہ ہیں...... خطبات ندیم شجرہ اقسام صرف ونحو، فضائل ومسائل قربانی، سیدنا امیر معاویہ اور کونڈوں کی حقیقت، تذکرہ محبوب کبریاؐ، تذکرہ سیدنا امام حسینؓ اور محرم الحرام، فضیلت محرم، مقدمہ تفسیر القرآن اور شان اعمال جیسی کتابیں آپ کی تصانیف میں شامل ہیں، جو کہ بہت مقبول ہیں...... اور ان کے علاوہ اور بھی کئی کتب زیر طبع ہیں۔

مختلف جماعتوں میں شمولیت:

آپ نے کئی تحریکوں میں حصہ لے کر عظیم کارنامے سرانجام دیئے...... آپ نے 1974ء میں تحریک ختم نبوت میں زمانہ طالب علمی میں حصہ لے کر مختلف مقامات پر تقاریر کیں...... آپ نے 1976ء میں شاہ فیصل کالونی کراچی میں مولانا سلیم اللہ خان کی سرپرستی میں تحریک مدح صحابہ چلی آپ نے بھرپور حصہ لیا...... 1977ء میں آپ نے تحریک نظام مصطفیٰ میں جمعیت طلباء اسلام کے پلیٹ فارم سے حصہ لیا...... 1987ء میں امام اہلسنت مولانا عبدالشکور دین پوری نے مجلس علماء اہلسنت کی بنیاد رکھی...... تو آپ نے اس میں شمولیت اختیار کر کے مرکزی ناظم نشریات کے اعلیٰ منصب پر فائز ہوئے۔

Scanned with CamScanner

حضرت دین پوری سے آخری ملاقت:

1987ء میں آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی ...... خود حضرت دین پوری آپ کو خانپور ریلوے اسٹیشن پر الوداع کرنے آئے تھے ...... کیا معلوم کہ یہ آخری ملاقات ہوگی ...... آپ حرم بیت اللہ میں بیٹھے ہوئے تھے ...... کہ اچانک مفتی حبیب الرحمٰن کی وساطت سے آپ کو خبر ملی ...... کہ حضرت دین پوری فانی دنیا کو الوداع کرتے ہوئے عازم سفر ہوگئے ہیں ...... گویا آپ کی یہ حضرت دین پوری سے آخری ملاقات تھی۔

روحانی تعلق اور بیعت:

طالب علمی کے زمانہ میں پندرہ سال کی عمر میں اپنے نانا جان کی وساطت سے آپ کا روحانی تعلق مرشد کامل جنید وقت المعروف حضرت ثانی سائیں میاں عبد الہادی سے قائم ہوا ...... آپ ہر ہفتہ حضرت شیخ کے ہاں حاضر ہوتے اور دعائیں حاصل کرتے ...... جب آپ دور کے شہروں میں پڑھنے چلے گئے تو جس وقت گھر آتے ...... تو آپ کی ان کے ہاں لازماً حاضری ہوتی۔ لیکن ان کے انتقال پر ملال باکمال کے بعد آپ ادھر اُدھر جانے لگے ...... تو آپ کو حضرت خواجہ خان محمد صاحب نے مشورہ دیا ...... کہ صلحاء کا مقولہ ہے ...... کہ ایک کو پکڑو مضبوطی سے پکڑو ...... لہٰذا آپ اپنی خاندانی خانقاہ دین پور شریف سے وابستہ رہیں ...... اور حضرت اقدس میاں مسعود احمد صاحب سجادہ نشین سے تعلق قائم کریں ...... چنانچہ آپ حضرت خواجہ صاحب کے مشورہ کے بعد حضرت میاں مسعود احمد صاحب سے تجدید کی ...... اور اسی روحانی نسبت کا فیض ہے ...... کہ تمام اولیاء اللہ کا احترام اور تمام سلاسل کی عظمت آپ کے دل میں رہی ہے۔

مہمان نوازی کا عالم:

آپ کے ہاں مہمان نوازی کا یہ عالم ہے ...... کہ اپنے شیخ و مربی حضرت دین پوری کی

Scanned with CamScanner

طرح جیسے دین پور شریف میں لنگر عام ہوتا ہے..... ایسے ہی ان کے در پر بھی لنگر عام کا اہتمام ہوتا ہے..... چھوٹا ہو یا بڑا کوئی بھی آپ کے لنگر سے محروم نہیں رہتا۔

سادگی کا عالم:

آپ میں سادگی کا یہ عالم ہے..... کہ بلند پایہ خطیب ہونے کے باوجود پھر بھی آپ اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھتے..... آپ ہر چھوٹے بڑے کا احترام کرنا اپنے اوپر لازم سمجھتے ہیں۔

جن اکابرین سے سفر میں رفاقت ہوئی:

آپ نے بہت سارے بزرگ اور مشائخ کے ساتھ سفر میں رفاقت کی سعادت حاصل کی..... بندہ ان میں سے چند ایک کو سپرد قلم کرنا مناسب سمجھتا ہے..... حضرت سید عبداللہ شاہ بخاری، حضرت سید علاؤ الدین شاہ جیلانی، حضرت امیر محمد صاحب نقشبندی، حضرت جی مولانا محمد ادریس انصاری، حضرت سید کلیم اللہ شاہ صاحب مسکین پوری، حضرت سید نفیس الحسینی، حضرت سید محمد شاہ صاحب امروٹی، حضرت مولانا محمد اسحاق قادری، مفتی رشید احمد صاحب قادری پسروری، ان اکابرین کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔

دعائیں دینے والے اکابرین:

اور انہی اکابرین کی دعاؤں اور توجہات کے ثمرات ہیں..... کہ رب العزت نے اہل حق کے قافلہ سے آپ کو وابستہ رکھا..... اور اس کفر والحاد کے پُرفتن دور میں بے دینی کے ہر فتنے سے محفوظ رکھا ہے۔

دعا کی درخواست:

آپ اہل سنت والجماعت کے عظیم سرمایہ ہیں قارئین سے درخواست ہے..... کہ وہ اللہ رب العزت کی دربار میں التجا کریں..... کہ خداوند قدوس آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے (آمین یارب العالمین)

الاحقر شبیر حیدر فاروقی

سیرت النبی پہ بے مثال خطابت

حدیث قدسی:

مولانا شبیر حیدر فاروقی

میرے دوستو! حدیث قدسی ہے جس کا مطلب ہے کہ "اے محبوب اگر آپ نہ ہوتے...... تو میں کائنات کو پیدا ہی نہ کرتا۔

یعنی اگر محسن انسانیت، ساقیِ کوثر، شافع محشر، صاحب معراج، سرور کونین، تاجدار مدینہ اپنے سے پہلے تمام انبیاء کی تصدیق کرنے والے، خدا کے حبیب، آمنہ کے درِ یتیم، عبدالمطلب کے پوتے، عبداللہ کے بیٹے، محمد مصطفیٰ، رہبر و رہنما، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں جلوہ افروز نہ ہونا ہوتا...... تو یہ جن و بشر، شمس و قمر، شجر و حجر، بحر و بر، پھولوں کی مہک، چڑیوں کی چہک، سبزہ کی لہک، سماء و سمک، رفعت و پستی، خوش حالی و بدبختی، زمین کی نرمی، سورج کی گرمی، دریا کی روانی، کواکب آسمانی، خزاں و بہار، بیاباں و مرغزار، نباتات و جمادات، جواہر و معدنیات، جنگل کے درندے، ہوا کے پرندے، غرض کائنات کی کسی چیز کا نام و نشان بھی نہ ہوتا۔

گر ارض و سماء کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

فخر موجودات کائنات سید الاولین، محبوب رب العالمین، سید المرسلین وہ ذات اعلیٰ صفات ہیں۔

......کہ......

☆ جن کی خاطر کائنات ہست و بود کو وجود ملا

☆ جن کی برکت سے انسانیت کو شعور ملا

☆ جن کے گلے میں لولاک کا ہار پہنایا گیا

Scanned with CamScanner

☆ جن کے اسم گرامی سے جنتی درختوں کے ہر پتے کو زینت ملی

☆ جن کے نام کی برکت سے سیدنا آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی

☆ جن کی برکت سے سیدنا ابراہیمؑ کو سیادت کا تمغہ ملا

☆ جن کا کلمہ سیدنا سلیمانؑ کی انگوٹھی پر لکھا ہوا تھا

☆ جن کے حسن و جمال کا پرتو سیدنا یوسفؑ کو ملا

☆ جن کے صبر کا نمونہ سیدنا ایوبؑ کو ملا

☆ جن کے قرب کا ایک لحظہ سیدنا موسیٰ کو مکالمات کی صورت میں ملا

☆ جن کے مرتبہ کا ایک حصہ سیدنا ہارونؑ کو وزارت کی صورت میں ملا

☆ جن کی نعت کا ایک مصرع سیدنا داؤدؑ کا نغمہ بنا

☆ جن کی عفت کا کرشمہ عصمتِ یحییٰؑ کا جلوہ بنا

☆ جن کے دفترِ حکمت کی ایک سطر سیدنا لقمانؑ کو نصیب ہوئی

☆ جن کے وجود مسعود دعائے خلیلؑ اور نوید مسیحیؑ بنا

☆ جن کی آمد کی برکت سے لشکر ابرہہ " كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ " ہوا

☆ جن کی ولادت باسعادت سے فارس کے آتش کدے بجھے

☆ جن کی زبان فیض ترجمان سے گہوارے میں اللہ اکبر کے الفاظ صادر ہوئے

☆ جن کو بعثت سے قبل ہی صادق وامین کا لقب ملا

☆ جن کی انگشت مبارک کے اشارے پر چاند دولخت ہوا

☆ جن کی رسالت کی گواہی جمادات نے بھی دی

☆ جن کے حصہ میں معراج کی عظمت آئی

☆ جن کے در اقدس کے خاک نشین صدیق اکبرؓ بنے

☆ جن کے خرمن ایمان کے ریزہ چین فاروق اعظمؓ بنے

☆ جن کے حیاء کی کرن سے عثمان ذوالنورینؓ بنے

☆ جن کے بحر علم کے چھینٹوں سے علی المرتضیٰؓ باب العلم بنے

Scanned with CamScanner

☆ جن کے شہر کو رب کائنات نے بلد امین کہا

☆ جن پر نازل ہونے والی کتاب کو کتاب مبین کہا

☆ جن پر رب کریم اور فرشتے درود بھیجتے ہیں

☆ جن کی امت کو خیر الامم کے نام سے یاد کرتے ہیں

اسی کو دیکھ کر ایک شاعر نے منظر کشی کی ہے......جس کو تاریخ اقبال سہیل کے نام سے پکارتی ہے وہ کہتا ہے۔

کتاب فطرت کے سرورق پہ جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح وقلم نہ ہوتا
یہ محفل کن فکان نہ ہوتی جو وہ امام امم نہ ہوتا
زمین نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
تو بارگاہ ازل سے انکا خطاب خیر الامم نہ ہوتا
نہ روئے حق سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا
فروغ بخشے نگاہ عرفاں اگر چراغ حرم نہ ہو تا

اور پھر میرے محبوب ﷺ کے کمالات کو دیکھئے......کہ اللہ نے کس قدر میرے محبوب ﷺ کو کمالات عطاء فرمائے

......کہ......

❁ اگر عبادت میں دیکھنا ہو......تو......میرے محبوب ﷺ جیسا عابد کوئی نہیں

❁ اگر زہد میں دیکھنا ہو......تو......میرے محبوب ﷺ جیسا زاہد کوئی نہیں

❁ اگر شہادت میں دیکھنا ہو......تو......میرے محبوب ﷺ جیسا شاہد کوئی نہیں

❁ اگر صداقت میں دیکھنا ہو......تو......میرے محبوب ﷺ جیسا صادق کوئی نہیں

❁ اگر بشارت میں دیکھنا ہو......تو......میرے محبوب ﷺ جیسا بشیر کوئی نہیں

Scanned with CamScanner

- اگر امانت میں دیکھنا ہو ......تو...... میرے محبوب ﷺ جیسا امین کوئی نہیں
- اگر ڈرانے میں دیکھو ......تو...... میرے محبوب ﷺ جیسا نذیر کوئی نہیں
- اگر شفقت میں دیکھو ......تو...... میرے محبوب ﷺ جیسا شفیق کوئی نہیں
- اگر نبوت میں دیکھو ......تو...... میرے محبوب ﷺ جیسا خاتم النبیین کوئی نہیں
- اگر رسالت میں دیکھو ......تو...... میرے محبوب ﷺ جیسا رسول کوئی نہیں
- اگر حمد گوئی میں دیکھو ......تو...... میرے محبوب ﷺ جیسا احمد و حامد کوئی نہیں
- اگر قیادت میں دیکھو ......تو...... میرے محبوب ﷺ جیسا مقتدا کوئی نہیں
- اگر قربت میں دیکھو ......تو...... میرے محبوب ﷺ جیسا مقرب کوئی نہیں
- اگر علم میں دیکھو ......تو...... میرے محبوب ﷺ جیسا معلم کتاب وحکمت کوئی نہیں
- اگر دعوت میں دیکھو ......تو...... میرے محبوب ﷺ جیسا داعی الی اللہ کوئی نہیں
- اگر حکومت میں دیکھو ......تو...... میرے محبوب ﷺ جیسا حاکم کوئی نہیں
- اگر تبلیغ میں دیکھو ......تو...... میرے محبوب ﷺ جیسا مبلغ اعظم کوئی نہیں
- اگر خطابت میں دیکھو ......تو...... میرے محبوب ﷺ جیسا خطیب اعظم کوئی نہیں
- اگر طہارت میں دیکھو ......تو...... میرے محبوب ﷺ جیسا طیب و طاہر کوئی نہیں
- اگر عصمت میں دیکھو ......تو...... میرے محبوب ﷺ جیسا معصوم کوئی نہیں

پھر کیوں نہ کہیں......

اس جیسا کوئی اب تک نہ ہوا اس جیسا کوئی ہوگا بھی نہیں

اس کمبل پوش پہ میں قربان صورت بھی حسین سیرت بھی حسین

وہ کعبہ ایمان قبلہ جاں وہ وجہ وجود کون ومکاں

وہ شافع محشر ہادی کل وہ ختم رسل وہ مرکز دین

اوصاف کریں کیا اس کے بیاں یہ میرا قلم یہ میری زبان

فرمایا ہے سچ صدیقہؓ نے خلق اس کا ہے قرآن مبین

Scanned with CamScanner

عقیدہ توحید

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا عَلٰی سَآئِرِ الْاُمَمِ ...... ٥ بِرِسَالَةِ مَنِ اخْتَصَّه، مِنْ بَیْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَجَوَاهِرِ الْحِکَمِ ...... وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ...... مَا نَطَقَ الِلّسَانُ بِمَدْحِهٖ وَنَسَخَ الْقَلَمُ ...... اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ...... ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ...... قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ...... اَللّٰهُ الصَّمَدُ ...... لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ...... وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ...... (۱) صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ ...... وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ...... وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ...... وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ......

اشعار:

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من

---

(۱) قرآن مجید مطبوعہ تاج کمپنی ص۵٤۸ سورۃ الاخلاص پارہ ۳۰ رکوع ۳۷

Scanned with CamScanner

اپنے من میں ڈوب کر پاجا سراغ زندگی
میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن
ہو جس پر عبادت کا دھوکہ مخلوق کی وہ تعظیم نہ کر
جو خاص خدا کا حصہ ہو بندوں میں اسے تقسیم نہ کر

❀❀❀❀
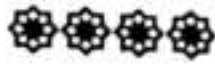
مسلم کے دل میں یارب وہ پر اثر دعا دے
جو کفر کو مٹا دے توحید کو جلا دے
پھر زلزلہ فگن ہوں تکبیر کی صدائیں
مغرب کی وادیوں کو اک بار پھر ہلادے
توحید کا گلستاں برباد ہوچکا ہے
پھر رشک باغ رضواں یارب اسے بنادے
اس نور کی تڑپ سے مسلم کے دل کو گرما
جو قلب پرسکوں کو درد آشنا بنادے
لو میں مؤذنوں کی وہ لطف ہو ودیعت
جو برہمن کے دل سے ناقوس کو بھلا دے
سارے جہاں میں گونجیں تکبیر کی آوازیں
ہے التجاء ولی کی وہ دن اسے دکھا دے

❀❀❀❀

اے خدا قسمت مسلم کو درخشاں کردے
پھر انہیں خاک نشینوں کو جہاں باں کردے
ہم ہیں بے زر تو ہمیں ابوذرؓ و سلمانؓ کر دے

Scanned with CamScanner

ہم کو دولت سے نوازا ہے تو سخی عثمانؓ کردے

ہم میں پہلی سی وہ شوکت تو نہیں ہے لیکن

تو اگر چاہے تو ہر موج کو طوفان کردے

تو وہ قادر ہے کہ پتھر کو کرژ دکھا لعل وگہر

اور کانٹوں کو جو چاہے تو گلستان کردے

تو اگر چاہے تو نمرود ہو مچھر کی غذا

اور ابابیل کو کعبہ کا نگہبان کردے

ہو ترا قہر تو فرعون ہو غرق دریا

تیری رحمت ہو تو محکوم کو سلطاں کردے

پھر مسلماں کو جسے تونے دیا ہے قرآن

صاحب علم وعمل و صاحب ایماں کردے

ہم میں ظرف کردار نہیں ہے لیکن

تو وہ مالک ہے کہ ذرے کو بیاباں کردے

دل تڑپتا ہے مدینے کی زیارت کیلئے

روضہ پاک کا یارب کوئی تو ساماں کردے

❀❀❀❀

خدا یا کون ہے ثانی تیرا سارے زمانے میں

تو ہی تو واحد بے مثل ہے اس کارخانے میں

تو ہی عالم کا خالق ہے تو ہی بندوں کا رازق ہے

کمی کیا ہے میرے مولا تیرے عالی خزانے میں

توشاہوں کو گدا کردے گدا کو بادشاہ کردے

Scanned with CamScanner

اشارہ تیرا کافی ہے گھٹانے اور بڑھانے میں
تیری رحمت سے بچھتا ہے زمین پر فرش مخمل کا
ستاروں کے ٹنگے موتی فلک کے شامیانے میں
عزیز اس قادر مطلق کا کس نے بھید پایا ہے
بشر بے دم ہوجاتا ہے دم کے آنے جانے میں

❀❀❀❀

الٰہی میں ہوں بس خطا وار تیرا
مجھے بخش دے نام ہے غفار تیرا
الٰہی میں سب چھوڑ کر گھر بار اپنا
لیا ہے پکڑ اب تو دربار تیرا
کہاں جائے جس کا نہیں کوئی تجھ بن
کسے ڈھونڈے جو ہو طلب گار تیرا
مرض لا دوا کی دوا کس سے چاہوں
تو شافی ہے میرا میں ہوں بیمار تیرا
اٹھا غم رکھ امید امداد حق سے
تجھے غم ہے کیا رب ہے غم خوار تیرا

تمہید:

لائق صد تعظیم وتکریم!

اکابر علمائے کرام!

واجب الاحترام!

Scanned with CamScanner

برادران اسلام!

قابل قدر بزرگو

دوستو...... بھائیو!

اور میری انتہائی لائق صد تعظیم وتکریم...... اسلامی ماؤں، بہنو، اور بیٹو!

آج کا یہ عظیم الشان اجتماع مدرسہ عربیہ حفصہؓ تعلیم القرآن کے زیر اہتمام انعقاد پذیر ہے...... الحمدللہ دن کو مستورات کا اجتماع ہوا...... جس میں تین خوش نصیب بچیوں کی چادر پوشی کی تقریب ہوئی...... جنہوں نے قرآن مجید حفظ کیا ہے۔

اللہ اس درسگاہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے (آمین)

بھائی طاہر صاحب اور محترم مہر ریاض صاحب نے اللہ کی توحید اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے حوالے سے اتنا اچھا اور حسین انداز سے اپنا کلام پیش کیا ہے...... کہ میرے ذہن میں جو خاکہ یا مضمون تھا...... یعنی جس حوالے سے میں گفتگو کرنا چاہتا تھا...... آپ یہ یقین جانئے کہ ان کی باتوں کو سننے کے بعد میرا اپنا بھی ذہن اس طرف ہے...... کہ میں صرف اسی حوالے سے...... عقیدہ توحید...... اللہ سے بندے کا تعلق کیا ہونا چاہیے...... اور کیا ہے؟ اس حوالے سے چند باتیں آپ حضرات کے سامنے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

اسلام کے بنیادی عقائد:

میرے دوستو! اسلام کے بنیادی عقیدے تین ہیں۔

پہلا عقیدہ...... عقیدہ توحید

دوسرا عقیدہ...... عقیدہ رسالت

تیسرا عقیدہ...... عقیدہ قیامت

Scanned with CamScanner

عقیدہ توحید کیا ہے:

عقیدہ توحید اللہ کی ذات و صفات و عبادات میں کسی کو شریک نہ کرنا......اور اس کی ذات سے متعلق چیزوں پر ایمان رکھنا ہے اور ان کو ماننا......اسے عقیدہ توحید کہتے ہیں۔

عقیدہ رسالت کیا ہے؟

عقیدہ رسالت انبیاء و رسل کو تسلیم کرنا......انکی صفات و کمالات پر ایمان لانا......ان کے معجزات کو تسلیم کرنا......اسے عقیدہ رسالت کہتے ہیں......

عقیدہ قیامت کیا ہے؟

عقیدہ قیامت اس دنیا سے مرنے کے بعد کی زندگی قبر، حشر، میزان اور آخرت کی نجات تک کے تمام مدارج......گویا جن منزلوں سے انسان نے گزرنا ہے ان پر ایمان رکھنا......اس کو عقیدہ قیامت کہتے ہیں......

ان تینوں عقیدوں میں سب سے پہلا اور بنیادی عقیدہ "عقیدہ توحید" ہے

تمام انبیاء علیہم السلام کی آمد کا مقصد:

مجھ سے پہلے بزرگوں نے انبیاءؑ کے تمام واقعات آپ کو بتائے ہیں......آدمؑ سے لے کر محبوب تک تمام پیغمبروں کی تشریف آوری کا مقصد......اللہ کی وحدانیت کا اقرار و اعلان ہے......ان انبیاءؑ کے صدمات سہنے کا خلاصہ......صرف اللہ کی وحدانیت کا اعلان ہے......

حضرت آدمؑ نے کہا......رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا(۱)

آنکھوں میں آنسوؤں کی برسات اور اللہ کے حضور سجدہ ریز ہیں......مقصد صرف اس کی توحید کا اعلان کرنا ہے۔

---

(۱) پارہ نمبر ۸ سورۃ الاعراف رکوع ۹

Scanned with CamScanner

عقیدہ توحید کیا ہے:

عقیدہ توحید اللہ کی ذات وصفات وعبادات میں کسی کو شریک نہ کرنا.....اور اس کی ذات سے متعلق چیزوں پر ایمان رکھنا ہے اور ان کو ماننا.....اسے عقیدہ توحید کہتے ہیں۔

عقیدہ رسالت کیا ہے؟

عقیدہ رسالت انبیاء ورسل کو تسلیم کرنا.....انکی صفات وکمالات پر ایمان لانا.....ان کے معجزات کو تسلیم کرنا.....اسے عقیدہ رسالت کہتے ہیں.....

عقیدہ قیامت کیا ہے؟

عقیدہ قیامت اس دنیا سے مرنے کے بعد کی زندگی قبر، حشر، میزان اور آخرت کی نجات تک کے تمام مدارج.....گویا جن منزلوں سے انسان نے گزرنا ہے ان پر ایمان رکھنا.....اس کو عقیدہ قیامت کہتے ہیں.....

ان تینوں عقیدوں میں سب سے پہلا اور بنیادی عقیدہ "عقیدہ توحید" ہے

تمام انبیاء علیہم السلام کی آمد کا مقصد:

مجھ سے پہلے بزرگوں نے انبیاءؑ کے تمام واقعات آپ کو بتائے ہیں.....آدمؑ سے لے کر محبوب تک تمام پیغمبروں کی تشریف آوری کا مقصد.....اللہ کی وحدانیت کا اقرار واعلان ہے.....ان انبیاءؑ کے صدمات سہنے کا خلاصہ.....صرف اللہ کی وحدانیت کا اعلان ہے.....

حضرت آدمؑ نے کہا.....رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا (۱)

آنکھوں میں آنسوؤں کی برسات اور اللہ کے حضور سجدہ ریز ہیں.....مقصد صرف اس کی توحید کا اعلان کرنا ہے۔

---

(۱) پارہ نمبر ۸ سورۃ الاعراف رکوع ۹

Scanned with CamScanner

نوحؑ کی کشتی کو طوفان میں چھ مہینے گزر گئے...... یہ سارا چکر اس لئے ہے کہ اللہ کی وحدانیت کا اعلان کیا جائے۔

ابراہیمؑ کو آگ کے پنجہ میں ڈالا گیا...... اللہ کی وحدانیت کیلئے۔

حضرت اسمٰعیلؑ چھری کے نیچے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کر رہے ہیں۔

حضرت یوسفؑ کنویں کے اندر ڈالے گئے...... صدمات و مصائب برداشت کئے...... صرف اللہ کی وحدانیت کیلئے۔

عقیدہ توحید اتنی اہمیت کی چیز ہے

انبیاء علیہم السلام کے صدمات

انبیاء علیہم السلام کی تکلیفیں

انبیاء علیہم السلام کے مصائب

انبیاء علیہم السلام کی مشکلات

جو ہم اپنے بزرگوں سے پڑھتے اور سنتے ہیں...... یہ سب صرف اس لئے ہے کہ اللہ کی وحدانیت کا نبی اعلان کرے...... اللہ کی وحدانیت کا نبی ﷺ پرچار کرے...... اللہ کی وحدانیت کا تذکرہ کرے...... اللہ کی وحدانیت کا ڈنکا بجائے...... اور ہر پیغمبرؑ کی بعثت کا مقصد ہی عقیدہ توحید تھا...... انبیاء آئے اس لئے تھے...... انبیاء کی تشریف آوری کی وجہ ہی یہی تھی...... آپ پیغمبروں کے کلمہ پر غور کریں! ہر نبیؑ کے کلمہ کا پہلا جز صرف عقیدہ توحید ہے...... اور دوسرے جز میں تبدیلی آئی ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ...... آدَمُ صَفِيُّ اللّٰهِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ...... نُوحٌ نَجِيُّ اللّٰهِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ...... اِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللّٰهِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ...... مُوسٰى كَلِيمُ اللّٰهِ

Scanned with CamScanner

لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ......دَاوٗدُ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ

لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ......یُوْسُفُ صِدِّیْقُ اللّٰہِ

لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ......عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ

لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ......مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہِ

از آدم تا محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم......تمام انبیاءؑ اور رسول جتنے بھی دنیا میں آئے ہیں......ان کے کلمہ کا پہلا جز عقیدہ توحید ہے......اور دوسرا حصہ اس لئے تبدیل ہوتا رہا......کہ نبیؑ بدلتے رہے......کائنات کا الہ ایک ہے......پیغمبر ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں۔

اس لئے کلمہ کا پہلا حصہ توحید کا اظہار تھا......اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں آئی......ہر نبی کے بھیجنے کا مقصد ہی اظہار توحید ہے۔

حدیث میں آتا ہے......حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......قیامت کے دن جو اللہ کے دربار میں پیغمبر اٹھیں گے......ان میں ایسے بھی پیغمبر ہوں گے

کہ......

ایک نبی ہوگا ...... ایک امتی ہوگا

ایک نبی ہوگا ...... دو امتی ہوں گے

ایک نبی ہوگا ...... چار امتی ہوں گے

ایک نبی ہوگا ...... آٹھ امتی ہوں گے

بعض پیغمبر اکیلے کھڑے ہوں گے......امتی ساتھ کوئی نہیں ہوگا......ہر نبی رب کی توحید کے اعلان کیلئے......اتنے مستحکم مضبوط اور کمربستہ تھے......کہ انہوں نے ہر قسم کے صدمات سہے......مگر اپنے عقیدے سے انحراف نہیں کیا۔

اسلام کا بنیادی عقیدہ کیا ہے؟ (عقیدہ توحید)

Scanned with CamScanner

ہر پیغمبر کی بعثت کا مقصد کیا ہے؟ (عقیدہ توحید)

انبیاء علیہم السلام کے صدمات سہنے کا مقصد کیا ہے؟ (عقیدہ توحید)

سابقہ انبیاء علیہم السلام پر مصائب:

حدیث پاک میں آتا ہے...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... مجھ سے پہلے جو پیغمبر آئے ان پر اتنے مشکلات آئے...... کہ بعض پیغمبروں کے جسموں سے کپڑے اتار کر لوہے کی کنگھیوں کو گرم کر کے انکے جسموں کو ان سے چھیلا گیا...... آپ کے سامنے تمام تر واقعات ہیں۔ قرآن مجید کہتا ہے

يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ (۱)

صرف رب کی توحید کی خاطر انبیاءؑ کو قتل کر دیا گیا...... انہیں جام شہادت نوش کرنا پڑا۔

رحمت کائنات ﷺ پہ مصائب:

اور پھر محبوب ﷺ کے صدمات...... محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیفیں نبوت کے مشن کے حوالے سے دیکھئے...... اللہ کے پیغمبر نے جب تک توحید کا اعلان نہیں کیا تھا...... آمنہ کے در یتیم ﷺ کو کافر بھی کہتے تھے ...... کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم امین ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیانتدار ہیں

چنانچہ کافر اپنی امانتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رکھتے تھے...... جب پیغمبر نے عقیدہ توحید بیان کیا...... وہ جو صادق وامین کہتے تھے۔

---

(۱) پارہ ۱ سورۃ البقرہ رکوع ۸

Scanned with CamScanner

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ساحر کہنے لگے

مجنوں کہا گیا

دیوانہ کہا گیا

راستے میں کانٹے بچھائے گئے

جسم اطہر پر اوجھڑی ڈالی گئی

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مارے گئے

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو صدمات کا سامنا کرنا پڑا

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مصائب برداشت کئے

تکلیفیں جھیلیں مختلف قسم کی مشکلات آئیں۔

رحمت کائنات ﷺ شعب ابی طالب میں:

حدیث کی کتابوں میں آتا ہے...... اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم، آمنہ کے در یتیم، محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنے مصائب برداشت کئے...... اتنی تکلیفیں جھیلیں...... اللہ کے محبوب ﷺ کو اتنے صدمے دیئے گئے...... کہ تین سال تک شعب ابی طالب کی گھاٹی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قید کر دیا گیا۔

علماء نے لکھا ہے کہ جس گھاٹی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم قید تھے...... اس کے چاروں طرف پہاڑ تھے...... درمیان میں ایک کھلے میدان میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قید کر دیا گیا۔

دیوبندیو! اس پر تمہیں میں سلام پیش کرتا ہوں...... کہ قید و بند کی صعوبتیں جھیلنا، مصائب برداشت کرنا، تکلیفیں سہنا جو تمہارے مقدر میں ہیں...... یہ بھی نبوت کا ورثہ ہے...... چنانچہ نبوت کی عظمت کا حصہ ان لوگوں کے حصہ اور مقدر میں آیا ہے...... یہ میراث

Scanned with CamScanner

بھی دیوبندیوں کے حصہ میں آئی ہے۔

حدیث میں آتا ہے...... کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وادی میں قید کر دیا گیا جہاں چاروں طرف پہاڑ تھے...... کھلے آسمان کے نیچے اللہ کے نبی ﷺ تین سال تک جیل میں رہے۔

......دن بھی وہیں......

......رات بھی وہیں......

......سردی بھی وہیں......

......گرمی بھی وہیں......

جہاں سخت سردی کے سناٹوں میں جسم چھپانے کی جگہ کوئی نہیں تھی...... دوپہر کی تپتی ہوئی گرمی میں کوئی ایسا درخت نہیں تھا...... جس کے سائے میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گزارا کریں...... جہاں دن اور رات کے بچاؤ کا کوئی انتظام نہیں...... جہاں بارش میں اپنی جان بچانے کا کوئی حفاظتی انتظام نہیں...... تین سال تک اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس جیل میں رہتے ہیں......اور پھر پیغمبر ﷺ کے ساتھ سوشل بائیکاٹ کر دیا جاتا ہے......

کافروں نے ایک معاہدہ لکھ کر کعبۃ اللہ پر لٹکا دیا...... کہ پیغمبر ﷺ کے ساتھ تعلقات ختم کر دو...... سوشل بائیکاٹ کا فیصلہ ہو گیا...... کھانا پینا ختم کر دیا گیا...... اندر کسی چیز کے جانے کی اجازت نہیں...... کوئی چیز بھجوانے کی اجازت نہیں...... حتیٰ کہ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم، رحمت کائنات، امام الانبیاء کے خاندان کو بھی قید کر دیا گیا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی بھی ساتھ ہیں...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے بھی ساتھ ہیں...... اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ ہیں۔

کتابوں میں لکھا ہے...... یہ تین سال کی بہت بڑی قید تھی...... صحابہؓ کہتے ہیں...... کہ ہم پر وہ وقت بھی آیا...... کہ ہمیں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ملتی تھی۔

Scanned with CamScanner

ہم اپنے پاؤں کے جوتوں کے چمڑوں کو منہ میں چباتے تھے...... اس سے جو لعاب بنتا تھا...... اسے چوس کر ہم گزارا کیا کرتے تھے...... اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنے صدمات آئے۔

شعب ابی طالب میں رحمت کائنات ﷺ کی غذا:

کتابوں میں لکھا ہے...... کہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس پہاڑ کے اندر چکر لگاتے...... ہوا خشک پتے اٹھا کر اندر بھیج دیتی...... محبوب صلی اللہ علیہ وسلم چکر لگا کر ان خشک پتوں کو اٹھا کر اپنے دامن اور جھولی میں لے کر بیٹھ جاتے......

......اور فرماتے......

آؤ میری بیٹی زینبؓ!

آؤ میری بیٹی رقیہؓ!

آؤ میری بیٹی ام کلثومؓ!

آؤ میری بیٹی فاطمہؓ!

محمد کی بیٹیو...... ! محمد کے ہاتھوں سے خشک پتے کھا کر گزارہ کرلو۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (۱) دکھوں کے بعد سکھوں کا زمانہ آنے والا ہے...... اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب کچھ برداشت کیا ہے...... لیکن توحید کو نہیں چھوڑا۔

بنیادی عقیدہ کیا ہے؟ (عقیدہ توحید)

رحمت کائنات ﷺ طائف میں:

پھر ایک جملہ سنو...... مجھ سے پہلے بھائی طاہر صاحب طائف کے پتھروں کا تذکرہ کر رہے تھے...... اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وہاں پہنچے تو اتنے پتھر لگے......

---

(۱) پارہ ۳۰ سورۃ الم نشرح

Scanned with CamScanner

کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم بے ہوش ہو کر نیچے گر پڑے۔

کتابوں میں لکھا ہے...... کہ تین بدمعاش آئے...... ایک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں بازو سے پکڑا...... دوسرے نے بائیں بازو سے پکڑ کر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا کیا...... تیسرا کمینہ کمر کی طرف سے آیا...... اس نے دونوں ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر رکھے...... اپنا گھٹنا اس نے زور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر میں مارا...... اور ہاتھ چھوڑے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم منہ کے بل نیچے زمین پر آگرے...... سامنے ایک پتھر تھا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر لگا...... خون کا فوارہ نکلا...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سارا چہرہ اور داڑھی مبارک خون سے تر ہو گئی...... محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھنے کے بعد مارنے والے کی طرف نہیں دیکھا...... یوں آسمان کی طرف دیکھا...... اور کہا...... اللہ وَالضُّحٰی کہہ کر جس چہرے کی تو نے قسمیں اٹھائی ہیں...... عرش والے...... ذرا جھانک کے دیکھ لے تیرا محمد خون سے نہا چکا ہے...... ''اے اللہ اس قوم کو ہدایت دے'' ...... یہ سب کچھ کس لئے ہوا؟ (توحید کے لئے)

صحابہ کرامؓ پہ مصائب:

پھر ایک بات کہتا ہوں...... ذرا توجہ کرنا...... محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نبوت کی آنکھوں کے سامنے پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ پہ جتنی مشکلات آئیں...... وہ بھی توحید کے لئے آئیں...... ابوبکرؓ کو کعبہ میں اتنا پیٹا گیا...... کہ ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی...... چہرہ زخمی ہو گیا...... تین دن تک صدیقؓ بے ہوش رہے۔

کتابوں میں ایک ایک صحابیؓ کے واقعات ہیں...... حضرت عثمانؓ کی گردن میں رسیاں ڈال کر اور کپڑے ڈال کر اتنے بل دیئے گئے...... کہ آنکھیں باہر کو نکلنے لگیں۔

Scanned with CamScanner

ابو فکیہہؓ کی کہانی ابو بکرؓ کی زبانی:

ابو فکیہہؓ کی پسلیاں ٹوٹ گئیں...... کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ ابو بکرؓ کہتے ہیں...... کہ میں مکے کی گلیوں سے باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں...... ایک نوجوان ہے...... نکھرتی ہوئی جوانی ہے، اُبھرتا ہوا شباب ہے...... لیکن نحیف جسم تھا...... دبلے پتلے وجود کا مالک تھا...... آٹھ دس بدمعاش کھڑے ہوئے ہیں...... اس نوجوان کو اوندھے منہ زمین پر ڈالا ہوا ہے...... دوپہر کی تپتی ہوئی دھوپ میں مکے کی گرمی میں پتھریلی زمین ہے...... نیچے چھوٹے چھوٹے سنگریزے پڑے ہوئے ہیں...... اس کے اوپر وہ نوجوان اوندھے منہ پڑا ہوا ہے...... تو یہ آٹھ دس بدمعاش اس کی گردن پر کھڑے ہو کر اسے دبا رہے ہیں۔

☆ابو بکرؓ کہتے ہیں...... کہ میں نے قریب جا کر کہا...... کہ ظالمو ہوش کرو...... میں نے دیکھا تو ابو فکیہہؓ تھا...... آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی ہیں...... ہونٹ خشک ہیں...... زبان باہر نکلی ہوئی ہے...... چہرہ گرمی کی شدت سے اتنا متاثر ہے...... کہ آدمی پہچانا نہیں جاتا...... میں نے دیکھ کر کہا...... کہ یہ اللہ کا بندہ ہے...... ظالمو! حیا کرو اتنا ظلم نہ کرو!

امیہ بدبخت کہنے لگا...... ابو بکرؓ یہ تیری وجہ سے سب کچھ ہو رہا ہے...... اگر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ نہ پڑھتا...... تو ان کو جرات نہ ہوتی...... یا اب ابو فکیہہؓ جان دے گا یا ایمان چھوڑ دے گا...... تب ہم اس کو چھوڑیں گے...... ورنہ نہیں چھوڑ سکتے۔

☆ابو بکرؓ کہتے ہیں...... میں نے ان سے کہا کہ میرے ساتھ سودا کرو...... میں اس کو خریدنا چاہتا ہوں...... دو ہزار اشرفیوں سے سودا کیا...... صدیقؓ کہتے ہیں کہ ان کو میں نے پیسے دیئے...... میں نے کہا اب اس کو چھوڑو...... ان بدمعاشوں نے ان پر اتنی چھلانگیں ماریں...... کہ ابو فکیہہؓ کی پسلیاں ٹوٹ گئیں۔

☆ابو بکرؓ کہتے ہیں...... کہ میں نے ان کو دھکا دے کر ہٹا دیا...... میں نے دیکھا تو ابو

Scanned with CamScanner

فکیہہؓ بے ہوش ہو چکا ہے۔

☆ابوبکرؓ کہتے ہیں...... کہ میں نے ہاتھ پاؤں کی تلیاں زور سے ماریں...... تو کچھ دیر بعد ہوش آیا۔

ابوفکیہہؓ کی خواہش:

میں نے کہا ابوفکیہہؓ بڑی مار کھائی ہے...... سر سے پکڑ کر اٹھانے کی کوشش کی کہ بٹھاؤں...... پانی کا پیالہ پیش کر کے کہا...... کہ پانی پی لے کچھ دیر کے بعد طبیعت ٹھیک ہو جائے گی...... ابوفکیہہؓ کہتا ہے...... کہ ابوبکرؓ تیرا بڑا احسان ہے...... کہ تو نے مجھے آزاد کروایا ہے۔

لیکن یاد رکھو! میں نے جس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اتنی مار کھائی ہے...... جب تک اس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نہیں کروں گا...... اس وقت تک ایک گھونٹ بھی پانی نہیں پیوں گا۔

☆صدیقؓ کہتے ہیں...... کہ میں نے ابوفکیہہؓ کو کھڑا کیا...... تو پسلیاں ٹوٹی ہوئی تھیں...... ان سے آواز آتی تھی...... سہارا دے کر ''دارارقم'' کی طرف لے کر آیا۔

رحمت کائناتﷺ کی محفل میں ابوفکیہہؓ کا استقبال:

☆صدیقؓ کہتے ہیں...... اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں میں نے لا کر جب بٹھایا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب ابوفکیہہؓ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر کھڑے ہو گئے...... دنیا والو! کتنا وہ خوش نصیب ہوگا...... جس کے استقبال کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے ہوں گے...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوفکیہہؓ کو دیکھا...... ابوفکیہہؓ نے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا...... اور فرمایا پھر میں ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

Scanned with CamScanner

ابوبکرؓ کہتا ہے...... کہ میں ابوفکیہہؓ کے چہرے کو بھی دیکھتا تھا...... اور نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو بھی دیکھتا تھا...... محبوب صلیٰ اللہ علیہ وسلم ابوفکیہہؓ کے چہرے کو دیکھ رہے ہیں...... اور ابوفکیہہؓ کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل رہا ہے......

جب میں قریب لایا تو میں نے کھڑا کر کے کہا کہ ابوفکیہہ......! اب تو دیدار ہوگیا...... پانی کا پیالہ ہاتھ میں ہے اب تو پی لے۔

ابوفکیہہؓ نے کہا ابوبکرؓ...... (بقول شاعر)

مریضان محبت کو فقط دیدار کافی ہے
ہزاروں طب کے نسخوں سے نگاہ یار کافی ہے

شربت دیدار حاصل کرنے کے بعد اب پیاس ہی ختم ہو چکی ہے...... صدیقؓ اگر اب پلانا ہی ہے تو پھر تو نہ پلا اس یار کے ہاتھوں سے پلوا...... جس کے پیار میں اتنی مار کھائی ہے۔

لا پلا دے ساقیا پیانہ پیانے کے بعد
بات مطلب کی کروں گا ہوش آجانے کے بعد

صحابہؓ پہ مصائب:

میں بتانا چاہتا ہوں کہ صحابہؓ کے یہ سارے مصائب امام اہل سنت سید نور الحسن شاہ بخاریؒ کی ایک کتاب ہے...... جس کا نام ہے ''مصائب الصحابہؓ'' اس میں انہوں نے صحابہؓ کے تمام تر حالات نقل کیے ہیں...... بلالؓ کے سینے پر پتھر گردن میں رسی کے بازاروں میں گھسیٹا جاتا ہے۔

ایک سر شار مئے توحید وعشق مصطفیٰ
پٹ رہا تھا کفر کے ہاتھوں محب مجتبیٰ

Scanned with CamScanner

لات وعزیٰ چھوڑ کر کہتا تھا اللہ احد
کوڑے کھاتا تھا مگر لب پہ تھا اللہ الصمد
ایک بے دین نے گزر واں سے اس کو یہ کہا
کیا دیا اس نے تو جس کے نام پر پٹتا رہا
ضرب درہ ہے تیرے لفظ احد کی یاں جزا
پھر بھی ہے وہ عادل وقادر بھلا تو سچ بتا
سن یہ گوہر بے بہا ہے ذہن کو گر میں کرے
ایک برتن کو نہ لے ٹھکانہ جب تک کوئی
دام دے پرکھے بغیر ایسا بھی ہے احمق کوئی
جب کہ ایک ادنیٰ سا سودا اس طرح بکتا نہیں
ہے یقین ایمان میرا پھر اس قدر سستا نہیں
تو نہیں رکھتا یہ لذت تو نہ جانے ہے یہ نور
دل اگر ہو باخبر آتا ہے تب لطف و سرور

......اور علامہ اقبال بھی تڑپ اٹھا اس نے کہا......

چمک اٹھا ہے جو ستارہ تیرے مقدر کا
حبش سے اٹھا پھر حجاز میں تجھ کو لایا
وہ آستاں جو نہ چھٹا تجھ سے ایک دم کے لئے
کسی کے عشق میں مزے تو نے ستم کے لئے
جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزہ ہی نہیں

یہ سارے صحابہ ﷺ کے صدمات کا خلاصہ کیا ہے؟ (عقیدہ توحید)

Scanned with CamScanner

زنیرہؓ کی آنکھیں نکلی ہیں...... تو...... توحید کے لئے

ابوفکیہہ کی پسلیاں ٹوٹی ہیں...... تو...... توحید کے لئے

صحابہ وطن سے بے وطن ہوئے ہیں...... تو...... توحید کے لئے

رحمت کائنات ﷺ کا وقتِ ہجرت کعبۃ اللہ کو خطاب:

حدیث میں آتا ہے...... کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے جا رہے تھے...... جب مکہ چھوڑ کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے...... بیت اللہ سے باہر نکلے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو آ گئے...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف دیکھ کر کہا......

کعبہ......

تیرے چھوڑنے کو دل نہیں کرتا...... کیا کروں؟ یہ ظالم لوگ مجھے رہنے نہیں دیتے...... اللہ کے نبی ﷺ پر ایک عجیب رقت کی کیفیت طاری تھی...... یہ سارے صدمات برداشت کئے...... تو کس کیلئے؟ (توحید کیلئے)

علامہ ندیم صاحب کی تقریر کا خلاصہ:

توجہ کیجئے میں اپنی تقریر کا خلاصہ نکالنا چاہتا ہوں

انبیاءؑ کے صدمات؟...... توحید کیلئے!

محبوب ﷺ کی محنت کا خلاصہ؟...... توحید!

انبیاءؑ کے کلموں کی دعوت؟...... توحید!

صحابہؓ کی مشکلات کا نچوڑ؟...... توحید!

اصل توحید کیا ہے؟:

یہ سب کچھ توحید کے لئے ہے...... تو توحید ہے کیا؟

خالق...... کون ہے؟ (اللہ)

مالک......کون ہے؟ (اللہ)

مشکل کشا......کون ہے؟ (اللہ)

روزی رساں......کون ہے؟ (اللہ)

سب کا داتا......کون ہے؟ (اللہ)

بگڑی کون......بناتا ہے؟ (اللہ)

مشکلوں کو حل......کون کرتا ہے؟ (اللہ)

ضرورتوں کو پورا......کون کرتا ہے؟ (اللہ)

ساری کائنات کا مالک......کون ہے؟ (اللہ)

یہ بات یادرکھو! بڑے حوصلے اور ہوش سے کہہ رہا ہوں......یہ سب کچھ جو تم نے کہا یہ کون کرتا ہے؟ (اللہ)......اس کو ہم کیا کہتے ہیں (توحید)......تو یہ بات دل پہ لکھ لو کہ یہ بھی توحید نہیں......یہ جتنا عقیدہ تم نے بیان کیا ہے......یہ توحید نہیں یہ تو ابوجہل کا عقیدہ ہے......اللہ خالق ہے......یہ توحید نہیں یہ تو کافر بھی مانتے تھے قرآن کہتا ہے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ (۱)

اے پیغمبر ﷺ! آپ ان سے سوال کیجئے......زمین و آسمان کا خالق کون ہے؟......تو کافر کیا کہیں گے کس نے پیدا کیا؟ (اللہ نے)

تم کیا کہتے ہو......کس نے پیدا کیا! (اللہ نے) کافر بھی کہتے ہیں زمین و آسمان کا مالک و خالق اللہ......کلمہ پڑھنے والا بھی کہتا ہے کہ زمین و آسمان کا مالک و خالق اللہ......کافر بھی کہے کائنات کا مشکل کشا اللہ......کلمہ پڑنے والا بھی کہے کائنات کا مشکل کشا اللہ......کافر بھی کہے کائنات کا حاجت روا اللہ......کلمہ پڑھنے والا بھی کہے کائنات کا حاجت روا اللہ......

---

(۱) پارہ ۲۱ سورۃ لقمان رکوع ۳، پارہ ۲۴ سورۃ الزمر رکوع ۴

Scanned with CamScanner

تو فرق کیا ہے؟ وہ بھی یہی کہتا ہے.....تم بھی یہی کہتے ہو.....وہ کہے تو مشرک ہے.....تم کہو تو موحد ہو.....پھر توحید کیا ہے؟

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل ان کے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

میرے بھائیو! اللہ کو ماننے کا نام توحید نہیں

اللہ کو خالق کہنا ...... یہ بھی توحید نہیں
اللہ کو مالک کہنا ...... یہ بھی توحید نہیں
اللہ کو رازق کہنا ...... یہ بھی توحید نہیں
اللہ کو مشکل کشا کہنا ...... یہ بھی توحید نہیں
اللہ کو حاجت روا کہنا ...... یہ بھی توحید نہیں
اللہ کو ماننا ...... یہ بھی توحید نہیں

Scanned with CamScanner

توحید ماننے کا نام نہیں۔

لفظ توحید قرآن کی روشنی میں:

میں ایک اور جملہ بھی درمیان میں نکال لوں...... کہ الحمد سے والناس تک سارا قرآن پڑھو کہ پورے قرآن میں لفظ توحید کہیں ہے؟ (نہیں)

بنیادی عقیدہ...... کیا ہے؟ (عقیدہ توحید)

پہلا عقیدہ...... کیا ہے؟ (عقیدہ توحید)

نبیوں کی تکلیفوں کا خلاصہ...... کیا ہے؟ (عقیدہ توحید)

صحابہ ﷺ کی جدوجہد اور محنت کا نچوڑ...... کیا ہے؟ (عقیدہ توحید)

اور قرآن وسنت سارا بیان کرتا عقیدہ توحید ہے...... اور توحید کا لفظ ہی قرآن میں نہیں تو یہ عقیدہ کیسے......؟

توحید اللہ کو ماننے کا نام نہیں...... لفظ توحید قرآن میں بھی نہیں...... لفظ توحید حدیث میں بھی نہیں...... تو پھر توحید ہے کیا......؟

جب کہ اللہ کو ماننے کا نام بھی ...... توحید نہیں

اس کو خالق کہنا بھی ...... توحید نہیں

اس کو مالک کہنا بھی ...... توحید نہیں

توحید اقرار کا نام نہیں...... عام لفظوں میں سمجھا دوں کہ توحید تصدیق کا نام نہیں

توحید ماننے کا نام نہیں ...... توحید اثبات کا نام نہیں

توحید انکار کا نام ہے ...... توحید تردید کا نام ہے

توحید نہ ماننے کا نام ہے ...... توحید نفی کا نام ہے

اللہ کو ماننا توحید نہیں...... کہ اللہ خالق ہے...... غیر اللہ کی نفی کا نام توحید ہے...... کہ کوئی

Scanned with CamScanner

خالق نہیں صرف اللہ ہے۔

پہلے سب کی تردید کر ...... پھر رب کی تصدیق کر!

پہلے سب کا انکار کر ...... پھر رب کا اقرار کر!

پہلے سب کی نفی کر ...... پھر رب کا اثبات کر!

اللہ خالق ہے...... یہ تو کافر بھی کہتا ہے...... مسلمان یہ کہتا ہے...... کہ رب کے سوا خالق کوئی نہیں۔

اللہ قادر ہے...... یہ تو کافر بھی کہتا ہے...... مسلمان یہ کہتا ہے...... کہ اللہ کے سوا کائنات کا قادر کوئی نہیں۔

اللہ رازق ہے...... یہ تو کافر بھی کہتا ہے...... مسلمان کا عقیدہ یہ ہے...... کہ اللہ کے سوا پوری کائنات کا رازق کوئی نہیں۔

اللہ عالم الغیب ہے...... یہ تو یہودی بھی کہتا ہے...... مسلمان کا عقیدہ یہ ہے...... کہ اللہ کے علاوہ کائنات کا عالم الغیب کوئی نہیں۔

عیسائی بھی کہتا ہے...... کہ...... اللہ عالم الغیب ہے

یہودی بھی کہتا ہے...... کہ...... اللہ عالم الغیب ہے

سکھ بھی کہتا ہے ...... کہ...... اللہ عالم الغیب ہے

ملحد بھی کہتا ہے ...... کہ...... اللہ عالم الغیب ہے

مسلمان کا عقیدہ یہ ہے...... کہ عالم الغیب رب کے سوا اور کوئی نہیں

اللہ عالم الغیب ہے...... یہ کافر کہتا ہے...... موحد یہ کہتا ہے...... کہ عالم الغیب صرف اسی کا خاصہ ہے...... اور کسی کا نہیں۔

ہر جگہ ہر وقت موجود اللہ ہے...... یہ تو کافر کا عقیدہ بھی ہے...... لیکن ساتھ اس کے یہ بھی عقیدہ ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

......کہ......

فلاں بھی ......مدد کر سکتے ہیں

فلاں بھی...... معاونت کر سکتے ہیں

فلاں کو بھی......حاضر ناظر کہا جا سکتا ہے

میرے بھائی! توحید اس کا نام ہے...... کہ رب کے سوا ہر وقت اور ہر جگہ پر...... ہر مقام اور ہر آن پر اور کوئی موجود نہیں...... پہلے سب کی نفی کر پھر رب کا اقرار کر......!

اللہ مختار کل ہے...... یہ تو مسلمان بھی کہتا ہے...... کافر بھی کہتا ہے...... لیکن مسلمان کا عقیدہ ہے کہ مشکل کشا، مختار کل اللہ ہی ہے......اور کوئی نہیں ہے یہ توحید ہے۔

توحید آسان لفظوں میں:

توجہ کیجئے بات سمجھانا چاہتا ہوں...... کہ جب ہم تشہد پڑھتے ہیں...... تو کہتے ہیں

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

سنت یہ ہے کہ جب اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ......کہو تو دو چھوٹی انگلیاں ملالو......درمیان کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بناؤ......شہادت کی انگلی اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ ......پر اوپر کرو......اِلَّا اللّٰہُ پہ نیچے رکھ دو۔ یہ ایسا کرنا درست ہے(در مختار)

آپ کے شہر میں کوئی ریلوے اسٹیشن ہے؟(جی) سگنل ہیں؟(جی)

آسان طریقے سے اسلئے سمجھا رہا ہوں تا کہ آپ کو مسئلہ سمجھ آ جائے سگنل اوپر ہو تو اسے کیا کہتے ہیں؟(اپ) اور نیچے ہو تو (ڈاؤن) جب یہ اوپر ہو تو اس کا معنی کیا ہوتا ہے ......گاڑی آئے یا ٹھہری رہے؟(ٹھہری رہے) اور جب نیچے ہو جائے تو اب؟(گاڑی آئے)

میرے دوستو......! پوری عبادت کا نچوڑ یہ تشہد ہے۔

Scanned with CamScanner

قیام آپ نے کیا

رکوع آپ نے کیا

سجدہ آپ نے کیا

قعدہ میں آپ بیٹھے

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوٰاتُ وَ الطَّیِّبَاتُ

یہ ساری باتیں پوری ہوئیں۔

سب کچھ کہنے کے بعد اب عبادت کا خلاصہ ومغز یہ نکلا کہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا ...... اللہ میں گواہی دیتا ہوں...... کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں...... اور یہ بھی انگلی اوپر...... اور اِلَّا اللّٰہُ پہ نیچے...... یہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ پہ سگنل اپ!

کیا مطلب؟ یعنی کوئی معبود نہیں

ولی ہے تو...... باہر رہے

علیؓ ہے تو...... باہر رہے

نبی ﷺ ہے تو...... باہر رہے

یہ جو ربوبیت والوہیت کا اسٹیشن ہے...... یہ جو ربوبیت کا پلیٹ فارم ہے اس پر

کسی ولی کو آنے کی اجازت نہیں

کسی علیؓ کو آنے کی اجازت نہیں

کسی نبی کو آنے کی اجازت نہیں

کسی غوث کو آنے کی اجازت نہیں

کسی قطب کو آنے کی اجازت نہیں

کسی ابدال کو آنے کی اجازت نہیں

بلکہ اے اللہ! تو مالک وخالق ضرور ہے...... اَنْ لَّا اِلٰہَ ...... جب تک یہ لَا اِلٰہَ ہے تو تو

Scanned with CamScanner

بھی باہر رہے...... جب تک اِلَّا اللّٰہُ نہیں کہا......اور یہ انگلی نیچے نہیں ہوئی...... اِلَّا اللّٰہُ کہہ کر بتانا چاہتے ہو...... اس ربوبیت کے پلیٹ فارم پہ ایک اللہ ہی آ سکتا ہے ......اور کوئی معبود نہیں آ سکتا۔

کلمہ طیب کے ارکان وفرائض:

میرے دوستو! عقیدہ توحید اسلام کی سب سے پہلی بنیاد ہے...... یہ جو ہم کلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے ہیں۔

علماء نے لکھا ہے...... کہ اس کلمہ کے دو رکن ہیں......اور پانچ اس کے فرائض ہیں...... جب تک ان ارکان اور فرائض کو پورا نہیں کیا جائے گا......تو ہم مسلمان کہلوانے کے حق دار نہیں ہیں۔

رکن کیا ہوتا ہے؟

رکن کہتے کس کو ہیں؟......رکن کہتے ہیں اس ستون کو جس کے اوپر عمارت قائم ہوتی ہے

کلمہ کا پہلا اور دوسرا رکن:

کلمہ کے دو رکن ہیں، وہ دو رکن کون سے ہیں...... ان میں سے پہلا ہے لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دوسرا رکن مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔

کلمہ کا پہلا فرض:

کلمہ کے فرض پانچ ہیں...... سب سے پہلا فرض ہے کلمہ کے الفاظوں کا منہ سے ادا کرنا ...... یہ پہلا فرض ہے۔

یہ بات یاد رکھیں!......اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے...... بلکہ دس گھنٹے تقریر اسی پر کرتا ہے

کہ......

اللہ وحدہ لاشریک ہے

Scanned with CamScanner

اللہ خالق ہے

اللہ مالک ہے

اسی طریقے پر پوری زندگی رب کی وحدانیت بیان کرتا رہے...... پوری زندگی رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح ثنائی کرتا رہے...... پوری زندگی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف وتعریف بیان کرتا رہے اور زبان سے اس کلمہ طیب کے الفاظ ادا نہیں کئے یہ مشرک اور کافر ہو کر مرے گا...... یہ مسلمان نہیں ہے...... یہ ایک بڑی عجیب بات کہہ رہا ہوں توجہ کرنا...... ابوطالب سے زیادہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمدرد وخیر خواہ برادری میں اور کوئی نہیں تھا...... سب سے زیادہ ابوطالب نے محبوب ﷺ کا ساتھ دیا...... اور یہ یاد رکھو...... یہ اللہ کو مانتا بھی تھا...... اور یہ اللہ کو وحدہ لاشریک بھی کہتا تھا...... اور بڑی عجیب بات یہ تھی...... کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے اتنا تک تو کہا تھا...... کہ بھتیجے محمد...... ! جو تیرے رب نے تجھ کو حکم دیا ہے تو کر...... ! تیرے راستے میں اگر کوئی رکاوٹ ہو گی تو میں مقابلہ کروں گا۔

رحمت کائنات ﷺ کے پہلے نکاح کا خطبہ:

اللہ کے نبی ﷺ کا جو پہلا نکاح سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ کے ساتھ ہوا تھا...... اس نکاح کا خطبہ اسی ابوطالب نے پڑھا تھا...... لیکن اس سب کچھ کے باوجود مسلمان تھا یا کافر؟ (کافر)

کیوں؟ اس وجہ سے کہ زبان سے اس نے وہ لفظ نہیں کہے تھے...... جن کے کہنے سے آدمی مسلمان ہوتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب بیٹھ کر کہا...... کہ چچا! ایک مرتبہ میرے کان میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یہ الفاظ کہہ دے...... میں تیری شہادت وگواہی دوں گا......

Scanned with CamScanner

میں تیرے کلمہ کا گواہ بن جاؤں گا ...... لیکن اس نے کہا اَخْتَرْتُ النَّارَ عَلَی الْعَارِ
برادری کہے گی بھتیجے کا کہنا مان لیا ہے...... اس لئے جہنم کی نار تو پسند ہے دنیا کی عار پسند نہیں ہے...... اسکی جدائی کا محبوب ﷺ کو سب سے زیادہ صدمہ ہوا۔
علماء نے لکھا ہے...... کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو تھے
...... قرآن نے اسی وقت کہا ...... اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ
محبوب آپ نے اپنی محنت بھی پوری کر دی ہے ہدایت تو میرے قبضہ قدرت میں ہے
...... جس کو چاہتا ہوں ہدایت عطا کر دیتا ہوں ...... تو میرے دوستو! کلمہ کا پہلا فرض ہے
...... کلمہ کے الفاظ کو منہ سے ادا کرنا۔

کلمہ کا دوسرا فرض:

کلمہ کا دوسرا فرض یہ ہے کہ ان الفاظ کو ادا کرنے کے ساتھ ان کا معنی سیکھنا ...... یہ بھی فرض ہے یہ جو تبلیغ والے بزرگ ہمیں بتاتے ہیں ...... اللہ سے سب کچھ ہونے کا یقین ...... اور مخلوق سے کچھ نہ ہونے کا یقین ...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں میں سو فیصد کامیابی کا یقین ...... اور غیر کے طریقے میں سو فیصد ناکامی کا یقین ...... یاد رکھنا یہ معنی نہیں! یہ کلمہ کا مفہوم ہے۔
معنی ہے لَآ اِلٰہَ کوئی معبود نہیں ...... اِلَّا اللّٰہُ مگر اللہ ...... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ...... یہ اس کا معنی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور معبود عربی کا لفظ ہے ...... تو اس کا معنی کیا بنے گا ...... (کوئی عبادت کے لائق نہیں)
عبادت بھی عربی کا لفظ ہے۔

لفظ عبد کی تحقیق اور نوکر و غلام میں فرق:

آسان لفظوں میں بتاؤں ...... عبادت کا لفظ عبد سے ہے ...... اور عبد کا معنی ہے غلام

ایک ہوتا ہے نوکر...... ایک ہوتا ہے غلام...... نوکر وقت کی قیمت لیتا ہے اور کام کرتا ہے...... غلام وہ ہوتا ہے...... جو اپنے آپ کا بھی مالک نہیں ہوتا...... اس کا مالک بھی کوئی اور ہوتا ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کائنات میں کوئی ایسا نہیں...... جس کے ہم عبد ہوں...... مگر کون (اللہ)

لفظ عبد میں اہمیت:

اور یہ بات یاد رکھو! اس لفظ میں اتنی اہمیت ہے

کہ......

عبد اپنی مرضی سے

کھا نہیں سکتا

پی نہیں سکتا

دیکھ نہیں سکتا

بول نہیں سکتا

چل نہیں سکتا

شادی نہیں کر سکتا

نکاح نہیں کر سکتا

معاملات طے نہیں کر سکتا

گویا رب سے اقرار ہے...... کہ اللہ ہم اپنے معاملات تیرے سپرد کرتے ہیں...... تیری مرضی کے بغیر کچھ نہیں کریں گے...... اور اگر کچھ کریں گے تو مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جیسے تیرے نبی ﷺ نے بتایا ہے...... چونکہ وہ تیری رضا کا ذریعہ ہے اس کے طریقوں کے مطابق کریں گے۔

Scanned with CamScanner

کلمہ کا تیسرا فرض:

اور کلمہ کا تیسرا فرض یہ ہے...... اس کلمہ کی اپنے دل سے تصدیق کرنا...... یہ بھی فرض ہے زبان سے تو الفاظ ادا ہوئے...... دل میں اگر کلمہ کی اہمیت نہ بیٹھی تو تب بھی کافر ہے مسلمان نہیں۔

کلمہ کا چوتھا فرض:

کلمہ کا چوتھا فرض یہ ہے کہ لَا اِلٰـهَ کی جو پہلی لام ہے لام الف مدز برلآ ء...... اس کو چار الفی مد کہتے ہیں...... اس کو کھینچکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنا یہ بھی فرض ہے...... اگر کسی نے اس لام کے آگے مد کو نہ کھینچا ویسے ہی پڑھ دیا...... تو یہ لام تاکید کا بن جائے گا...... نفی اور انکار کا نہیں بنے گا...... اس کا معنی کلمہ والا نہیں بنے گا پھر اس کا معنی ہو جائے گا...... یقیناً اور بھی کوئی معبود ہو سکتے ہیں...... اس لیے لام کو کھینچ کر پڑھنا فرض ہے...... تاکہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار ہو جائے۔

کلمہ کا پانچواں فرض:

کلمہ کا پانچواں فرض بڑا اہم اور دل پر لکھنے کا ہے...... وہ یہ ہے کہ مسلمان اگر کسی محفل میں بیٹھا ہے...... وہاں جاہل، نادان اپنی بے وقوفی...... یا کوئی کافر اپنے کفر کی وجہ سے کلمہ کفر ادا کرتا ہے...... اور مسلمان وہاں بیٹھا ہے تو اس کا فرض ہے...... کہ اولاً تو اس کی تردید کرے...... کہ غلط کہہ رہا ہے اس بات کا انکار کردے...... اور اس میں اتنی طاقت نہیں کہ اس کی تردید کر سکے...... تو کم از کم اپنے ایمان کو بچاتے ہوئے کلمہ توحید پڑھ کر اس کلمہ کے پڑھنے سے اس آدمی کی بات کی تنقید کر کے اپنے ایمان کی تصدیق کرے...... یہ اس کا فرض ہے اگر خاموش رہے گا تو اس کے ساتھ یہ بھی شامل ہو جائے گا...... چونکہ سکوت رضا کی علامت ہوتی ہے وہ کلمہ کفر کہہ رہا ہے یہ چپ کر کے سن رہا ہے...... اولاً تو تردید کرنے اگر

تردید نہیں کرسکتا...... تو کم از کم اپنے ایمان کی تصدیق کرے...... یہ کلمہ کا پانچواں فرض ہے۔

کلمات کفر:

کلمات کفر کون سے ہیں! گویا جن کلمات سے کفر عائد ہوجاتا ہے...... کتابوں میں تو بہت سارے لکھے ہوئے ہیں تفصیل سے نہیں بتاتا...... عام طور پر لوگ تعزیت کیلئے جاتے ہیں سارے لوگ اکٹھے بیٹھے ہوئے ہیں...... اب کہنے والے نے کہا بس جی...... اللہ کی مرضی ہے...... بیس سال کا جوان تھا ابھرتی نکھرتی جوانی تھی...... اللہ نے اسے موت دے دی ہے جب کہ بوڑھا دادا بیٹھا ہے بچہ چلا گیا ہے...... یہ سننے کے بعد کہتا ہے کہ رب بے نیاز جو ہے...... جو ہمارے تصور میں آجاتا ہے...... اس میں شک نہیں کہ وہ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ (۱) ہے لیکن اس کا معنی یہ نہیں ہے...... کہ اللہ تمہیں دکھ دے کر خوش ہوتا ہے...... گویا یہ اس کا قانون ہے جس کے مطابق وہ اسے پورا کر رہا ہے۔

حضرت تھانویؒ نے لکھا ہے...... کہ اللہ کی نیازی کا مفہوم یہ ہے...... کہ پوری کائنات اللہ کی مخالف اور دشمن بن جائے...... کائنات میں کوئی آدمی بھی رب کو سجدہ نہ کرے تب بھی...... اس کی عظمت میں کوئی فرق نہیں پڑتا...... کیوں کہ وہ بے نیاز جو ہے...... یہ ہے بے نیاز ہونے کا مطلب! اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

---

(۱) پارہ ۳۰ سورۃ البروج

Scanned with CamScanner

ذکر اللہ وجنت کی کنجی

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا عَلٰی سَآئِرِ الْاُمَمِ...... ٥ بِرِسَالَۃِ مَنِ اخْتَصَّہٗ مِنْ بَیْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَجَوَاھِرِ الْحِکَمِ ...... وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمُ...... مَا نَطَقَ اللِّسَانُ بِمَدْحِہٖ وَنَسَخَ الْقَلَمُ......

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمَ...... ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمَ......

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ...... وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ...... وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ......

عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ...... کُلُّ کَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَیْہِ لَا لَہٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِاَوْذِکْرُ اللّٰہِ...... عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَایَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ (١) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ...... وَ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ (٢)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ یُّدْعیٰ اِلَی الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَلَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّآءِ (٣) وَالضَّرَّآءِ (٤)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَفَاتِیْحُ الْجَنَّۃِ شَھَادَۃُ اَنْ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ (٥)

---

(١)وعن ام حبیبہ مشکوٰۃ ص ١٩٨، ترمذی ص ٢٨٩ ج ٣بیروت ابن ماجہ ص ٢٩٥بیروت ، مسند ابی یعلی ص ١٦٢ ج ٦

(٢)وعن ابی موسیٰ مشکوٰۃ ص ١٩٦ ج ١بخاری ،مسلم مسند ابی یعلی ص٢٢٩ ج ٦ وعن جابر مشکوٰۃ ص ٢٠١ ترمذی ص١٧٤ ج ٢

(٣)وعن ابن عباس مشکوٰۃ ص ٢٠١ بحوالہ بیہقی وفی شعب الایمان (٤)عن معاذ مسند احمد ص ٢٤٢ ج ٥

(٥)الحنہ ابو نعیم ص ٣٨ ج ٢نہایہ ابن کثیر ص ٣٦٧ جلد٢ مجمع الزوائد ص ٨٢ ج ١٠،کنز العمال ص ١٠٨٢٥ البدایہ والنہایہ ص ١٠١ ج ٥ ،مشکوٰۃ ص ٤٠،کلمۃ الاخلاص ص ١٤ جامع الصغیر بحوالہ فضائل اعمال ص ٥٦٧ کامل ابن عدی ص٢١٤٢ ج٦

Scanned with CamScanner

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ...... وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ○ وَنَحْنُ عَلٰى ذَالِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

اشعار:

یہ عبث ہی میں نے گذار دی مزا زندگی کا نہ پا سکا
کئی عمر فسق میں اے خدا تیرے آگے سر نہ جھکا سکا
رہا ذکر سے تیرے بے خبر جو غذا ہے روح کی سربسر
غم زندگی میں الجھ گیا غم آخرت نہ جگا سکا
میری آرزوئے طویل نے مجھے غفلتوں میں پھنسا دیا
یہ حیات مثل حباب ہے' یہ خیال میں بھی نہ آ سکا
میری زندگی کے ہزارہا شب و روز آئے گزر گئے
کبھی آہ و نیم شبی سے میں دل خفتہ کو نہ جگا سکا
میں بھلا کے مقصد زندگی ہوا ایسا محو معاش میں
نہ چراغ علم جلا سکا نہ دیا جہل کا بجھا سکا
جو تلاش آب حیات میں تجھے چھوڑ کر پھرا دربدر
کبھی تشنگی نہ بجھا سکا نہ وہ دل کا غم ہی مٹا سکا
نہ سکوں نصیب ہوا اسے کٹی بے قراری میں زندگی
تیری راہ سے جو بھٹک گیا وہ حیات ہی نہ پا سکا
اور میرا اس میں کوئی ہنر نہیں تیری ذات پاک کا ہے کرم
دل شاد میں کبھی اے خدا کوئی دوسرا نہ سما سکا

❀❀❀❀

Scanned with CamScanner

کر ذکر خداوند عالی دا اس سب خلقت دے والی دا
اس باغ چمن دے والی دا کہو لاالہ الااللہ

ایہو افضل ذکر ہے ذکراں توں جیویں عطر گلاب ہے عطراں تو
کرے پاک پلک وچ فکراں توں کہو لاالہ الااللہ

نت بیٹھیں مجلس لا کے جی رکھیں دل نوں صاف سجا کے جی
جتھے دل بر بیٹھے آ کے جی کہو لاالہ الااللہ

تمہید:

قابل صد اعزاز و تکریم!

واجب الاحترام!

بزرگو!......دوستو!

نوجوانو!......اور بھائیو!

گزشتہ جمعۃ المبارک کے خطبہ میں...... میں نے علم کی فضیلت پر گفتگو کی تھی...... علم انسانیت کا سب سے بڑا امتیاز ہے...... انسان مسجود ملائک اگر ہے...... تو وہ علم کی وجہ سے ہے...... فرشتوں میں اس کو عظمت اللہ نے عطا فرمائی ہے...... تو علم کے سبب سے عطا فرمائی ہے......

علم اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک خاصہ ہے...... اللہ کی ایک صفت کبریائی ہے...... جس آدمی میں یہ علم منتقل ہوتا ہے...... طبعاً فطرتاً اس آدمی میں یہ کبریائی والی صفت بھی ساتھ منتقل ہو جاتی ہے۔

ذکر اللہ کا عظیم فائدہ:

انسان میں علم آئے یہ اس کی عظمت ہے...... اور کبریائی آئے یہ اس کے لئے نقصان دہ

Scanned with CamScanner

ہے...... اب اس کی اس کبریائی والی کیفیت کو ختم کرنے کے لئے ...... اور یہ صفت پیدا کرنے کیلئے کہ علم کے ساتھ ساتھ اس میں تواضع' انکساری' منکسر مزاجی رہ جائے ...... اعتدال اور میانہ روی رہ جائے ...... علم کے ساتھ ذکر کو لازمی قرار دیدیا ہے ...... کہ آدمی اللہ کی یاد میں مصروف رہے ...... ذکر کرتا رہے ہر وقت اللہ کی ذات کا اس کو تصور ہو ...... اپنے آپ کو اپنے مالکِ حقیقی کے سامنے تصور کرے۔

جب ایک بادشاہ کا تصور آدمی کے ذہن میں ہو ...... کہ میرا مقتدا' میرا حاکم اور میرا سردار مجھے دیکھ رہا ہے ...... اور میں اس کے سامنے اپنی نقل و حرکت کر رہا ہوں ...... تو یقینی بات ہے ...... کہ کسی قسم کی کوئی ناشائستہ حرکت کرنے کے لئے آدمی تیار نہیں ہوتا۔

اللہ کی ذات کا تصور انسان کے ذہن میں آجائے ...... تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے گناہوں سے محفوظ فرمادیتے ہیں۔

علامہ شبلی نعمانیؒ کا قول وخوف خدا:

غالباً علامہ شبلی نعمانیؒ کا یہ قول ہے ...... کہ گناہ اس جگہ پہ کر ...... جہاں تجھے خدا نہ دیکھے ...... اور جب تو گناہ کرنا چاہے ...... تو اس جگہ پر کر جو اللہ کی جگہ نہ ہو ...... تیری اپنی ذاتی ملکیت ہو ...... اور جب تو گناہ کرے ...... تو اس وقت کم از کم خدا کا دیا ہوا رزق تو نہ کھائے۔

آدمی ان تینوں چیزوں کو اپنے ذہن میں رکھے ...... کہ کوئی جرم کرتے ہوئے ...... اللہ کا رزق نہ کھائے اور گناہ کرلے ...... کیا یہ ممکن ہے ......؟''

اللہ کی زمین پر نہ رہے اور پھر گناہ کرلے ...... کیا یہ ممکن ہے ......؟

اس طریقہ پر ایسی کوئی جگہ تلاش کرے ...... جہاں اللہ اس کو نہ دیکھے ...... یہ بھی ناممکن ہے۔

Scanned with CamScanner

جب یہ تینوں تصور آدمی کے ذہن میں آجائیں ..... تو پھر یقینی بات ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو گناہوں سے محفوظ فرما دیتے ہیں ..... اللہ اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔

کسی اللہ والے سے تعلق رکھنے کا فائدہ:

ہمارے ہاں ایک عام مزاج ہے ..... کہ لوگ کہتے ہیں ..... کہ کسی اللہ والے سے تعلق ہو کسی بزرگ سے ہو ..... اس کے حلقہ ذکر میں جا کر بیٹھو

اس کی محفل اور مجلس میں جا کر بیٹھو ..... مدعی اور مقصد ایک ہی ہوتا ہے

جب بار بار اللہ کی ذات کا تذکرہ ہوگا ..... اس کا ذکر آئے گا ..... اس کا نام آئے گا۔

اس کا تصور آدمی کے ذہن میں آئے گا ..... تو یقیناً اس کے اثرات یہ مرتب ہوتے ہیں کہ آدمی گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے ..... اس کا آپ مشاہدہ کر سکتے ہیں ..... !

کہ کسی نیک صالح کی صحبت میں بیٹھنے کے بعد آدمی جب اٹھ کر دوسری محفل میں جاتا ہے ..... تو اس پر اس صحبت کے اثرات مرتب ہوتے ہیں ..... آدمی یہ سوچتا ہے ..... کہ اب میں ایک عظیم انسان کو مل کر آرہا ہوں ..... کچھ تو شرم کرنا چاہئے ..... اللہ والوں کی محفل میں بیٹھنے سے یہ اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

کتنے عجیب اثرات مرتب ہوتے ہیں ..... کہ حلقہ ذکر میں شرکت کرنے سے ..... ذاکرین کا قرب حاصل کرنے سے ..... آدمی گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے اور نیک لوگوں کی محفل میں جانے سے اللہ تبارک وتعالیٰ اسے نیکی کی توفیق عطا فرما دیتے ہیں اس لئے قرآن مجید نے مختلف مقامات پر عبادات میں وہ انداز اختیار کئے ہیں۔

وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو

یعنی جہاں پر نیک لوگ عبادت اور ذکر کر رہے ہیں ..... تم بھی وہاں پر جا کر عبادت کیا

Scanned with CamScanner

کرو...... کہ ایک تو تمہارے اندر یقیناً اپنی عبادت کا انداز پیدا ہوگا...... اللہ اس کی نیکی تمہارے اندر ڈالیں گے۔

دوسرا جب اس حلقہ میں جا کر بیٹھو گے...... جہاں نیک اور صالح لوگ بیٹھے ہوں گے...... تو ان کے اثرات بھی چونکہ تم پر مرتب ہوں گے...... اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر تمہیں اچھا صلہ عطا فرمائیں گے۔

صحابہ کرام ﷺ کو سب سے بڑا اعزاز ملنے کی وجہ:

حضرات صحابہ کرامؓ کو جو شرف سب سے زیادہ ملا ہے...... یا ان کو جو اعزاز ملا ہے...... وہ اس بات پر نہیں ملا کہ وہ لوگ نمازیں زیادہ پڑھتے تھے

یا وہ روزے زیادہ رکھتے تھے

یا وہ حج زیادہ کرتے تھے   یا وہ تسبیحات زیادہ پڑھتے تھے

یہ تمام تر عبادات تو وہ ہیں...... میں اگر یہ جملہ کہہ دوں...... تو بے جا نہ ہوگا...... کہ امت میں سے ہزاروں آدمی ایسے ہوں گے...... کہ جنہوں نے نوافل کے لحاظ سے نبی کے صحابہ سے زیادہ نفلیں پڑھی ہوں گی۔

تلاوت کرنے کے لحاظ سے...... صحابہ سے بھی زیادہ قرآن کی تلاوت کرلی ہوگی

...... صدقہ وخیرات کرنے کے لحاظ سے...... صحابہ کرام ﷺ سے بھی زیادہ خیرات کی ہوگی...... انکی عظمتوں کا مقابلہ نہیں...... ایک صحابی رسول ﷺ ایک درہم خرچ کرتا ہے...... ایک اور آدمی نے ہزار درہم خرچ کر دیئے ہیں...... یہ ساری عبادتیں ان لوگوں نے کیں...... لیکن صحابہ ﷺ کے درجے کو نہیں پہنچ سکتے۔

صحابہ کرام ﷺ حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں:

حتیٰ کہ حدیث پاک میں آتا ہے...... کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... تم میں سے کوئی

Scanned with CamScanner

شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے ...... اور میری جماعت یعنی میرے صحابہؓ جنہوں نے میرا دور دیکھا ہے ...... اگر وہ ایک مٹھی بھر ''جو'' خرچ کردیں ...... تو تمہارا احد پہاڑ کا سونا ان کی مٹھی بھر ''جو'' کا مقابلہ نہیں کرسکتا ......(۱)

اس کا سبب کیا ہے ......؟ اس کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت نصیب ہے ...... ہمیں وہ صحبت نصیب نہیں ...... انہیں آقا ﷺ کا قرب نصیب ہے ...... آقا ﷺ کی مجلس میں بیٹھنا نصیب ہے۔

ایک جملہ کہتا ہوں ...... کہ تمام لوگوں کو ساری عظمتیں ان کی عبادت کی وجہ سے ملی ہیں ...... اور پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ کی خصوصیت یہ ہے ...... کہ انہوں نے اپنے یار کا چہرہ دیکھا ہے' رسول اللہ ﷺ کی محفل کو حاصل کیا ہے ...... محبوب کی مجلس میں بیٹھے ہیں ...... تو مجلس میں بیٹھنے کی جو سعادت نصیب ہوتی ہے ...... جو قرب نصیب ہوتا ہے ...... وہ ایسے نہیں ملتا۔

حضرت بلالؓ کی نظر دیکھئے ......! کہ ایک نگاہ سیدنا بلال ؓ کی مسجد نبوی میں اذان دیتے ہوئے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتے ہوئے ...... نظر کھول کر جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر ڈالتے ہیں ...... وہ آپ لوگوں کی ہزار سال کی عبادت ایک طرف ...... اکیلے بلال کی اس نگاہ کا مقابلہ نہیں ہوسکتا۔

اس لئے کہ یہ نگاہ جو نبوت کے چہرے پر گئی ہے ...... پیغمبر ﷺ کا قرب جسے نصیب ہوا ہے ...... اس کا مقابلہ دنیا کی کوئی عبادت نہیں کرسکتی۔

ذکر کسے کہتے ہیں:

پھر اس قرب کو قیامت تک کے لئے لے کر چلیں ...... جو آقا ﷺ کے قریب رہے ......

---

(۱) لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل اُحُدٍ ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ عن ابی سعیدؓ مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۳ ج ۲

Scanned with CamScanner

پھر جو ان کے قریب ہوں گے ...... وہ دوسروں سے افضل ہوں گے ...... پھر جو ان کے قریب ہوں گے ...... وہ بعد میں آنے والی نسل سے افضل ہوں گے۔

یہی وجہ ہے کہ کہا جاتا ہے ...... کہ نیک لوگوں کی مجلس میں بیٹھو ...... اہل اللہ کی صحبت میں بیٹھو ...... ولیوں کے پاس جایا کرو ...... نیک بزرگوں کے پاس جایا کرو۔

یہ ہم سے پہلے ہیں ...... ان کو بڑوں کا قرب نصیب ہوا ہے۔

انہوں نے ان چہروں کو دیکھا ہے ...... جن کو میں اور آپ نہیں دیکھ سکے

یہ ان کی مجلس میں بیٹھے ہیں ...... جن کی محفل میں میں اور آپ نہیں بیٹھ سکے ...... انہوں نے ان سے وہ باتیں سنی ہیں ...... جن سے میں اور آپ ...... دین کی باتیں نہیں سن سکے ......

جس طرح قرب ان کو تقویٰ اور طہارت کے لحاظ سے نصیب ہوا ہے ...... وہ اس دور میں مجھ کو اور آپ کو نصیب نہیں ہو سکتا۔

اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے ...... کہ اللہ کے کسی نیک بندے کے ساتھ ہمارا تعلق ہو جائے ...... اس کو ذکر کہا جاتا ہے۔

اپنے دل کی جلاء اور صفائی کے لئے آدمی اس کے قریب رہ کر اس سے کچھ یاد کرے اور سیکھے ...... وہ بتائے کہ تم نے اعمال صالحہ کس طریقے سے کرنے ہیں ...... تسبیح و تہلیل کیسے کرنی ہے ...... اللہ کا قرب کیسے حاصل کرنا ہے ...... اور پھر آدمی ان میں مصروف رہے ...... اسی کو ذکر کہتے ہیں۔

بندے کا فرشتوں میں تذکرہ:

توجہ کریں میں بتانا چاہتا ہوں ...... کہ اللہ کا ذکر کتنی قیمتی چیز ہے ...... اللہ فرماتے ہیں ...... فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ

اے میرے بندو! تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا ...... تم میرا ذکر کرو میں

Scanned with CamScanner

تمہارا ذکر کروں گا حدیث قدسی ہے ...... کہ اللہ نے فرمایا

مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَيَقِيْنِیْ بِقُرْبِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ رَبِّیْ شَيْئًا لَقِيَهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً ...... (۱)

جب میرا بندہ میرے قریب ایک بالشت آتا ہے...... تو میری رحمت ایک ہاتھ اسکے قریب آ جاتی ہے...... وہ ایک ہاتھ چل کر قریب آتا ہے...... میری رحمت ایک گز چل کر اس کے قریب جاتی ہے...... وہ اگر چل کر آتا ہے...... تو میری رحمت اس کی طرف دوڑ کر جاتی ہے...... وہ اگر خلوت میں یاد کرے...... تو اللہ اپنے عرش میں اپنے قرب میں اسے یاد کرتے ہیں...... اور اگر وہ خدا کو بندوں کی محفل میں یاد کرے...... تو اللہ اس سے بہتر محفل یعنی فرشتوں میں اس بندے کا تذکرہ کرتے ہیں۔

سلطان الہند کہنے کی وجہ:

ہمارے ہاں ایک مشہور بات ہے...... کہ حضرت خواجہ نظام الدین دہلویؒ کو لوگ سلطان العارفین کے نام سے یاد کرتے ہیں...... اور بعض لوگ انہیں سلطان الہند کہتے ہیں...... کہ وہ ہند کا بادشاہ تھا...... حالانکہ وہ کوئی بڑا بادشاہ نہیں تھا...... اس کی کوئی جاگیر نہیں تھی...... کوئی رقبہ نہیں تھا...... کوئی جائیداد نہیں تھی...... لیکن ہند کا بادشاہ کیوں تھا...... ؟

محبت کا اعلان:

علماء نے لکھا ہے...... کہ اس کا سبب یہ تھا کہ جب بھی کوئی شخص اللہ کے قریب ہو جاتا ہے...... حدیث میں آتا ہے کہ اللہ اس کے قرب کا اعلان فرشتوں میں کر دیتے ہیں...... حاملین عرش فرشتوں کو اللہ کہتے ہیں...... کہ اس بندے نے میرا قرب حاصل کیا ہے

---

(۱) مشکوٰۃ ص ۱۹۶ ج ۱ صحیح مسلم ص ۳۴۳ ج ۲

Scanned with CamScanner

میں اس سے محبت کرتا ہوں...... تم بھی اس سے محبت کرو...... وہ فرشتے آسمان دنیا کے فرشتوں میں اعلان کر دیتے ہیں...... کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آدمی سے محبت کی ہے...... ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں...... تم بھی اس سے محبت کرو۔

وہ اگلے فرشتوں میں اعلان کر دیتے ہیں...... وہ زمین پر اعلان کر دیتے ہیں...... کہ اے زمین والو! اللہ فلاں انسان سے محبت کرتا ہے۔

حاملین عرش فرشتے بھی محبت کرتے ہیں

آسمان والے فرشتے بھی محبت کرتے ہیں

لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو...... پھر زمین پر جتنی بھی چیزیں ہیں...... ان تمام چیزوں میں اعلان کیا جاتا ہے۔

درندے بھی اس انسان سے محبت کرتے ہیں

پرندے بھی اس انسان سے محبت کرتے ہیں

جانور بھی اس انسان سے محبت کرتے ہیں

حیوانات بھی اس انسان سے محبت کرتے ہیں

درخت بھی اس انسان سے محبت کرتے ہیں

پہاڑ بھی اس انسان سے محبت کرتے ہیں

یہی وجہ ہے...... کہ کچھ ایسے نیک اور صالح لوگ جن کی فطری محبت ہمارے دلوں میں پیوست ہو جاتی ہے...... ہم نے ان کو دیکھا نہیں...... ان کی محفل میں بیٹھے نہیں

ان کی مجلس میں ہم گئے نہیں...... ان کا ہمیں قرب نصیب نہیں ہوا

لیکن صرف وہی اعلان جو اللہ کی طرف سے ان کی محبت کا ہوا ہے...... اس وجہ سے ہم ان پر فریفتہ ہو جاتے ہیں...... دیوانے ہو جاتے ہیں...... مجھے کوئی گالی دے میں برداشت کر لوں گا...... ماں بہن کی کوئی گالی دے وہ برداشت ہو جاتی ہے...... لیکن کسی اللہ والے کو

Scanned with CamScanner

نیک صالح آدمی...... بزرگ کو کوئی گالی دے...... آدمی سے وہ برداشت نہیں ہو سکتی...... اس لئے کہ میری محبت...... یا میرے سینہ میں میری اولاد کی محبت یہ ایک ذاتی فطرت کی وجہ سے ہے...... اس اللہ والے بزرگ کی محبت اللہ کی عطاء کی وجہ سے ہے...... یہ وہ فطری محبت ہے...... جس کا اعلان اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔

اللہ والوں کی حکومت:

کیونکہ اللہ والے دلوں پر حکومت کیا کرتے ہیں...... یہ بادشاہ جسموں پر حکومت کرتے ہیں...... اہل اللہ دلوں پر حکومت کرتے ہیں...... جسم فانی ہوتا ہے...... اس لئے شاہوں کی سلطنت بھی فانی ہوتی ہے...... دل میں اللہ کا ذکر باقی رہتا ہے...... اس لیے ان کی سلطنت بھی باقی ہوتی ہے۔

اہل اللہ روحانی طور پر اقتدار کرتے ہیں...... اہل دنیا جسمانی طور پر اقتدار کیا کرتے ہیں...... اور جس کے پاس ظاہری طور پر طاقت و کرسی ہے' اس کی عزت ہے...... اگر اس کو کرسی سے ہٹا دو اس کی عزت ختم ہو جاتی ہے...... لیکن روحانی طور پر جو شخص اقتدار کرتا ہے...... اس کا اقتدار ایسا ہے...... وہ زندہ ہے...... تب بھی قابل قدر ہے۔

وہ بیمار ہے...... تب بھی احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

وہ بستر مرگ پر پڑا ہے...... تب بھی احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

اگر وہ قبر میں چلا جائے...... تو زندگی سے زیادہ احترام کیا جاتا ہے۔

تمام عبادت کا خلاصہ:

اللہ نے فرمایا لوگو! تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ

تم میرا ذکر کرو...... میں تمہارا ذکر کروں گا

Scanned with CamScanner

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ...... اللہ کا ذکر سب سے بڑی عبادت ہے۔

ہر عبادت کا خلاصہ اللہ کا ذکر ہے

نماز اس لئے عبادت ہے...... کہ اس میں اللہ کی یاد ہے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ ...... اے اللہ تو پاک ہے

وَبِحَمْدِكَ...... تیری تعریف ہے

وَتَبَارَكَ اسْمُكَ ...... اور تیرا نام برکت والا ہے

وَتَعَالٰى جَدُّكَ ...... بزرگی تجھ کو زیب ہے

وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ...... تیرے سوا کوئی معبود نہیں

یہ آپ جتنی عبادت کرتے ہیں...... یہ اللہ کی تعریف ہوتی ہے

نماز کی عظمت:

نماز کی عظمت اس لئے ہے...... کہ اس میں اللہ کا ذکر موجود ہے...... ورنہ تو ظاہری نماز ایک پریکٹس اور اٹھنے بیٹھنے کا نام ہے۔

روزہ عبادت اس لئے ہے...... کہ اس میں ذکر ہے...... اور اس میں ذکر بھی قلبی زیادہ ہے...... کہ ہر وقت حضور قلب ہوتا ہے...... اللہ کی ذات کا تصور رہ جاتا ہے...... کہ روزہ سے ہوں...... اللہ دیکھ رہا ہے...... تنہا ہے کوئی آدمی موجود نہیں...... کھانے پینے کی ساری چیزیں موجود ہیں...... لیکن یہ کھاتا پیتا نہیں...... اسے کوئی کہے تو تب بھی وہ نہیں مانتا۔

افطاری کے وقت سارا سامان رکھا ہوا ہوتا ہے...... ہاتھ اس طرف نہیں بڑھتا...... یہ کیا بات ہے؟ یہ وہی ہے کہ اللہ کا تصور آدمی کے ذہن میں ہے...... اس کے باوجود یہ اللہ کا ذکر درحقیقت روزے کی عظمت کا سبب ہے...... اگر خدا کا ذکر روزے سے نکل جائے...... تو پھر یہ بھوک و پیاس کو برداشت کرتا رہے...... روزہ نہیں ہوگا۔

Scanned with CamScanner

ہر عبادت میں ذکر اللہ:

زکواۃ ہے تو اس میں بھی در حقیقت اللہ کا ذکر ہے..... اگر دنیا کے دکھلاوے کے لئے کوئی شخص مال خیرات کرتا ہے..... اللہ کی رضا مقصود نہیں..... اللہ کا ذکر مقصود نہیں..... تو وہ شخص اپنے آپ کو دنیا کے لحاظ سے تو سخی کہلوا سکتا ہے..... لیکن خدا کے حکم کا فرمانبردار نہیں بن سکتا۔

حج ہے اگر اس میں اللہ کا ذکر نہیں

کعبے کے طواف میں اگر اللہ کا ذکر نہیں

عرفات کے وقوف میں اللہ کا ذکر نہیں

مزدلفہ اور ملتزم کو چمٹ کر دعائیں مانگنے میں اللہ کا ذکر نہیں

ان تمام عبادات میں اگر اللہ کا ذکر نہیں..... تو یہ سیر و سیاحت ہوگی..... حج نہیں کہلوائے گا..... حج تب ہے جب اس کے اندر اللہ کا ذکر موجود ہو..... ہر عبادت کا نچوڑ اللہ کی یاد ہے..... ہر عبادت کا خلاصہ اللہ کا ذکر ہے۔

تمام عبادات میں افضل عبادت:

اور یہ تمام ذکر جتنے بھی ہیں..... تسبیحات پڑھی جاتی ہیں..... درود شریف پڑھا جاتا ہے..... استغفار کیا جاتا ہے..... ان میں سب سے زیادہ فضیلت کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کو حاصل ہے..... جس کو ہم افضل الذکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے ہیں۔

سب سے بڑھ کر فضیلت اس ذکر کو ہے..... اس لئے کہ یہی وہ ذکر ہے..... کہ آدم سے لے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سمیت ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے ہر پیغمبر نے اس کلمہ کا ورد امت کو بتایا ہے..... اسی کلمہ کی تلقین کی ہے..... ہر پیغمبر نے یہی کہا ہے کہ

يَا اَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْنَ

لوگو اللہ کو ایک مان لو! کامیاب و کامران ہو جاؤ گے

جناب آدمؑ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر نبیؑ کے کلمہ کے دوسرے حصے تبدیل ہوئے ہیں، ...... پہلا حصہ تبدیل نہیں ہوا...... کہ ہر پیغمبرؑ کے دور میں صرف ایک ہی اعلان ہوتا رہا...... کہ اللہ کو ایک مانو...... اس کی توحید کا اقرار کرو۔

لفظ الٰہ میں وسعت:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس کے بغیر کوئی الٰہ نہیں...... اور الٰہ کے لفظ میں ہی بڑی وسعت ہے...... الٰہ اس کا ہم عام ترجمہ کرتے ہیں...... کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں...... پھر معبود خود عربی زبان کا لفظ ہے...... معبود کا معنی ہے جس کی عبادت کی جائے...... پھر عبادت خود عربی زبان کا لفظ ہے...... عبادت کا لفظ عبد سے ہے...... عبد پھر عربی زبان کا لفظ ہے...... چونکہ عبد کا معنی ہوتا ہے غلام...... اب ذرا جوڑ ملا کر معنی کرو...... !لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ...... کہ اللہ کے سوا کوئی ایسا نہیں...... جس کی غلامی قبول کر لی جائے۔

علامہ اقبال کا کانپ جانا:

یہ ذہن میں تصور آ جائے کہ ایک ہستی ہے...... جس کے ہم غلام ہیں...... اور کسی کے نہیں۔

نبیؑ ہے...... تو اللہ کا غلام ہے

صحابیؓ ہے...... تو اللہ کا غلام ہے

ولی ہے ...... تو اللہ کا غلام ہے

غوث ہے...... تو اللہ کا غلام ہے

قطب ہے...... تو اللہ کا غلام ہے

Scanned with CamScanner

ابدال ہے.....تو اللہ کا غلام ہے

میں اور آپ ہیں تو اللہ کے غلام ہیں

مخلوق کی غلامی نہیں صرف خالق کی غلامی ہو......یہی ایک فلسفہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ ہے

......اسی کو اقبال مرحوم نے کہا تھا۔

......کہ......

چوں ے گویم مسلمانم بلرزم کہ دانم مشکلات لا الہ را

جب میں کہتا ہوں...... لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ ......اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہوں تو لرز جاتا ہوں......کانپ جاتا ہوں......میرے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے......اس لئے کہ میں جانتا ہوں......کہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ......کے کہنے پر کتنی مشکلات آئی ہیں......جن پیغمبروں نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی دعوت دی تھی......قوم نے مخالفت کی تھی۔

اسی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ......کہنے کی وجہ سے کبھی حنظلہؓ بن صفوان کنویں میں زندہ در گور ہوتا ہوا نظر آیا۔

اسی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ......کہنے کی وجہ سے کبھی خلیلؑ آگ کے بیچ میں نظر آیا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ......کہنے پر یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں نظر آئے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ......کہنے پر سیدنا یوسفؑ ملک بدر ہوتے ہوئے نظر آئے

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ......کہنے پر سیدنا موسیٰ کلیمؑ بڑے لمبے سفر کرتے ہوئے مشکلات برداشت کرتے نظر آئے۔

یہی لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ ہے......جس کلمہ کی وجہ سے زکریاؑ سر سے پاؤں تک آرے میں چرتے ہوئے نظر آئے۔

اسلامی تاریخ میں مشکلات:

Scanned with CamScanner

اقبال کہتا ہے..... "جب میں اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہوں.....تو میں لرز جاتا ہوں کہ اس کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کے بعد سب کا تصور ختم کرنا پڑتا ہے.....

ایک اللہ کے وجود کو صرف ذہن میں رکھنا پڑتا ہے..... کہ ایک ہی الہ ہے.....ایک ہی معبود ہے۔

......اور پھر......

جس نے یہ کلمہ پڑھا.....اسے وطن چھوڑنا پڑا

جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا.....اسے گھر چھوڑنا پڑا

جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا.....بیویوں کو چھوڑنا پڑا

جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا.....بچوں کو چھوڑنا پڑا

زنیرہؓ کی آنکھیں نکلی ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کی وجہ سے

لبینہؓ کی چمڑی ادھیڑی گئی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کی وجہ سے

بدر کے میدان میں چودہ صحابہ ؓ شہید ہوئے..... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کی وجہ سے

احد کے پہاڑوں میں ستر صحابہ ؓ شہید ہوئے..... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کی وجہ سے

بیر معونہ میں چونسٹھ صحابہ ؓ شہید ہوئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کی وجہ سے

غزوہ تبوک میں بائیس صحابہ ؓ شہید ہوئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کی وجہ سے

حنین کے معرکہ میں انیس صحابہ ؓ شہید ہوئے..... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کی وجہ سے

خیبر کی جنگ میں اٹھارہ صحابہ ؓ شہید ہوئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کی وجہ سے

ابوفکیہہ ؓ کی پسلیاں ٹوٹی ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کی وجہ سے

بلال ؓ کو انگاروں پر لٹایا گیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کی وجہ سے

بلال ؓ کے سینے پر پتھر آئے ہیں..... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کی وجہ سے

اللہ کے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ چھوڑ کر مدینہ کی طرف جاتے ہوئے

Scanned with CamScanner

کعبہ کی طرف رخ کر کے کعبہ کو مخاطب ہوتے ہیں

کہ......

اے کعبہ! تجھے چھوڑنے کو دل نہیں کرتا...... مگر کیا کروں؟ یہاں کے ظالم لوگ مجھے رہنے نہیں دیتے......!

صفات پیغمبر ﷺ:

یہی وہ شخص ہے...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسے صادق کہا جاتا تھا...... امین کہا جاتا تھا...... حتیٰ کہ اس وقت بھی امانتیں آپ کے پاس موجود تھیں...... نکالا اس لئے گیا...... کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے تھے...... یہ کلمہ بڑا مشکل کلمہ ہے...... اس کے الفاظ آسان ہیں...... لیکن مفہوم سمجھنا اور عمل کرنا بڑا مشکل ہے۔

سب بہاریں تیرے سبب سے:

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں...... اس پر غور کریں......! پہلے لَا اِلٰہَ نفی ہے...... کہ کوئی نہیں۔ کیا مطلب......؟ اس لَا میں ہر چیز کا انکار کرو...... کہ کوئی نہیں۔

زمین...... بھی نہیں

آسمان...... بھی نہیں

کائنات...... بھی نہیں

انسان...... بھی نہیں

فرشتے...... بھی نہیں

جنات...... بھی نہیں

میں...... بھی نہیں

تم...... بھی نہیں

Scanned with CamScanner

دنیا میں کوئی کچھ نہیں

جب کوئی نہیں تو پھر کہو...... اِلَّا اللّٰہُ...... صرف ایک اللہ ہے...... جب وہ ایک ہے تو پھر یہ سب کچھ ہے اگر وہ نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا...... وہ ایک ہے...... وہ ایسا ایک ہے...... جس کا دوسرا کوئی نہیں۔

امام اعظمؒ کا ایک دہریہ سے دلچسپ مناظرہ:

امام اعظم ابوحنیفہؒ کا ایک دہریہ (منکر خدا) سے مناظرہ ہوا تھا...... میں وہ مناظرہ نہیں دہراتا...... چونکہ اتنا وقت نہیں ہے...... بڑے عجیب وغریب سوال وجواب ہوئے......

دہریہ امام صاحب سے کہنے لگا...... تم کہتے ہو کہ اللہ ہر جگہ پر موجود ہے اور ہر موجود چیز کے لئے کوئی نہ کوئی جگہ ضرور ہوتی ہے۔

بتایئے اللہ کہاں ہے......؟

امام صاحب نے فرمایا...... یہاں سے دودھ مل جائے گا......؟

اس دہریہ نے کہا...... ضرور مل جائے گا' چنانچہ امام صاحب نے دودھ منگوایا...... اور اس دہریہ سے پوچھا بتا اس دودھ میں گھی ہے......؟

دہریہ نے کہا...... بالکل اس دودھ میں گھی ہے......؟

امام صاحب نے فرمایا...... بتا اس میں گھی کہاں ہے......؟

دھریہ کہنے لگا گھی کی دودھ میں کوئی مخصوص جگہ نہیں ہوتی...... بلکہ دودھ کے ہر قطرے میں گھی ہے۔

امام صاحب نے فرمایا...... جب ختم ہونے والی چیز (مکھن) دودھ کے ہر قطرے کے ہر حصہ میں ہو سکتی ہے...... تو خالق ارض وسما ہر جگہ کیوں نہ ہوگا......؟

دھریہ کہنے لگا اچھا یہ بتاؤ کہ خدا تعالیٰ کا رخ کس طرف ہے......؟

Scanned with CamScanner

امام صاحب نے ایک چراغ منگوا کر جلایا اور جلا کر اس دہریہ سے پوچھا کہ اس مشعل روشن کا رخ کس طرف ہے ...... دھریہ کہنے لگا اس کا رخ چاروں طرف ہے

امام صاحب نے فرمایا ...... تو اس کا جواب بھی ہو گیا کہ جب مجازی روشنی کی جانب متعین نہیں ہے ...... تو نور حقیقی کا رخ کیسے متعین ہو سکتا ہے اور جب مجازی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی ہے ...... تو نور حقیقی بطریق اولی ہر جگہ موجود ہے۔

پھر دہریہ شرمندہ ہو کر کہنے لگا ...... کہ خدا کیا کر رہا ہے۔

امام صاحب نے فرمایا ...... یہ سوال بڑا اہم ہے ...... اس کا جواب میں آپ کی جگہ پر آ کر دینا چاہتا ہوں ...... آپ میری جگہ پر آ جائیں ...... چنانچہ وہ دہریہ تخت سے نیچے اتر آیا ...... امام صاحب تخت پر چلے گئے۔

امام صاحب نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اب یہ کام کیا ہے ...... کہ تیرے جیسے بے دین کو تخت سے اٹھا کر مجھ جیسے مومن کو بٹھا دیا۔

ان تمام سوالوں کے آخر میں جب وہ مان گیا ...... کہ اللہ ہے تو اس نے آگے سے ایک سوال کیا ...... کہ تم کہتے ہو کہ اللہ ہے ...... میں بھی مان لیتا ہوں کہ اللہ ہے ...... لیکن یہ دیکھیں انسان ہیں ...... انسانوں سے پہلے جن تھے ...... جنوں سے پہلے فرشتے ...... اور فرشتوں سے پہلے اللہ تو اسی ترتیب سے یہ ساری مخلوق آئی ہے ...... لیکن آپ بتائیں کہ اللہ سے پہلے کون تھا ......؟

امام صاحب نے اس دہریہ سے کہا ...... کہ تجھے گنتی آتی ہے ......؟

اس نے کہا بالکل گنتی آتی ہے ......!

امام صاحب نے فرمایا ...... دس سے نیچے کی گنتی کرو ......؟

چنانچہ اس دہریہ نے گنتی کرنا شروع کر دی ...... جب ایک پر آیا تو رک گیا ...... امام صاحب نے فرمایا ...... کہ ایک سے نیچے بھی گنو ......!

Scanned with CamScanner

دہریہ کہنے لگا...... ایک ایک ہے ایک سے پہلے کچھ نہیں

امام صاحب نے فرمایا...... کہ وہ اللہ بھی ایک ہے...... اس سے پہلے بھی کچھ بھی نہیں۔

سب کچھ ایک کے بعد ہے...... ایک سے پہلے کوئی چیز نہیں ہے

اس لئے کہا...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ...... کہ صرف ایک ہے...... اور کوئی نہیں

جب وہ ایک ہے...... تو عرش ہے

وہ ہے...... تو کرسی ہے

وہ ہے...... تو زمین ہے

وہ ہے...... تو آسمان ہے

وہ ہے...... تو نظام کائنات ہے

ایک پہلے ہے...... دہائی بعد میں ہے...... اکائی پہلے ہے...... ارب کھرب بعد میں ہیں

...... اکائی پہلے ہے ہزاروں کے عدد بعد میں ہیں...... اکائی پہلے ہے سینکڑہ بعد میں ہے

...... اگر اکائی نہ ہو...... تو ارب اور کھرب نہیں بن سکتے۔

ایسے ہی وہ ایک ہے...... اگر وہ ایک دنیا میں نہ ہوتا...... تو دنیا میں اور کسی چیز کا وجود نہ ہوتا...... ہر نبی نے یہی کہا...... کہ وہ ایک ہے...... اس ایک کو مانو۔

اللہ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ:

ہر پیغمبر نے یہی کہا کہ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ...... کوئی معبود نہیں...... کوئی عبادت کے لائق نہیں...... کوئی اس قابل نہیں...... جس کو اپنا آقا اور مولا مانا جائے...... کوئی اس قابل نہیں...... جس کے سامنے جھکا جائے...... اِلَّا اللّٰہُ وہ صرف ایک ذات ہے...... جس کو اللہ کہتے ہیں...... ایک ہی اللہ ہے...... جو اس قابل ہے...... یہ کہنے کے بعد کلمہ کا وہ دوسرا حصہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے...... کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

Scanned with CamScanner

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ زندگی کا مقصد ہے...... میری زندگی کا مقصد صرف یہی ہے...... کہ میں اللہ کو راضی کرلوں...... اسی کا بندہ بن جاؤں...... اور میں اس مقصد کو حاصل کیسے کروں گا......؟ اس مقصد کے حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے...... کہ محمد رسول اللہ ﷺ پیغمبر کی بات مانو گے...... تو کامیاب ہو جاؤ گے۔

اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے...... آپ نے اگر کسی گرونانک کی بات مان لی...... اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے...... آپ اگر کسی مندر میں چلے گئے...... کہ اس راستہ سے اللہ کا قرب مل جائے گا...... اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد آپ نے کسی اور نبیؑ کا کلمہ پڑھ لیا...... تب بھی خدا نہیں ملتا...... اللہ ملے گا...... تو صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ پر ملے گا۔

جہلانہ عقیدہ:

یہ ہمارے ہاں جہالت ہے...... بعض لوگ کہتے ہیں...... کہ ہر ایک کا اپنا اپنا عقیدہ ہے...... ہر آدمی اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرتا ہے...... قبول تو اس نے ہی کرنی ہے

کوئی یوں عبادت کرلیتا ہے...... جیسے ہندو
کوئی یوں عبادت کرلیتا ہے...... جیسے عیسائی
کوئی یوں منالیتا ہے...... جیسے مجوسی
کوئی یوں منالیتا ہے...... جیسے سکھ

خدا یوں یوں نہیں مانتا...... اللہ کو منانے کا صرف واحد ہی طریقہ ہے...... جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

Scanned with CamScanner

اطمینان قلب کا سبب:

اللہ اگر راضی ہوتا ہے...... تو صرف اپنے محبوب کے طریقے سے ہوتا ہے...... اور کسی طریقے سے نہیں ہوتا...... اس لئے سب سے افضل ترین ذکر یہی کلمہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بتایا گیا ہے...... اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ...... (۱) سب سے زیادہ فضیلت والا ذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے...... اس لئے یہ جتنی کثرت سے ہوسکے کیا کرو...... اور یہ ذکر اطمینان قلب کا سبب ہے...... اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

لوگو! دلوں کا اطمینان چاہتے ہو تو اللہ کا ذکر کیا کرو

توجہ کریں! ایک ہے ہماری ظاہری عبادت...... جس سے ہمارے جسم کے ظاہر کو سکون ملتا ہے...... اور یہ ذکر ہے دل کی عبادت اس سے دل کو سکون ملتا ہے...... اس لئے ذکر قلبی کی طرف بھی توجہ دیا کریں...... صرف زبان نہ ہلے...... دل میں سوچیں...... کہ یہ میرا دل اللہ، اللہ کر رہا ہے...... ہر وقت اللہ کے نام کا تذکرہ ہو۔

علامات قیامت:

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ (۲)

اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک ایک شخص بھی زمین پر اللہ کا نام لینے والا باقی ہو...... اللہ کا نام اس دنیا کے وجود کا سبب ہے...... جب تک خدا کا نام ہے...... اس وقت تک قیامت نہیں آسکتی۔

اللہ کا نام باقی...... تو...... جہان باقی

جس دن اللہ کا نام دنیا سے ختم ہوجائے گا...... مخلوق میں خدا کا نام لینے والا کوئی نہیں رہے

---

(۱) وعن جابر مشکوۃ ص ۲۰۱ ج ۱ (۲) عن انس مشکوۃ ص ۴۸۰ ج ۲ وفی روایۃ مسلم قال لا تقوم الساعة علی احد یقول اللہ اللہ (صحیح مسلم)

گا...... تو اس وقت اللہ قیامت کو برپا فرما دیں گے...... قیامت قائم ہو گی...... اور پورا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔

جنت کی چابی رسول خدا کی زبانی:

میں نے آپ کے سامنے خطبہ میں ایک حدیث پڑھی تھی...... مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حضور ﷺ نے فرمایا یہ جنت کی چابیاں ہیں...... ایک چابی نہیں چابیاں ہیں

اس لئے کہ جتنے ہم اعمال کرتے ہیں...... ان اعمال کی قبولیت کا دارومدار بھی کلمہ پر ہے

اگر کلمہ صحیح ہے...... تو...... نماز قبول ہے

اگر کلمہ صحیح ہے...... تو...... حج قبول ہے

اگر کلمہ صحیح ہے...... تو...... آپ کی زکوۃ قبول ہے

آپ کا کلمہ صحیح ہے...... تو...... آپ کی تمام عبادات قبول ہیں

اور اگر آپ کا کلمہ صحیح نہیں...... تو...... آپ کی کوئی چیز قبول نہیں

ابواب الجنۃ اور ان کے نام:

اب جنت کے جتنے دروازے ہیں...... حضور فرماتے ہیں......

کسی کا نام...... باب الصوم ہے

کسی کا نام...... باب الریان ہے

کسی کا نام...... باب الجہاد ہے

کسی کا نام...... باب الزکوۃ ہے

کسی کا نام...... باب الصدقہ ہے

کہیں سے زکواۃ والے لوگ...... جنت میں داخل ہوں گے

Scanned with CamScanner

کہیں سے روزے والے لوگ ...... جنت میں داخل ہوں گے

کہیں سے نماز والے لوگ ...... جنت میں جائیں گے

کہیں سے صدقہ والے لوگ ...... جنت میں داخل ہوں گے

لیکن ان تمام اعمال کی اصل چابی جو تمام دروازوں کو لگتی ہے...... وہ ایک ہی ہے...... لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... اس لئے اسی کو کہا...... مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ

بایزید بسطامیؒ کہنے کی وجہ:

ایک عجیب واقعہ ذہن میں آ گیا ہے...... جس کو علماء کرام نے کتابوں میں لکھا ہے...... موضوع کی مناسبت سے وہ واقعہ آپ کو بتا دیتا ہوں...... کہ اللہ والوں کی صحبت اور لا الہ کی برکت کتنی ہوتی ہے......؟ حضرت بایزید بسطامیؒ بڑے مشہور بزرگ ہیں...... آپ سب لوگ ان کا نام جانتے ہیں...... بایزید ان کا نام نہیں...... اصل لفظ ابو یزید بسطامی ہے...... بسطام یہ ان کا علاقہ تھا...... ابو یزید یہ کنیت تھی...... اسی کنیت پر یہ زیادہ مشہور ہوئے تھے...... لیکن اس میں اتنی تخفیف کی گئی...... کہ لوگوں نے بایزید کہنا شروع کر دیا...... حالانکہ یزید ان کے ایک لڑکے کا نام تھا...... اس کی وجہ سے یہ اپنی کنیت ابو یزید رکھتے تھے۔

اور یہ بھی یاد رکھیں! کہ لفظ یزید نام کی حیثیت سے یہ کوئی برا نام نہیں...... کسی کے شخصی کردار کی وجہ سے ہم کسی نام کی توہین کریں...... یہ کوئی اچھی بات نہیں۔

خیر الاسماء:

عبدالرحمٰن ابن ملجم یہ سیدنا علیؓ کا قاتل تھا...... اب کوئی شخص یہ کہے...... کہ عبدالرحمٰن نام ہی برا ہے...... دنیا میں کوئی آدمی نام نہ رکھے...... حالانکہ یہ غلط بات ہے...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... تَسَمُّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ وَاَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ وَ عَبْدُاللّٰهِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ (ابو داؤد) سب سے بہترین نام عبداللہ و عبدالرحمٰن ہیں۔ اب پیغمبر ﷺ

جن ناموں کو بہترین کہہ رہے ہیں...... تو ان بہترین ناموں میں سے ایک نام عبدالرحمٰن ہے...... اگر عبدالرحمٰن نام کا کوئی شخص غلط کام کرے...... یہ شخص تو برا ہے...... لیکن نام تو برا نہیں ہے۔

ابو یزید بسطامیؒ کو اللہ کی طرف سے الہام:

حضرت بایزید بسطامیؒ کو اللہ کی طرف سے القاء ہوا...... اور اہل اللہ کا الہام یا القاء حق پر ہوتا ہے...... اور اس کو ولیوں کی کرامت بھی کہا جاتا ہے...... ان کو الہام ہوا...... کہ فلاں جگہ یہودیوں کا ایک بہت بڑا جشن ہو رہا ہے...... ایک عظیم اجتماع ہو رہا ہے...... آپ اس اجتماع میں تشریف لے چلیں...... اور جائیے بھی اس لباس میں...... کہ اپنا اسلامی لباس پہن کر نہیں...... بلکہ اس لباس میں جائیں...... جس لباس میں وہ لوگ وہاں پر بیٹھے ہیں...... تا کہ وہ آپ کو پہچان نہ سکیں...... حضرت بایزید بسطامیؒ جب اس محفل میں آئے...... تو بہت بڑا اجتماع تھا۔

بایزیدؒ کا راہب خطیب سے دلچسپ مناظرہ:

وہاں پر اسی ہزار یہودیوں کا مجمع تھا...... اور ان کا بہت بڑا پادری کھڑے ہو کر ان کو خطاب کر رہا تھا...... اور اپنے انداز میں بہت اچھی گفتگو کر رہا تھا...... ہزاروں کا مجمع تھا...... اس پورے مجمع میں اس نے کھلبلی مچا رکھی تھی...... چونکہ وہ بڑا خطیب تھا...... اس کی گفتگو کے درمیان حضرت بایزیدؒ جا کر اس محفل کے درمیان میں بیٹھ گئے...... اور بیٹھنے کے بعد اپنی روحانی توجہ اس پر ڈال دی...... جونہی توجہ ڈالی...... تو ایک دم اس کی زبان بولنا بند ہو گئی...... مجمع میں کھلبلی مچ گئی...... کہ یہ کیا بات ہو گئی ہے......؟ ان عیسائیوں نے کہا...... آقا وعظ کیجئے...... ہم آپ کو سننے آئے ہیں۔

کتابوں میں لکھا ہے...... کہ راہب کی زبان چپ ہو گئی...... انہوں نے

Scanned with CamScanner

کہا کہ آپ بولتے کیوں نہیں اتنا بڑا اجتماع آپ کو سننے کے لئے اکٹھا ہوا ہے...... آپ کیوں نہیں بولتے اس کی زبان پر یہ ایک جملہ آیا...... کہنے لگا...... قَدْ دَخَلَ فِیْکُمْ مُحَمَّدِیْ...... اس مجمع میں کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والا آ گیا ہے...... اس محمد رسول اللہ ﷺ کے دیوانہ کے کلمہ کی طاقت اتنی ہے...... کہ جس نے میری زبان کو روک دیا ہے...... میں نہیں بول سکتا...... انہوں نے کہا...... پھر اگر آپ نہیں کہہ سکتے...... تو آپ اشارہ کیجئے! کہ وہ کون ہے...... ؟ ہم اس کی گردن قلم کرتے ہیں...... اس نے کہا کہ گردن نہیں قلم ہوگی...... بلکہ میرا اور اس کا مناظرہ ہوگا...... اور پھر اس نے وہاں پر کھڑے ہو کر ایک جملہ کہا...... کہ محمدی جس پیغمبر ﷺ کا تو کلمہ پڑھتا ہے...... جس اللہ کا تو حکم مانتا ہے...... میں اس کا واسطہ دیتا ہوں...... اس پورے اجتماع میں جہاں پر تو بیٹھا ہے...... وہاں پر کھڑا ہو جا...... بھرے مجمع میں بایزید بسطامیؒ اٹھ کر کھڑے ہو گئے...... جتنے عیسائی وہاں پر موجود تھے...... پورا مجمع اس کی طرف لپکنے لگا...... تو اس راہب نے کہا...... خبردار...... اس کو کچھ مت کہنا...... میں نے اور اس نے خود آپس میں گفتگو کرنی ہے...... مجمع کو روک دیا گیا...... وہ وہاں کھڑے ہیں...... اور راہب اپنے اسٹیج اور منبر پر کھڑا ہے...... اس نے بایزیدؒ سے کہا...... میرے ایک ایک سوال کا جواب دینا ہوگا...... بایزید بسطامیؒ نے کہا...... کہ سوال کر...... جواب دوں گا...... جس پر راہب نے سوال کرنے شروع کیے۔

کہنے لگا...... ایسا ایک بتاؤ...... جس کے دو نہ ہوں؟ وہ کون سی چیز ہے...... جو ایک ہے دوسرا نہیں...... ؟

بایزیدؒ نے کہا...... اَللّٰہُ وَاحِدٌ لَاثَانِیَ لَہٗ...... قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

ایسا ایک جس کا دوسرا نہیں...... وہ اللہ واحد و قہار ہے۔

پادری کہنے لگا...... ایسے دو بتاؤ جن کا تیسرا نہیں...... ؟

بایزیدؒ نے کہا...... ایسے دو جن کا تیسرا نہیں وہ رات اور دن ہیں

پادری کہنے لگا...... ایسے تین بتاؤ جن کا چوتھا نہیں...... ؟

بایزیدؒ نے کہا...... کہ ایسے تین جن کا چوتھا نہیں...... وہ عرش و کرسی اور قلم ہیں

پادری کہنے لگا ...... ایسے چار بتاؤ جن کا پانچواں نہیں ......؟

بایزیدؒ نے کہا ...... ایسے چار جن کا پانچواں نہیں ...... وہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ چاروں کتابیں ہیں ...... یعنی تورات، زبور، انجیل اور قرآن پاک یہ چار ہیں ...... ان کا پانچواں نہیں

پادری کہنے لگا ...... کہ ایسے پانچ بتاؤ جن کا چھٹا نہیں ......؟

بایزیدؒ نے کہا ...... کہ ایسے پانچ جن کا چھٹا نہیں وہ پانچ نمازیں ہیں

پادری کہنے لگا ...... کہ ایسے چھ بتاؤ جن کا ساتواں نہیں ......؟

بایزیدؒ نے کہا ...... کہ ایسے چھ جن کا ساتواں نہیں وہ چھ دن ہیں ...... جن کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کلام میں ذکر فرمایا ہے

''ہم نے پیدا کیا آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے چھ دنوں میں''

پادری کہنے لگا ...... ایسے سات بتاؤ جن کا آٹھواں نہیں ......؟

بایزیدؒ نے کہا ...... ایسے سات جن کا آٹھواں نہیں وہ سات آسمان ہیں، یہ سات ہیں ان کا آٹھواں نہیں

پادری کہنے لگا ...... ایسے آٹھ بتاؤ جس کا نواں نہیں ......؟

بایزیدؒ نے کہا ...... حاملین عرش فرشتے آٹھ ہیں ...... ان میں نواں کوئی نہیں ...... چنانچہ فرمان الٰہی ہے ...... کہ ...... وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَه

پادری کہنے لگا ...... کہ ایسے نو بتاؤ جن کا دسواں نہیں ......؟

بایزیدؒ نے کہا ...... ایسے نو جن کا دسواں نہیں تو وہ نو شخص تھے ...... جو شہر میں فساد پھیلاتے تھے ...... جن کے بارے میں قرآن کہتا ہے ...... وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ

پادری کہنے لگا ...... عشرہ کاملہ کے بارے میں بتاؤ ...... ؟

بایزیدؒ نے کہا ...... کہ عشرہ کاملہ سے مراد وہ دس دن ہیں ...... جن میں متمتع بدل نہ

ہونے کی صورت میں روزہ رکھتا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

پادری کہنے لگا ہمیں گیارہ کے بارے میں بتائیں......؟

بایزیدؒ نے کہا تمہارا سوال گیارہ کے بارے میں برادران یوسفؑ ہیں...... جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے جناب یوسفؑ کی جانب سے حکایت فرمایا...... اِنِّي رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا

پادری کہنے لگا...... بارہ کے بارے میں بتائیں......؟

بایزیدؒ نے کہا...... بارہ کے متعلق تمہارے سوال کی مراد بارہ مہینے ہیں...... جیسے فرمان باری تعالیٰ ہے اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتٰبِ اللّٰهِ

پادری کہنے لگا تیرہ کے بارے میں بتایئے ان سے کیا مراد ہے......؟

بایزیدؒ نے کہا تیرہ کے متعلق تمہارے سوال سے مراد جناب یوسف کا خواب ہے جیسے فرمان باری تعالیٰ ہے

اِنِّي رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِي سٰجِدِيْنَ

پادری کہنے لگا بتلایئے وہ کون سی قوم تھی...... جس نے جھوٹ بولا اور جنت میں گئی اور وہ کون سی قوم تھی جس نے سچ بولا اور جہنم میں گئی......؟

بایزیدؒ نے کہا...... تمہارا سوال ایسی قوم کے بارے میں کہ جس نے جھوٹ بولا اور جنت میں گئی وہ حضرت یوسفؑ کے بھائی تھے جنہوں نے یہ کہا تھا......

اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ

یہ بات انہوں نے جھوٹ کہی تھی لیکن پھر بھی وہ جنت میں گئے کیونکہ علماء نے لکھا ہے کہ انہوں نے توبہ کر لی تھی - اور وہ قوم جس نے سچ بولا پھر بھی جہنم میں گئی تو وہ یہود و نصاریٰ ہیں جنہوں نے یہ کہا وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى

شَیْءٌ وَقَالَتِ النَّصَارٰی لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ

انہوں نے یہ بات تو سچ کہی ...... لیکن پھر بھی جہنم میں گئے ...... اس لئے کہ وہ نبی ﷺ آخرالزمان پر ایمان نہیں لے آئے تھے۔

پادری کہنے لگا...... بتلائیے کہ انسانی جسم میں اس کے نام رہنے کی جگہ کہاں ہے...... ؟

بایزیدؒ نے کہا...... کہ تمہارا یہ سوال تمہارے جسم میں تمہارے نام رہنے کی جگہ کہاں ہے ...... تو اس کا جواب یہ ہے کہ تمہارے نام رہنے کی جگہ تمہارے کان ہیں۔

پادری کہنے لگا...... ذَارِیَاتِ ذَرْوًا سے کیا مراد ہے...... ؟

بایزیدؒ کہنے لگا...... ذَارِیَاتِ ذَرْوًا سے مراد چاروں ہوائیں ہیں

پادری کہنے لگا...... حَامِلَاتِ وِ قْرًا سے کیا مراد ہے...... ؟

بایزیدؒ نے کہا...... حَامِلَاتِ وِ قْرًا سے مراد بادل ہیں......

پادری کہنے لگا...... جَارِیَاتِ یُسْرًا سے کیا مراد ہے...... ؟

بایزیدؒ نے کہا...... کہ جَارِیَاتِ یُسْرًا سے مراد دریاؤں میں چلنے والی کشتیاں ہیں

پادری کہنے لگا...... مُقَسِّمَاتِ اَمْرًا سے کیا مراد ہے...... ؟

بایزیدؒ نے کہا...... مُقَسِّمَاتِ اَمْرًا سے مراد وہ فرشتے ہیں...... جو نصف شعبان سے اگلے نصف شعبان تک مخلوق کی روزی تقسیم کرنے پر مقرر ہیں۔

پادری کہنے لگا...... ان چودہ کے بارے میں بتلایئے جنہوں نے خدا تعالیٰ سے کلام کیا...... ؟

بایزیدؒ نے کہا...... وہ چودہ جنہوں نے خدا تعالیٰ سے کلام کیا...... وہ چودہ طبق یعنی وہ ساتوں زمین اور ساتوں آسمان ہیں...... جیسے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَا اَتَیْنَا طَائِعِیْنَ

پادری کہنے لگا...... وہ قبر بتائیں...... جو اپنے مردے کو لئے پھرتی رہی...... ؟

Scanned with CamScanner

بایزیدؒ نے کہا کہ ایسی قبر جو اپنے مردہ کو لئے پھرتی رہی وہ مچھلی ہے جس نے حضرت یونسؑ کو نگل لیا تھا اور ان کو دریا میں لئے پھرتی رہی

پادری کہنے لگا وہ چیز بتلایئے جو بغیر روح کے سانس لیتی ہے؟

بایزیدؒ نے کہا ایسی چیز جو بغیر روح کے سانس لیتی ہے وہ صبح ہے جسے اللہ فرماتے ہیں: وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ

پادری کہنے لگا ایسا پانی بتلایئے جو نہ زمین سے نکلا ہو اور نہ آسمان سے برسا ہو؟

بایزیدؒ نے کہا ایسا پانی جو نہ زمین سے نکلا اور نہ آسمان سے برسا اس سے مراد گھوڑے کا پسینہ ہے جسے ملکہ بلقیس نے قارورہ میں رکھ کر جناب سلیمانؑ کے پاس ان کا امتحان لینے کے لئے بھیجا تھا

پادری کہنے لگا ان چار کے بارے میں بتلایئے جو نہ باپ کی پیٹھ سے نکلے اور نہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے؟

بایزیدؒ نے کہا ایسے چار جو نہ باپ کی پیٹھ سے نکلے اور نہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ان میں سے ایک حضرت اسماعیلؑ کے فدیہ میں آنے والا مینڈھا ہے اور دوسری چیز حضرت صالحؑ کی اونٹنی ہے جس کو اللہ نے پہاڑ سے پیدا کیا تھا تیسری چیز جناب آدمؑ ہیں جو بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تھے اور چوتھی چیز اماں حواؑ ہیں جو جناب آدمؑ کی بائیں پسلی سے پیدا کی گئی یہ چار چیزیں مراد ہیں

پادری کہنے لگا کہ بتلایئے کہ زمین پر سب سے پہلا خون کون سا بہایا گیا؟

بایزیدؒ نے کہا کہ وہ خون جو سب سے پہلے زمین پر بہایا گیا وہ ہابیل کا خون ہے جسے ان کے بھائی قابیل نے قتل کر دیا تھا

پادری کہنے لگا وہ چیز بتلایئے جس کو اللہ نے پیدا کیا اور پھر خرید لیا؟

Scanned with CamScanner

بایزیدؒ نے کہا ایسی چیز جس کو خدا نے پیدا کیا اور خود ہی خرید لیا وہ مومن کا نفس ہے جیسے اللہ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَ اَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃ

پادری نے کہا وہ چیز بتلائے جسے اللہ نے پیدا کیا پھر اس کو برا بتلایا؟

بایزیدؒ نے کہا ایسی چیز جس کو خدا نے پیدا کیا اور پھر اس کو برا بتلایا وہ گدھے کی آواز ہے جسے اللہ نے فرمایا اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ

پادری کہنے لگا وہ چیز بتلائیے جس کو اللہ نے پیدا کیا اور بڑا بتلایا ؟

بایزیدؒ نے کہا ایسی چیز جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور پھر بڑا بتلایا وہ عورتوں کا مکر اور چالاکی ہے جسے اللہ نے فرمایا اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ

پادری کہنے لگا کہ وہ چیز بتلائیے جس کو اللہ نے پیدا کیا اور اس کے بارے میں خود ہی سوال کیا ؟

بایزیدؒ نے کہا ایسی چیز جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور اس کے بارے میں خود ہی سوال کیا وہ حضرت موسیٰؑ کی لاٹھی ہے جسے اللہ نے کہا وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یٰمُوْسٰی قَالَ ھِیَ عَصَایَ اَتَوَکَّؤُا عَلَیْھَا وَاَھُشُّ بِھَا عَلٰی غَنَمِیْ

پادری کہنے لگا بتلائیے عورتوں میں سے سب سے افضل عورتیں کون کون سی ہیں؟

بایزیدؒ نے کہا عورتوں میں سب سے افضل حضرت حواؑ حضرت خدیجہؓ حضرت آسیہؓ اور حضرت مریم بنت عمرانؑ ہیں

پادری کہنے لگا دریاؤں میں سے سب سے افضل دریا کون سے ہیں

بایزیدؒ نے کہا کہ دریاؤں میں سے سب سے افضل دریا سیحون جیحون دجلہ فرات اور نیل ہیں

پادری کہنے لگا ...... پہاڑوں میں سب سے افضل پہاڑ کون سا ہے؟

بایزیدؒ نے کہا ...... پہاڑوں میں سب سے افضل پہاڑ طور ہے

پادری کہنے لگا ...... چوپایوں میں سب سے افضل چوپایہ کون سا ہے؟

بایزیدؒ نے کہا ...... کہ چوپایوں میں سب سے افضل گھوڑا ہے

پادری کہنے لگا ...... مہینوں میں سب سے افضل مہینہ کونسا ہے ...... ؟

بایزیدؒ نے کہا ...... کہ مہینوں میں سب سے افضل رمضان المبارک کا مہینہ ہے

پادری کہنے لگا ...... راتوں میں سب سے افضل رات کونسی ہے ...... ؟

بایزیدؒ نے کہا ...... کہ سب سے افضل رات لیلۃ القدر کی ہے

پادری کہنے لگا ...... طامہ کسے کہتے ہیں ...... ؟

بایزیدؒ نے کہا ...... کہ طامہ قیامت کے دن کو کہتے ہیں

پادری کہنے لگا ...... کہ ایسا درخت بتلائیے کہ جس میں بارہ ٹہنیاں ہوں ...... اور ہر ٹہنی پر تیس پتے ہوں ...... اور ہر پتے پر پانچ پھول ہوں ...... جو کہ دو دھوپ میں کھلتے ہوں اور تین سائے میں کھلتے ہوں؟

بایزیدؒ نے کہا ...... کہ ایسا درخت جس میں بارہ ٹہنیاں ہوں وہ سال ہے ...... اور ہر ٹہنی پر تیس پتے ہوں وہ مہینہ ہے ...... اور ہر پتے پر پانچ پھول ہوں وہ پانچ نمازیں ہیں ...... ان میں سے دو دھوپ میں کھلتے ہوں اور تین سائے میں ...... دو دھوپ والی ظہر اور عصر کی نمازیں ہیں ...... اور تین سائے والی فجر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ہیں ...... جو کہ سائے میں پڑھی جاتی ہیں

پادری کہنے لگا ...... کہ وہ چیز بتلائیے جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور حج کیا ...... حالانکہ نہ اس پر حج فرض تھا نہ اس میں روح تھی

بایزیدؒ نے کہا ...... اس سے مراد حضرت نوحؑ کی کشتی ہے

Scanned with CamScanner

پادری کہنے لگا ...... بتلائیے کہ اللہ نے کتنے انبیاء بھیجے ؟

بایزیدؒ نے کہا ...... کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام مبعوث فرمائے

پادری کہنے لگا ...... کہ ان میں کتنے رسول ہیں ؟

بایزیدؒ نے کہا ...... کہ ان میں سے تین سو تیرہ کو اللہ نے رسول بنایا

پادری کہنے لگا ...... ایسی چار چیزیں بتلائیے کہ جن کا ذائقہ اور رنگ مختلف ہیں اور ان سب کی اصل ایک ہے ...... ؟

بایزیدؒ نے کہا ...... ایسی چار چیزیں جن کا ذائقہ اور رنگ الگ ہے ...... اور ان سب کی اصل ایک ہے ...... وہ آنکھ' ناک' کان اور منہ ہے ...... کیونکہ آنکھوں کا پانی کھارا ہوتا ہے ...... منہ کا پانی میٹھا ہوتا ہے ...... ناک کا پانی کھٹا اور کان کا پانی کڑوا ہوتا ہے ...... اور ان سب کا مرکز سر ہے

پادری کہنے لگا ...... نقیر' قطمیر اور فتیل کے بارے میں بتلائیے ...... کہ کسے کہتے ہیں ...... ؟

بایزیدؒ نے کہا ...... کہ نقیر کھجور کی گٹھلی کی پشت پر جو نقطہ ہوتا ہے ...... اسے کہتے ہیں ...... اور قطمیر کھجور کی گٹھلی کے اوپر جو باریک چھلکا ہوتا ہے اسے کہتے ہیں ...... اور فتیل کھجور کی گٹھلی کے شگاف کی باریک بتی کو کہتے ہیں

پادری کہنے لگا ...... بتلائیے سبد اور لبد کیا چیز ہوتی ہے ...... ؟

بایزیدؒ نے کہا ...... سبد اور لبد بھیڑ' دنبہ اور بکری کے بالوں کو کہتے ہیں

پادری کہنے لگا ...... بتلائیے طم اور رم سے کیا مراد ہے ...... ؟

بایزیدؒ نے کہا ...... ان سے مراد ہمارے جد امجد جناب آدم سے پہلے کی مخلوق ہے

پادری کہنے لگا ...... بتلائیے کہ کتا جب بھونکتا ہے تو کیا کہتا ہے ...... ؟

بایزیدؒ نے کہا ...... کتا کہتا ہے ...... وَيْلٌ لِّأَهْلِ النَّارِ مِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ

پادری کہنے لگا ...... گدھا جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے ...... ؟

بایزیدؒ نے کہا ...... کہ گدھا جب شیطان کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے ...... لَعَنَ اللّٰهُ الْعَشَّارَ

Scanned with CamScanner

وَهُوَ الْعَكَّاسُ

چنّی پر محصول لینے والے پر خدا کی پھٹکار ہو

پادری کہنے لگا بیل کیا بولتا ہے ..... ؟

بایزیدؒ نے کہا کہ بیل کہتا ہے ..... سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ

پادری کہنے لگا گھوڑا ہنہناتے وقت کیا کہتا ہے ..... ؟

بایزیدؒ نے کہا کہ گھوڑا کہتا ہے ..... سُبْحَانَ حَافِظِي اِذَا الْتَقَتِ الْاَبْطَالُ وَ اشْتَغَلَتِ الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ

پادری کہنے لگا کہ اونٹ کیا کہتا ہے ..... ؟

بایزیدؒ نے کہا کہ اونٹ کہتا ہے ..... حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا

پادری کہنے لگا کہ بتلائیے مور کیا گاتا ہے ..... ؟

بایزیدؒ نے کہا کہ مور کہتا ہے ..... اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى

پادری کہنے لگا بلبل چہچہاتے وقت کیا گاتی ہے ..... ؟

بایزیدؒ نے کہا کہ بلبل کہتی ہے ..... سُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ

پادری کہنے لگا مینڈک اپنی تسبیح میں کیا کہتا ہے ..... ؟

بایزیدؒ نے کہا کہ مینڈک کہتا ہے ..... سُبْحَانَ الْمَعْبُوْدِ فِي الْبَرَارِيْ وَالْقِفَارِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ

پادری کہنے لگا بتلائیے ناقوس سے کیا آواز آتی ہے ..... ؟

بایزیدؒ نے کہا ناقوس سے آواز نکلتی ہے ..... سُبْحٰنَ اللّٰهِ حَقًّا حَقًّا اُنْظُرْ يَا ابْنَ اٰدَمَ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا شَرْقًا وَّغَرْبًا مَا تَرٰى فِيْهَا بَاقِيْ

(ترجمہ) اللہ پاک ہے وہ سچ اور حق ہے اے ابن آدم اس دنیا میں بنظر عبرت مشرق و مغرب کی طرف دیکھ تجھے اس میں کوئی بھی باقی نظر نہیں آئیگا۔

Scanned with CamScanner

پادری کہنے لگا ..... ایسی قوم بتلائے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی جانب وحی فرمائی حالانکہ نہ وہ انسان ہے نہ جنات نہ فرشتے ..... ؟

بایزیدؒ نے کہا ..... ایسی قوم جس کی جانب اللہ نے وحی کی حالانکہ وہ نہ انسان ہیں نہ جنات نہ فرشتے ..... وہ شہد کی مکھی ہے ..... جس کے بارے میں اللہ فرماتے ہیں ..... واوحی ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون

پادری کہنے لگا ..... بتائیے کہ جب دن آتا ہے تو رات کہاں چلی جاتی ہے اور جب رات آتی ہے ..... تو دن کہاں رہتا ہے ..... ؟

جب پادری اتنے سوالات کر چکا تو حضرت بایزیدؒ نے کہا ..... اور کچھ پوچھنا ہے ..... ؟

پادری کہنے لگا نہیں ..... اور کچھ نہیں پوچھنا آپ صرف اس آخری سوال کا جواب صحیح صحیح دے دیجئے ..... !

حضرت بایزید بسطامیؒ نے پھر یاد دہانی کراتے ہوئے فرمایا ..... کہ اگر میں تمام باتوں کے درست جوابات دیدوں ..... تو تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لے آؤ گے .....

تمام بولے ہاں ..... ہم ضرور ایمان لے آئیں گے .....

حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا ..... اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الشَّاهِدُ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ

اے اللہ جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں تو اس پر گواہ رہنا ..... !

بایزیدؒ نے کہا ..... رہا اس سوال کا جواب کہ جب دن آتا ہے ..... تو رات کہاں ہوتی ہے ..... اور جب رات آتی ہے تو دن کہاں ہوتا ہے ..... ؟

اس کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں ..... یہ راز نہ کسی نبی و رسول پر کھلا اور نہ کوئی مقرب فرشتہ اس پر مطلع ہوا۔

ان تمام سوالوں کے جوابات دینے کے بعد حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا کوئی اور سوال ہے ..... ؟ سب نے کہا کہ اب کوئی سوال باقی نہیں رہا

حضرت بایزیدؒ نے فرمایا...... اچھا اب میری ایک بات کا جواب دو...... یہ بتلاؤ کہ آسمانوں اور جنت کی کنجی کیا ہے......؟

بڑا پادری اس پر خاموش رہا...... مجمع میں سے آواز آئی کہ تم نے اتنے سوالات کئے انہوں نے ان سب کا جواب دیدیا...... یہ کیا بات ہے کہ انہوں نے تم سے صرف ایک بات پوچھی...... اور تم اس کا جواب نہیں دے پا رہے......؟

پادری بولا کہ میں ان کی بات کا جواب دینے سے عاجز نہیں ہوں...... مجھے خطرہ ہے اگر میں نے ان کی بات کا جواب دے دیا...... تو تم میری موافقت نہیں کرو گے...... وہ بولے ہم آپ کی موافقت کیوں نہیں کریں گے؟...... آپ ہمارے بڑے ہیں...... آپ نے جب بھی کچھ کہا...... ہم نے سنا اور آپ کی موافقت کی ہے۔

اعلان توحید:

پادری نے کہا...... لو پھر سنو! آسمانوں اور جنت کی کنجی...... لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے...... جب انہوں نے یہ بات سنی...... تو سب کے سب مسلمان ہو گئے...... اور گرجے کو گرا کر اس جگہ مسجد بنا دی...... اور سب نے اپنی اپنی زناریں توڑ ڈالیں...... حضرت بایزید بسطامیؒ کو غیب سے آواز آئی...... کہ اے بایزید تم نے ہماری رضا کی خاطر ایک زنار باندھی تھی...... ہم نے تمہاری خاطر پانچ سو زناروں کو توڑ دیا...... اب تم سب بتاؤ جنت کی کنجی کیا ہے......؟

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

...... وقت ختم ہوا اب میں انہیں الفاظ پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Scanned with CamScanner

نسبت قرآن (فضائل رمضان کی روشنی میں)

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ ...... ۝ بِرِسَالَۃِ مَنِ اخْتَصَّہٗ مِنْ بَیْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَجَوَاہِرِ الْحِکَمِ ...... وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ...... مَا نَطَقَ اللِّسَانُ بِمَدْحِہٖ وَنَسَخَ الْقَلَمُ ...... اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ...... ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ...... شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآنُ ......(۱)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ ...... اَوْ کَمَا قَالَ ...... خَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَاللّٰہِ مِنْ رِّیْحِ الْمِسْکِ ......(۲) صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ...... وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ...... وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ...... وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ......

اشعار:

گمراہ نہ ملے گا تمہیں شیطان سے بدتر
حادی نہ ملے گا تمہیں قرآن سے بہتر
کیوں نہ ہو ممتاز اسلام دنیا بھر کے دینوں میں
وہاں مذہب کتابوں میں یہاں قرآن سینوں میں

❁❁❁❁

---

(۱) پارہ ۲ سورۃ البقرہ رکوع ۶ (۲) عن ابی ھریرۃ مشکوۃ ص ۱۷۳ ، جامع ترمذی ص ۱۵۹ ج ۱ ، صحیح البخاری ص ۲۲۵ ج ۱ ، مسند ص ۳۶۳ ج ۱ ، ابن ماجہ ص ۱۱۸

Scanned with CamScanner

قران کا جھنڈا عالم میں پھر اک بار خدایا لہرائے
مسلم کا عمل قرآن پہ ہو وہ دور مبارک پھر آئے
پھر تیری حکومت قائم ہو قانون تیرا پھر جاری ہو
محکوم ہو تیرا سارا جہاں محکومی انساں مٹ جائے
بس تیرا ہی انسان بندہ ہو اور تو ہی اس کا ملجا ہو
وہ وقت خدا یا پھر آئے وہ دور خدایا پھر آئے
وہ سوز ہو اپنی قرات میں مردہ بھی جس سے کانپ اٹھے
جو روئے زمین کو تڑپائے جو قلب وجگر کو گرمائے
قرآن کا جلوہ دل میں ہے قرآن کا پر تو شعر میں ہے
یہ حسن بینا حقیقت ہے کیونکہ نہ دلوں کو پرچائے
عاشق ہوں کلام ایزد کا میری ہے یہی دھن اے مصلح
قرآن کا جھنڈا عالم میں پھر بار خدا یا لہرائے
بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا
ہے قول محمد قول خدا فرمان نہ بدلا جائے گا
ہر روز بدلتے ہیں دیکھو کفار کی پوجا کے مرکز
مومن کا مگر قبلہ کعبہ ایمان نہ بدلہ جائے گا
کربل میں فدا کی ہیں جانیں حضرت کے قبیلے نے ہنس کر
امت پہ رسول اکرم کا احسان نہ بدلا جائے گا
شیطان کے فتنے پاؤ گے جس سمت نگاہیں ڈالوگے
اللہ سے مومن کا لیکن پیمان نہ بدلا جائے گا

یا الٰہی تو ہمیں عامل قرآن کر دے
مسلمان کو نئے سرے سے مسلمان کر دے
وہ پیغمبر جسے سرتاج رسل کہتے ہیں
اس کی امت کو ذرا تابع فرمان کر دے

تمہید:

قابل صد تعظیم وتکریم!

واجب الاحترام!

بزرگو دوستو!

اور بھائیو!

امت مسلمہ کا مقدر اور خوش نصیبی ہے...... کہ اللہ تعالیٰ نے پھر ایک بار اس بابرکت ،رحمت ،عزت، کرامت اور شرافت والے مہینے کو دیکھنا نصیب فرمایا ہے...... اس پر ہم جتنا اللہ کا شکر ادا کریں...... اتنا کم ہے۔

میرے دوستو! گزشتہ جمعتہ المبارک کے خطبہ میں میں نے صرف روزہ کی اہمیت ،وروزہ کی فرضیت ،اور روزے کی شرعی حیثیت پر گفتگو کی تھی...... اور بتایا تھا کہ روزہ کہتے کس کو ہیں...... اور اس کا حکم...... کیوں ہوا! پہلی امتوں پر کس انداز سے روزے فرض تھے! اور اس امت کو کیسے روزے ملے۔

امت محمدیہ ﷺ کی خصوصیت:

میرے دوستو! آج میں جس موضوع پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں...... وہ رمضان المبارک کی عظمت وفضیلت ہے۔

......کہ......

Scanned with CamScanner

روزے تو تمام امتوں کو ملے ہیں ..... لیکن رمضان اس امت کے حصے اور مقدر میں آیا جیسے انبیاء کرام تو تمام امتوں میں آئے ..... لیکن نبی آخرالزماں ﷺ اس امت کے حصے میں آئے ..... کتابیں تو تمام امتوں کو ملی ہیں ..... لیکن قرآن اس امت کے حصے میں آیا ہے ..... نمازیں تو تمام امتوں کو ملی ہیں ..... لیکن پانچ پڑھنے پر پچاس کا ثواب اس امت کے حصہ میں آیا ہے ..... یہ خصوصیت صرف اس امت محمدیہ ﷺ کے حصے میں آئی ہے۔

فضائل رمضان قرآن کی روشنی میں:

قرآن مجید نے رمضان المبارک کی جو فضیلت بیان کی ہے ..... آپ اس پر غور کریں ..... تو اس سے رمضان کی عظمت واضح ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا .....

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

رمضان وہ برکت والا ..... مہینہ ہے

رمضان وہ عظمت والا ..... مہینہ ہے

رمضان وہ خوبیاں والا ..... مہینہ ہے

کہ .....

اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

جس میں اللہ نے قرآن مجید اتارا ہے

رمضان کی عظمت کو سمجھنے کے لیے ..... یہ بہت بڑی بات ہے ..... کہ اس مہینہ میں اللہ نے قرآن اتارا ہے ..... آدمی اس نسبت کو اگر سمجھ لے ..... کہ رمضان اور قرآن میں ایک جوڑ اور نسبت کتنی عظمت والی ہے ..... تو رمضان المبارک کا احترام بھی سمجھ میں آجائے

Scanned with CamScanner

گا...... اس کے روزوں کی عظمت بھی سمجھ میں آ جائے گی...... کہ اللہ تعالی نے رمضان المبارک کی فضیلت کو قرآن کی نسبت سے ظاہر فرمایا ہے۔

نسبت کا اثر:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

اور آپ اگر اس پر غور کریں...... تو جس چیز کی نسبت اللہ کے قرآن سے وابستہ ہو جاتی ہے...... یقیناً وہ چیز محترم ہو جاتی ہے...... اسے آدمی عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے...... آدمی اس کا احترام کرتا ہے۔

کپڑے کی نسبت قرآن کی طرف:

اس نسبت کو سمجھنے کے لیے صرف دو تین باتیں ذہن میں رکھیں...... کہ کپڑے تو دنیا میں ہزاروں ہیں...... ہر آدمی اپنے کپڑے جا کر بازار سے خریدتا ہے...... خود ان کا انتخاب کرتا ہے...... اچھے اچھے کپڑے منتخب کر کے لے آتا ہے...... اپنے کپڑے لینے کے بعد...... دوکان دار سے بعض دفعہ ہم لوگ یوں کہہ دیتے ہیں...... کہ بچا ہوا کوئی چھوٹا سا کپڑے کا ٹکڑا ہو تو دے دینا...... !دکاندار کہتا ہے کہ کیا کرنا ہے...... ؟ کرنا کیا ہے گھر میں قرآن رکھا ہوا ہے...... اس کا غلاف بنانا ہے...... اب اس دکاندار نے ایسا ردی اور بیکار کپڑا اٹھا کر آپ کی طرف پھینک دیا...... جس کی کوئی قیمت نہیں...... جس کی کوئی اہمیت نہیں...... آپ اسے قرآن پر بہت بڑا احسان سمجھ کر لے آئے...... کہ قرآن کے لیے کپڑا لے کر جا رہا ہوں...... ہم نے اس کپڑے کو قرآن مجید پر چڑھا دیا...... کپڑا اتنا بے کار اور ردی تھا...... کہ ہم نے خود نہیں خریدا...... بلکہ دکاندار نے منتخب کیا کپڑا وہ اتنا بے کار اور ردی تھا...... کہ ہم نے اس کی قیمت ادا نہیں کی...... اس دکان دار نے وہ کپڑا بغیر قیمت کے دیا ہے...... کپڑا وہ اتنا بے کار تھا...... کہ کسی اچھے تھان سے ہم نے اسے کٹوایا نہیں...... بلکہ اس نے بچا ہوا کپڑا اٹھا

Scanned with CamScanner

کر دے دیا ہے...... لیکن اس کپڑا کی نسبت اللہ کے قرآن سے وابستہ ہو جاتی ہے...... تو وہ کپڑا اس قدر محترم اور عظمت والا بن جاتا ہے...... کہ جب قرآن اٹھایا جاتا ہے...... تو غلاف ساتھ ہوتا ہے...... جب قرآن کو سینے سے لگایا جاتا ہے...... تو غلاف پہلے سینے سے لگتا ہے...... قرآن بعد میں سینے سے لگتا ہے...... جب اسے چوما جاتا ہے...... تو پہلے آدمی اس غلاف کو چومتا ہے...... پھر اللہ کے قرآن کو چومتا ہے...... جب آدمی قرآن کو کسی احترام کی جگہ پر رکھتا ہے...... تو پہلے غلاف بچھاتا ہے...... اس کے اوپر قرآن مجید کو رکھتا ہے...... اور اگر کسی آدمی کے سر کا رومال اور پگڑی زمین پر پڑی ہوئی ہو...... آپ اسے اٹھا کر جھاڑ کر اوپر رکھ دیں گے...... لیکن یہ کپڑا اگر زمین پر گر جائے...... آپ اٹھا کر صاف کریں گے...... سینے سے لگائیں گے...... آنکھوں سے لگائیں گے...... احترام کے ساتھ سر پر رکھیں گے...... پھر اسے قرآن مجید پر چڑھا کے محفوظ کر کے رکھ دیں گے۔

اگر کوئی شخص آپ سے یہ پوچھے...... کہ بھائی آپ اس کپڑے کی اتنی عزت کیوں کر رہے ہیں۔

اتنی اس کپڑے کی قیمت...... کیوں ہوگئی ہے

اتنی اس کپڑے کی وقعت...... کیوں ہوگئی ہے

اتنی اس کپڑے کی اہمیت...... کیوں ہوگئی ہے

اتنی اس کپڑے کی شان...... کیوں ہوگئی ہے

ہر آدمی آپ کو اس سوال کا یہی جواب دے گا...... کہ بھائی یہ کپڑا تو کپڑوں جیسا ہے...... لیکن اب اس کی نسبت چونکہ قرآن کے ساتھ ہوگئی ہے...... اب قرآن کی وجہ سے اس کا احترام ہو رہا ہے...... تو کپڑے کی عزت کس کی وجہ سے ہوئی...... (قرآن کی وجہ سے)

کاغذ کی نسبت قرآن کی طرف اور اثر:

سامعین محترم......نسبت دیکھئے......!

آپ کو ہزاروں لیٹر پیڈ......ملیں گے

آپ کو ہزاروں قسم کے کاغذ......ملیں گے

آپ کو ہزاروں قسم کے ایسے کاغذ ملیں گے......جس پر آپ اپنے وزٹنگ کارڈ چھپواتے ہیں......کتابیں چھاپنے کے لیے......اعلیٰ کاغذ استعمال کیا جاتا ہے

آپ دیکھتے ہیں......کہ قرآن مجید سادہ اور رف کاغذ پر چھپا ہوا ہوتا ہے......ایسا کاغذ جس پر سیاہی پھیل جایا کرتی ہے......قلم سے لکھو تو کاغذ پھٹ جائے......لیکن جب قرآن مجید اس کاغذ پر لکھا ہوا ہو......چھوٹا سا ٹکڑا ہے......جس پر بسم اللہ تحریر ہے......وہ اگر زمین پر پڑا ہے۔

آپ اس کو اپنے ہاتھوں سے......اٹھائیں گے

آپ اس کو اپنی آنکھوں سے......لگائیں گے

آپ اس کو اپنے سینے سے......لگائیں گے

آپ اس کا احترام......کریں گے

آپ اس محبت کی نگاہ سے......دیکھیں گے

اس ٹکڑے کو اٹھا کر مسجد میں لا کر اللہ کے قرآن کی الماری میں رکھ دیں گے......آپ قرآن کھول کر اس کے درمیان میں اسے رکھ دیتے ہیں۔

بھائی! کاغذ تو اتنا بے کار ردی ہے......کہ اس سے آپ کا وزٹنگ کارڈ نہیں بن سکتا......کاغذ تو اتنا بے کار اور ردی ہے......کہ آپ اسے لیٹر پیڈ کے لیے استعمال نہیں کر سکتے......کاغذ تو اتنا بے کار ردی ہے......کہ آپ کتاب کے لیے اسے استعمال نہیں کرتے

مگر اس کاغذ کا اتنا احترام کیوں ہو رہا ہے......جب کہ کاغذ تو ان کاغذوں جیسا نہیں......بلکہ ان سے بھی گھٹیا ہے......مگر اس کاغذ کی نسبت قرآن سے ہو گئی ہے......اس لیے

Scanned with CamScanner

اس کا کاغذ آنکھوں سے بھی لگایا جارہا ہے...... سینے سے بھی لگایا جارہا ہے۔

کاغذ کو اس طرح کی عزت کس وجہ سے ملی...... (قرآن کی نسبت کی وجہ سے)

لکڑی کی نسبت قرآن کی طرف اور اثر:

اور آپ دیکھیں...... ! کہ لکڑیاں تو ہم نے دنیا میں ہزاروں دیکھیں...... اعلیٰ قسم کے بہترین فرنیچر بنے ہوئے دیکھے...... لوگ میزوں پر، کرسیوں، پر صوفہ سیٹوں پر...... بیٹھے رہتے ہیں...... کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا...... چھوٹی سی لکڑی جس کو میں اور آپ رحل کے نام سے یاد کرتے ہیں...... ردی اور بے کار لکڑی جو گھر میں نہ روشن دان بن سکے۔

نہ کھڑکی...... بن سکے

نہ دروازہ...... بن سکے

نہ ونڈو...... بن سکے

نہ اس کا صوفہ سیٹ بن سکے

نہ اس سے کرسی تیار ہو سکے

یعنی جو بالکل بے کار لکڑی تھی...... آپ نے اٹھا کر وہ مسجد کے حوالے کر دی...... مسجد والوں نے اس پر تھوڑی سی محنت کر کے اس سے تپائی بنالی چوکی بنالی...... اس پر اللہ کا قرآن رکھا گیا...... اب یہ لکڑی اتنی محترم ہو چکی ہے...... کہ جہاں سے قرآن اٹھایا جاتا ہے...... تو وہیں سے رحل اٹھایا جاتا ہے۔

جب قرآن کو ہاتھ لگایا جاتا ہے...... تو اس وقت اس رحل کو بھی ہاتھ لگایا جاتا ہے

جس وقت قرآن مجید کو بند کر کے رکھتے ہیں...... تو اس وقت اس کو بھی احترام کے ساتھ وہیں رکھ دیتے ہیں۔

اگر کوئی بچہ اس کے اوپر سے گزر جائے...... تو بچے کو استاد کان پکڑوا کر اس کی پٹائی کرتا

Scanned with CamScanner

ہے۔

اگر کوئی اس سے سہارا لے کر بیٹھ جائے ...... ہم اسے روکتے ہیں ...... کہ اس کا سہارا مت لو ...... بھائی اس لکڑی کا اتنا احترام کیوں ہے۔

ہم کھل کر یہ بات کہتے ہیں ...... کہ بھائی اس میں کوئی شک نہیں ...... کہ لکڑی واقعی ہی اتنی بڑی اہمیت کی مالک نہیں تھی ...... وہ اتنی بے کار تھی ...... کہ ہمارے گھر کے کام نہ آسکی ...... مگر اب اس لکڑی کی نسبت اس قرآن کے ساتھ جڑ گئی ہے ...... جس چیز کی نسبت قرآن کی طرف ہو ...... اللہ ایسے عظمتیں عطا کیا کرتا ہے ...... اب لکڑی کا احترام اس لیے کر رہے ہیں ...... کہ یہ قرآن والی بن گئی ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

اب اس نسبت کو سمجھئے ...... کہ اگر کپڑے کا تعلق قرآن کے ساتھ جڑ جائے ...... تو وہ کپڑوں میں اعلیٰ ہو جائے ...... لکڑی کی نسبت اگر اللہ کے قرآن سے وابستہ ہو جائے ...... تو وہ لکڑیوں میں سردار بن جائے ...... اسی طریقہ سے اگر کاغذ کا تعلق اللہ کے قرآن سے ہو جائے ...... تو وہ کاغذوں میں سردار بن جائے۔

قرآن کے لیے مہینے کا انتخاب:

جب ماہ رمضان کی نسبت اللہ کے قرآن سے ہوئی ...... تو اللہ نے کہا لوگو ......! اگر رمضان کی عظمت کو سمجھنا چاہتے ہو ...... تو اس انداز سے سمجھو ...... کہ میں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں اپنے لاڈلے اور پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب کر کے ...... اس پیغمبر ﷺ کے سر پر نبوت کا تاج رکھ کر قرآن کو اس کے حصے میں دیا ...... اس قرآن کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے سردار کو منتخب کیا ہے ...... میں نے اس فرشتے کا انتخاب قرآن کیلئے کیا ہے ...... جو تمام فرشتوں کا سردار ہے ...... جو پیغمبر ﷺ پر

کتاب لے کر آیا کرتا تھا...... تو جس کی نسبت قرآن کی طرف ہوتی گئی...... اس کو عزت ملتی گئی۔

رمضان کی اہمیت کا سبب:

مہینے تو سال کے بارہ ہیں...... ہر مہینہ اپنی جگہ پر محترم ہے...... لیکن اس مہینے کو جو روزوں کے لیے منتخب کیا گیا...... جو عبادت کے لیے منتخب کیا گیا ہے

جو رات کو جاگنے کے لیے...... منتخب کیا گیا

جو ملنساری کے لیے...... منتخب کیا گیا

جو ہمدردی کے لیے...... منتخب کیا گیا

جو محبت اور مودت کے لیے...... منتخب کیا گیا

صرف اس کا سبب ایک ہی ہے ...... کہ......

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ

یہ وہ بابرکت مہینہ ہے...... کہ اس مہینے میں اللہ نے قرآن کو اتارا ہے

جب قران کی نسبت سے لکڑی کو عزت ملتی ہے

جب قران کی نسبت سے کاغذ کو عزت ملتی ہے

جب قران کی نسبت سے کپڑے کو عزت ملتی ہے

تو جس مہینے میں قرآن اترا تو وہ تمام مہینوں کا سردار بنا ہے...... اور جس رات میں قرآن اترا وہ ساری راتوں کی سردار بنی ہے......

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ

رمضان بڑی عظمت والا مہینہ ہے...... کہ جس میں قرآن اترا ہے۔

اللہ کی عدالت میں دو سفارشی:

ایک بات اور ذہن میں رکھیں ...... رمضان اور قرآن کا جوڑ ہی بڑا عجیب

Scanned with CamScanner

ہے...... حدیث میں آتا ہے...... کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا...... کہ قیامت کے دن اللہ کے دربار میں جب ایک شخص پیش ہوگا...... تو اس کے لئے دو سفارشی آئیں گے...... ایک طرف رمضان ہوگا...... اور دوسری طرف قرآن ہوگا۔

رمضان اپنی تقریر کرے گا...... قران اپنی تقریر کرنے گا

رمضان اپنی گفتگو کرے گا...... قران اپنی گفتگو کرے گا

رمضان کہے گا...... اے اللہ اگر میں تیرا مبارک مہینہ تھا...... اور تو نے مجھے مہینوں کا سردار بنایا تھا...... تو نے میرے روزوں کی فرضیت کا حکم دیا تھا

تو یہ تیرا وہ بندہ ہے...... جو صبح سے شام تک بھوک اور پیاس کی شدت کو برداشت کرتا تھا

سارا دن خاموش...... رہتا تھا

یہ لغو اور بے ہودہ باتیں نہیں کیا...... کرتا تھا

یہ روزے کا احترام کیا...... کرتا تھا

یہ سارا دن روزے سے...... رہتا تھا

اگر میں تیرا مقدس مہینہ ہوں...... عرش والا...... میری سفارش کو قبول کر کے اس کے لیے جنتی ہونے کا فیصلہ فرمادے......

اور دوسری طرف قرآن پکارے گا...... قران کہے گا اے اللہ میں تیرا مقدس کلام ہوں...... اور واقعی ہوں...... تو نے مجھے تمام کتابوں میں عظمت اور فوقیت عطا کی ہے...... تو یہ تیرا وہ بندہ ہے...... جو رات کے سناٹوں میں کھڑے ہو کر جب دنیا سونے کی تیاری کر رہی ہوتی تھی...... تو یہ اٹھ کر مجھے پڑھا کرتا تھا...... اور یہ وہ لوگ ہیں...... جو امام کے پیچھے کھڑے ہو کر تراویح کی شکل میں مجھے سنا کرتے تھے۔

عرش والا...... اگر میں تیرا مقدس کلام ہوں...... اور تیری مبارک کتاب ہوں...... اور تو نے مجھے اپنا کلام بنایا ہے...... اگر تو نے اپنے محبوب کے حصہ میں میں میرا مقدر کیا ہے...... تو

Scanned with CamScanner

پھر میری سفارش قبول کر...... یا تو میری سفارش قبول کرنے کے بعد اس آدمی کو جنت میں بھیج دے...... یا عرش والا پھر مجھے اپنے کلام ہونے سے نکال دے...... یہ سننے کے بعد اللہ فرشتوں سے کہے گا...... رمضان کی سفارش بھی مجھے قبول ہے قرآن کی سفارش بھی مجھے قبول ہے......اور اس آدمی کو بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل کردو...... یہی وجہ ہے کہ جونہی رمضان کا چاند آتا ہے...... تو ہم سب سے پہلے قران پڑھتے ہیں...... روزہ بعد میں رکھا جاتا ہے...... قرآن پہلے پڑھا جاتا ہے تراویح میں اہتمام کے ساتھ ہم قرآن کی تلاوت کرتے ہیں صبح کو اٹھیں گے تو بعد میں روزہ رکھیں گے...... شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ

رمضان کی عظمت پر شیخ جیلانیؒ کا عجیب نقطہ:

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے "غنیۃ الطالبین" میں عجیب نقطہ لکھا ہے...... کہ رمضان المبارک کا ایک ایک حرف اس کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔

رمضان کی "ر" بتاتی ہے...... کہ یہ رحمت کا مہینہ ہے

رمضان کی "م" بتاتی ہے...... کہ یہ مغفرت کا مہینہ ہے

رمضان کی "ض" بتاتی ہے...... کہ یہ جنت کی ضمانت کا مہینہ ہے

رمضان کی "الف" بتاتی ہے...... کہ یہ انس والفت کا مہینہ ہے

اور رمضان کی "نون" بتاتی ہے...... کہ یہ نورانیت کا مہینہ ہے(۱)

اور یہ پیغمبر ﷺ نے ایک روایت میں بہت واضح کر کے ارشاد فرمایا

رمضان کی آمد پہ ہادی عالم ﷺ کا استقبالیہ خطبہ:

سیدنا سلمانؓ فارسی اس روایت کے راوی ہیں...... شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ نے فضائل رمضان میں اس روایت کو کھول کر بڑی وضاحت کے ساتھ نقل کیا ہے......

---

(۱) غنیۃ الطالبین ص ۲۸۸ مترجم مطبوعہ مکتبہ مدینہ لاہور

Scanned with CamScanner

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان المعظم کے آخری دنوں میں استقبال رمضان کے طور پر......اس رمضان کی آمد، اس کی عظمت اور فضیلت کے طور پر اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عظیم الشان خطبہ ارشاد فرمایا......اور اس خطبے کے یہ جملے تھے

......کہ......

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ

اے لوگو! تم پر ایک بہت بڑا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے...... یہ مہینہ تم پر سایہ کرنے والا ہے......وہ اللہ کی رحمت کا مہینہ ہے......عظمت و برکت والا مہینہ ہے......شَهْرٌ عَظِيمٌ ......وہ بڑی عظمت والا مہینہ ہے......جس کو اللہ عظیم کہے اس کا مقابلہ دنیا میں کوئی نہیں کر سکتا ......اللہ کہے عظیم بڑی عظمت والا۔

لفظ عظیم کا استعمال:

آپ اگر قرآن اور حدیث کے مطالعہ پر غور کریں......! یہ عظیم کا لفظ ہی بڑا عظیم ہے......جس سے بڑائی میں کوئی چیز بڑی نہ ہو......اللہ نے اس جگہ پر عظیم کا لفظ استعمال کیا ہے جیسے...... وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ......اللہ بہت بڑی بلند ذات ہے......تو اللہ سے بڑھ کر عظیم کوئی نہیں ہے......یہ اللہ نے اپنی صفت بیان کی ہے

إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

محبوب ہم نے آپ کو سب سے بڑے اخلاق عطا کیے......سب سے بڑی عظمت والے اخلاق آپ کے مقدر میں رکھے ہیں......چنانچہ اللہ نے پیغمبر ﷺ کو صاحب خلق عظیم کہا......یہ آمنہ کے دریتیم کی وہ صفت ہے......جو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ میں سے کسی پیغمبرؑ میں اس کمال درجے کی اللہ نے صفت نہیں رکھی......یہ رسول اللہ ﷺ کا خاصہ ہے...... اس لئے اللہ نے لفظ عظیم استعمال کیا ہے۔

Scanned with CamScanner

......قران مجید کو کہا......

وَلَقَدْ آتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ

قران مجید وہ مقدس کتاب ہے...... جو سب سے بڑی عظمت والی کتاب ہے......

......اس لئے پیغمبر ﷺ نے فرمایا......

قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ

تم پر ایک ایسا مہینہ آ رہا ہے...... جو بہت بڑی عظمت والا مہینہ ہے...... نبی ﷺ عظیم مہینہ کہے اس سے بڑھ کر اور عظمت والا مہینہ کیا ہوگا؟

پھر اس مہینے کی کچھ خصوصیات ارشاد فرمائیں...... شَهْرٌ مُّبَارَكٌ......

ایسا برکت والا مہینہ...... جس میں برکت ہی برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے......

شَهْرُ رَحْمَةٍ......

یہ رحمت کا مہینہ ہے...... کہ برکت کا مہینہ ہے

رمضان کا مہینہ تین حصوں میں تقسیم:

اس روایت میں اللہ کے پیغمبر نے اس مہینے کو تین حصوں میں تقسیم کر کے فرمایا "اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ" "اَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ" "وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ" (۱) پہلے حصے میں خدا رحمت برساتے ہیں...... درمیانی حصے میں خدا مغفرت کے فیصلے کرتے ہیں...... اور آخری حصے میں اللہ تعالیٰ جہنمیوں کو جہنم سے آزاد کر کے جنت کا ٹکٹ عطا فرما دیتے ہیں۔

رمضان کی پہلی رات کو ایک فرشتہ کا امت محمد ﷺ یہ کو خطاب:

غالباً سیدنا عباسؓ کی ایک روایت ہے...... فرمایا جس وقت رمضان المبارک کا چاند نظر

---

(۱) عن سلمانؓ مشکوۃ ج ۱ ص ۱۷۴، کنز العمال ص ۲۲۲، عن ابی ہریرۃؓ کنز العمال ص ۲۱۶ ج ۸

آتا ہے...... اس رات آسمانی دنیا پہ ایک فرشتہ آتا ہے...... اور امت محمدیہ ﷺ کو مخاطب کر کے پوری رات یہ آواز دیتا ہے

یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ

اے نیکی کا دم بھرنے والے

عبادت کرنے والے

قران مجید پڑھنے والے

روزے رکھنے والے

ذکرواذکار اور تسبیح وتہلیل میں وقت گزارنے والے

مبارک ہو بڑی رحمت والا مہینہ آ گیا ہے...... بڑی عظمت والا مہینہ آ گیا ہے...... نیکی میں اضافہ کر...... کہ اگر روزانہ ایک پارہ پڑھتا تھا...... تو اب دو پارے پڑھنے شروع کردے...... اگر دو پڑھتا تھا...... تو اب چار شروع کردے...... اگر پہلے روزوں کا اہتمام نہیں کرتا تھا...... تو اس مہینے میں اہتمام شروع کردے...... عام دنوں میں تو تسبیح نہیں پڑھتا تھا...... تو ان دنوں میں تو تسبیح کثرت سے پڑھ...... اللہ کا نام تو زیادہ کثرت کے ساتھ لے

یہ نیکی کا وہ مہینہ ہے...... جس میں نیکی کے اجر کو بڑھا دیا گیا ہے

اور پھر دوسرا جملہ کہتا ہے یَا بَاغِیَ الشَّرِّ

اے برائی کرنے والے......! برائی کو پھیلانے والے......!

اے برے کام کرنے والے...... یہ برکت اور رحمت کا مہینہ آ گیا ہے

اب کچھ تو شرم کر برائی سے باز آجا...... برائی کرنے والے تھوڑا سا برائی سے باز آجا...... نیکی کرنے والے نیکی میں اضافہ کر......!

آپ کو علم ہونا چاہیے...... کہ یہ اس کی برکت ہوتی ہے...... کہ آدمی رمضان میں نیکی کی طرف زیادہ مائل ہو جاتا ہے...... بدکاریوں سے خود بخود محفوظ ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

پانچ چیزیں صرف امت محمدیہ ﷺ کے لیے مخصوص:

حضرات محترم...... ایک اور جگہ پر تفصیل سے ایک حدیث ہے...... جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں کو خصوصیت سے فرمایا...... کہ رمضان المبارک میں اللہ تعالی میری امت کو وہ پانچ نعمتیں عطا کرتے ہیں...... جو اس سے پہلے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی امتوں میں سے اللہ نے کسی کو نہیں دیں...... یہ صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا خاصہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... ان میں سب سے بڑی ایک چیز یہ ہے...... کہ رمضان المبارک کے مہینے میں اللہ شیاطین کو قید کر دیتے ہیں...... اس کی جب پہلی رات آتی ہے...... تو خدا کی طرف سے جہنم کے داروغوں کو حکم ہوتا ہے...... کہ جو سرکش شیاطین ہیں...... ان سب کو قید میں ڈال دیا جائے...... انہیں اپنی جگہ محفوظ کر دیا جائے...... اور ان سب کو قید کر دیا جاتا ہے...... ان کے قید ہونے کے نتیجے میں آدمی بہت سے گناہوں سے محفوظ ہو کر نیکی کی طرف مائل ہو جاتا ہے...... اور اگر ہلکی پھلکی سی جو لغزشیں ہو جاتی ہیں...... تو اس میں آدمی کے اپنے نفس کا یا وہ جو چھوٹے شیاطین بچے ہوئے ہوتے ہیں...... جو ان کے داؤ اور قبضے میں پھنس جائیں...... وہ ان پر اپنا داؤ چلا دیتے ہیں...... وہ ان پر کنٹرول کرنا شروع کر دیتے ہیں...... وہ لوگوں کو غلط کاموں کی طرف بہکاتے ہیں...... پھر آدمی سے چھوٹی غلطیاں ہو جاتی ہیں ورنہ اس مہینے میں غلطیوں کا عام طور پر امکان نہیں ہوتا...... آدمی اس مہینے میں فطری طور پر نیکی کی طرف مائل ہو جاتا ہے...... یہ اس بابرکت مہینے کی عظمت ہے...... یہ اس مہینے کی خصوصیت ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا...... جو اس مہینے میں نفل ادا کرے گا...... اللہ اس کو فرضوں کے برابر اجر عطا کر دیتے ہیں...... کوئی آدمی فرض ادا کرے تو ستر فرضوں کا اجر اسے ملتا ہے۔

Scanned with CamScanner

رمضان کے مہینے میں مومن کے رزق میں اضافہ:

ایک بڑی مشہور حدیث ہے......کہ حضور ﷺ نے فرمایا......رمضان المبارک کا ایسا مہینہ ہے......کہ جس میں

يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ

اللہ اس مہینے میں مومن کے رزق میں اضافہ فرما دیتے ہیں

اس پر غور کریں......آدمی سوچتا ہے......کہ کھانے سے رک گیا......پینے سے رک گیا......مومن کے رزق میں یہ کیا اضافہ ہوا......نہ کھایا نہ پیا......سارا دن بھوک اور پیاس برداشت کی ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں......مومن کے رزق میں اضافہ ہو جاتا ہے......اور اضافہ بھی مومن کے رزق میں ہوتا ہے......کافر کے رزق میں اضافہ نہیں ہوتا......انسان کو اس کی لذت کا اصل وقت پتہ چلتا ہے......کہ جب روزانہ شام کو دستر خواں پر مختلف قسم کی نعمتیں سامنے آئی ہوئی ہوتی ہیں......جو پورے سال میں کبھی دیکھنے......اور کھانے کو تو نہیں ملیں لیکن اس مہینے میں اللہ اضافہ کر دیتے ہیں......اور ایک مطلب اس کا یہ بھی ہے......کہ اس مہینے میں جو مومن اپنے رزق کے اضافہ کی دعا کرے......خدا پورے سال کے رزق کے اضافے کا فیصلہ فرما دیتے ہیں......چونکہ یہ رزق بڑھانے کا مہینہ ہے......اور اہل تصوف نے اس پر ایک عجیب نکتہ لکھا ہے۔

اہل تصوف کا رزق المومن پہ عجیب نکتہ:

وہ یہ ہے......کہ مومن کا رزق بڑھتا ہے......کافر کا نہیں بڑھتا......وہ کیسے......میرے دوستو......مومن کے دو قسم کے رزق ہیں......ایک تو یہ آدمی کے جسم کو رزق ضرورت ہوتی ہے......یعنی اس جسم کو غذا کی ضرورت ہوتی ہے......دوسرا یہ ہے......کہ مومن کی روح کو بھی

غذا کی ضرورت ہوتی ہے...... جسم کو جس غذا کی ضرورت ہوتی ہے...... وہ تو کھانا اور پینا ہے...... اور روح کو جس غذا کی ضرورت ہے وہ نماز ہے...... روزہ ہے...... صدقہ اور خیرات ہے...... ذکراذکار تسبیح وتہلیل ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں...... اس مہینہ میں مومن کے رزق میں اضافہ ہو جاتا ہے...... پہلے اگر روزانہ ایک تسبیح پڑھتا تھا...... تو اس مہینے میں اضافہ ہو گیا...... دو، دو چار، چار تسبیحات پڑھنا شروع کر دیں...... پہلے ایک پارہ تلاوت کرتا تھا...... تو اب پانچ تلاوت کرتا ہے...... عام دنوں میں نفل پڑھتا تھا...... تو نفل عام ہوتی تھی...... اللہ کہتا ہے...... کہ ہم نے تمہارے روحانی رزق کو بھی بڑھا دیا ہے...... کہ پڑھو نفل، لیکن اجر فرضوں کے برابر کروں گا...... اللہ روحانی رزق میں اضافہ کر دیتے ہیں...... کہ تم روحانی طور پر ایک فرض ادا کر رہے ہو...... ہم ستر فرض کا اجر عطا فرمائیں گے...... روحانی طور پر رزق میں اللہ اضافہ فرما دیتے ہیں...... کہ اللہ فرشتوں کو بھیجتے ہیں...... جو فرشتے آ کر ان روزہ داروں کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں...... ان کے ساتھ آ کر عبادت میں شریک ہو جاتے ہیں...... ان کے ساتھ ریاضت میں شریک ہو جاتے ہیں۔

روزے کی عبادت کا دن پر اثر:

علماء نے لکھا ہے...... کہ روزہ ایک ایسی عظمت والی عبادت ہے...... جو طلوع فجر سے غروب شمس تک...... پورا دن کا ایک، ایک لمحہ اس روزہ رکھنے والے کے حصے میں عبادت لکھا جاتا ہے۔

نمازی آدمی جب تک نماز میں ہے...... عبادت ہے جب سلام پھیر کر فارغ ہوتا ہے تو فرشتہ نیکی لکھنے سے خاموش ہو جاتا ہے۔

زکواۃ دینے والے نے جب تک صدقہ اور خیرات کیا لکھنے والے فرشتے نے عبادت

Scanned with CamScanner

لکھی جب وہ عبادت کر کے فارغ ہو گیا تو فرشتہ بھی عبادت لکھنے سے فارغ ہو گیا۔

تلاوت کرنے والا جب تک قرآن پڑھ رہا ہے نیکی لکھنے والا فرشتہ اس کی عبادت لکھ رہا ہے جب وہ تلاوت کرنے سے خاموش ہو جائے گا تو فرشتہ عبادت لکھنا بند کر دیتا ہے۔

لیکن روزہ ایک ایسا عمل ہے کہ طلوع فجر سے لے کر غروب شمس تک آپ تلاوت کریں یہ فرشتہ تلاوت بھی لکھتا ہے ساتھ روزے کی عبادت بھی لکھتا ہے۔

آپ نماز ادا کر رہے ہیں یہ فرشتہ نماز کا اجر بھی لکھتا ہے ساتھ روزے کی عبادت بھی لکھتا ہے۔

اگر آپ خاموش بیٹھے ہیں...... تو یہ فرشتہ آپ کی خاموشی کو بھی لکھ رہا ہے...... اور ساتھ روزے کی عبادت کو بھی لکھ رہا ہے۔

رات کو آدمی جب سو جاتا ہے...... تو فرشتے نہ نیکی نہ برائی کوئی چیز نہیں لکھتے...... لیکن جب دوپہر کے وقت روزے دار نیند کرتا ہے...... اس کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں دل محو خواب ہوتا ہے...... اطمینان کے ساتھ سویا ہوا ہوتا ہے...... اسے کسی چیز کی فکر نہیں ہوتی...... مگر فرشتہ لکھ رہا ہے کہ یہ روزے کے ساتھ ہے اس کا ایک ایک سانس نیند والا اللہ کی عبادت میں لکھ دیا جاتا ہے...... روزہ ایک عجیب عمل ہے جس عمل کی خدا کی طرف سے اتنی بڑی جزا ملتی ہے۔

دو گناہ اور ان کا اثر:

گرامی قدر بزرگو...... آپ ناراض نہ ہوں تو ایک دو گناہ بھی بتا دوں کہ دو گناہ ایسے ہیں کہ آدمی جس حال میں بھی رہے فرشتے ان کو گناہ ہی لکھتے رہتے ہیں...... خواہ وہ کتنی بڑی ہی عبادت کیوں نہ کر رہا ہوں۔

Scanned with CamScanner

پہلا گناہ اور فقہی مسئلہ:

جس آدمی نے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی ہے...... یاد رکھیں کہ مرد کیلئے سونا پہننا حرام ہے اللہ کے نبی ﷺ نے مرد کو سونا پہننے سے منع فرمایا ہے...... آج کل ہماری نوجوان نسل کہتی ہے...... کہ مولوی صاحب سفر میں پہننے کی ضرورت ہوتی ہے ان کو یہ پتہ نہیں...... کہ سفر میں ڈاکو بھی انہی چیزوں کو چھین لیا کرتے ہیں...... آپ کو سونے کی انگوٹھی پہن کر جانے کی ضرورت نہیں...... آپ اپنی جیب میں بھی پیسے محفوظ رکھ سکتے ہیں...... بلکہ اور بھی محفوظ کرنے کے بہت سارے طریقے ہیں...... انگوٹھی پہننا یہ ایک بہانہ ہے...... جس کے ساتھ اللہ سے آدمی دھوکہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

جو آدمی سونا پہنتا ہے...... پیغمبر ﷺ کی شریعت نے سونا پہننا حرام قرار دیا ہے...... باوجود اس کے کہ جو یہ عمل کرتا ہے...... قیامت کے دن یہ سونا جہنم کی آگ سے گرم کر کے اسے داغ دیا جائے گا...... جب تک اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی رہے گی آپ نماز پڑھ رہے ہیں...... یہ فرشتہ عبادت لکھتا ہے...... اور ساتھ ہی دوسرا فرشتہ یہ بھی لکھتا ہے...... کہ یہ گناہ میں مصروف ہے...... آپ تلاوت کر رہے ہیں...... یہ فرشتہ عبادت لکھتا ہے...... اور دوسرا فرشتہ ساتھ یہ بھی لکھتا ہے...... کہ یہ گناہ میں مصروف ہے جو بھی اچھے سے اچھا عمل آپ کر رہے ہوں...... ایک فرشتہ عبادت لکھے گا اور دوسرا فرشتہ آپ کے اس گناہ کو گناہ لکھے گا...... کہ یہ آدمی گناہ میں مصروف ہے اور بہت بڑا جرم کر رہا ہے...... پھر آپ ایک اور بات پر غور کریں...... کہ یہ ایک اتنا بڑا گناہ ہے...... کہ آپ نیند کر رہے...... نیکی والا فرشتہ تو خاموش ہے کہ یہ سو گیا ہے...... لیکن گناہ والا فرشتہ لکھ رہا ہے...... کہ اس نے یہ گناہ کیا ہوا ہے

دوسرا گناہ:

دوسرا گناہ بڑا مشکل ہے...... کہہ دوں تو یقیناً بہت سارے چہرے پریشان ہوں گے

Scanned with CamScanner

وہ یہ ہے...... کہ جب میرے اور آپ کے چہرے پر اللہ کے نبی ﷺ کی پسندیدہ سنت نہیں ہوتی...... اور اسے اتروا کر پیشاب کی گندی نالیوں میں ڈال دیا جاتا ہے...... یہ اتنا بڑا جرم اور گناہ ہے...... کہ جس سے صرف پیغمبر ﷺ نہیں...... بلکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ؑ کے عمل کی توہین ہوتی ہے...... بعض لوگ کہتے ہیں...... کہ یہ سنت ہے...... کون سا فرض ہے...... یاد رکھو یہ صرف سنت نہیں...... بلکہ کوئی ولی اس وقت تک ولی نہیں بنتا...... جب تک اس کے چہرے پر پیغمبر ﷺ کی یہ سنت نہ ہو...... کسی پیغمبر کو اس وقت تک نبوت عطا نہیں ہوئی...... جب تک اس کے چہرے پر یہ سنت نہیں آئی...... یہ بہت بڑا منصب ہے...... اور جب تک آدمی کے چہرے پر یہ نہیں ہوتی۔

آپ نماز...... پڑھیں!

آپ ذکر...... کریں!

آپ تلاوت...... کریں!

آپ تسبیح...... پڑھیں!

جو کچھ بھی...... کریں!

ساری عبادتیں اپنی جگہ پر محترم ہیں...... لیکن ایک فرشتہ لکھتا ہے...... کہ یہ آدمی اس گناہ میں مصروف ہے...... یہ دو جرم ایسے ہیں...... جو ہر حالت میں لکھے جاتے ہیں وہاں روزے کی عبادت اتنی عظمت والی ہے...... جو ہر وقت ہی عبادت لکھی جاتی ہے...... یہاں یہ گناہ اتنے بدترین ہیں...... کہ ہر حالت میں گناہ ہی لکھے جاتے ہیں...... اسے نیکی نہیں لکھا جا سکتا۔

روزے دار کے منہ کی بو کی اللہ کے ہاں عظمت:

حضور اکرم ﷺ نے اس رمضان المبارک کی کچھ عظمتیں ارشاد فرمائیں...... اور اس

Scanned with CamScanner

کے کچھ اعمال ارشاد فرمائے ایک تو ارشاد فرمایا...... کہ اے لوگو...... یہ ایک ایسا بابرکت مہینہ ہے

خَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ......(۱)

روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک اور عنبر سے بھی زیادہ قیمتی ہے

اس پر غور کریں...... اس منہ کی بو سے مراد سارا دن روزہ رکھنے کے بعد...... عصر اور مغرب کے درمیان...... معدہ خالی ہونے کی وجہ سے آدمی کے منہ سے ایک ہوا محسوس ہوتی ہے بعض دفعہ آدمی کو وہ ہوا خود بھی محسوس ہوتی ہے...... آدمی محسوس کرتا ہے کہ میرے منہ میں عجیب ہوا پیدا ہوگئی ہے...... جس کو ہم برا محسوس کرتے ہیں...... اللہ کے نزدیک وہ مشک وعنبر سے بھی زیادہ قیمتی ہے کیوں...... اس لئے کہ یہ جو ہوا اندر سے پیدا ہوئی ہے...... یہ میرے اور آپ کے مسواک نہ کرنے کی وجہ سے نہیں ہوئی...... بلکہ اصل سبب اس کا یہ ہے کہ معدہ خالی تھا وہ اندر سے ایک ہوا نکل رہی ہے...... اور جو معدہ ہم نے خالی کیا ہے وہ اللہ کے حکم سے خالی کیا ہے...... معدہ اس لئے خالی ہوا ہے...... کہ پورا دن خدا کے حکم کی وجہ سے ہم نے کھایا پیا نہیں ہے اس لئے علماء نے لکھا ہے...... کہ مسواک اپنی جگہ پر سنت ہے...... اس کی وجہ سے مسواک کی سنت کو ترک نہ کیجئے۔

حضرت شیخ الحدیث کی عجیب تحقیق:

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ نے تو ایک عجیب جملہ لکھا ہے...... کہ یہ عمل بھی بڑا عجیب ہے...... جو قبیلہ محبت میں سے ہے...... عام آدمی اس کو نہیں سمجھ سکتا...... کہ جس سے پیار اور محبت ہو جائے جو محبوب بن جائے...... اس محبوب کی خامیاں بھی خوبیاں لگتی ہیں۔

---

(۱) عن ابی هریرة مشکوٰة ص ۱۷۳ ج۱، جامع ترمذی ص ۱۵۹ ج۱، صحیح البخاری ص ۲۲۵ ج۱، مسلم ص ۳۶۳ ج۱، ابن ماجه ص ۱۱۸

Scanned with CamScanner

جس سے محبت ہو جائے...... آدمی اس کی کمزوریوں کو بھی خوبیاں محسوس کرتا ہے......
روزے دار کے منہ سے آتی تو بو ہے...... لیکن یہ اللہ تعالی کو محبوب ہوتا ہے...... کہ میرے حکم سے اس نے کھانا چھوڑا ہے...... میرے حکم سے اس نے پینا چھوڑا ہے...... میرے حکم سے یہ بیوی سے دور ہوا ہے۔

میرے حکم سے اس شخص نے میرے فرمان کی پابندی کی ہے۔

دنیا کہے گی...... کہ اس کے منہ سے بدبو آ رہی تھی...... لیکن اللہ کہتا ہے...... کہ مجھ سے پوچھو...... کہ یہ مجھے کتنی پسند ہے۔

تمہیں خوشبو اتنی محبوب نہیں...... جتنا اس کے منہ کی بو مجھے محبوب ہے...... اللہ کا قرب اس آدمی کو بڑا نصیب ہوتا ہے۔

ماہ رمضان کی پہلی رات کو حوروں کا خطاب:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... رمضان المبارک کے مہینے میں روزانہ صبح وشام اللہ تعالی جنت کو سجاتے ہیں...... ایک روایت میں آتا ہے...... کہ جب رمضان المبارک کے مہینے میں پہلی رات کا چاند نظر آتا ہے...... تو جنت کی حوریں وہاں جنت کے فرشتوں سے مخاطب ہو کر...... اور اللہ سے متوجہ ہو کر کہتی ہیں...... کہ اے عرش والے اللہ! ہم نے پورے سال اپنے آپ کو تیار کیا ہے...... کون سے خوش نصیب ایسے ہیں...... جو ہمارے مقدر میں آتے ہیں۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں...... کہ جو میرے بندے اس رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں روزوں کا اہتمام کریں گے...... جو میرے بندے رمضان المبارک جیسے مقدس مہینے کا احترام کریں گے...... میں رب تم حوروں کا نکاح ان روزے داروں کے ساتھ کر دیتا ہوں۔

Scanned with CamScanner

دس لاکھ آدمیوں کی مغفرت کا فیصلہ:

ایک روایت میں آتا ہے...... کہ روزانہ شام کو افطار کے وقت اللہ تعالی دس لاکھ آدمیوں کی مغفرت کا فیصلہ فرماتے ہیں...... دیکھیں...... خدا کی رحمت کے خزانے رمضان المبارک میں اتنے وسیع ہو جاتے ہیں کہ جیسے لوگ کہتے ہیں...... کہ آج کل کپاس کا سیزن ہے...... اس لئے لوگ سیزن میں شادیاں بھی زیادہ کر رہے ہوتے ہیں...... کاروبار بھی زیادہ ہو رہے ہوتے ہیں...... کام کاج بھی زیادہ ہو رہے ہوتے ہیں...... اور اس سیزن سے ہر آدمی فائدہ اٹھاتا ہے۔

دوستو! رمضان بھی ایک سیزن ہے...... دوسرے لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں تم بھی فائدہ اٹھاؤ...... یہ کس چیز کا سیزن ہے......؟

یہ نیکیوں کا...... سیزن ہے

یہ تلاوت کا...... سیزن ہے

یہ عبادت کا...... سیزن ہے

یہ ریاضت کا...... سیزن ہے

میں اگلی بات نہ کہہ دوں...... کہ مہینہ دین کمانے کا بھی سیزن ہے...... اور دنیا کمانے کا بھی سیزن ہے...... کس کو خدا نہیں دیتا......؟

آج تاجر بڑے خوش ہیں...... کہ رمضان کا مہینہ آ گیا...... کپاس کا موسم بھی ہے...... بڑے لوگ آئیں گے...... کوئی کپڑا لینے کے لئے آئے گا...... چنانچہ بڑی چیزیں فروخت ہوں گی...... بھائی...... جہاں اپنے کاروبار کے متعلق سوچتے ہو...... وہاں اپنے اعمال کے متعلق بھی آدمی کو سوچ لینا چاہیے کہ اگر دولت زیادہ کمانا چاہتا ہوں...... تو یہاں شریعت کے احکامات کی طرف ہی زیادہ مائل ہو جاؤں۔

Scanned with CamScanner

چنانچہ رمضان المبارک کے اس بابرکت مہینے میں اللہ کی طرف سے یہ فیصلے ہوتے ہیں کہ روزانہ دس لاکھ آدمیوں کی مغفرت کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔

اللہ کے بے شمار خزانے:

کتابوں میں لکھا ہے...... کہ رمضان کی جب آخری رات آتی ہے...... تو اللہ تبارک وتعالی اس وقت فیصلہ فرماتے ہیں...... کہ اس پورے مہینے میں روزانہ دس لاکھ آدمیوں کی مغفرت ہوئی...... پورے مہینے میں جتنے لوگوں کی مغفرت ہوتی ہے...... تو آخری ایک رات میں اتنی مقدار کے برابر اللہ تعالی اور گناہگاروں کی مغفرت کا فیصلہ کر کے جنت کا ٹکٹ عطا فرما دیتے ہیں...... اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آتی...... وہ دینا چاہتا ہے لینے والے بنو

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

اپنے آپ کو اس قابل بنا...... اپنے آپ کو مالک کے دروازے پر لا...... تیرے مانگنے کی دیر ہے...... اس کے عطا کرنے میں کوئی دیر نہیں۔

انسان کو خدائی صدا:

میرے بھائیو! حدیث کی کتابوں میں آتا ہے...... کہ رمضان کی پہلی رات کو بھی صدا لگتی ہے اور لیلۃ القدر کی رات کو بھی صدا لگتی ہے...... ہر رات سحر کے وقت جس وقت ہم تہجد کے لئے اٹھتے ہیں...... تو اس وقت یہ آواز لگتی ہے...... اللہ فرماتے ہیں...... کہ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا...... بخش دوں...... ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا...... میں اپنی رحمت کے خزانے لوٹا دوں...... ہے مجھ سے کوئی چیز لینے والا...... میں اپنی رحمت کے دریا اس کو دینا چاہتا ہوں...... ہے کوئی دعائیں کرنے والا...... جس کی دعاؤں کو میں قبول کروں...... میرے اور آپ کے طلب میں تو تاخیر ہوتی ہے...... خدا کی عطا میں کوئی دیر نہیں ہوتی......

Scanned with CamScanner

حدیث پاک میں آتا ہے...... فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابٌ ......(۱) ہر دن رات میں اللہ دعائیں قبول کرتے ہیں...... صبح سحری کے وقت دعا قبول ہوتی ہے...... شام کو افطاری کے وقت بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

انسان پر خدائی احسان:

ایک روایت میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا...... کہ لوگو اللہ اور اس کے رحمت کے فرشتے...... ان لوگوں پر جو صبح سویرے اٹھ کر سحری کا کھانا کھاتے ہیں بیٹھ کر درود پڑھتے ہیں رحمت بھیجتے ہیں...... فرمایا صبح اٹھ کر سحری کا کھانا کھایا کرو...... اس کھانے میں خدا برکت نازل کرتے ہیں۔

کھانا خود کھاتے ہیں...... پیٹ اپنا بھرتے ہیں...... لیکن اس کھانے کو برکت کہا گیا...... اس کھانے میں برکت اتار دی گئی...... اس کھانے کو انبیاءؑ کی سنت قرار دے دیا گیا صرف یہاں تک بس نہیں...... بلکہ اس سے بھی بڑھ کر...... ایک نعمت خدا کی طرف یہ کہ صبح کے وقت دعا بھی قبول ہوتی ہے...... اور شام کو...... افطاری کے وقت بھی دعا قبول ہوتی ہے...... اور شام کو جب ہم دستر خوان پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں...... افطاری کا وقت آتا ہے...... اس وقت روزانہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہے...... لیکن یہ باتیں اس وقت ہونگی جب ہماری توجہ روزہ کی طرف ہوگی...... افطار کا وقت ہے...... ہم چیزوں کی طرف اگر متوجہ ہیں...... تو دعا قبول نہیں ہوگی...... اور اگر سحری کے وقت کھانے پینے میں بھی ہم لگے ہوئے ہیں تو دعاؤں سے محروم ہو جائیں گے اس لئے دعاؤں کی قبولیت چاہتے ہو تو ان چیزوں کا اہتمام کرنا چاہیے...... کہ صبح و شام اللہ کی رحمت متوجہ ہوتی ہے...... تو بندے کو اس رحمت سے فائدہ اٹھانا چاہیے...... آدمی صبح کو بھی دعا مانگے...... اور شام کو بھی دعا مانگے۔

---

(۱) مسند احمد ص ۱۷۳ ج ۱، صحیح البخاری ص ۲۲۵ ج ۱، ترمذی ص ۱۴۷ ج ۱، ابن ماجہ ص ۲۱۸

Scanned with CamScanner

تین انسان جن کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی:

ایک حدیث میں آتا ہے کہ...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ (۱)

لوگو! تین آدمی ایسے ہیں جن کی دعا خدا کبھی رد نہیں کرتا وہ جب ہاتھ اٹھاتے ہیں تو اللہ کی رحمت جوش میں آتی ہے...... اور اللہ ان آدمیوں کی دعاؤں کو قبول فرما لیتے ہیں

فرمایا کہ......

اَلصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ

روزہ دار جب افطار کے وقت دعا مانگتا ہے...... تو اللہ قبول کر لیتے ہیں...... اور جونہی وہ دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتے ہیں...... روزانہ افطار کے وقت اس کی دعا قبول ہوتی ہے دوسرا فرمایا کہ......

اَلسُّلْطَانُ الْعَادِلُ

منصف بادشاہ...... منصف جج وہ حاکم جو عدالت کی کرسی پر بیٹھتا ہے...... اور اللہ نے اسے فیصلے کے اختیارات سونپے ہوئے ہیں اگر یہ انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے ہیں...... تو یہ جب بھی دعا کرتے ہیں...... اللہ تعالیٰ اسی وقت اس کی دعا قبول فرما لیتے ہیں......

تیسرا فرمایا کہ...... وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ

مظلوم کی جب آہ نکلتی ہے...... اللہ کا عرش ہل جاتا ہے...... اللہ مظلوم کی دعا کو فوراً قبول کر لیتے ہیں۔

ماں باپ کی اولاد کے بارے میں دعا:

ایک روایت میں یہ بھی ہے...... وَفِیْ رِوَایَةٍ وَدُعَاءُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ (۲) کہ بچہ کے ماں

---

(۱) مشکوٰۃ ص ۱۹۵ ج ۱ (۲) مشکوٰۃ ص ۱۹۵ ج ۱، ترمذی ص ۱۲ ج ۲

باپ جب بھی اپنی اولاد کے حق میں دعا مانگتے ہیں۔

اے اللہ......... میرے بچے کو نیک کر......!

اے اللہ......... میرے بچے کو صالح کر ......!

اے اللہ......... میرے بچے کا مقدر اچھا بنا......!

اے اللہ...... میرے بچوں کی عمروں میں برکت عطا فرما......!

ماں باپ کے دل سے جب بھی اولاد کے حق میں دعا نکلتی ہے...... فرمایا یہ دعا فوراً قبول ہوتی ہے...... اس کی قبولیت میں کوئی تاخیر نہیں ہوتی۔

والدین کو ممانعت:

اس لئے اولاد کے مسئلے پر احتیاط کیا کریں...... کبھی بددعا نہ دیا کریں...... اگر والدین نے بددعا کر دی...... اور عرش ہل گیا...... اور یقیناً قبولیت کا وقت ہو...... تو بیٹے کی زندگی تباہ ہو جائے گی...... زندگی اس کی برباد ہو جائے گی...... تو والدین کو دکھ ہوگا...... اسلئے احتیاط کرنا چاہئے۔

عبادت ہی عبادت:

میرے محترم دوستو!...... یہ بڑی عظمتوں والا مہینہ مسلمانوں پر آیا ہے...... جس کا ایک ایک لمحہ عبادت ہے۔

صبح کو اٹھتے ہیں ...... تو...... عبادت ہے

سحری کر رہے ہیں...... تو...... عبادت ہے

کھانا کھا رہے ہیں...... تو...... عبادت ہے

پانی پی رہے ہیں...... تو...... عبادت ہے

اذان ہوئی ہے...... تو...... عبادت کا وقت ہے

Scanned with CamScanner

نماز پڑھ رہے ہیں......تو......عبادت ہے

نماز کے بعد اشراق تک وہاں بیٹھے رہنا......یہ ایک مستقل عبادت ہے اشراق پڑھیں تو بھی عبادت ہے۔

پھر اگر سونا چاہتے ہیں آپ نے کچھ آرام کیا ہے......یہ ایک مستقل عبادت میں لکھا جارہا ہے۔

شام کو افطاری کے بعد آپ نمازوں کا اہتمام کر رہے ہیں......تو عبادت ہے......کچھ دیر آرام کرتے ہیں......تو یہ سکون کرنا عبادت ہے

بیس رکعات تراویح کا اہتمام کیا ہے......اس کو عبادت میں لکھ دیا گیا ہے اگر ان تراویح کے اہتمام کے بعد جلدی سو گئے ہیں......تاکہ صبح میں جلدی اٹھ جاؤں......اس سونے کو بھی عبادت کہا گیا ہے۔

دنیا والو......! آپ تو میٹھی نیند کرتے رہتے ہیں فرشتے آپ کی نیند کو بھی عبادت لکھتے ہیں

......چونکہ یہ......

عبادتوں کا......مہینہ ہے

ریاضتوں کا......مہینہ ہے

مجاہدے کا......مہینہ ہے

تسبیح و تہلیل کا......مہینہ ہے

حمد و ثنا کا......مہینہ ہے

غمخواری کا......مہینہ ہے

ہمدردی کا......مہینہ ہے

Scanned with CamScanner

ملازمین کے بوجھ میں کمی:

اس لئے ایک حدیث میں آتا ہے...... کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو اپنے ملازموں کا بوجھ ہلکا کرو......(۱)

جب آپ کا پلے دار سوکلو کی بوری اٹھا کر جاتا ہے......اور اس کا جو پسینہ نکل رہا ہوتا ہے......اور اس کی جو حالت ہوتی ہے......کبھی اس کی کیفیت کو دیکھ کر ذرا اپنی زندگی کی طرف ہی نظر ڈال لیا کرو ......کہ......

اگر مجھے روزہ ہے تو روزہ اس کو بھی ہے......اگر مجھے بھوک اور پیاس محسوس ہوتی ہے تو اس کو بھی محسوس ہوتی ہے......اگر میں ضرورت مند ہوں تو ضرورت مند وہ بھی ہے۔

روزہ افطاری کا اجر:

اور پھر اللہ کے پیغمبر ﷺ نے کچھ فضیلتیں ارشاد فرمائیں......حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی روزے دار کا روزہ افطار کرادے......اسے روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب ہوگا......اور ساتھ ہی فرمایا کہ جو آج کل لوگوں کو شبہ ہوتا ہے......اگر روزہ دار کو روزہ رکھوادیں تو اس کا اپنا روزہ ختم ہو جاتا ہے۔

علامہ ندیم صاحب کا حیرت انگیز جواب:

کل ایک آدمی مسئلہ پوچھنے کیلئے آیا......کہ میں بیمار ہوں ......میں کسی کو روزہ رکھوانا چاہتا ہوں......اور میں نے سنا ہے کہ جس کو روزے رکھواؤ میرے روزوں کا تو اجر مجھے مل جائے گا جو روزہ رکھ رہا ہے......میرے کھانے سے اسے ثواب نہیں ملے گا......میں نے کہا......کہ وہ کسی دنیا کے حکمران کے خزانے نہیں......وہ اس مالک کے خزانے ہیں......جس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے۔

---

(۱) مشکوۃ ص ۱۸۹ ج ۱

Scanned with CamScanner

میرے دوستو......! ایک حدیث بڑی مشہور ہے......سب جانتے ہیں

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (۱)

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے......کہ اس پر اگر غور کریں......تو آپ حیران ہو جائیں گے......کہ اعمال کا لفظ بھی جمع ہے اور نیات کا بھی جمع ہے......یعنی جس عمل میں جتنی نیتیں آپ کرتے چلے جائینگے اللہ اتنے عمل قبول کر کے اجر عطا فرمائے گا......مثلاً آپ نے دس کھجوریں لیں اور دس آدمیوں کو دے دیں......یہ نیت کی کہ میں دس آدمیوں کو روزہ کھلوا رہا ہوں......آپ کو ان دس آدمیوں کو روزہ کھلوانے کا اجر ملے گا جتنا دس آدمیوں نے روزہ رکھا ہے......اور پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے تو ہر آدمی کو اتنی استطاعت اور طاقت نہیں ہے......کہ ہر آدمی دوسرے کو روزہ کھلوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے مراد پیٹ بھر کر کھلانا نہیں ہے......اگر آپ نے ایک کھجور دے دی ہے......یا آپ نے پانی کا ایک گھونٹ دے دیا ہے......آپ نے اسے کوئی اور ایسی چیز دیدی ہے جس سے اس نے روزہ افطار کر لیا ہے اگر ان میں سے کسی ایک چیز سے وہ روزہ افطار کر لیتا ہے......آپ کے حصے میں اجر اس کے برابر لکھا جاتا ہے۔

دستر خوان پر مختلف نعمتیں اور مختلف آدمی:

ایک اور بات بھی یاد رکھیں کہ دستر خوان پر مختلف نعمتیں آئیں......اور مختلف آدمیوں نے بھیج دیں......افطاری کا وقت ہے......اب دس آدمیوں کے کھانے وہاں رکھے ہیں بھائی جس سے پہلے روزہ کھلے گا یقیناً اجر اسکو ملے گا......باقیوں کے حصے میں اجر ہوگا یا نہیں کہیں وہ محروم تو نہیں ہو جائینگے۔

---

(۱) صحیح البخاری و صحیح المسلم

علماء نے لکھا ہے کہ اس دستر خوان پر جتنے آدمی بیٹھے ہیں جتنی نعمتیں کھار ہے ہیں جس جس کی آئی ہوئی نعمتوں سے افطار کر رہے ہیں ان سب کو اللہ تعالیٰ اتنا ہی اجر دے گا جتنا کہ وہ روزہ رکھنے والے کو دے گا اس لئے کہ اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہے ہر آدمی کی نیت یہ ہے کہ میں افطاری کرادوں اس لئے اگر پچاس آدمی بھی یہ محنت کر کے کوئی چیز لے آئیں اور وہاں رکھ دی گئی ہیں سو آدمی اگر اس سے روزہ افطار کرتے ہیں اور پچاس آدمی افطار کراتے ہیں ہر ایک آدمی کو اللہ سو سو آدمیوں کے روزے کا ثواب دے گا اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہے چونکہ یہ ایک غم خواری کا مہینہ ہے ہمدردی کا مہینہ ہے۔

اللہ کے راستے میں ایثار و قربانی کا مہینہ ہے اللہ کے پیغمبر ﷺ نے بڑی عظمتیں اس مہینے کی ارشاد فرمائیں۔

ایک مردود کے لئے ہادی عالم ﷺ کی بددعا:

ایک حدیث مشہور ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو اللہ اسے تباہ و برباد کرے خدا اس کو ہلاک کرے جو رمضان کا مہینہ پائے اور رمضان کے مہینے کا احترام کرے اور جنت کو حاصل نہ کر سکے وہ خدا کی رحمت سے دور ہے۔

ہم روزے رکھتے ہیں جس وقت ہم روزے میں اعمال صالحہ نہیں کرتے اور روزہ کے اندر روزے کے آداب کا لحاظ نہیں کرتے اس کے عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

روزے کے آداب اور نظر کی حفاظت:

حضرات محترم روزے کے آداب یہ ہیں وہ روزہ دار روزہ رکھنے کے بعد ان چیزوں کی حفاظت کرے نظر کی حفاظت کرے یہ سب سے بڑی چیز ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔

حضرت علیؓ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ نظر اگر اچانک کسی

Scanned with CamScanner

پر پڑ جائے تو پھر کیا کیا جائے ...؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... کہ پہلی نظر معاف ہے ... اب اگر پہلی نظر کے بعد جب دیکھے گا ... تو یہ دیکھنا آنکھ کا زنا لکھا جائے گا۔

علامہ خالد محمود صاحب سے سوال جواب:

ہمارے ایک لندن کے عالم علامہ خالد محمود ہیں ... ان سے کسی نے پوچھا کہ پہلی نظر کی حد کیا ہے ... علامہ صاحب نے کہا ہے ... کہ جب تک دیکھ سکتے ہو ... وہ آدمی حیران ہوا ... اس نے کہا کہ اس کا معنی پھر چھٹی ہے ... علامہ صاحب نے فرمایا کہ نہیں اس نے کہا ... پھر کیسے ...؟

علامہ صاحب نے فرمایا کہ یہ آنکھ آدمی کی جب جھپکتی ہے ... یہ اس کے بس کی بات نہیں ہوتی ... کہ وہ اس کو روکے رکھے نظر پڑی آنکھ جب جھپکی نظر ختم اب آنکھ جھپکنے کے بعد اگر نظر گئی ہے تو یہ اس کا گناہ ہے ... اس لئے اگر کوئی چیز سامنے آجائے ... جس پر نظر ڈالنی ہو ... اس پر نظر پڑے تو فوراً اپنی نگاہ کا احتساب کرو ... اس پر کنٹرول کرو ... تاکہ یہ نظر اس پر جم نہ جائے ... اسے دیکھتے ہوئے نظر رک نہ جائے۔

غیبت اور زبان کی حفاظت:

سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ نظر کی حفاظت کریں ... اور زبان کی بھی حفاظت کریں ... اچھی بات کریں ... اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... کہ روزے دارو ... اگر کوئی آدمی آ کر تنگ کرے ... تو ایک جملہ کہہ دیا کرو ... کہ یار چپ رہ میں تو روزے سے ہوں اس کیساتھ بحث نہ کرو ... تکرار نہ کرو ... اختلاف نہ کرو ... اصرار نہ کرو ... اس کے ساتھ مقابلہ بازی نہ کرو۔

ایک جملہ کہہ کر اپنی جان چھڑا لیا کرو ... یار چپ رہ میں تو روزے سے ہوں تو بولتا رہ میں تو بولتا نہیں میں روزے سے ہوں اپنے آپ کو خاموش رکھا کرو ... کسی کی غیبت نہ کیا کرو بڑی مشہور حدیث ہے کہ دو عورتیں بیٹھ کر غیبت کر رہی تھیں ... اور روزے کا ماتم ہو رہا

Scanned with CamScanner

تھا...... وہ بھوک اور شدت سے مرگئیں...... اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو کہو کہ قے کریں...... جب قے کی گئی...... تو منہ سے بوٹیاں نکلیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ...... تم نے مسلمان بھائی کا گوشت کھایا ہے...... جس کی تم نے غیبت کی ہے یہ ایسا ہے...... جیسے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے...... تم نے اتنے بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے...... اور یہ بات ذہن میں رکھئے...... کہ بداعمالی سے روزہ اتنا متاثر ہوتا ہے...... کہ آدمی کو بھوک پیاس کی شدت ستانے لگی...... آدمی پریشان ہو جاتا ہے...... اسلئے اپنے آپ کو ان چیزوں سے محفوظ رکھیے۔

کسب حلال اور تاجر:

روزے کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ حلال کھائے...... دکاندار صاحبان ...... تاجر صاحبان اس پر غور کریں...... اللہ کے نبی ﷺ نے آپ کیلئے جنت کے دروازے عجیب طریقے سے کھولے ہیں......

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ (۱) سچے اور امانت دار...... دیانتدار تاجر قیامت کے دن انبیاءؑ صدیقین ؓ اور شہداء کے ساتھ اللہ ان کا حشر فرمائے گا کتنی بڑی بات ہے......؟

تجارت اپنی کر رہے ہو
پیسہ اپنے لئے...... کما رہے ہو
جمع اپنے لئے...... کر رہے ہو
لیکن اس ارادہ سے...... کر رہے ہو

کہ میں پیغمبر ﷺ کی ایک سنت کو زندہ کر رہا ہوں...... پیغمبر ﷺ نے بھی دیانت

---

(۱) عن ابی سعید مرفوعا مشکوۃ ص ۲۴۳ ج ۱ جامع ترمذی

Scanned with CamScanner

اور صداقت کے ساتھ تجارت کی ہے...... آپ نے اگر کسی کو دھوکہ نہیں دیا اس نیکی کی وجہ سے قیامت کے دن حشر انبیاءؑ کے ساتھ ہوگا صدیقین کے ساتھ ہوگا شہداء کے ساتھ ہوگا یہ کتنی بڑی نعمت ہے...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ...... قیامت کے دن ہر تاجر فاجر اٹھایا جائے گا...... بدکار ہوگا...... فاجر ہوگا...... اس کے سر پر گناہوں کا انبار ہوگا...... مگر جس تاجر نے تجارت کرتے ہوئے اللہ کا خوف سامنے رکھا...... اور نیکی کی اور سچائی کی گفتگو کی...... تو جھوٹ نہیں بولا اور نیکی یہ کی ...... کہ اس سے اخلاق سے پیش آیا...... اور اس نے تقوی کیا کہ اس کو دھوکہ نہیں دیا...... اگر اس طریقے سے تجارت کرتا ہے تو قیامت کے دن انبیاءؑ کے اور شہداءؒ کے ساتھ اٹھایا جائے گا مفت میں نیکی کرنے کا موقع ہے کہ تجارت اپنی کیجئے اور جنت مفت میں کما لیجئے۔

میرے محترم دوستو...... روزے کے آداب میں سے ایک یہ ہے...... کہ ہاتھوں کی حفاظت ہو...... کہ وہ غلط نہ اٹھیں...... پاؤں کی حفاظت ہو...... کہ وہ غلط نہ چلیں...... ان چیزوں کا اہتمام کریں۔

ماہ رمضان میں چار کام کرنے والے:

آخر میں چار چیزیں وہ بتانا چاہوں گا...... کہ جو اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمائی تھیں...... کہ ان چار کاموں کا تم اہتمام کرو...... ایک تو یہ ہے...... کہ اس مہینے میں کلمہ طیبہ کثرت سے پڑھا کریں...... افضل الذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ...... سب سے بہترین ذکر اللہ کا نام لینا ہے...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا ہے...... دوسرا کام یہ ہے...... استغفار اس مہینے میں بکثرت پڑھا کرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... طُوبٰی لِمَنْ وُجِدَ فِی صَحِیفَتِہٖ اِسْتِغْفَارًا کَثِیرًا(۱) کہ سب سے بڑا خوش نصیب وہ آدمی ہے جس کے نامہ اعمال میں

---

(۱) عن عبد الله بن عمر مرفوعا مشكوة ص ٢٠٦ ج ١ سنن ابن ماجه

استغفار زیادہ ہوگا۔

ایک تو کلمہ طیب کی کثرت کیجئے......دوسرا استغفار کی کثرت کیجئے......استغفار سے اللہ گناہوں کو دھو دیتا ہے......اور تیسری چیز جو اس مہینے میں کثرت سے کرنے کی ہے...... وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جنت کی طلب کیا کرو......دیکھیں......دنیا کی چیزیں ہم لوگ طلب کرتے ہیں......کہ اے اللہ زمین دے......اے اللہ رقبہ دے

اے اللہ میرے مقدمہ کا اچھا فیصلہ ہو جائے

اے اللہ میری شادی اچھی جگہ ہو جائے

اے اللہ میری دکان اچھی چل جائے

اے اللہ میرا فلاں مشکل مسئلہ حل ہو جائے

اے اللہ میری بیوی نیک فطرت ہو جائے

خدا بدفطرت بیوی سے ہر انسان کو بچائے وگرنہ آدمی کو جہنم کی آگ کے انگارے دنیا میں چھونے لگ جاتے ہیں اس کیلئے دنیا ہی جہنم بن جاتی ہے۔

میرے محترم دوستو......! دنیا کے مسائل کا حل ہم سوچتے ہیں......خدا کیلئے تم کبھی آخرت کا بھی سوچ لیا کرو......اے اللہ جنت کا راستہ آسان کر دے ......اے اللہ جنت عطا فرما دے......اے اللہ جنت کی نعمتوں سے مالا مال کر دے......اس لئے جنت کے واقعات پڑھتے ہیں......تو آدمی کو محسوس ہوتا ہے......کہ یہ واقعی کتنی بڑی نعمت ہے......کتنی بڑی عظمت کی چیز ہے......جس سے ہم محروم ہیں......جس کا ہمارے ذہن میں تصور ہی نہیں ہے......اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے......کہ میں نے جنت میں وہ چیزیں دیکھیں......جو نعمتیں کسی آنکھ نے دیکھی نہیں......جو کسی کان نے سنی نہیں......کسی کے دل میں ان نعمتوں کا تصور نہیں گزرا......کہ کیسی نعمتیں ہیں۔

میرے محترم دوستو......! جنت کی طلب کیا کریں......اور جہنم سے پناہ مانگا کریں اور

Scanned with CamScanner

صرف جہنم سے ہی نہیں بلکہ اللہ کی ہر آفت سے پناہ مانگا کریں...... حساب کتاب کی سختی سے پناہ مانگا کریں...... اور سکرات کی موت سے پناہ مانگا کریں...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے...... موت کے وقت جو جھٹکے لگتے ہیں اے اللہ میں اس سے بھی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں...... جب آدمی کسی کو مرتے دیکھتا ہے...... تو اس کو اپنی موت کا منظر آنکھوں میں آجائے...... تو پتہ چل جاتا ہے خاص طور پر ان چیزوں کا خیال کرنا چاہئے۔

آخری بات یہ ہے کہ یہ قرآن مجید کا مہینہ ہے...... اس مہینے میں قرآن کی تلاوت کثرت کے ساتھ کیا کریں...... اللہ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حضور ﷺ کی آمد

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ…… ٥ بِرِسَالَةِ مَنِ اخْتَصَّهٗ مِنْ بَیْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَجَوَاهِرِ الْحِکَمِ ……وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ…… مَا نَطَقَ اللِّسَانُ بِمَدْحِهٖ وَنَسَخَ الْقَلَمُ…… اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ…… ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ……لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ……

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ……وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ……صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ…… وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ…… وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ…… وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ……

اشعار

مجھ پر بھی نگاہ لطف وکرم اک بار خدایا ہوجائے
ہوجاؤں فدائے حبیب خدا جینے کا بہانہ ہوجائے

یہ شان رسالت کیا کہئے یہ جاہ وجلالت کیا کہئے
ہو جائے قمر دو ٹکڑے اگر انگلی کا اشارہ ہوجائے

فاروق سے کوئی پوچھے تو وہ چشم کرم جس پر بھی اٹھے
اللہ کا دشمن پل بھر میں اللہ کا پیارا ہوجائے

رہ رہ کے مچلتی ہے آقا مدت سے یہی حسرت دل میں

Scanned with CamScanner

ہر صبح میری جب آنکھ کھلے روضے کا نظارہ ہوجائے
کیا غم ہے مجھے طوفانوں کا میں طوفانوں سے کھیلتا ہوں
میں جب بھی پکاروں صل علی ہر موج کنارا ہوجائے

تمہید

قابل صد اعزاز وتکریم

واجب الاحترام

......بزرگو......

......دوستو......

......بھائیو......!

قرآن مجید نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو امت کے لئے نمونہ قرار دیا ہے ......جو آیت کریمہ میں نے پڑھی......اس کی روشنی میں......میں آپ کو چار باتیں بتا دیتا ہوں......جو سیرت کے چار پہلو ہیں۔

سب سے پہلے اللہ نے اپنے احسان کا تذکرہ کیا......فرمایا

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ فرماتے ہیں مومنو......! بے شک میں نے تم پر سب سے بڑا احسان کیا......اللہ کے احسانوں کی کوئی انتہا نہیں......قرآن کہتا ہے......

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

اگر تم خدا کی نعمتیں شمار کرنا چاہو......تو شمار نہیں کرسکتے

زبان اس کی نعمت ہے......لباس اس کی نعمت ہے......آنکھیں اس کی نعمت ہیں......آنکھیں نہ ہوں......تو اندھے ہیں......پاؤں نہ ہوں......تو لنگڑے ہیں......دما

دماغ نہ ہو...... تو پاگل ہیں...... ابا اور اماں نہ ہوں...... تو یتیم ہیں...... کپڑے نہ ملیں...... تو ننگے ہیں...... کھانا نہ ملے...... تو بھوکے ہیں...... پانی نہ ملے...... تو پیاسے ہیں...... صحت نہ ہو...... تو بیمار ہیں...... زندگی نہ ہو...... تو مردہ ہیں۔

یہ ساری نعمتیں اس کی ہیں...... یہ سب کی سب نعمتیں دیکر خدا نے احسان نہیں جتلایا...... کھانے کی چیزیں دیں...... پینے کی چیزیں دیں...... صحت دی...... زندگی دی...... میں نے تم پر بڑا احسان کیا...... اللہ یہ ساری نعمتیں تیری ہیں...... لیکن خدا کہتا ہے...... کہ میں نے ایک ایسی نعمت دی...... جو دیکر میں نے کہا ہے...... کہ تم پر احسان کیا فرمایا...... لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

میرے محبوب ﷺ کے کلمہ خوان مسلمانو......! میں نے تم پر سب سے بڑا احسان یہ کیا ہے...... کہ میں نے اپنا محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے حوالے کر دیا ہے۔

احسان جتلانے کی وجہ:

آپ تو پڑھے لکھے لوگ ہو...... آپ میری بات سمجھ جائیں گے...... اللہ نے اس بات کا احسان کیوں جتلایا...... اس کے دو پہلو ہیں۔

ایک تو یہ ہے...... کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس کے محبوب ہیں......؟ (اللہ کے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم محبوب تو اللہ کے ہیں...... دنیا میں سب سے بڑا احسان یہ ہوتا ہے...... کہ کوئی اپنا محبوب کسی کو دے دے...... یہ بڑا احسان ہوتا ہے...... لوگ سب کچھ دوسرے کو دے دیا کرتے ہیں...... لیکن محبوب کوئی کسی کو نہیں دیتا...... آدمی کہہ دیتا ہے...... کہ جان پیش کروں گا...... لیکن محبوب اپنا نہیں دوں گا...... مال دے سکتا ہوں...... لیکن میرے یار کا نام نہ لے اولاد قربان کر سکتا ہوں...... مگر میرے محبوب کا نام نہ لے...... وطن چھوڑ سکتا ہوں...... میرے یار کا نام نہ لے۔

Scanned with CamScanner

میرے دوستو! اللہ کہتے ہیں...... کہ میرا کتنا بڑا احسان ہے...... کہ محمد محبوب تو میرے ہیں......لیکن سپرد میں نے تمھارے کردیا ہے...... یہ سب سے بڑا احسان ہے۔

ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے:

احسان کی عظمت اور اہمیت کو سمجھنے کے لئے ایک بات ذہن نشین کرلیں...... عربی کا ایک مقولہ ہے...... اَلْاَشْیَاءُ تُعْرَفُ بِالْاَضْدَادِ

کسی چیز کی اہمیت کو پہچاننے کے لئے اس کے مخالف کو دیکھا جائے...... اس کی ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں...... اس وقت ہم روشنی میں ہیں...... لائٹیں جل رہی ہیں اگر اندھیرا ہوجائے...... تو روشنی کی قیمت کا پتہ چل جائے۔

صحت مندو! تندرستو......! ہسپتال میں جاکر بیماروں سے پوچھا کرو کہ صحت کی کتنی قیمت ہے۔

زندگی کی قدر پوچھنی ہو......تو قبرستان میں جاکران کو دیکھ لیا کرو...... جو قبروں میں پڑے ہیں۔

دولت کی قیمت پوچھنی ہے...... تو کبھی اس فقیر اور بھکاری سے پوچھئے جس کو ایک وقت کی روٹی بھی میسر نہیں آتی...... ان سے پوچھو دولت کتنی بڑی نعمت ہے...... ہر چیز اپنے مقابل سے پہچانی جاتی ہے۔

اللہ کہتا ہے کہ مومنو......! میں نے تم پر سب سے بڑا احسان یہ کیا ہے...... کہ اپنا محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں عطا کردیا ہے۔

حضور ﷺ کی آمد سے پہلے معاشرے کی حالت:

توجہ کریں...... اس احسان کو بھی مثال سے سمجھیں...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے معاشرے کی کیا حالت تھی...... محبوب نے آکر کتنی بڑی تبدیلی کی ہے......

Scanned with CamScanner

آپ اندازہ کریں تبدیل کرنے میں جو اللہ نے احسان کیا...... اس احسان کا ہم شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔

جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے...... آمد سے پہلے کا زمانہ دیکھو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد کا زمانہ دیکھو...... زمین و آسمان کا فرق محسوس ہوگا۔

جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے تھے...... دنیا میں اللہ کو اللہ ماننے والا کوئی نہیں تھا...... کعبہ میں تین سو ساٹھ بت تھے۔

کتابوں میں لکھا ہے...... کہ بتوں کی پوجا ہوتی تھی...... کچھ بت بنائے جاتے تھے...... کچھ بیچے جاتے تھے...... بتوں کا کاروبار ہوتا تھا...... باقاعدہ بولیاں لگتی تھیں...... یہ دس روپے کا خدا...... یہ بیس کا خدا...... یہ پچاس کا خدا...... یہ سو روپے کا خدا...... یہ لکڑی کا...... یہ پیتل کا...... یہ سونے کا...... یہ چاندی کا...... پھر خدا کئی قسموں میں تقسیم ہوتے تھے۔

یہ آگ جلانے کا خدا

یہ پانی پلانے کا خدا

یہ کھانا کھلانے کا خدا

یہ صحت کا...... خدا

یہ بیماری کا...... خدا

یہ موت کا...... خدا

یہ کاروبار کا...... خدا

عجیب حال تھا...... وہ کعبۃ اللہ جس کو خلیل نے بنایا...... اور راتوں کے سناٹے میں خدا کے دربار میں اس نے آبادی کی دعائیں مانگی تھیں محبوب کی آمد سے پہلے اس گھر کعبۃ اللہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے ان کو...... پوجا جاتا تھا...... لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْ

مبین......

اللہ کہتے ہیں مومنو...... میں نے تم پر سب سے بڑا احسان کیا...... کہ خدا کے گھر میں تین سو ساٹھ خداؤں کی پوجا ہوتی تھی...... میں نے تمہیں وہ محبوب دیا...... کہ جس نے تمہاری جبین کو دردر کی ٹھوکروں سے بچا کر ایک خدا کے سامنے کر دیا...... یہ اللہ کا سب سے بڑا احسان ہے۔

حضور ﷺ کی آمد سے امت کو فائدہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو ہمیں ایک خدا ملا...... عبادت کے لائق ایک خدا یا کئی......؟ (ایک)

ہمارا اللہ ؟ (ایک)

حاجت روا؟ (ایک)

مشکل کشا؟ (ایک)

خالق؟ (ایک)

مالک؟ (ایک)

رازق؟ (ایک)

عبادت کے لائق؟ (ایک)

مخلوق بہت ہے...... خالق ایک ہے...... مملوک بہت ہیں...... مالک ایک ہے مرزوق بہت ہیں...... رزاق ایک ہے...... منگتے بہت ہیں...... داتا ایک ہے...... لینے والے بہت ہیں...... دینے والا ایک ہے...... طالب بہت ہیں...... مطلوب ایک ہے...... قاصد بہت ہیں...... مقصود ایک تھے...... محتاج بہت ہیں...... محتاجی سے پاک ایک ہے...... ضرورت مند بہت ہیں...... ضرورتوں کو پورا کرنے والا ایک ہے۔

Scanned with CamScanner

میرے دوستو۔۔ مخلوق ساری کائنات ہے...... خالق ایک ہے...... قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ...... اللہ فرماتے ہیں...... محبوب تو کہہ...... کہ اللہ ایک ہے۔

علماء نے عجیب نکتہ لکھا ہے...... کہ پیارے تو کہہ اس لئے...... کہ کافر تجھے مان چکے ہیں...... کہ تیرے جیسا سچا کوئی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تک نہیں آئے تھے...... ذرا تقابل کریں پہلے حالات اور آپ کی آمد کے بعد والے حالات کا موازنہ کریں۔

آقا ﷺ کی آمد سے قبل دنیا میں جہالت:

جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے...... صحابہؓ کہتے ہیں کہ جہالت کا حال یہ ہوتا تھا...... کہ سامنے کھڑے کھڑے جانور سے گوشت کاٹ لیتے۔

صحابہؓ کہتے ہیں...... کہ ہم چھری اٹھاتے سامنے کھڑے جانور کو ذبح بھی نہیں کرتے تھے بلکہ اس طرح اس کا گوشت کاٹتے...... جانور اچھلتا تھا...... ہم خوش ہوتے تھے۔

مسلمانو...... !اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نے ہمیں سکھایا...... کہ جب جانور کو ذبح کرنے لگو...... تو اس وقت چھری کو اچھا تیز کیا کرو...... تاکہ جانور کے گلے پر رک نہ جائے...... اتنی تیز چھری کرو...... کہ جلدی سے اسکے گلے کو کاٹے...... اگر جانور کو ذبح کرتے ہوئے...... تمہاری چھری اڑگئی...... جانور کو تکلیف ہوئی...... خدا کا عرش ہل گیا...... تو خدا تمہاری عبادت ضائع کردے گا

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

میرے پیغمبر ﷺ نے ہر ایک پر احسان کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف مومنوں کے لئے رحمت بن کر نہیں آئے...... ساری کائنات کے لئے رحمت بن کر آئے ہیں۔

حضور ﷺ کی آمد سے قبل ماں کی ناقدری:

Scanned with CamScanner

محبوب ﷺ کی آمد سے پہلے اور بعد کو بھی آپ دیکھیں...... جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے...... اس وقت دنیا میں ماں کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی...... آج اسلام نے ماں کی قدر و منزلت بتائی ہے...... خدا کی قسم دنیا کے کسی مذہب میں اتنی عزت نہیں ہے......

کتابوں میں لکھا ہے...... کہ بیٹے ماں سے کہتے امی...... ! میرا باپ تو مر گیا...... ہم نے باپ کی جائیداد کو تقسیم کیا ہے...... تو ہمارے باپ کی جائیداد کا حصہ ہے...... ماں کہتی بیٹے شرم کرو...... میں تمہاری ماں ہوں...... جواب دیتے...... کہ ماں تو تو اپنی جگہ پر ہے...... لیکن ہمارے باپ کی جائیداد کا حصہ ہے...... جس طرح باقی دولت تقسیم کی ہے...... تجھے بھی تقسیم کرنا چاہتے ہیں...... کتابوں میں لکھا ہے...... کہ پانچ پانچ بیٹے ماں کے ساتھ زنا کرتے تھے

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

مومنو اللہ کے احسان کو یاد کرو...... جب محبوب ﷺ دنیا میں تشریف لائے...... خدا کی قسم میرے محبوب پیغمبر ﷺ نے اماں حلیمہ ؓ کے قدموں میں چادر بچھائی...... سیدہ حلیمہ ؓ کو اس پر بٹھایا...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دباتے رہے...... اللہ کے پیغمبر ﷺ نے حلیمہ ؓ کو شربت پلایا...... دودھ پلایا...... جب واپس جانے لگیں...... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر چھوڑنے کے لئے گئے...... کسی نے پوچھا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ پراگندا بال...... یہ پریشان حال...... میلے کپڑے...... یہ بوڑھی سی عورت...... آپ نے اس کا اتنا استقبال کیا...... اتنا خیال کیا...... یہ کون تھی...... ؟ فرمایا یارو...... ! تم نہیں پہچانتے...... یہ دودھ پلانے والی میری ماں حلیمہ ؓ ہے

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ کا احسان ہے مومنوں پر

Scanned with CamScanner

حضور ﷺ کی آمد سے پہلے بہن کی ناقدری:

جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے تھے...... لوگ بہن پر ظلم کیا کرتے تھے...... بہن کی کیا حیثیت تھی...... مرنے والا اپنے بیٹوں کے نام ساری جائیداد وقف کر دیتا...... اپنی بیٹیوں کو لاتعلق کر دیتا...... جب وہ اس طریقے سے نہ کر سکتا...... تو بھائی بہن سے کہتے...... باپ ہمارا تھا...... تو تو ہمارے خاندان میں عورت کی حیثیت سے کتیا کے برابر بھی نہیں ہے...... اس لئے ہم تمہیں کوئی حصہ نہیں دیتے...... ساری جائیداد بھائی لے جاتے...... بیٹیوں کو کوئی حصہ نہیں دیا جاتا تھا...... خدا کی قسم بہن کی عزت وعفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے۔

حضور ﷺ کی بہن شیمہؓ گرفتاری کی حالت میں:

حدیث کی کتابوں میں آتا ہے...... کہ بی بی شیمہؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ رضاعی بہن ہے...... جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلاتی تھی...... جس وقت غزوہ طائف کے موقعہ پر یہ گرفتار ہو کر آئیں...... ہاتھوں میں ہتھکڑیاں تھیں...... عجیب کیفیت تھی...... سر پہ دوپٹہ نہیں...... گرفتار کرنے والے صحابہؓ سے پوچھتی ہے...... مجھے کہاں لے کر جاؤ گے......؟ بتایا کہ ہم تمہیں اپنے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں لے جا رہے ہیں بی بی شیمہؓ نے کہا...... جاؤ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا اسلام کہہ دو...... اور ان سے کہنا تمھاری بہن شیمہ تمہارے پاس آ رہی ہے۔

صحابیؓ کہتا ہے...... کہ میں حیران ہو گیا...... کہ یہ عورت کیا کہہ رہی ہے...... صحابیؓ دوڑتا ہوا گیا...... جا کر بتایا محبوب ﷺ ایک بڑی بہادر عورت ہے...... وہ عجیب باتیں کرتی ہے...... وہ کہتی ہے...... کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بہن ہوں...... میں تمہارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کندھے پر اٹھا کر لے جایا کرتی تھی...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ

Scanned with CamScanner

بکریاں چراتے تھے۔

محبوب ﷺ وہ آپ سے ملنا چاہتی ہے......وہ اپنا نام شیمہ ؓ بتاتی ہے......اس کے ہاتھوں میں ہتھ کڑیاں ہیں......اس کے سر پر دوپٹہ نہیں ہے...... تین سو قیدی اور اس کے ساتھ گرفتار کر کے لائے جا رہے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے......کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے......جب صحابیؓ کے یہ جملے سنے......تو بے تاب ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے......اور کندھوں سے کملی نیچے گر گئی......فرمایا شیمہ ؓ......!شیمہؓ کہاں ہے......؟میری بہن شیمہ یہ لے جاؤ میری چادر میری بہن کے سر پر جا کر ڈال دو......اس کے ہاتھ پاؤں کھول دو......اس کو آزاد کر دو...... اور اس کے ساتھ جو تین سو قیدی گرفتار کر کے لائے جا رہے ہیں......ان سب کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آج آزاد کر کے معاف کر دیا ہے۔

حدیث کی کتابوں میں ہے......جب بی بی شیمہؓ سامنے آ کر بیٹھی......تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے بیٹھے......فرمایا تو مجھ سے بڑی بہن ہے میرے دوستوں اور یاروں کو وہ دور تو بتا......جب تو میرے ساتھ بکریاں چرانے جایا کرتی تھی۔

شیمہ نے بتایا......کہ مجھے وہ پتھر بھی یاد ہیں......جو رسول اللہ کو سلام پیش کرتے تھے......

شیمہؓ نے بتایا......کہ میں ان درختوں کو جانتی ہوں......کہ جب اللہ ﷺ کے نبی ﷺ وہاں سے گزرتے......تو درختوں کی ٹہنیاں جھک جاتی تھیں......اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کہتی تھیں

اماں خدیجہؓ کی یاد اور اماں عائشہؓ کا سوال:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

آمد سے پہلے کی زندگی آمد کے بعد والی زندگی کا تقابل کریں......احسان کی عظمت تب سمجھ آتی ہے......جب تقابل سامنے آئے......کہ پہلے کیا دور تھا بعد میں کیا تھا۔

Scanned with CamScanner

میرے دوستو........! آج جو بیوی کی قدر و منزلت اسلام نے بتلائی ہے...... دنیا کے کسی اور مذہب میں نہیں ہے...... دوسرے مذاہب میں اس پر بحث کی گئی ہے...... کہ عورت انسان کی جنس میں سے بھی ہے...... یا کسی اور جنس سے ہے...... اسلام نے عزت دی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سامنے حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کا تذکرہ ہوا...... تو اماں عائشہؓ نے پوچھا محبوب ﷺ......! میری جوانی میری زندگانی میرا حسن و شباب میری خوبیاں آپ کے سامنے ہیں...... میرے ہوتے ہوئے آپ کو پینسٹھ سالہ بڑھیا یاد آتی ہے......؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ......! خدیجہؓ کو میں کیوں نہ یاد کروں...... آج جب گھر سے میں باہر نکلتا ہوں...... تو صحابہؓ میرا استقبال کرتے ہیں...... جب میں تیرے گھر کے اندر آتا ہوں...... تو دنیا مجھے ہدیے بھیجتی ہے...... میں اس خدیجہؓ کے احسانات کیسے بھلاؤں...... جب میں خدیجہؓ کے گھر سے نکلتا تھا...... لوگ مجھے پتھر مارتے تھے...... مجھے ساحر کہتے تھے...... مجھے مجنون کہتے تھے...... میرے راستے میں کانٹے بچھاتے تھے...... جب میں گھر میں واپس آتا...... تو سر سے پاؤں تک لہو لہان ہوتا تھا...... یہی خدیجہؓ تو تھی...... جو سر سے دوپٹہ اتار کر مجھ محمد کی مرہم پٹی کیا کرتی تھی...... لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

حضور ﷺ کی آمد سے قبل بیٹی کی ناقدری:

میری بیٹی سن...... آج بیٹی کی حیثیت سے اگر تجھے عزت سے دیکھا جاتا ہے...... تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہے...... آپ کو کہیں نہیں ملے گا...... کہ رسول اللہ کسی کے استقبال کے لئے کھڑے ہوتے ہوں...... مگر جب بی بی فاطمۃ الزہراءؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی آتی...... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جایا کرتے...... بیٹیوں والو سنو...... آج پاکستان کے جو لوگ بیٹیوں کی جائیداد غصب کر کے بیٹوں کے نام کر دیتے ہیں...... وہ

سنیں...... جب تک محبوب نہیں آئے تھے...... لوگ بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے ...... حدیث کی کتابوں میں ہے...... کہ ایک شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا...... کہ وہ اپنی بیٹی سے پیار کر رہا ہے...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیاری لگتی ہے......؟ عرض کیا محبوب ﷺ جب تک آپ نہیں آئے تھے...... میں نے اپنے ہاتھ سے گڑھا کھود کر سات بیٹیاں دفن کی ہیں۔

حضور ﷺ کے دور کا عجیب واقعہ:

ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس میں آیا...... عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کر لوں...... تو کیا میرے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے......؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاف ہو جائیں گے...... عرض کی محبوب ...... ایک ایسا گناہ بھی کیا ہے...... کہ جب مجھے یاد آتا ہے تو میری چیخیں نکل جاتی ہیں...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا گناہ کیا ہے...... چوری کی ہے......؟ کہا نہیں محبوب ...... شراب پی ہے...... نہیں آقا...... زنا کیا ہے......؟ نہیں محبوب ...... اس سے بھی بڑا گناہ کیا ہے...... ڈاکہ ڈالا ہے......؟ نہیں آقا ...... اس سے بھی بڑا گناہ کیا ہے...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... کیا گناہ کیا ہے...... بتاؤ تو سہی کہا محبوب جب آپ نہیں آئے تھے...... اس وقت میں ایک سفر پر جا رہا تھا...... میری بیوی حاملہ تھی...... میں نے اس سے کہا...... کہ اگر تیرے گھر لڑکا پیدا ہو...... تو اس کو زندہ رکھنا...... لڑکی ہو...... تو اس کو گڑھا کھود کر دفن کر دینا...... میں سفر پر چلا گیا...... کافی سالوں کے بعد میں واپس آیا۔

کہا یارسول اللہ جس وقت میں واپس آیا...... تو میں نے دیکھا...... کہ میرے گھر میں ایک چھوٹی سی بچی ہے...... بھولی بھالی ہے...... پیاری باتیں کرتی ہے...... اچھی گفتگو کرتی ہے...... بڑی پسند آئی...... جب رات آئی تو میں نے اپنی بیوی سے پوچھا...... یہ کون

ہے……؟ میری بیوی خاموش رہی…… میں نے کہا بتاتی نہیں……؟اس نے کہا…… بچی بات بتاؤں…… تو ناراض تو نہیں ہو گے……؟ کہا نہیں تو بتا…… اس نے کہا تیری بیٹی ہے جب میں امید سے تھی…… تو سفر پر چلا گیا تھا…… میں نے اس کو مارا نہیں تھا…… جب تم بھی گھر میں نہیں تھے…… میں بھی گھر میں اکیلی تھی…… اس کو مار دیتی تو اپنا وقت کیسے گزارتی…… میں نے اپنی اس بیٹی کو سینے سے لگا کر زندہ رکھا ہے۔

وہ شخص کہتا ہے…… محبوب صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پوری رات نیند نہ آئی…… کہ صبح اٹھ کر جب قریشیوں کے پاس جاؤں گا…… تو ابو جہل ابولہب کے پاس جاؤں گا…… تو وہ کہیں گے کہ کیا بات ہے……؟ تیری بیٹی ہے…… تیرا کوئی شخص داماد بنے گا……؟ تو اپنی بیٹی کو جہیز دے گا…… تو یہ کہلائے گا…… کہ فلاں آدمی میرا داماد ہے…… عرب میں اس کو غیرت کا سبب سمجھا جاتا تھا۔

میرے دوستو……! دور جہالت میں یہ بہت بڑی توہین آمیز بات سمجھی جاتی تھی کہتا ہے کہ محبوب ﷺ مجھے پوری رات نیند نہ آئی…… میں کروٹیں بدلتا رہا…… صبح اٹھا میں نے رسی اٹھائی…… کدال اٹھائی…… اپنی بیٹی کو ساتھ لیا…… بیوی کو کہا اس کو نہلا دھلا…… صاف ستھرا کر کے اس کو میرے ساتھ بھیج…… میں نے بیٹی سے کہا…… کہ تیرے ماموں کے گھر چلیں میں بچی کو لیکر پیدل چل پڑا…… جب پیدل چلا تو چلتے چلتے بچی تھک گئی…… تو کہنے لگی…… ابو میرے پاؤں تھک گئے ہیں…… کہا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس پر کوئی ترس نہ آیا بیٹی چلتے ہوئے کہتی ہے…… ابا جان پاؤں میں کنکریاں اور پتھر لگتے ہیں…… کہا مجھے پھر بھی کوئی ترس نہ آیا…… ابو کانٹے چبھتے ہیں…… کہا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ترس نہ آیا…… جب جنگل میں جا کر میں کھڑا ہو گیا…… تو میں نے گڑھا کھودنا شروع کیا…… میں گڑھا کھود رہا ہوں…… مٹی اٹھتی ہے…… میرے چہرے پر پڑتی ہے…… میری بیٹی کے پیار کا عالم یہ ہے…… کہ مجھے کہتی ہے…… کہ ابا جان منہ کو نیچے کریں…… میں آپ کے چہرے

Scanned with CamScanner

سے مٹی تو صاف کردوں...... کہا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پھر بھی ترس نہ آیا...... میرے ظلم و ستم کا عالم یہ تھا...... کہ جس وقت میں گڑھا کھود رہا تھا...... سورج کی نکلتی ہوئی دھوپ میرے چہرے پر پڑ رہی تھی...... میں پسینے سے شرابور ہو رہا ہوں...... میری بیٹی اپنے سر سے دوپٹہ اتار کر میرا پسینہ صاف کرتی ہے...... کہتی ہے...... کہ ابا جان آپ نے اتنی محنت کی ہے...... آپ کو اتنی تکلیف ہو رہی ہے...... کہ آپ کام کر رہے ہیں...... میں آپ کو پنکھا کرتی ہوں...... کہا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پھر بھی ترس نہ آیا...... کہا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں نے گڑھا کھودلیا...... میں نے بیٹی کو سر کے بالوں سے پکڑ کر اٹھایا...... اور اس میں ڈال دیا...... یوں ہی گڑھے میں میں نے پھینکا...... تو بچی نے منہ اوپر کر کے کہا ابا...... ! ہوش کر میں تیری بیٹی ہوں...... تو نے تو کہا تھا...... کہ میں تمہیں ماموں کے گھر لے جاتا ہوں...... کیا ماموں کا گھر یہی ہے...... ابا جان جنگل میں چھوڑ دو...... مجھے درندے کھائیں برداشت ہے...... اپنے ہاتھوں سے مجھے زندہ دفن نہ کرو...... کہا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پھر بھی ترس نہ آیا...... میری بیٹی نے بازو اوپر کیا...... تا کہ میں اس کو باہر نکالوں...... میں نے تھپڑ مار کر اس کا ہاتھ نیچے کیا...... بچی گڑھے میں کھڑی تھی...... میں نے قریب سے پتھر کی چٹان اٹھا کر اس کے سینے پر رکھ دی...... بچی چیختی رہی...... مجھے کچھ ترس نہ آیا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی سن کر رو رہے ہیں...... لیکن فرمایا...... کہ میرے آنے سے وہ سیاہ بادل چھٹ گئے ہیں

اَلْاِسْلَامُ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهٗ

اسلام قبول کرنے کے بعد پہلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ

اللہ بے نیاز ہیں...... اگر چاہتے تو اپنا محبوب فرشتوں میں سے چن لیتے خدا سے کون پوچھتا...... اللہ نے فرمایا...... میں نے تمہارے اوپر احسان کیا ہے...... میں نے

اپنا محبوب تم سے چنا...... انسانوں سے چنا۔

حضور ﷺ کا انتخاب:

علماء نے لکھا ہے...... اللہ نے جب محبوب ﷺ کو بھیجا تو ساری مخلوق میں سے حضرت انسان کا انتخاب کیا...... انسانوں سے انبیاءؑ کو چنا...... انبیاءؑ سے خلیلؑ کو چنا...... خلیلؑ کے دو بیٹوں سے اسماعیل کو چنا...... اسماعیل سے بنوکنانہ کو چنا...... ان میں بنوقریش کو چنا...... اس میں سے ہاشمیوں کو چنا...... ہاشمیوں میں سے عبدالمطلب کو چنا...... عبدالمطلب کے دس بیٹوں میں سے عبداللہ کو چنا...... عبداللہ کے گھر رسول اللہ ﷺ کو چنا۔

ابا کا نام عبداللہ ہے...... عبداللہ کا معنی ہوتا ہے اللہ کا بندہ...... تا کہ دنیا کو پتہ چل جائے...... کہ نبی ﷺ دنیا کو اللہ کا بندہ بنانے آیا ہے...... اماں کا نام آمنہ ہے...... آمنہ کا معنی امن والی عورت...... جس کے بچے نے پوری کائنات کو امن دے دیا...... دائی کا نام حلیمہؓ ہے...... جس کا معنی ہے حوصلہ والی...... پتہ چلا کہ اس دنیا میں جو پیغمبر ﷺ آرہا ہے...... خدا کی قسم ساری دنیا کو حوصلہ کا سبق دے گا۔

ربیع الاول کا مہینہ بہار کا مہینہ...... دنیا کو پتہ چلے...... کہ اب خزاں چھٹ گئی ہے...... موسم بہار آگیا ہے...... نبی جس وقت آئے صبح صادق تھی...... کہ وقت بھی سچا ہے...... آنے والا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی سچا ہے۔

صبح صادق ہوتی ہے...... تو سورج طلوع ہونے کا وقت شروع ہو جاتا ہے...... سورج آرہا ہے...... آپ نبوت کا وہ سورج بن کر آئے ہیں...... خدا کی قسم اس سورج کی روشنی قیامت کی صبح تک باقی رہے گی...... عائشہ صدیقہؓ فرمایا کرتی تھیں

لَنَا شَمْسٌ وَلِلْآفَاقِ شَمْسٌ وَشَمْسِی خَیْرٌ مِنْ شَمْسِ السَّمَآءِ شَمْسُ النَّاسِ تَطْلَعُ بَعْدَ فَجْرٍ وَشَمْسِی تَطْلَعُ بَعْدَ الْعِشَآءِ

Scanned with CamScanner

لوگو......! دنیا والو......! ایک آسمانوں کا سورج ہے...... ایک میرا سورج ہے......وہ زمین کا سورج ہے...... میرا نبی دین کا سورج ہے...... وہ صبح طلوع ہوتا ہے......شام کو غروب ہو جاتا ہے۔

نبوت کا سورج جس دن طلوع ہوا......کروڑوں قیامتیں تو برپا ہو سکتی ہیں آفتاب نبوت غروب نہیں ہو سکتا۔

دنیا کے سورج کے قریب جاؤ......تو گرمی لگے گی...... نبوت کے سورج کے قریب آؤ......تو راحت ملے گی......اس دنیا کے سورج ﷺ کے قریب جاؤ......تو سیاہ ہو جاؤ گے......نبوت کے سورج کے قریب رنگ کا کالا بھی سفید ہو گیا......دنیا کے سورج کے قریب جاؤ گے......تو جل جاؤ گے...... نبوت کے چمکتے ہوئے سورج کے قریب جاؤ گے......تو روشن ہو جاؤ گے نبوت کا چمکتا ہوا سورج ہمیشہ چمکتا رہے گا۔

یہ اللہ کا سب سے بڑا احسان ہے......اللہ نے اپنا محبوب ﷺ انسانوں میں بھیجا۔

اللہ کا ایک اور احسان:

دوسری بات یہ ہے......حضور ﷺ آئے تو انسانوں میں...... پھر اللہ بے نیاز ہے ......چاہتا تو اپنے محبوب ﷺ کو اپنے پاس آسمانوں پر بیٹھا لیتا......کس نے پوچھنا تھا

اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْ لًا مِنْ اَنْفُسِهِمْ

میں نے یہ بھی تم پر احسان کیا......کہ محبوب ﷺ چنا بھی تم میں سے......اور چن کر پھر تمہیں دے دیا......کہ اے میرے محبوب ﷺ ......تو رہ بھی ان کے پاس...... اسلئے کہ محبوب ﷺ تو میرا ہے......حوالے ان کے کر رہا ہوں...... یہ بھی اللہ کا امت محمد یہ ﷺ پر بہت بڑا احسان ہے

اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْ لًا مِنْ اَنْفُسِهِمْ

Scanned with CamScanner

تفسیر ابن عباس میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی ایک روایت معالم التنزیل نے نقل کی ہے...... کہ مِنْ اَنْفَسِهِمْ جسکا معنی ہے...... کہ نبی ﷺ ہے تم میں سے لیکن تم میں سب سے زیادہ لطافت والے...... سب سے زیادہ عظمت والے ہیں...... کیا مطلب...... کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ جس طرح میں ہوں...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرح ہیں۔

آقا ﷺ کی حیثیت:

میں اور آپ انسان کَالْاَنْعَامِ ہیں...... نبی ﷺ خَیْرُ الْاَنَامِ ہیں

میں اور آپ اَرْذَلُ ہیں...... نبی ﷺ اَفْضَلُ ہیں

میں اور آپ تنزل کی طرف...... نبی ﷺ بلندیوں کی طرف

میں اور آپ زوال کی طرف...... نبی ﷺ عروج کی طرف

میں اور آپ ادنیٰ کی طرف...... نبی ﷺ اعلیٰ کی طرف

میں بولوں تو منہ سے تھوک نکلے...... نبی ﷺ بولے تو نور کی کرنیں نکلیں

میں بولوں تو الفاظ ہیں...... نبی ﷺ بولے تو خدا کا قران بن جاتا ہے

میں اشارہ کروں تو اشارہ ہے...... نبی ﷺ اشارہ کرے تو چاند دو ٹکڑے ہو جائے۔

آب زم زم کی شان:

میرے دوستو......! نبی ﷺ ہیں تو انسانوں میں سے لیکن مِنْ اَنْفَسِهِمْ سب سے زیادہ نفیس سب سے زیادہ نفاست والے۔

سمجھانے کے لئے کہتا ہوں...... زم زم پانی ہے یا نہیں......؟ پانیوں میں سے پانی تو ہے...... مگر پانیوں جیسا پانی نہیں۔

مِنْ اَنْفَسِهِمْ...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں میں سے انسان تو ہیں...... مگر انسانوں جیسے انسان نہیں...... جیسے میں اور آپ ہیں...... حضور ﷺ اَنْفَسِهِمْ...... سب سے زیادہ

Scanned with CamScanner

نفاست والے۔

زمزم پانیوں میں سے پانی تو ہے......مگر پانیوں جیسا پانی نہیں

فرق معلوم کرنا ہو......تو دیکھیں......دنیا کے پانی کو بوتل میں دو دن رکھیں......تو بدبو پیدا ہو جائے گی......ذائقہ بدل جائے گا......پینے کے قابل نہیں ہوگا......

زمزم کو سالوں تک ڈبے میں بند رکھیں......ان برتنوں میں زنگ تو لگ سکتا ہے......لیکن پانی کا ذائقہ نہیں بدلے گا۔

لذت میں

حسن میں

کمال میں۔۔

پانی کے ذائقہ میں فرق نہیں آتا......پانیوں میں سے پانی تو ہے مگر پانیوں جیسا پانی نہیں۔

حجر اسود کی شان:

حجر اسود پتھر ہے......حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......یہ جنت کا پتھر ہے......ایک اور مثال سے سمجھیں......پتھروں میں سے پتھر تو ہے......مگر پتھروں جیسا پتھر نہیں......جنس تو پتھر کی ہے......لیکن عام پتھروں جیسا نہیں......آج ساری دنیا کے پتھر اکٹھے کر لیے جائیں......حجر اسود کے ہزارویں حصے کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے......یہ جنت کا پتھر ہے......وہ دنیا کے پتھر ہیں۔

امت کو بتانے کے لیے مسئلہ کی تلاش:

قاری طیبؒ کی قبر پر خدا کروڑوں رحمتیں نازل کرے......انہوں نے ایک اور انداز سے موتی بکھیرا تھا۔

Scanned with CamScanner

اماں عائشہ صدیقہؓ کی ایک روایت نقل کی ہے...... بی بی عائشہؓ کہتی ہے...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے...... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے...... تو میں اس جگہ گئی...... تا کہ امت کو مسئلہ سمجھاؤں...... کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء جاتے...... تو کیسے بیٹھتے تھے...... جب تک وہ جگہ دیکھی نہ جائے گی...... امت کو کیسے بتایا جاتا۔

بی بی عائشہؓ کہتی ہیں...... کہ جب میں گئی...... واپس آئی تو میں نے آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا...... کہ محبوب ﷺ گئی تو میں کچھ اور دیکھنے تھی...... لیکن مسئلہ ایک اور پیش آ گیا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... کیا...... کہا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم گئی...... تو میں یہ دیکھنے تھی...... کہ آپ کس طرف رخ کر کے بیٹھے ہوں گے...... لیکن وہاں جا کر دیکھا...... کہ قضائے حاجت والی کوئی چیز نہیں تھی۔

آدمی قضائے حاجت کے لئے جاتا ہے...... تو گندگی...... آلودگی...... غلاظت ہوتی ہے...... بدبو ہوتی ہے...... جہاں آپ نے قضائے حاجت کی تھی...... وہاں تو بدبو بھی نہیں...... وہاں تو خوشبو تھی...... آپ کے دو قدموں کے درمیان جو جگہ تھی...... وہاں خوشبو تھی یہ کیا فلسفہ ہے......؟

توجہ کرنا......! آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ تو نہیں جانتی...... کہ اللہ نبی ﷺ کو جنت کی مٹی سے بناتا ہے...... نبوت ﷺ کی عظمت کو سمجھو...... تم نے نبی ﷺ کے مقام کو نہیں سمجھا...... شاید بدبختی یہ ہے...... کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال دیتے ہوئے...... ہم اپنے آپ کو انسان سمجھ لیتے ہیں۔

فرمایا عائشہؓ......! عام انسان اس دنیا کی مٹی ہے...... نبی ﷺ کا وجود جنت کی مٹی سے بنتا ہے...... وہ بھی مٹی ہے...... یہ بھی مٹی ہے...... لیکن وہ مٹیوں میں سے مٹی تو ہے...... مٹیوں جیسی مٹی نہیں...... اب اس حدیث نے ایک اور عقدہ کھولا...... کہ جو خصوصیات

اللہ نے جنت میں رکھی ہیں...... وہ خصوصیات اللہ نے نبی ﷺ کے جسم میں رکھی ہیں۔

مثال کے طور پر کتابوں میں لکھا ہے...... کہ جنت میں نیند نہیں آئے گی...... اسلئے کہ نیند ایک کمزوری ہے...... انسان نیند نہ کرے تو سکون نہیں آتا...... یہ فطری کمزوری ہے...... جنت ان کمزوریوں سے پاک ہے۔

جنت میں نیند نہیں...... اسلئے حدیث میں آتا ہے...... کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوتے جب جاگتے تو نماز شروع کر دیتے تھے...... پوچھنے والوں نے پوچھا...... کہ محبوب ﷺ کیا حکمت ہے......؟ فرمایا میری آنکھیں سو جاتی ہیں...... دل یاد الٰہی میں جاگتا رہتا ہے...... تمہارا وجود دنیا کی اس مٹی سے ہے...... تمہاری نیند ناقص الوضو بن جاتی ہے...... میرا وجود اس مٹی سے ہے، جس مٹی میں بقا ہے...... فنائیت نہیں...... جس میں تھکاوٹ نہیں۔

اسلئے میرا دل جاگ رہا ہوتا ہے...... مجھے اپنے جسم کی تمام توانائیوں پر قابو ہوتا ہے...... اس وجہ سے میرا وضو خطا نہیں ہوتا...... اسلئے اٹھتے ہی نماز شروع کر دیتا ہوں...... جو خوبی خدا جنت میں رکھتا ہے...... وہی خوبی خدا دنیا میں نبی ﷺ کے وجود میں بھی رکھتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے...... کہ جنت میں جو محل بنے ہوئے ہیں...... ان کے گارے میں مشک و عنبر کی خوشبو آتی ہے یہی حکمت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے سے خوشبو آتی تھی

حدیث میں آتا ہے...... کہ جنتیوں کو جب پسینہ آئے گا...... تو ان کے پسینے سے خوشبو آئے گی...... نبی ﷺ کا وجود جنت سے تھا...... اسلئے لباس و پسینے سے خوشبو آتی تھی...... مِنْ اَنْفَسِهِمْ سب سے زیادہ نفاست والے۔

حجر اسود کی خصوصیات:

ایک روایت میں ہے...... کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... حجر اسود جنت کا ایک پتھر ہے...... اس کی دو آنکھیں ہیں...... اس کے دو کان ہیں...... اس کی ایک زبان بھی

Scanned with CamScanner

ہے......آپ میں سے کسی نے حجر اسود کی آنکھیں دیکھی ہیں......؟(نہیں)

زبان دیکھی ہے......؟بتاؤ(نہیں)

پتھر کی آنکھیں کسی نے دیکھی ہیں......؟(نہیں)

زبان دیکھی ہے......؟(نہیں)

لیکن مانتے ہیں یا نہیں......اسلئے مانتے ہیں......کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا......جو اس کا استسلام کرتا ہے......قیامت کے دن یہ اس کی شہادت دے گا......حج کے موقع پر پچیس لاکھ آدمی وہاں ہوں......سارے طواف کر رہے ہوں......حجر اسود سب کو دیکھتا ہے ......سب کے سلام سنتا ہے قیامت کے دن سب کی گواہی دے گا......یہ جنت کے پتھر کی خصوصیت ہے......دنیا کے پتھر کی نہیں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات:

اللہ نے یہ خصوصیت پتھر کے وجود میں رکھی ہے......اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ

میں وہ دیکھتا ہوں......جس کو تم نہیں دیکھ سکتے......میں وہ سنتا ہوں......جو تم نہیں سن سکتے......جو باتیں نبی نے دیکھی ہیں......دنیا میں کسی نے نہیں دیکھیں......حضور ﷺ اللہ کے قرب میں پہنچے ہیں......حضور ﷺ نے جبرائیل کو انکی اصلی حالت میں دیکھا ہے......

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے براق کو دیکھا ہے......حضور نے جہنم کی آگ کو دیکھا......حضور نے فرشتوں کو ان کی اصلی حالت میں دیکھا......اللہ کے عرش کو دیکھا ہے جو پیغمبر ﷺ نے دیکھا ہے......وہ میں اور آپ نے نہیں دیکھا......حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کی آواز سنی......فرشتوں کی آمد کو سنتے......حتیٰ کہ حدیث میں آتا ہے......کہ میں نے معراج کی رات قلموں کے چلنے کی آواز سنی......یہ عام انسانیت اور نبوت میں فرق ہے ......

اَنْفُسِہِمْ انسانیت سے پیغمبر باہر نہیں ہیں...... یہی وہ فلسفہ ہے...... جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ(۱)

لوگو......! جنت کی کسی چیز پر فنا نہیں...... اللہ اس میں بقار رکھتے ہیں...... یہ وجہ ہے...... کہ نبی کا وجود جنت کی مٹی سے ہے میرے نبی کے جسم میں دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اتنی طاقت رہتی ہے...... اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ

کہ زمین پر خدا نے حرام کر دیا ہے...... وہ نبی کے جسم کو کچھ نہیں کہتی...... اسلئے کہ یہ جسم اس مٹی سے نہیں جنت کی اعلیٰ مٹی سے ہے...... اسلئے آپ نے فرمایا...... یہ جنت کا ٹکڑا ہے...... میں آپ کو چار چیزیں بتاتا ہوں...... اس پر بات کو ختم کر رہا ہوں...... چار کام حضور ﷺ نے کئے ہیں...... میں دعا کرتا ہوں...... کہ اللہ ہمیں چاروں کاموں پر عمل کی توفیق دے (آمین)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا کام:

پہلا کام یَتْلُوْا عَلَیْہِمْ اٰیٰتِہٖ اللہ کے نبی ﷺ نے اس قرآن کی تلاوت کی ہے قرآن کو پڑھا...... دوستو......! صبح اٹھ کر دس روپے کا اخبار لیکر پڑھنا...... ہمارے لیے آسان ہے...... قرآن کھول کر سورۃ یٰسین کی تلاوت مشکل ہے...... اللہ کے نبی ﷺ کی تلاوت کا عالم یہ تھا...... علماء سے تحقیق کریں...... چھ چھ پارے ایک رکعت میں تلاوت کر لیتے...... یَتْلُوْا عَلَیْہِمْ اٰیٰتِہٖ،

قرآن کا اعجاز:

تین تین دن میں بھی لوگوں نے قرآن حفظ کیا ہے...... امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد امام محمدؒ

---

(۱) اخرجہ ابو داؤد وقال البیہقی لہ شواہد وقال العلامۃ القاری رواہ ابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال السیوطی اسنادہ صحیح مرقات ص ۲۱۰ ج ۳ و فیض القدیر ص ۸۷ ج ۲

Scanned with CamScanner

نے سات دنوں میں قران حفظ کیا...... بعض لوگوں نے قران کو یوں پڑھا...... مولانا محمد قاسم نانوتویؒ حج پر جا رہے تھے...... بحری جہاز کا سفر تھا...... رمضان کا چاند نظر آ گیا...... حافظ کوئی نہیں تھا...... فرمایا میں تمہیں قرآن سناؤں گا...... حضرت آپ بھی تو حافظ نہیں...... فرمایا یاد کروں گا...... چنانچہ روزانہ پڑھتے رات کو مصلے پر سناتے...... رمضان میں پورا قران حفظ کرلیا...... حضرت مدنیؒ نے ایک مہینے میں پورا قران حفظ کیا......

تلاوت آیات ان کا مشغلہ ہر وقت قران کی تلاوت کرنا ہے...... قران کو صحیح طریقے سے پڑھنا...... تجوید وقرات کے لحاظ سے پڑھنا...... نبی ﷺ کا پہلا مشن قرآن پڑھنا ہے۔

حضور ﷺ کا دوسرا کام:

تلاوت قرآن کے بعد پیغمبر ﷺ کا دوسرا مشن...... وَيُزَكِّيهِمْ...... ان لوگوں کو پاک کرنا...... تزکیہ کرنا

نبی ﷺ نے کفر سے پاک کیا

شرک سے پاک کیا

بدعات سے پاک کیا

رسومات سے پاک کیا

بے دینی سے پاک کیا

خرافات سے پاک کیا

اللہ کے نبی ﷺ نے ایسا تزکیہ کیا...... کہ جو لوگ درندوں کی زندگی گزارتے تھے...... بندوں والی زندگی گزارنا شروع ہو گئے۔

وہ لوگ جو رہزن تھے...... رہبر بن گئے۔

پیغمبر ﷺ نے تزکیہ کیا...... جو چور تھے چوکیدار بن گئے۔

پیغمبر ﷺ نے تزکیہ کیا خدا کی قسم جو لٹیرے تھے...... وہ امت کے محافظ بن گئے۔

Scanned with CamScanner

نبوت ﷺ نے وہ تزکیہ کیا...... جو تلوار لیکر قاتل بن کر آ رہا تھا...... پیغمبر ﷺ نے نگاہ نبوت ڈالی...... تو عمر بن خطاب ؓ عادل بن گیا...... وَيُزَكِّيهِمْ اللہ کے نبی نے سب کو پاک کیا قران نے کہا...... وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ محبوب ﷺ اپنے کپڑوں کو پاک کیجئے...... وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ...... محبوب ﷺ اپنے ماحول کو پاک کیجئے...... اپنے خاندان کو پاک کیجئے...... اللہ کے نبی ﷺ نے یہ تزکیہ کیا......

اللہ جزائے خیر دے ہمارے ان بزرگوں کو جو مختلف سلسلوں میں بیعت کرتے ہیں......

ہمارے......

قادری...... ہوں

نقشبدی...... ہوں

سہروردی...... ہوں

چشتی...... ہوں

یہ جتنے بھی علماء آپ کو ذکر اذکار کے طریقے بتاتے ہیں...... یہ سب تزکیہ نفس ہے...... دل پاک ہو جائے...... زبان بھی پاک ہو جائے...... اعمال بھی پاک ہوں...... اخلاق بھی پاک ہوں...... وَيُزَكِّيهِمْ...... اللہ کے نبی ﷺ نے تزکیہ سکھایا...... ایسا تزکیہ کیا...... کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے پانی پر لڑائی ہوئی...... پچاس پچاس سال لڑتے رہتے......اور جب اللہ کے نبی ﷺ آئے...... جنگ یرموک کے موقع پر ایک صحابیؓ کہتا ہے...... کہ میں پانی کا پیالہ لے کر گیا...... تا کہ اپنے بھائی کو پلاؤں گا...... جا کر دیکھوں گا...... کہ اس کا کیا حال ہے...... جب جا کر دیکھا...... کہ نزع کے عالم میں ہے...... آخری وقت ہے...... جان نکل رہی ہے...... میں نے قریب جا کر پوچھا...... پانی پلاؤں......؟ تو اس نے اشارہ کیا...... کہ پلائیں میں پانی پلانے لگا...... تو ساتھ سے دوسرے صحابیؓ کی آواز آئی...... مجھے بھی پیاس ہے...... جب میں اس کے پاس پہنچا...... تو اتنے میں آگے سے آواز آئی......

Scanned with CamScanner

میں اس کے پاس گیا..... تو وہ اللہ کو پیارا ہو چکا تھا..... دوسرے کے پاس پہنچا..... تو وہ بھی اللہ کو پیارا ہو چکا تھا..... جب میں بھائی کے پاس پہنچا..... تو وہ بھی جام شہادت نوش کر چکا تھا..... وَيُزَكِّيهِمْ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا تزکیہ کیا ہے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھایا ہے..... ہر انسان کو زندگی گزارنا سکھائی ہے..... آج جو ہم درندوں کی زندگی گزارتے ہیں..... ایک دوسرے سے لڑتے پھرتے ہیں..... اللہ کے نبی ﷺ نے وہ اعمال سکھائے..... آج اگر غریب کی عزت کو دوبالا کیا ہے..... تو رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے۔

امیر کو روزی ملنے کی وجہ:

میں نے ایک حدیث پڑھی..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امیرو..... !غریبوں کا شکریہ ادا کیا کرو..... اللہ غریبوں کی غربت کیوجہ سے تمہیں رزق عطا کرتا ہے..... یہ غریب نہ ہوں..... تو خدا تمہیں رزق نہ دے۔

امیرو سرمایہ دارو..... یہ غریب جو اللہ کرتے ہیں..... ان کی وجہ سے تمہیں رزق ملتا ہے۔

ایک غریب مزدور جوتا نہ بنائے..... تو امیرو تم جوتے کہاں سے پہنو گے..... ؟اگر تمہیں پہننے کیلئے جوتا ملتا ہے..... تو اس غریب کی وجہ سے ملتا ہے.....

ایک خانساماں غریب جو تم سے ہزار بارہ سو روپے لیکر روٹی پکاتا ہے..... سارا دن آگ کے سامنے کھڑا ہو کر روٹیاں پکاتا ہے..... اگر یہ غریب نہ ہو..... تو تمہیں خدا بھوکا رکھے.....

آج تم روٹی کھاتے ہو..... تو اس غریب کیوجہ سے کھاتے ہو..... اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غریبوں کی عزت کو دوبالا کیا ہے۔

میں ایک عجیب بات بتاؤں..... میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی زندگی میں ہر کام کیا ہے..... ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... عائشہؓ روٹی پکا رہی ہو..... مجھے بھی آٹا دو..... ایک روٹی میں بھی تندور میں لگاؤں۔

Scanned with CamScanner

حضرت عائشہؓ سوچتی رہی...... کہ کیا حکمت ہے...... فرمایا عائشہؓ کل دنیا میں کسی روٹی پکانے والے کو کوئی یوں نہ کہے...... کہ اوئے تو تو کمی ہے...... ہماری روٹی پکاتا ہے...... وہ کہنے سے پہلے یہ سوچ لے...... کہ یہ کام میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے...... آج یہ کر رہا ہے...... روٹی پکانے والو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت تمہارے لیے بھی نمونہ ہے۔

پیغمبر ﷺ کی آمد درزی کیلئے بشارت:

درزیو...... آج اپنی دکان پر بیٹھ کر سارا دن گانے سن کر عیاشی بدمعاشی کر کے اپنے حلال رزق کو حرام کرتے ہو...... خدا کی قسم میرے پیغمبر ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے سلائی کی ہے...... اپنی عملی زندگی میں بتایا...... کہ لوگو میں اپنے کپڑوں کو پیوند لگا کر ان مزدوروں کی عزت کو دوبالا کر رہا ہوں...... یہ تمہارے کپڑے سینے والا تمہارا ملازم نہیں...... بلکہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کو زندہ کر رہا ہے۔

پیغمبر ﷺ کی آمد موچی کے لئے بشارت:

وَیُزَکِّیْھِمْ...... تزکیہ کیا ہے...... ہر ایک عورت کی عزت کو رسول اللہ ﷺ نے دوبالا کیا ہے...... حدیث کی کتابوں میں ہے...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوتے کو خود ٹانکہ لگایا ہے...... تا کہ کل کو کوئی موچی کا مذاق نہ اڑائے...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتا گانٹھ کر موچی کی عزت کو دوبالا کیا ہے۔

اس سے بھی بڑھ کر ایک بات آپ کو بتاؤں...... ایک کافر آپ ﷺ کے پاس مہمان ہوا اور آ کر ٹھہرا...... رات کو دست لگ گئے...... کپڑے خراب ہو گئے...... شرم کے مارے صبح اٹھا...... بھاگ کر چلا گیا...... دور جا کر یاد آیا...... کہ میں تلوار وہاں بھول آیا ہوں...... واپس آیا...... کیا عجیب کیفیت دیکھی...... کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس بستر کو صاف کر رہے ہیں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور سے دیکھ کر فرمایا...... یہ تم اپنی تلوار بھول گئے

تھے...... یہ لے جاؤ۔

حضور ﷺ کے قتل کی سازش:

خراسان سے دو بدمعاش قاتل آئے...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادہ سے مہمان بنے...... پروگرام یہ تھا...... کہ صبح کو جب آپ ﷺ اٹھانے آئیں گے...... اس وقت آپ ﷺ کو قتل کر دیں گے...... رات کو اسہال لگ گئے...... ایک صبح کو دوسرے سے کہتا ہے...... کہ تمہیں شرم نہیں آتی...... اب کیا کرو گے......؟ یہ کیا کر دیا...... چادر خراب کر دی ہے...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا بھیج کر فرمایا...... اس کو تم باندھ لو گندے کپڑے مجھے دے دو...... میں محمد تمہارے کپڑے صاف کر دیتا ہوں...... آپ ﷺ نے ان کی گفتگو سن لی تھی،

دھوبیو......! رسول اللہ ﷺ نے عملی زندگی کا فر دشمنوں کے کپڑے صاف کر کے تمہاری عزت کو دوبالا کیا ہے...... اللہ نے نبی ﷺ کی سیرت پوری انسانیت کے لئے نمونہ بنائی ہے

امت کی تباہی کا سب سے بڑا سبب:

تعلیم پڑھنا...... معنی مطلب مفہوم...... قرآن کیا کہتا ہے...... مفہوم کیا ہے...... اس لیے اللہ ان بزرگوں کو جزائے خیر دے...... جو آج بھی درس قران دے رہے ہیں۔

ہمارے شیخ الہند ؒ کہا کرتے تھے...... کہ چار سال مالٹا کی جیل میں میں نے یہ سبق یاد کیا ہے...... امت کی تباہی کا سب سے بڑا سبب یہ ہے...... کہ ان لوگوں نے درس قران کو چھوڑ دیا ہے...... اسلئے وہ علماء کرام قابل صد مبارک ہیں...... جو اس وقت بھی قران کا درس دیتے ہیں۔

اعجاز قرانی کا انوکھا واقعہ:

ہمارے ایک استاد فرمایا کرتے تھے...... جامعہ عباسیہ بہاولپور اس دور میں جب یہ

Scanned with CamScanner

بڑے بڑے علماء محدث وہاں رہتے تھے...... وہاں مدرسہ میں بچے قران پڑھ رہے تھے...... ایک انگریز آیا...... اس نے دیکھا...... کہ ایک بچہ اپنے استاد کو قران سنا رہا ہے...... وہ حیران رہ گیا...... کہ ان لوگوں کی یہ زبان نہیں...... اور یہ یاد کر رہے ہیں...... جو زبان آدمی کو نہ آتی ہو...... اس کی عبارت یاد نہیں ہوتی...... کوئی آدمی انگلش کی دو کتابیں یاد کر کے نہیں سنا سکتا...... یہ صرف قران کی خصوصیت ہے۔

انگریز نے ایک بچے سے پوچھا...... بیٹے آپ جو کچھ پڑھ رہے ہو...... اس کا مطلب بھی جانتے ہو......؟ اس نے کہا نہیں اس انگریز نے نواب صادق کی طرف دیکھا...... اور ایک جملہ کہا...... نواب صادق بڑے افسوس کی بات ہے...... کہ تم مسلمان لوگ ہم انگریزوں کی زبان کا معنی مطلب تو جانتے ہو...... اپنے قران کا معنی نہیں جانتے۔

مسلمانو!...... انگریز نے تمہیں غیرت دلائی ہے...... کہ خدا کی کتاب کا معنی سیکھو...... مجھ سے پہلے اکابر نے آپ کو یہی بتایا تھا...... کہ آج ہمارا یہ نظام تعلیم ہمیں الحاد و کفر اور بے دینی کی طرف لے جا رہا ہے۔

تعلیم کتاب یہ ہے...... کہ پورے قرآن کو مانو...... کہ یہ آخری کتاب ہے...... سمجھو کہ قران کہتا کیا ہے...... قران تم سے مطالبہ کیا کرتا ہے...... قران چاہتا کیا ہے...... قران سے بڑھ کر دنیا میں مسائل کا کوئی حل نہیں۔

حضورﷺ کا چوتھا کام:

پیغمبرﷺ کا چوتھا مشن یہ تھا...... کہ اللہ کے نبیﷺ نے حکمت سکھائی ہے...... حکمت کا معنی ہے دانائی کی بات...... عقل مندی کی بات...... ایسی باتیں جو دانائی کی باتیں ہوں...... شراب کیوں حرام ہے...... اس کی حکمتیں بیان کیں...... تجارت حلال کیوں ہے...... اس کی حکمتیں بیان کیں۔

حکمت کے بارے میں امام مالکؒ کا قول:

امام مالکؒ کا یہ جملہ ہے۔۔۔۔۔ وَالْحِكْمَةَ۔۔۔۔۔ تعلیم کتاب کا معنی ہے۔۔۔۔۔ قران کا سکھانا۔۔۔۔۔ حکمت سے مراد سنت رسول ﷺ ہے۔

آپ کو فرق سمجھانے کے لئے بتادوں۔۔۔۔۔ ایک حدیث رسول ﷺ ہے۔۔۔۔۔ ایک سنت رسول ﷺ ہے۔۔۔۔۔ ان دونوں میں فرق ہے۔۔۔۔۔ ہمارا حال یہ ہے۔۔۔۔۔ کہ فرق معلوم نہیں کرتے۔۔۔۔۔ حدیث کو سنت بنا دیتے ہیں۔۔۔۔۔ اور سنت کو حدیث بنا دیتے ہیں۔۔۔۔۔ اور کبھی کہہ دیتے ہیں۔۔۔۔۔ کہ حدیث میں اس طرح ہے۔۔۔۔۔ اس لئے نبی ﷺ کی سنت ہے۔۔۔۔۔ ہر سنت رسول ﷺ حدیث ہے ہر حدیث سنت نہیں۔

سنت اور حدیث کی تعریف:

مثال کے طور پر سنت اس عمل کو کہتے ہیں۔۔۔۔۔ جس پر رسول اللہ ﷺ نے تواتر کیساتھ عمل کیا ہو۔

حدیث اسے کہتے ہیں۔۔۔۔۔ کہ جس پر عمل تو نہ ہو کوئی پوری زندگی کا ایک واقعہ ہو۔۔۔۔۔ بیان جواز کے لئے وہ کام ہو۔۔۔۔۔ تو اس کو حدیث کہتے ہیں

اس کی مثال سمجھ لیں۔۔۔۔۔ مسجد میں ہم جب نماز کیلئے آتے ہیں۔۔۔۔۔ جوتا اتار کر آتے ہیں یا پہن کر۔۔۔۔۔؟ (اتار کر) یہ جوتا اتار کر آنا سنت ہے۔

امام بخاریؒ کی قبر پر خدا کروڑوں رحمتیں نازل کرے۔۔۔۔۔ انہوں نے یہ حدیث نقل کر دی۔۔۔۔۔ جوتا پہن کر آنے کی یہ سنت نہیں ہے۔۔۔۔۔ وقت ضرورت جائز ہے۔۔۔۔۔ ایک آدمی فوجی ہے۔۔۔۔۔ پیچھے دشمن کھڑا ہے۔۔۔۔۔ فوج کسی جگہ پر مقابلے میں لڑ رہی ہے۔۔۔۔۔ اب اگر جوتے اتارے۔۔۔۔۔ اتار کر نماز پڑھے۔۔۔۔۔ پھر پیچھے دشمنوں کا خطرہ ہو۔۔۔۔۔ تو اس حالت میں جوتوں سمیت نماز پڑھ لیں گے۔۔۔۔۔ نماز ہو جائیگی۔۔۔۔۔ گناہ نہیں۔۔۔۔۔ لیکن یہ سنت نہیں

Scanned with CamScanner

ہے۔

اس طریقے سے حدیث میں آتا ہے...... کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی...... کہ اللہ کے محبوب ﷺ ہمیشہ سر پر پگڑی یا ٹوپی پہن کر نماز پڑھتے تھے ...... سر پر کپڑا رکھ کر نماز پڑھنا...... حضور ﷺ کی سنت ہے...... بیان جواز کے لئے کبھی ایک موقعہ پر نماز پڑھی...... تو اس کا معنی یہ نہیں...... کہ وہ سنت ہے...... بلکہ وہ حدیث ہے ...... کہ اگر کسی کے پاس کپڑا اور رومال نہیں وہ بغیر ٹوپی رومال کے نماز پڑھتا ہے...... تو نماز ہو جائے گی...... عادت نہ بنائے...... اسلئے کہ یہ حدیث ہے۔

سنت رسول ﷺ پر عمل کا حکم ہے...... میری سنتوں پر عمل کرو...... میرے خلفاء ﷺ کی سنتوں پر عمل کرو...... میری سنتوں پر عمل کرو ان کو مضبوطی سے پکڑو اس وقت کہ جب دنیا اس کو چھوڑ بیٹھے...... جس نے میری سنت کو زندہ کیا...... ایسے ہے کہ جیسے اس نے مجھے زندہ کیا اللہ کے نبی ﷺ نے سنت کی عظمت کو اجاگر کیا ہے...... حدیث کے بارے میں نہیں فرمایا...... کہ میری حدیثوں پر عمل کرو...... فرمایا میری سنت پر عمل کرو...... پیشاب کرنے جاتے ہو...... تو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہو یا بیٹھ کر......؟ (بیٹھ کر) حضور ﷺ کی سنت بیٹھ کر پیشاب کرنا ہے۔

امام بخاریؒ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی حدیث نقل کی ہے...... اگر کوئی کھڑا ہو کر پیشاب کرے گا...... تو کوئی اس کو نبی ﷺ کی سنت نہیں کہے گا اسلئے کہ وہ بیان جواز کے لئے ہے...... کہ کسی آدمی کے گھٹنوں میں درد تھا...... وہ بیٹھ کر پیشاب نہیں کر سکتا...... تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اس کو اجازت ہے...... یہ حدیث کی وجہ سے اس کو اجازت تو مل جائے گی لیکن اس کو سنت نہیں کہیں گے...... سنت میں حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں...... حدیث ضرورت کیلئے ہوتی ہے۔

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

Scanned with CamScanner

ایک آخری بات کہتا ہوں......اسکے بعد دعا کرتے ہیں ......چار چیزیں تلاوت آیات......تزکیہ نفس......تعلیم کتاب......تعلیم حکمت......یہ چاروں چیزیں خلفاء راشدین ؓ کے زمانے میں دیکھیں۔

یہ چاروں کام خلفاء راشدین ؓ کے زمانے میں:

تلاوت آیات صدیق ؓ کا زمانہ ہے......حضرت ابوبکر ؓ نے سب سے پہلے قران کو جمع کیا......لکھوایا اکٹھا کیا......اور کتابی شکل میں جمع کر کے پڑھا گیا......یہ پہلا دور تھا......جو صدیقی زمانہ ہے۔

وَيُزَكِّيهِمْ ......فاروق نے تزکیہ کیا ایسا پاک کیا......کہ ایک گھاٹ پر شیر اور بکری نے پانی پیا......ایسا پاک کیا ہے......کہ يَاسَارِيَةَ الْجَبَلُ کہا ہے......سینکڑوں میلوں تک آواز پہنچ جاتی ہے......ایسا پاک کیا ہے......کہ دریا کو خط لکھا ہے......تو دریا بھی مان گیا ہے ......وَيُزَكِّيهِمْ یہ فاروقی ؓ دور ہے۔

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ ......تعلیم کتاب یہ حضرت عثمان ؓ کا زمانہ ہے......جنہوں نے قران کو جمع کرنے کے بعد تعلیم کتاب کا سب سے زیادہ کام کیا...... پوری امت کے اندر قرآن مجید کو پہنچایا......اس کو ایک مصحف میں جمع کر کے پھیلایا......قرآن مجید مختلف قراتوں میں موجود تھا......سب لوگوں کو ایک قرات پر جمع کیا...... پوری امت پر یہ بہت بڑا احسان کیا۔

وَالْحِكْمَةَ......حکمت اور پیغمبر ﷺ کی سنت پر عمل حیدر کرار ؓ کا زمانہ ہے۔

اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو......! میرے بعد اگر کسی مسئلے میں تمہارا اختلاف ہو جائے......تو علیؓ کے پاس جانا......شریعت کی حکمتوں کو علیؓ جانتا ہے......میری سنتوں کو بھی علیؓ جانتا ہے۔

Scanned with CamScanner

امام اعظمؒ سے فقہ کا استنباط:

یہی وجہ ہے...... کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ نے پوری فقہ حضرت علیؓ سے مستنبط کی ہے...... اسلئے کہ حضرت علیؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فقیہ کہا تھا...... حضرت علی بن ابی طالب ﷜ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... میں حکمت کا گھر ہوں...... علیؓ اس حکمت کا دروازہ ہے۔

حضرت علی ﷜ کی حکمت کی مثال:

حضرت علی ﷜ کی حکمت کی ایک چھوٹی سی مثال دوں...... حضرت عثمان ﷜ کے زمانہ میں ایک واقعہ پیش آیا...... کہ چھ آدمی سفر پر گئے تھے...... واپس آئے تو ایک آدمی نہیں تھا...... چھٹے کی بیوی نے استغاثہ کیا...... ان پانچ آدمیوں سے پوچھا گیا...... کہ تمہارا چھٹا ساتھی کہاں ہے...... ؟ فیصلہ حضرت علیؓ کے پاس چلا گیا...... حضرت عثمان ﷜ کا زمانہ تھا...... حضرت علی ﷜ نے ان پانچوں کو مسجد کے ستون کے ساتھ علیحدہ علیحدہ باندھ دیا...... حکمت دیکھیں...... آپؓ پہلے کے پاس تشریف لے گئے...... اس سے پوچھا...... کہ تمہارا ساتھی کہاں گیا...... ؟ پہلے آدمی سے جب حضرت علی ﷜ نے پوچھا...... تو اس نے کہا...... مجھے معلوم نہیں...... تو حضرت علیؓ نے زور سے کہا...... اللہ اکبر دوسروں نے سنا...... تو کہنے لگے مارے گئے...... اس کو کہا تھا...... کہ نہ بتانا...... اس نے بتا دیا ہے...... اب دوسرے کے پاس حضرت علیؓ گئے...... پوچھا کہ چھٹا آدمی کہاں ہے...... کہنے لگا علیؓ کیا بتاؤں...... ؟ اس پہلے نے آپ کو بتا تو دیا ہے...... فرمایا تو بتا سچ بتا...... اس نے کہا علیؓ ہم نے قتل کیا ہے...... تیسرے نے کہا...... قتل کیا ہے...... چوتھے نے کہا قتل کیا ہے...... کتنے مان گئے...... ؟

(چار)

حضرت علی ﷜ نے امت میں یہ پہلا فیصلہ کیا ہے...... کہ ایک آدمی کے قتل میں چند

Scanned with CamScanner

آدمی شریک ہوں...... تو ایک قتل کے بدلے سب کو قتل کر دیا جائے...... یہ کسی حدیث یا آیت کا ترجمہ نہیں...... یہ حضرت علیؓ کا پہلا اجتہاد ہے...... اس کو پندرہ سو سال گذر گئے ہیں...... امت اسی پر عمل کر رہی ہے...... اسلئے کتاب وسنت کے ساتھ ان حضرات کے ان فقہی اجتہادات کو قبول کرنا امت پر لازمی ہے۔

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے پہلا آدمی کہنے لگا...... علیؓ میں نے تو اقرار نہیں کیا تھا...... آپ نے میرے قتل کا حکم کیوں صادر کیا......؟ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ قتل میں دو گواہ ہوں...... تو سر قلم کر دیا جاتا ہے...... یہاں تو چار گواہ ہیں اسلئے تیرے قتل کا حکم دیا ہے یہ اسلامی فقہ ہے...... یہ حکمت ہے یہ قرآن نے سکھائی ہے قرآن کی آیت...... لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِنْ اَنْفُسِهِمْ

اللہ کا سب سے بڑا احسان اس امت پر ہے...... اللہ کہتے ہیں مومنو...... میں نے اپنا محبوب ﷺ تمہیں دیا...... میں نے اس کے ذریعے چار چیزیں سکھائیں...... تعلیم کتاب، تعلیم حکمت، تزکیہ نفس اور تلاوت آیات، اللہ چاروں پر ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق فرمائے...... آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

تذکرہ میلاد النبی ﷺ

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا عَلٰی سَائِرِالْاُمَمِ...... ○ بِرِسَالَةِ مَنِ اخْتَصَّهٗ مِنْ بَیْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَجَوَاهِرِ الْحِکَمِ ......وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ...... مَا نَطَقَ اللِّسَانُ بِمَدْحِهٖ وَنَسَخَ الْقَلَمُ...... اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ...... ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ......رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا......قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا......اَوْ کَمَاقَالَ ......اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَتًا مُهْدَاةً اَوْ کَمَا قَالَ مَنْ یُّرِدِاللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ......صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ...... وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ...... وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وِالشَّاکِرِیْنَ...... وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اشعار:

شاہکار دست قدرت ہے جمال مصطفیٰ
چشم عالم نے نہیں دیکھی مثال مصطفیٰ
اللہ اللہ عظمت اصحاب آل مصطفیٰ
وہ تھے نجم مصطفیٰ یہ ہیں ہلال مصطفیٰ

❀❀❀❀

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
جیسے منہ سے بولتا قرآن وہ تقریر ہے
حسن مصطفیٰ کو دیکھ کر سوچتی ہے یہ دنیا

Scanned with CamScanner

وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

❀❀❀❀

حقیقت میں وہ لطف بندگی پایا نہیں کرتے
جو یاد مصطفیٰ سے دل کو گرمایا نہیں کرتے
موحد جو ہیں وہ غیر اللہ کے آگے نہیں جھکتے
وہ پیشانی پہ داغ شرک لگوایا نہیں کرتے
ادب شرط محبت ہے ادب بنیاد اطاعت ہے
جو محروم ادب ہیں وہ پھل پایا نہیں کرتے
جو عاشق ہیں وہ گستاخی کا یاراہی نہیں رکھتے
وہ ان کے در پہ خود جاتے ہیں بلوایا نہیں کرتے
ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر پھول ہیں ان کے
کہ ان کے پھول صحراء میں بھی مرجھایا نہیں کرتے
غم ہجر نبی عشاق کی فصلیں بہاراں ہے
یہ موسم زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے
اے شہید حق مثال شمس تابندہ ہے تو
کل بھی زندہ تھا تو قائد آج بھی زندہ ہے تو
ہم پہ تھا حق کی نوازش حق نواز
دین کی تابندہ تابش حق نواز
اہل سنت کے لیے آب حیات
تھا برائے رفض آتش حق نواز

تمہید:

جناب صدر مجلس!

قابل صدر تعظیم وتکریم!

علماء کرام!

واجب لااحترام!

برادران اسلام!

ارباب خاص وعام!

اس سالانہ عظیم الشان اجتماع میں مجھ سے پہلے بھی قابل قدر علماء نے خطاب کیا ہے......اور میرے بعد بھی اکابر تشریف لائیں گے......اور کل بھی یہ پروگرام انشاء اللہ یونہی جاری رہے گا۔

مجھ سے پہلے بھائی طاہر صاحب نے سیرت الرسول ﷺ کے عنوان پر جو نظم پڑھی ہے...... اس سے میرا ذوق بنا

یہ آیت کریمہ میں نے اسی مناسبت سے تلاوت کی ہے......صرف اس کی روشنی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت نبی کا مختصر سا تذکرہ کروں گا......اور اس کے ضمن میں کچھ ضروری باتیں بھی آپ حضرات سے کہوں گا۔

ایک سائل کا سیدہ عائشہؓ سے سوال:

میرے محترم دوستو اور بزرگو......! سیرۃ النبی ﷺ ایک ایسا عظیم اور طویل عنوان ہے...... کہ جس کا احاطہ کرنا مشکل ہے......ام المومنین......صدیقہ کائنات......محبوبہ حبیب خدا گلشن رسول ﷺ کی عندلیبہ......سیدہ طیبہ طاہرہ اماں عائشہ صدیقہؓ سے جب سائل نے پوچھا۔

کہ......

مَا کَانَ خُلُقُ رَسُوْلِ اللّٰہِ؟

اماں بتائیں محبوب ﷺ کے اخلاق کیا ہیں؟

محبوب ﷺ کی صفات کیا ہیں؟

آمنہ کے در یتیم ﷺ کے دن رات کیا ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات وواقعات کیا ہیں؟

اماں نے فرمایا...... سائل مجھ سے پوچھتے ہو قرآن نہیں پڑھا؟

سائل کہنے لگا...... امی قرآن پڑھتا ہوں...... میں دلبر کی سیرت پوچھنا چاہتا ہوں......

میری اماں کے جملے دل پر لکھیے......! فرمایا

کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآن

الحمد سے والناس تک جو کچھ قرآن میں ہے...... سب رسول اللہ ﷺ کی سیرت ہے۔

علمی اور عملی قرآن:

یوں سمجھ لو کہ......

قرآن علم ہے...... پیغمبر ﷺ عمل ہے

قرآن اجمال ہے...... نبی ﷺ تفصیل ہیں

قرآن متن ہے...... نبی ﷺ تشریح ہیں

قرآن ذکر ہے...... نبی ﷺ مذکر ہیں

قرآن وعظ ہے...... حضور ﷺ واعظ ہیں

قرآن ہدایت ہے...... پیغمبر ﷺ ہادی ہیں

قرآن رحمت ہے...... نبی ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں

Scanned with CamScanner

قرآن نور ہے...... مصطفیٰ ﷺ سراجا منیر ہیں

اَلْحَمْدُ سے وَالنَّاس تک سارا قرآن سیرتِ مصطفیٰ ﷺ ہے...... سر سے پاؤں تک وجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم صورتِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔

تیری صورت تیری سیرت زمانہ میں نرالی ہے
تیری ہر ہر ادا پیاری دلیل بے مثالی ہے
محمد مصطفیٰ کے خلق کا مظہر یہ قرآن ہے
ستارہ خلق احمد کا آسماں پر بھی درخشاں ہے

زیادہ عرصہ پیغمبر ﷺ کی تعریف کرنے کی وجہ:

میرے محترم دوستو......! سیرت ایک عظیم عنوان ہے......اور پھر میں اگر اس کو یوں کہہ دوں......تو بے جانہ ہوگا۔

کہ اَلْحَمْدُ سے وَالنَّاس تک پورا قرآن......جس کو میری اور آپ کی امیؓ نے پیغمبر ﷺ کی سیرت قرار دیا ہے......گویا جس میں اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کی سیرت بیان کی ہے

آج اس اسٹیج سے علماء پیغمبر ﷺ کی سیرت کا تذکرہ کریں
شعراء اپنے انداز میں پیغمبر ﷺ کی سیرت کو بیان کریں
قادر الکلام بڑے بڑے خطیب آئیں گے
وہ اپنے محبوب ﷺ کی سیرت اپنے انداز سے پیش کریں گے
ایک آقا ﷺ کی وہ سیرت ہے کہ جو میں بیان کروں
ایک وہ سیرت ہے جو بڑے علامہ فہامہ بیان کریں
ایک وہ سیرت ہے جو کوئی مصنف تحریر کر جائے
ایک وہ سیرت ہے جو کوئی مؤلف تحریر کر جائے

Scanned with CamScanner

اَلْحَمْدُ سے وَالنَّاس تک قرآن وہ سیرت ہے...... جسے اللہ نے بیان کیا ہے......

اور پھر غور کریں...... میں ایک گھنٹہ گفتگو کروں...... تو تھک جاؤں گا۔

کوئی بڑے بڑے سے بڑا خطیب آئے تین گھنٹے بول کر تھک ہار جائے گا...... لیکن

جب اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کی تعریف بیان کرنا شروع کی ہے......

وہ خدا جو...... عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ...... ہے

وہ خدا جو...... اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ...... ہے

وہ اللہ جس کا خاصہ یہ ہے......

اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ

اس خالق اور مالک نے جب محبوب ﷺ کی تعریف بیان کرنا شروع کی ہے

میں تذکرہ کروں...... آپ محظوظ ہو رہے ہیں

کوئی شاعر نظم پڑھے...... آپ لطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں

اور کوئی خطیب آکر بیان کرے...... آپ اس پر سبحان اللہ کہہ رہے ہوتے ہیں...... کہ یہ پیغمبر ﷺ کی تعریف ہو رہی ہے...... جب اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کی تعریف بیان کرنا شروع کی...... میں اس سے بھی آگے جملہ کہتا ہوں...... کہ اللہ کو بھی اتنا خوشی ہوئی...... کہ ایک دن نہیں...... دو دن نہیں...... چار دن نہیں...... آٹھ دن نہیں...... ایک ماہ نہیں...... دو ماہ نہیں...... چار ماہ نہیں...... ایک سال نہیں...... دو سال نہیں...... چار سال نہیں...... چھ سال نہیں...... دس سال نہیں...... بلکہ 23 سال تک اللہ نے اَلْحَمْدُ سے وَالنَّاس تک قرآن اتار کر پیغمبر ﷺ کی تعریف بیان کی ہے۔

جس محبوب کی تعریف خدا 23 سال تک بیان کرے...... میں ایک گھنٹے میں کیا بیان کر سکتا ہوں اور میں اپنے دین پوری مرحوم کا ایک جملہ دہراتا ہوں...... اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے (آمین)

Scanned with CamScanner

دین پوریؒ اور جھنگویؒ کی زندگی کی سب سے آخری تقریر:

جھنگویو......! شاید کہ آپ لوگوں کا اور ہمارا اللہ نے فطرت میں ہی ایک جوڑ پیدا کر دیا ہے حضرت دین پوری مرحومؒ کی زندگی کی سب سے آخری تقریر...... جب مولانا حق نواز شہیدؒ جیل میں تھے...... مولانا دین پوریؒ عید پر تشریف لائے تھے...... اور احرار پارک جھنگ میں آ کر تقریر کی تھی...... وہ ایک محبت اور تعلق تھا...... کہ حق نواز شہیدؒ کی زندگی کی آخری تقریر ہماری تحصیل خانپور کے شہر فیروزہ میں ہوئی...... دین پوریؒ کی آخری تقریر یہاں تھی...... جھنگویؒ کی آخری تقریر وہاں تھی۔

حضرت دین پوریؒ کا موتی علامہ ندیم صاحب کی زبانی:

میرے دوستو......! حضرت دین پوریؒ ایک جملہ کہا کرتے تھے...... کہ لوگو! محبوب ﷺ کی تعریف اس کا نام ہے

......کہ......

زمین و آسمان کے چودہ طبق کاغذ بن جائیں...... سمندر سیاہی بن جائیں...... درخت قلمیں بن جائیں...... آسمان سے فرشتے اتریں...... اور پیغمبر ﷺ کی تعریف لکھنے بیٹھ جائیں زمین و آسمان کے چودہ طبق پر ہو جائیں گے...... سمندر خشک ہو جائیں گے...... قلمیں لکھتے ہوئے ٹوٹ کر فناء ہو جائیں گی...... لکھنے والے تھک ہار کر بیٹھ جائیں گے...... کروڑوں قیامتیں برپا ہو سکتی ہیں...... مصطفیٰ ﷺ کی زلف کے ایک بال کی شان بھی ختم نہیں ہو سکتی۔

یہ آپ کو کسی جاہل مولوی نے کہا ہوگا...... کہ میں نبی ﷺ کی تعریف کرتا ہوں...... فلاں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف نہیں کرتا۔

میرا عقیدہ یہ ہے...... کہ دنیا میں کوئی لال پیدا ہی نہیں ہوا...... جو پیغمبر حضور صلی اللہ علیہ

Scanned with CamScanner

سلم کی تعریف کا حق ادا کر سکے...... محبوب ﷺ کی تعریف کا حق ادا کوئی کر سکتا ہی نہیں۔

سیرت النبی ﷺ قرآن کی روشنی میں:

دار العلوم دیو بند کا وہ عظیم مہتمم جس نے پچاس سال، نصف صدی تک دیو بند کے منصب اہتمام کو سنبھالا...... میری مراد حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ ہے...... جنہوں نے ایک مقام پر بڑی عجیب بات لکھی ہے...... کہ الحمد سے والناس تک پورے قرآن مجید کی سات منزلیں...... چودہ سجدے...... تیس پارے...... ایک سو چودہ سورتیں...... پانچ سو چالیس رکوع...... چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں...... سترہ سو اکہتر مدیں...... بارہ سو چوہتر شدیں...... تین لاکھ اکیس ہزار دو سو پچاس حروف نہیں...... بلکہ یہ پیغمبر ﷺ کی سیرت کے پروف نظر آتے ہیں۔

قرآن میں جہاں اللہ کی ذات وصفات کا تذکرہ ہے...... وہ پیغمبر ﷺ کے عقائد کا نام ہے۔

قرآن میں جہاں احکام کا تذکرہ ہے...... پیغمبر ﷺ کی عملی زندگی ہے

قرآن میں جہاں جہنم کا تذکرہ ہے...... پیغمبر ﷺ کے غم وغصہ کا اظہار ہے

قرآن میں جہاں تعلق مع اللہ کا تذکرہ ہے...... پیغمبر ﷺ کی خلوت کی زندگی ہے

قرآن میں جہاں تعلق مع الخلق کا تذکرہ ہے...... محبوب ﷺ کی جلوت کی زندگی ہے

اَلْحَمْدُ سے وَالنَّاس تک جو کچھ قرآن میں قال ہے...... پیغمبر ﷺ کی سیرت میں حال ہے۔

جو کچھ قرآن مجید میں دال ہے...... پیغمبر ﷺ کی سیرت میں اعمال ہیں

جس نے قرآن کو پڑھا ہے...... اس نے پیغمبر ﷺ کی سیرت کو سمجھا ہے

جس نے محبوب ﷺ کی سیرت کو دیکھنا ہے...... وہ قرآن کی تلاوت کرے

Scanned with CamScanner

ہمارے پاس دو قرآن:

اس کو دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے ...... اللہ نے ہمیں دو قرآن عطا کیے ہیں

کہ ......

ایک علم قرآن ...... ایک عمل قرآن

ایک اجمال قرآن ...... ایک تفصیل قرآن

ایک متن قرآن ...... ایک تشریح قرآن

ایک وہ قرآن ...... جو آج بھی سیدہ طیبہ، طاہرہ، مخدومہ، کائنات، عائشۃ الصدیقہؓ کے حجرہ اقدس میں جلوہ افروز ہیں۔

دوسرا وہ قرآن ...... جو تیس پاروں کی شکل میں میری اور آپ کی الماریوں میں رکھا ہوا ہے ...... جب تک یہ قرآن اترتا رہا ...... اس محبوب نے بتایا ...... کہ یہ کلام خدا ہے ...... اور جب وہ پیغمبر ﷺ حجرہ اقدس میں تشریف لے گئے ...... قیامت تک قرآن بتا رہا ہے ...... کہ وہ محبوب خدا ﷺ ہے۔

سیرت کو بیان کرنا ...... میرے بس میں نہیں ...... لیکن صرف تلاوت کردہ آیت کی روشنی میں مختصر سی سیرت بیان کرنا چاہتا ہوں۔

اصلی چیز کے مقابلے میں نقلی چیز:

اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے ...... کہ اصل اصل ہوتی ہے ...... نقل نقل ہوتی ہے ...... اصلی گھی ہو تو وہ اصلی ہوتا ہے ...... اور ڈالڈا ہو اس کے اوپر آپ جتنا بڑا لیبل لگائیں ...... وہ نقلی ہی رہے گا۔

ہر دور میں نقال آئے تبلیغی جماعت اصلی تھی ...... اصل کی نقل بنانے والوں نے اپنی ایک نقل بنالی ...... امیر شریعت عطاء اللہ شاہؒ ہمارے بزرگ تھے ...... کہا ہم اپنا ایک امیر شریعت

بنالیں...... امیر عزیمتؒ اللہ نے ہمارے حصے میں رکھا...... انہوں نے کہا...... جھنگ سے ہم بھی اپنا ایک مولوی بنالیں...... یہاں سپاہ بنی تو انہوں نے کہا کہ ہم بھی ایک نقل بنالیں ہر دور میں ایک نقل بنی ہے...... نقل بنانے کی ایک فطرت ہے۔

ذکر میلاد و سیرت النبی ﷺ میں فرق:

غور کریں...... ایک بات بتانا چاہتا ہوں...... کہ ہمارے اکابر جب اجتماعات اور جلسے کرتے ہیں...... تو ان کا نام ہوتا ہے سیرت النبی ﷺ...... اس کے مقابلے میں نقل شروع کر دی...... کہا ہم تو رکھیں گے میلاد النبی ﷺ۔

ادھر تذکرہ میلاد کا ہے...... ادھر عقیدہ یہ ہے...... کہ مصطفیٰ ﷺ انسان ہی نہیں (استغفر اللہ) ایک طرف سیرۃ رسول ﷺ ہے...... اور دوسری طرف ولادت ﷺ کا تذکرہ ہے...... میں تھوڑا سا اس میں امتیاز اور فرق آپ کے ذہن میں رکھ کر پھر تلاوت کردہ آیت پہ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔

ولادت و پیدائش...... بچے کا اپنی ماں کے پیٹ سے باہر آنے کو کہتے ہیں اور آمنہ کے لال ﷺ کی ولادت ایک ایسی چیز ہے...... جس کا آج تک خدا کی زمین پر کوئی منکر نہیں۔

یہودی پیغمبر ﷺ کی...... ولادت کا قائل!

مجوسی پیغمبر ﷺ کی...... ولادت کا قائل!

عیسائی رسول اللہ ﷺ کی...... ولادت کا قائل!

سکھ رسول اللہ ﷺ کی...... ولادت کا قائل!

ہندو رسول اللہ ﷺ کی...... ولادت کا قائل!

نصرانی رسول اللہ ﷺ کی...... ولادت کا قائل!

Scanned with CamScanner

ابوجہل رسول اللہ ﷺ کی ...... ولادت کا قائل!

ابولہب رسول اللہ ﷺ کی ...... ولادت کا قائل!

اخنس بن شریک رسول اللہ ﷺ کی ...... ولادت کا قائل!

عتبہ رسول اللہ ﷺ کی ...... ولادت کا قائل!

عتیبہ رسول اللہ ﷺ کی ...... ولادت کا قائل!

مسلمان بھی ...... ولادت کا قائل!

اور غیر مسلم بھی رسول اللہ ﷺ کی ولادت کا قائل!

کوئی انسان ایسا نہیں ...... جو پیغمبر ﷺ کے پیدا ہونے ...... اماں کے پیٹ سے باہر آنے اور نبی ﷺ کی ولادت کا منکر ہو۔

کوئی انسان آج تک نبی ﷺ کی میلاد کا منکر نہیں آیا ...... سوائے اس بد بخت کے ...... کہ جو نبی ﷺ کو انسان ہی نہ سمجھے۔

جس کا عقیدہ یہ ہے ...... کہ آقا کے والد کا نام عبد اللہ ہے

ان کی اماں کا نام آمنہ ہے ...... دادا کا نام عبد المطلب ہے

قبیلہ بنو قریش ہے ...... خاندان بنو ہاشم ہے

حضرت آمنہ کے بستر اطہر پر آقا ﷺ تشریف لائے ہیں

جو اس چیز کا قائل ہے ...... وہ پیغمبر ﷺ کو حضرت انسان سمجھتا ہے ...... وہ ولادت کا قائل ہے ...... اور جو پیغمبر ﷺ کو انسان نہیں سمجھتا ...... وہ تو ہو سکتا ہے کہ میلاد کا منکر ہو ...... ورنہ خدا کی دھرتی پہ کوئی شخص ایسا نہیں ...... جس نے کبھی میلاد کا انکار کیا ہو۔

پھر غور کریں ...... جس کا کوئی منکر نہ ہو ...... اس پر بحث کی ضرورت نہیں ہوتی سمجھانے کیلئے ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں ...... کہ سامنے مسجد ہے سب جانتے ہیں یہ مسجد ہے میں اس پر دلائل بیان کروں ...... کہ یہ مسجد ہے۔

Scanned with CamScanner

میں کہوں یہاں جماعت ہوتی ہے ...... یہاں جمعہ کا خطبہ ہوتا ہے ...... آپ کہیں گے

مولانا اس پر دلائل پیش کرنے کی کیا ضرورت ہے ......؟ ہم تو سب جانتے ہیں ...... کہ یہ

مسجد ہے۔

اور اگر یہاں پر کوئی اور آدمی آ کر کہے ...... کہ یہ مسجد نہیں مندر ہے اب بحث ہو جائے گی

ایک منکر ہے ...... ایک ماننے والا ہے ...... اب میں دلائل پیش کروں گا میں ثابت کروں

گا ...... کہ یہاں پانچ وقت نماز جماعت کے ساتھ ہوتی ہے ...... اس لیے اللہ کا گھر ہے

میں ثابت کروں گا ...... کہ اس کے مینار ہیں ...... اس لیے یہ مسجد ہے

میں ثابت کروں گا ...... کہ اس میں محراب ہے ...... اس لیے یہ مسجد ہے

میں ثابت کروں گا کہ اس کا رخ کعبۃ اللہ کی طرف ہے ...... اس لیے یہ مسجد ہے

میرے دوستو جس کا منکر کوئی نہ ہو ...... اس پر بحث کی ضرورت نہیں ہوتی ...... اس پر

دلائل کی ضرورت نہیں ہوتی ...... اس پر تکرار کی ضرورت نہیں ہوتی ...... اور جس کے منکر

موجود ہوں ...... وہاں دلائل کی ضرورت پڑتی ہے۔

میرے دوستو ......! ولادت وہ چیز ہے ...... کہ جس کا کوئی منکر نہیں ...... اور پیغمبر ﷺ کی

سیرت ایک ایسی چیز ہے ...... کہ جس کو صرف مسلمان نے مانا ہے ...... مسلمان پیغمبر ﷺ کی

سیرت کا قائل ہے ...... باقی کائنات میں کوئی شخص محبوب ﷺ کی سیرت کو نہیں مانتا ......

ابولہب نے ولادت کو مانا ہے (۱) ...... سیرت کا منکر ہے

ابوجہل نے ولادت کو مانا ہے ...... سیرت کا منکر ہے

عتبہ نے ولادت کو مانا ہے ...... سیرت کا منکر ہے

---

۱) ابولہب نے حضور اکرم کی ولادت کے موقع پر خوشی میں اپنی ثویبہ نامی لونڈی آزاد کی تھی سیرت مصطفیٰ ص ۶۸ ج ۱، زرقانی ص ۱۳۷ ج ۱

Scanned with CamScanner

عتیبہ نے ولادت کو مانا ہے...... سیرت کا منکر ہے

یہودی نے ولادت کو مانا ہے...... سیرت کا منکر ہے

مجوسی نے ولادت کو مانا ہے...... سیرت کا منکر ہے

نصرانی نے ولادت کو مانا ہے...... سیرت کا منکر ہے

ہندو نے ولادت کو مانا ہے...... سیرت کا منکر ہے

سکھ نے ولادت کو مانا ہے...... سیرت کا منکر ہے

عیسائی نے ولادت کو مانا ہے...... سیرت کا منکر ہے

غیر مسلم نے ولادت کو مانا ہے...... سیرت کا منکر ہے

دشمن نے ولادت کو مانا ہے...... سیرت کا منکر ہے

ابولہب نے ہزاروں روپے کی لونڈیاں آزاد کر کے ولادت کو منایا ہے...... لیکن سیرت کا منکر ہے۔

یہ مسئلہ سمجھ میں آیا...... کہ ولادت وہ چیز ہے...... کہ جس کا کسی نے انکار نہیں کیا......

اور پیغمبر ﷺ کی سیرت وہ چیز ہے...... کہ جس کو سوائے مسلمان کے اور کوئی نہیں مانتا...... اس لیے ضرورت ہے...... کہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہلواتا ہے...... وہ پیغمبر ﷺ کی سیرت پہ جلسہ کرے...... وہ پیغمبر ﷺ کی سیرت پہ اجتماعات کرے...... وہ پیغمبر ﷺ کی سیرت پہ تقریبات منعقد کرے۔

سیرت بتانے سے فائدہ:

سیرت بتائی جائے...... تاکہ مسلمان شرک کی طرف نہ جائیں

سیرت بتائی جائے...... تاکہ مسلمان بدعات کی طرف نہ جائیں

سیرت بتائی جائے...... تاکہ پیغمبر ﷺ کے اعمال امت کے سامنے آئیں

Scanned with CamScanner

سیرت کا تذکرہ امت پر فرض ہے...... یہ امت کے لئے ضروری ہے

تو یہ مسئلہ سمجھ میں آیا...... کہ جس کا انکار کوئی نہ کرتا ہو...... اس پر بحث کی ضرورت نہیں...... جس کے منکر ہوں...... اس کے اثبات کی ضرورت ہوتی ہے...... اس لیے اس پر بحث بھی کی جاتی ہے اور یہ بھی سمجھیں...... کہ میلاد ایک ایسی چیز ہے...... جب آپ میلاد بیان کریں گے۔

تو مٹھائیاں آئیں گی

پیسے آئیں...... گے

اخبار میں فوٹو آئیں گے

گلے میں ہار آئیں...... گے

سیرت بتانے سے تکالیف:

لیکن جب سیرت بیان کی جائے گی...... تو مشکلات آئیں گی

جب سیرت بیان ہوگی...... تو تکلیفیں آئیں گی

جب سیرت بیان ہوگی...... تو پتھر لگیں گے

جب سیرت بیان ہوگی...... تو راستے میں کانٹے بچھیں گے

...... تاریخ یہ بتاتی ہے کہ......

پیغمبر ﷺ نے جب اپنی سیرت کا اعلان کیا...... تو نبوت کے راستہ میں کانٹے بچھائے گئے۔

پیغمبر ﷺ نے جب اپنی سیرت کا اعلان کیا...... تو پیغمبر ﷺ پر پتھر برسے ہیں

پیغمبر ﷺ نے جب اپنی سیرت کا اعلان کیا...... تو دندان مبارک شہید ہوئے ہیں

جب سیرت کا اعلان کیا...... تو حضرت سیدنا ابوفکیہہ کی پسلیاں ٹوٹی ہیں

Scanned with CamScanner

جب سیرت کا اعلان کیا......تو زنیرہؓ کی آنکھیں نکلی ہیں

جب سیرت کا اعلان کیا......تو لبینہؓ کی چمڑی ادھیڑ دی گئی

جب سیرت کا تذکرہ آیا......تو بلالؓ کے سینہ پہ پتھر رکھے گئے

جب سیرت کا تذکرہ آیا......تو پیغمبر ﷺ کے جسم اطہر پر اوجھڑیاں ڈالی گئیں

جب سیرت کا وقت آیا......تو حضرت عثمانؓ ابن عفان کا پانی بند ہوا ہے

سیرت کو اپنانے کی پاداش میں......تو حیدر کرار ﷜ نے جام شہادت نوش کیا ہے

......میں اس سے آگے چلتا ہوں کہ......

سیرت اپنانے کی پاداش میں......امام اعظم نعمان ابن ثابت ابوحنیفہؒ کا جنازہ جیل کی کال کوٹھڑیوں سے نکلا ہے۔

سیرت اپنانے کی پاداش میں......امام مالکؒ کے بازو ٹوٹے ہیں

سیرت اپنانے کی پاداش میں......احمد بن حنبلؒ کی جان پر کوڑے برسے ہیں

سیرت اپنانے کی پاداش میں......مجدد الف ثانیؒ مصائب و مشکلات برداشت کرتے ہیں۔

سیرت اپنانے کی پاداش میں......امام بخاریؒ ملک بدر کر دیئے جاتے ہیں

سیرت اپنانے کی پاداش میں......شاہ ولی اللہؒ کا خاندان قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتا ہے۔

سیرت اپنانے کی پاداش میں......شاملی کے میدان میں حافظ ضامن شہیدؒ جام شہادت نوش کرتے ہیں۔

سیرت اپنانے کی پاداش میں......شاہ اسماعیل شہیدؒ بالاکوٹ کی وادیوں میں جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے۔

سیرت اپنانے کی پاداش میں......عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اٹھارہ سال قید کی زندگی گزارتے

Scanned with CamScanner

ہیں۔

سیرت اپنانے کی پاداش میں...... مولانا محمد علی جالندھریؒ چھ سال تک جیل میں رہتے

ہیں۔

......اور تاریخ بتاتی ہے کہ......

سیرت اپنانے کی پاداش میں...... لاہور کی سرزمین پر سینہ کھول کر ختم نبوت زندہ باد کہہ کر دس ہزار نوجوانوں نے گولیاں کھائی ہیں

سیرت اپنانے کی پاداش میں...... باب عمرؓ کی حفاظت میں سرزمین جھنگ میں سترہ نوجوانوں نے جام شہادت نوش کیا ہے۔

سیرت اپنانے کی پاداش میں...... حق نوازؒ اور ایثارؒ نے جام شہادت نوش کیا ہے۔

سیرت اپنانے کی پاداش میں...... علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ کو بم حملوں سے شہید کیا گیا ہے

(نوٹ: جس وقت مولانا نے یہ تقریر کی ہے تو مولانا فاروقیؒ اسٹیج پر جلوہ افروز تھے۔ تو اس لئے اس جملے کو مرتب نے تحریر کیا ہے۔ مولانا شبیر حیدر فاروقی)

سیرت اپنانے کی پاداش میں...... اعظم طارق پر حملے ہوئے ہیں

رحمت کائنات ﷺ کی محنت کا ثمر:

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے...... جب پوری دنیا میں کفر و شرک اور بدعات و رسومات کا اندھیرا چھایا ہوا تھا...... اس وقت مکہ کی دھرتی پر اللہ نے آمنہ کے دریتیم ﷺ کو بھیجا اور محبوب ﷺ نے پوری دھرتی پر ایک انقلاب برپا کر دیا۔

اور پیغمبر ﷺ کی ساری محنت کی اس وسعت کو دیکھیں......! تو ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ ؓ پیدا ہوئے۔

Scanned with CamScanner

اور پھر اس پیغمبر کی ساری محنت کا ثمر اور نچوڑ اگر آپ کہیں سمٹا ہوا دیکھیں ......! تو وہ روضہ اطہر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ وعمرؓ کی شکل میں تین آدمی نظر آتے ہیں۔

علماء دیوبند کی محنت کا ثمر یکجا:

پھر برصغیر کی تاریخ میں جب انگریز کا کفر زور پر تھا...... پھر ایک تحریک دیوبند کی سرزمین سے اٹھی ......اس نے بھی اپنا ایک دور دکھایا......لاکھوں علماء...... صلحاء ...... اتقیاء ......اصفیاء...... خطباء...... زعماء...... اولیا...... مجاہد...... غازی...... شہید...... ادیب...... خطیب تیار کئے بقول ظفر علی خانؒ......

شاد باش شاد زی اے سرزمین دیو بند
دہر میں تو نے کیا اسلام کا جھنڈا بلند

پھر جب اس پھیلی ہوئی تاریخ کو جو پورے برصغیر میں پھیلی تھی ......اگر آپ اسے سمیٹ کر یکجا حسین منظر کے نقشہ میں دیکھنا چاہیں...... تو دیوبند کے قبرستان میں نانوتویؒ ہے......ساتھ شیخ الہندؒ ہے......ساتھ حسین احمد مدنیؒ تین آدمی نظر آتے ہیں۔

سپاہ کی محنت کا سمٹا ہوا ثمر:

پاکستان کے غیور سنی مسلمانو...... ! جب جھنگ کے کفر نے پورے پاکستان میں شیعت کے غلبہ کی تدبیریں سوچ لی تھیں...... پھر ایک تحریک کا آغاز جھنگ کی سرزمین سے ہوا ہے جو صرف پاکستان نہیں بلکہ عالم اسلام میں پھیلی ہے۔

اور آپ بھی اگر اس تحریک کو سمٹا ہوا کسی منظر میں دیکھو......! تو گلشن جھنگوی (جامعہ محمودیہ) کے پہلو میں حق نوازؒ نظر آتا ہے...... ایثارؒ نظر آتا ہے...... یہاں پر مختار سیالؒ نظر آتا ہے۔

پیغمبر ﷺ کی سیرت ایک ایسا اہم ترین عنوان ہے...... جس کو بیان کرنا بڑا ضروری ہے

Scanned with CamScanner

کیونکہ سیرت اپنانے کی چیز ہے۔

میلاد منانے کا مطلب:

میلاد منانے کی چیز ہے...... اور سیرت اپنانے کی چیز ہے...... میلاد منا سکتے ہو اپنا نہیں سکتے...... میلاد منانے کا کیا مطلب ہے......؟

آپ کسی مولوی کو بلالیں...... اس کو اسٹیج پر بیٹھا دیں...... آگے دس دیوانے بیٹھا دیں اور وہ ذکر میلاد کرنا شروع کردیں...... دو گھنٹے تقریر کریں...... یہ میلاد منائی تو جائے گی لیکن اپنائی نہیں جائے گی۔

میلاد اپنانے کا معنی کیا ہے...... کہ حضور ﷺ کی ولادت نو یا بارہ ربیع الاول کو پیر کے دن فجر کے وقت مکۃ المکرمہ میں ہوئی۔

اگر کوئی شخص یہ کہے...... میرا بچہ پیر کے دن پیدا ہو...... ربیع الاول کا مہینہ ہو...... میرے ہاں جو بچہ ہو...... اس کی ولادت کے وقت کعبۃ اللہ کے بت آپس میں ٹکرائیں جب میرا بچہ پیدا ہو...... اس وقت شام کے محلات نظر آئیں۔

جب میرا بچہ پیدا ہو...... اس وقت ایک تاریخی انقلاب برپا ہو ایسا ہو سکتا ہے؟ (نہیں) کیوں؟...... اس لیے کہ میلاد منائی تو جا سکتی ہے...... اپنائی نہیں جا سکتی سیرت اپنانے کی چیز ہے...... منانے کی نہیں...... کردار اپنانے کی چیز ہے۔

پانی پینے کے متعلق پیغمبر ﷺ کی سیرت:

آپ پوچھیں...... کہ پیغمبر ﷺ کی سیرت پانی پینے کے متعلق کیا ہے......؟

آپ کو ادارے کا معلم محدث بتائے گا...... کہ دائیں ہاتھ میں گلاس کو پکڑنا...... بیٹھ کر پانی پینا...... تین سانس میں پانی پینا...... شروع میں بسم اللہ پڑھنا...... پانی کو دیکھنا...... کہ اس میں جراثیم...... یا کوئی ایسی چیز تو نہیں ہے جو تیرے پیٹ میں جا کر بیماری کا سبب بنے؟

Scanned with CamScanner

آخر میں اللہ کا شکریہ ادا کرنا ...... یہ پیغمبر ﷺ کی پانی پینے کے متعلق سیرت ہے ...... تو سیرت اپنائی جاتی ہے ...... یا منائی؟ (اپنائی جاتی ہے)

دیکھیں ...... مشکل اپنانا ہے ...... منانا نہیں ...... اپنانا مشکل ہے ...... منانا آسان ہے یہ سیرت اپنانا ہے ...... کہ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنو ......

یہ سیرت اپنانا ہے ...... کہ اکیس سال تک عبید اللہ سندھیؒ نے جلاوطنی کا دور گزارا ہے

یہ سیرت اپنانا ہے ...... کہ کالا پانی میں مالٹا کی جیلوں میں جا کر اپنی زندگیاں صرف کرو اور صرف ہی نہیں کیں ...... بلکہ مالٹا کی جیل میں بیٹھ کر اللہ کے قرآن کی وہ تفسیر لکھی ...... کہ جس کا حاشیہ شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانیؒ نے لکھا ہے اللہ نے جس کو یہ اعزاز عطا کیا ...... کہ سعودی عرب نے اسے شائع کر کے پوری دنیا میں تقسیم کیا

رَضِينَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِينَا
لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالٌ
لِأَنَّ الْمَالَ يَفْنِي عَنْ قَرِيبٍ
وَالْعِلْمُ بَاقٍ لَا يَزَالُ

(مقولہ سیدنا حیدر کرار)

اللہ ہم تیری تقسیم پہ راضی ہیں ...... ایک وہ شیخ الہندؒ ہے ...... جس کا ترجمہ پوری دنیا میں تقسیم ہو رہا ہے۔

لیکن ایک وہ گروہ ہے ...... جس کے مولوی کا مکہ مدینہ میں بھی داخلہ بند ہے ...... اور اس کے ترجمہ کا بھی داخلہ بند ہے۔

جامعہ محمودیہ کی نسبتیں اور لفظ محمود کا احتمال:

محمود الحسنؒ پر ایک بات یاد آ گئی ہے ...... چونکہ یہ جامعہ محمودیہ ہے ...... اس کی ایک نسبت

Scanned with CamScanner

نہیں...... پتہ نہیں کتنی نسبتیں مولانا نا حق نواز نے ذہن میں رکھ کر اس کا نام محمود یہ رکھا ہوگا ایک تو آقا کا نام محمود ﷺ ہے...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم، احمد اور محمود...... اس جامعہ کی نسبت آقا کی طرف بھی ہے اور حسان بن ثابت ؓ کہتا ہے

وشق لہ من اسمہ کی یجلہ

فذو العرش محمود وھذا محمد

کہ اللہ کا نام بھی محمود ہے...... اس جامعہ کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے

اس جامعہ کی نسبت...... پیغمبر ﷺ کی طرف بھی ہے...... اور پھر مجھے اگلے...... مرحلے میں بات کرنے دو

ایک وہ محمود آیا تھا...... جس نے عرب کی دھرتی پر انقلاب برپا کیا تھا

پھر ایک وہ محمودؒ آیا...... جس کو تاریخ نے محمود الحسنؒ کہا...... جس نے برصغیر میں انقلاب برپا کیا...... شاید اس شیخ کی طرف بھی اس کی نسبت ہو

پھر ایک محمود سندھ میں پیدا ہوا...... جس کو تاریخ تاج محمود امروٹیؒ کے نام سے یاد کرتی ہے...... انگریز زہر لے کر آتا ہے...... اور مٹھائی میں ڈال کر تقسیم کرتے ہوئے...... ان کے سامنے ہاتھ میں لے کر آتا ہے...... حضرت اسے کہتے ہیں...... کہ تو مجھے زہر دینا چاہتا ہے...... تیرا کیا خیال ہے کہ تیرے ہاتھ سے زہر کھا کر میں مرجاوں گا...... بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

یہ دعا پڑھنے کے بعد...... اسی کے ہاتھ سے زہر آلود چیز لی...... اور کھالی کہا یہ لے! تیرا زہر مجھ پر اثر کرکے تو دکھائے۔

ولی ان کو کہا جاتا ہے...... ولی وہ نہیں ہوتا...... جو ایک کرتہ میں پھرتا رہے

پھر ایک وہ محمود بھی آیا ہے...... جس نے پاکستان کی تاریخ میں وہ انقلاب برپا کیا تھا کہ جس نظام کیلئے اس ملک کو اللہ سے مانگا گیا تھا...... اس کی اگر جھلک تاریخ نے کبھی دیکھی

Scanned with CamScanner

ہے...... تو وہ نو مہینے صوبہ سرحد میں مفتی محمودؒ کے دور میں دیکھی ہے...... یہ اتنی نسبتوں کی نسبت ہے...... جس کی وجہ سے اللہ نے اس ادارے کو بڑی عظمتیں عطا کیں باتیں لمبی ہو جائیں گی...... میں تقریر اپنے موضوع پر کروں۔

ابراہیمؑ کی دعا:

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا

یہ حضرت ابراہیمؑ کی ایک دعا ہے...... اور خلیلؑ نے یہ دعا اس وقت مانگی...... جب کعبہ اللہ کی تعمیر کر لی۔

علماء نے لکھا ہے...... کہ تعمیر کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ کی چوکھٹ کو پکڑا سر سجدہ میں ڈال کر اللہ سے ایک چیز مانگی کہا

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا

عرش والے خدا مکان بنایا ہے...... آبادی کے لئے مکین بھیج!

تیرا گھر بنایا ہے...... پیغمبرؑ عطا کر!

بیت اللہ بنایا ہے...... رسول اللہ ﷺ عطا کر!

مدرسہ بنایا ہے...... مدرس عطا کر!

ادارہ بنایا ہے مہتمم عطا کر!

درسگاہ بنائی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا معلم عطا فرما دے!

خلیلؑ کی یہ دعا عرش پر پہنچی...... توجہ کیجئے......

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا

تو حضرت ابراہیمؑ نے دعا مانگی...... کعبے کی چوکھٹ کو پکڑ کر...... ! کہا اللہ تجھ سے تیرا محبوب ﷺ مانگتا ہوں...... مانگنے والا خلیلؑ تھا...... اور مانگا ہے محبوب ﷺ کو ہے۔

Scanned with CamScanner

خلیلؑ اور حبیب ﷺ میں فرق:

خلیل......!اس کا معنی بھی دوست ہے...... محبوب کا معنی بھی دوست ہے...... مگر دونوں میں فرق یہ ہے...... کہ خلیل اس دوست کو کہتے ہیں...... جس سے سب کچھ لے لیا جائے......اور محبوب اسے کہتے ہیں...... جسے سب کچھ دے دیا جائے......

ابراہیم خلیل ہے...... جان پیش کر!

خلیل ہے...... مال پیش کر!

خلیل ہے...... وطن پیش کر!

خلیل ہے...... اولاد پیش کر!

خلیلؑ اسے کہتے ہیں...... جس سے سب کچھ لے لیا جائے

اور حبیب ﷺ اسے کہتے ہیں...... جسے سب کچھ دیدیا جائے

حضرت ابراہیمؑ کی خلیل اللہ بننے کی وجہ:

حضرت ابراہیمؑ سے کسی نے پوچھا تھا...... کہ

كَيْفَ كُنْتَ خَلِيْلًا

...... آپ اللہ کے دوست کیسے بنے ہیں......

...... فرمایا......

بَذَلْتُ نَفْسِىْ لِلنِّيْرَانِ وَوَلَدِىْ لِلْقُرْبَانِ وَ مَالِىْ لِلضِّيْفَانِ وَقَلْبِىْ لِلرَّحْمٰنِ فَاَنَا خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ...... میرے رب نے...... میرا امتحان لیا...... فرمایا......

خلیل جان پیش کر!...... خلیل مال پیش کر!...... خلیل وطن پیش کر...... خلیل اولاد پیش کر!

جب سب، کچھ قربان کر دیا...... تو اللہ نے مجھے اپنا خلیل بنا دیا

ابراہیمؑ اللہ کے خلیل ہیں...... محبوب ﷺ اللہ کے حبیب ہیں

Scanned with CamScanner

خلیل نے محبوب ﷺ کو مانگا...... اللہ نے اس دعا کو قبول کیا

اور اپنے لاڈلے پیارے پیغمبر ﷺ کو بھیجا

سیدنا ابراہیمؑ کی دعا پر غور کریں......

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيهِمْ رَسُوْلاً

...... آے اللہ اپنا محبوب ﷺ دے......

اس دعا کے ضمن میں ایک دو مسئلے ہماری سمجھ میں آئے...... کہ عرش والے خدا...... تیرے آنے والے محبوب ﷺ کس جگہ تشریف لائیں گے؟

فرمایا جہاں خلیل مانگ رہا ہے...... میں وہاں بھیجوں گا

اللہ نے اس محبوب ﷺ کو جب بھیجا...... آمد کے لئے ہر اعلیٰ چیز کا انتخاب کیا

عجم نہیں ...... عرب کا انتخاب کیا...... سارے عرب سے ...... حجاز کا انتخاب کیا ...... سارے حجاز سے مکہ کی دھرتی کا انتخاب کیا...... مکۃ المکرمہ میں کعبۃ اللہ کے قریب ...... عبدالمطلب کی حویلی کا انتخاب کیا...... اس جگہ پر سیدہ آمنہ کے مکان اور بستر کا انتخاب کیا...... کہ میرے محبوب ﷺ! آپ جہاں آئیں گے...... آپ کو کسی کے گھر...... اور کسی کے دروازے پر جانے کی ضرورت نہیں ہو گی پوری کائنات سمٹ کر...... پیارے! تیرے قدموں میں آئے گی

پوری کائنات تیرے در پر اور تو سب کو لے کر خدا کے در پر:

ابوبکرؓ بنو تیم کو چھوڑ کر...... محبوب ﷺ تیرے قدموں میں

عمرؓ بنو عدی کو چھوڑ کر...... مصطفیٰ ﷺ تیرے قدموں میں

عثمانؓ بنو قریش کو چھوڑ کر...... محبوب ﷺ تیرے قدموں میں

علیؓ بنو قریش کو چھوڑ کر...... محبوب ﷺ تیرے قدموں میں

Scanned with CamScanner

سلیمانؓ فارس کو چھوڑ کر...... تیرے قدموں میں

اویسؓ قرنی قرن کو چھوڑ کر...... تیرے قدموں میں(۱)

بلالؓ حبش کو چھوڑ کر...... تیرے قدموں میں

جبرائیل سدرہ سے اتر کر...... تیرے قدموں میں

براق جنت سے اتر کر...... تیرے قدموں میں

حتی کہ قرآن لوح محفوظ سے اتر کر...... تیرے بستر اطہر پر

یہ جو پوری کائنات ہے...... یہ تیرے در پر اور تو سب کو لے کر خدا کے در پر

عشاق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر:

ایک بات سمجھ میں آئی...... کہ جو عاشق ہے...... وہ نبی ﷺ کے در پر

امداد اللہ مہاجر مکیؒ اکتالیس سال کعبۃ اللہ میں بیٹھ کر درس پڑھا کے عاشق نبی ﷺ کے در پر......!

عبید اللہ سندھیؒ اکیس سال تک جلاوطنی میں قرآن کی تفسیر اللہ کے گھر کعبہ میں بیٹھ کر پڑھا کے عاشق نبی ﷺ کے در پر!

حسین احمد مدنیؒ چھوڑ ہندوستان کی سرزمین کو...... !سترہ سال نبوت کے روضہ کے سائے میں بیٹھ کر حدیث رسول ﷺ پڑھا...... تا کہ دنیا کو پتہ چلے کہ عاشق نبی کے در پر!

عبید اللہ سندھیؒ...... تو جا!

حسین احمد مدنیؒ...... تو جا!

خلیل احمد سہارنپوریؒ تو جا!

شیخ الحدیث محمد زکریا کاندہلویؒ تو جا کر جنت البقیع میں سو جا!

---

(۱) حضرت اویس قرنی قرن کو چھوڑنے کے باوجود حضور کا دیدار نہیں کر سکے تھے

علماء نے لکھا ہے...... کہ اللہ کا فیصلہ یہ ہے...... کہ جو پیغمبر ﷺ کا عاشق وہ نبی ﷺ کے در پر...... اور جو گستاخ ہیں...... اللہ نہ ان کو مکہ جانے دیتے ہیں...... نہ مدینے جانے دیتے ہیں

دعاؤں کے لیے جمعۃ المبارک کی رات کا انتخاب:

ایک اور نکتہ یاد رکھیں...... علماء نے لکھا ہے...... کہ جب ابراھیمؑ نے دعا مانگی تھی...... تو وہ جمعۃ المبارک کی رات تھی۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے...... کہ پھر ایک وہ وقت آیا...... کہ یہ دعا جب آمنہ کے در یتیم ﷺ نے کعبہ کی چوکھٹ کو پکڑ کر کہا

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ اَوْ بِعَمْرِو ابْنِ الْھِشَامِ

اے اللہ دو کو چنتا ہوں...... ان میں سے انتخاب کر کے تو میرے پاس بھیج دے جب پیغمبر نے فاروق کو مانگا تھا...... تو وہ بھی جمعۃ المبارک کی رات تھی...... ایک اور بات بھی یاد رکھئے کتابوں میں آتا ہے...... کہ عمر فاروقؓ نے جب اپنی شہادت کی دعا مانگی تھی...... اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ شَھَادَتاً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

جب فاروقؓ نے یہ دعا مانگی...... تو وہ بھی جمعۃ المبارک کی رات تھی

اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے...... کہ جب پہلی دعا خانہ کعبہ کو تعمیر کرنے کے بعد خلیل نے دعا مانگی تھی...... تو ذوالحجہ کا مہینہ تھا۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کی آمد کی دعا مانگی...... تو ذوالحجہ کا مہینہ تھا

اور عمرؓ نے جب اپنی شہادت کی دعا مانگی...... تو ذوالحجہ کا مہینہ تھا۔

دین پوریؒ کی عیادت اور جھنگویؒ کی شہادت کی دعا:

اور گلشن جھنگوی کے جیالو...... ! مہکتے ہوئے پھولو...... ! یہ جملہ دل پر لکھو...... مولانا حق

Scanned with CamScanner

نواز شہیدؒ اللہ اس مرد درویش کی قبر پر آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ رحمت کی بارش برسائے...... آمین

مولانا دین پوریؒ کو ملنے کے لئے بہاول پور ہسپتال تشریف لے گئے...... مولانا دین پوریؒ زخمی تھے...... اور اسی وقت ڈاکٹر پٹی کر کے گیا تھا...... پاؤں زخمی تھا...... چل نہیں سکتے تھے...... اٹھ کر بیٹھ نہیں سکتے تھے۔

جونہی مولانا جھنگوی شہیدؒ کمرے کے اندر داخل ہوئے...... ایک دم بے تابی کے عالم میں دین پوریؒ اٹھے...... اللہ، اللہ، اللہ...... کہہ کر اپنے ایک خادم کو کہا...... کہ مجھے سہارا دے...... ایک عظیم مجاہد آیا ہے...... میں کھڑے ہو کر اس کا استقبال کرتا ہوں...... چنانچہ مولانا دین پوریؒ اٹھے...... مولانا جھنگوی شہیدؒ کی پیشانی کو چوم کر سینے سے لگایا۔

کہ حق نواز......

تیرے انداز...... سے

تیری پرواز...... سے

تیرے سوز و گداز...... سے

تیرے اس ولولہ انگیز جذبے...... سے

محسوس ہوتا ہے...... کہ یہ قوم تجھے معاف نہیں کر یگی...... تجھے شہید کر دیا جائے گا......

اس وقت حضرت شہیدؒ نے کہا...... دین پوری! ولیوں کے خاندان سے تیرا تعلق ہے میری شہادت کے لئے ہاتھ اٹھا...... ان دو درویشوں نے جب یہ دعا مانگی تھی...... تو جمعۃ المبارک کی رات تھی۔

یہ ایک تاریخ ہے کہ نسبت بھی بڑی عجیب ہوتی ہے...... اور مولانا حق نوازؒ کی جب شہادت ہوئی...... تو وہ بھی جمعۃ المبارک کی رات تھی۔

Scanned with CamScanner

جھنگوی شہیدؒ کی شہادت اور سیدنا عثمان غنیؓ:

دیکھیں ..... کوئی آدمی اپنے ذہن میں یہ بات نہ لائے ..... کہ میں کسی آدمی کو اتنا بڑھا کر اس منصب پر لے جا رہا ہوں ..... کہ معاذ اللہ صحابہؓ یا اہل بیتؓ سے بھی اوپر ..... ہرگز نہیں!

میں صرف ایک بات سمجھانا چاہتا ہوں ..... کہ آدمی جس کے عشق اور محبت میں جان پیش کرتا ہے ..... اللہ اس پر اتنا رنگ چڑھاتے ہیں ..... کہ ان جیسی مطابقات عطا فرما دیتے ہیں۔

صدیقؓ پر اتباع نبوت میں ایسا رنگ چڑھا تھا ..... کہ ہر وہ کام ابوبکرؓ نے کیا تھا ..... جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے ..... اتباع نصیب ہوئی تھی۔

اس لیے علماء اس بات کو نوٹ کریں ..... بلکہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے ..... اللہ کی تقسیم کو دیکھئے ..... حضرت عثمانؓ کے ساتھ ایک عجیب مطابقت آئی ..... کہ سیدنا عثمانؓ کی شہادت جمعہ کے دن ..... جھنگویؒ کا جنازہ اٹھا ..... تو وہ بھی جمعہ کا دن تھا۔

حضرت عثمانؓ کے قاتل جو مکان کے اندر گھسے تھے ..... ان کی تعداد بھی پانچ تھی ..... اور مولانا حق نواز شہیدؒ نے اپنی زبان سے جن قاتلوں کی تعداد بتائی تھی ..... انکی تعداد بھی پانچ تھی۔

یہ بھی ایک تاریخی اتفاق ہے ..... کہ سیدنا عثمانؓ پر قاتل نے پہلا وار سر پر کیا تھا ..... یہاں بھی پہلا وار سر پر ہوا۔

وہاں بھی اہلیہ سب سے پہلے پہنچی تھی ..... یہاں بھی اہلیہ سب سے پہلے پہنچی تھی

جھنگوی شہیدؒ و سیدنا حیدر کرارؓ:

اگلی بات سنیے ..... اس جھنگوی کو حضرت علیؓ سے بھی بڑا پیار تھا ..... سیرت علیؓ

Scanned with CamScanner

پر جوان کی تقریریں ہیں ..... وہ جھوم کر وجد میں آ کر بیان کیا کرتے تھے اور بتاتے تھے کہ ان بدمعاشوں نے حیدر کرار پر کیسے الزام لگائے ہیں یقیناً بعض دلمہ چپکر بنا کر کے واقعات بیان کرتے تھے۔

یہ اللہ کی تقسیم ہے کہ خدا نے حیدر کرار ؓ کے وہ صفات اس انداز سے فضل کیے کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔

چھوٹے قد والوں کے بڑے بڑے کام:

حضرت علی ؓ کا قد چھوٹا تھا ..... اور میں ایک عجیب بات بتاؤں ..... کہ چھوٹے قد والوں سے اللہ بڑے بڑے کام لیتا ہے۔

عبداللہ ابن مسعود ؓ کے متعلق آتا ہے ..... کہ ان کا قد چھوٹا تھا اور ملت اسلامیہ کا سب سے پہلا فقیہ امت ہے۔

اور حیدر کرار ؓ کا بھی قد چھوٹا تھا ..... اور کام خدا نے بڑا لیا

کیا کام خدا نے لیا ؟ مجدد الف ثانیؒ نے ایک روایت نقل کی ہے ..... کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو فرمایا تھا

عَلِیُّ ..... مِنْ بَعْدِیْ قَوْمٌ

میرے بعد ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جس کو رافضی کہا جائے گا اور ان کا کام یہ ہوگا ..... کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک بھی کریں گے ..... اور میرے صحابہ ؓ کو گالیاں بھی دیں گے

اِنْ اَدْرَکْتَہُمْ فَاقْتُلُوْہُمْ

اگر تیرے زمانہ میں آئیں ..... تو ان کو پائے تو ان کو قتل کر دینا

دیکھیں .....

صدیق اکبرؓ ..... کے کارناموں کا انکار نہیں

Scanned with CamScanner

فاروق اعظمؓ کے کارناموں کا انکار نہیں

عثمان ابن عفانؓ کے کارناموں کا انکار نہیں

جو ان کارناموں کا منکر ہے وہ کافر ہے

لیکن حضرت علی ؓ کو اللہ نے ایک عجیب عظمت سے نوازا تھا کہ ان لوگوں نے علاقائی فتوحات حاصل کی تھیں اور حیدر کرار ؓ نے مذہب کی اس سرحد کو قائم کیا تھا کہ وہ لوگ جو حضرت علی کی الوہیت کے قائل تھے جب وہ حضرت علی ؓ کے سامنے آئے تو حضرت علی ؓ نے پیغمبر ﷺ کے اس فرمان کے مطابق ان بدمعاشوں کو ایک قطار میں کھڑا کر کے ان کی گردنیں قلم کر دیں۔

اور دوسری سزا یہ دی کہ ان کو اٹھا کر آگ میں ڈال دیا۔

یہ علی ؓ کا فیصلہ ہے کہ جو صحابہ ؓ کا دشمن ہے وہ آگ میں جائے اللہ کا فیصلہ تو ہے ہی لیکن حضرت علیؓ نے یہ فیصلہ کیا اس لیے یہ اس دن سے آگ پر ماتم ہی ماتم کر رہے ہیں۔

یہ میں اور آپ نے ان کو سزا نہیں دی یہ حضرت علیؓ کی طرف سے ان کو سزا ملی ہے

تو میں عرض کر رہا تھا کہ سیدنا علیؓ کی شہادت کی بھی ایک عجیب مطابقت ہے

حضرت علی ؓ کا بھی قد چھوٹا تھا کام خدا نے بڑا لیا۔

اور وہ کام بھی اللہ نے لیا کہ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی عظمت کی حفاظت بھی علیؓ سے کروائی۔

اور ان دشمنوں پر کفر کا فتویٰ بھی علیؓ سے لگوایا

ان کو تہہ تیغ بھی علیؓ سے کروایا

اور ان کو آگ میں بھی علیؓ سے ڈلوایا

اور پھر آپ اس سے آگے چلیں تو آپ کو یہ بات بھی سمجھ میں آئے گی کہ تاریخ

Scanned with CamScanner

کی کتابوں میں آتا ہے مفتی کفایت اللہ دہلوی کا قد چھوٹا تھا...... فقیہ بہت بڑے تھے۔

مولانا الیاسؒ کا قد چھوٹا تھا...... کام وہ بڑا کیا ہے...... کہ پوری تاریخ گواہ ہے...... کہ تبلیغی جماعت جیسی عالمی تنظیم دنیا میں کسی نے نہیں دیکھی۔

حق نوازؒ کا قد چھوٹا تھا...... کام خدا نے بڑا لے لیا۔

کسی نے کیا خوب کہا تھا کہ......

تیرا عاشق تو آئے شمع پراونہ ہے
تیرے شعلوں سے جو کھیلے گا تو مر جائے گا
جاں چھوٹی سہی تیرے پروانے کی
پر بڑے سے بڑا کام کر جائے گا

چھوٹی جان والا وہ بڑا کام کر گیا ہے...... کہ بڑے دیکھتے رہے۔

جھنگوی شہیدؒ کے جنازے میں حضرت درخواستیؒ کے سنہری جملے:

شیخ الاسلام، والمسلمین، حجتہ اللہ علی الارض، حافظ القرآن، والحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ جب یہاں حضرت شہیدؒ کے جنازے پر آئے تھے...... پیرانہ سالی کا عالم اور بڑھاپے کی کیفیت تھی...... اور اس وقت بیماری کا یہ دور تھا...... کہ پیشاب کی تکلیف تھی...... ہر آدھے پونے گھنٹے بعد پیشاب کی تکلیف ہو جاتی تھی...... لیکن فرمایا...... مجھے اس حال میں بھی وہاں پر لے چلو...... کہ شاید اس کے جنازے کی اس نسبت سے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے حال پر رحم کردے...... اور جب آئے...... وہ جملے جھنگ والو...... تمہیں یاد ہوں گے۔

کہا تھا...... کہ یا میں نے زندگی میں احمد علی لاہوریؒ کا جنازہ دیکھا تھا...... یا آج حق نوازؒ کا جنازہ دیکھا ہے......

Scanned with CamScanner

وہاں بھی جمعہ کا دن تھا...... یہاں بھی جمعہ کا دن تھا

وہ بھی جمعہ کا وقت تھا...... یہ بھی جمعہ کا وقت ہے

جب لاہوری ؒ کا جنازہ اٹھا...... وہاں بھی آسمان رو رہا تھا

جب حق نواز ؒ کا جنازہ اٹھا...... تو یہاں بھی آسمان رو رہا ہے

جھنگوی ؒ میں عجیب خوبی:

گلشن جھنگوی کے اس عظیم الشان اجتماع کو سننے والو...... یہ بات دل کی گہرائیوں میں لے کر جاؤ...... کہ حق نواز شہید ؒ اکابر علماء دیوبند کے مشن کا صحیح امین تھا......

آج کے دور میں جو نیا آدمی اٹھتا ہے...... نئی تاریخ اور نیا مورخ بنتا ہے...... نئی سوچ سوچتا ہے۔

وہ اپنی تجدید کرنا شروع کر دیتا ہے...... لیکن حق نواز ؒ میں یہ خوبی تھی...... کہ وہ اکابر کے مشن کا پاسبان تھا۔

ہر وہ بات اس نے کہی تھی...... جو...... عبدالشکور لکھنوی ؒ نے کہی

ہر وہ بات اس نے کہی تھی...... جو...... اکابرین نے کہی

ہر وہ بات اس نے کہی تھی...... جو...... رشید احمد گنگوہی ؒ نے کہی

ہر وہ بات اس نے کہی تھی...... جو...... قاسم نانوتوی ؒ نے کہی

ہر وہ بات اس نے کہی تھی...... جو...... مجدد الف ثانی نے کہی

اور تاریخ کا مطالعہ کرو...... تو یہ بات تمہیں سمجھ میں آ جائے گی...... کہ ہر دور میں اللہ نے علماء دیوبند کو وہ سپوت عطا کیے ہیں...... جن کی اکابر سے ایک نسبت رہی ہے۔

دو تاریخی سعادت مند:

تاریخ میں دو آدمی ایسے گزرے ہیں کہ جنہوں نے سترہ سال تک پیغمبر ﷺ کے روضے

Scanned with CamScanner

کے سائے میں بیٹھ کر حدیث رسول ﷺ پڑھائی ہے

یا پہلے دور میں امام مالک ؒ کو یہ سعادت نصیب ہوئی تھی ...... یا اس دور میں علماء دیو بند کے وہ سپوت سید حسین احمد مدنی ؒ کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہے۔

تاریخ میں دو شیخ الاسلام:

تاریخ نے دو آدمی ایسے پیدا کیے ہیں ...... جن کو شیخ الاسلام کہا گیا ہے ...... یا ابن تیمیہ ؒ کو شیخ الاسلام کہا گیا تھا ...... یا شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی ؒ کو کہا گیا تھا

تاریخ نے دو آدمی پیدا کیے ہیں ...... جن کو دنیا نے حافظ الحدیث کے نام سے یاد کیا ہے ...... یا پہلے دور میں ابن حجر عسقلانی ؒ کو کہا گیا تھا ...... یا اس دور میں شیخ الاسلام حضرت عبداللہ درخواستی ؒ کو کہا گیا ہے۔

دو آدمیوں کی قبر سے مشک وعنبر کی خوشبو:

تاریخ نے دو آدمی ایسے پیدا کیے ہیں ...... جن کے مرنے کے بعد ان کی قبر سے چھ ماہ تک مشک وعنبر کی خوشبو مہکی ہے ...... یا پہلے دور میں حضرت امام بخاری ؒ جس نے صحیح بخاری لکھی تھی ...... اس کی قبر سے مشک وعنبر کی خوشبو مہکی تھی ...... اور دوسرا وہ شخص جس کو تاریخ نے احمد علی لاہوری ؒ کے نام سے یاد کیا ہے ...... جس کی قبر سے مشک وعنبر کی خوشبو مہکی ہے۔

تاریخ میں دو امیر عزیمت:

تاریخ میں دو آدمی ایسے ہیں ...... جن کو امیر عزیمت کہا گیا ہے ...... یا پہلے دور میں ...... قرآن کی حفاظت میں کوڑے کھانے والے احمد بن حنبل ؒ کو امیر عزیمت کہا گیا تھا یا اس دور میں امی عائشہ ؓ کے دوپٹہ پر جان دینے والے حق نواز ؒ کو امیر عزیمت کہا گیا تھا۔

عرب شیخ کا عربی مقولہ:

Scanned with CamScanner

توجہ کیجئے ...... امام مالک ؒ نے موطاء امام مالک لکھی ...... اور جب اس کی شرح شیخ الحدیث مولانا زکریا ؒ کاندھلوی نے لکھی ... تو ایک عرب کے شیخ نے کہا ......

قَدْ حَنفَ الْمُوْطَا

مولوی محمد زکریاؒ ہے تو عجم کا رہنے والا حنفی ...... لیکن اس نے موطا کی وہ شرح لکھی ہے ...... کہ پڑھنے کے بعد ہمیں سمجھ میں ایسے آتا ہے ...... جیسے امام مالک ؒ بھی امام ابوحنیفہ ؒ کا مقلد تھا ...... یہ کتنا بڑا عظیم آدمی ہے ...... یہ کیسی کتابیں لکھ گیا ہے۔

انور شاہ کشمیری ؒ کا قوت حافظہ اور حسن:

سید انور شاہ ؒ تاریخ میں بہت بڑے عظیم شخص گزرے ہیں وہ ایسی ذہانت والے تھے ...... کہ جس کے متعلق علامہ اشرف علی تھانوی ؒ کہا کرتے تھے ...... کہ اس دور میں اگر کوئی شخص مجھ سے اسلام کی حقانیت کی دلیل مانگے ...... تو میں کہوں گا ...... کہ اسلام کی حقانیت کی دلیل انور شاہ کا وجود ہے ...... وہ بہاول پور مقدمہ ختم نبوت پر تشریف لائے۔

ایک سکھ ٹکٹیں لے رہا تھا ...... اور بڑھاپے کا عالم تھا ...... ان کو ایک کھنولی پہ باہر لائے رات کا وقت تھا ...... سکھ لیمپ لیے ہوئے تھا ...... اس نے یوں لیمپ اوپر کیا انور شاہ ؒ کے چہرے پر نظر پڑی تو پیچھے چل پڑا ...... لوگوں نے کہا کہاں جا رہا ہے ...... ؟ ٹکٹیں دے ......

اس سکھ نے کہا .... یہ کون ہے؟

لوگوں نے کہا ...... ان کا نام سید محمد انور شاہ ؒ ہے

سکھ نے کہا ...... کس خاندان کا ہے؟

لوگوں نے کہا ...... خاندان نبوت ﷺ سے تعلق رکھتا ہے

اس سکھ نے کہا پہلے میں اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے کلمہ پڑھنا چاہتا ہوں ...... کہ تیرہ سو سال بعد جس نبی ﷺ کے خاندان کا سید اتنا حسین ہے تو اس کا نانا کتنا حسین ہوگا؟

Scanned with CamScanner

امام محمدؒ کا عجیب کارنامہ:

امام محمدؒ نے (999) نوسوننانوے کتابیں لکھی تھیں...... ایک انگریز نے صرف ان کی ایک کتاب ''مبسوط'' اتنی ضخیم ہے ...... جس میں لاکھوں مسائل کا استنباط کیا گیا ہے...... اس کتاب کو پڑھ کر کہا...... کہ لوگو...... اگر چھوٹے امتی محمد کا اتنا علم ہے...... تو نبی ﷺ کا علم کتنا ہوگا ...... ؟ انگریز یہ کہہ کر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

علامہ ندیم کی جھنگوی شہیدؒ سے ہمکلامی اور فکر نماز:

میں اس مناسبت سے آپ حضرات سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں...... صحابہ ؓ کے جیالو...... میری اور آپ کی نسبت ایک تو صحابہ ؓ کی طرف ہے ...... کہ ہم صحابہ ؓ کے سپاہی ہیں...... اور دوسرا اس امیر عزیمتؒ سے تعلق ہے ...... کہ جس کے ساتھ میرا اپنا ایک بیتا ہوا واقعہ ہے کہ احمد پور شرقیہ کے ایک جلسہ سے ہم بہاول پور کی طرف واپس آ رہے تھے راستہ میں ایک جگہ پر مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا...... تو مولانا شہیدؒ نے اس وقت کہا یہاں لب سڑک نہر کے کنارے پر نماز پڑھ لیں۔

میں نے کہا...... حضرت بہاول پور شہر قریب ہے ...... وہاں پہنچ کر نماز پڑھ لیں گے پانچ دس منٹ دیر ہو جائے گی ...... اس میں کیا فرق پڑتا ہے...... ؟

آپ کی جان بڑی قیمتی ہے...... آپ کی شخصیت بڑی اہم ہے ...... یہ جنگل ہے ...... اور دائیں بائیں دونوں طرف ذخیرہ ہے ...... یہاں پہ رکنا مناسب نہیں ہے مولانا گاڑی میں اگلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے ...... مولانا نے یوں پیچھے ہمارے چہرے کی طرف دیکھ کر کہا ...... کہ مولوی پانچ منٹ تمہیں اپنی زندگی کا یقین ہے ...... ؟

اگر موت واقع ہو جائے...... تو کیا اللہ کا فرض تمہارے سر پر نہیں رہے گا؟

Scanned with CamScanner

آخری درخواست:

میرے ساتھیو...... میں یہ صرف آپ سے کہنا چاہتا ہوں...... کہ جس سے ہماری نسبت ہے...... کم ازکم ہم عملی کردار ایسا تو اپنائیں...... کہ مجھ کو اور آپ کو دیکھ کر کہیں...... کہ جب یہ سپاہی ایسے ہیں...... تو ان کا جرنیل کیسا ہو گا......؟ یہ ایسے ہیں...... تو ان کا قائد کیسا ہو گا......؟ اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

فضیلت درود وسلام

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ......o بِرِسَالَةِ مَنِ اخْتَصَّهٗ مِنْ بَیْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَجَوَاهِرِ الْحِکَمِ ......وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ...... مَا نَطَقَ اللِّسَانُ بِمَدْحِهٖ وَنَسَخَ الْقَلَمُ...... اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ......o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ......o اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا......صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ ......وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ...... o وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ...... وَالشَّاکِرِیْنَ ......oوَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اشعار:

الٰہی محبوب کل جہاں کو دل و جگر کا سلام پہنچے
نفس نفس کا درود پہنچے نظر نظر کا سلام پہنچے

بساط عالم کی وسعتوں سے جہان بالا کی رفعتوں سے
ملک ملک کا درود پہنچے بشر بشر کا سلام پہنچے

حضور کی شام شام مہکے حضور کی رات رات جاگے
ملائکہ کے حسین جلو میں سحر سحر کا سلام پہنچے

زبان فطرت ہے اس پہ ناطق بارگاہ نبی صادق
شجر شجر کا درود جائے حجر حجر کا سلام پہنچے

رسول رحمت کا بار احساں تمام خلقت کے دوش پر ہے
تو ایسے محسن کو بستی بستی نگر نگر کا سلام پہنچے
میرا قلم بھی ہے ان کا صدقہ میری خطابت پہ ان کی رحمت
حضور خواجہ میرے قلم کا میری خطابت کا سلام پہنچے

❀❀❀❀

ہر دم درود سرور دو عالم کہا کروں
ہر لمحہ محو روئے مکرم رہا کروں
اسم رسول ہوگا مداوائے درد دل
صل علی ہے دل کے دکھوں کی دوا کیا کروں
دے دوں اگر رسول مکرم کا واسطہ
دل کی ہر ایک مراد ملے گر دعا کیا کروں
اس کے علاوہ سارے سہاروں سے ٹوٹ کر
اللہ کے کرم کے سہارے رہا کروں
ہو کر رہے گا سہل ہر اک مرحلہ کڑا
اللہ کے کرم کا اگر آسرا کیا کروں

❀❀❀❀

ہوں لاکھوں سلام اس آقا پر بت لاکھوں جس نے توڑ دیے
دنیا کو دیا پیغام سکوں طوفانوں کے رخ موڑ دیے
اس محسن اعظم نے کیا کیا نہ دیا انسانوں کو
منشور دیا دستور دیا کئی راہیں دیں کئی موڑ دیے

Scanned with CamScanner

تمہید:

قابل صد اعزاز وتکریم!

واجب الاحترام!

علماء......کرام!

ارباب خاص وعام!

برادران......اسلام!

بزرگو، دوستو اور بھائیو!

آج کے خطبہ جمعہ پر فضائل درود شریف کے متعلق کچھ ضروری باتیں گوش گزار کرنا چاہوں گا......اس میں دو تین چیزیں بڑی اہمیت کے ساتھ ہونگی......ایک تو یہ ہے کہ درود شریف کی حیثیت کیا ہے......؟ اور درود شریف پڑھنا کس لئے ضروری ہے......؟ پھر درود شریف کے لیے کون کون سے کلمات اور الفاظ استعمال کیئے جائیں......؟ اللہ کے ہاں کون سا درود مقرب ہے......؟ درود شریف کے فضائل کیا ہیں......؟ اور پھر اس کی خصوصیات کیا ہیں......؟ اس پر محدثین وعلماء نے بڑی ضخیم کتابیں لکھی ہیں......حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کی فضائل درود......اور حضرت تھانویؒ کی زاد السعید......اسی طریقے سے اور دیگر بزرگوں کی بے انتہا کتابیں موجود ہیں......جو لوگ مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں......وہ ان کتابوں کو جانتے ہیں۔

علامہ ندیم کی عادت:

موقع اور مناسبت کے لحاظ سے میری عادت ہے......کہ سال میں ایک مرتبہ کوئی نہ کوئی ضروری موضوع ہوتا ہے......اسے ضرور ایک مرتبہ دہراتا ہوں......تا کہ مسائل اور ان کی اہمیت ذہن میں رہ جائے۔

Scanned with CamScanner

مخلوق کو عبادت کی ترغیب:

میرے محترم دوستو......! جتنی عبادات اللہ نے اس امت پر فرض فرمائی ہیں...... ان میں تمام عبادتیں ایسی ہیں...... جن کا تعلق صرف مخلوق کے ساتھ ہے۔

نماز کی عبادت ہے...... تو اللہ نے صرف حکم دیا ہے...... کہ تم نے نماز ادا کرنی ہے

روزے کا اس امت کو حکم دیا ہے...... تو اللہ نے ترغیب کیلئے صرف ایک جملہ ارشاد فرمایا......

"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ"

اے ایمان والو!...... ہم نے تم پر روزے کو ایسے فرض کیا ہے...... جیسے پہلی امتوں پر روزہ فرض تھا...... تو اس میں اللہ نے پہلی امتوں کو تو شامل کیا ہے...... صرف اتنی ترغیب دی ہے...... کہ یہ کام تم بھی کرو...... وہ امتیں بھی کرتی تھیں...... اللہ نے ذکر اور تسبیح کا تذکرہ کیا ہے...... کہ اللہ کی تسبیح بیان کرو...... مختلف مقامات پر...... اُذْكُرُوا اللّٰهَ...... کا لفظ آیا ہے...... اور بار بار ذکر کی کثرت کا حکم دیا گیا ہے...... بلکہ ہر عبادت کا نچوڑ ذکر اللہ بتایا گیا ہے......(۱)

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ

نماز اس لئے قائم کرو تا کہ اللہ کا ذکر ہو

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ...... ایام حج میں مختلف مقامات پر عبادت کے اختتام کے ساتھ ذکر اللہ کا لفظ ہے...... تا کہ پتہ چلے کہ ہم یہ کام کر کس لئے کر رہے ہیں فرشتوں کے متعلق بتایا گیا...... کہ وہ اللہ کی تسبیح وتہلیل اور ذکر میں مصروف رہتے ہیں

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ و سلام پڑھنے کا حکم ۲ ھ میں نازل ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ شب معراج میں یہ حکم ہوا (فتح الباری، تفسیر سورۃ الاحزاب ص ۱۱ ج ۸)

Scanned with CamScanner

حج کا حکم ہے .... تو وہ اس امت کے ذمہ ہے

زکواۃ کا حکم ہے .... تو وہ اس کے ذمہ ہے

قربانی کا حکم دیا گیا ہے .... تو وہ بھی اس امت کے ذمہ ہے

یہ تمام وہ احکام ہیں .... جن کو انسان بجا لاتا ہے .... اور انسان کی ذمہ داری میں ہیں .... اور پھر مسلمان کے ذمہ یہ فرائض کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ایک عمل میں مخلوق کے ساتھ خالق کی بھی شرکت:

ان تمام اعمال میں ایک درود شریف اکیلا ایسا عمل ہے .... کہ ہر عمل تو مخلوق کرتی ہے .... لیکن درود وہ عمل ہے .... کہ جس کو خالق خود بھی کرتا ہے .... اور اس کی ترغیب بھی اللہ نے قرآن میں اسی انداز میں دی ہے

"یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ" .... "تم پر روزہ ایسے فرض ہے .... جیسے تم سے پہلے امتوں پر فرض تھا

یوں نہیں کیا .... کہ پہلے ان کا تذکرہ ہو .... پھر آپ کا ذکر ہو .... کہ ان امتوں پر روزہ فرض تھا .... اس لئے ہم تم پر بھی روزہ فرض کر رہے ہیں

لیکن جب درود شریف کی ترغیب کا وقت آیا .... قرآن مجید نے جب درود شریف کی عظمت و فضیلت کو بیان کیا ہے .... اس کی خوبیوں کا اظہار کیا ہے .... تو وہاں پہلے حکم نہیں دیا .... بلکہ پہلے ترغیب کا جملہ استعمال کیا

کہ ....

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے جناب سرور کائنات فخر موجودات امام الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھتے ہیں

Scanned with CamScanner

یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

پھر بعد میں حکم دیا گیا...... تا کہ آدمی میں اشتیاق پیدا ہو

کہ......

جو کام اللہ...... کر رہا ہے

جو کام فرشتے کر رہے ہیں

جو کام جبرائیل کر رہا ہے

جو کام میکائیل کر رہا ہے

جس کام میں اللہ کے حاملین عرش مصروف ہیں۔

خالق اور مخلوق میں فرق:

میرے محترم دوستو......! اللہ نے جس کام کو اپنا حصہ بنالیا ہے

جب کہ مخلوق عبادت کرتی ہے...... اللہ عبادت سے پاک ہے

مخلوق نماز پڑھتی ہے...... اللہ نماز سے پاک ہے

مخلوق روزے رکھتی ہے...... اللہ روزے رکھنے سے پاک ہے

میں اور آپ لینے والے ہیں...... اللہ لینے سے پاک ہے

میں اور آپ حج کرتے ہیں...... اللہ حج کرنے سے پاک ہے

میں اور آپ زکواۃ ادا کرتے ہیں...... اللہ اس قسم کی کیفیات سے پاک ہے

میں اور آپ عاجزی وانکساری کرتے ہیں...... اللہ عاجزی اور انکساری سے پاک ہے

......تو یہ کون سا عمل ہے کہ......

جس عمل کو خدا بھی...... کر رہا ہے

اللہ کے فرشتے بھی کر رہے ہیں

Scanned with CamScanner

انسان اشرف المخلوقات ..... !انسان اللہ کا مقرب ..... انسان اللہ کے ہاں سب سے زیادہ باعظمت ہے۔

جب فرشتے ..... وہ کام کریں

جب خود خالق ..... وہ کام کرے

تو اس سے انسان کیوں محروم رہ جائے ..... ؟اس لئے اس میں یہ عظمت پیدا ہوتی ہے ..... آدمی کی سوچ بنتی ہے۔

کہ اے اللہ جو کام تو کر رہا ہے ..... اور تو اپنے فرشتوں سے وہ کام کرا رہا ہے۔

وہ کام تو ہم سے بھی لے لے ..... ہم بھی محروم نہ رہیں ..... اس لئے پہلے کہا

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

بے شک اللہ اور اس کی رحمت کے فرشتے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھتے ہیں درود بھیجتے ہیں

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

جب رب بھی یہ کام کرتا ہے ..... جب رحمت کے فرشتے بھی یہ کام کرتے ہیں تو اے ایمان والو تم پر بھی یہ فرض ہے ..... کہ تم بھی اٹھتے بیٹھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھو ..... پہلے خدا نے ترغیب کے جملے ارشاد فرمائے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

..... پھر اس کے بعد ارشاد فرمایا

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

میرے محترم دوستو! ..... ایک عجیب عمل ہے ..... ایک عجیب کام ہے ..... جس پر خدا اپنے آپ کو بھی شریک کر رہا ہے ..... میں اس عمل کی تفصیل میں نہیں جاتا ..... بات بہت بڑھ جائے گی۔

Scanned with CamScanner

فرشتوں کا ...... درود ...... کیا ہے؟

انسانوں کا...... درود ...... کیا ہے؟

اور خدا کا...... درود ...... کیا ہے؟

اتنی بات ضروری ہے...... کہ سب کے سب اس عمل میں شریک ضرور ہیں

...... توجہ کیجئے ......

فرشتوں کے روزہ کی ...... عبادت اور ہے

انسانوں کے روزہ کی ...... عبادت اور ہے

فرشتوں کی تسبیح تہلیل پڑھنے کا انداز اور ہے

انسانوں کی تسبیح تہلیل پڑھنے کا انداز اور ہے

یہ باتیں نہیں ...... !لیکن یہاں اللہ تبارک وتعالی نے اس عمل میں خود کو شریک کر دیا ہے ...... آمنہ کے در یتیم ﷺ پہ درود پڑھنے کا وہ عمل ہے ...... کہ جس میں خدا بھی اپنے آپ کو شامل کر رہا ہے۔

خدا کی عمل میں شرکت نہ کہ عبادت میں:

میں یہاں عمل کا لفظ استعمال کر رہا ہوں ...... عبادت کا لفظ اس لئے نہیں کہہ رہا ...... کہ عبادت عبد سے ہے ...... اور عبد کے معنی عاجزی وانکساری کے ہیں ...... اور اللہ کسی کے سامنے انکساری اور عاجزی کرنے سے پاک ہے ...... اس لئے یہ عمل تو اللہ ہی کرتا ہے ...... خدا انکساری نہیں کرتا ...... اس لئے بار بار یہ الفاظ کہہ رہا ہوں ...... کہ اس عمل میں خدا شریک ہے ...... اس عبادت میں نہیں ...... کیونکہ عبادت تو میرے اور آپ کے لئے ہے ...... اور عبادت کہتے ہیں ...... اسکو کہ جس کا خدا حکم دیدے ...... انسان اس کو بجالاتا ہے ...... یہ عبادت ہے ...... تو وہ میرے اور آپ کیلئے عبادت ہے ...... لیکن اللہ کیلئے وہ عبادت

نہیں .... اللہ کا وہ ایک عمل ہے ..... خدا کا وہ ایک کام ہے ..... جو خدا کرتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اے ایمان والے تمہارا فرض ہے کہ تم بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ پڑھا کرو

مخلوق کا درود:

توجہ کیجئے .... !تھوڑی سی اس پر وضاحت کرنا چاہتا ہوں .... میرا اور آپ مخلوق کا درود تو وہی ہے .... جو ہم نے عام طور پر الفاظ یاد کر رکھے ہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

مختلف کلمات ہیں ....

بعض حضرات حضور ﷺ کے القاب و آداب کے کلمات استعمال کرتے ہیں .... کچھ مختصر درود پڑھتے ہیں .... کچھ بڑا درود پڑھتے ہیں .... کچھ درود ابراہیمی پڑھ لیتے ہیں .... مخلوق کا درود یہی ہے .... کہ اللہ کی دربار میں درخواست کرے .... کہ اے اللہ !اپنے محبوب ﷺ کے تقدس عظمت اور فضیلت کو تو جانتا ہے .... ہم نہیں جانتے .... اس لئے آپ سے درخواست ہے .... کہ محبوب ﷺ کے شایان شان تو ان پر ہماری طرف سے درود بھیج دے .... !

فرشتوں کا درود:

فرشتوں کا درود یہ ہے .... کہ اللہ سے مصطفی کریم ﷺ کے لئے .... طلب رحمت اور بلند درجات کی طلب ہو۔

اے اللہ .... !تیرا محبوب ﷺ بڑی عظمتوں والا ہے .... ہم بھی تیری دربار میں وہی

Scanned with CamScanner

درخواست کرتے ہیں...... جتنی عظمتیں دی ہیں...... ان میں اور اضافہ فرمادے...... !
محبوب ﷺ کو جتنا مرتبہ دیا ہے اس میں اور اضافہ کر...... !
محبوب ﷺ کو جو مقام دیا ہے...... کو اس میں اور اضافہ کر...... !
اس لئے...... کہ وہ اضافہ محبوب ﷺ کے درجات میں کرتا جائے...... نہ اس کی عظمت میں کوئی کمی آتی ہے...... اور نہ ہی رسول ﷺ نے کبھی یہ کہنا ہے...... کہ یا اللہ اپنے محبوب ﷺ کو سب سے زیادہ خوش کرنا چاہتے ہیں۔

خدا کا درود:

اب یہ ہے...... کہ اللہ کا درود کیا ہے...... ؟ خدا کونسا درود پڑھتا ہے...... ؟ کیا اللہ میاں بھی ایسے کرتا ہے

کہ......

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

کہے...... العیاذ باللہ نہیں...... !

امام بخاریؒ نے خدا کا درود لکھا ہے...... کہ اللہ کا درود یہ ہے...... کہ جب اللہ کی دربار میں یہ درخواست کرتے ہیں...... کہ اے اللہ اپنے محبوب کے درجات بلند کر...... ! اور انسان کہتا ہے...... کہ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ (صحیح بخاری)

اے اللہ اپنے پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ بھیج...... ! ان پر سلام بھیج...... ! ان پر رحمت بھیج...... ! اور ان پر برکت بھیج...... ! تو اس وقت آدمی جب یہ کہتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمتیں تو محبوب ﷺ پر نازل فرما رہے ہیں...... ان پر انعام و اکرام آ رہا ہے...... اس کے ساتھ جو سب سے بڑی بات ہوتی ہے...... وہ یہ ہوتی ہے...... کہ اللہ اپنے مقربین فرشتوں کو جو عرش معلیٰ کے حاملین فرشتے ہیں...... جو اللہ کے قرب میں رہتے

ہیں اللہ ان سب کے سامنے اپنے محبوب ﷺ کی تعریف کرتے ہیں ان کی عظمتوں کا اظہار کرتے ہیں فرشتے ان کو سن رہے ہوتے ہیں یہ خدا کا درود ہے جو نبی ﷺ پر آ رہا ہے اَنَا النَّبِیُّ عَلَی الْمَلَائِکَۃِ اللہ اپنے پیغمبر ﷺ کی تعریف فرشتوں کے سامنے کرتا ہے۔

پیغمبر ﷺ کے حسن کی کہانی خود خدا کی زبانی:

امام بخاریؒ لکھتا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ کا درود ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے حسن و جمال اور محاسن و کمالات کا ذکر کرتے ہیں اور میرا وجدان کہتا ہے کہ اللہ کہتے ہیں فرشتو!میں نے ایسا محبوب ﷺ بنایا ہے کہ جس کی زلفوں کو میں نے وَالَّیْل کہا ہے۔

میں نے ایسا حسین بنایا ہے کہ جس کے چہرے کو میں نے وَالضُّحٰی کہا ہے

میں نے ایسا حسین بنایا ہے کہ جس کی آنکھیں کو میں نے مَازَاغَ الْبَصَرُ کہا ہے

میں نے ایسا حسین بنایا ہے کہ جس کے ہونٹوں کو میں نے شَفَتَیْنِ کہا ہے

میں نے ایسا حسین بنایا ہے کہ جس کو میں نے اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ کا اعزاز دیا ہے

میں نے ایسا حسین بنایا ہے کہ جس کو میں نے صفات کبریٰ کا تاج دیا ہے

میں نے ایسا حسین بنایا ہے کہ جس کو میں نے فلاں عظمت عطاء کی ہے

چنانچہ فرشتوں کے سامنے اللہ اپنے محبوب ﷺ کی تعریف کرتے ہیں فرشتے پھر دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ اپنے محبوب ﷺ کی عظمتوں میں اور اضافہ کر !ادھر امت کہتی ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

گویا امت کی درخواست بھی خالق کے سامنے فرشتوں کی درخواست بھی خالق کے

Scanned with CamScanner

سامنے پھر اللہ تبارک وتعالی اپنی عطا کا تذکرہ فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں کہ میں اپنے محبوب ﷺ کو یہ انعامات عطا کر رہا ہوں اللہ تبارک وتعالی نے اپنے ذمہ اور کوئی کام نہیں لیا کہ خدا کوئی کام کرتا ہے اگر اللہ کوئی عمل کرتا ہے

اگر اللہ تبارک وتعالی کسی عمل میں مخلوق کے ساتھ شریک ہوتا ہے تو وہ صرف ایک عمل ہے جو فرشتے بھی کر رہے ہیں انسان بھی کر رہے ہیں خدا بھی کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بلند درجات کی باتیں ہو رہی ہیں یہ ایک عجیب عمل ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

تم میرے پیغمبر ﷺ پر صلوۃ بھی پڑھو اور سلام بھی پڑھو

اس پر غور کرو کہ اے ایمان والو

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

اس پر غور فرمائیں کہ صلوۃ کیا ہے اور سلام کیا ہے ؟

صلوۃ کیسے پڑھنا ہے اور سلام کیسے پڑھنا ہے ؟

سب سے بڑا نقال ملک واشیاء میں ملاوٹ کی تحقیق:

کہتے ہیں کہ پاکستان نقلیں بنانے میں سب سے زیادہ ماہر ہے برطانیہ کا ایک طیارہ گرا تھا تو اسے گرتے ہوئے ایک ڈنٹ پڑ گیا تھا پاکستان نے اس کی نقل بنائی تھی تو وہ ڈنٹ جو پڑا تھا اپنے طیارے میں بھی انہوں نے وہی ڈنٹ لگا دیا تھا

تو ان برطانیہ والوں نے کہا کہ یہ کیا ہے ؟

پاکستانیوں نے کہا کہ ہم نے آپ کی نقل بنائی ہے جیسے وہ تھی ویسے یہ ہے نہیں سوچتے کہ اس کی حقیقت کیا ہے ؟

Scanned with CamScanner

اور یہ بات ذہن میں رکھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا (مشکوٰۃ ص ۳۰۵ ج ۱)

جو شخص ملاوٹ کرتا ہے وہ میری امت سے خارج ہو جاتا ہے

اگر دنیا کی کسی چیز میں ملاوٹ کی جائے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اتنا تنبیہ کرتے ہیں

کہ خبردار!

تم چینی میں ملاوٹ نہ کرو!

سوجی میں ملاوٹ نہ کرو!

گندم میں ملاوٹ نہ کرو!

اناج میں ملاوٹ نہ کرو!

فروخت کرنے والی چیزوں میں ملاوٹ نہ کرو! تو اس پر اتنی بہت بڑی تنبیہ ہے اگر کوئی شخص دین میں ملاوٹ کرتا ہے تو اس کے لئے کتنی بڑی تنبیہ ہوگی؟

اگر اناج میں ملاوٹ برداشت نہیں تو پیغمبر ﷺ کے درود وسلام میں بھی ملاوٹ برداشت نہیں ہے

آذان میں بھی ملاوٹ برداشت نہیں ہے

کلمہ میں بھی ملاوٹ برداشت نہیں ہے

نماز میں بھی ملاوٹ برداشت نہیں ہے

اعمال میں بھی ملاوٹ برداشت نہیں ہے

عمل وہی اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے جو عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے کر گئے ہیں کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی امت کے لئے سب سے بہترین نمونہ ہے اس نمونہ کو سامنے رکھ کر عمل کیا جائے اسی میں نجات اور کامیابی ہے اگر اس کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنا شروع کر دیا تو یہ تباہی اور بربادی ہے باتیں دور چلی جائیں گی

Scanned with CamScanner

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اے ایمان والو !

صَلُّوْا یہ امر ہے حکم ہے یعنی تم میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام پڑھو۔

جیسے قرآن میں نماز پڑھنے کا حکم ہے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ نماز کو قائم کرو

زکوۃ کا حکم ہے اٰتُوا الزَّکٰوۃَ زکوۃ ادا کرو

روزہ کا حکم ہے اَتِمُّوا الصِّیَامَ تم پورا کرو روزوں کو

حج کا حکم ہے اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ ہر عبادت ہر فرضیت کا حکم قرآن سے ثابت ہے۔

تارک احکام کی سزا:

علماء نے لکھا ہے کہ جو چیز اللہ کے قرآن سے ثابت ہو اور اس کا خدا حکم دیدے اس کا کرنا فرض ہے چھوڑنا گمراہی اور انکار کفر ہے

توجہ کیجئے جن چیزوں کا حکم قرآن نے دیا ہے کہ یہ کرو ان کا کرنا فرض ہے اور ان کا انکار کرنا کفر ہے۔

توجہ کریں ! یہ نماز ہے اس کا پڑھنا فرض ہے چھوڑنا فسق وگناہ ہے

اور یاد رکھیں ! کہ بعض دفعہ یہ گناہ آدمی کو کفر تک بھی لے جاتا ہے اور نماز کا انکار کرنا کفر ہے۔

کسی آدمی نے کہا میں نماز نہیں پڑھتا تو آپ یہ یقین جانئے کہ خدا اور رسول ﷺ کے فیصلے کے مطابق قرآن کی نص قطعی کا اس سے انکار کردیا ہے وہ نماز کا منکر ہوا ہے یہ کافر ہوگیا ہے۔

Scanned with CamScanner

ایک آدمی کہتا ہے کہ میں روزہ نہیں رکھتا یہ تم بھوکے ہو تو روزہ رکھو! اس نے اللہ کے حکم اور قرآن کے فیصلہ کا انکار کیا ہے اب یہ مسلمان نہیں رہا بلکہ یہ کافر ہو گیا ہے۔

ہمارا کام کفر بتانا نا کہ کافر بنانا:

یہ بھی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے کہ لوگ عام طور پر کہتے ہیں کہ مولوی سب پہ کفر کا فتوی لگاتے ہیں بھائی ہم کفر کے فتوی لگاتے نہیں بلکہ کفر بتاتے ہیں۔

میں نے کسی کو نہیں کہا کہ فلاں کافر ہو گیا ہے میں تو مسئلہ بتا رہا ہوں کہ آدمی ایسا کرنے سے کافر ہو جاتا ہے۔

کافر! تو اپنے عمل سے کافر ہوگا میرے کہنے سے نہیں میں تو اس کا کفر بتا رہا ہوں کہ اس کام کیوجہ سے آدمی کافر بنتا ہے مولوی کے کہنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔

توجہ کیجئے! کہ جو احکامات قران مجید نے بیان کیے ہیں جن کی فرضیت اللہ کے قرآن سے ثابت ہے ان کا انکار کفر ہے ان کو چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے اور ان کا کرنا فرض ہے۔

اور یہی حکم درود شریف کے لئے ہے کہ درود کی عظمت، اس کی فرضیت اور اس کی اہمیت اللہ کے قرآن سے ثابت ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

اے ایمان والو محمد رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام پڑھو

تو قرآن سے اس درود کی فرضیت ثابت ہو گئی کہ اس کا پڑھنا فرض ہے چھوڑنا گناہ ہے اور درود کا انکار کرنا کفر ہے۔

Scanned with CamScanner

ایک مرتبہ درود پڑھنے سے فرض کی ادائیگی:

اب ایک اور بات تھوڑی سی سمجھیں ! جب ہم نے کہا اقیموا الصلوٰۃ نماز پڑھنا فرض ہے تو پھر ساری نمازیں فرض ہو گئیں ..... ؟ کیا ہر نماز کی تمام چیزیں فرض ہو گئیں ؟ یہ بات نہیں ! کچھ سنتیں ہوتی ہیں . کچھ مستحبات ہوتے ہیں کسی کا درجہ واجب کا ہوتا ہے۔

تو یہاں درود شریف پڑھنے میں بھی بعینہ وہی بات ہے کہ مطلقا درود پڑھنا فرض ہے اور پوری زندگی میں جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتا ہے اپنے آپ کو مسلمان کہلواتا ہے اس پر فرض ہے کہ کم از کم پوری زندگی میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ لے تو اس فرضیت سے گویا دست بردار ہو جائے گا۔

درود نہ پڑھنے کے خطرات:

اور اگر کوئی شخص درود نہیں پڑھتا تو یہ اللہ کی رحمت سے بھی محروم ہے لعنت کا بھی مستحق ہے اور خطرہ یہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس شخص کی موت بھی کفر پر نہ آ جائے انکار سے تو ویسے بھی کافر ہو جاتا ہے لیکن کبھی بھی اس فرض کو ادا نہ کرے ممکن ہے کہ اس کی عدم ادائیگی کی وجہ سے اس کا انکار کر بیٹھا ہو تو کہیں اس کی موت کفر پر نہ آ جائے اس سے ڈرنا چاہئے

درود کی تین حیثیتیں:

اب اس درود شریف جس کی فرضیت میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں اس کی تین حیثیتیں ہیں اس پر بھی غور کیجئے

ایک یہ ہے کہ پوری زندگی میں ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے جس محفل میں

Scanned with CamScanner

جناب سرور کائنات، امام الانبیاء سیدنا محمد رسول سب کہیے صلی اللہ علیہ وسلم کم از کم درود کی فضیلت پر یہ تقریر ہے اس پر تو آپ درود پڑھتے ہی رہیں صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہی رہیں اور وہ حدیث تو میں نے رمضان المبارک کے خطبہ میں بتا دی تھی اس لئے اس کو دوبارہ نہیں دہراتا جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کی کہ جس کے سامنے میرا نام آئے وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اللہ اس کو اپنی رحمت سے دور کر دے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے تباہی اور بربادی کی دعا مانگی ہے (۱)

جبرائیل نے دعا کی اور پیغمبر ﷺ نے آمین کہا خدا کا حکم اس سے بڑھ کر کیا ہوگا اس آدمی کے لئے گمراہی کا اور کوئی سامان نہیں ہوسکتا تو میں عرض کر رہا ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف زندگی میں ایک دفعہ پڑھنا فرض ہے اور ساری زندگی میں ہر محفل کے اندر جس اجتماع اور مجلس میں آپ بیٹھے ہیں اور وہاں جناب سرور کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر ہے آمنہ کے لال ﷺ کا تذکرہ ہو رہا ہے تو اس بھری ہوئی محفل میں رسول اللہ ﷺ پہ درود پڑھنا واجب ہے اگر کوئی شخص وہاں درود نہیں پڑھتا اور باقی باتیں کر کے مثلاً نماز کا تذکرہ کر کے قرآن کا تذکرہ کر کے بقیہ باتیں کر کے جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آتا بھی ہے خالی لفظ محمد کہہ کر خالی محبوب کا نام لے کر یہ محفل برخاست ہو جاتی ہے۔

یہ حدیث اس آدمی کے لئے آئی ہے کہ ایک آدمی کے سامنے پیغمبر ﷺ کا ذکر آیا اس نے درود نہیں پڑھا یہ اللہ کی رحمت سے بھی دور ہو گیا

صحیح البخاری و ... [illegible]

اور اگر اس نے اس کام کے ترک کرنے کو عادت بنا لیا تو ڈر لگتا ہے کہ اس کی موت کہیں کفر پر نہ آ جائے۔

بھری محفل پر درود کا وجوب اور سنت و مستحب:

اس لئے بھری محفل میں کم از کم ایک مرتبہ پورے مجمع کے ہر فرد پر جس نے رسول اللہ ﷺ کا نام سنا ہے اس پر درود پڑھنا واجب ہے اور جب بھی رسول اللہ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر آئے ..... اسی وقت صلی اللہ علیہ وسلم کہنا یہ سنت اور مستحب کے درجہ میں ہے ..... (۱)

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا عمل تھا کہ اس وقت تک کوئی صحابیؓ بات نہیں کرتا تھا ..... جب تک کہ حضور ﷺ کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہتا۔

راوی کی روایت کرتے وقت حالت:

احادیث کی کتابیں پڑھیں حدیثوں کو کھولیں تو کبھی کوئی راوی اس وقت تک روایت نقل نہیں کرتا ..... جب تک قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نہ کہتا تھا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..... سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..... میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں دیکھا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا جب تک وہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نہ کہتا اس وقت تک وہ اپنی بات آگے نہیں شروع کرتا پیغمبر ﷺ کی بات نہیں نقل کرتا جب تک رسول اللہ ﷺ پر صحابی درود نہ پڑھتے۔

---

(۱) در مختار میں لکھا ہے کہ جب نام مبارک لکھے صلوۃ وسلام بھی لکھے [illegible]
لکھنے میں کمی نہ کرے صرف "صلعم" پر کفایہ کرے [illegible]

Scanned with CamScanner

اس لئے ہر محفل میں ہر دفعہ آقا کے نام کے ساتھ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کہنا یہ استحباب اور سنت کا درجہ رکھتا ہے اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی محبت کی علامت ہوتی ہے

کیونکہ

ذکر حبیب کچھ کم نہیں ہے وصال حبیب سے

یار کا تذکرہ جس محفل میں ہو تو وہ محفل ہی ایسی ہے جیسے آپ خود اس محبوب ﷺ کی محفل میں بیٹھے ہوں۔

لوگ کہتے ہیں کہ جناب! فلاں آدمی سے محبت ہے بار بار اسی کا نام لیا جاتا ہے

جس سے پیار ہے بار بار اسی کے تذکرے ہوتے ہیں

جس سے پیار ہے آدمی اسی کے لئے بے تاب رہتا ہے

اور اگر آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اور اگر آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار ہے محبوب ﷺ سے تعلق ہے اس تعلق کا حق یہ ہے کہ بار بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا جائے۔

فضائل کی جتنی روایات احادیث میں ہیں ان کو پڑھے سمجھے بغیر اخلاقی فرض بھی امت پر یہ ہے کہ جس پیغمبر ﷺ کے صدقے سے ہم نے اللہ کو پہچانا ہے۔

پیغمبر ﷺ کی آمد سے برکت ہی برکت:

جس کے صدقے سے ہمیں اسلام ملا ہے

جس کے صدقے سے ہمیں قرآن جیسی دولت ملی ہے

جس پیغمبر ﷺ کی تشریف آوری کی برکت سے ہمیں ایمان کی سعادت ملی ہے

جس پیغمبر ﷺ کی تشریف آوری کی برکت سے آج ماں ماں بنی ہے

Scanned with CamScanner

جس پیغمبر ﷺ کی آمد کی برکت سے...... بیٹی بیٹی بنی ہے

جس پیغمبر ﷺ کی آمد کی برکت سے...... بہن بہن بنی ہے

جس پیغمبر ﷺ کی آمد کی برکت سے...... بیوی کو عزت ملی ہے

جس پیغمبر ﷺ کی آمد کی برکت سے...... والدین کو تعظیم وتکریم ملی ہے

جس پیغمبر ﷺ کی آمد کی برکت سے...... مہمان کو ضیافت ملی ہے

جس پیغمبر ﷺ کی آمد کی برکت سے...... اس کائنات کو یہ وجود ملا ہے

جس پیغمبر ﷺ کی آمد کی برکت سے...... یہ امت مصائب سے بچی ہے

جس پیغمبر ﷺ کی آمد کی برکت سے...... یہ امت مشکلات سے بچی ہے

جس پیغمبر ﷺ کی آمد کی برکت سے...... اس امت کے چہرے مسخ نہیں ہوئے

جس پیغمبر ﷺ کی آمد کی برکت سے...... اس امت پر عذاب نہیں آیا

جس پیغمبر ﷺ کی تشریف آوری کی برکت سے اس امت پر خدا کی طرف سے گرفت نہیں آئی

یہ سب کچھ جس کے واسطے سے ہوا ہے

یہ سب کچھ جس کی آمد کی برکت سے ہوا ہے

اس پیغمبر ﷺ کا حق بنتا ہے...... اور ہر امتی پر یہ فرض ہے...... کہ جب بھی اس محبوب ﷺ کا نام آئے...... مصطفی ﷺ پر درود پڑھے بغیر نہ رہے...... !

کوئی شخص دنیا میں تھوڑا احسان کر دے...... اسی کے تذکرے ہوتے ہیں

آپ کو کوئی ٹیلی فون کر کے آپ سے بیماری کے عالم میں آپ سے خیریت پوچھ لے...... آپ بار بار اس کی تعریف کریں گے۔

آپ کے برے وقت میں کوئی آدمی اگر کام آجائے...... آپ بار بار اس کی تعریف کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

میرے دوستو......

جس پیغمبر ﷺ کے صدقے سے ...... ہم مسلمان بنے ہیں

جس پیغمبر ﷺ کے صدقے سے ...... ہم صاحب ایمان بنے ہیں

جس پیغمبر ﷺ کے صدقے سے ...... ہم قرآن دان بنے ہیں

جس پیغمبر ﷺ کے صدقے سے ...... ہم دین کو سمجھنے والے بنے ہیں

اس پیغمبر ﷺ کا حق سب سے زیادہ ہے ...... کہ بار بار اسی کا تذکرہ کیا جائے ...... اور بار بار انہیں پر درود پڑھا جائے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اے ایمان والو! اس پیغمبر ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھو

صلوٰۃ وسلام کون سے کلمات ہیں؟

اب یہ سمجھئے ...... ! کہ صلوٰۃ وسلام کیا چیز ہے ...... ؟ یہ دو لفظ بڑے مشہور ہیں ...... صلوٰۃ وسلام ان میں کون سے کلمات ہیں ...... ؟ ان میں کون سا صلوٰۃ ہے ...... ؟ اور کون سا سلام ہے ...... ؟ جس کو پڑھنا چاہئے ...... !

حدیث کی کتابوں میں ہے ...... (۱) امام بخاریؒ نے اس کو جلد اول میں بھی اور جلد ثانی میں بھی مختلف مقامات پر نقل بھی کیا ہے ...... کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب یہ آیت کریمہ اتری ...... کہ اے ایمان والو! ...... میرے محبوب ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھو ...... !

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اس پیغمبر ﷺ پر ...... صَلُّوْا صلوٰۃ بھی بھیجو ...... وَسَلِّمُوْا اور سلام بھی بھیجو ...... تو صحابہ کرام ؓ موجود تھے ...... ان میں سے ایک صحابی ؓ نے سوال کیا ...... کہ اے اللہ کے

---

(۱) (صحیح البخاری) لفظ البخاری علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم فی الموضعین

Scanned with CamScanner

رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! سلام تو ہم آپ پر پڑھتے ہیں ... کہ جب ہم نماز پڑھتے ہیں ... تو نماز کے اندر ہم پڑھتے ہیں

... کہ ...

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ

... آگے کیا پڑھتے ہیں ... ؟

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

اے محبوب ﷺ ہمیں آپ نے سکھایا ... کہ آپ نماز میں یہ کہا کریں ... کہ اے پیغمبر ﷺ آپ پر اللہ کا سلام ہو ... ورحمۃ اللہ ... اور اللہ کی طرف سے رحمت ہو ... وبرکاتہ ... اور اللہ کی طرف سے برکت ہو

دیکھیں ... ! سلام بھی رحمت اور برکت بھی رحمت ... یہ تین چیزیں آپ نے مان لیں ... اور پھر اس کے بعد کہا

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

... اے اللہ ہم سب پر یہ سلام ...

وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

اور پھر ان میں سے بالخصوص اللہ کے نیک بندوں پر یہ سلام ہو

بھائی یہ سلام صحابہ ؓ نے پوچھا ... کہ ہم آپ پر پڑھتے ہیں ... اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ہمیں بتائیں ... کَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ ... ہم آپ پر صلوۃ کیسے پڑھیں ... ؟

قرآن نے دو لفظ کہے ... کہ صلوۃ بھی پڑھو ... ! سلام بھی پڑھو ... !

صحابہ ؓ نے پوچھا ... کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ! آپ کے لئے دو چیزوں کا حکم

ہم آپ پر سلام تو پڑھتے ہیں...... سلام بھی پڑھیں...... کہ صلوۃ بھی پڑھیں...... بے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

صلوۃ بتایئے...... کہ ہم صلوۃ کیسے پڑھیں......؟

اور آج کل کے جاہل لوگ جو آپ کو دھوکہ دیتے ہیں...... وہ کہتے ہیں...... کہ قرآن

نے حکم دیا...... کہ درود وسلام پڑھو...... درود تو پڑھتے ہو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

سلام نہیں پڑھتے ہو...... حالانکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو یقین تھا...... کہ ہم سلام پڑھتے ہیں...... اور

صلوۃ پوچھ رہے ہیں...... سلام ہم پڑھتے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

صلوۃ ہم نے نہیں پڑھا...... قرآن کہتا ہے

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

پہلے صلوۃ ہے...... پھر سلام ہے...... تو ہم صلوۃ کیسے پڑھیں......؟ اور سلام کیسے

پڑھیں......؟ یہ صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا

تو حدیث کی کتابوں میں آتا ہے...... کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوۃ کا طریقہ

سکھایا...... اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی رضی اللہ عنہ کو یوں سکھایا...... کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر

اپنے ہاتھوں میں یوں لے لیا...... اور لے کر فرمایا

کہ یوں کہا کرو......

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (۱)

تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صلوۃ سکھادیا......

Scanned with CamScanner

بھائی سلام کا پتہ چل گیا ؟ کہ ..... اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ یہ سلام ہے اور صلوۃ کا پتہ چلا ..... کہ درود شریف یہ صلوۃ ہے ..... تو صلوۃ بھی پیغمبر ﷺ نے سکھایا ..... اور سلام بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ..... جو صلوۃ وسلام رسول اللہ ﷺ نے سکھایا ہے اس سے ہٹ کر اپنی طرف سے کوئی شخص پڑھتا ہے ..... تو میں اتنا کہہ سکتا ہوں ..... کہ وہ نعت خوانی تو ہو سکتی ہے ..... صلوۃ وسلام نہیں ہو سکتا۔

اشعار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں لوگ پڑھتے ہیں ..... کہ کھڑے ہو کر آپ نے دس اشعار پڑھ دیئے ..... ٹھیک ہے اچھی بات ہے ..... لیکن جس کو قرآن وحدیث صلوۃ وسلام کہے ..... وہ، وہ ہے ..... جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا

..... اور .....

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

یہ سلام ہے

---

(۱) عن ابی مسعود الانصاری انہ قال اتانا رسول اللہ ﷺ ونحن فی مجلس سعد بن عبادۃ فقال لہ بشیر بن سعد امرنا اللہ ان نصلی علیک فکیف نصلی علیک قال فسکت رسول اللہ ﷺ حتی تمنینا انہ لم یسألہ ثم قال رسول اللہ ﷺ قولوا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراھیم فی العلمین انک حمید مجید والسلام کما قد علمتم (جامع ترمذی ص ۱۵۷ ج ۲ عن عبد اللہ بن مسعودؓ) ، صحیح بخاری میں ہے حدثنا آدم قال حدثنا الحکم قال سمعت عبد الرحمان بن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرۃ فقال الا اھدی لک ھدیۃ ان النبی ﷺ خرج علینا فقلنا یارسول اللہ قد علمنا کیف نسلم علیک فکیف نصلی علیک فقال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید (صحیح البخاری ص ۹۴۰ ج ۲)

Scanned with CamScanner

صلوۃ وسلام کے آداب کا تقاضا:

اس پر ایک بات اور سن لیں ...... ! وہ یہ ہے ...... کہ اس صلوۃ وسلام کے آداب بھی اس میں بتائے گئے ہیں۔

آپ جب نماز پڑھتے ہیں تو ......

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

آپ کھڑے ہو کر پڑھ رہے ہوتے ہیں ...... آپ قرآن کی تلاوت کھڑے ہو کر کر رہے ہوتے ہیں۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

آپ رکوع کی حالت میں کہہ رہے ہوتے ہیں ......

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

آپ سجدہ کی حالت میں کہہ رہے ہوتے ہیں ...... اور جب آمنہ کے دریتیم ﷺ پر درود پڑھنے کی باری آئی

...... تو

کھڑے ہو کر آپ کو درود پڑھنے کو ...... نہیں کہا گیا

رکوع کی حالت میں آپ کو درود پڑھنے کو نہیں کہا گیا

سجدہ کی حالت میں آپ کو درود پڑھنے کو نہیں کہا گیا

اگر حکم دیا گیا ہے ...... تو سکھایا گیا ہے ...... کہ بیٹھ کر پڑھنا ہے ...... کھڑے ہو کر نہیں پڑھنا۔

اور دوسرا ادب یہ ہے ...... کہ اللہ میاں چلو بیٹھ کر پڑھیں ...... اور جب تیری تعریف کرتے ہیں ...... تو اونچی آواز سے پڑھتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

امام کہتا ہے ......

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ...... اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ...... مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ...... اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ......

امام با آواز بلند کہتا ہے ......

قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ...... اَللّٰہُ الصَّمَدُ

امام اونچی آواز سے کہتا ہے ...... اللہ اکبر ...... امام اونچی آواز سے کہتا ہے

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

امام اونچی آواز سے کہتا ہے ......

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

تو پھر ہم بھی اونچی آواز سے پڑھیں ......

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

فرمایا نہیں ...... ادب کا تقاضا یہ ہے

کہ ......

جب محبوب ﷺ پر درود پڑھنے کا وقت آئے ...... تو دو زانو ہو کر پڑھو ......

جب محبوب ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا وقت آئے ...... تو بیٹھ کر پڑھو

جب محبوب ﷺ پر درود پڑھنے کا وقت آئے تو کعبہ کی طرف منہ کر کے پڑھو

جب محبوب ﷺ پر درود پڑھنے کا وقت آئے ...... اب مقام محبت یہ ہے ...... کہ اونچی آواز سے نہ پڑھو ...... بلکہ بیٹھ کر پڑھو

جنہیں عشق صادق ہوتا ہے وہ کب فریاد کرتے ہیں
لبوں پہ مہر خاموشی دلوں سے یاد کرتے ہیں

دل سے یاد کرو اونچی آواز سے نہیں ...... ایسے نہیں ...... کہ لوگوں کو اکٹھا کر کے شور مچانا

شروع کر دو نہیں۔

محبت کا تقاضا یہ ہے ...... کہ دل میں یاد کرنا چاہیے۔

مقام محبت یہ ہے ...... کہ آہستہ ہی آواز ہو اور بیٹھ کر پڑھو

ایک بات درود شریف پڑھنے کے ادب کی یہ یاد کرو ...... کہ بیٹھ کر درود پڑھو۔

میاں عبدالہادیؒ اور ذکر قلبی:

ہمارے حضرت میاں عبدالہادی دین پوریؒ (میرے پیرومرشد تھے) وہ جب کوئی تسبیحات بتاتے ...... جب کوئی آدمی ان کے پاس مرید ہونے کے لئے آتا تو اس کو کہتے کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ...... اللہ کے نام کا تصور کیا کرو ...... اور ہر وقت یہ سوچا کرو ...... کہ میرا دل اللہ ...... اللہ اللہ ...... کر رہا ہے ...... اور یہی سب مشائخ بتاتے ہیں اس کو ذکر قلبی کہتے ہیں ...... اور فرمایا کرتے تھے ...... کہ جب درود پڑھنا ہو ...... ہمیشہ باوضو ہو کر درود پڑھا کرو ...... جب درود پڑھنا ہو ...... تو کبھی بھی غفلت کے عالم میں نہیں پڑھنا ...... کہ چلتے پھرتے ہی پڑھ لیں ...... نہیں ...... باادب اور سنجیدگی کے ساتھ درود شریف پڑھا کرو ...... کیونکہ درود کا ادب بڑا ہے

خاموش اے دل بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

محبت ہے ...... تو ادب بھی کرنا پڑے گا ...... اگر بے ادبی کا انداز اختیار کیا ہے ...... نہ خدا کو وہ درود پسند آتا ہے ...... نہ وہ سلام پسند آتا ہے ...... ایک بات تو یہ ہے۔

اور دوسری بات یہ ہے ...... کہ صلوٰۃ جو رسول اللہ ﷺ نے سکھایا ہے ...... وہ تو یہ موجودہ درود جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں ...... وہ یہ تھا ...... اور کوئی درود وہ ہیں ...... جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں ...... ان میں اور اس نماز والے درود میں کیا فرق ہے۔

Scanned with CamScanner

درود و سلام بھیجنے کا طریقہ اور خصوصیات:

اس پر غور کیجئے ...... ایک شخص اپنی طرف سے کہتا ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ

...... یا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اس پر میں بحث نہیں کرنا چاہتا ... لیکن سمجھانا چاہتا ہوں ...... جو شخص ایسے کہتا ہے ...... وہ شخص یہ کہتا ہے ...... کہ میری طرف سے اے نبی ﷺ آپ پر درود ہو ...... تو اپنے آپ کو بھی دیکھ اور آقا ﷺ کو بھی دیکھ

...... کہ

چہ نسبت خاک را بعالم پاک را

تیری محبوب ﷺ کے ساتھ نسبت کیا ہے ... تو کس منہ سے پیغمبر ﷺ کو کہتا ہے ...... کہ میری طرف سے آپ پر درود ہو

اس لئے ادب پیغمبر ﷺ نے سکھایا ...... کہ جب درود پڑھنے کا وقت آئے ... تم ڈائریکٹ مجھے نہ کہو ...... اسے کہو جو میری عظمت کو جانتا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

اے اللہ تجھ سے درخواست کرتے ہیں

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

محبوب محمد رسول ﷺ پر صلوۃ بھیج

وَعَلٰی آلِ مُحَمَّد

مصطفی کی آل واولاد پر صلوۃ بھیج

Scanned with CamScanner

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

اور ایسے بھیج ہم اس کا اندازہ تو نہیں لگا سکتے...... اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں...... کہ جیسے تو نے ابراہیم اور اس کے خاندان کو نوازا تھا...... ان پر درود بھیجا تھا...... جیسے تو نے ان پر رحمتیں عطا کی ہیں۔

اے اللہ...... ہم تجھ کو وہ حوالہ دے کر کہتے ہیں...... اسی طریقہ سے اس محبوب ﷺ کو نواز دے

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ

محبوب ﷺ پر برکت بھی بھیج

وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ

مصطفی ﷺ کی اولاد پر بھی برکت بھیج

كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

جیسے ابراہیم اور آل ابراہیم پر تیری رحمتیں اور برکتیں اتری ہیں

ایک حوالہ ہم نے اپنے مزاج کے مطابق دیا...... ورنہ یہ بات نہیں...... کہ جتنی رحمت ابراہیم پر آئی اتنی رحمت بھیج...... یوں نہیں جیسے بے انتہا ان پر بھیجا گیا...... وہ تو خلیل تھے یہ تو محبوب ہیں...... وہ حضرت ابراہیم یقیناً تیرے برگزیدہ پیغمبر تھے...... کعبہ کو بنانے والے تھے۔

یہ تو کعبہ کو بسانے والے ہیں...... یہ تو وہ محبوب ﷺ ہے...... جس کو تو نے عرشوں پر بلایا ہے...... ابراہیم کو تو نے نار میں معراج کرایا ہے...... اس محبوب ﷺ کو تو نے اپنے قرب میں بلایا ہے...... یہ تو انبیاء میں بہت زیادہ باعظمت ہے...... ہمیں سب سے زیادہ باکمال مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیل نظر آئے اس لیے ہم نے حوالہ خلیل کا دیا ہے

ورنہ یہ مطلب نہیں...... کہ جتنی ان پر رحمت ہے...... اتنی تو اس محبوب پر بھیج

خصوصیات درود:

اب اس درود کی جو خصوصیت ہے وہ سمجھئے ...... اَللّٰھُمَّ ...... اس میں ایک تو اللہ کا تذکرہ ہے...... جہاں اللہ کا نام آ جائے ...... وہ اللہ کا ذکر ہے ...... تو یہاں ذکر مصطفیٰ ﷺ بھی ہے ...... اور ذکر خدا بھی ہے ۔

دوسری خصوصیت یہ ہے ...... کہ اس میں حضرت ابراہیم کا تذکرہ ہے ...... ہم امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں ...... اور ملت ابراہیم کی ہیں ...... تو ہم پر فرض ہے ...... کہ ہم اپنے آقا کا نام بھی لیں ...... اور اپنے دادا ابراہیم کا نام بھی لیں ...... پھر جو درود ہم اپنی طرف سے پڑھتے ہیں ...... اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ والا ...... اس میں حضور ﷺ کی اولاد کا تذکرہ نہیں آتا ...... اور یہ پتہ چلتا ہے ...... کہ اس شخص کو آل رسول ﷺ سے شاید کوئی بغض ہے ...... جس کی وجہ سے یہ نبی ﷺ کی اولاد کا نام نہیں لیتا ...... اس نماز والے درود میں اولاد رسول و آل رسول دونوں کا تذکرہ ہے۔

فضائل درود احادیث کی روشنی میں:

میرے دوستو ...... جو شخص درود شریف پڑھتا ہے ...... وہ خدا تعالیٰ کے فعل میں موافقت کرتا ہے ...... کیونکہ یہ وہ فعل ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف بھی منسوب کیا ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں ...... اگر چہ اس میں شک نہیں ...... کہ ہمارے درود اور خدا کے درود میں بڑا فرق ہے ...... لیکن بہر حال خدا کے ساتھ اشتراک عمل ضرور ہے۔

☆ اور فرشتوں کے ساتھ بھی موافقت ہے ...... کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نبی پر درود بھیجتا ہے ...... اسی طرح اس کے ملائکہ بھی درود بھیجتے ہیں ...... تو جو مسلمان درود بھیجتا ہے

Scanned with CamScanner

وہ ملائکہ سے بھی موافقت کرتا ہے ہمارے اور ملائکہ کے فعل میں فرق سہی ...... لیکن یہاں بھی موافقت واشتراک عمل ضرور ہے۔

☆ جو مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے ...... تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس درود بھیجنے والے پر درود بھیجتے ہیں ...... (۱)

☆ جو مسلمان ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے ...... تو اللہ تعالیٰ اس بندے پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے ...... (۲)

☆ جو شخص ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے ...... اس کو دس نیکیاں ملتی ہیں ...... دس گناہ معاف کردیے جاتے ہیں ...... اور اس کے دس درجے بلند ہو جاتے ہیں ...... (۳)

☆ درود پڑھنے والا دوزخ اور نفاق سے بری کر دیا جاتا ہے ...... گویا نفاق بھی جہنمی ہونے کی علامت ہے۔

☆ درود کا پڑھنے والا جنت میں شہداء کے قریب آباد کیا جائے گا ...... یعنی شہداء کے مکان کے متصل ہی اس کا مکان بنایا جائے گا۔

☆ جس دعا کی ابتدا اور انتہا میں درود ہوگا ...... وہ دعا یقیناً قبول ہوگی

☆ درود پڑھنے والا قیامت میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کا مستحق ہو گا ...... (۴)

☆ درود پڑھنے والے کو مرنے سے پہلے جنت کی بشارت دے دی جاتی ہے ...... (۵)

---

(۱) نسائی، الترغیب والحاکم، الاحبار الفردوس ص ۶۹ ج ۴ رواہ الطبرانی فی الاوسط، ابن شیبہ، کشف الخفاء ص ۳۳۸ ج ۲ (۲) صحیح مسلم، ابو داؤد، صحیح ابن حبان، مشکوۃ ص ۸۶ ج ۲ احبار الفردوس ص ۶۲ ج ۴ (۳) مسند احمد، ابن حبان، الترغیب، احبار الفردوس ص ۲۶ ج ۲ (۴) زاد السعید ص ۸ بحوالہ فضائل درود وسلام رواہ الطبرانی، مشکوۃ ص ۸۷ ج ۱ احبار الفردوس ص ۶۱ ج ۴ (۵) مشکوۃ ص ۸۷ ج ۱

☆ جو شخص سو مرتبہ درود پڑھتا ہے..... تو اللہ تعالیٰ اس پر ہزار مرتبہ درود بھیجتا ہے۔

☆ درود پڑھنے والوں سے فرشتے محبت کرتے ہیں اور اس کی اعانت و امداد کرتے ہیں

☆ درود پڑھنے والے جنت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح داخل ہوں گے..... کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے سے درود پڑھنے والوں کے کندھے ملے ہوئے ہوں گے..... مطلب یہ ہے..... کہ انتہائی قرب و معیت ہوگی۔

☆ درود پڑھنے والا جب مرجائے..... تو درود اس میت کے لئے استغفار کرتا ہے۔

☆ ایک درود قیامت میں کوہ واحد کے برابر وزنی کردیا جائے گا..... تاکہ میزان میں وزن بڑھایا جاسکے۔

☆ درود پڑھنے والوں کے لئے ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے..... جو درود کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر پیش کرتا ہے..... (۱)

☆ درود پڑھنے والے کو بھرپور ثواب دیا جاتا ہے.....

☆ درود پڑھنے والے کے گناہ روز بروز مٹتے جاتے ہیں.....

☆ درود شریف کا ثواب غلام آزاد کرنے سے بھی زیادہ ہے.....

☆ ایک دفعہ درود پڑھنے سے اسی برس کے صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں.....

☆ درود پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک کراماً کاتبین نہیں لکھتے..... اور اس کی توبہ کا انتظار کرتے رہتے ہیں..... اگر یہ توبہ نہ کرے..... تو تین دن کے بعد گناہ لکھا جاتا ہے.....

☆ درود پڑھنے والا قیامت کے ہولناک منظر سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ درود پڑھنے والے کو خدا کی رحمت چاروں طرف سے ڈھانک لیتی ہے

☆ درود پڑھنے والے کو قیامت میں عرش الٰہی کا سایہ میسر ہوگا (۲)

---

(۱) زاد السعید (۲) زاد السعید ص ۶ بحوالہ حاشیۃ الحرب

Scanned with CamScanner

☆ درود پڑھنے والا اللہ کے غصہ سے مامون ہو جاتا ہے۔

☆ درود پڑھنے والا دوزخ سے محفوظ رہے گا...... اور اس کی نیکیوں کا پلڑا قیامت میں بہت وزنی ہوگا۔

☆ درود پڑھنے والوں کو میدان محشر میں پیاس کی تکلیف نہیں ہوگی۔

☆ درود پڑھنے والے دوزخ کے پل پر ثابت قدم رہیں گے...... اور صراط کو عبور کرنے میں ان کے پاؤں نہیں ڈگمگائیں گے

☆ ہزار بار درود پڑھنے والا مرنے سے پہلے اپنی جگہ اور اپنا مقام جنت میں دیکھ لیتا ہے

☆ درود پڑھنے والے کو جنت میں بہت سی بیویاں عطا کی جائیں گی۔

☆ درود پڑھنے والے کو اتنا ثواب ملتا ہے...... جیسے کسی نے بیس دفعہ جہاد کیا

☆ درود پڑھنے والے کو صدقہ کا اجر ملتا ہے

☆ سو مرتبہ درود پڑھنے والے کو ایک لاکھ نیکیاں دی جاتی ہیں...... اور اس کے ایک لاکھ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں

☆ جو شخص روزمرہ سو مرتبہ درود پڑھتا ہے...... تو اس کی سو حاجتیں پوری کر دی جاتی ہیں...... جن میں سے تیس دنیا کی اور ستر آخرت کی ہوتی ہیں...... (۱)

☆ ہر دن میں سو بار درود پڑھنا ایسا ہے...... جیسے رات دن عبادت کرنا

☆ درود شریف پڑھنے سے محتاجی اور تنگ دستی دور ہو جاتی ہے

☆ درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اعمال سے بہتر ہے

☆ درود جس مجلس میں پڑھا جائے...... اس مجلس کی زینت ہے...... اور قیامت میں چمکتا ہوا نور ہے۔

---

(۱) اصبار العرنوسی ص ۶۱ ج ۱؛ (۲) مشکوۃ ص ۸۶ ج ۱، زاد السعید ص ۷، ابن حبان، ترمذی

Scanned with CamScanner

☆ درود شریف کا پڑھنے والا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت قریب ہو جاتا ہے

☆ درود پڑھنے والا اللہ تعالی کے قریب ہو جاتا ہے (یعنی خدا کا مقرب بن جاتا ہے)

☆ درود پڑھنے کی برکت کا اثر درود پڑھنے والے کی اولاد تک میں ہوتا ہے۔

☆ جو شخص پچاس مرتبہ روز درود پڑھتا ہے...... اسے قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصافحہ حاصل ہوگا۔

☆ جو شخص درود شریف بکثرت پڑھتا رہتا ہے...... اس سے اگر بعض فرائض میں بھی کوتاہی ہو جائے تو باز پرس نہ ہوگی۔

☆ درود پڑھنے والے کے دل سے زنگ دور ہو جاتا ہے

☆ درود پڑھنے والے سے مرض نسیان دور ہو جاتا ہے

اور پھر اس کے بعد آپ دیکھیں...... جب یہ درود پڑھنا آپ ختم کرتے ہیں...... ایک تو اس میں صلوۃ کا لفظ ہے...... اور دوسرا برکتوں کا بھی آگے تذکرہ ہے...... تو آپ نے صلوۃ بھی پڑھا...... اور سلام بھی پڑھا...... برکت بھی بھیجی...... اور آپ نے یوں بھی کہہ دیا کہ......

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اے اللہ تو بے شک تعریفوں والا ہے...... تو بے شک بزرگی والا ہے...... جیسے تیری تعریفیں ہیں...... جیسے تو اپنی تعریفوں کو خود ہی جانتا ہے...... ایسے ہی محبوب ﷺ کی تعریفوں کو بھی جانتا ہے...... حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ...... تو بڑا بزرگ ہے...... تیری بزرگی کی انتہا کو کوئی نہیں پہنچ سکا...... تو تیرا محبوب ﷺ بھی ایسے بہت بڑے بزرگ ہیں...... جس کی عظمتوں کو کوئی نہیں پہنچ سکا...... تو اس کو بہتر جانتا ہے۔

اے اللہ ہماری طرف سے اپنی شایان شان مصطفی ﷺ پر درود وسلام بھیج دے...... اللہ تعالی عمل کی توفیق عطا فرمائے...... (آمین)

Scanned with CamScanner

پیغمبر اسلام بحیثیت یتیم اعظم

الحمد لله الذی شرّفنا علی سائر الامم ٥ برسالة من اختصّه من بین الانام بجوامع الکلم وجواهر الحکم ۔۔۔ وصلّى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وصحبه وبارك وسلّم ۔۔۔ ما نطق اللسان بمدحه ونسخ القلم ۔۔۔ اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم ٥ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔۔۔ والضحى ٥ والليل اذا سجى ٥ ما ودّعك ربّك وما قلى ٥ ۔۔۔ وللآخرة خير لك من الاولى ٥ ۔۔۔ ولسوف يعطيك ربّك فترضى ٥ ۔۔۔ الم يجدك يتيما فآوى ٥ ۔۔۔ ووجدك ضالا فهدى ٥ ۔۔۔ ووجدك عائلا فاغنى ٥ ۔۔۔ فامّا اليتيم فلا تقهر ٥ ۔۔۔ وامّا السائل فلا تنهر ٥ ۔۔۔ وامّا بنعمة ربّك فحدّث ٥ ۔۔۔ صدق الله مولانا العظيم ۔۔۔ وصدق رسوله النبی الکریم ۔۔۔ ونحن على ذلك لمن الشاهدين والشاكرين ۔۔۔ والحمد لله ربّ العالمين

اشعار

سرکار دو عالم کے دیکھو ہر سمت اشارے ہوتے ہیں
انوار کی بارش ہوتی ہے رحمت کے نظارے ہوتے ہیں
یہ کعبہ نہیں یہ طور نہیں یہ گھر ہے رسول اکرم کا
اس خاک کے ذروں پر صدقے مہتاب ستارے ہوتے ہیں

[illegible]

معراج کی شب رک جاتے ہیں جبریل امیں بھی سدرہ پہ
محبوب خدا کو چلمن سے قدرت کے نظارے ہوتے ہیں
دربار مدینہ میں مسلم مجھ کو بھی خدا پہنچائے کبھی
سنتے ہیں وہاں سے بندوں کو مولا کے نظارے ہوتے ہیں

تمہید:

برادران اسلام
ذی العزو الاحترام
قابل صد الاحترام
ارباب خاص وعام

مجھ سے پہلے، علماء فضلاء، خطباء، بالخصوص خطیب ابن خطیب نے آپ حضرات کے سامنے بڑی فصاحت لسانی، آواز مستانی، قرآن خوانی سے کتاب وسنت کے موتی دیکر آپ حضرات کو محظوظ کیا ہے..... اور آپ نے بھی کچھ محفوظ کیا میرے برادرم فاروق اعظم نے بڑے حسین پیرائے میں آمنہ کے دریتیم ﷺ کی سیرت اور صورت کے تذکرے کو اشعار کی شکل میں پیش کیا ہے......

میں نے تقریر کیا کرنی ہے..... جو اس نے نظم میں کہا ہے میں اسے نثر میں کہتا ہوں..... قران مجید کی ایک سورۃ مبارکہ سورۃ والضحیٰ میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے..... اس نشست میں میری تقریر کا وہ عنوان ہے۔

سیرت مصطفیٰ ﷺ اور سورت والضحیٰ:

اس سورت میں محبوب ﷺ کی جس سیرت کا تذکرہ ہے اس کا ہی تذکرہ کرنا چاہوں گا..... ویسے تو حضور ﷺ کی پوری زندگی قران ہے جیسے ام المومنینؓ کے بقول كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن..... اَلْحَمْد سے وَالنَّاس تک جو کچھ قرآن میں ہے وہ پیغمبر ﷺ

کی سیرت ہے ... سارا قرآن بیان کرنا نہ میرے بس کی بات ہے ... نہ کسی خطیب اور ادیب کے اختیار میں ہے

بلکہ ...

بڑے بڑے لوگ

بڑے بڑے شاعر

بڑے بڑے ادیب

بڑے بڑے خطیب

بڑے بڑے ساحر البیان

اپنی ساری زندگی خطاب کرنے کے بعد یہی کہتے ہیں ... کہ محبوب ﷺ کی تعریف کا حق ادا نہیں کر سکا ... میں کون ہوں ... کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری تعریف بیان کر سکوں ... صرف اس سورۃ کی روشنی میں حضور ﷺ کی سیرت کا تذکرہ کروں گا۔

میرے دوستو ... علماء نے لکھا ہے ... کہ سورۃ والضحیٰ ترتیب نزولی کے اعتبار سے یعنی جس ترتیب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید اترا ... دسویں نمبر پر یہ سورت نازل ہوئی ہے ... اور اس سورت کی گیارہ آیتیں ہیں ... اکتالیس اس کے کلمے ہیں ... ایک سو چالیس اس سورۃ کے حروف ہیں ... اس پوری سورۃ میں ایک سوال ہے ... اور اس کا جواب ہے ... میں زیادہ لمبی چوڑی تقریر نہیں کرتا ... صرف وہ سوال سنیں ... اور اس کا جواب اگر اس کو عمل کی نیت سے یاد کر لیں ... تو انشاء اللہ ہدایت کے لئے کافی ہے۔

کفار کا طعنہ:

سوال کیا ہے ...؟ نبوت کے ابتدائی دور میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی ... ایک وقت وقفہ ایسا آیا ... کہ کچھ دنوں تک وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ... وحی

Scanned with CamScanner

رک گئی...... اللہ کے پیغمبر ﷺ بھی اس انتظار میں تھے...... کہ اللہ......! پہلے وحی آتی تھی اب خاموشی کس بات کی ہے......؟ مشرکین مکہ اور کفار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور طعنہ کے ایک جملہ کہا

قَدْ وَدَّعَكَ رَبُّكَ (مَعَاذَاللّٰهِ)(۱)

محمد تیرا رب تجھے چھوڑ گیا ہے......؟

آپ تو کہتے تھے...... کہ مجھ پر وحی آتی ہے...... فرشتہ آتا ہے...... جبرائیل آتا ہے احکامات لاتا ہے...... اللہ کی طرف سے قرآن آتا ہے پیغامات آتے ہیں

کہاں ہے جبرائیل......؟ کہاں ہے فرشتہ......؟ کہاں ہیں وہ احکامات......؟ اب کیوں نہیں آتا جبرائیل......؟

مشرکین مکہ اور کفار نے کہا...... ہم نہیں کہتے تھے...... کہ آپ اپنی طرف سے صبح بیٹھ کر سناتے ہو...... اور کہتے ہو...... کہ یہ خدا کا قرآن ہے...... آپ پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوتی...... کافروں نے اس قسم کے طعنے دیئے...... ادھر آقا صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں...... کہ کبھی میں بھی بیٹھ کر سوچتا تھا...... کہ اللہ! میں تو تنہا غار میں بیٹھ کر تیری یاد میں مصروف تھا...... یہ محبت کی تار تو نے خود ہی...... اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ کہہ کر جوڑی ہے۔ عرش والے خدا......! اب اتنا لمبا وقفہ کس بات کا ہے...... وحی نہیں آتی جبرائیل کیوں

---

(۱) فتح الباری میں ہے کہ یہ عورت ابو لہب کی بیوی ام جمیل تھی (انوار الباری ص ۴۱۲)۔ صحیح البخاری میں الفاظ یہ ہیں فجاءت امرأة فقالت یا محمد انی لارجو ان یکون شیطانک قد ترکک لم اره قربک منذ لیلتین او ثلث فانزل اللہ والضحیٰ (صحیح البخاری ص ۷۳۹ ج ۲)۔ انقطاع وحی کی مدۃ میں مختلف اقوال ہیں صاحب مظہری نے امام بغوی کے حوالے سے لکھا ہے کہ انقطاع وحی کی مدۃ کے متعلق مختلف روایات آئی ہیں ابن جریج نے بارہ دن اور مقاتل نے چالیس دن کی تعیین کی ہے حضرت شاہ عبدالعزیز نے دس پندرہ اور اس سے زائد چالیس دن تک کے اقوال لکھے ہیں۔

نہیں آتا ...... ؟محبوب ﷺ انتہائی پریشان تھے۔

ایک روایت میں آتا ہے ...... کہ ام جمیل ابولہب کی بیوی ایک دن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم دارارقم میں بیٹھے تھے ...... تو وہ آئی دروازے کے سامنے کھڑی ہو کر حضور ﷺ کو مخاطب ہو کر کہنے لگی ...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا خیال ہے ...... ؟جو شیطان تجھ پر وحی بھیجتا تھا ...... وہ تجھ سے روٹھ گیا ہے ......؟وہ تجھ سے ناراض ہو گیا ہے ......؟(معاذ اللہ) اتنے جملے اس کے کہنے کی دیر تھی ...... کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل بھر آیا ...... نبوت ﷺ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی ......

نظر کی جولانیاں نہ پوچھ نظر حقیقت میں وہ نظر ہے
اٹھے تو بجلی پناہ مانگے گرے تو خانہ خراب کردے

پیغمبر ﷺ کی نظر تھی ...... آسمان کی طرف اٹھی ...... عرش والے خدا ......!

یہ لوگ مجھے ساحر کہیں ...... مجھے برداشت ہے

یہ لوگ مجھے مجنوں کہیں ...... مجھے برداشت ہے

یہ لوگ مجھے دیوانہ کہیں ...... مجھے برداشت ہے

یہ لوگ میرے راستے میں کانٹے بچھائیں ...... مجھے برداشت ہے

یہ لوگ مجھے تکلیفیں دیں ...... مجھے برداشت ہے

اللہ ......! میں تیری توحید کی خاطر سب کچھ برداشت کر رہا ہوں ...... کافر عورت تیری ذات کی متعلق یہ جملے کہے ...... محمد ﷺ اس کو برداشت نہیں کر سکتا ...... حدیث میں آتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر آسمان کی طرف اٹھی ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ نیچے نہیں آئی تھی ...... کہ جبرائیل پہلے اتر آئے۔

توجہ فرمائیں ...... میں بہت مختصر بات کر کے تقریر ختم کر دوں گا ...... جوں ہی جبرائیل آئے ...... وہ یہی سورہ مبارکہ لے کر آئے ...... اور آپ کو تسلی دی۔

Scanned with CamScanner

کہا ....

وَالضُّحٰیO وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰیO مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰیO

پہلے دو قسمیں اٹھائیں ... کہا محبوب ... وَالضُّحٰی ... وَالضُّحٰی عربی میں اس وقت کو کہتے ہیں ...(۱) جب سورج نکلے اور نکھر کر کھل کر اتنا منور اور روشن ہو ... کہ اس کی روشنی درختوں پر مکانوں پر پوری دنیا کو منور اور روشن کر دے ......

وَالضُّحٰی ... محبوب ... چاشت کے وقت کی قسم ... جب سورج نکل کر پوری دنیا کو منور اور روشن کر دے۔

وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ...... محبوب رات کے ان سناٹوں کی قسم جس وقت رات پوری دنیا پر چھا جاتی ہے ... دو قسمیں اللہ نے اٹھائیں وَالضُّحٰی ... ایک دن کے سویرے کی قسم ... اور وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ... اور رات کے اندھیرے کی قسم ... وَالضُّحٰی ... دن کی روشنی کی قسم ... وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ... رات کی تاریکی کی قسم ... وَالضُّحٰی ... دن کی چمک کی قسم ... وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ... رات کی قسم ... محبوب یہ دن رات گواہ ہیں

یہ صبح کا سویرا گواہ ہے

رات کا اندھیرا گواہ ہے

دن کی روشنی گواہ ہے

رات کی سیاہی گواہ ہے

یہ دن اور رات اللہ بطور شہادت کے پیش کر کے کہتے ہیں ... وَالضُّحٰی ... وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ... محبوب ﷺ مجھے سورج کی قسم ... رات کی قسم ... دن کی روشنی کی قسم

---

(۱) حضرت قتادہ اور مقاتل کہتے ہیں کہ اس وقت سے مراد چاشت کا وقت ہے اور خصوصیت اس وقت کی یہ ہے کہ ہر موسم میں اس وقت میں اعتدالی کیفیت رہتی ہے اس وقت کو ہر چیز روشن ہو جاتی ہے اور کمال بہار کا ظہور ہونے لگتا ہے (تفسیر حقانی)

رات کے اندھیرے کی قسم کافر غلط کہتے ہیں مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

میں نے آپ کو چھوڑا بھی نہیں ہے اور آپ سے تعلق توڑا بھی نہیں ہے۔

توجہ کرنا کافروں نے ایک جملہ کہا رب چھوڑ گیا ہے اللہ نے جواب میں

قسمیں اٹھائیں جب محبوب ﷺ کو زیادہ ستایا جائے تو تسلی دینے کے لئے انداز بھی

وہی اختیار کرنا پڑتا ہے۔

اللہ نے کہا محبوب ﷺ اگر دشمنوں نے اس قدر آپ کو ستایا ہے کہ بار بار کہا

ہے فَلَو وَدَّعَكَ رَبُّكَ پھر میں بھی قسم دے کر کہتا ہوں وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ

إِذَا سَجٰى محبوب ﷺ دن کی روشنی گواہ ہے رات کا اندھیرا گواہ ہے۔

اگر آپ غور کریں گے تو ایک نئی بات آپ کو سمجھ آئے گی کہ پورا نظام کائنات

دو چیزوں میں بند ہے دن ہے یا رات تیسری کوئی چیز نہیں ہے اسی دن رات

کے نظام کو زمانہ کہتے ہیں۔

اللہ کہتے ہیں وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى یہ سارا زمانہ گواہ ہے زمانے

کے واقعات گواہ ہیں زمانہ کے حالات گواہ ہیں

زمانہ کے مشاہدات گواہ ہیں

پیغمبر ﷺ کی پہلی پوری زندگی گواہ ہے

تیرا دن کا سویرا گواہ ہے

تیرا رات کا اندھیرا گواہ ہے

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

میں نے آپ کو چھوڑا بھی نہیں آپ سے تعلق توڑا بھی نہیں۔

والضحیٰ کے مختلف ترجمے:

اگر آپ اس پر غور کریں ...... تو ایک اور بات سمجھ آئے گی ...... علماء نے اس کے مختلف ترجمے لکھے ہیں۔

وَالضُّحٰی ...... محبوب ﷺ وحی کے آنے کی قسم ...... وحی کے اترنے کی قسم ...... وحی آئے تو دن کی روشنی ہے ...... وحی رک جائے تو رات کا اندھیرا ہے

وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ...... محبوب ﷺ وحی کے رکنے کی قسم ...... اس کی تطبیق کیا ہے ...... وحی آئے تو دن کی مانند ...... وحی رک جائے تو رات کی مانند ...... وحی کے اترنے کی قسم ...... وحی کو روکنے کی قسم ...... جیسے رات کے بعد دن کا ہونا ضروری ہے ...... دن آئے تو لوگ کام کاج کرتے ہیں ...... رات آئے تو لوگ آرام کرتے ہیں ...... ہمیشہ دن رہے تو کام کاج کر کے تھک جاؤ گے ...... ہمیشہ رات ہو ...... تو کروٹیں بدل بدل کر تھک جاؤ گے

محبوب والضحیٰ ...... کبھی ہم وحی کو بھیجتے ہیں ...... تا کہ آپ امت کو دعوت دیں

وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ...... کبھی وحی کو روکتے ہیں ...... تا کہ آپ کچھ دیر آرام کر لیں ...... رات کا معنی یہ نہیں ہے ...... کہ سویرا نہیں ہوگا ...... جیسے ہر رات کے بعد دن آتا ہے ...... وحی روکنے کے بعد اب جو ہم شروع کر رہے ہیں ...... پہلا جملہ رب نے کہا

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی

محبوب نہ گھبرائیے ...... کافر غلط کہتے ہیں ...... میں نے چھوڑا ابھی نہیں تعلق ...... توڑا ابھی نہیں۔

وَالضُّحٰی ...... کا ایک اور ترجمہ میرے اکابر علماء دیوبند میں سے مرشد تھانوی کا ہے ...... اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل کرے ...... بڑا عجیب ذوق کا معنی ہے

وَالضُّحٰی ...... محبوب تیرے اس چمکتے چہرے کی قسم ...... جس سے ساری دنیا کو روشنی ملی

ہے۔

وَالَّیلِ اِذَا سَجٰی ...... محبوب تیری ان کالی اور سیاہ زلفوں کی قسم ...... جن کے سامنے رات کا اندھیرا بھی نہیں ٹھہر سکتا۔

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی

محبوب تیرا چہرہ گواہ محبوب تیری زلفیں گواہ

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی

میں نے آپ کو نہیں چھوڑا ...... میں نے آپ سے تعلق بھی نہیں توڑا ...... اور میں آپ سے بیزار بھی نہیں ہوا ...... میں نے آپ کو اپنے آپ سے جدا بھی نہیں کیا ......

وَالضُّحٰی ...... تیرا چہرہ اس بات کا گواہ ہے ...... تیری زلفیں اس بات کی گواہ ہیں ......

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی

کافر غلط کہتے ہیں ...... میرا آپ سے تعلق ہے ...... میں نے نہ ہی آپ کو چھوڑا ہے ...... اور نہ ہی تعلق توڑا ہے۔

قسم کھانے کی وجہ:

ذرا توجہ کریں ...... ایک بات اور سمجھانا چاہتا ہوں ...... چہرے کی قسم زلفوں کی قسم ...... اے اللہ اس چہرے کی قسم کھانے کی کیا ضرورت تھی؟ ...... زلفوں کی قسمیں کھانے کی کیا ضرورت تھی ...... ؟

آج اس سورت کی روشنی میں مولانا نے بڑا عجیب عنوان دیا ہے ...... کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی وسیرت کا عملی پہلو ...... میں پہلے حصے میں مقام نبوت ﷺ کی وہ حیثیت بیان کرتا ہوں ...... کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اللہ کے نزدیک کیا ہے ...... ؟ آخری حصے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی سیرت بیان کروں گا۔

Scanned with CamScanner

وَالضُّحیٰ ..... وَالَّیلِ اِذَا سَجیٰ

یہ قسمیں کیوں کھائیں .....؟ جب کسی سے بہت ہی زیادہ گہرا تعلق ہو ..... اور دنیا درمیان میں خلیج ڈالنے کی کوشش کرے ..... اور لوگ کہیں ..... کہ یاری ختم ہوگئی ہے ..... تعلق توڑ دیا ہے .....؟ محبت ختم ہوگئی ہے .....؟ اتنے دعوے تھے ..... اب یار نے تجھ سے ملنا بھی چھوڑ دیا ہے .....؟ کیا بات ہے .....؟ کوئی اطلاع نہیں آئی .....؟ کوئی دوستی نہیں .....؟ سارے رشتے منقطع ہوگئے ہیں .....؟ جب ان طعنوں سے آدمی پریشان ہو ..... تو محبوب کو تسلی دینے کے لئے سب سے حسین جملہ یہ ہوتا ہے ..... کہ آدمی سامنے بٹھا کر کہتا ہے ..... کہ یار کچھ سوچ بھلا یہ چہرہ چھوڑنے کے قابل ہے .....؟ تو سوچ بھلا میں تجھ سے تعلق توڑ سکتا ہوں ..... اللہ بھی کہتے ہیں ..... وَالضُّحیٰ ..... وَالَّیلِ اِذَا سَجیٰ ..... محبوب کافروں کے طعنے اپنی جگہ پر ذرا آپ اس پر تو غور کریں ..... والضحیٰ یہ چہرہ میں نے اس لئے نہیں بنایا ہے ..... کہ بنا کے چھوڑ دوں؟

جس پیشانی کو بنا کر میں نے وَالْقَمَرِ کہا ہے
جن آنکھوں کو بنا کر میں نے مَازَاغَ الْبَصَرُ کہا
جن ہونٹوں کو بنا کر میں نے شَفَتَیْنِ کہا ہے
جس زبان کو بنا کر میں نے لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ کہا ہے
جن زلفوں کو سجا کر میں نے وَالَّیلِ کہا ہے
جس چہرے کو بنا کر میں نے وَالضُّحیٰ کہا ہے

مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ..... مصطفیٰ تیرے چہرے کی قسم تیری زلفوں کی قسم نہ یہ چہرہ چھوڑنے کے قابل ہے ..... نہ یہ زلفیں چھوڑنے کے قابل ہیں

مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی

کافر غلط کہتے ہیں ..... میں نے چھوڑا بھی نہیں ..... تعلق توڑا بھی نہیں

Scanned with CamScanner

مقام محبوبیت:

وَالضُّحیٰ ... وَاللَّیْلِ اِذَا سَجیٰ

محبوب تیرے چمکتے چہرے کی قسم ... تیری سیاہ زلفوں کی قسم

آپ بتائیں ... اب دن ہے یا رات ... ؟ (رات)

جب رات ہو ... تو اس وقت دن ہوتا ہے ... ؟ (نہیں) جب دن ہو ... اس وقت رات ہوتی ہے ... ؟ (نہیں)

دو میں سے ایک چیز تو ہوگی ... مگر دونوں اکٹھی نہیں ہونگی ... رب کہتا ہے

محبوب ... وَالضُّحیٰ ... وَاللَّیْلِ اِذَا سَجیٰ

کائنات کے نظام میں یہ بات نہیں ... کہ دو چیزیں اکٹھی ہوں ... پیارے دیکھو ... وجود ایک ہے چہرے کو دیکھو تو دن کا منظر ہے ... زلفوں کو دیکھو ... تو رات کی سیاہی ہے ... پیارے ... ! میں نے تیرے لئے دن و رات کو جمع کیا۔

خصوصیات نبوت:

اگر آپ وَالضُّحیٰ ... وَاللَّیْلِ اِذَا سَجیٰ ... ان دو جملوں پر غور کریں ... تو بڑی باتیں ایسی سمجھ آئیں گی ... کہ جو پیغمبر ﷺ کی خصوصیات ہیں ... محبوب! دنیا میں کبھی نہیں ہوتا ... کہ عالم دنیا اور عالم برزخ جمع ہوں

وَالضُّحیٰ ... وَاللَّیْلِ اِذَا سَجیٰ

پیارے میں نے تیرے لئے دنیا اور برزخ کے حالات اکٹھے کئے

وَالضُّحیٰ ... وَاللَّیْلِ اِذَا سَجیٰ

بیت اللہ اور بیت المقدس کو جمع کیا

وَالضُّحیٰ ... وَاللَّیْلِ اِذَا سَجیٰ

Scanned with CamScanner

انبیاءؑ اور فرشتوں کو جمع کیا

وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى

شب معراج عالم دنیا اور عالم برزخ کے حالات کو آپ کے لئے جمع کیا محبوب ﷺ میں نے تیرے لئے یہ سب کچھ کیا ہے دن رات کو جمع کیا ہے تیرے چہرے میں میں نے صبح کے سویرے کی روشنی کی چمک رکھی ہے زلفوں میں رات کی سیاہی کی کیفیت رکھی ہے۔

وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى

یہ سویرا گواہ

یہ شمس گواہ

یہ دن کی روشنی گواہ

نبوت والا چہرہ گواہ

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

نہ میں نے چہرے کو چھوڑا ہے نہ زلفوں کو چھوڑا ہے یہ چہرہ بھی چھوڑنے کے لائق نہیں یہ اس قابل نہیں کہ یہ چھوڑ دیا جائے جو چیز آدمی بڑی محبت سے بنائے خوبصورت کر کے سجائے اس لئے تھوڑی ہوتی ہے کہ بنا کر چھوڑ دی جائے ؟ پھر اسے سجا کر اپنے پاس رکھتا ہے۔

اللہ کے حقوق:

وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى

یہاں پر ایک اور بات کہہ دوں کیونکہ یہاں اکثر صاحب علم بیٹھے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Scanned with CamScanner

من حلف بغیر اللہ فقد اشرک

اللہ کے بغیر جو غیر کی قسم اٹھائے وہ مشرک ہے

من نذر لغیر اللہ فقد اشرک

اللہ کے بغیر کسی کی منت مانے تو مشرک ہے

من سجد لغیر اللہ فقد اشرک

اللہ کے بغیر کسی اور دروازے پر جھکے تو وہ مشرک ہے

ہم موحد ہیں مسلمان ہیں ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ کے بغیر معبود کوئی نہیں نذر و نیاز اور منت کس کا حق ہے ؟ (اللہ کا) قسم کس کا حق ہے ؟ (اللہ کا) سجدہ کس کا حق ہے ؟ (اللہ کا) اللہ کے بغیر غیر کے دروازے پر جھکنا شرک ہے۔

قسمیں کھانے میں حکمت:

ذرا توجہ کرنا میرے مالک تیرا محبوب ﷺ تو کہتا ہے کہ خدا کے بغیر کسی کی قسم اٹھاؤ گے تو مشرک ہو جاؤ گے خود تو تو نے یار کی زلفوں کی قسمیں اٹھائیں مصطفیٰ ﷺ کے چہرے کی قسمیں اٹھائی ہیں حکمت کیا ہے

ہمارے اساتذہ جو ہمیں عربی کی کتابیں پڑھاتے ہیں یا تفسیر وغیرہ انہوں نے جو علمی جوابات دیے ہیں وہ تو بہت ہیں لیکن کچھ ذوق کے جواب ہیں میں اپنے ذوق کا ایک جواب بتاتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ اللہ کے بغیر کسی اور کی قسم جائز نہیں ہے یہ جو آپ لوگ کہہ دیتے ہیں جب چارپائی پر آدمی بیٹھا ہو یا روزی کے اڈے پر بیٹھا ہو تو کہتا ہے کہ کوئی جھوٹ بول رہا ہوں میں روزی کے اڈے پر بیٹھا ہوں بیٹے کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہہ دیتا ہے کہ

مجھے اس کے سر کی قسم..... میرے بیٹے کے سر پر میرا ہاتھ ہے..... میرا بھائی کے سر پہ ہاتھ ہے..... میں سچ کہہ رہا ہوں..... اس ہاتھ کا معنی ہوتا ہے..... کہ میں اس کی قسم اٹھا رہا ہوں..... اس طرح کی قسم اٹھانا شرک ہے..... محبت کے ساتھ ساتھ عقیدہ بھی درست کریں..... صرف یہ نہیں..... کہ عشق رسول ﷺ کی باتیں سن لیں..... بس اسی میں محو ہو جائیں..... عقائد اور نظریات بھی درست کریں

حکم کیا ہے..... کہ اللہ کے بغیر غیر کی قسم شرک ہے..... میرے مولیٰ! تیرا محبوب ﷺ تو کہے..... کہ خدا کے بغیر کسی کی قسم اٹھاؤ گے..... تو شرک ہے..... تو خود یار کی زلفوں کی قسمیں اٹھائے..... نبوت کے چہرے کی قسمیں اٹھائے بس یہاں تک ہی نہیں..... کبھی والعصر کہہ کر زمانے کی قسم اٹھائے

کبھی ھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ کہہ کر اس کے شہر کی قسمیں اٹھائے

کبھی لَعَمْرُکَ کہہ کر اس کی زندگی کے لمحات کی قسمیں اٹھائے

کبھی فَلَا وَرَبِّکَ کہہ کر محبوب ﷺ سے نسبتیں جتا کر اپنی قسمیں اٹھائے..... اس میں کیا حکمت ہے.....؟

توجہ کریں..... قسم سب سے اعلیٰ ہستی کی کھائی جاتی ہے..... کائنات میں سب سے اعلیٰ کون.....؟ (اللہ)

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی..... اللہ اعلیٰ ہے..... اس وجہ سے اس کی قسم..... دنیا میں کوئی اعلیٰ حضرت بنے..... اس سے ہمیں سروکار نہیں..... لیکن ہستی سب سے اعلیٰ کون ہے.....؟ (اللہ)

اللہ کی ذات کے بغیر کسی کی قسم نہیں..... تو مخلوق کو کہا..... جو سب سے اعلیٰ ہے..... اس کی قسم اٹھاؤ..... لیکن جب رب نے قسم اٹھائی..... اللہ! تو کس کی قسم اٹھائے گا.....؟ خدا سے کوئی اعلیٰ ہو تو اس کی قسم اٹھائی جائے

اللہ نے جو اپنی مخلوق بنائی ہے...... رب نے اس مخلوق میں جس کو سب سے اعلیٰ بنایا ہے...... رب اسکی قسمیں اٹھا رہا ہے...... رب سے اعلیٰ تو کوئی نہیں...... لیکن اس رب کی مخلوق میں تو کوئی ایسا ہے...... جو اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے...... اسلئے اللہ نے اس کی قسمیں اٹھائیں۔

پھر ایک اور ذوق کی بات کہہ دوں...... اللہ کہتے ہیں...... کہ محبوب ﷺ بھی میرا ہے...... قسمیں بھی میں اٹھاؤں...... تم نے اگر قسم اٹھائی تو شرک ہو جائے گا...... کہ میں خدا مصطفیٰ ﷺ کی اس محبت میں کسی کو برداشت نہیں کرتا۔

وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی...... محبوب تیرے چہرے کی قسم زلفوں کی قسم...... فجر کے سویرے کی قسم...... رات کے اندھیرے کی قسم...... وحی کے اترنے کی قسم...... وحی کے رکنے کی قسم...... مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی...... کافروں کا کہنا غلط ہے...... ہم نے آپ کو چھوڑا بھی نہیں

مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی

تیرے رب نے تجھے چھوڑا نہیں...... وماقلی اور اللہ آپ سے ناراض بھی نہیں ہوا۔

جدائی کے دو اسباب:

مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی...... ہم نے آپ کو چھوڑا بھی نہیں اور آپ سے ناراض بھی نہیں۔

میں ایک بات بتاؤں...... دنیا میں ایک دوسرے سے جدا ہو جانے کے دو سبب ہوتے ہیں...... ایک ہوتا ہے...... کہ حالات جدا کر دیتے ہیں...... دوستی بڑی گہری ہے...... میں چاہتا ہوں کہ میں اور میرا دوست ہم یہاں اکٹھے رہیں...... اسی جگہ ہمارا بسیرا ہو...... مجبوری یہ ہے...... کہ میرا دوست یہاں لاہور میں ہے...... اور میں خانپور میں رہتا ہوں......

ملاقات ممکن نہیں ہوتی...... لیکن تعلق بڑا گہرا ہے...... حالات نے مجبور کر کے جدا کر دیا ہے

دوسری جدائی کی وجہ یہ ہوتی ہے...... کہ آدمی کسی سے ناراض ہو جائے...... متنفر ہو جائے...... پریشان ہو جائے...... کہے کہ آج کے بعد میں تم سے نہیں ملوں گا جدائی کے یہ دو سبب ہوتے ہیں...... اللہ نے دونوں سببوں کا جواب دیا

مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ

محبوب میں نے آپ کو چھوڑا بھی نہیں...... کہ میں خدا پریشان ہو جاؤں...... یا حالات مجھے آپ سے جدا کر دیں...... میں تمہیں چھوڑ ڈالوں...... یہ بات بھی نہیں

وَمَا قَلٰی...... مصطفیٰ میں تجھ سے ناراض بھی نہیں...... دنیا کا کوئی آدمی یہ کہے...... کہ خدا روٹھ گیا ہے...... چھوڑ گیا ہے...... میں نے آپ کو چھوڑا بھی نہیں...... آپ سے ناراض بھی نہیں

ایک بات کا آپ جواب دیں...... کافروں کا سوال تھا...... کہ اللہ روٹھ گیا ہے...... اللہ نے کہا میں روٹھا نہیں ہوں...... انہوں نے کہا...... کہ چھوڑ گیا...... اللہ نے کہا میں نے چھوڑا بھی نہیں...... سوال کا جواب پورا ہو گیا ہے...... یا باقی رہ گیا ہے...... ؟(پورا ہو گیا ہے)

لیکن رب چپ نہیں ہوئے...... اللہ نے چونکہ محبوب ﷺ کو تسلی دینی تھی

آخرت پہلے سے بہتر:

اللہ نے اگلی بات کہی پیارے

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى

صرف یہاں تک بس نہیں...... کہ میں آپ پہ راضی ہوں...... صرف یہاں تک بس نہیں کہ میں نے آپ کو چھوڑا نہیں۔

Scanned with CamScanner

بلکہ میں رب ایک قانون بنا کر یہ کہتا ہوں

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

میرے محبوب ﷺ! آخرت آپ کے لئے دنیا سے بہتر ہے

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

آنے والی زندگی... گزری ہوئی زندگی سے بہتر ہے

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

آنے والے لمحات گزرے ہوئے لمحات سے بہتر ہیں

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

آپ کی آخرت دنیا سے بہتر ہے

مفسرین نے لکھا ہے... کہ اس ایک جملے میں اللہ نے محبوب ﷺ کی تریسٹھ سالہ زندگی بند کر دی ہے

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

میرے محبوب ﷺ تیری زندگی کا ایک ایک لمحہ پہلے دور سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

آپ ﷺ کا ماں کے پیٹ میں آنا عالم ارواح میں رہنے سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

آپ ﷺ کی ولادت والدہ کے پیٹ میں رہنے سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

آپ ﷺ کا بچپن آپ کی ولادت سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

آپ ﷺ کا لڑکپن آپ کے بچپن سے بہتر

Scanned with CamScanner

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى

آپ ﷺ کی جوانی آپ کے لڑکپن سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى

آپ ﷺ کا تجارت کرنا آپ کے خاموش رہنے سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى

آپ ﷺ کی ازدواجی زندگی پہلی زندگی سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى

آپ ﷺ پر وحی کا آنا وحی کے رکنے سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى

کھلم کھلا اعلانیہ تبلیغ کرنا خاموش تبلیغ سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى

محبوب ! طائف کے بازار میں جانا مکے کی تبلیغ سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى

آسمانوں کے معراج پر جانا زمین پر رہنے سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى

صدیق رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر بیٹھنا جبرائیل اور آسمانوں کی سواری سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى

آپ ﷺ کا مدینے میں آنا مکے رہنے سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى

آپ ﷺ کا بدر کے میدان میں اعلان جہاد کر کے آنا خاموش تبلیغ سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى

Scanned with CamScanner

آپ ﷺ کا احد میں آنا آپ کے بدر سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

آپ ﷺ کا حدیبیہ کے مقام پر کھڑا ہونا بدر و احد سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

حجۃ الوداع پر آنا فتح مکہ سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

آپ کا انتقال وصال پر ملال پر دنیا سے رخصتی دنیا کی زندگی سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

تیری قبر کی زندگی عالم دنیا سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

میرے پیغمبر ﷺ کل قیامت کے دن میدان محشر میں اٹھنا قبر کی زندگی سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

آپ ﷺ کا مقام محمود میں سر سجدے میں رکھ کر اللہ کے دربار میں گڑگڑا کر مانگنا آپ کے محشر کے اٹھنے سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

شفاعت کبریٰ کا تاج پہننا مقام محمود کے سجدوں سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

حوض کوثر پر پانی کے پیالے امت میں تقسیم کرنا...... مقام محمود سے بہتر

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

پل صراط پر کھڑے ہو کر گنہگار امت کو جنت کی طرف لے جانا حوض کوثر سے بہتر......

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

آپ کا جنت کا داخلہ پل صراط پر کھڑے ہونے سے بہتر

Scanned with CamScanner

وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی

جنت کے اعلیٰ درجات پر جانا جنت کے داخلے سے بہتر

وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی

مصطفیٰ ﷺ آپ کا اللہ کے قرب میں پہنچنا زندگی کے ہر لمحے سے بہتر ہی بہتر ہے

پیغمبر ﷺ کی پوری زندگی کو قرآن نے اسی ایک جملے میں بند کر دیا ہے

نبی اور امتی میں فرق:

توجہ کرنا...... میں ایک بات بتاؤں...... آج بزرگ بوڑھے لوگ عام طور پر نوجوانوں کو ایک طعنہ دیتے ہیں...... کہ ہمارا دور بڑا اچھا تھا...... تم بہت برے ہو...... ہم لوگ بڑی عبادت ریاضت کرتے رہے...... ہمارا بچپن تھا...... ہمارے ذہن میں غلط خیالات نہیں آتے تھے...... تم ٹی وی دیکھتے ہو...... وی سی آر دیکھتے ہو...... آوارہ گردی کرتے ہو...... دھوکہ کرتے ہو...... فراڈ کرتے ہو...... یہ طعنے ملتے ہیں یا نہیں...... ؟ (ملتے ہیں)

سب کو ملتے ہیں...... ہم کو بھی ملتے ہیں...... کیوں...... ؟ یہ بات بتانا چاہتا ہوں...... تیری میری اور پیغمبر ﷺ کی زندگی میں یہ فرق ہے کس بے وقوف نے تمہیں بتایا ہے...... کہ پیغمبر ﷺ کا مقام بڑے بھائی جتنا ہے...... یہ فرق ہے...... کہ تیری اور میری زندگی کے متعلق اصول اور قانون یہ ہے...... کہ کُلُّ یَوۡمٍ اَبۡتَرُ...... ہر آنے والا دن پہلے دن کی نسبت برا ہو گا...... ابتر ہو گا...... پریشانی کا باعث ہو گا...... کل کا دن اچھا تھا...... تو آج پریشانی ہے...... آج کا دن اچھا ہے...... تو آنے والا کل کا دن پتہ نہیں کیسا ہو گا...... ؟ کل بہتر ہے تو پرسوں کا پتہ نہیں...... ہمارا ہر آنے والا پہلے دن کی نسبت ابتر ہے...... لیکن پیغمبر ﷺ کی خصوصیت ہے

وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی

مصطفیٰ ﷺ ہم نے آپ کا ہر دن پہلے دن کی نسبت بہتر بنایا ہے میری اور آپ کی زندگی

Scanned with CamScanner

میں اور نبوت میں یہ فرق ہے ...... ؟ کہ میں اور آپ ارذل کی طرف ...... نبی ﷺ افضل کی طرف ہم تنزل کی طرف ...... نبی ترقی کی طرف ...... ہم زوال کی طرف ...... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عروج کی طرف ...... !

ہم لکل یوم اشر کی مثال ہیں ...... پیغمبر ﷺ

وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی

کی مثال ہیں ...... پیغمبر ﷺ کا ہر دن پہلے دن کی نسبت بہتر ہی بہتر ہے

وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی

ہر دن محبوب ﷺ آپ کے لئے وہ دن بنایا ہے ...... کہ اس سے اگلا دن اس سے بہتر ہوگا

دنیا سے ...... قبر بہتر

قبر سے ...... حشر بہتر

حشر سے ...... جنت بہتر

جنت سے اللہ کا قرب بہتر

کافر کہتے تھے ...... کل جس کا ساتھ تھا ...... وہ چھوڑ گیا

وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی

اب جو لمحات آ گے آئیں گے ...... اور ہم وحی بھیج رہے ہیں ...... سلسلہ وحی منقطع ہونے کے بعد محبوب ﷺ اب جو ہم وحی بھیج رہے ہیں

وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی

یہ حق ہی تیرا ہے ......

توجہ کریں ...... اس خَیْرٌ لَّکَ میں لفظ جو کاف ہے ...... اس کا معنی اردو زبان میں ہوتا ہے تو ایک ...... !

قیامت کا دن ..... آخرت کا دن تمام نبیوں کیلئے بہتر ہے ..... کہ نہیں ..... ؟ (بہتر ہے)
ولیوں کے لئے بہتر ..... قطب ..... غوث ..... اور ابدالوں کے لئے بہتر ہے .....
صدیقین کے لئے بہتر ہے ..... شہداء کیلئے بہتر ہے ..... صالحین کے لئے بہتر ہے .....
میرے مولیٰ یہ کیا فلسفہ ہے ..... محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف یہ تیرا حق ہے ..... خیرٌ لّکَ
یہ تیرے لئے بہتر ہے ..... اور کسی کے لئے نہیں ..... بہتری تو سب کے لئے ہے ..... پھر
'کاف' کا کیا معنی ہے ..... کہ صرف تیرے لئے ..... ؟

قیامت کے دن پوری انسانیت در بدر

ذرا اس پر توجہ کرنا ..... حدیث میں آتا ہے ..... کہ قیامت کے دن پوری انسانیت جمع ہو کر سیدنا ابوالبشر حضرت آدمؑ کے دروازے پر جائے گی ..... ابا آپ پوری انسانیت کے والد بزرگوار ہیں ..... آپ اللہ کے دربار میں سفارش کیجئے ..... حساب و کتاب ہو ..... نیکوں کو نیکی کی جزاء ملے ..... بروں کو برائی کی سزا ملے ..... چلیں ..... آپ سفارش کریں .....
سیدنا آدم علیہ السلام فرمائیں گے آج اللہ کی قہاریت اور جلالت سے ڈرتا ہوں ..... میرے بس میں نہیں کہ میں اس کے سامنے جا سکوں پھر ساری امتیں نوح کے پاس آئیں گی ..... نوح علیہ السلام جواب دے دیں گے ..... کلیمؑ کے پاس آئیں گی ..... جواب مل جائے گا ..... خلیلؑ کے پاس آئیں گی ..... جواب مل جائے گا .....
سب سے ہوتی ہوئی یہ امتیں حضرت عیسیٰؑ کے پاس آئیں گی ..... لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ فرمائیں گے ..... کہ میرے بعد ایک پیغمبرؐ نے آنا تھا ..... یہ اسی کا حق ہے وہاں چلتے ہیں
دوسری روایت ہے کہ انبیاءؑ سارے ساتھ آئیں گے ..... تمام نبی تمام امتوں سمیت محبوب ﷺ کے پاس حاضر ہو کر کہیں گے ..... کہ محبوب ﷺ ذرا چلئے ..... اللہ کے دربار میں

سفارش کیجئے ...... تا کہ حساب وکتاب ہو ...... نیکوں کو نیکی کی جزاء ملے ...... بروں کو برائی کی سزا ملے ...... چلیں سفارش کریں ...... محبوب ﷺ تھوڑا سا تامل فرمائیں گے ...... کہ جب اتنے بڑے سارے نبی نفس ونفسی کے عالم میں ہیں ...... ہر ایک نے جواب دیا ہے ...... میں کیا جواب دوں ...... یقیناً غیب سے آواز آئے گی۔

پیغمبر ﷺ کا سر سجدہ میں:

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ...... محبوب ...... یہ صرف تیرا حق ہے ...... آ پیارے پیغمبر! آقا ﷺ سر سجدے میں رکھیں گے ...... اور اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی وہ وہ تعریف وتوصیف کریں گے ...... جو اس سے پہلے کبھی نہ کی گئی ہو ...... یہ سجدہ ایک ہفتہ کی مقدار تک کا ہو گا ...... اللہ کی شان کریمی کو جوش آئے گا ...... پھر آواز آئے گی ...... آ پیارے! سر اٹھا مانگ ...... عطا کرتا ہوں ...... سوال کر ...... پورا کرتا ہوں ...... دعا کر ...... قبول کرتا ہوں ...... تمنا کر ...... آرزو پوری کرتا ہوں ...... دامن پھیلا بھرنا چاہتا ہوں ...... مانگنا شروع کر دینا چاہتا ہوں ...... سفارش کر قبول کرتا ہوں ...... اشارہ کر جنت کے دروازے کھولتا ہوں ...... خَيْرٌ لَّكَ محمد یہ صرف تیرا حق ہے

آدمؑ سے عیسیٰؑ تک یہ کسی کو نہیں ملا ...... یہ صرف آپ کا حق ہے

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

آئیے ...... محبوب ...... یہ آپ کا حق ہے ...... یہ ہے 'ک' کا معنی ...... یہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے اور کسی کی خصوصیت نہیں۔

رب کی عطا اور آپ ﷺ کی رضا:

صرف یہاں تک بس نہیں ...... اللہ نے اس سے اگلی بات ایک اور انداز میں کہہ دی ...... فرمایا کہ محبوب ﷺ صرف اتنی بات نہیں ...... کہ آخرت آپ کے لئے بہتر ہے ......

Scanned with CamScanner

آخرت کی باتیں تو آخرت میں ہونگی ہم نے تو دنیا میں آپ کے لئے یہ قانون بنایا ہے

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی

پیارے! تیرا رب آپ کو عنقریب اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے

یُعْطِیْکَ رَبُّکَ یہ علماء سے پوچھئے کہ حال اور استقبال کے دو معنی ہوتے ہیں...... یہ فعل مضارع ہے...... اللہ فرماتے ہیں محبوب ﷺ دے رہا ہوں...... دیتا رہوں گا...... تو لے رہا ہے...... لیتا رہے گا...... میں نے دنیا میں دیا ہے...... یُعْطِیْکَ...... تو لے رہا ہے...... جس وقت سے یہ آیت اتری...... میں اس وقت سے دے رہا ہوں...... پیارے تو لے رہا ہے...... میں دیتا رہوں گا...... تو لیتا رہے گا...... میں عطا کرتا رہوں گا...... تو قبول کرتا رہے گا...... صرف دنیا کی بات نہیں...... یُعْطِیْکَ...... روضہ اطہر میں دوں گا...... محبوب ﷺ تو وصول کرے گا...... میں عطا کروں گا...... تو قبول کرے گا...... کل قیامت کے دن میدان محشر میں دوں گا...... محبوب ﷺ تو قبول کرے گا...... میں تجھے جنت میں عطا کروں گا تو قبول کرتا جائے گا۔

یہ جاہلوں کا عقیدہ غلط ہے...... کہ جو کچھ رب کے پاس تھا...... وہ محبوب ﷺ کو دے دیا...... اور رب چھٹی کر کے فارغ ہو گیا ہے...... بلکہ رب دیتے گئے...... محبوب ﷺ لیتے گئے...... یہ بات کھلی ہے...... کہ نہ اللہ کے خزانے میں کمی ہے...... نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں کمی ہے...... کہ نبی ﷺ کہہ دے اللہ...... اب تو میرے پاس کوئی جگہ نہیں ہے...... میں کہاں تیرے خزانوں کو سمیٹوں...... اب مجھے نہ دے...... اللہ کے خزانے میں بھی کمی نہیں...... کہ رب کہہ دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب میرے پاس کچھ ہو...... تو میں تجھے دوں۔

یُعْطِیْکَ رَبُّکَ پیارے تیرا رب تجھے عطا کرے گا...... عطا کا معنی ہوتا ہے...... کہ ہدیہ تحفے اور محبت میں کوئی چیز پیش کرنا...... عَطَیْنَا تُحْفَنَا...... کوئی چیز دینا

دوسرا عطا کا معنی ہوتا ہے۔ یُعْطِیْکَ ...... یہ لے لیں پھر مانگو گے پھر دیں گے پھر مانگو گے ...... پھر عطا کریں گے ...... پھر سوال کرو گے پھر جواب دیں گے پھر سفارش کرو گے ...... پھر قبول کریں گے محبوب ﷺ تو مانگتا جا ...... میں عطا کرتا جاؤں گا ...... تو دامن پھیلاتا جا ...... میں بھرتا جاؤں گا ...... تو طلب کرتا جا ...... میں دیتا جاؤں تیرے لینے میں کمی آسکتی ہے ...... میرے دینے میں کمی نہیں آسکتی۔

یُعْطِیْکَ دیتا رہا دے رہا ہوں دیتا رہوں گا ...... دینے میں کوئی کمی نہیں ...... اتنا دوں گا کہ فَتَرْضٰی محبوب تو راضی ہو جائے گا ......

اس کا تھوڑا سا ذوق کا معنی سمجھیں ...... ایک معنی تو یہ ہے ...... کہ محبوب یُعْطِیْکَ رَبُّکَ ...... اللہ آپ کو وہ چیزیں دیں گے جس پر آپ ﷺ راضی ہونگے ...... کیا معنی محبوب جو تیری رضا ہے ...... وہ میری رضا ہے ...... جو تجھے پسند ہے ...... وہ مجھے پسند ہے ...... جو تیری پسند ہے ...... وہ میری پسند ہے۔

یُعْطِیْکَ رَبُّکَ ...... تیرا رب تجھے عطا کرے گا یُعْطِیْکَ ...... کا معنی یہ ہے کہ جو مانگو ...... وہ دے گا ...... ہاتھوں کو اکٹھا کر ...... میں آسمانوں پر بادل جمع کروں گا ...... محبوب ﷺ آپ چہرے پر ہاتھ پھیرنے نہیں پائیں گے کہ میں آسمان سے بارش برسا دونگا ...... محبوب آپ انگلی سے اشارہ کریں ...... یُعْطِیْکَ ...... میں چاند کو ٹکڑے کر دوں گا ...... یُعْطِیْکَ ...... آپ دعا مانگیں گے میں قبول کرلوں گا ...... جلیبیب ؓ کے چہرے پر آپ ﷺ ہاتھ پھیریں گے ...... میں اس کو منور اور روشن کر دوں گا ...... کعبہ کی چوکھٹ کو پکڑ کر مانگیں گے ...... تو عمر ؓ کو کلمہ پڑھا کر تیرے قدموں میں بھیج دوں گا۔

یُعْطِیْکَ ...... ہر وہ چیز دوں گا ...... فَتَرْضٰی ...... محبوب آپ راضی ہو جائیں گے غور کرنا آدم! یہ راتوں کو رو کیوں رہے ہو

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا

Scanned with CamScanner

کہا.....اسلئے کے اللہ راضی ہو جائے

نوحؑ! یہ طوفان کے چکر میں کیوں ہو..... کہا اسلئے کہ اللہ راضی ہو جائے

یونسؑ..... مچھلی کے پیٹ میں کیوں..... کہا اس لئے کہ اللہ راضی ہو جائے

یعقوبؑ..... اتنی گریہ وزاری کیوں..... کہا اس لئے کہ اللہ راضی ہو جائے

خلیلؑ..... آگ کی تنہائی میں کیوں..... کہا اس لئے کہ اللہ راضی ہو جائے

کلیمؑ..... راتوں کی تنہائی میں کیوں..... کہا اسلئے کہ اللہ راضی ہو جائے

نبی کہے کہ رب راضی ہو

ولی کہے کہ رب راضی ہو

غوث کہے کہ رب راضی ہو جائے

قطب کہے کہ رب راضی ہو

ابدال کہے کہ اللہ تو راضی ہو

میں کہتا ہوں کہ اللہ راضی ہو جائے

آپ کہتے ہیں کہ اللہ راضی ہو

کہا میرے محبوب نے بھی یہی کہ اللہ تجھ کو راضی کرنا چاہتا ہوں

سب کہیں کہ رب راضی ہو

پوری کائنات میں تنہا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جسے رب کہتے ہیں

يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

محمد سب مجھے راضی کرتے ہیں..... اور میں تجھے راضی کرتا ہوں

يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

ہر وہ چیز دینا چاہتا ہوں..... جس پر آپ راضی ہوں

اللہ! یہ صدیق رضی اللہ عنہ حجرہ اقدس میں کیوں سو گیا محبوب ﷺ جو راضی ہے

يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

میں کیوں نہ سلا دوں

اللہ! یہ فاروق ؓ کی تمنا کیسے بن گیا محبوب ﷺ جو راضی تھے

يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

میں کیوں نہ تمنا پوری کروں

اللہ! یہ عثمان ذوالنورین ؓ کیوں بن گئے محبوب ﷺ جو راضی تھے

يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

میں کیوں نہ ذوالنورین بنا دوں

اللہ! یہ علی المرتضیٰ ؓ چھ سال کا کھیلتا ہوا بچہ یہ نبوت کے دامن میں آکر حیدر کرار ؓ کیسے بن گیا محبوب ﷺ جو راضی ہے

يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

میں کیوں نہ عطا کر دوں

اللہ! یہ معاویہ ؓ ابن ابی سفیان ؓ اتنا بڑا سیاستدان کیسے بن گیا محبوب ﷺ جو راضی ہے

يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

میں کیوں نہ سیاستدان بنا دوں

محبوب ﷺ تو جس پے راضی میں اس پے راضی تو جس قبیلے پے راضی میں اس قبیلے پر راضی تو جس یار پے راضی میں اس یار پے راضی تھوڑا سا آگے چلیں

اللہ! یہ امداد اللہ مہاجر مکی کعبۃ اللہ میں بیٹھ کر اکتالیس سال تک یہ تصوف کے سبق کیوں پڑھا رہا ہے محبوب ﷺ جو راضی ہے۔

يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

میں کیوں نہ وہاں بٹھا دوں

اللہ! یہ حسین احمد مدنیؒ اٹھارہ سال تک روضہ رسول ﷺ کے سائے میں بیٹھ کر حدیث رسول ﷺ کیوں پڑھاتے رہے محبوب ﷺ جو راضی ہیں

یُعطِیکَ رَبُّکَ فَتَرضیٰ

میں کیوں نہ وہاں بٹھادوں

اللہ! یہ تبلیغی جماعت کا بوڑھا محدث شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ جنت البقیع میں کیوں سو گئے محبوب ﷺ جو راضی ہے

یُعطِیکَ رَبُّکَ فَتَرضیٰ

میں کیوں نہ جنت البقیع میں سلادوں

محبوب ﷺ جس پہ تو راضی ہے..... اس پہ میں راضی ہوں..... جو تیرا ہے..... وہ میرا ہے..... آج کے بعد میں فیصلہ کرتا ہوں

یُعطِیکَ رَبُّکَ فَتَرضیٰ

جو تیرے ہوں گے..... ان کو تیرے قدموں میں بھیجوں گا..... جو تیرے ہوں گے ..... ان کی تیری مراد بناؤں گا..... جو تیرے ہوں گے..... ان کو تیری دعا بناؤں گا..... جو تیرے ہونگے..... ان کو کلمہ پڑھاؤں گا..... جو تیرے ہونگے..... ان کو کے میں بھجواؤں گا..... جو تیرے ہوں گے..... ان کو مدینے میں پہنچواؤں گا..... جو تیرے ہوں گے ان سے حرمین میں درس دلواؤں گا..... جو تیرے ہوں گے..... ان کو جنت المعلیٰ اور جنت البقیع میں سلواؤں گا

یُعطِیکَ رَبُّکَ فَتَرضیٰ

محمد میں جو تیرا نہیں آج کے بعد اس کے بارے میں یہ فیصلہ ہے کہ اس کو دور بناؤں گا ..... جو تیرا نہیں مکہ اور مدینے سے نکلوا کر..... جدہ میں ان کی تصویریں لگواؤں گا

جو تیرا نہیں..... اس کمینے کو کتے کی موت مرواؤں گا..... اس کی لاش کو زمین پر پھینکواؤں

Scanned with CamScanner

گا..... اس کے کفن کو تار تار کرواؤں گا..... جہنم کا ایندھن بنواؤں گا..... اسکی قبر پر دھماکے کرواؤں گا

يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

محمد میں فیصلہ کرتا ہوں جو تیرے پیارے ہیں وہ تیرے قدموں میں آئیں گے جو تیرے دشمن ہیں..... ان کو دھکے دیکر نکال دیا جائے گا۔

قبلہ کی تبدیلی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا:

يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ تیرا ہر پیارا تیرے پاس پہنچواؤں گا..... جس پہ تو راضی اس پہ میں راضی یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں..... علماء بیٹھے ہیں ان اکابرین سے پوچھیے۔

جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے..... مدینہ طیبہ میں حکم یہ تھا کہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں..... مدینہ میں آج بھی وہ مسجد موجود ہے جس کا نام ہے..... مسجد قبلتین..... اس مسجد میں دو محراب ہیں ایک محراب تو اب موجود ہے دوسرا محراب جو پہلے تھا اس کو بند کر کے اس کا صرف نشان دیا ہوا ہے۔

آقا ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے..... صحابہ رضی اللہ عنہم سارے کے سارے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے کھڑے ہیں..... آقا نماز پڑھا رہے ہیں..... نماز کے دوران یہ خیال آیا..... دل میں بات آئی کہ اللہ! مکہ سے نکال دیا..... بیت اللہ دور کر دیا..... عرش والا میرے دادا ابراہیم کا مرکز بیت اللہ ہی تو تھا..... اس کی طرف منہ کر کے دل کو تسلی دیا کرتا تھا..... آج اس سے بھی منہ ہٹا کر بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا رہا ہوں..... صرف اتنا دل میں خیال آیا..... مفسرین نے لکھا ہے کہ خیال پیغمبر ﷺ کے ذہن میں جو آیا..... تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف چہرہ اٹھا دیا..... قرآن

Scanned with CamScanner

کہتا ہے

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ

محبوب ﷺ ہم دیکھتے ہیں...... کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ نماز میں آسمان کی طرف اٹھا ہے...... میں اور آپ آسمان کی طرف دیکھیں گے...... تو مولوی کہے گا کہ تیری نماز مکروہ ہوگئی ہے...... مفتی کہے گا...... کہ تیری نماز ضائع ہوگئی ہے...... مجتہد کہے گا کہ دوبارہ نماز پڑھو...... رب کہتا ہے

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ

محبوب...... ہم یہ دیکھتے ہیں...... کہ آپ کا چہرہ نماز کی حالت میں آسمان کی طرف اٹھا ہے...... پھر ہم نے بھی فیصلہ کیا ہے

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا

محمد اگر تجھے کعبہ پسند ہے...... بیت اللہ پسند ہے...... وہ ہماری پسند ہی ہے

دوستو! رب بھی دو رکعت کا انتظار نہیں کرتے...... کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیر حکم دوں گا...... محبوب ﷺ اگر نماز میں تیری توجہ آسمان کی طرف اٹھتی ہے...... میری طرف دیہان کیا ہے تو میں بھی نماز میں حکم دیتا ہوں

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا

نماز کی حالت میں رخ پھیر لیجئے...... محبوب ﷺ نے نماز میں رخ پھیر لیا۔

قبلہ کی تبدیلی میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا امتحان:

یہاں پر ایک بات کہتا ہوں آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے چل کر آتے ہیں...... پوری مسجد کے اندر چکر لگایا ہے...... صحابہ رضی اللہ عنہم کا پورا مجمع پیچھے کھڑا ہے...... آج میں ایک قدم آگے چلوں...... تو مجھے لوگ جھڑک دیں گے...... مولوی تیری نماز ضائع ہوگئی...... امام

Scanned with CamScanner

صاحب نماز میں کیا شرارت کر دی...... علامہ صاحب آپکی نماز کی ضرورت نہیں ہے......
آپ کیسی نمازیں پڑھاتے ہیں۔
پیغمبر ﷺ نماز میں چل کر دوسری جگہ تشریف لائے...... صدیق ؓ نہیں بولا
فاروق ؓ نہیں بولا...... حیدر ؓ نہیں بولا...... طلحہ ؓ نہیں بولا...... زبیر ؓ نہیں بولا
بلکہ رب نے اس تحویل قبلہ میں پیغمبر ﷺ کی تمنا سے بڑھ کر صحابہ ؓ کی محبت کا امتحان
لیا...... کہ نبی ﷺ کے پیچھے ٹھہرتے ہیں...... یا ساتھ چلتے ہیں...... یا نماز چھوڑ دیتے
ہیں...... اللہ نے امتحان لیکر بتایا...... کہ......

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا

سارے کے سارے یار پیچھے رخ پھیر لیتے ہیں...... کسی نے نہیں کہا...... کہ محبوب ﷺ
نماز کی حالت ہے...... کسی نے نہیں کہا...... کہ آپ کس طرف جا رہے ہیں...... کسی نے نہیں
کہا...... کہ ہماری نمازوں کا کیا ہوگا...... کسی نہیں کہا...... کہ پہلے تیرہ مہینوں کا کیا ہوگا...... کسی
نے نہیں کہا...... کہ آج تک کی عبادت کا کیا ہوگا...... اس لئے کہ پیغمبر ﷺ کے یاروں کا
عقیدہ یہ تھا...... کہ ہم کیا جانیں...... کہ بیت اللہ کیا ہے...... ہم کیا جانیں کہ بیت المقدس کیا
ہے...... ہمارا قبلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں...... جدھر ان کا رخ ادھر ہمارا رخ
پیغمبر ﷺ کا اب تک چہرہ بیت المقدس کی طرف تھا...... ہمارا رخ بھی اس طرف تھا......
محبوب ﷺ آپ نماز میں چہرہ پھیر لیں...... ہم بھی نماز میں رخ پھیر لیں گے...... اسلئے کہ
صحابہ ؓ کو جتنا نبوت ﷺ پر اعتماد ہے...... اتنا کسی پر نہیں...... یہاں ہر صحابی کے عشق کا
بھی امتحان تھا...... دیکھنا چاہتے تھے...... کہ کوئی یار پھسلتا تو نہیں...... اس لئے قرآن نے کہا

امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى

دلوں کا امتحان ہے...... دلوں کا امتحان کیوں ہے...... اسلئے کے منافق جب آئیں
گے...... تو کہیں گے صحابہ ؓ اوپر اوپر سے کلمہ پڑھتے تھے...... اندر سے نہیں مانتے تھے

Scanned with CamScanner

صاحب نماز میں کیا شرارت کر دی ...... علامہ صاحب آپکی نماز کی ضرورت نہیں ہے ......
آپ کیسی نمازیں پڑھاتے ہیں۔
پیغمبر ﷺ! نماز میں چل کر دوسری جگہ تشریف لائے ...... صدیق ؓ نہیں بولا ......
فاروق ؓ نہیں بولا ...... حیدر ؓ نہیں بولا ...... طلحہ ؓ نہیں بولا ...... زبیر ؓ نہیں بولا ......
بلکہ رب نے اس تحویل قبلہ میں پیغمبر ﷺ کی تمنا سے بڑھ کر صحابہ ؓ کی محبت کا امتحان ......
لیا۔ کہ نبی ﷺ کے پیچھے ٹھہرتے ہیں ...... یا ساتھ چلتے ہیں ...... یا نماز چھوڑ دیتے
ہیں ...... اللہ نے امتحان لیکر بتایا ...... کہ ......

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا

سارے کے سارے یار پیچھے رخ پھیر لیتے ہیں ...... کسی نے نہیں کہا ...... کہ محبوب ﷺ
نماز کی حالت ہے ...... کسی نے نہیں کہا ...... کہ آپ کس طرف جا رہے ہیں ...... کسی نے نہیں
کہا ...... کہ ہماری نمازوں کا کیا ہوگا ...... کسی نہیں کہا ...... کہ پہلے تیرہ مہینوں کا کیا ہوگا ...... کسی
نے نہیں کہا ...... کہ آج تک کی عبادت کا کیا ہوگا ...... اس لئے کہ پیغمبر ﷺ کے یاروں کا
عقیدہ یہ تھا ...... کہ ہم کیا جانیں ...... کہ بیت اللہ کیا ہے ...... ہم کیا جانیں کہ بیت المقدس کیا
ہے ...... ہمارا قبلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ...... جدھر ان کا رخ ادھر ہمارا رخ
پیغمبر ﷺ کا اب تک چہرہ بیت المقدس کی طرف تھا ...... ہمارا رخ بھی اس طرف تھا ......
محبوب ﷺ آپ نماز میں چہرہ پھیر لیں ...... ہم بھی نماز میں رخ پھیر لیں گے ...... اسلئے کہ
صحابہ ؓ کو جتنا نبوت ﷺ پر اعتماد ہے ...... اتنا کسی پر نہیں ...... یہاں ہر صحابی کے عشق کا
بھی امتحان تھا ...... دیکھنا چاہتے تھے ...... کہ کوئی یار پھسلتا تو نہیں ...... اس لئے قرآن نے کہا

امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى

دلوں کا امتحان ہے ...... دلوں کا امتحان کیوں ہے ...... اسلئے کے منافق جب آئیں
گے ...... تو کہیں گے صحابہ ؓ اوپر اوپر سے کلمہ پڑھتے تھے ...... اندر سے نہیں مانتے تھے

Scanned with CamScanner

گورنر صاحب! یہ جولوتے اور تسبیاں ہمیں بتاتے ہو یہ شلوار اوپر کرنے کا مذاق اڑاتے ہو (نوٹ منظور الاسلامیہ کے جلسہ میں اس وقت کے گورنر اظہر نے کچھ ایسی باتیں کی تھیں) اظہر سوچو! اتنا خیال کرو کہ یہ اہل علم وہ لوگ ہیں ...... کہ نہ دنیا میں ان کے بغیر گزارہ ہے نہ جنت میں ان کے بغیر گزارہ ہے ...... جنت میں بھی انہی علماء کی ضرورت ہوگی ...... پھر ان کے پاس جائیں گے ...... گورنر بھی آئے گا ...... ملک کا وزیر اعظم بھی آئے گا ...... صدر بھی آئے گا۔

مولانا عبداللہ صاحب اسلام آباد میں ہم آپ کے پیچھے جمعہ پڑھتے تھے (مولانا عبداللہ ۱۷ اکتوبر ۹۸ء کو اسلام آباد میں شہید کر دیے گئے) بتایئے ہم رب سے کیا مانگیں اگر جنت میں گئے تو کیوں ...... یہ تو اللہ کے اختیار میں ہے کہ کس کو بھیجے وہاں پر بھی ان علماء کے بغیر گزارہ نہیں ...... پیدا ہوں تو مولوی کے بغیر گزارہ نہیں ...... جوان ہوں تو مولوی کے بغیر گزارہ نہیں ...... نکاح تمہارا کیسے ہوگا ...... مرو تو مولوی کے بغیر گزارہ نہیں ...... قبر میں جاؤ ...... تو مولوی کے بغیر گزارہ نہیں ...... جنت میں بھی ان علماء کے بغیر گزارہ نہیں ...... جن کا آج تم مذاق اڑاتے ہو۔

یہ علماء وہ لوگ ہیں وہ ہستیاں ہیں اللہ کی قسم ان کے بغیر انسان کی زندگی ادھوری ہے ...... جنت میں اللہ فرمائیں گے کہ جاؤ اپنے اپنے علماء سے پوچھو سو لوگ وہاں سے اپنے علماء کے پاس آئیں گے ...... مولانا اجمل خان صاحب ہم آپ کے پیچھے جمعہ پڑھتے تھے بتائیں اب ہم اللہ سے کیا مانگیں ...... مولانا اجمل قادری صاحب ہم آپ کے پیچھے جمعہ پڑھتے تھے ...... پیر جی آپ بتائیں اب ہم رب سے کیا مانگیں ...... یہ تو آپ کو وہاں بتائیں گے۔

آپ میرے پیچھے جمعہ نہیں پڑھتے ...... اس لئے میں آپ کو یہاں بتا دیتا ہوں ...... بتا دوں یا ان کے حوالے کردوں؟ (بتادیں) علماء بتائیں گے ...... اللہ سے اللہ کا دیدار مانگو اللہ! بن دیکھے سر سجدے میں رکھ کر کہا تھا ...... تجھے دیکھے بغیر تیری عظمتوں کا اعتراف کیا

Scanned with CamScanner

تھا...... تیری ذات پر یقین کیا تھا...... دیکھے بغیر تیری وحدانیت پر یقین رکھا تھا...... اللہ تجھے بغیر دیکھے سر سجدے میں ڈال کر تیری عظمتوں کا اعتراف کیا تھا...... مولی تیرے عشق و محبت میں اتنے لمبے لمبے سجدے کئے...... کہ راتیں بیت جایا کرتی تھیں...... تو اللہ نے بھی محبوب ﷺ کو کہا...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے یاروں کے سجدے میں تو روزانہ دیکھتا ہوں...... تو بھی ذرا غور سے دیکھ کہ یہ رکوع کیسے کرتے ہیں...... سجدے کیسے کرتے ہیں...... اللہ یہ سب سجدے رکوع تیرے نبی ﷺ کی زبان پر یقین کرتے ہوئے تجھے بن دیکھے ہم نے کیئے تھے

دل میں تو آتا ہے مگر نظر میں نہیں آتا

بس جان گئے ہم تیری پہچان یہی ہے

اللہ اب تو دیدار کروا دے...... اللہ وہاں دیدار کا ایک وقت متعین کریں گے...... علماء نے لکھا ہے...... کہ وہ وقت ایسا ہوگا...... جیسے دنیا میں جمعہ کا وقت ہوتا ہے

وہ شخص جو جمعہ کے دن...... خطیب کے جتنا قریب بیٹھ کر اسکا وعظ سنتا ہے...... قیامت کے دن اللہ کے اتنا قریب ہو کر دیدار کر سکے گا...... جو لوگ آتے اس وقت ہیں...... جب امام صاحب پہلی رکعت شروع کرتے ہیں...... وہ اپنے متعلق خود فیصلہ کریں میں ان کے بارے میں کچھ نہیں کہتا...... ہنسنے کی بات نہیں۔

توجہ کریں...... یہ جو آپ خطبہ سنتے ہیں...... بعض لوگ سر نیچے کر کے گردن جھکا کر بیٹھ جاتے ہیں...... اصول یہ ہے...... کہ واعظ یا خطیب جب وعظ کرے...... خطبہ دے...... بیان کرے...... تو سامعین اسکی نظروں میں نظریں ملائیں...... اور واعظ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرے...... آنکھیں بند کر کے وعظ نہیں کرنا چاہیے...... (قاری حنیف صاحب ملتانی تو مجبور ہیں) دوسرے لوگ آنکھیں بند کر کے تقریر نہ کیا کریں...... بلکہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کیا کریں...... جب یہاں ایک دوسرے کو دیکھ لیں گے...... تو قیامت کے دن اللہ کی ذات اور اسکی تجلی کا دیدار کرنے میں کوئی پریشانی نہیں

ہوگی جمعہ کا وقت متعین ہوگا وہاں ساری انسانیت جمع ہوگی اور اللہ کا دیدار کرے گی تو سب لوگ اللہ کا دیدار مانگیں گے لیکن سب اللہ کی ذات کے جلوے دیکھ رہے ہونگے محبوب ﷺ اللہ کا دیدار نہیں مانگیں گے لیکن حضور اللہ کی ذات کے جلوے دیکھ رہے ہونگے محبوب ﷺ اللہ کا دیدار نہیں مانگیں گے حضور کیا مانگیں گے اللہ کہیں گے محبوب یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی وعدہ پورا کرتا ہوں مانگئے جو کچھ مانگنا ہے میں دینا چاہتا یہ دنیا میں کہا تھا میں تو سب کو دے رہا ہوں آپ کو بھی دیتا ہوں

حضور ﷺ صدیق رضی اللہ عنہ کو مانگیں گے:

غور کریں وہ بات کیا ہے جو حضور ﷺ نے مانگی 'محبوب ﷺ کہیں گے اللہ! میرا ایک یار ایسا بھی تھا جس نے سب سے پہلے کلمہ پڑھا تھا میرے سفر کا ساتھی میرے حضر کا ساتھی میرا احد وبدر کا ساتھی میرا حنین وخیبر کا ساتھی میری زندگی کے ایک اک موڑ کا ساتھی میری پریشانیوں کا ساتھی میرے گھر کا ساتھی میری مشکلات کا ساتھی جس نے مجھ پر سب سے زیادہ قربانیاں پیش کی تھیں مال قربان کیا تھا اللہ! اس نے مجھے تنہا نہ چھوڑا حتیٰ کہ میری قبر کا ساتھی میں وہاں بھی اکیلا نہیں تھا وہ میرا محشر کا ساتھی میں وہاں بھی اکیلا نہیں تھا حوض کوثر کا ساتھی میں وہاں بھی اکیلا نہیں تھا وہ میرا جنت کا ساتھی اب وہ میرا جنت کا ساتھی میں وہاں بھی اکیلا نہیں تھا درجات وطبقات جو تو نے عطا کئے ہیں اب وہ ساتھی انبیاءؑ سے نیچے میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے اوپر ہوں اللہ! اس نے دکھ کے وقت میرا ساتھ نہیں چھوڑا آج میں محمد جنت میں اسکی جدائی برداشت نہیں کرتا تیرا وعدہ

یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی

Scanned with CamScanner

آج تجھ سے کوئی چیز مانگتا ہوں ...... وہ یہ ہے ...... کہ ابوبکرؓ مجھے عطا کردے ...... صدیقؓ کی جدائی مجھ سے برداشت نہیں ...... یا ان کو میرے پاس بھیج دے یا مجھے اس کے پاس بھیج دے ...... اب ذرا توجہ کریں ...... اللہ کہیں گے محبوب ﷺ آپ کو نیچے بھیجوں تو یہ انصاف کے خلاف ہے ...... صدیقؓ کو اوپر بھیج دوں ...... تو فضل کے مطابق ہے ...... اب ایک سوال آپ کے ذہن میں کھٹک رہا ہوگا ...... صبح لوگ بھی کہیں گے ...... کہ مولوی نے حضرت ابوبکرؓ کی اتنی تعریف بیان کی ...... کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ نیچے رہ گئے ...... لوگ کہیں گے ...... جب ذہن میں بات آئے گی ...... تو کہیں گے ...... اس کا جواب دیتا ہوں ...... میں ایک غریب بندہ ہوں ...... میں ایک غریب آدمی ہوں ...... میری جھونپڑی یہاں ہے ...... میرا ایک دوست ہے ...... اللہ نے اس کو بڑی دولت وعظمت دی ہے ...... یہ اسی مکان میں پانچویں چھٹی منزل کچھ اور لوگوں کی ہیں ...... اور وہاں بیٹھا ہے ...... میں یہاں بیٹھا ہوں درمیان کی منزل پہ بیٹھا ہے ...... اس نے مجھے کہا آپ نیچے اکیلے کیا کر رہے ہو ...... آؤ میرے پاس وہاں اوپر چلو ...... وہاں چل کے بیٹھیں ...... اگر میں یہاں سے اٹھ کر اپنے دوست کے پاس اوپر چلا جاؤں ...... اس کے پاس بیٹھ کر وقت گزاروں ...... تو کیا خیال ہے ...... کہ جو درمیان والے لوگ ہیں ...... ان کو یہ حق حاصل ہے ...... کہ یہ اعتراض کریں کہ یہ اوپر کیوں گیا (نہیں) ...... کیوں ...... اسلئے کہ اس کا اصل مقام یہی ہے ...... کہ یہ نچلی منزل پر رہے ...... اس کی اوپر والی منزل نہیں ہے ...... یہ وہاں اوپر گیا ہے ...... تو محبوب ﷺ کے صدقے گیا ہے ...... پیغمبر ﷺ کے قرب کی وجہ سے گیا ہے ...... اسلئے وہ اس کا مقام نہیں ...... یہ وہاں اس نسبت اور یاری میں گیا ہے ...... یہ اس تعلق داری میں گیا ہے ...... کہ دنیا میں اس نے مصطفیٰ ﷺ کو نہیں چھوڑا ...... جنت میں محبوب اسے نہیں چھوڑ رہے

يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

Scanned with CamScanner

محبوب ﷺ آپ جو مانگیں گے ہم وہ عطا کریں گے، پورے قرآن میں ایک تنہا صدیق

ؓ ہے جس کو قرآن نے یہ کہا

وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ

یہ سورۃ الضحیٰ میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے اس سے پہلی سورت کونسی ہے

(والیل)

فضائل صدیق ؓ:

مفسرین نے لکھا ہے...... کہ سورۃ الضحیٰ کا ایک نام سورۃ فضائل الرسول ﷺ ہے......، اور سورۃ والیل کا ایک نام سورت فضائل صدیق ؓ ہے...... سورۃ الضحیٰ میں فضائل نبی ﷺ ہیں...... سورۃ والیل میں فضائل ابوبکر صدیق ؓ ہیں...... توجہ کرنا...... صدیق ؓ کے فضائل کو پڑھ لینے دو...... اسوقت تک نبوت کی فضلیت کو نہیں پڑھ سکتے...... اسلئے پہلے فضائل ابوبکر ؓ پھر فضائل نبوت ﷺ...... پھر توجہ کرنا...... ان دونوں میں بہت سی باتیں ہیں...... جو ایک دوسرے پر منطبق ہیں...... ایک بات جو آخری میں کہہ رہا ہوں...... وہ یہ کہو

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

وہاں (والیل میں) اللہ نے ابوبکر ؓ سے کہا وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ اللہ کہتے ہیں...... ہم اپنے بندے کو راضی کریں گے...... یہاں لوگ کہتے ہیں...... اللہ راضی ہو...... وہاں وہ کہے گا...... ابوبکر ؓ تو راضی ہو...... یا محبوب ﷺ سے کہا جائے گا...... پیارے تو راضی ہو...... یا صدیق ؓ سے کہا جاتا ہے...... کہ ابوبکر ؓ تو راضی ہو...... علماء نے لکھا ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چندہ مانگا...... تو ابوبکر ؓ نے سب کچھ پیش کر دیا...... میں اس قصہ کو نہیں دہرانا چاہتا...... حتیٰ کہ گھر کی سوئی اور دھاگہ بھی

Scanned with CamScanner

اٹھا کر پیش کر دیا۔۔۔۔ لکھا ہے کہ دیواروں پر ہاتھ مار رہے تھے کسی نے پوچھا۔۔۔ ابوبکر ؓ! کیا کر رہے ہو۔۔۔ فرمایا اپنے مکان کا سامان تلاش کر رہا ہوں۔۔۔ سوئی اور دھاگہ تلاش کر رہا ہوں۔۔۔ کہ وہ بھی اٹھا کر نبوت کے قدموں میں جا کر رکھ دوں۔۔۔ جب سارا سامان لا کر رکھا۔۔۔ سامان تھوڑا تھا۔۔۔ حضور ﷺ نے پوچھا۔۔۔ صدیق کیا لائے ہو؟۔۔۔ کہا محبوب۔۔۔ اسوقت جو تھا سب کچھ میں نے لا کر دے دیا ہے۔۔۔ عمر کتنا لائے اور کتنا چھوڑ آئے۔۔۔ ! آدھا لایا ہوں آدھا چھوڑ آیا ہوں۔۔۔ عثمان کتنا لائے کتنا چھوڑ آئے ! محبوب اتنا لایا ہوں۔۔۔ ہر ایک اپنے اپنے حصے کے بقدر لایا۔۔۔ ابوبکر سارے گھر کا گھر لے آیا۔۔۔ ابوبکر نے اپنے کپڑے اتارے۔۔۔ جلال الدین سیوطیؒ نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے، کپڑے اتار کر رکھے اور ٹاٹ اور بوریا کا لباس پہنا۔۔۔ جب وہ پہن کر حضور ﷺ کے دربار میں آئے۔۔۔ ابھی آ کر بیٹھے ہی تھے کہ جبرائیلؑ آئے۔۔۔ حضور ﷺ نے حضرت جبرائیل کی طرف دیکھ کر فرمایا۔۔۔ جبرائیلؑ! یہ کیا لباس ہے۔۔۔ جو تم نے پہنا ہے۔۔۔ کہا محبوب ﷺ۔۔۔ مجھے نہ دیکھیں۔۔۔ آسمان کی طرف نظر اٹھائیں۔۔۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔۔۔ کہ میں نے آسمان کی طرف دیکھا۔۔۔ تو جتنے فرشتے تھے۔۔۔ سارے کے سارے صدیقؓ کے لباس میں تھے۔۔۔ جبرائیلؑ یہ کیا منظر ہے! عرض کی۔۔۔ یا رسول اللہ ﷺ۔۔۔ ابوبکر ؓ کی ادا قدرت کو اتنی پسند آئی ہے۔۔۔ کہ اللہ نے قانون بنا دیا ہے۔۔۔ کہ تمام فرشتے اسوقت تک یہی لباس پہنیں۔۔۔ جب تک ابوبکر ؓ کے جسم پر یہ لباس ہے۔۔۔ صرف یہاں تک نہیں آگے جبرائیلؑ نے جو بات کہی۔۔۔ میں وہ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔ کہا کہ آقا۔۔۔ اللہ کہتے ہیں۔۔۔ کہ میرے محبوب سے کہو۔۔۔ کہ اپنے یار ابوبکر ؓ۔۔۔ کو مجھ رب کا سلام کہہ دے۔۔۔ (سبحان اللہ) یہ بڑا مقام ہے۔۔۔ صدیق ؓ تیرے تقدس و عظمت کا کیا عالم ہوگا۔۔۔ جب خدا۔۔۔ جبرائیلؑ کو کہے۔۔۔ کہ تو میرے محبوب ﷺ کو کہہ۔۔۔ جبرائیل تو نہ سلام پیش کر۔۔۔ مصطفیٰ ﷺ کو کہو۔۔۔ کہ محبوب سلام پیش

Scanned with CamScanner

کرے اس لئے کہ جس یار کے لئے صدیقؓ سب کچھ پیش کر رہا ہے سلام بھی وہی پیش کرے..... اس کی وساطت سے اللہ سلام پیش کرتے ہیں جب سلام دیا گیا..... کہ ابوبکرؓ آپ کو اللہ سلام دیتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں..... کہ صدیق کیا حال ہے..... جس حال پر ہو اس حال پر مجھ سے راضی ہو..... اس حال میں ہو کہ اب آپ کے وجود پر کپڑے بھی پورے نہیں ٹاٹ اور بوریا کا لباس پہنا ہوا ہے جس پر کپڑے بھی مکمل نہیں..... صدیقؓ اس حال میں تو اللہ سے راضی ہے..... سمجھانے کیلئے اس کی چھوٹی سی میں مثال دیتا ہوں..... کسی کی محبت میں جان دی مال دیا..... اولاد دی..... مال لٹا دیا حتیٰ کہ اپنے جسم کے کپڑے بھی اتار دیئے..... ٹاٹ اور بوریا کا لباس پہن کر عاشق باہر دروازے پر بیٹھا ہو..... پھر وہاں سے اس کا محبوب گذرے اس نے اپنے عاشق کی حالت زار کو دیکھ کر کہا کیا حال ہے..... !خوش ہو..... یوں کہہ دے کیا حال ہے..... ٹھیک ہو..... یقیناً اس عاشق کا سینہ کھل جاتا ہے..... کہ جس کی محبت میں اتنے صدمے ہے آج اس نے مجھ سے پوچھ تو لیا ہے.....

صدیقؓ! تیری اس وقت کیا کیفیت ہوگی..... اللہ اکبر! کلمہ پڑھ کر چالیس ہزار پیش کیا..... ہجرت کے وقت پانچ ہزار لیکر چلا..... جب غزوہ تبوک آیا گھر کا گھر لے آیا..... اور دنیا سے رخصت ہوئے..... تو کفن بھی پرانا پہنا ہے..... جب سب کچھ پیش کیا..... ٹاٹ اور بوریا کا لباس پہن کر نبوت کے دربار میں آ کر بیٹھا..... اللہ نے کہا محبوب ﷺ اب تم خود پوچھو..... کہ ابوبکرؓ کیا حال ہے..... رب سے راضی ہو..... اس حال میں کہ اللہ تجھ سے خوش ہے..... صدیقؓ تڑپ اٹھے..... کہا آقا ﷺ جبرائیلؑ کو کہیے میرے رب کو میرا سلام کہہ دیں..... اور کہیں اللہ تو نے کم امتحان لیا ہے..... ابوبکرؓ کہتا ہے..... اور آزما میں تب بھی راضی ہوں

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

Scanned with CamScanner

محبوب ﷺ ہر وہ چیز آپ کو دیں گے ...... جس سے آپ راضی ہوں ...... ان آیات میں تسلی دی پھر آگے تین گزشتہ احسانوں کا ذکر کر کے محبوب کو مزید تسلی دی ...... یہ پہلا احسان فرمایا ...... میری طرف توجہ رکھنا

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى

اس آیت کو سامنے رکھنا ...... سوال کیا تھا کافروں نے کہا اللہ آپکو چھوڑ گیا ...... اللہ آپ سے ناراض ہو گیا ...... اللہ نے فرمایا میں نے چھوڑا بھی نہیں ناراض بھی نہیں ہوا یہ دلیل اللہ نے پیش کیا۔

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى

حضور ﷺ کی یتیمی کا دور:

بچہ ہو یتیم ...... ابا بھی نہیں ...... بڑا بھائی بھی نہیں ...... اماں بھی نہیں ...... بہن بھی نہیں ...... دادا بھی فوت ہو چکا ہے ...... رشتہ دار بھی سارے چلے گئے ...... ایسے عالم میں جو بچے پرورش پاتے ہیں ...... ان کو آپ جانتے ہیں ...... کہ وہ فتنوں کا سبب بھی بنتے ہیں ...... فتنوں کا شکار بھی ہو جاتے ہیں ...... ان کی تربیت بھی کوئی نہیں کرتا ...... ان کو اپنے قریب بھی کوئی نہیں آنے دیتا ...... اقربا اور رشتہ دار بھی ان کو دھکے دیتے ہیں ...... اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى

محبوب کے آنے سے پہلے ابا جدا تھے ...... چھ سال کے تھے ...... امی جدا ہو گئی ...... آٹھ سال کے تھے ...... تو آپ کے دادا جدا ہو گئے ...... ایک ایک رشتہ منقطع ہو گیا ...... جب دنیا نے کہا ...... یہ یتیم ہے ...... لاوارث ہے ...... اس کا کوئی نہیں

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى

محبوب ﷺ اس وقت میں نے پال کر آج نبوت ﷺ دے دی ہے ...... جب میں نے

Scanned with CamScanner

اسوقت بھی نہیں چھوڑا ...... تو آج کیسے چھوڑوں گا ...... ؟

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

کافر غلط کہتے ہیں ...... میں نے چھوڑا ابھی نہیں تعلق توڑا ابھی نہیں

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى

یتیمی میں ہم نے سہارے دیئے ...... حضور اکرم ﷺ کا وہ دور یتیمی اگر آپ اس کا مطالعہ کریں ...... تو خدا کی قسم چیخیں نکل جاتی ہیں

ولادت کے جشن منانے والو ...... ! پیغمبر ﷺ کی آمد کے موقع پر صرف خوشیاں منا کر ...... مٹھائی اور حلوے کھا کر ...... سکون سے بیٹھ جانے والی قوم ...... کبھی اتنا بھی سوچ لیا کرو ...... کہ محبوب ﷺ کی آمد کے وقت آپ نے کس یتیمی کی زندگی گزاری ہے ...... جب رحمت دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوتی ہے ...... تو فطرت آپ کی آمد پر مسکراتی ہے ...... مگر سیدہ طیبہ حضرت آمنہ روتی تھیں ...... اور کہتی تھیں کاش آج میرے شوہر عبداللہ ہوتے ...... تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر کتنے خوش ہوتے ...... ؟ آنکھوں میں آنسوؤں کی برسات تھی ...... کسی نے کہا آمنہ ...... ! اتنا حسین بچہ ہے ...... خوش نہیں ہوئی ...... فرمایا تم خوش ہو ...... کہ بچہ آیا ہے ...... میں اسلئے رو رہی ہوں ...... کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یتیم بن کر آیا ہے ...... کاش آج اس کا ابا ہوتا ...... تو میری خوشی کی انتہا نہ ہوتی ...... آج وہ اپنے بچے کو سینے سے لگاتا ...... کندھے پر اٹھاتا ...... مکہ کے بازاروں میں لیکر جاتا ...... یاروں اور دوستوں کی محفل میں لیکر جاتا۔

جب حضور ﷺ کی والدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر مدینہ طیبہ گئیں ...... مدینہ میں ابوئی کے مقام پر حضور ﷺ کی والدہ کا انتقال ہو گیا ...... تنہا ام ایمن حضور کو لیکر واپس آئی ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے ...... کہ مجھے یاد ہے ...... کہ جب میری والدہ دنیا سے رخصت ہوئی ...... اس وقت میری عمر چھ سال تھی ...... مجھے یاد ہے ...... کہ میں

اپنی والدہ کے جنازے کیساتھ روتے ہوئے جارہا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے وہ منظر بھی یاد ہے کہ جب میری والدہ دنیا سے رخصت ہورہی تھیں میں سرہانے بیٹھ کرنزع کے عالم کو دیکھ رہا تھا...... اماں رخصت ہوگئی اللہ کو کوئی سہارا پسند نہ آیا محبوب ﷺ کو بے سہارا کردیا...... تاکہ صرف ایک اللہ کی ذات کا سہارا رہے۔

جب حضور اکرم ﷺ مدینے سے واپس آئے...... انہیں ام ایمن اٹھا کر مکہ المکرمہ لائیں...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب پہاڑ پر کھڑے ہو کر انتظار کر رہے تھے...... آنے والے لوگوں سے پوچھتے قافلے والو...... ! قبیلے والو...... ! میرا یتیم پوتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی گیا ہے...... ؟ اس کی آمد کی اطلاع دو...... میری بیوہ بہو آمنہ مدینے گئی ہے...... اس کی آمد کی اطلاع دو...... لوگ کہتے ہمیں کوئی پتہ نہیں...... اچانک نظر پڑی...... کہ ایک عورت ایک بچے کو اٹھا کر آرہی ہے...... سورج کی چمکتی ہوئی کرنیں اس کے چہرے پر پڑتی ہیں...... حسن اتنا ہے...... کہ والضحیٰ خدا کی قسم سورج شرمندہ ہے...... چہرے پر غم کے آثار اتنے ہیں...... کہ دیکھ کر برداشت نہیں ہوتے۔

بچہ قریب آیا...... تو حضرت عبدالمطلب نے پوچھا ام ایمن...... ! اکیلی آئی بچے کو لائی...... ؟ آمنہ کہاں ہے...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس کی امی آمنہ کہاں ہے...... ؟ اتنا جملہ کہا...... تو ام ایمن کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے...... کہا عبدالمطلب اللہ کی رضا پر راضی ہو...... جہاں عبداللہ، اللہ کو پیارا ہو چکا ہے...... وہاں آمنہ بھی اللہ کو پیاری ہو چکی ہے...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم یتیم ہو چکا ہے۔

حضرت عبدالمطلب نے آپ کو اٹھا کر سینے سے لگایا...... پیشانی کو چوما...... اور کہا محمد بیٹے...... پتہ نہیں میری زندگی کے کتنے دن باقی ہیں...... خدا تیری عظمتوں کو چار چاند لگائے...... یقیناً غیب سے آواز آئی ہوگی۔

Scanned with CamScanner

اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی

یہ تجربہ محمد تو نے مخلوق کے سہارے پر نہیں رہنا ..... اللہ کے سہارے پر رہنا ہے ..... توجہ کرنا ..... وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی

اس آیت کا ترجمہ میں اسلئے کرنا چاہتا ہوں ..... کہ لوگ ہمارے خلاف بڑا پروپیگنڈا کرتے ہیں ..... بدزبانی کرتے ہیں ..... کہتے ہیں ..... کہ علماء دیوبند ..... توہین نبوت ﷺ کرتے ہیں ..... ہم کوئی اپنی صفائی پیش نہیں کررہے ..... بلکہ میں کہنا ..... یہ چاہتا ہوں ..... کہ جو مقام نبوت جو ہمارے اکابر نے بیان کیا ہے ..... وہ دنیا میں کسی اور نے بیان نہیں کیا یہ فرق ضرور ہے ..... کہ لوگ جو اکابرین تھے ..... خیر القرون میں نبی ﷺ کے قریب کے زمانہ میں آئے ..... ہمارے اکابر آخر زمانے میں آئے ..... لیکن علمی ترقیوں کے لحاظ سے علمی تحقیق کے لحاظ سے ..... یہ ان سے کم نہیں ہیں ..... اللہ نے ان کو بڑا مقام دیا ہے

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی

اس آیت کا پہلے شان نزول سمجھیں ..... پھر اس کا ترجمہ سمجھیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر سات سال تھی ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی بچے تھے سات سال کی عمر میں کھیلتے ہوئے مکۃ المکرمہ سے باہر پہاڑوں پر چلے گئے ..... آدمی ریت کے ٹیلوں میں یا پہاڑوں میں جائے ..... تو بعض ایسی جگہیں ہوتی ہیں ..... کہ جہاں قدموں کے آثار اور نشان باقی نہیں رہتے ..... پتہ نہیں چلتا ..... کہ میں واپس کیسے آؤں ..... ؟

پیغمبر ﷺ اور ابو جہل اونٹنی پر سوار:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ پہاڑی پر جاکر بیٹھ گئے ..... گھر آنے کا راستہ بھول گئے میری بات پر غور کریں گے ..... تو اس آیت کا ترجمہ سمجھ آئے گا۔

اللہ کے نبی ﷺ پہاڑی پر تشریف فرما تھے ..... کہ اچانک ابو جہل آیا ..... اور ایک اونٹنی پر

سوار تھا ...... اس نے دیکھ کر کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیر ہے ؟ تم یہاں اکیلے کیسے بیٹھے ہو ...... آؤ میں تمہیں گھر لے چلوں ...... اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا ...... اونٹنی کو بٹھایا ...... محبوب ﷺ سے کہا ...... کہ میرے ساتھ اونٹنی پر بیٹھ جاؤ ...... آپ اونٹنی پر پیچھے بیٹھے ...... اس نے اونٹنی کو اٹھایا ...... تو وہ نہ اٹھی ...... چلایا تو نہ چلی ...... حتیٰ کہ اس نے زور سے اونٹنی کو چابک مار کر کہا ...... کیا مصیبت ہے تو چلتی نہیں ...... جب اتنا کہا تو ہاتف غیبی نے ایک آواز دی ...... اوئے ظالم ...... اس کو اپنے پیچھے بیٹھاتے ہو ...... جس کو خدا نے ایک لاکھ چوبیس ہزار کے آگے کھڑا کرنا ہے۔

حیا کر ...... کیا کر رہا ہے ...... ابوجہل نے حضور ﷺ کو اٹھایا ...... اور اپنے سامنے بٹھایا ...... اونٹنی ایک دم اٹھی اور چل پڑی ...... اللہ نے اس موقع کی طرف اشارہ کر کے کہا

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى

محبوب ﷺ یاد ہے! راستہ گم کر کے مکہ کے پہاڑوں میں کھو گئے تھے ...... واپس آنے کا پتہ نہیں چلتا تھا

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى

اس وقت مجھ رب کی غیرت نے اتنا برداشت نہ کیا ...... کہ دشمن ابوجہل کی پشت کی طرف بیٹھ کر آپ آئیں ...... میں نے اسوقت بھی پیارے تجھے آگے بٹھایا ...... ہادی بنایا ...... رہبر بنایا ...... آگے بٹھا کر لے آیا ...... جس رب نے تجھے سات سال کی عمر میں تنہا نہیں چھوڑا۔

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

کافر غلط کہتے ہیں ...... میں نے آپ کو چھوڑا بھی نہیں ...... تعلق توڑا بھی نہیں

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى

اس آیت کا دوسرا ترجمہ ہے ...... اے پیغمبر ﷺ ہم نے آپ کو بھیجا ...... تو گمراہی کے دور

Scanned with CamScanner

میں ہے ...... جس زمانہ میں حضور ﷺ تشریف لائے۔

شرابیں پی جاتی تھیں

زنا ..... ہوتے تھے

عیاشیاں ہوتی تھیں

بیٹا ماں سے کہتا تھا ..... امی ہم نے باپ کی ساری جائیداد تقسیم کی ہے ...... تو ہماری ماں ہے ..... ہم نے تجھے نہیں تقسیم کیا ؟ ماں کہتی غیرت کر میں تیری ماں ہوں ...... بیٹا کہتا ہے ماں ہے ..... تو کیا ہوا ...... ؟ باپ کی جائیداد تو ہے ..... پانچ پانچ بیٹے ماں کے ساتھ زنا کرتے تھے ..... ماں کو میراث کے طور پر تقسیم کیا جاتا تھا ......

بیٹیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا ..... بہنوں کی عزتیں لٹتیں تھیں ...... ظلم وستم کی انتہا تھی ...... اللہ فرماتے ہیں

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى

محبوب زمانہ تو گمراہی کا تھا ...... جب ہم نے آپ کو بھیجا ...... فَهَدٰى ...... ان گمراہیوں کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تمہیں ہادی بنا کر بھیجا

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى

آئے تو آپ اس دور میں جو گمراہی کا دور تھا ...... لیکن اپنی امت کے لئے ہادی بن کر آئے ہیں

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى

ہم نے آپ کو امت کی فکر میں پریشان پایا ...... ضال کا معنی ہے ...... کہ اے اللہ یہ لوگ بے دینی کی طرف جارہے ہیں ...... یہ جو بتوں کی پوجا کر رہے ہیں ...... یہ جو شجر و حجر کے سامنے سجدے کر رہے ہیں ...... ان کا کیا ہوگا ...... ؟

محبوب تو نے اتنا سوچا ...... فَهَدٰى ...... ہم نے تجھے نبوت دیکر امت کا ہادی بنا دیا ......

جس نے اس وقت نہیں چھوڑا..... اب نبوت دیکر چھوڑ دوں..... یہ ناممکن ہے..... اگلی آیت ہے

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ

اس کا معنی بھی سمجھیں..... تاکہ میں بات کو سمیٹوں..... اللہ فرماتے ہیں..... اے پیغمبر ﷺ! ہم نے آپ کو عائل پا کر غنی کیا..... بے سروسامان تھے..... پر سب سے بے نیاز کردیا..... عَائِلًا..... کچھ نہیں تھا..... فَأَغْنَىٰ..... غنی کردیا..... دولت دے دی..... فَأَغْنَىٰ..... غنی کردیا..... دنیا سے بے نیاز کردیا..... اغــنــی..... اتنا دیا..... کہ مخلوق کے محتاج نہیں رہے..... صرف خالق کے محتاج تھے۔

عَــائِلًا فَــأَغْــنَىٰ..... چچا ابولہب نے کہا تھا..... محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھے اپنی بیٹی دوں..... ؟ تیرے پاس تو ہے ہی کچھ نہیں..... کسی سرمایہ دار کو بیٹی دونگا.....

اللہ نے فرمایا..... عَائِلًا فَأَغْنَىٰ..... پیغمبر ﷺ ایک خدیجہؓ تیرے قدموں میں بھیجی ساری جائیداد اٹھا کر تیرے قدموں میں لے آئی

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ

ابوبکرؓ نے کلمہ پڑھا ساری جائیداد اٹھا کر تیرے قدموں میں لا کر رکھ دی..... علماء نے لکھا ہے..... کہ آیت میں فَاَغْنیٰ کا مصداق حضرت خدیجہؓ اور سیدنا ابوبکر صدیقؓ ہیں یہ وہ دو عظیم شخصیتیں ہیں..... جنہوں نے اسلام پر سب سے زیادہ مال خرچ کیا۔

قرآن نے آگے عملی زندگی کے تین اصول بیان کئے ہیں..... بتادوں یا چھپا دوں..... ؟ (بتادیں) چھپاؤں گا تو قیامت کے دن میرے منہ میں جہنم کی لگام آئے گی..... اسلئے وہ تینوں باتیں بتانا چاہتا ہوں..... پہلا اصول

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ

محبوب ﷺ جب آپ یتیم تھے..... ہم نے آپ کو سہارے دیئے..... محبوب ﷺ اب

Scanned with CamScanner

تیرے پاس کوئی یتیم آئے ..... تو آپ سہارا دیں

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ

یتیموں کیساتھ سختی نہ کیجئے ..... یتیم پر قہر نہ کیجئے ..... حضور ﷺ نے فرمایا ..... میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا ..... دونوں قیامت کے دن جنت میں ایسے جائیں گے ..... جیسے دو انگلیوں کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ..... جو شخص یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھے ..... جتنے ہاتھ کے نیچے بال آئیں گے ..... اتنی پروردگار نیکیاں عطا فرماتے ہیں ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ..... کسی یتیم کے سامنے اپنے بچے کے ساتھ پیار نہ کرنا ..... کہیں یتیم کی آہ نہ نکل جائے ..... کہ کاش آج میرا ابا ہوتا مجھ سے پیار کرتا ..... اس یتیم کی اگر چیخ نکل گئی تو خدا بڑا بے نیاز ہے ..... تمہارا جنازہ اٹھا کر تمہاری اولاد کو در در کے دھکے نہ دلوا دے

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ

پیارے تیرے پاس یتیم آئے ..... تو سختی نہ کریں ..... قہر نہ کریں ..... اس سے محبت اور شفقت کیساتھ پیش آئیں۔

اللہ آپ سب کو مدینہ دکھائے ..... مدینہ طیبہ میں آپ جائیں ..... تو مسجد نبوی میں امام کے دائیں جانب دروازے سے باہر نکلو ..... تو آگے ایک مسجد ہے ..... اس کا نام ہے مسجد غمامہ ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بارش اور بادلوں کی دعا کرتے تھے ..... آپ عید کے لئے بھی وہاں تشریف لے جاتے تھے۔

حدیث میں آتا ہے ..... کہ آپ عید کے دن تشریف لے گئے ..... صحابہ کا بہت بڑا مجمع ساتھ تھا ..... حضرت حسینؓ یا حسنؓ آپ کے کندھے پر سوار تھے ..... جب عید گاہ کے قریب گئے ..... حضور ﷺ نے دیکھا ..... کہ سارے بچے کھیل رہے ہیں ..... بھاگ دوڑ رہے ہیں ..... اچھل کود رہے ہیں ..... اور خوشی کا منظر ہے ..... آپ نے ایک بچے کو دیکھا ..... کہ

پراگندہ بال ہے پریشان حال ہے اجڑا ہوا لباس ہے گندے بے گندے کپڑے ہیں منہ پر غبار ہے جسم صاف ستھرا نہیں ایک کونے میں بیٹھ کر رو رہا ہے محبوب ﷺ اس کے قریب تشریف لائے اس بچے کے قریب جا کر فرمایا بیٹے کیا بات ہے؟ کہ سارے خوش ہیں اور تو رو رہا ہے سب نے نئے کپڑے پہنے ہیں تیرے پاس کپڑے نہیں ہیں؟ آج عید کا دن ہے تو نے خوشی نہیں کی؟ پیغمبر ﷺ کے جملے اس بچے نے سنے تو اس نے سر جھکا دیا محبوب ﷺ نے پھر سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا بیٹے بتاتا نہیں کیا بات ہے اس بچے کی چیخ نکل گئی فرمایا بیٹے کیا بات ہے؟ آقا ﷺ کیا بتاؤں؟ ابا نہیں کہ کپڑے لے کر دے امی نہیں کہ منہ دھوئے کیا مطلب؟ محبوب ﷺ میں یتیم ہوں ابا بھی نہیں امی بھی نہیں (1) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے حسن کو کندھے سے اتار دیا فرمایا حسن اب تک کندھے پر تیرا حق تھا اب اس یتیم کا حق ہے (2) آ بیٹے محمد تمہیں سہارا دے کل میں یتیم تھا اللہ نے کہا تھا

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ

میں تجھے ساتھ لیکر چلتا ہوں حضور ﷺ اس یتیم کو اٹھا کر گھر لائے فرمایا عائشہ جی محبوب ﷺ؟ روزانہ کہتی تھی کہ خدا سے دعا مانگو کہ اللہ کوئی بچہ دے آج دیکھ تیرے لئے ایک بچہ لیکر آیا ہوں عائشہ پانی کی بالٹی بھر کر لاؤ۔

---

(1) [illegible]

(2) [illegible]

میں اسکو خود نہلاؤں گا..... اس پر پانی ڈال..... میں اس کے جسم کو خود ملوں گا..... اس بچے کو نہلاؤں گا..... دھلاؤں گا..... سامنے بیٹی فاطمہ ؓ کے گھر کی کنڈی کھٹکٹا..... اسے بلا کر کہہ کہ حسن ؓ کے کپڑوں کا جوڑا اٹھا کر لے آئے..... میں اس بچے کو کپڑے پہناتا ہوں..... میں اس کی آنکھوں میں سرمہ ڈالتا ہوں..... میں اس کو کنگھا خود کروں گا..... بچے کو نہلا کر دھلا کر خوبصورت بنا کر سامنے بٹھا کر فرمایا! عائشہؓ..... جاؤ جا کر کھجوریں اور دودھ پڑا ہے لاؤ..... میں یتیم کو خود کھلاتا ہوں..... محبوب ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے اس بچے کو دودھ اور کھجوریں کھلائیں..... اس کے بعد اس کو سامنے بٹھایا..... اس بچے کا نام بشر تھا..... حضور ﷺ نے اس بچے کو سامنے بٹھا کر فرمایا..... اے بشر بیٹے کیا تو اس پر خوش نہ ہو گا.....؟ کہ میں محمد تیرا ابا بن جاؤں..... اور عائشہؓ تیری اماں بن جائے۔

بچے کی خوشی کی انتہا نہ رہی..... کہنے لگا محبوب ﷺ..... !میرے جیسا بھی کوئی خوش نصیب ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹے.....!جب تو پچھلی دفعہ عید پر گیا تھا..... تیرے ابو زندہ تھے.....؟جی محبوب ﷺ زندہ تھے..... مجھے بتاؤ تیرے ابو اٹھا کر لے گئے تھے..... یا انگلی سے پکڑ کر لے گئے تھے.....؟جس حالت میں تو گزشتہ سال گیا تھا..... آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھے اسی طرح لے جانا چاہتا ہے..... اس بچے نے کہا..... کہ میرے ابو تو مجھے اٹھا کر لے گئے تھے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یتیم بچے کو اٹھایا..... کندھے پر بٹھایا..... عیدگاہ کے قریب جا کر حضور نے چھوڑا فرمایا بیٹے.....!اب سے کچھ دیر پہلے تجھے روتے دیکھا تھا..... اب تجھے ہنستے دیکھنا چاہتا ہوں۔

یار انتظار میں بے قرار ہیں..... کہ محبوب ﷺ آئیں..... اور عید پڑھائیں آج میں کہتا ہوں..... کہ میرا یار نہیں..... میری عید نہیں..... آپ کہتے ہیں..... کہ میرا دوست یہاں نہیں میری عید نہیں..... ایک دوسرے کو خوشی سے مبارک بادی کے پیغام بھیجتے ہیں

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ...... کہ اگر یتیم کی عید نہیں تو مجھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عید نہیں

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ

یتیموں کا مال کھانے والو ...... ! یتیموں پر ظلم وستم کرنے والو ...... میرے نبی ﷺ نے فرمایا ...... جو یتیم کا مال کھاتا ہے ...... اپنے پیٹ میں جہنم کے انگارے بھرتا ہے

فرمایا ...... جا بیٹے ...... ! جا کر ان بچوں کیساتھ کھیل ...... توجہ کرنا حیران ہو جاؤ گے ......

بچہ دوسرے بچوں میں چلا گیا ...... چھوٹے چھوٹے بچے بھاگتے دوڑتے ارد گرد جمع ہو گئے ...... اس بچے سے کہنے لگے تو وہی تو نہیں ...... جو ابھی کچھ دیر پہلے پراگندا بال تھا ...... پریشان حال تھا ...... اجڑا ہوا لباس تھا ...... گندے سے کپڑے تھے ...... میلا کچیلا تھا ...... یہ خوبصورت مشک کس نے لگائی ہے ...... ؟ عنبر کہاں سے لگا کر آیا ہے ...... یہ تیرے پاس سے خوشبو کہاں سے آ رہی ہے ...... ؟ یہ اتنے حسین کپڑے کس نے پہنائے ہیں ...... یہ آنکھوں میں خوبصورت سرمہ کس نے ڈالا ہے ...... تیرے ابو کا نام کیا ہے اپنے ابے کا نام تو بتا ...... ؟

کتابوں میں لکھا ہے ...... کہ بچے نے سر کو ایسے بلند کر کے کہا بھائیو ...... ! مجھے مبارک پیش کرو ...... اب تک میں یتیم تھا ...... اب میں یتیم نہیں رہا ...... بلکہ میرے ابو محمد کریم ﷺ بن چکے ہیں۔

دوسرے بچوں نے جب جملے سنے ...... تو ان کی چیخیں نکل گئیں ...... گریبان پھاڑنے لگے ...... رو رو کر کہتے تھے کاش ...... آج ہم بھی یتیم ہوتے ...... ہمارے ابا بھی محمد رسول اللہ بن جاتے

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ

او لوگو ...... یتیموں پر سختی نہ کرو ...... یہ مصطفیٰ ﷺ کو خدا کا حکم ہے ...... محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے سے ساری امت کو پیغام دیا گیا ہے ...... محبوب ﷺ آپ ان کو اپنی عملی زندگی میں

Scanned with CamScanner

بتائیں کہ یتیموں کے ساتھ برتاؤ کیسے کیا جاتا ہے.....؟

سائل کو جھڑک کر جواب:

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

سائل آئے تو جھڑک کر جواب نہ دینا

محبوب ﷺ سائل کو جھڑک کر جواب نہ دیں...... تم نہیں جانتے ہو..... کہ سائل نے کس مجبوری کی وجہ سے آپ کے سامنے ہاتھ پھیلایا ہے..... خدا سے ڈرو..... وہ بڑا بے نیاز ہے..... کہیں تجھ سے دولت چھین کر در در کے دھکے نہ دلا دے۔

قرآن نے بڑا عجیب جملہ کہا ہے

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ

محبوب ﷺ یہ جو تیرے دیوانے فرزانے مستانے..... ابوبکر رضی اللہ عنہ بنوتیم سے..... عثمان رضی اللہ عنہ بنوامیہ سے..... علی رضی اللہ عنہ بنوقریش سے..... صہیب رضی اللہ عنہ روم سے..... بلال رضی اللہ عنہ حبشہ سے..... سارے سمٹ کر تیرے قدموں میں آئے ہیں..... اس لئے آئے ہیں..... کہ تو نرم مزاج ہے..... اگر آپ تھوڑے سے ترش رو ہوتے..... سخت گفتگو والے ہوتے..... سخت انداز والے ہوتے..... محبوب ﷺ آپ ان کو جھڑکتے..... آپ ان کو دھکے دیتے..... تو کوئی آپ کے قریب نہ آتا..... یہ سارے دیوانے تیرے پاس اسلئے آئے ہیں..... کہ تو نرم مزاج ہے

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

سائل کو جھڑکو مت..... امام صاحب قاری صاحب خطیب صاحب اگر ایک بوڑھا بابا آکر کہتا ہے..... مولانا مجھے ایمان کی صفات یاد کرادیں..... مولانا مجھے نماز یاد کرادیں..... مولانا مجھے فلاں دعا یاد کرادیں..... اس کو جواب مت دو..... اوئے بڈھے چل نکل جا

سفید داڑھی ہوگئی ہے شرم نہیں آتی اب تک مسئلے نہیں یاد کیے اب کہاں سے پوچھنے آ گئے ہو اللہ فرماتے ہیں

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

یہ دین کا سائل بن کر آپ کے پاس آیا ہے جھڑک کر جواب مت دو دھکے دے کر نکال نہ دینا کہ یہ بھی کوئی سوال پوچھنے کا ہے ؟نہیں بتاتا نکل جا

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

تم نہیں جانتے یہ کس مجبوری کی وجہ سے آیا ہے صرف سائل کو جھڑکنے کا معنی یہ نہیں کہ کوئی پیسے مانگے تو اس کو نہ دیں یہ شریعت کے مسئلے ہیں سائل کو مت جھڑکو طالب علم استاذ سے کہتا ہے استاذ جی مجھے مسئلہ سمجھ نہیں آیا دوبارہ یاد کرا دیجیے سبق کا تکرار کرا دیجیے مجھے سبق دوبارہ کہلوا دیجیے شاگرد نے کہا استاذ جی یہ سوال سمجھ نہیں آیا اس سوال کو دوبارہ سمجھا دیں تو یہ جواب مت دو نکل جاؤ شرم نہیں آتی جب میں نے پڑھایا اس وقت یاد نہیں کیا کیا اب پھر پوچھنے کے لیے آئے ہو فرمایا اس سائل کو جھڑک کر جواب نہ دو اس کا دل دکھ گیا تو خدا کا عرش ہل جائے گا

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

سائل کو جھڑک کو جواب نہ دینا علماء نے بڑے عجیب عجیب واقعات نقل کیے ہیں ٹائم نہیں ورنہ میں آپ کو بتاتا

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

فرمایا محبوب ﷺ اپنے رب کی نعمت کو کھول کر بیان کیجئے اللہ کی سب سے بڑی نعمت جو حضور ﷺ کو اللہ نے دی وہ قرآن ہے۔

جو طالب علم حدیث پڑھتے ہیں وہ بڑے غور سے میری اس بات کو

سمجھیں گے۔۔۔۔۔ اللہ کہتے ہیں

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

محبوب ﷺ یہ قرآن کی نعمت جو ہم نے آپ کو دی ہے۔۔۔۔۔ فحدث۔۔۔۔۔ یہ لوگ نہیں سمجھ سکتے۔۔۔۔۔ آپ اپنی حدیثوں سے ان کو قرآن سمجھائیں۔۔۔۔۔ حجت حدیث کے لئے جو علماء بحث لکھتے ہیں۔۔۔۔۔ اس میں یہ آیت

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

باقاعدہ حدیث کے لئے ہے۔۔۔۔۔ کہ اللہ کی نعمت قرآن کو آپ اپنی زبان فیض ترجمان سے بیان کیجئے

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

وَالضُّحٰى۔۔۔۔۔ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى۔۔۔۔۔ صبح کے سویرے کی قسم۔۔۔۔۔ چاشت کے وقت اور رات کے چھا جانے کی قسم۔۔۔۔۔!

وَالضُّحٰى۔۔۔۔۔ محبوب ﷺ تیرے علم کی قسم۔۔۔۔۔ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى۔۔۔۔۔ محبوب دنیا میں جہالت کے پردے کی قسم

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

تیرے رب نے تجھے چھوڑا بھی نہیں۔۔۔۔۔، تجھ سے تعلق توڑا بھی نہیں۔۔۔۔۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى

ہم نے آخرت کو آپ کیلئے دنیا سے بہتر بنایا ہے

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

صرف آخرت کی بات نہیں دنیا میں ہم نے یہ قانون بنایا ہر وہ چیز آپ کو دیں گے۔۔۔۔۔ جس سے آپ راضی ہونگے۔۔۔۔۔ ہم آپ کو سب وہ دینا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ جو آپ کی رضا کا باعث بنے۔

Scanned with CamScanner

محبوب ﷺ صرف آپ کی بات نہیں...... ہم نے تو اس وقت آپ کو دیا...... جس وقت سگے رشتہ دار بھی دور ہو جاتے ہیں

اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی

یتیمی میں ہم نے سہارے دیئے

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی

آپ پریشان حال تھے ہم نے آپ کو تاج نبوۃ ﷺ سے سرفراز فرمایا

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی

آپ بے سروسامان تھے دولت دے کر آپ کو بے نیاز کر دیا

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ

آج آپ کے پاس یتیم آئے تو قہر نہ کرنا

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

محبوب ﷺ آپ کے پاس سائل آئے تو جھڑک کر جواب نہ دینا

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

اللہ کی نعمتوں کو کھول کر بیان کریں اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق دے (آمین)

آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

Scanned with CamScanner

سیرت رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ ..... o بِرِسَالَۃِ مَنِ اخْتَصَّہٗ مِنْ بَیْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَجَوَاھِرِ الْحِکَمِ ..... وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ..... مَا نَطَقَ اللِّسَانُ بِمَدْحِہٖ وَنَسَخَ الْقَلَمُ ..... اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ..... o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ..... صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ..... وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ..... وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ..... وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اشعار:

کوئی دنیا میں تیرا کھا کر تیرے شکوے کرے یا رب!
تعجب ہے کہ ان پر بھی رہے لطف و کرم تیرا

درفشانی نے تیری قطروں کو دریا کردیا
دل کو روشن کردیا آنکھوں کو بینا کردیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ھادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا

تمہید:

قابل اعزاز و تکریم

Scanned with CamScanner

واجب الاحترام

بزرگو......

دوستو......

اور بھائیو......!

جامعہ مخزن العلوم کا یہ عظیم الشان سالانہ اجتماع جس کی رات کی نشستیں بھی آپ نے سنیں...... اور آج بھی صبح نو بجے سے اجتماع پھر شروع ہے...... اور آج ظہر اور عشاء کے بعد بھی تقریبات ہیں...... حضرت درخواستی کے یہ فیوضات ہیں۔

میرے محترم دوستو...... اگر چہ میرے ذہن میں ایک اور عنوان تھا...... مگر اسٹیج پر پہنچنے کے بعد شیخ الحدیث محدث جلیل مولانا شفیق الرحمن درخواستی دامت برکاتہم العالیہ کا حکم ہوا...... کہ سیرت النبی کے عنوان پر کچھ کہوں۔

میرے دوستو...... کل سے آپ اس عنوان پر بہت ساری باتیں سن رہے ہیں...... صرف چند ایک باتیں اس سلسلہ میں گوش گذار کرنا چاہتا ہوں...... جو رسول کریم ﷺ کی خصوصیات ہیں۔

رحمت کائنات ﷺ کی آمد میں ایک نمایاں فرق:

علماء نے لکھا ہے...... کہ تمام انبیاء کرام میں...... اور آمنہ کے در یتیم کی زندگی میں

تمام انبیا کرامؑ میں......اور آمنہ کے در یتیمؑ ﷺ کی آمد میں

تمام انبیا کرامؑ میں......اور آمنہ کے در یتیم ﷺ کی خصوصیات میں

تمام انبیاء کرام میں...... آمنہ کے در یتیم ﷺ کی نبوت میں بہت سارے امتیازات ہیں...... بہت ساری خصوصیات ہیں...... اور ایک خصوصیت یہ صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے...... آدمؑ سے عیسیٰ روح اللہؑ تک...... اللہ نے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں...... جتنے نبی بھیجے

Scanned with CamScanner

ہیں جتنے رسول آئے ہیں ..... ہر پیغمبر کی آمد میں ..... اور آمنہ کے در یتیم کی آمد میں
یہ ایک نمایاں فرق ہے۔
جب آدمؑ نبی بن کر آئے ان کی آمد کے لیے کسی کے ہاتھ دعا کے لئے نہیں اٹھے۔
جب نوحؑ نبی بن کر آئے ان کی آمد کیلئے کسی کے ہاتھ دعا کیلئے نہیں اٹھے۔
جب ابراہیمؑ نبی بن کر آئے ان کی آمد کیلئے کسی نے دعا نہیں مانگی۔
جب یعقوبؑ نبی بنتے ہیں ان کی نبوت کے لئے کسی نے دعا نہیں مانگی۔
جب یوسفؑ نبی بنتے ہیں ..... ان کی نبوت کے لئے کسی نے دعا نہیں مانگی۔
جب یحییٰؑ نبی بن کر آتے ہیں ان کی نبوت کیلئے کسی نے دعا نہیں مانگی۔
جب زکریاؑ نبی بن کر آتے ہیں ..... ان کی آمد اور نبوت کے لیے کسی نے دعا نہیں مانگی
آدمؑ سے عیسیٰؑ تک ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم وبیش جتنے نبی اور رسولؑ آئے ..... سب بن مانگے آئے ..... اور جب آمنہ کے در یتیم ﷺ کی آمد کی باری آئی ..... آمد سے چار ہزار سال پہلے ابراہیم خلیل اللہؑ کعبہ کی تعمیر کرنے کے بعد کہتے ہیں

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيهِمْ رَسُوْلاً

عرش ولا مکان بنا چکا ہوں آبادی کیلئے مکین بھیج دے
اے اللہ تیرا گھر بنا چکا ہوں ..... آبادی کے لئے پیغمبر کو بھیج دے
اے اللہ بیت اللہ بنا چکا ہوں ..... آبادی کے لئے رسول اللہ ﷺ کو بھیج دے
فرق ظاہر ہوا ..... آدمؑ سے عیسیٰؑ تک جتنے نبی آئے ہیں ..... بن مانگے آئے ہیں اور جب آمنہ کے در یتیم ﷺ کی آمد کی باری آئی تو حضور ﷺ دعائے خلیل بن کر آئے .....
صرف ایک فرق نہیں اور بھی بہت سارے امتیازات ہیں۔

Scanned with CamScanner

رحمت کائنات ﷺ کی آمد میں خصوصیت:

یہ خصوصیت بھی صرف آمنہ کے دریتیم ﷺ کو حاصل ہے کہ ہر پیغمبرؑ نے دنیا میں قدم پہلے رکھا ہے اور اس کی سیرت کے چرچے اس کی زندگی کے تذکرے اس کے حسن وجمال کے پرچار دنیا میں بعد میں ہوئے۔

آدمؑ آئے پہلے ہیں ذکر بعد میں ہوتا ہے

نوحؑ کی آمد پہلے ہوتی ہے تذکرے بعد میں ہوتے ہیں

یعقوبؑ کی آمد پہلے ہوتی ہے دنیا میں تذکرے بعد میں ہوتے ہیں

یوسفؑ کی آمد پہلے ہوتی ہے دنیا میں تذکرے بعد میں ہوتے ہیں

عیسیٰؑ کی آمد پہلے ہوتی ہے دنیا میں تذکرے بعد میں ہوتے ہیں

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ آئے پہلے لیکن سیرتوں کا آغاز بعد میں شروع ہوا اور آمنہ کے دریتیم ﷺ آئے تو بعد میں ہیں آمد سے پہلے اللہ نے کہا

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

ہر پیغمبرؑ آئے پہلے سیرت بعد میں شروع ہوئی میرا پیغمبر ﷺ آیا بعد میں لیکن سیرت کا آغاز پہلے ہو چکا تھا۔

رحمت کائنات ﷺ کے کلمہ میں دو امتیازی فرق:

ذرا توجہ کریں بہت ساری خصوصیات ہیں آدمؑ سے عیسیٰؑ تک ہر رسول کو اللہ نے ایک کلمہ عطا فرمایا اس قوم نے اپنے رسول پر وہ کلمہ پڑھا

آدمؑ کی باری آئی قوم نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ آدَمُ صَفِيُّ اللّٰهِ پڑھا

نوحؑ کے دور میں قوم نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نُوْحٌ نَجِيُّ اللّٰهِ پڑھا

Scanned with CamScanner

ابراہیمؑ کے دور میں قوم نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ پڑھا

موسیٰؑ کلیم کے دور میں قوم نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ پڑھا

عیسیٰؑ کے دور میں قوم نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ پڑھا

۔ پیغمبر کا کلمہ ہے لیکن آمنہ کے دریتیم ﷺ کے کلمہ میں اور ان انبیاءؑ کے کلموں سے دو امتیازی حیثیتیں ہیں۔

پہلا فرق:

ایک فرق تو یہ ہے کہ ہر نبیؑ کے کلموں میں آپ کو نقطے ملیں گے

آدمُ صَفِیُّ اللّٰہِ میں نقطے نظر آئیں گے

نُوْحٌ نَجِیُّ اللّٰہِ میں نقطے نظر آئیں گے

اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ میں نقطے نظر آئیں گے

دَاوٗدُ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ میں نقطے نظر آئیں گے

عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ میں نقطے نظر آئیں گے

تمام انبیاءؑ کے کلموں میں نقطے نظر آئیں گے اور جب آمنہ کے دریتیم ﷺ کی باری آئی صاحب جمال وکمال کی باری آئی آمنہ کے لال کی باری آئی محبوب ﷺ ۔ ب ذوالجلال کی باری آئی کلمہ دو عطا کیا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

— جو کاتب کے نقطوں سے بھی پاک ہے

دوسرا فرق:

دوسرا امتیازی فرق یہ ہے..... کہ تمام انبیاءؑ کے آپ کلمہ پڑھیں کسی نبیؑ کے کلمہ میں لفظ رسول نہیں آتا۔

Scanned with CamScanner

آدَمُ صَفِیُّ اللّٰہ

نُوحٌ نَجِیُّ اللّٰہ

اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہ

دَاوٗدُ خَلِیْفَۃُ اللّٰہ

مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہ

عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہ

ہر پیغمبر کے اور القابات تو ہیں لیکن رسالت کا تذکرہ نہیں جب محمد رسول اللہ ﷺ کی باری آئی کلمہ آیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ اشارہ اس طرف ہے کہ رسالت اگر کل عطا ہوئی ہے جس پیغمبر کو دل و دماغ کی حیثیت سے نبوت عطا کی گئی ہے جس کے صدقے سے تمام انبیاءؑ کو رسالتیں ملی ہیں وہ اصل ذات محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے ان کی رسالت حقیقی ہے تمام انبیاءؑ کو اگر رسالت ملی ہے تو رسول اللہ ﷺ کے صدقے سے ملی ہے۔

توجہ کریں ایک اور امتیاز ہے آدمؑ سے عیسیٰؑ تک تمام انبیاء کرام کے آپ ناموں کو دیکھیں۔

آدمؑ کے معنی گندمی رنگ والا

نوحؑ کے معنی امت کے غم میں رونے والا

یوسفؑ کے معنی حسین چہرے والا

یعقوبؑ کے معنی بعد میں آنے والا

ہر پیغمبرؑ کا نام اپنی جگہ پر مسلم ہے ان پیغمبروں کے نام کی ایک خوبی ہے اس کے ایک معنی مطلب اور مفہوم ہے لیکن ان میں اور حضور ﷺ کے نام میں یہ فرق

ہے آدم کے معنی گندمی رنگ والا گندمی رنگ ہونا زندگی پر محیط نہیں۔

Scanned with CamScanner

نوحؑ کے معنی غم پہ رونا...... یہ پوری زندگی پر محیط نہیں۔

یعقوبؑ کے معنی بعد میں آنا...... یہ پوری زندگی کے کمالات کو اپنے اندر نہیں لپیٹ لیتا

یوسف کے معنی حسین چہرے والا...... یہ پوری زندگی کو اپنے اندر نہیں لے لیتا۔

اسحاق کے معنی خندہ پیشانی والا...... یہ جملہ اس پیغمبر کی پوری زندگی کو اپنے اندر نہیں لے لیتا۔

لیکن میرے پیغمبر کا نام ہے محمد اور محمد کے معنی ہیں تعریفوں والا...... ان پیغمبروں کے نام بھی ہیں...... اور آقائے نامدار کے نام بھی ہیں...... ان پیغمبروں کے نام کے معنی اور مطلب پوری زندگی کو اپنے اندر نہیں لیتے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسے کہتے ہیں:

محمد کے معنی ہیں تعریفوں والا...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کس کو کہتے ہیں

جس کے بچپن کی تعریف

جس کے لڑکپن کی تعریف

جس کی جوانی کی تعریف

جس کے حسن کی تعریف

جس کی زندگی کے ایک ایک گوشے کی تعریف

جس کے کردار کی تعریف

جس کی گفتار کی تعریف

جس کی رفتار کی تعریف

جس کے اطوار کی تعریف

جس کے معاملات کی تعریف

Scanned with CamScanner

جس کے یاروں کی تعریف

جس کے تعلق داروں کی تعریف

جس کے خاندان کی تعریف

جس کی زندگی کے دن اور رات کی تعریف

جس کا ہر جگہ ذکر خیر ہو اس کو محمد کہتے ہیں..... لفظ محمد ایسا ہے..... جو تمام انبیاءؑ سے ہٹ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ایسا بنا..... جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی..... ولادت سے وصال تک لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سمو گئی۔

رحمت کائنات کا ذاتی نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیوں:

ایک اور عجیب بات سنیے..... تمام انبیاءؑ کے نام آپ نے دیکھے..... ان میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام میں ایک امتیازی فرق ہے..... کہ الہ العالمین اس محبوب نبی کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیوں ہے..... فرمایا یہی تو ایک نام ہے..... دنیا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس کا معنی ہے..... تعریفوں والا..... مولیٰ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیوں ہے؟ فرمایا کوئی دشمن آئے گا..... وہ بھی اعتراف کریگا..... کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تعریفوں والا

یہودی سے پوچھو..... اس کا نام کیا ہے..... ؟ کہے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تعریفوں والا

عیسائی سے پوچھو..... اس کا نام کیا ہے..... ؟ کہے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تعریفوں والا

سکھ سے پوچھو..... اس کا نام کیا ہے..... ؟ کہے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تعریفوں والا

اپنے سے پوچھو..... اس کا نام کیا ہے..... ؟ کہے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تعریفوں والا

بیگانے سے پوچھو..... اس کا نام کیا ہے..... ؟ کہے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تعریفوں والا

دنیا والو..... لفظ محمد ہی ایسا ہے..... پوری کائنات میرے نبی ﷺ کی تعریف نہ کرے..... جب بھی زبان پر نام آئے گا..... تعریف خود بخود ہو جائے گی۔

Scanned with CamScanner

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا یہ اعجاز ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی یہ خصوصیت ہے۔

علامہ آلوسیؒ کا ایک عجیب نقطہ:

آپ کو ایک اور عجیب نقطہ بتاؤں جس کو علامہ آلوسیؒ نے نقل کیا ہے آپ کہیں اللہ اب سوال کرتا ہوں جواب دینا آپ نے کہا اللہ آپ کے لب ملے ہیں ؟نہیں

آپ کہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم لب (ہونٹ) ملتے ہیں ؟(جی ہاں)

اشارہ ہے دنیا والو کروڑوں مرتبہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہو ہزاروں مرتبہ تسبیحات پڑھو

ذکر کرتے رہو

چلے کاٹتے رہو

رٹے لگاتے رہو

تسبیح وتہلیل کرتے رہو

تم اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ نہیں کہو گے جب لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے گا لب بھی مل جائے گا رب بھی مل جائے اور دل بھی مل جائے گا۔

اور رحمت کائنات ﷺ کے ذاتی نام میں خصوصیت:

ایک اور نکتہ سنیے آپ کہیے اللہ اس میں چار حروف ہیں ایک الف دو لام ہا یہ اللہ کا ذاتی نام ہے اور باقی سب صفاتی نام ہیں

رَحْمٰنُ

...... رَحِيْمٌ ......

...... سَتَّارٌ ......

...... غَفَّارٌ ......

...... جَبَّارٌ ......

...... قَهَّارٌ ......

ذاتی اور صفاتی ناموں میں ایک فرق ہے...... وہ ایک فرق یہ ہے...... کہ صفاتی نام میں سے آپ ایک حرف جدا کریں...... مفہوم ختم ہو جائے گا......

رَحْمَانٌ میں سے حرف ر نکالیں...... حمان مہمل کلمہ

رَحِيْمٌ میں سے حرف ر نکالیں...... حیم مہمل کلمہ

سَتَّارٌ میں سے حرف س نکالیں...... تار مہمل کلمہ

جَبَّارٌ میں سے حرف جیم نکالیں...... بار مہمل کلمہ

قَهَّارٌ میں سے حرف قاف نکالیں...... ہار مہمل کلمہ

ایک ایک حرف نکالتے جائیں...... معنی و مطلب ختم ہو جائے گا...... لیکن اللہ یہ خدا کا ذاتی نام ہے...... لفظ اللہ میں چار حروف ہیں...... ایک الف دو لام ایک ہاء

لفظ اللہ سے الف جدا کرو...... للہ بنے گا...... قران کہتا ہے

لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور لام کو جدا کرو...... لہ بن جائے گا...... قران کہتا ہے

لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور دوسری لام کو علیحدہ کردو...... صرف ''ہ'' بن جائے گا...... قران کہتا ہے

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

یہ اللہ کے ذاتی نام کی خصوصیات ہیں...... ایسے ہی آدمؑ سے عیسیٰؑ تک تمام پیغمبروں سے

ناموں میں ...... اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام میں یہ امتیاز ہے

لفظ آدمؑ سے حرف الف جدا کرو...... تو معنی ختم

لفظ نوحؑ سے حرف نون جدا کرو...... تو معنی ختم

لفظ یعقوبؑ سے یاء نکال دو...... تو معنی ختم

لفظ یوسفؑ سے یاء نکال دو...... تو مفہوم ختم

لفظ زکریاؑ میں سے زاء نکال دو...... تو مفہوم ختم

لفظ دانیالؑ سے دال نکال دو...... تو مفہوم ختم

لفظ یحیٰؑ سے یاء نکال دو...... تو مفہوم ختم

لفظ عیسیٰؑ میں عین نکال دو...... تو مفہوم ختم

تمام انبیاءؑ کے ناموں میں اور میرے پیغمبر ﷺ کے نام میں یہ فرق ہے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی ہیں تعریفوں والے...... لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں چار حروف ہیں۔

لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے میم نکالو...... حمد بنے گا...... جس کا معنی ہے...... مجسمہ تعریف

لفظ حمد کی حاء جدا کردو...... مد بنے گا...... جس کا معنی ہے...... لوگوں کو نیکی کی طرف کھینچنے والا

لفظ مد کی میم جدا کردو...... صرف دال بنے گا...... جس کا معنی ہے

الدال علی الخیر...... دنیا کو ہدایت کی راہ دکھلانے والا۔

مقصد زندگی و طرز زندگی:

اب ذرا توجہ کریں...... پیغمبر ﷺ کا نام اعلیٰ ہے

پیغمبر ﷺ کا مقام اعلیٰ ہے

Scanned with CamScanner

پیغمبر ﷺ کا کلمہ اعلیٰ ہے

پیغمبر ﷺ کی نبوت اعلیٰ ہے

ہر نبی کی نبوت کی ایک حد متعین ہوئی

آدمؑ آئے حد متعین تھی

نوحؑ آئے حد متعین تھی

ابرہیمؑ آئے حد متعین تھی

یوسفؑ آئے حد متعین تھی

موسیٰؑ آئے حد متعین تھی

جب آمنہ کے در یتیم ﷺ کی باری آئی...... حدود ختم کر دی گئیں...... بورڈ اتار دیئے گئے...... اشارہ کر کے دنیا کو بتا دیا گیا...... کائنات والو

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اس کلمہ کے دو حصے ہیں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دعویٰ ہے...... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دلیل ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کلام ہے...... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کلیم ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مقصد زندگی ہے...... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ طرز زندگی ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مقام بندگی ہے...... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نظام زندگی ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ توحید ہے...... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ رسالت ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اقرار ربوبیت ہے...... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اظہار نبوت ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اس رب کی الوہیت کا اعلان ہے...... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اس محبوب ﷺ کی ختم نبوت کا اعلان ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... اشارہ کر کے بتایا گیا ہے...... کہ کائنات والو......

Scanned with CamScanner

جب تک اس رب کی الوہیت رہے گی ...... اس محبوب ﷺ کی نبوت رہے گی ...... وہ رب العلمین رہے گا ...... یہ رحمت العلمین رہے گا۔

اس رب کے علاوہ الہ کوئی نہیں ...... اس محبوب کے سوا مصطفیٰ ﷺ کوئی نہیں ...... اس پہ ربوبیت ختم ہے ...... اس پہ نبوت ختم ہے ...... لاکھوں قیامتیں برپا ہو جائیں ...... خدا بن کر عرش پر جا کوئی نہیں سکتا ...... نبی بن کر فرش پر آ کوئی نہیں سکتا۔

تمام انبیاءؑ کا معراج وانکی کیفیت:

پیغمبر ﷺ کے بہت سارے اعجازات اور بہت ساری خصوصیات ہیں ...... ان میں سے ایک اعجاز یہ ہے ...... کہ معراج کے معنی ہیں ...... عظمت عطا کرنا ...... قرب عطا کرنا ...... بلندیاں عطا کرنا۔

اے اللہ ...... کس کس کو قرب ملا ...... آدمؑ سے عیسیٰؑ تک سب کو قرب ملا ...... ان میں اور محبوب ﷺ کے قرب میں ...... جہاں اور سب باتوں میں فرق ہے ...... وہاں ایک فرق یہ بھی ہے ...... کہ جب آدم ﷺ کی باری آئی ...... تو آواز آئی

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً

میں آدم کو خلافت کا تاج عطا کر رہا ہوں ...... اور جب آدمؑ کو تاج خلافت عطا کیا گیا ...... آدمؑ کو معراج عطا ہوا۔

آدمؑ جنت میں معراج نہیں ہوگا ...... تمہیں زمین پر جانا ہوگا ...... خلافت وہاں عطا کروں گا۔

جب نوحؑ کے معراج کی باری آئی ...... نوح تمہیں کشتی میں معراج ہوگا

جب خلیلؑ کے معراج کی باری آئی ...... آگ کے بیچ میں معراج ہوگا

جب اسماعیلؑ کے معراج کی باری آئی ...... چھری کے نیچے معراج ہوگا

Scanned with CamScanner

جب یعقوبؑ کے معراج کی باری آئی...... بیٹے کی جدائی میں رو رو کر معراج کرایا جائے گا۔

جب یوسفؑ کے معراج کی باری آئی...... کنویں میں گرا کر معراج کرایا جائے گا۔

جب کلیمؑ کی باری آئی...... وادی طور پر معراج کرایا جائے گا۔

جب عیسیٰ روح اللہ کی باری آئی...... تختہ دار پر دشمن لے کر جانے کیلئے تیار ہے...... اس وقت معراج کرایا جاتا ہے...... سب کو معراج فرش پر ہوتا ہے...... اور جب آمنہ کے در یتیم ﷺ کی باری آتی ہے...... محبوب گھبرایئے مت...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان انبیاء کی نبوت میں یہی اعجاز و امتیاز ہے۔ سب انبیاءؑ کا معراج زمین پر ہے...... اور اس محبوب کا معراج عرش بریں پر ہے۔

پیغمبر ﷺ کی ولادت کی کہانی اماں کی زبانی:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اماں بی بی آمنہ کہتی ہے...... کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے...... تو میں اس بچہ کے حسن و جمال کو دیکھ کر حیران تھی...... میں خوش ہو رہی تھی مسرت کی کوئی انتہاء نہ تھی۔

یکا یک آنکھوں میں دو آنسو آ گئے...... میں رونے لگ گئی...... میں سوچنے لگ گئی کاش......

آج اس بچہ کے ابا ہوتے...... کتنے خوش ہوتے......؟

آج اس کے ابا ہوتے...... اپنے بیٹے کو کندھوں پر اٹھا کر سیر کرواتے

آج اس کے ابا ہوتے...... آج ان کی خوشی کی انتہا نہ ہوتی......

اماں کی طرف غیبی آواز:

آواز آتی ہے آمنہ......

Scanned with CamScanner

گھبرانے کی ضرورت نہیں

فکر کرنے کی ضرورت نہیں

رونے کی ضرورت نہیں

چلانے کی ضرورت نہیں

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں

ہم نے تیرے بچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی حکمت کے تحت یتیم پیدا کیا..... اس لئے کل کو دنیا یہ نہ کہے..... کہ اس کی نبوت شاید عبداللہ کے سہارے پر چمکی.....

بی بی آمنہ کہتی ہے..... میں یہ سوچ رہی ہوں..... تو اچانک آواز سنتی ہوں..... آواز آئی آمنہ..... گھبرانے کی ضروت نہیں..... تو فکر کس لیے کر رہی ہے..... ؟ تیرے یتیم کو اگر کھلونے کی ضرورت پڑے گی..... تو انگلی کے اشارہ سے چاند کو رقص کرواؤں گا۔

آمنہ تو فکر نہ کر..... تیرے یتیم کو اگر نیند کرنے کی ضرورت پڑے گی..... تو حطیم کعبہ میں میٹھی نیند سلواؤ نگا۔

تیرے یتیم کو اگر سواری کی ضرورت پڑے گی..... تو آسمانوں سے براق اترواؤں گا

تیرے یتیم کو اگر سیر کی ضرورت پڑے گی..... دنیا زمین پر سیر کرتی ہے..... تیرے یتیم کو عرش بریں پر سیر کرواؤں گا..... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کے معراج میں یہ ایک فرق ہے۔

معجزات پیغمبر ﷺ اور معجزہ کے معنی:

معراج حضور ﷺ کا ایک معجزہ ہے..... معجزہ کا معنی مقابل کو عاجز کرنا..... پیغمبر ﷺ کی پوری زندگی ایک معجزہ ہے..... میرا اور میرے اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ ہے..... کہ پیغمبر ﷺ کی پوری زندگی معجزہ ہے۔

Scanned with CamScanner

نبی ﷺ کی نگاہ معجزہ

پیغمبر ﷺ کی زبان معجزہ

پیغمبر ﷺ کے قدم معجزہ

پیغمبر ﷺ کے دل ودماغ معجزہ

پیغمبر ﷺ کا وجود معجزہ

پیغمبر ﷺ کا مکہ معجزہ

پیغمبر ﷺ کا مدینہ معجزہ

پیغمبر ﷺ کا بچپن اور جوانی ...... دنیا سے رخصتی تک پیغمبر ﷺ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ معجزہ ہے جس کو ایک عاشق رسول ﷺ نے دوشعروں میں حسین انداز میں سمویا ہے

حسان ابن ثابت کا رحمت کائنات کو نذرانہ عقیدت:

حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ پیغمبر کا عاشق کہتا ہے

وَاَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ

وَاَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ

کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

محبوب ﷺ بڑے حسین دیکھے ...... بڑے مہ جبیں دیکھے ...... بڑے نازنین دیکھے ...... لیکن میری آنکھ نے آج تک مصطفیٰ ﷺ آپ جیسا حسین نہیں دیکھا ...... پھر سوچنے لگ گئے ...... کہ میری آنکھ نے نہیں دیکھا ...... شاید دنیا میں کوئی ماں پیدا ہو جائے ...... جو آمنہ کے بچے جیسا کوئی لال جنم دیدے ...... پھر کہا

وَاَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

محبوب ﷺ لاکھوں قیامتیں قائم ہوں...... آمنہ جیسی ماں نہ پیدا ہو گی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا لال جنم دے کر دکھائے...... پھر سوچا کہ شاید آخری زمانہ میں آ کر کچھ بدبخت اٹھ کر یہ کہہ دیں...... کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا تو نہیں ہوئے...... آئے ضرور تھے...... کہیں آسمانوں سے اتر کر آئے تھے...... شاید وہ یہ نہ کہنا شروع کر دیں...... کہ وہ اس سے زیادہ حسین ہوگا...... جو آسمانوں سے اترا۔

رحمت کائنات ﷺ کا عیبوں سے پاک ہونا:

حسان ابن ثابت ﷺ کہتا ہے......

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ

...... محبوب ﷺ ایسے معلوم ہوتا ہے...... خدا نے آپ کو تمام عیوب سے ایسے مبرا کر کے پیدا کیا...... کہا......

كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

اتنا پاک پیدا کیا کہ......

مفتی کو حکم دیا...... عیب کے قریب نہ جاو

شیخ الحدیث کو حکم دیا...... عیب کے قریب نہ جاؤ

محدث کو حکم دیا...... عیب کے قریب نہ جاو

محقق کو حکم دیا...... عیب کے قریب نہ جاو

مدقق کو حکم دیا...... عیب کے قریب نہ جاو

مفسر کو حکم دیا...... عیب کے قریب نہ جاو

عالم کو حکم دیا...... عیب کے قریب نہ جاو

مناظر کو حکم دیا...... عیب کے قریب نہ جاو

Scanned with CamScanner

مبلغ کو حکم دیا...... عیب کے قریب نہ جاو

مصنف کو حکم دیا...... عیب کے قریب نہ جاو

مولف کو حکم دیا...... عیب کے قریب نہ جاو

مرتب کو حکم دیا...... عیب کے قریب نہ جاو

مورخ کو حکم دیا...... عیب کے قریب نہ جاو

مدبر کو حکم دیا...... عیب کے قریب نہ جاو

مفکر کو حکم دیا...... عیب کے قریب نہ جاو

صحافی کو حکم دیا...... عیب کے قریب نہ جاو

شاعر کو حکم دیا...... عیب کے قریب نہ جاو

سیاست دان کو حکم دیا...... عیب کے قریب نہ جاو

اور عیب کو حکم دیا کہ خبردار میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جانا۔

نگاہ پیغمبر ﷺ سے انقلاب:

كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

اے حسان ؓ تیرے عشق پر قربان...... کہتا ہے...... محبوب ﷺ ایسے معلوم ہوتا ہے...... کہ خالق لم یزل نے پوچھا ہوگا اور آپ نے اس کا جواب دیا ہوگا خدا نے پوچھا ہوگا کہ محبوب ﷺ کیسا بناؤں شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہو کہ مولا اگر میری مرضی کے مطابق بنانا ہے۔

تو پھر مجھے اتنا حسین بنادے...... نگاہ وہ عطا کر

ابوبکر کو دیکھوں تو صدیق ؓ بن جائے

عمر پہ اٹھے تو فاروق ؓ بن جائے

Scanned with CamScanner

عثمان پہ نگاہ اٹھے تو ذوالنورین رضی اللہ عنہ بن جائے

علی کو دیکھوں تو حیدر کرار رضی اللہ عنہ بن جائے

معاویہ کو دیکھوں تو سیاست دان بن جائے

ابوہریرہ کو دیکھوں تو حافظ الحدیث رضی اللہ عنہ بن جائے

ابن مسعود پہ نگاہ اٹھے تو فقیہ امت رضی اللہ عنہ بن جائے

بلال پہ نگاہ اٹھے تو مسجد نبوی کا موذن بن جائے

اوئے بکتے ہوئے سلمان پر نگاہ پڑے تو وہ خاندان نبوت ﷺ میں سے کہلائے

کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

دست پیغمبر ﷺ سے انقلاب:

میرا وجدان یہ کہتا ہے...... میرا عشق یہ کہتا ہے...... میرا ذوق یہ کہتا ہے...... میرا ولولہ یہ کہتا ہے...... خالق یزل نے پوچھا ہوگا...... محبوب ﷺ بے مثل کیسا بناؤں...... تو شاید محبوب آپ نے کہا ہو یہ میرا عاشقانہ تصور ہے...... کہ مولیٰ اگر میری مرضی کے مطابق بنانا ہے...... تو مجھے ایسا بنا ہاتھ وہ عطا کر ان ہاتھوں کو اکٹھا کروں تو آسمان پہ بادل جمع ہو جائیں۔

ہاتھوں کو چہرے پہ پھیر نہ پاؤں بارش برسنا شروع ہو جائے...... میں انہی ہاتھوں کی انگلی سے اشارہ کروں چاند دو ٹکڑے ہو جائے۔

ام معبد کی بکری پر ہاتھ پھیر دوں تو وہ دودھ دینے لگ جائے...... جلیبیب رضی اللہ عنہ کے سیاہ چہرے پر پھیر دوں چہرہ منور اور روشن ہو جائے...... کنکریوں کو ہاتھ میں لوں وہ بھی کلمہ پڑھنا شروع کردیں...... عرش والا میری مرضی کے مطابق بنانا ہے ہاتھ وہ عطا کر غلاف کعبہ کو پکڑ کر دعا مانگوں عمر رضی اللہ عنہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائے۔

Scanned with CamScanner

لسان پیغمبر ﷺ سے انقلاب:

کہتا ہے

كَانَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

میرا وجدان یہ کہتا ہے...... میرا عشق یہ کہتا ہے...... میرا شوق یہ کہتا ہے...... میرا ذوق یہ کہتا ہے...... اس خالق لم یزل نے پوچھا ہوگا...... کہ محبوب ﷺ کیسا بنائیں...... تو شاید آقا ﷺ آپ نے کہہ دیا ہو کہ مولا اگر میری مرضی کے مطابق بناتا ہے...... تو زبان وہ عطا کر اس سے جو جملہ نکلے اس کو کلام اللہ کہیں...... اس سے جو جملہ نکلے کلام رسول اللہ ﷺ کہیں۔

لعاب پیغمبر ﷺ سے انقلاب:

اسی لعاب دہن کو اگر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایڑی پر لگا دوں تو تریاق کا کام دیدے

اسی لعاب دہن کو علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں پہ لگا دوں تو شفاء کا کام دیدے

اسی لعاب دہن کو کھارے کنویں میں ڈال دوں تو وہ میٹھا ہو جائے

اسی لعاب دہن کو تین آدمیوں کی روٹی میں ڈال دوں وہ روٹی تین سو آدمیوں کے لئے کفایت کر جائے۔

قدم پیغمبر ﷺ سے انقلاب:

عرش والا...... اگر میری مرضی کے مطابق بناتا ہے...... مجھے قدم وہ عطا کر...... کہ اگر قدم مکہ کی پتھریلی دھرتی پہ رکھوں اس کو مکرمہ بنا دے...... اگر میں یثرب کے کھجوروں کے شہر پہ قدم رکھوں تو مدینہ منورہ بن جائے۔

اگر میں بیت المقدس میں قدم رکھوں...... تو امام الانبیاء بن جاؤں۔

اگر میں بیت المعمور میں قدم رکھوں تو امام الملائکہ بن جاؤں۔

اور یہ محمد خاکی وجود سمیت اگر تیرے عرش بریں پر قدم رکھے...... تو قیامت تک محمد کی

آمد پہ عرش بھی ناز کرتا ہے۔

تو میں عرض کر رہا تھا...... کہ حضور ﷺ کا پورا وجود معجزہ ہے

نگاہ معجزہ ہے

زبان معجزہ ہے

ہاتھ معجزہ ہیں

قدم معجزہ ہیں

سب سے اعلیٰ اور نرالا معجزہ:

ان سب معجزوں میں ایک یہ اعلیٰ اور نرالا معجزہ ہے کہ سب انبیاءؑ کو معراج فرش پر ہوتا ہے...... آقا ﷺ کو معرج عرش پر ہوتا ہے۔

پھر ان انبیاءؑ کے معراجوں میں اور محبوب ﷺ کی معراج میں بہت بڑا فرق ہے ان (انبیاءؑ) کا معراج امتحان کے طور پر ہے۔

ابراہیمؑ کا معراج امتحان ہے

یعقوبؑ کا معراج امتحان ہے

یوسفؑ کا معراج امتحان ہے

زکریاؑ کا معراج امتحان ہے

سب انبیاءؑ کو معراج ہوتا ہے امتحان بن کر اور جب آمنہ کے دریتیم ﷺ کو معراج ہوتا ہے تو انعام بن کر۔

صفات پیغمبر ﷺ قرآن کی زبانی:

میرے محترم دوستو اللہ کا سارا قرآن حضور ﷺ کی زندگی ہے...... علمائے دیوبند کے اسٹیج سے علمائے دیوبند کی ترجمانی کرتے ہوئے انکا ایک ادنیٰ سا خادم اور رضا کار ہونے کی

حیثیت سے کھلے لفظوں میں میں کہتا ہوں ..... کہ دنیا والو دیوان تو پڑھتے ہو خدا کی قسم خدا کے قرآن کو پڑھو۔

پیغمبر ﷺ کی زندگی دیوان فرید میں نہیں ..... نبی ﷺ کی زندگی قرآن مجید میں نظر آتی ہے ..... آپ قرآن کو پڑھیں تو قرآن عقدے کھولتا ہے

قرآن میرے نبی ﷺ کی نگاہ کیا ہے؟ کہتا ہے

مَازَاغَ الْبَصَرُ

پوچھا زبان کیا ہے؟ کہا

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ

پوچھا ہاتھ کیا ہیں؟ کہا

وما رميت اذرميت ولكن الله رمى

پوچھا میرے نبی ﷺ کا دل کیا ہے؟ کہا

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ

میں نے پوچھا میرے نبی ﷺ کا سینہ کیا ہے؟ کہا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

میں نے پوچھا پیغمبر ﷺ کی گفتار کیا ہے؟ کہا

وَمَايَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَاِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی

میں نے پوچھا لباس کیا ہے؟ کہا

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ

میں نے پوچھا پیغمبر ﷺ کا ماحول کیا ہے؟ کہا

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ

میں نے پوچھا پیغمبر ﷺ کی آمد کیا ہے؟ کہا

Scanned with CamScanner

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

میں نے پوچھا پیغمبر ﷺ کی بچپنی کیا ہے؟ کہا

اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی

میں نے پوچھا پیغمبر ﷺ کی جوانی کیا ہے؟ کہا

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی

میں نے پوچھا پیغمبر ﷺ کی بہادری کیا ہے؟ کہا

وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ

میں نے پوچھا پیغمبر ﷺ کی نرم مزاجی کیا ہے؟ کہا

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ

میں نے پوچھا نبی ﷺ کی محبت کیا ہے؟ کہا

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

میں نے پوچھا پیغمبر ﷺ کی اطاعت کیا ہے؟ کہا

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

میں نے پوچھا پیغمبر ﷺ کے یار کون ہیں؟ کہا

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ

میں نے پوچھا پیغمبر ﷺ کا خاندان کیا ہے؟ کہا

اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا

میں نے پوچھا پیغمبر ﷺ کی ازواج کون ہیں؟ کہا

اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ

میں نے پوچھا قرآن یہ بتا پیغمبر ﷺ کا مقام کیا ہے؟ کہا

اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ

میں نے پوچھا پیغمبر ﷺ کا پروگرام کیا ہے؟ کہا

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

میں نے کہا پیغمبر ﷺ کے دشمنوں کا انجام کیا ہے؟ کہا

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ

میں نے کہا نبوت کا چہرہ کیا ہے؟ قرآن نے کہا وَالضُّحٰی

میں نے کہا مصطفٰی ﷺ کی زلفیں کیا ہیں؟ کہنے لگا

وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی

میں نے کہا پیغمبر ﷺ میدان جہاد میں جائے تو کیا کہتے ہو؟ کہا

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ

میں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم میدان تبلیغ میں اتریں تو کیا کہتے ہو؟ کہا

یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ

میں نے کہا رسول اکرم ﷺ معراج پر گئے تو کیا کہتے ہو کہا

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ

میں نے کہا یہ تو زمین کی بات ہے لوگ کہتے ہیں ... آسمانوں پر جا کر خدا بن گئے؟ کہا غلط کہتے ہیں

فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی

میں نے کہا حضور ﷺ کی سیرت کیا ہے؟ کہا

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

میں نے کہا پیغمبر ﷺ کی ازدواجی زندگی کیا ہے... کہا

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ

میں نے کہا اے اللہ کے قرآن میرے پیغمبر ﷺ کا شہر کیا ہے......؟ کہنے لگا

هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ

میں نے کہا پیغمبر ﷺ کا زمانہ کیا ہے......؟ قرآن نے کہا و العصر

میں نے کہا پیغمبر ﷺ کی زندگی کیا ہے......؟ کہا

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ

میں نے کہا نبی ﷺ کی دنیا سے رخصتی کیا ہے......؟ کہا

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ

میں نے کہا پیغمبر ﷺ کی زندگی کا خلاصہ کیا ہے......؟ کہا

اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

قرآن سے پوچھا تجھے کس نے بھیجا......؟ کہنے لگا

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ

میں نے کہا کون لے کر آیا ہے......؟ کہنے لگا

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ

میں نے کہا کس پر آئے ہو......؟ کہنے لگا

نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

میں نے کہا کب آئے ہو......؟ کہنے لگا

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ

میں نے کہا کیا تاریخ تھی......؟ کہنے لگا

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

میں نے کہا آمد کا مقصد کیا تھا......؟ کہنے لگا

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

Scanned with CamScanner

میں نے کہا تجھ میں کوئی شک تو نہیں......؟ کہنے لگا

لَا رَيْبَ فِيهِ

میں نے کہا کیوں شک نہیں......؟ چیلنج کیا ہے کہنے لگا

اِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ

میں نے کہا قرآن یہ تو بتادو اتنا بڑا چیلنج کیوں دیتے ہو......؟ کہنے لگا

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ

میں نے کہا قرآن مجھے اتنی تو بتادے...... کہ پیغمبر ﷺ کی سیرت اور زندگی کیا ہے کہا

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

الحمد سے والناس تک پورے قرآن کی سات منزلیں

پورے قرآن کے تیس پارے

پورے قرآن کے چودہ سجدے

پورے قرآن مجید کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں

پورے قرآن مجید کے پانچ سو چالیس رکوع

پورے قرآن مجید کی سترہ سو اکہتر مدیں

پورے قرآن مجید کی بارہ سو چوہتر شدیں

پورے قرآن مجید کے تین لاکھ اکیس ہزار دو سو پچاس حروف

جو اللہ نے رسول اللہ ﷺ پر نازل کیے جو آج بھی محفوظ ہیں اور یہ سارا قرآن مجید حضور ﷺ کی زندگی کا نام ہے۔

اللہ رحمت کائنات ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں (آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

Scanned with CamScanner

سیدہ عائشہ اور جنگ بدر

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ ۞ بِرِسَالَةِ مَنِ اخْتَصَّهٗ مِنْ بَیْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَجَوَاهِرِ الْحِکَمِ ۞ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ۞ مَا نَطَقَ اللِّسَانُ بِمَدْحِهٖ وَنَسَخَ الْقَلَمُ ۞

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۞ وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ۞ اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ۞ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ۞ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ۞ وَلٰکِنْ جِهَادٌ وَّنِیَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا (۱) وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا تَرَکْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْکُمُ الذِّلَّةَ ۞ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ۞ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ۞ یَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِیْلُ یَقْرَأُ عَلَیْکِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَهُوَ یَرٰی مَا لَا اَرٰی (۲) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ ۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ۞ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (۳)

---

(۱) صحیح بخاری ص ۳۹۰ ج ۱؛ صحیح مسلم [illegible] ص ۲۹۸ ج ۲؛ الجهاد [illegible] [illegible] ص ۳۹۹ ج ۱ [illegible] [illegible] مشکوۃ شریف [illegible] (۳) [illegible] ص ۶۱ ج ۲ [illegible] ص ۳۳ ج ۱؛ صحیح بخاری ص ۳۲۴ ج ۱؛ صحیح مسلم ص ۲۸۷ ج ۲؛ مشکوۃ ص ۵۷۳ ج ۲؛ [illegible] ص ۲۲۷ ج ۲ [illegible] ص ۱۸۷ ج ۲

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِيْ ..... (۳) صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمِ ... وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ..... وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ..... وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

تمہید:

قابل صد اعزاز و تکریم ... بزرگو ... دوستو اور مسلمان بھائیو! گذشتہ جمعہ کے خطبہ میں رمضان المبارک کے اہم ترین واقعات اور ان کی فہرست آپ حضرات کے سامنے بیان کی تھی ... رمضان المبارک ایک ایسا بابرکت مہینہ ہے ... جس میں اسلام کے اہم ترین واقعات پیش آئے ہیں۔

آج کے اس خطبہ میں تمام واقعات کو دہرایا تو نہیں جا سکتا نہ ان پر تفصیل سے گفتگو کی جا سکتی ہے۔

سترہ رمضان کے اہم واقعات:

دو تین واقعات بطور نمونہ کے پیش کروں گا ... اسلئے کہ ان میں ایک ایک واقعہ ایسا ہے ... کہ اگر ان پر تفصیلی گفتگو کی جائے تو کم از کم ایک ایک جمعہ خرچ ہو سکتا ہے ... لیکن میں وقت کی قلت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور حالات کو بھی سامنے رکھتے ہوئے نہایت ہی مختصر گفتگو کروں گا ... ایک چیز تو یہ موقع اور مناسبت سے بیان کرنی ہے ... کہ رمضان المبارک کی سترہ تاریخ کو بدر کے میدان میں جناب سرور کائنات امام المرسلین جناب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے فتح کیا ... اسلام کی سب سے پہلی جنگ کا یہ واقعہ ہوا ... دوسرا اسی مناسبت سے ملت اسلامیہ کی عظیم خاتون مریم اسلام زوجۃ الرسول سیدہ طاہرہ عائشہ صدیقہ

---

(۳) مشکوٰۃ ص ۵۶۴ ج ۲، جامع ترمذی ص ۲۱۲ ج ۲

Scanned with CamScanner

رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی رمضان المبارک کی سترہ تاریخ کو ہوا ...... پھر اسی رمضان کی سترہ تاریخ کو یہ اہم واقعہ پیش آیا ...... کہ رسول اللہ ﷺ کی لاڈلی اور پیاری لخت جگر، بنت پیغمبر سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا جس نے تین ہجرتیں دو حبشہ کی اور ایک مدینہ کی کی تھیں ...... سیدنا عثمان کی زوجہ تھیں ...... ان کا انتقال بھی اسی تاریخ کو ہوا ...... اور پھر اسلامی تاریخ میں اسی سترہ تاریخ کو ایک اور واقعہ پیش آیا وہ واقعہ ہمارے نوجوانوں کے لیئے سب سے زیادہ سبق آموز ہے ...... کہ ایک خاتون کی آواز پر، اس کے ایک خط کی تحریر پر، سترہ سالہ عرب کا نوجوان جس کو دنیا محمد بن قاسم کے نام سے یاد کرتی ہے ...... عرب کی دھرتی سے اٹھا ...... سندھ سے گذرتے ہوئے اس نے ملتان میں آ کر ملتان پر اسلامی پرچم لہرایا ...... راجہ داھر کو شکست دی تھی ...... یہ چار پانچ واقعات ایک تاریخ میں ہوئے ہیں ...... وہ تاریخ رمضان کی سترہ تاریخ تھی ...... ایک روایت کے مطابق 17 رمضان کو سیدنا علیؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا ...... 21 رمضان کو شہید ہوئے ...... یہ چند ایک مضامین آج کے خطبے میں سمیٹ کر پیش کروں گا ...... دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق سننے سمجھنے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

غزوۂ بدر:

سب سے پہلے غزوۂ بدر کے متعلق عرض کرتا ہوں ...... یہ بھی ایک تاریخی حقائق ہوا کرتے ہیں ...... کہ آدمی جنگ سے پہلے اس کے اسباب پیش کرے ...... میں اگر اس کے اسباب پہ بھی گفتگو کروں ...... کہ غزوۂ بدر کیوں واقع ہوا ...... کیا حالات تھے ......! کیسے فوجیں چلیں ...... کس طریقے سے لشکر آئے ......؟ کیا ضرورت پڑ گئی تھی ......؟ تو اسی پہ ہی وقت پورا ہو جائے گا ...... لیکن اس واقعہ سے جو اہم سبق ہمیں ملتا ہے ...... میں صرف وہ چنی چنائی باتیں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

Scanned with CamScanner

جنگ کی دو قسمیں غزوہ اور سریہ:

رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں جتنی جنگیں لڑی گئیں ...... ان کی دو قسمیں ہیں ...... ایک وہ جنگ جس کی قیادت اور کمان آمنہ کے دریتیم نے فرمائی ...... اس کو اسلامی تاریخ میں غزوہ کہا جاتا ہے ...... اور جس جنگ میں خود پیغمبرؐ نے شرکت نہیں فرمائی ...... بلکہ صحابہ کرام میں سے کسی کو قائد بنا کر ساتھ بھیج دیا ...... خود مدینہ طیبہ میں قیام فرمایا ...... اس جنگ کا نام اسلامی تاریخ میں سریہ ہے ...... 72 سرایا آپ کی زندگی میں ہوئے ...... جن میں فوج کے قائد حضور نہیں بلکہ صحابہ تھے ...... اور 28 غزوات دس سال کے مختصر عرصے میں ہوئے ...... آج کسی ملک میں پندرہ سال کے عرصے میں چند دن کے لئے ایک جنگ بھی ہو جائے ...... تو قومیں یہ سمجھتی ہیں یہ ملک دیوالیہ ہو چکا ہے۔

حالات خراب ہو گئے ہیں ...... وہاں کی معیشت برباد ہو گئی ہے ...... وہاں کی سیاست تباہ ہو گئی ہے ...... وہاں کے لوگ بھوک اور پیاس کی وجہ سے تڑپ رہے ہیں ...... لیکن پیغمبر ﷺ کی جرأت، نبی کا حوصلہ اور پیغمبر کے صحابہ کی بہادری ملاحظہ کیجئے ...... کہ دس سال کی زندگی میں اللہ کے پیغمبر ﷺ نے 28 وہ جنگیں لڑی ہیں ...... جن میں پیغمبر بذات خود شریک ہوئے ہیں ...... پیغمبر ﷺ نے فوج کی خود کمان کی ہے ...... فوج کی خود قیادت فرمائی ہے ...... اور 72 کے قریب وہ جنگیں ہیں ...... جن میں اللہ کے پیغمبر نے صحابہ کو سربراہ بنا کر بھیجا ہے۔

جہاد کامیابی کی علامت:

اسلامی تاریخ میں وہ دس سال پیغمبر کی زندگی کے اس طرف نشان دہی کرتے ہیں ...... کہ مسلمانوں میں جب تک جذبہ جہاد باقی رہے گا ...... جذبہ حریت باقی رہے گا ...... کفر کے مقابلہ میں مسلمان لڑتا رہے گا ...... میدان جہاد میں جاتا رہے گا ...... خود جائے تب بھی کامیاب ہوگا ...... اپنے نوجوانوں کو تیار کر کے بھیجے تب بھی کامیاب ہوگا ...... پیغمبر علیہ

Scanned with CamScanner

اسلام نے ۲۷ سرایا ۲۸ غزوات لڑ کر عملی طور پر یہ ثابت کیا...... کہ پیغمبر علیہ السلام جب مدینہ میں پہنچے تھے...... تو صرف مدینہ طیبہ اتنی چھوٹی سی بستی تھی...... چھوٹا سا شہر تھا کہ جتنی آج مسجد نبوی ہے...... اس وقت سارا مدینہ ہوا کرتا تھا...... اتنی سی جگہ پہ اللہ کے نبی محدود تھے...... اور مدینہ کے یہودی، پیغمبر کے مخالف تھے...... مدینہ کے عیسائی نبی کے دشمن تھے...... مدینہ کے منافق نبی کے دشمن تھے...... لیکن پیغمبر علیہ السلام نے جہاد کا فریضہ امت کے سامنے پیش کیا...... جس پر پیغمبر نے خود بھی عمل کیا...... صحابہ کو بھی عملی زندگی کا سبق دیا...... خود بھی شریک ہوئے...... صحابہ کو بھی شریک کیا...... جوانوں کو بھی شریک کیا...... بچوں کو بھی شریک کیا...... حتیٰ کہ عورتوں کو بھی جہاد میں شریک کیا...... دس سال کا مختصر عرصہ گذرنے کے بعد جب آمنہ کے در یتیم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا وصال انتقال پر ملال ہوا...... تو تاریخ یہ بتاتی ہے...... کہ جب آقا مدینہ میں آئے تھے تو رہائش کا اپنا مکان نہیں تھا...... وہ بھی ابو ایوب انصاری نے دیا تھا...... جب مدینے میں آئے تھے تو جگہ خریدی گئی تھی...... جب مدینے میں آئے تھے مسجد کی زمین خریدنے کے لیئے پیغمبر کے پاس پیسے نہیں تھے...... نبی کی جماعت اس وقت بے سر و سامانی کے عالم میں تھی...... دس سال جہاد کرنے کے بعد اللہ نے اتنی بڑی طاقت عطا کی...... کہ پیغمبر جب دنیا سے رخصت ہوئے...... اس وقت دس لاکھ مربع میل تک اسلامی پرچم لہرا رہا تھا...... اس سے ہمیں سبق ملتا ہے...... کہ جہاد مسلمانوں کی ایک اہم ترین طاقت ہے...... کہ جب تک مسلمان میدان جہاد میں رہے گا لڑتا رہے گا...... کامیابی سے ہمکنار ہوتا رہیگا...... جب یہ بزدل ہو کر بیٹھ جائے گا...... اس وقت یہ شکست کا سامنا کرے گا...... آپ اور ہم دیکھیں...... یہ کتنے افسوس کی بات ہے...... کہ کشمیر مسلمانوں کا ہو اور فیصلہ کرنے کے لیئے امریکہ آئے۔

سب سے پہلا غزوہ:

Scanned with CamScanner

سب سے پہلا غزوہ بدر ہے..... آقا مدینے میں آئے ایک سال گزرنے کے بعد دوسرا سال شروع ہوا..... اسلامی لشکر کی تعداد 313 بتائی جاتی ہے..... کچھ عورتیں تھیں..... حضور جب مکے سے مدینے آئے..... تو صرف 72 مسلمان تھے.....(۱) اللہ کے پیغمبر نے محنت کی محلے اور قرب و جوار کے رہنے والے انصار نے اسلام قبول کیا..... کچھ صحابہ مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے آئے..... نتیجہ سامنے آیا..... رحمۃ اللعالمین جب میدان بدر کی طرف گئے..... اس کا پس منظر ایک مستقل موضوع ہے..... اس کو فی الحال چھوڑتا ہوں۔

اسباب بدر:

ابوسفیان قافلہ لے کر گذر رہا تھا..... حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کا خیال تھا..... کہ اس پہ حملہ کر دیا جائے..... وہاں سے مال لوٹ کر لایا جائے..... مال غنیمت ہم اپنے پاس اکٹھا کریں.....(۲) ادھر ابوجہل کو معلوم ہوا تو یہ اپنا لشکر لے کر روانہ ہوا..... دوسری طرف یہ لشکر آ رہا تھا..... حدیث میں آتا ہے کہ جبرئیل امین قرآن مجید لے کر آئے..... آ کر کہا محبوب! دو فوجیں آپ کے سامنے ہیں حق و باطل کا معرکہ ہو سکتا ہے..... آپ کے صحابہ شہید بھی ہو سکتے ہیں..... آپ اپنے نہتوں کو لے کر بدر کے میدان میں جائیں..... دوسری طرف یہ ہے..... کہ اگر آپ ابوسفیان کے اس قافلے کو کنٹرول کریں گے تو قافلہ رک جائے گا..... آپ اس سے دولت لے آئیں گے۔

دولت مل جائے گی..... شہادت نہیں ملے گی۔

دولت مل جائے گی..... عظمت سے محروم ہو جائیں گے۔

دولت مل جائے گی..... کامیابی کی راہیں کھلنا بند ہو جائیں گی۔

---

(۱) فتح باری ص ۲۲۷ ج ۷ باب عدة اصحاب بدر (۲) سیرت مصطفیٰ ص ۵۶ ج ۲

Scanned with CamScanner

دولت وشہادت صحابہ کی نظر میں:

جبرائیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ ﷺ پسند فرمائیں کس چیز کو پسند کرتے ہیں پیغمبر نے جب صحابہ کے سامنے بات رکھی حدیث میں آتا ہے صدیق کھڑے ہو گئے اللہ کے محبوب ہم مکہ چھوڑ کے آپ کے ساتھ آئے ہیں آپ کو مدینے میں تنہا نہیں چھوڑیں گے (۱) فاروق نے کہا ہم جان دینے کے لیئے تیار ہیں حضور نے فرمایا بیٹھ جاؤ میں تم سے گفتگو نہیں کر رہا میرا مقصد کچھ اور ہے (۲) کوئی اور تیسرے آدمی سیدنا مقداد صحابی اٹھے کہا اللہ کے رسول! ہم آپ کے ساتھ مل کر لڑنے کے لئے تیار ہیں (۳) ہم قوم موسیٰ کی طرح نہیں موسیٰ کی قوم نے کہا تھا اذھب انت وربك فقاتلا انا ھھنا قاعدون تو اور تیرا رب جا کر لڑیں ہم یہاں پر بیٹھیں ہیں محبوب ہم ایسا نہیں کریں گے بلکہ جہاں آپ کا پسینہ گرے گا وہاں ہمارا خون گرے گا جہاں آپ کا اشارہ ہوگا وہاں ہماری جانیں قربان ہوں گی اللہ کے پیغمبر نے پھر فرمایا مقداد! تم بھی بیٹھ جاؤ کوئی اور صحابی رائے پیش کرے

پیغمبر کا منشا یہ تھا کہ جن انصار نے جرأت کے ساتھ خطوط لکھ کر دعوت دے کر قافلے بھیج کر ہمیں بلوایا ہے نبی دیکھنا یہ چاہتے تھے کہ ان لوگوں میں کتنی جرأت ہے انصار میں سے ایک صحابی اٹھے ان کا نام سعد بن معاذ تھا وہ کھڑے ہو گئے کہنے لگے اللہ کے پیغمبر ہم آپ کی گفتگو کا انداز سمجھ گئے ہیں آپ ہمیں آزمانا چاہتے ہیں ہم سے پوچھنا چاہتے ہیں محبوب پھر گھبرانے کی ضرورت نہیں

---

(۱) سیرت مصطفی ص ۶۱ ج ۲ (۲) سیرت مصطفی ص ۶۱ ج ۲ (۳) فتح الباری ص ۲۲۳ ج ۷، بخاری ص ۲۴ ج ۱، سیرت ابن ہشام ص ۱۹ ج ۲

Scanned with CamScanner

خدا کی قسم...... انا نحن نقاتل عن امامك وعن خلفك وعن يمينك و عن شمالك......(۱) محبوب نہ گھبرائیں! ہم آپ کی دائیں جانب بھی کھڑے ہو کر لڑیں گے...... سامنے اگر کوئی دشمن آئے گا...... تب بھی لڑیں گے...... پچھلی طرف سے اگر کسی نے حملہ کیا...... ہم تب بھی لڑیں گے...... محبوب ہماری جانیں قربان ہوں گی...... ہمارے جسم کی بوٹیاں ہو سکتی ہیں...... پیارے محبوب آپ کی آبرو پہ آنچ نہیں آنے دیں گے...... یہ جملے سن کر خوشی سے نبوت کی آنکھوں میں آنسو آ گئے...... آقا نے آسمان کی طرف چہرہ اٹھا کر انصار کے لئے دعا مانگی...... پھر حضور ﷺ نے صحابہ کو تیار کیا۔

دو کم سن بچوں کا جذبہ جہاد:

دو چھوٹے بچے شہزادے آتے ہیں...... کہتے ہیں آئے اللہ کے رسول ہمیں قبول فرمائیں...... عمریں پوچھی گئیں تو ایک بچہ 15 سال کا تھا...... دوسرا اس سے بھی چھوٹا تھا...... حضور ﷺ نے فرمایا 15 سال سے کم عمر والا چھوٹا ہے...... (15 سال والا نبی کی شریعت میں بالغ ہوتا ہے) حضور نے فرمایا بڑے کو قبول کر لیتا ہوں...... چھوٹے کو نہیں...... چھوٹا کھڑا ہو گیا...... کہا آقا ﷺ اس کو قبول کیا ہے۔

مجھے کیوں نہیں قبول فرماتے...... میں اس سے طاقت میں زیادہ ہوں...... لڑنے میں زیادہ ہوں...... پہلوانی میں اس سے زیادہ ہوں...... مجھے بھی اجازت دی جائے...... بلکہ اس چھوٹے بچے نے کہا...... اس سے میری کشتی کرادیں...... میرا بھائی مجھ سے کشتی لڑے...... حدیث میں آتا ہے...... حضور ﷺ نے فرمایا اچھا کشتی لڑو...... بچوں میں کیا جذبہ حریت تھا...... کیا جذبہ جہاد تھا...... آج کا نوجوان...... کرکٹ کا پلیئر ہے...... ہاکی کا چمپیئن ہے...... کاش آج کے نوجوان بھی میدان جہاد کے چمپیئن ہوتے۔

---

(۱) البدایہ والنہایہ ص ۲۶۲ ج ۳ ، راجع عیون الاثر ص ۲۴۷ ج ۱ ، زرقانی ص ۴۱۳ ج ۱

Scanned with CamScanner

آج کشمیر کی خستہ حالی ...... بوسنیا کے حالات ...... فلسطین کی کیفیت ...... میرے اور آپ کے سامنے ہے ...... ہم یہاں آزادی کی چھٹیاں تو منا سکتے ہیں ...... ہڑتالیں تو کر سکتے ہیں نعرے تو لگا سکتے ہیں ...... لیکن میدان جہاد میں جا کر کفر کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

دو بچوں کی کشتی:

پیغمبر کے سامنے دو بچے لڑتے ہیں ...... چھوٹا بڑے کے کان میں کہہ دیتا ہے ...... نبی کا فیصلہ کبھی تبدیل نہیں ہوا کرتا ...... حضور ﷺ نے تیرے حق میں تو فیصلہ کر دیا ہے ...... تو تو منظور ہو ہی چکا ہے ...... میں پیچھے رہ گیا ...... تو آگے بڑھ گیا ...... تو نیچے گر جا میں تیرے سینے پر بیٹھ جاتا ہوں ...... تاکہ تو بھی قبول ہو جائے ...... میں بھی قبول ہو جاؤں ...... بھائی تھا اس کا جذبہ شہادت عجیب تھا ...... وہ نیچے گر پڑے اور چھوٹا بھائی سینے پہ آ گیا ...... کیا محبوب دیکھا ! حدیث میں آتا ہے حضور مسکرا پڑے ...... مولانا عبدالشکور دین پوری ایک جملہ کہا کرتے تھے ...... کہ نبی مسکرائے ...... تو جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں ...... جنت کیا ہے نبی کی مسکراہٹ کا نام ہے ...... جہنم کیا ہے پیغمبر کے غیظ وغضب کا نام ہے ...... نبی غصے میں آئے ...... تو جہنم بھڑکتی ہے ...... نبی مسکرا پڑے ...... تو جنت کھل جایا کرتی ہے ...... حضور ﷺ مسکرائے فرمایا میں سمجھ گیا ہوں جو اس بچے نے داؤ کھیلا ہے ...... فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں ...... وعدے کا پکا ہوں ...... جاؤ تمہیں بھی قبول کرتا ہوں ...... چھوٹے بچے نے تیاری کی ...... صحابہ میدان جہاد میں پہنچے۔

لشکر کفار بدر میں:

ابوجہل اپنا لشکر لے کر آ رہا تھا ...... ابوسفیان نے اطلاع بھجوائی ...... کہ ہم کامیابی سے آ گئے ہیں ...... آپ لوگ واپس آ جائیں ...... اب ہمارا مقابلہ کوئی شخص نہیں کر سکتا ...... ابو جہل اب بھی تکبر میں تھا ...... اس نے کہا ہم بدر کے میدان تک جائیں گے ...... قرب وجوار

Scanned with CamScanner

کی جتنی فوجیں اس معرکہ میں ہمارے ساتھ جارہی ہیں ہم وہاں جاکر ان کی ضیافت کریں گے مہمان نوازی کریں گے ان کو وہاں بکرے کھلائیں گے ان کی عزت کریں گے ہم وہاں پر فتح کا پرچم لہرائیں گے پھر خوشی کے ساتھ واپس آئیں گے اس ظالم کو یہ پتہ نہیں تھا کہ میں آگے جارہا ہوں فتح کا پرچم لہرانے نہیں جا رہا بلکہ موت کے منہ میں جارہا ہوں وہ روانہ ہوا اور ادھر اللہ کے پیغمبر بھی آئے حدیث میں آتا ہے حضور اکرم ﷺ جب بدر میں پہنچے تو ابوجہل کا لشکر پہلے پہنچ چکا تھا (۱) بدر ایک کھلا میدان ہے اب سعودی حکومت نے بدر کا راستہ بند کردیا ہے ورنہ اسی راستے سے لوگ مکہ سے مدینہ جایا کرتے تھے بدر کی زیارت بھی ہوتی تھی جہاں رحمت للعالمین کے لئے چھپر بنایا گیا تھا جس میں حضور ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے اس جگہ لوگ جاکر نوافل بھی پڑھتے تھے وہ ایک عجیب سی جگہ ہے بڑی بابرکت جگہ ہے اب وہ راستہ بالکل بند ہے اب لوگ طریق ہجرت سے جاتے ہیں بدر مدینے سے کافی فاصلے پر ہے لشکر ابوجہل پہلے پہنچا اسلامی لشکر بعد میں پہنچا کافروں نے چٹیل میدان پہ قبضہ کرلیا اور مسلمانوں کے لئے وہ جگہ چھوڑی جو ریت کے ٹیلے تھے آپ جانتے ہیں کہ ریت کے ٹیلے پہ گھوڑے دوڑ نہیں سکتے انسان وہاں پر بھاگ نہیں سکتا بڑی پریشانی ہوتی ہے جب اللہ کے پیغمبر وہاں پر پہنچے تو صحابہ کرام پر بھی عجیب کیفیت تھی کہ اللہ کے رسول ہم واقعی امتحان میں آگئے۔

رسول اللہ ﷺ کی بدر کی رات:

حدیث میں آتا ہے 17 رمضان جمعۃ المبارک کی رات تھی

---

(۱) [illegible]

17 رمضان جمعہ کے دن غزوۂ بدر ہوا۔ رات کو اللہ کے پیغمبر سوئے نہیں۔ حضور کے لئے اونچے سے ٹیلے پر ایک چھپر سا بنا دیا گیا۔ اس کے اوپر خیمہ لگایا گیا۔ جس میں اللہ کے نبی نے پوری رات عبادت میں گزاری۔ حضور نے نیند نہیں کی۔ حضرت ابو بکر صدیق ساتھ تھے۔ اور باہر کچھ صحابہ پہرہ دے رہے تھے۔ اللہ کے پیغمبر نے سر سجدے میں ڈالا۔ پوری رات نبی کی آنکھوں میں آنسو جاری رہے۔ حضور عبادت کرتے رہے۔ دعا مانگتے رہے۔ ایک عجیب جملہ حدیث کی کتب میں آتا ہے۔ صدیق اکبر کہتے ہیں کہ ریتلی زمین کے باوجود جب میں نے اس زمین کو دیکھا تو نبی کے آنسوؤں سے تر ہو چکی تھی۔

رسول اللہ ﷺ کی دعا:

پوری رات پیغمبر کا تعلق خدا کے ساتھ رہا۔ نتیجہ کیا نکلا کہ رات کے آخری حصے میں تیز بارش آئی بارش کی وجہ سے وہ ریتلی زمین جم کر میدان جہاد بن گئی۔ اور جہاں میدان تھا۔ وہاں سارا پانی جمع ہو گیا۔ وہ لوگ پانی میں تھے۔ مسلمان بڑی اچھی جگہ پر تھے اور اب مقابلے کی شکل تھی۔

فرشتے نصرت کو اتر پڑے:

ادھر سے اللہ کا فیصلہ ہو گیا مصطفی نہ گھبرائیے۔ ہم آپ کی نصرت کے لئے ہزاروں فرشتے آسمان سے اتار رہے ہیں (1) تفسیر کشف الرحمان میں لکھا ہے۔ کہ کئی ہزار فرشتے اترے۔ ہر فرشتے کی کیفیت یہ تھی۔ کہ ان کے سر پر پیلے رنگ کے عمامے بندھے ہوئے تھے۔ اور ان کے ہاتھوں میں تلواریں تھیں۔ باقاعدہ وہ مسلمانوں کے لشکر میں انسانی شکل میں بھی آئے۔ صحابہ نے یہ کم دیکھا تھا اور کفار نے زیادہ دیکھا

---

(1) [illegible]

Scanned with CamScanner

تھا اللہ نے چونکہ ان پر غلبہ ڈالنا تھا دوسرے دن صبح ایک دوسرے کے سامنے مقابلے کیلئے میدان میں آئے ابوجہل اپنی صفیں درست کر رہا تھا۔

اللہ کے محبوب ﷺ اور صحابہ کی صفیں:

رحمت للعالمین اپنے صحابہ کی صفیں درست کرا رہے تھے حضور کے ہاتھ میں صفوں کی ترتیب کے لئے ایک چھڑی تھی ایک صحابی عکاشہ سامنے کھڑے ہوئے تھے حضور نے چھڑی اس کے پیٹ میں ماری ننگے پیٹ تھے صرف چادر باندھی ہوئی تھی جسم پر کرتہ بھی نہیں تھا 313 آدمی، دو گھوڑے، ستر اونٹ، 8 زرہیں، 6 تلواریں، اتنا مختصر ساما شہ لے کر پیغمبر میدان جہاد میں آئے اور صحابہ کی اپنی حالت یہ ہے کہ کسی کے پاؤں میں جوتے نہیں کسی کے سر پہ پگڑی نہیں کسی کے جسم پر کرتہ نہیں تن تنہا ہاتھوں میں چھڑیاں لے کر آئے تلواریں پوری نہیں نیزے پورے نہیں ہتھیار پورے نہیں اونٹ پورے نہیں گھوڑے پورے نہیں صرف چھڑیاں لے کر صحابہ پیغمبر کے اشارے پر آئے۔

اسلئے آئے کہ ان کا یقین تھا کہ اللہ ہم دین کی کامیابی تیرے حکم میں سمجھتے ہیں تیرے پیغمبر کے طریقے میں سمجھتے ہیں۔

تلوار نے کامیابی نہیں دینی پیغمبر کے اشارے میں کامیابی ہے نبی نے چلنے کو کہہ دیا ہے اس لئے ہم چلنے کو تیار ہیں ہمارے پاس اسلحہ نہیں کیسے جا کے لڑیں گے؟ جانا ہمارا کام ہے فتح دینا تیرا کام ہے۔

صحابہ پہنچ گئے میدان میں آمنے سامنے کھڑے تھے ابوجہل گھوڑے پر سوار تھا اس کے سر پر لوہے کا خود تھا صرف اس کی آنکھیں ظاہر تھیں اور وہاں کیفیت یہ تھی کہ وہاں ایک ہزار سے زیادہ لشکر تھا۔

Scanned with CamScanner

فراست نبوی ﷺ:

یہ بھی ایک واقعہ ہے کہ وہاں سے کافروں کے دو غلام پکڑ کر لائے گئے حضور ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کفار کا لشکر کہاں ہے؟ کہا اللہ کے رسول فلاں جگہ پہ ہے فرمایا کتنے آدمی ہیں انہوں نے کہا ہمیں پتہ نہیں فرمایا کتنے اونٹ ذبح کرتے ہیں انہوں نے کہا نو یا دس حضور نے فرمایا اندازہ یہ ہے کہ لشکر نو سو سے لیکر ہزار تک ہے (۱)

معجزہ رسول ﷺ ایک دن قبل مقتولین بدر کی نشان دہی:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لڑائی سے ایک دن پہلے جہاں ہم نے لڑائی لڑنی تھی حضور نے فرمایا عمر! کل اسی جگہ ابو جہل کی لاش تڑپے گی (۲) اس جگہ عتبہ کی لاش تڑپے گی اس جگہ فلاں بدمعاش کی لاش تڑپے گی ستر مقامات اللہ کے نبی نے دکھائے اور ایک ایک کا اشارہ کر کے کہا یہاں پر فلاں فلاں کافر مریں گے یہ باتیں سن کر ایک عام آدمی خیال کرتا ہے سوچتا ہے یہ کیسے ہوگا کہ جن کے سر پہ پگڑیاں نہیں جن کے جسم پہ کرتے نہیں جن کے پاس اسلحہ نہیں جن کے پاس سواریاں نہیں یہ ان پر کیسے کنٹرول کریں گے اور یہ عجیب باتیں ہیں۔ مسلمانو سنو! دوسرا دن آیا صفیں برابر ہوگئیں اللہ کے پیغمبر نے اس غزوہ کے اندر ہاتھ میں تلوار نہیں لی اور پیغمبر نے اپنی پوری زندگی میں کبھی کسی پہ تلوار نہیں چلائی اس کا فلسفہ اور حکمت یہ ہے۔

سب سے بڑا ملعون کون:

علماء نے لکھا ہے کہ دنیا میں سب سے بڑا ملعون شخص وہ ہے جس نے کسی پیغمبر کو قتل کیا یا جس کو کسی نبی نے قتل کر دیا ہو اسلئے حضور کی رحمۃ للعالمینی کا تقاضہ یہ تھا کہ حضور نے تلوار نہیں اٹھائی

---

(۱) [illegible] (۲) [illegible]

Scanned with CamScanner

اللہ کے نبی میدان جہاد میں گئے ... صفوں کو سیدھا کرانے کے بعد اللہ کے پیغمبر نے چھپر میں سر سجدے میں ڈال کر ایک دعا مانگی۔

دعائے رسول ﷺ:

اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ ... (۱) عرش والا! دیکھ میری پوری زندگی کا سرمایہ میری پوری زندگی کی پونجی ... یہ 313 نہتے جو بدر کے میدان میں، میں نے لا کر کھڑے کر دیئے ہیں ... اے اللہ! یہ میرا سرمایہ ہیں ... ان کے جسم پہ کپڑے نہیں ہیں ... ان کے پاؤں میں جوتے نہیں ہیں ... ان کے پاس اسلحہ نہیں ہے ... ان کے پاس طاقت نہیں ہے ... یارب تیری ذات پہ بھروسہ کر کے میں ان کو لے آیا ہوں ... یہ میرے اشارے پہ چل کر آ گئے ہیں ... اے اللہ! ایسی فرمانبردار جماعت آج تک کسی کو نہیں ملی جو تو نے مجھے عطا کی ہے ... میرا رب پھر مجھ سے سن لے ... خدانخواستہ کل کفر کا مقابلہ کرتے ہوئے اس پہلے غزوے میں یہ سارے کے سارے مارے گئے ... یہ سارے ختم ہو گئے ... ان تهلك هذه العصابة لن تعبد ابدا ... اے اللہ! پھر میں تجھے اپنا رب کہہ کر کہتا ہوں تیری ربوبیت کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں ... تیری جلالت کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں ... اگر یہ مر گئے قیامت تک تیرا نام لینے والا بھی کوئی نہیں ہوگا ... پیغمبر کی زبان گوہر فشاں کے جملے تھے عرش ہل گیا ... اور واقعہ بھی تھا نبیؐ نے چودہ سال محنت کرنے کے بعد 313 آدمی تیار کئے ... وہ آج مٹ جاتے تو دین آگے کیسے پھیلتا ... یہ جو کہتے ہو اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد ... کربلا کے بعد نہیں بدر کے بعد ... غزوۂ بدر اسلام کا سب سے پہلا معرکہ ہے جہاں حق و باطل کی کھلی جنگ ہوئی ہے ... بدر کے میدان میں نبی نے کہا اگر آج یہ مٹ گئے تو قیامت تک بھی اسلام زندہ نہیں ہوگا۔

---

(۱) الصحیح لمسلم [illegible]

Scanned with CamScanner

دونوں جماعتیں میدان میں:

جنگی اصول یہ ہوتا تھا اہل عرب کا کہ ایک آدمی ادھر سے ایک اُدھر سے نکلتا مقابلے میں یہ کہتا هل من مبارز ہے کوئی میرا مقابلہ کرنے والا وہ ایک دوسرے سے تلوار کے ساتھ لڑتے تھے ایسے پہلوان ایک دوسرے کو دعوت دیتے پھر ہجوم کی جنگ چھڑ جاتی بدر میں تین کافر نکلے انہوں نے کہا ہے کوئی ہمارا مقابلہ کرنے والا؟ ادھر سے انصار پہلے نکلے اسلئے کہ انصار نے کہا تھا کہ مصطفیٰ ہم مہاجرین سے زیادہ لڑ کے دکھائیں گے باہر نکلے ابوجہل نے کہا تم ہٹ جاؤ ہم تمہارے ساتھ مقابلہ نہیں کرنا چاہتے ہمارے سامنے وہی آئے جس کو ہم نے غیر بنا کر مکے سے نکال دیا تھا مہاجر آئیں تین صحابہ پیغمبر نے میدان میں بھیجے سید الشہداء حضرت حمزہ دوسرے حیدر کرار تیسرے عبیدہ بن حارث (۱) یہ اس جنگ میں شہید بھی ہو گئے تھے حضرت حمزہ احد میں شہید ہوئے اور حضرت علی اپنے دور خلافت میں شہید ہوئے اور یہ بھی ایک عجیب بات ہے کہ بدر میں جن تین پہلوانوں کو نبی نے بھیجا تھا تینوں نے جام شہادت نوش کیا اس وقت نہیں بعد میں وقفے وقفے سے جام شہادت نوش کیا وہاں ابوجہل کی طاقت اپنے زور پر ہے یہاں محمد کی نبوت اپنی طاقت سے زور پر ہے اے اللہ! بدر کے میدان میں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے میں نمائندہ بن کر علی کو بھیج رہا ہوں چنانچہ اس پوری جماعت میں سب سے پہلا کافر جو قتل ہوا علی بن ابی طالب کی تلوار سے قتل ہوا تھا لڑائی ہوئی بڑے زوردار طریقے سے ستر کافر مارے گئے ستر گرفتار ہوئے اور صحابہ کرام کی تعداد جنہوں نے جام شہادت نوش کیا وہ [illegible] ہیں مسلمان بڑی فتح و کامیابی کے ساتھ واپس آئے بڑے حوصلے سے کامیاب ہوئے

---

(۱) [illegible]

بدر میں بچوں کا کردار:

عبدالرحمان بن عوف کہتے ہیں کہ میں میدانِ جہاد میں کھڑا تھا دائیں دیکھتا ہوں بائیں دیکھتا ہوں چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ یہ وہی بچے تھے جو پیغمبر کے سامنے کھڑے ہوکر آپس میں کشتی لڑ رہے تھے میں نے سوچا دونوں بازو کمزور ہیں کوئی بازو تو طاقت ور ہو۔ کوئی ایک پہلوان جو مقابلہ کر سکے یہ تو لڑنے کے قابل نہیں اگر مجھ پہ حملہ ہو جائے تو یہ میرا بچاؤ نہیں کر سکتے ابھی میں یہ سوچ رہا تھا کہ ایک بچہ میرا بازو پکڑ کر کہتا ہے کہ چچا کیا تم ابو جہل کو جانتے ہو؟ دوسرا کہتا ہے چچا کیا تم ابوجہل کو جانتے ہو؟ میں نے کہا بیٹے تمہارا اس سے کیا کام ہے؟ وہ تو بہت بڑا پہلوان ہے وہ تو قریش کا سردار ہے وہ تو فوج کی کمان کر رہا ہے تم اسے کیا کرنا چاہتے ہو کہا ہم اس کو دیکھنا چاہتے ہیں بیٹے دیکھنے کے بعد کیا کرو گے! حفیظ جالندھری نے وہ جملہ نقل کیا ہے۔ بچے تڑپ کے کہنے لگے چچا!

قسم کھائی ہے مریں گے یا ماریں گے اس ناری کو
سنا ہے گالیاں دیتا ہے محبوب باری کو

پیغمبر کا دشمن ہو اور ہم بھی زندہ رہیں اور وہ بھی زندہ رہے یہ نہیں ہو سکتا۔ ہم اس کو قتل کرنے کے لئے آئے ہیں یہاں ایک اور بات بھی کہنا چاہتا ہوں نوجوانو! جذبہ شہادت بڑی چیز ہے لیکن شہادت سے بھی بڑھ کر یہ جذبہ ہونا چاہئے۔ کہ کفر کو مار کر ہم غالب ہو کر ان پہ حکومت کریں گے یہ جذبہ زیادہ ہونا چاہئے جس کے حصہ میں شہادت لکھی ہے اسے آئے گی۔ غازی ہونے والا جذبہ پیدا کرو کہ ہم نے کفر کو فی النار کرنا ہے ہم نے غالب ہونا ہے ہم نے ان پہ حکومت کرنی ہے ان بچوں نے یہ نہیں کہا ہم صرف مرنے کے لئے آئے ہیں کہا اس کو مارنا چاہتے

ہیں ہمارے پیغمبر کا دشمن ہے حضرت عبدالرحمان بن عوف کہتے ہیں کہ میں نے انگلی سے اس کی طرف اشارہ کیا تو اچانک یہ بچے میرے سامنے سے دوڑے ایک نے اس کے گھوڑے پر حملہ کیا وہ گرا تو دوسرے بچے نے ابوجہل پر حملہ کر کے اس کو قتل کیا جنگ ختم ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جاؤ ابوجہل کو تلاش کرو اس کی لاش کہاں ہے (۱)

ابوجہل کا سر قلم کرنا:

سیدنا عبداللہ بن مسعود فقیہ امت کو بھیجا ابن مسعود تشریف لے گئے جا کے دیکھا ابوجہل ہچکیاں لے رہا تھا اس کی روح نکل رہی تھی موت کا شکار ہو رہا تھا ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے اس کے قریب جا کر کہا دیکھ اللہ کا وعدہ پورا ہو چکا ہے دیکھ اللہ نے پیغمبر کو فتح عطا کی ہے دیکھ تو اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے میں نے تلوار نکالی اس کی گردن قلم کرنے لگا اس وقت بھی مجھے ابوجہل نے ایک جملہ کہا ابن مسعود بے شک قتل کر دے اس کی آنکھوں میں آنسو آئے کہنے لگا مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ مجھے چھوٹے بچوں نے قتل کیا ہے کوئی پہلوان مارتا میں اپنے آپ پہ ناز اور فخر کرتا میں پوری زندگی پہلوانوں کی طرح لڑتا رہا مرتے وقت مجھے بچوں نے مارا اور کہا اب تو اتنا کر دے کہ میری گردن کاٹتے ہوئے ذرا نیچے سے کر کے کاٹنا دنیا کو پتہ چلے کہ بڑی گردن والا عام آدمی نہیں اپنی قوم کا سردار ہے اس وقت حضور نے یہ جملہ ارشاد فرمایا لِکُلِّ اُمَّتٍ فِرْعَوْنٌ وَّ فِرْعَوْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ جَهْلٍ (۲) ہر امت میں ایک فرعون سرکش بدمعاش آیا ہے میری امت کا سب سے بڑا بدمعاش ابوجہل ہے۔

---

(۱) الصحیح البخاری [illegible] (۲) الفتح [illegible]

Scanned with CamScanner

اور حضور نے بڑا عجیب جملہ فرمایا میرا فرعون اس فرعون سے بھی بڑا فرعون ہے ..... وہ جب پانی اور طوفان میں گیا غرق ہونے لگا تو جس وقت اسے موت نظر آئی تو اس نے کہا امنت برب موسی و هارون کلمہ پڑھنے لگا اگر چہ اسوقت کا ایمان قبول نہیں ہوتا ..... یہ تو اتنا بڑا بدمعاش ہے کہ مرتے ہوئے بھی کہتا ہے کہ نیچے سے کر کے گردن کاٹنا ..... پتہ چلے کہ سردار کی گردن ہے ..... اور یہ بھی ایک عجیب بات ہے عبد اللہ بن مسعود جلیل القدر صحابی ہیں ..... ان کا انتقال بھی اسی رمضان المبارک کے مہینے میں ہوا ..... جس نے سترہ رمضان کو بدر کے میدان میں ابو جہل کا سر قلم کیا (۱)

عبداللہ بن مسعود ؓ کون ہیں:

اور یہ بھی ایک عجیب بات بتاؤں کہ عبداللہ بن مسعود بھی کوئی بہت بڑا پہلوان آدمی نہیں تھا ..... کتب میں لکھا ہے ..... کہ سب سے چھوٹے قد والے آدمی تھے ہلکا سا جسم تھا دبلی سی جان تھی ..... پتلا سا وجود تھا ..... حدیث میں آتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی ٹانگیں تھیں ..... جب دوڑتے تھے تو صحابہ دیکھ کر حیرت میں رہ جاتے تھے ..... یہ وہ عظیم المرتبت صحابی ہے ..... جس کو پوری زندگی یہ سعادت نصیب ہوئی ..... کہ حضور اکرم ﷺ کا مسواک اور رحمت کائنات کی جوتی مبارک ان کے پاس ہوا کرتی تھی ..... (۲) ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے مکہ اور مدینہ کی دس سالہ زندگی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وقت گذارا ہے ..... اپنی پوری زندگی میں محبوب کے ساتھ رہ کر حضور کی خدمت میں رہا ..... یہ مجھے سعادت نصیب ہوئی کہ میں صاحب السواک والنعلین ہوں ..... پیغمبر کی جوتی اور مسواک اٹھایا کرتا تھا ..... آج کوئی کسی ولی کا ایک دن جوتا سیدھا کرے تو پوری زندگی فخر کرتا ہے ..... ابن مسعود وہ باکمال انسان ہے

---

(۱) [illegible] ص ۱۷۵ ج ۲، صحیح البخاری، فتح الباری ص ۲۹۳ ج ۷ (۲) صحیح بخاری [illegible]

[illegible]

جس نے 23 سال تک پیغمبر کی جوتیاں سیدھی کیں ...... عبداللہ بن مسعود ہی وہ شخص ہے کہ جس نے اس امت کے سب سے بڑے فرعون کو قتل کیا ہے ...... اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ کچھ فرعونی ذہن رکھنے والے بد بخت اسی صحابی رسول ﷺ کی اداؤں، وفاؤں سے دشمنی رکھتے ہیں۔

میدان بدر میں پرچم اسلام:

ایک اور بات سمجھیں ...... کہ میدان بدر میں حضور اکرم ﷺ نے جو پرچم دیا تھا ...... حدیث میں آتا ہے ...... وہ پرچم حضرت علیؓ کو عطا کیا ...... ایک روایت میں ہے ...... یہ حضرت مصعب بن عمیرؓ کو عطا کیا گیا تھا ...... بعض علماء نے لکھا ہے ...... مختلف پرچم تھے جو مختلف صحابہ ؓ کو دیئے ...... ان میں سے جو جھنڈا علی ؓ کو دیا تھا ...... یہ کونسا جھنڈا تھا ...... یہ وہ پرچم تھا ...... جو میری اور آپ کی اماں ام المومنین صدیقہ کائناتؓ ...... محبوبہ حبیب خدا ...... گلشن رسول ﷺ کی عندلیبہ ...... اماں عائشہؓ کا دوپٹہ تھا ...... سیرت اور تاریخ کی کتب میں آتا ہے ...... کہ سیاہ اور سفید دھاریاں اس کے اندر موجود تھیں ...... یہ دوپٹہ اللہ کے نبی ﷺ نے حیدرؓ کو دے کر میدان جہاد میں لہرانے کو کہا ...... روایات میں آتا ہے حضور ﷺ نے پرچم دیتے ہوئے یہ کہا تھا ...... اللہ یہ بدر کے میدان میں عائشہؓ کا دوپٹہ بھی شریک ہو رہا ہے ...... اے اللہ یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے سر کا دوپٹہ ہے ...... اے اللہ اس دوپٹے کی لاج رکھنا ...... عرش والا ...... 313 نہتے مسلمانوں کو فتح عطا فرما دے ...... مسلمانو! عائشہؓ ماں ہے ...... حیدرؓ بیٹا ہے ...... بیٹے نے امی کے سر کے دوپٹے کا پرچم بنا کر بدر کے میدان میں لہرایا تھا ...... اور سترہ رمضان کو سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی وفات ہوئی۔

ام المومنین عائشہؓ کون ہیں:

میرے دوستو! پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری ازواج اپنی جگہ قابل قدر ہیں نبی ﷺ کی بیوی امت کی ماں ہوتی ہے جو ماں کی قدر کرے وہ حلالی ہے جو ماں کی قدر نہ کرے وہ حرامی ہے میں حلالی بیٹوں سے گفتگو کر رہا ہوں وہ میری اماں عائشہ کہا کرتی تھیں میں وہ خوش نصیب عورت ہوں جس کے بستر پر جبرائیل وحی لاتے تھے۔

عائشہؓ وہ خاتون ہے جس کو جبرائیلؑ سلام دینے آئے

عائشہؓ وہ خاتون ہے جس نے جبرائیلؑ کو دیکھا ہے

عائشہؓ وہ خاتون ہے جس کی برائت کے لئے اللہ نے قرآن مجید میں 18 آیات اتاری ہیں۔

عائشہؓ وہ عورت ہے جس کی تصویر نکاح سے پہلے آپ ﷺ کو دکھائی گئی (۱)

عائشہؓ وہ عورت ہے جس کو یہ اعزاز تھا کہ کنواری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئی ہے۔

عائشہؓ وہ عورت ہے جس نے جوانی کی آنکھ کھولتے ہوئے سب سے پہلی نگاہ محمد رسول اللہ ﷺ کے چہرے پہ ڈالی ہے

عائشہؓ وہ عورت ہے جو امت مسلمہ میں سب سے بڑی عالمہ ہے

عائشہؓ وہ عورت ہے جس نے پیغمبر ﷺ سے 2210 روایات نقل کی ہیں

عائشہؓ وہ عورت ہے جس سے پیغمبر ﷺ کے چار ہزار سے زیادہ صحابہؓ شاگرد بنے ہیں

---

(۱) لما توفيت خديجة نزل جبريل بصورة عائشة في سرقة من حرير فقال يا محمد هذه زوجتك في الآخرة عوض من خديجة ... كنز العمال ج [illegible] ص [illegible] رقم [illegible]

عائشہؓ وہ عورت ہے ...... جس کو اللہ تعالیٰ نے تقدس وعظمت اور مقام عطا کیا تھا ...... کہ بی بیؓ کہتی تھی ...... كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ صَدْرِيْ فِيْ نَحْرِيْ فِيْ حَجْرِيْ

جب پیغمبر ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے گود میری تھی ...... باری میری تھی ...... سینہ میرا تھا گھر میرا تھا ...... (۱)

عائشہؓ وہ عورت ہے ...... جو پیغمبر ﷺ کے وصال کے بعد حضور اکرم ﷺ کے مدرسہ اصحاب صفہ ﷺ کی مہتممہ بنی ...... انتظام اور اہتمام سنبھالا عائشہ صدیقہؓ نے پیغمبر ﷺ کی جدائی کے بعد پینتالیس سال تک زندہ رہ کر اس مدرسے کا اہتمام کیا ...... روزانہ دو سو طلباء کی رہائش اور خوراک کا انتظام کرتی تھیں

عائشہؓ وہ عورت ہے ...... جو قرآن کی سب سے بڑی معلمہ ہے

عائشہؓ وہ عورت ہے ...... جو قرآن کی سب سے بڑی مفسرہ ہے

عائشہؓ وہ عورت ہے ...... جس نے پیغمبرؐ کی آدھی زندگی ...... خلوت کی زندگی علیحدگی کی زندگی ...... راز کی زندگی ...... پوری امت کے سامنے پیش کی ہے

عائشہ صدیقہ وہ عورت ہے ...... کہ قیامت کے دن پیغمبر ﷺ جس کے حجرے سے اٹھیں گے۔

عائشہؓ وہ عورت ہے ...... جس کی پاک دامنی کے لئے عرش سے قرآن اترا تھا ...... اس عورت کا انتقال بھی رمضان المبارک کی سترہ تاریخ کو ہوا تھا عائشہ کوئی عام خاتون نہیں۔

امیر شریعت کا قول:

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا ایک جملہ کہہ دیتا ہوں ...... یوسف علیہ السلام پر تہمت لگی

---

(۱) [illegible] فی بیتی وفی یومی وبین سحری ونحری [illegible] ص ۸۲۲ ج ۲ [illegible] ج ۲

Scanned with CamScanner

بچے نے گواہی دی مریم پر تہمت لگی ..... تو حضرت عیسیٰ چھوٹے بچے تھے ..... انہوں نے گواہی دی ..... جب پیغمبرا کی عزت کی باری آئی ..... اللہ نے عرش سے قرآن اتارا بخاری مرحوم کہتے تھے ..... چاہتے بچوں سے گواہی دلوا دیتے ..... اللہ چاہتے کوئی اور طریقہ استعمال کرتے اللہ چاہتے ..... پیغمبرا کے دل پہ القا کر دیتے ..... اماں عائشہؓ بھی کہتی ہے ..... جب مجھ پہ ظالموں نے الزام اور یہ تہمت لگائی ایک مہینہ تک روتی رہی ..... بی بی کہتی ہیں ..... دوراتیں ایک دن ایسے آئے میں نے نیند کا سرمہ نہیں ڈالا سرمہ جو آنکھ میں ڈالا جاتا ہے ..... وہ ذرا سا ہوتا ہے ..... کیا مطلب میری آنکھ بھی نہیں جھپکی دوراتیں ایک دن مسلسل اتنی روئی ..... کہ میری آنکھوں کے آنسو خشک ہو گئے ..... باپ نے کہہ دیا ..... عائشہؓ اٹھ میرے گھر سے چلی جا ..... میں پیغمبرا کو جا کر کیا جواب دوں؟ امی جواب نہیں دیتی ..... پیغمبرا خاموش ہو جاتے ..... کوئی گفتگو نہیں کرتے ..... حقیقت یہ ہے تاریخ میں ایسا المناک سانحہ کسی عورت کے ساتھ پیش نہیں آیا ..... جواماں عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ پیش آیا ..... منافق ہیں ..... کہ مدینہ میں الزام لگا رہے ہیں ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم بے تابی کے عالم میں ہیں۔

عفت عائشہؓ کا ڈنکہ:

بالآخر پیغمبر ﷺ یاروں سے پوچھتے ہیں ..... کیا کروں ..... صدیقؓ کیا کروں ..... سر جھکا کر جواب دیا ..... میری تو بیٹی ہے ..... میں کچھ نہیں کہتا ..... جو آپ کا فیصلہ ہو ..... مجھے قبول ہے ..... عثمانؓ کیا کروں کہا ..... محبوب میں تو اتنا جانتا ہوں ..... ایک دفعہ آپ مسجد میں تشریف لائے تھے ..... آپ کے جوتے مبارک کے تلوے پہ تھوڑی سی تھوک یا گلی میں پڑی غلاظت لگی ہوئی تھی ..... جبرائیلؑ نے روک دیا تھا ..... کہ آپ مسجد میں نہ جائیں ..... جوتا باہر اتار دیجئے ..... جو خدا آپ کے قدموں میں ایسا جوتا برداشت نہیں کرتا وہ اللہ آپ ﷺ

کے بستر پر ناپاک بیوی بھی برداشت نہیں کرتا علیؑ تو بتا میں کیا کروں ؟حیدرؓ نے دو جواب دیئے ایک جواب دیا۔۔۔ اللہ کے رسول ﷺ آپ اتنے پریشان کیوں ہیں اگر آپ آزردہ خاطر ہیں تو آپ چھوڑ دیں آپ کو بیویوں کی کوئی کمی نہیں جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی کے لئے جملہ کہا تھا دوسرا حسین جواب یہ دیا کہا آقا میں نے تو آپ کو قریب سے دیکھا ہے آپ کے اس پاک جسم پر کبھی ناپاک مکھی نہیں بیٹھی جو خدا محمد ﷺ تیرے پاکیزہ وجود پہ گندی مکھی نہیں بیٹھنے دیتا تیرے پاک بستر پر ناپاک بیوی کو بھی نہیں آنے دیتا یہ کیسے ہوسکتا ہے۔۔۔ بیوی آپکی ہو اور گندگی ہو یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔ فرمایا عمر تو بول وہی عمر ہے جو زمین پہ بولتے تھے آسمان سے قرآن بن کر آتا تھا۔۔۔ 28یا32ایسے مقام ہیں کہ زمین پر عمرؓ نے کہا آسمان سے قرآن بن کر آیا۔

کہا محبوب ﷺ میں نے نہیں بتانا پہلے آپ ﷺ ایک سوال کا جواب دیں حضور ﷺ نے فرمایا۔۔۔ عمر بولو کیا سوال ہے عرض کیا یہ بتائیں میری اماں عائشہؓ سے نکاح آپ نے خود کیا تھا یا اللہ کے حکم سے کیا تھا گفتگو کرنے کا کیا انداز تھا۔۔۔ فرمایا نکاح تو دور کی بات ہے میں تو اپنی مرضی سے بولتا بھی نہیں۔۔۔ اللہ کی وحی سے بولتا ہوں

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی

رب کا حکم تھا۔۔۔ اگلا جملہ سنئے فاروق کہنے لگے۔۔۔ پھر آقا آپ کو کیا ضرورت ہے پریشان ہونے کی جس خدا نے آپ کے ساتھ عائشہؓ کا عقد کر کے آپ کے نکاح میں بھیجا ہے عائشہؓ کو آپ کے گھر سے نکالنے کا اس اللہ کو حق ہے۔۔۔ عائشہؓ کے متعلق کسی سے سوال نہ کیجئے یہ رب کے حوالے کیجئے جو بھیج رہا ہے۔۔۔ وہ نکالے اگر اللہ نہیں نکالتا تو آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں میرے آقا فرماتے ہیں عمر کے جملوں

Scanned with CamScanner

ے میرے دل پہ ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی ہے میں مطمئن ہوگیا حضور اکرم ﷺ اٹھ کر میرے پاس آئے تو بی بی کہتی ہیں میں حضور ﷺ کے پاس بیٹھ نہیں سکتی تھی میں اٹھ کر اپنی اماں کے پاس چلی گئی۔

عائشہ صدیقہؓ اللہ کی عدالت میں:

اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے بلوایا پوچھا عائشہ کیا کر رہی تھی ؟ فرمایا جب ہائی کورٹ نہ سنے تو سپریم کورٹ میں اپیلیں درج کرانی پڑتی ہیں ...... اللہ کے حبیب اس دربار میں اپیل درج کر کے آئی ہوں ...... وہاں پر دائر کرا کر آئی ہوں ...... جہاں وہ خود اللہ فیصلہ کرے گا ...... اماں کہتی ہیں میں نے کیا دیکھا کہ اچانک پیغمبر ﷺ کے جسم پر کپکپی سی طاری ہوئی ...... پیشانی سے پسینہ موتیوں کی طرح ٹپکنے لگا ...... اور حضور ﷺ نے اپنے چہرے پر چادر ڈال کر سر نیچے کر لیا ...... یہ وحی کے آنے کا انداز ہوتا تھا ...... اور جب وحی اتری اماں کہتی ہیں ...... میرے ابو رو رہے تھے میری ماں بھی پریشان تھی میرا دل پھٹتا تھا ...... پتہ نہیں کیا ہوتا ہے ...... فرمایا جب رسول اللہ ﷺ نے چہرے سے کپڑا ہٹایا نبوت کا چہرہ ایسے کھل کھلا رہا تھا ...... جیسے پھول کھلا ہوا ہوتا ہے

برائت عائشہؓ کا اعلان:

حضور ﷺ نے فرمایا ...... عائشہؓ مبارک ہو ...... اللہ نے تیری برائت کا اعلان عرش سے کیا ہے ...... اللہ نے اٹھارہ آیتیں قرآن میں اتاری ہیں ...... جب تک قرآن رہے گا ...... اللہ کا بیان رہے گا ...... عائشہؓ تیری عفت اور پاکدامنی رہے گی ...... یہاں پر عطاء اللہ شاہ بخاری کا جملہ ہے ...... اللہ نے عرش سے اتر کر عائشہؓ کا وکیل صفائی بن کر عائشہؓ کی گواہی دی ...... جس کی رب صفائی دے ...... اس پر کسی اوباش اور بدمعاش کو طعن و تشنیع کرنے کا کوئی حق نہیں ...... حضرت عائشہؓ کی والدہ نے کہا ...... اٹھ بیٹی ...... رسول اللہ ﷺ کا شکریہ ادا کر ...... دیکھ تیری

Scanned with CamScanner

برائت کا اعلان ہو چکا ہے کہا امی میں اس کا شکریہ ادا کروں جن کے گھر سے میں آنسو بہاتی آئی ہوں پہلے اس رب کا شکریہ نہ ادا کروں جس نے عرش سے اتر کر میری پاکدامنی کا اعلان کر دیا پہلے اس کا شکریہ ادا کروں گی پھر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کروں گی پہلے اللہ کا حق ہے پھر رسول اللہ ﷺ کا حق ہے اماں عائشہ کا انتقال بھی اس مہینے میں ہوا تھا بات دور چلی گئی حضور اکرم ﷺ نے اماں عائشہ کا دوپٹہ دیا کہ علی اس کو بدر کے میدان میں لہراؤ اس کا نتیجہ تھا بدر فتح ہوا۔

وفات رقیہ بنت رسول ﷺ:

حضور ﷺ جب بدر سے واپس آ رہے تھے اس دوران حضرت سیدہ رقیہ حضور کی صاحبزادی سخت بیمار تھیں حضور ﷺ نے فرمایا عثمانؓ تو بدر میں نہ جا تو رقیہؓ کی حفاظت کر تو رقیہ کی تیمارداری کر وہ تیری بیوی ہے تو یہاں پر رہ عثمانؓ نے کہا اللہ کے رسول یہ پہلا غزوہ ہے اس سے محروم ہو جاؤں گا فرمایا میں محمد وعدہ کرتا ہوں اللہ بھی تیرا نام شرکاء بدر میں لکھے گا میں بھی تیرا نام شرکاء بدر میں لکھ رہا ہوں اور جب حضور واپس آئے مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو ایک صحابی نے اعلان کیا کہ مسلمانو مبارک ہو بدر فتح ہو چکا ہے مسلمان کامیاب ہو چکے کفار مارے گئے دشمن گرفتار کیے گئے یہ ستر کافر گرفتار ہو کر آئے ہیں جب یہ اعلان ہو رہا تھا اس وقت حضرت رقیہ کو جنت البقیع کے قبرستان میں دفن کیا جا رہا تھا (۱)

رسول اللہ ﷺ کو بیٹی کی جدائی کا صدمہ:

حضور ﷺ جب مدینہ میں آئے پہلے صحابی جو ملا وہ اسامہ بن زید تھے اس سے حضور ﷺ نے پہلی بات یہ پوچھی کہ میری رقیہ کا کیا حال ہے؟ کہا اللہ کے رسول رقیہ تو اللہ کو

---

(۱) سیرت مصطفی ص ۳۶۷ ج ۳

Scanned with CamScanner

پیاری ہو چکی ہیں فرمایا اب کہاں ہے؟ کہا محبوب تجہیز وتکفین کر کے قبرستان میں دفن کرنے گئے تھے عثمان ابھی وہاں پر کھڑے ہیں فلاں فلاں صحابہ وہیں کھڑے ہیں اور دفن کر رہے ہیں اس صحابی نے کہا کہ میں نے یہ آوازسنی تو خوشی میں آیا کہ مسلمانوں کی کامیابی کی خبر سن کر یہ واقعہ بتاؤں حدیث میں آتا ہے کہ حضور گھر نہیں گئے مسجد نبوی میں نہیں گئے نبوت کی آنکھوں میں آنسو تھے حضور اسید ھے جنت البقیع میں گئے تو اس وقت سیدہ رقیہ سلام اللہ علیہا کی قبر بند کر دی گئی تھی کہا گیا کہ آقا چہرہ دیکھنا ہو تو کھولیں فرمایا مردے کو دفن کرنے کے بعد اس قبر کو کھولنا نہیں چاہئے میں اپنی بیٹی کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں، رقیہ بیٹی محمد تجھے خدا کے حوالے کر کے گیا تھا اب قیامت کے دن اللہ کے ہاں ملاقات ہوگی۔

حدیث میں آتا ہے حضور کی آنکھوں میں آنسو تھے بڑی دیر تک حضور قبرستان میں بیٹھ کر روتے رہے۔

چھوٹی بیٹی فاطمہ حضور ﷺ کے ساتھ بیٹھی تھیں فاطمہؓ کی آنکھوں میں آنسو تھے حضور ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا کپڑا تھا جس سے حضور ﷺ فاطمہ کے آنسو پونچھتے تھے اس قدر فاطمہ اپنی بہن کی جدائی پہ روئی حضرت فاطمہ کے آنسوؤں سے حضور ﷺ کا رومال تر ہو گیا۔

وہاں پہ حضور ﷺ نے مغفرت کی دعا کی میں اتنی بات ضرور کہوں گا کہ پیغمبر نے دین کیلئے کتنی تکالیف برداشت کیں بیٹی بیمار ہے نبی چھوڑ چکے ہیں وہاں بیٹی رخصت ہو چکی ہے دفن ہو چکی ہے پیغمبر نے چہرہ نہیں دیکھا سب کچھ اللہ کے حوالے کر دیا لیکن جہاد سے منہ نہیں موڑا بدر کو نہیں چھوڑا مسلمانوں کی کامیابی اس میں ہے کہ جب تک مسلمان جہاد میں کامیاب نہیں ہوئے پیغمبر ایک قدم بھی پیچھے آنے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔

Scanned with CamScanner

اعتکاف کی اہمیت:

اب ایک بات کہنا چاہتا ہوں...... اعتکاف رمضان المبارک کی عبادت میں سے ایک خاص اور بہت بڑی عبادت ہے...... اعتکاف کیا ہے سمجھانے کیلئے کہتا ہوں...... محب اپنے محبوب کے دروازے پر جا کر گڑ گڑا کے بیٹھ جائے...... نہیں اٹھتا...... پڑا ہوا ہوں...... جب تک آپ مجھ سے راضی نہیں ہوتے اس وقت تک میں یہاں سے نہیں جاتا...... جب کوئی کسی کے دروازے پہ ڈیرہ ڈال کر ہی بیٹھ جائے اٹھے ہی نہ مالک کہتا ہے آیا ہی ہے کچھ دے دوں...... مانگ رہا ہے کچھ عطا کر ہی دوں دوستو پھر دینے کا وعدہ اللہ نے کیا ہے۔

اعتکاف کا اجر:

اور اللہ کے پیغمبر ﷺ نے فرمایا...... جو شخص اعتکاف کر لیتا ہے...... اللہ اس کو دو پروانے عطا کر دیتے ہیں...... ایک پروانہ اس کو یہ ملتا ہے کہ...... یعتکف الذنوب...... اللہ اس کے تمام گناہ دھو دیتے ہیں...... رب کہتے ہیں میرے در پہ آ ہی گیا ہے...... اب جب مجھ سے جائے گا تو پاک کر کے بھیجوں گا...... اس کے وجود پر کوئی گناہ باقی نہیں رہنے دوں گا...... اور دوسرا حضور ﷺ نے فرمایا باہر جو لوگ جتنی نیکیاں کرتے ہیں...... کوئی باہر جنازے میں شریک ہوا ہے۔ کوئی باہر کسی مریض کی عیادت کرنے گیا ہے...... کوئی باہر کسی تبلیغی پروگرام میں شریک ہوا ہے...... جو لوگ مسجد میں اعتکاف کرتے ہیں...... ان کو اللہ تعالیٰ ان تمام نیک کام کرنے کا اجر عطا فرما دیتے ہیں...... اعتکاف کتنی بڑی نعمت ہے؟ پیغمبر ﷺ نے فرمایا ایک دن کے اعتکاف سے بندے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ ہو جاتا ہے...... ایک خندق کا فاصلہ زمین و آسمان کے برابر ہوگا...... اللہ اس کو جہنم سے دور کرتے ہیں (۱) اور جو دس دن خدا کے گھر میں بیٹھ جائے اس کو ضرب دے کر حساب

---

(۱) عن عبد اللہ ابن عباس الترغیب والترھیب مترجم ص ۳۲۵ ج ۲

اگالینا کہ اللہ اس کو کتنا جہنم سے دور کریں گے یہ بڑی سعادت کی بات ہے کہ اس مہینہ میں جس مسلمان کو نصیب ہو جائے دیکھیں طبائع میں انقلاب چلے کے بعد آتا ہے عام طور پر حدیث میں ہے چالیس دن تواتر کے ساتھ نماز پڑھنے پر اللہ تعالیٰ اس کو دو پروانے عطا کرتے ہیں ایک جہنم سے نجات کا اور دوسرا نفاق سے بری ہونے کا۔

چلہ کی حکمت:

دیکھیں ہم روزے کتنے رکھتے ہیں تیس یوم یا انتیس یوم یہ چالیس کیوں نہیں؟ اس پر غور کریں ایک تو اس لئے جو کام چالیس دن تک کیا جائے وہ آدمی کی طبیعت بن جاتی ہے عادت بن جاتی ہے پھر اس کو برداشت کرنا آسان ہو جاتا ہے روزہ طبیعت بنانے کے لئے نہیں نماز یومیہ فرض ہے روزہ سال میں ایک مہینہ فرض ہے نماز انسان کے لئے غذا کی حیثیت رکھتی ہے روزانہ کھائی جاتی ہے روزے کی حیثیت مسلمان کے لئے دوائی ہے۔

وہ ایک مدت تک کھائی جاتی ہے اگر چالیس دن مسلسل اس کو کھالیں عادت بن جائے تو عبادت کی لذت ختم ہو جائے گی اس لئے حکم دیا گیا تیس دن کے اندر اس کو ختم کر دیا جائے لیکن جو آخری دس دن ہوتے ہیں وہ بیس کے برابر ہوتے ہیں روزہ تو تیس دن رکھو آخر دس دن اعتکاف کرو آخری دس دنوں میں راتوں کو جاگو آخری دس راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو آخری دس دنوں میں عبادت زیادہ کرو اتنی پہلے بیس دنوں میں محنت نہیں جتنی آخری دس دنوں میں حکم دیا گیا تو محنت کے لحاظ سے یہ تیس دن بھی چلے کے برابر ہو جاتے ہیں گویا آپ اللہ کے راستے میں چلہ لگا لیتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اعتکاف جیسی نعمت عظمیٰ کی دولت بے بہا سے مالا مال

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت محفوظ ہیں

نام کتاب .... خطبات ندیم (دوم)
از افادات .... خطیب اسلام حضرت مولانا عبدالکریم ندیم
ترتیب اول .... مولانا شبیر حیدر فاروقی
معاون .... حافظ مختار الحسن
اشاعت دوم .... 6 نومبر 2004
تعداد .... 1100 صفحات 400
قیمت 250

سٹاکسٹ

مکتبہ مدنیہ بالمقابل مدینہ مسجد ماڈل ٹاؤن بی بھاولپور

03017512074 03004944562

ملنے کے پتے

- مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
- المیزان پبلشرز اردو بازار لاہور
- مکتبہ خلیل اردو بازار لاہور
- مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
- مکتبہ الحسن حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
- مکتبہ العائشہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
- مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
- مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
- مجیدیہ کتب خانہ بیرون بوہر گیٹ ملتان
- ادارہ اشاعت الخیر ملتان
- مکتبہ صفدریہ جوہر چوک راولپنڈی
- مکتبہ عثمانیہ کمیٹی چوک راولپنڈی
- مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی
- اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی۔
- مکتبہ العارفی ستیانہ روڈ فیصل آباد
- اشرفی کتب خانہ کراچی
- دار الاشاعت اردو بازار کراچی ادارۃ المعارف احاطہ دار العلوم کراچی

اجمالی فہرست خطبات ندیم دوم

Scanned with CamScanner

انتساب

میں اپنی اس حقیری کاوش خطبات ندیم جلد دوم کا
انتساب بڑی عاجزی وانکساری کے ساتھ اس شخصیت کے
نام کرتا ہوں۔ جو ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسانیت کیلئے راہ ہدایت
کا ذریعہ بنے۔ اور اس وقت پورے عالم اسلام کی نظریں ان کا طواف
کرتی ہیں۔ اور اس وقت بھی سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں لوگ ان کی
خانقاہ سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

............اس خانقاہ سے میری مراد........
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف ہے۔

............اور اس عظیم شخصیت سے مراد............
میرے پیر ومرشد پیر طریقت رہبر شریعت عارف باللہ ولی کامل
خواجہ خواجگان۔ حضرت قبلہ خواجہ خان محمد کندیاں شریف والے ہیں۔
اللہ رب العزت ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔
آمین ثم آمین

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین ٹیلیگرام چینل

Scanned with CamScanner

تفصیلی فہرست عنوانات خطبات ندیم دوم

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

خطبات ندیم ابن عبدالکریم ندیم محمد احمد ندیم کی نظر میں

حضرت والد محترم کے تعلق داروں میں ایک نام مولانا شبیر حیدر فاروقی کا بھی ہے جو بہت ہی قابل اور علماء اور طلباء کے حلقہ میں محبوب ہیں مولانا شبیر احمد فاروقی بہت ہی باصلاحیت اور قلب سلیم کے مالک ہیں انہوں نے حضرت والد محترم کی کتب کی ترتیب وطباعت کا انتظام کر رکھا ہے۔ اور الحمد للہ بہت ہی اچھے انداز میں اس کو نبھاتے رہیں گے میری دلی دعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا شبیر حیدر فاروقی اور باقی حضرات جو اس کار خیر میں مصروف ہیں صحت وعافیت سے رکھے۔

Scanned with CamScanner

کلمات الکریم

ابو محمد عبد الکریم ندیم

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین ٹیلیگرام چینل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبات ندیم عزیزی محترم مولانا شبیر حیدر فاروقی کی محنت وکاوش کا ایک حسین شاہکار ہے......موصوف اس سے قبل جواہرات فاروقی شہید کی تین جلدیں اور خطبات ندیم کی پہلی جلد ترتیب دے چکے ہیں......اسکے علاوہ پہلے انہوں نے ایک معلومات کا خزینہ بھی ترتیب دیا تھا......موصوف ضلع ملتان تحصیل جلالپور پیروالہ کے ایک دھی پس ماندہ علاقہ موضع دیپال کے رہائشی ہیں...... جہاں کسی سواری پہ سوار ہو کر پہنچنے کا راستہ بھی نہیں...... مگر علم کی دنیا کی بدولت اپنے بزرگوں کی نسبت سے تالیف کے میدان میں انکا نام صرف پاکستان میں ہی نہیں...... بلکہ عربی اور غربی ممالک میں اس نوعمری اور طالب العلمی کے زمانہ میں شہرہ آفاق بن چکا ہے...... اللہ تعالیٰ موصوف کو اخلاص وللھیت سے اپنے مشن میں کامیاب فرمائے......آمین ثم آمین۔

گذشتہ چند سالوں سے پاکستان میں دینی کتب کی دنیا میں خطبات کا ایک بہترین اور کثیر ترین اضافہ ہوا ہے...... ہر خطیب کے مداح نے اپنے محبوب خطیب کے خطبات کو مرتب کیا ہے۔ بلکہ ہر مرتب کا ذوق خطیب کے خطبات کی ترتیب سے واضح ہوتا ہے۔ عزیزی مولانا شبیر حیدر فاروقی سلمہ اللہ نے اپنے آئیڈیل خطیب مؤرخ اسلام محقق وقت ترجمان اہل حق شہید ناموس صحابہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید کے جواہرات کو جمع کرنے کے لئے قلم اٹھایا۔ تقدیر کا فیصلہ اٹل ہوتا ہے۔ علامہ فاروقی شہید نے جام شہادت نوش فرمایا......تو عزیزی موصوف کا قلبی تعلق بندہ سے بفضلہ تعالیٰ ہوا......اسی کا نتیجہ ہے کہ

پہلا خطبات فاروقیہ جلد اول صرف ایک سال [illegible]
ایک مرتبہ اور [illegible] شائع ہوکر قبول خاص و عام حاصل ہو چکی ہے [illegible]
کی کاوش مکمل کی ہے [illegible] راقم الحروف تحدیث نعمت کے طور پر تحریر کر رہا ہے [illegible]
ماضی قریب میں ان اہم اکابر علماء کی صحبت میسر آئی ...... ان میں امام اہلسنت [illegible]
حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری مرحوم کے بعد وکیل اسلام حضرت علامہ فاروقی شہید کی
ذات والا صفات ہے ...... بلکہ زمانہ طالب علمی میں بندہ نے جامعہ فاروقیہ کراچی میں
حضرت شہید سے تاریخ کے اسباق بھی تبرکاً پڑھے ...... شاید یہی نسبت عزیزی مولانا شبیر
حیدر فاروقی کو پسند آ گئی ہے ورنہ ...... من آنم کہ من دانم ...... میرے خطبات میں کوئی
جدت نہیں ...... بلکہ اکابر کا خوشہ چین ہونے کے ناطے انہیں کی باتیں عام فہم سلیس اور سادہ
زبان میں عرض کرتا ہوں ...... مزید یہ کوشش ہوتی ہے ......(1) تقریر میں نہ اپنا وقت ضائع
کیا جائے اور نہ سامعین کا وقت بے کار بنایا جائے ......(2) یہ بھی کوشش ہوتی ہے ...... کہ
جس موضوع پر گفتگو ہو صرف اور صرف اسی پر ہی سیر حاصل کلام ہو ......(3) نیز جس بات
کو حق سمجھا جائے اور سچ سمجھا جائے اسے چھپایا نہ جائے ......(4) اپنے اکابر و اسلاف کے
مسلک سے ہٹ کر کوئی نئی تحقیق نہ کی جائے ......(5) اکابر کے باہمی اختلاف میں نزاع کا
اضافہ نہ کیا جائے ...... بلکہ اعتدال سے احترام بحال رکھتے ہوئے کلام کیا جائے ......(6)
فرق باطلہ کی تردید میں قرآن و سنت کے ساتھ عقلی دلائل بھی بیان ہوں ......(7) موصوف
کے ترتیب شدہ خطبات اکثر وہ ہیں ...... جو اکابر کی علماء اور شیوخ حدیث کی موجودگی میں
ہوئے ہیں ...... گویا کہ انکے مصدقہ ہیں ......(8) یہ تقاریر، باوضو، درود شریف کی تلاوت
سے کی گئی ہیں ......(9) بندہ نے کہیں اپنی رائے قائم کرنے کی کوشش نہیں کی۔
(10) ان تمام چیزوں کے ساتھ اپنے اسلاف کی زیارت اور خدمت کو ہمیشہ اپنا شعار بنایا
ہے۔

Scanned with CamScanner

دلی دعا ہے...... کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی اس کاوش جمیلہ اور مساعی عظیمہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما کر بندہ اور مولانا موصوف کے تمام معاونین، متعلمین قارئین کے لئے ذریعہ نجات بنائے آمین، ثم آمین...... نیز انسان مرکب من الخطاء والنسیان ہے...... تحریر، تقریر میں کوئی بات خلاف شریعت ہو...... یا حقیقت کے منافی ہو یا کوئی غلطی ہو تو مرتب کے پتہ پر اطلاع دیکر ممنون ومشکور ہوں...... تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کی جا سکے...... اس کتاب کی اشاعت میں سب سے بڑی سعادت کی بات یہ ہے ...... کہ اسکی تکمیل واشاعت رمضان المبارک کے بابرکت وباعظمت مہینہ میں ہے...... دلی دعا ہے...... کہ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو خطبات کی دنیا میں وہ قبولیت دے...... جو رمضان المبارک کو باقی مہینوں پر حاصل ہے۔

حسبنا اللہ نعم الوکیل۔ نعم المولیٰ و نعم النصیر۔ صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و الہٖ و بارک وسلم۔

ناظم، مجلس علماء اہل سنت پاکستان

خطیب جامع مسجد غلہ منڈی خانپور ضلع رحیم یار خان

مدیر [illegible] جامعہ امداد العلوم [illegible] آباد خانپور پاکستان

شمع اولین

مولانا شبیر حیدر فاروقی

اللہ تعالیٰ کے ان گنت احسانوں میں سے سب سے بڑا احسان یہ ہے...... کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی مقدس ترین ہستی کو بھٹکی ہوئی انسانیت کی اصلاح کیلئے مبعوث فرمایا انہوں نے آ کر بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہ راست پر لانے کیلئے ظالمین کی قید و بند اور صعوبتوں کو برداشت کیا۔

کبھی ان کو کوہِ صفا پر کھڑے ہو کر ظالمین کے طعنے اور ستمگروں کے ستم برداشت کرتے دیکھا گیا۔

کبھی ان کو شعبِ ابی طالب میں محصوری اور فقر و فاقہ کے لمحات گزارتے دیکھا گیا۔

کبھی ان کو سرزمین مکہ پر کوڑے کرکٹ کے انبار برداشت کرتے ہوئے دیکھا گیا۔

کبھی ان کو طائف کی گلیوں میں چند اوباش لڑکوں کے ہاتھوں میں گلے میں رسیاں ڈال کر گھسیٹتے ہوئے دیکھا گیا۔

کبھی ان کو جبل احد کے دامن میں دندان مبارک شہید کرواتے ہوئے دیکھا گیا۔

کبھی ان کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارہ ٹکرے ہوتے ہوئے دیکھے گئے۔

کبھی ان کے آنسو بارش کی طرح برستے دیکھے گئے۔

کبھی انکے ٹخنے مبارک لہو سے رنگین دیکھے گئے ہیں...... باوجود اس کے کہ اگر وہ فرشتوں سے کہہ دیتے تو سرعام بے عزتی کرنے والوں کا نام و نشان تک نہ رہتا...... لیکن انہوں نے ستمگروں کے ستم اور ظالمین کے ظلم سہہ کر بھی ستمگروں کو دعائیں دیں...... یہ سب ظلم و ستم برداشت کئے...... لیکن بھولی بھالی امت کو بغیر اصلاح کے نہیں چھوڑا...... اور

Scanned with CamScanner

امت کی اصلاح ایسی کی کہ دنیا آج تک اس کی مثال لانے سے قاصر ہے......اور اپنی راہ راست سے بھٹکی ہوئی امت کو ایسے قیمتی مشاہیر سے نوازا ......کہ جن کی مثال دیگر مذاہب (یعنی مذاہب باطلہ) میں ملنا مشکل ہے......اس اعتبار سے حضرات صحابہ کرام ﷡ صف اوّل کے سپاہی ہیں......جن میں سے ہر ایک صحابی اصحابی کاالنُّجُوم کا مصداق یعنی چمکتے ستاروں کی مانند ہیں......جس کی روشنی میں چلنے والے اِھْتَدَیْتُمْ کی بشارت عظمیٰ سے ہمکنار ہوتے ہیں......اور رشد و ہدایت ان کے قدم چومتی ہے۔

جہاں اس ذات اقدس کا محمد مصطفیٰ ﷺ کو ہماری اصلاح کیلئے بھیجنا احسان ہے وہاں اس ذات اقدس کا یہ بھی احسان ہے......کہ اس نے امت محمدیہ میں حضرات صحابہ کرام ﷡ کے بعد ایسی ایسی ذی استعداد اور علمی شخصیات بھی صفحہ ہستی پر رونق افروز کیں کہ جنہوں نے سرزمین خداوندی میں ایسے ایسے جلیل القدر شخصیات چھوڑیں......کہ جنہوں نے قال اللہ و قال رسول کی صدائیں بلند کرتے کرتے اپنی پوری زندگی بسر کر دی......ان مقدس ہستیوں نے محمد مصطفیٰ ﷺ کا درس لیے ہوئے محمد مصطفیٰ ﷺ اور عظمت صحابہ ﷡ پر اس وقت صدائیں بلند کیں...... جب ہر سو اندھیرا ہی اندھیرا تھا اور عظمت مصطفیٰ اور حب صحابہ کرام ﷡ کافور ہونے والی تھی۔

ذرا اس قدر انگریز کی کرسئ قیادت و حکومت پر براجمان ہونے کے بعد کے زمانے پر نظر دوڑائیں......تو علماء، وصوفیاء برسرعام قتل کیے گئے ......اور موت کے شکنجوں میں کسے گئے ......اسلامی مراکز و عبادت گاہیں ویران اور مسمار کی گئیں......خدا کا نام لیوا ایک بھی نہ بچا تھا ......تو خوف ستم جو خلق کے اندر ہی دبارہ جاتا ہر طرف دین سے بے زار لوگ ہی نظر آتے......دور دور تک علم سے وابستگی رکھنے والا دکھائی نہ دیتا ......بس ایک اندوہ ناک سراسیمگی کا عالم تھا۔ایسے ماحول میں علمائے دیوبند نے حق کی آواز بلند کی ...... انسانی آبادی کو دین محمدی ﷺ سے قریب کیا ......انہیں اسم محمد ﷺ اور عظمت صحابہ کرام ﷡ سے

Scanned with CamScanner

امت کی اصلاح ایسی کی کہ دنیا آج تک اس کی مثال لانے سے قاصر ہے......اور اپنی راہ راست سے بھٹکی ہوئی امت کو ایسے قیمتی مشاہیر سے نوازا ......کہ جن کی مثال دیگر مذاہب (یعنی مذاھب باطلہ) میں ملنا مشکل ہے......اس اعتبار سے حضرات صحابہ کرام ﷺ صف اوّل کے سپاہی ہیں......جن میں سے ہر ایک صحابی اصحابی کالنُّجوم کا مصداق یعنی چمکتے ستاروں کی مانند ہیں......جس کی روشنی میں چلنے والے اِهْتَدَيْتُمْ کی بشارت عظمیٰ سے ہمکنار ہوتے ہیں......اور رشد وہدایت ان کے قدم چومتی ہے۔

جہاں اس ذات اقدس کا محمد مصطفیٰ ﷺ کو ہماری اصلاح کیلئے بھیجنا احسان ہے وہاں اس ذات اقدس کا یہ بھی احسان ہے......کہ اس نے امت محمدیہ میں حضرات صحابہ کرام ﷺ کے بعد ایسی ایسی ذی استعداد اور علمی شخصیات بھی صفحہ ہستی پر رونق افروز کیں کہ جنہوں نے سرزمین خداوندی میں ایسے ایسے جلیل القدر شخصیات چھوڑیں......کہ جنہوں نے قال اللہ وقال رسول کی صدائیں بلند کرتے کرتے اپنی پوری زندگی بسر کردی......ان مقدس ہستیوں نے محمد مصطفیٰ ﷺ کا درس لیے ہوئے محمد مصطفیٰ ﷺ اور عظمت صحابہ ﷺ پر اس وقت صدائیں بلند کیں...... جب ہر سو اندھیرا ہی اندھیرا تھا اور عظمت مصطفیٰ اور حب صحابہ کرام ﷺ کافور ہونے والی تھی۔

ذرا اس قدر انگریز کی کرسئی قیادت وحکومت پر براجمان ہونے کے بعد کے زمانے پر نظر دوڑائیں......تو علماء، وصوفیاء برسر عام قتل کیے گئے ......اور موت کے شکنجوں میں کسے گئے ......اسلامی مراکز وعبادت گاہیں ویران اور مسمار کی گئیں...... خدا کا نام لیوا ایک بھی نہ بچا تھا ......تو خوف ستم جو خلق کے اندر ہی دبارہ جا تا ہر طرف دین سے بے زار لوگ ہی نظر آتے...... دور دور تک علم سے وابستگی رکھنے والا دکھائی نہ دیتا......بس ایک اندوہ ناک سراسیمگی کا عالم تھا۔ایسے ماحول میں علمائے دیوبند نے حق کی آواز بلند کی ...... انسانی آبادی کو دین محمدی ﷺ سے قریب کیا ......انہیں اسم محمد ﷺ اور عظمت صحابہ کرام ﷺ سے

Scanned with CamScanner

واقف کرایا ملک کے گوشے گوشے میں سیرت النبی وعظمت صحابہ ؓ کے جلسے کئے...... کانفرنسیں بلائیں اور دین سے بیزار لوگوں کو دین داری کا سبق دیا...... نبی کریم ﷺ کے اوصاف وکرداراوران کی سیرتوں سے آگاہ کرایا ......اسی طرح رفتہ رفتہ ملک کی ہر آبادی کو عشق رسول سے سرشار کرڈالا اور کائنات انسانی کو محسن انسانیت اور صحابہ کرام ؓ کا دیوانہ بنا ڈالا...... یہ بات زبانی نہیں تاریخی مشاہدہ ہے......اور حقیقت کی ترجمانی ہے ......اور آج بھی علمائے دیوبند جب کہ اس وقت بھی ان گنت تعداد میں دنیا کے چپے چپے میں پھیلے ہوئے ہیں ......تعلیمات رسول اور عظمت صحابہ ؓ کو عام کرنے میں فروتر ہیں۔ سیرۃ النبی وعظمت صحابہ کے مقدس عنوان پر کانفرنس منعقد کر کے عوام کو اسم محمد ﷺ اسوہ حسنہ وعظمت صحابہ ؓ اوران کی تعلیمات فرمودات سے آشنا کر رہے ہیں......اور ہر سو عشق نبی رحمت کی صدائیں اور عظمت صحابہ فضاؤں میں گونجتی نظر آرہی ہیں......اور امت مسلمہ کے ہادی عالم اوران کی کابینہ حضرات صحابہ کرام ؓ کی تعلیمات سے بے زاری کافور ہوتی جارہی ہے یہ سب انہیں حضرات کا دین ہے...... بالفاظ دیگر پوری دنیا خصوصا برصغیر پر علماء دیوبند کا یہ ایک بہت بڑا احسان ہے......ان میں سے عہد حاضر کی ایک نابغۂ شخصیت، شہسوار میدان خطابت غواص دریائے حقیقت منبع اسرار مرقع انوار خطیب اسلام حضرت مولانا عبدالکریم ندیم صاحب مدظلہ کی ذات اقدس بھی ہے......جنہوں نے خیر القرون کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انہی کی طرح دین کی خاطر دن رات کا انتھک سفر کر کے صعوبتیں برداشت کر کے بذریعہ تقریر لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی تبلیغ کی ......اور راقم الحروف بندہ ناچیز کو یقیناً ایک برس کا عرصہ بیت رہا ہے کہ خطباء اہلسنت کی ضرورت اور آئمہ مساجد اور کچھ ساتھیوں کے اصرار پر مولانا عبدالکریم ندیم مدظلہ کے جگہ جگہ بکھرے ہوئے موتیوں کو کتابی شکل میں لانے کیلئے قلم اٹھایا تھا ......اور اس محنت کے نتیجہ میں جلد اول پایۂ تکمیل کو پہنچی تھی ......اللہ کے فضل وکرم اور حضرت اقدس مولانا عبدالکریم ندیم صاحب مدظلہ کی خصوصی شفقت اور مخلص

Scanned with CamScanner

دوستوں کی دعاؤں کی بدولت نہایت ہی کم مدت میں تقریباً دو ایڈیشن چھپ کر ہاتھوں ہاتھ چل چکے ہیں ...... اور تیسرا ایڈیشن چھپنے کو تیار ہے ...... اور بندہ نے اس سلسلے کو آگے بڑھانے کیلئے قلم اٹھایا ہوا ہے ...... اور یہ کام اپنی منزل کی طرف کافی سفر طے کر چکا ہے اور حضرت بھی کمال درجہ کی شفقت اس معاملے میں فرما رہے ہیں ...... تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ دوستوں کی دعاؤں اور حضرت کی خصوصی توجہ کا ثمر ہے ...... اور انشاء اللہ چار ماہ کے خطبات یعنی محرم، صفر، ربیع الاوّل اور ربیع الثانی کے خطبات انشاء اللہ بہت جلد خطبات ندیم کی شکل میں قارئین کی نظر کرنے کی سعادت حاصل ہوگی ...... اور اس کے لئے خصوصی دعا کی بھی اپیل ہے ...... اور اس کے علاوہ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ کے تحت بندہ اپنے ان دوستوں کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہے ...... کہ جنہوں نے بندہ کو اس مجموعہ کی اشاعت کیلئے مفید مشوروں سے نوازا ...... ان میں سے بالخصوص برادر مکرم شہزادہ اہلسنت مقرر شعلہ بیان حضرت مولانا عثمان بیگ فاروقی صاحب کے ساتھ لاہور کینٹ کے پروگرام میں جب اکٹھے بیان کرنے کا موقع نصیب ہوا ...... تو انہوں نے اسی جگہ پر کتاب کے مسودہ کو دیکھا ...... اور کمال درجے کی محبت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے قلم سے قیمتی کلمے تحریر کر دیے ...... ان کے علاوہ مولانا نور محمد شاہین میلسوی برادر مکرم ثنا خوان مصطفیٰ ﷺ عزیزی محمد سلیم مہر صاحب اور برادر مکرم غضنفر علی شاہین شیخوپورہ کا شکریہ ادا کرنا واجب سمجھتا ہوں ...... جنہوں نے اس مجموعہ کی اشاعت کیلئے مفید مشوروں سے نوازا ان حضرات کے علاوہ جنہوں نے بھی میرے ساتھ اس مجموعہ کی اشاعت کیلئے خصوصی تعاون کیا ہے اللہ سے دعا ہے ...... کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو اجر عظیم عطاء فرمائے ...... اور صاحب خطبات اور مرتب خطبات کیلئے یہی مجموعہ نجات کا سبب بنائے ...... آمین یارب العالمین۔

ر تاریخ تحریر ۸ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ مقام تحریر زکریا ایکسپریس دوران سفر از خانپور تا بہاولپور

Scanned with CamScanner

بے مثال خطابت

مولانا شبیر حیدر فاروقی

میرے دوستو......! اگر تاریخ پر نظر دہرائی جائے تو کائنات انسانی میں چشم فلک نے ایک ایسے وقت کو بھی دیکھا ہے......کہ جس وقت امام الانبیاء کائنات میں تشریف نہیں لائے تھے......تو پوری انسانیت معصیت کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں مبتلا تھی......اور پوری دنیا میں ظلمت ہی ظلمت تھی......اندھیرا ہی اندھیرا تھا ظلم وستم کا دور دورہ تھا......جور و جفا عام تھا......شراب نوشی اور زنا کاری معیوب نہ تھی......چوری اور ڈاکہ زنی پر فخر کیا جاتا تھا......انسان انسان کے خون کا پیاسا تھا......بچیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا......عورت حیوانوں جیسی زندگی گزارنے پر مجبور تھی......جس کی لاٹھی اسی کی بھینس کا قانون تھا......قبائلی لڑائیاں سالہا سال تک جاری رہتی تھیں......انتقام در انتقام کا سلسلہ چلتا رہتا تھا......اضطراب تھا......ظلم تھا......بدی کا راج تھا......بے حیائی کا غلبہ تھا......انسانیت کا چمکتا ہوا چراغ بجھنے کو تھا......کہ وہ رب جو خزاں میں بہار پیدا کرتا ہے......وہ رب جو ظلمت شب کے بعد نور سحر پیدا کرتا ہے......وہ رب جو قحط سالی میں کلبلاتے انسانوں بلبلاتے حیوانوں اور گرم صحراء میں تڑپتے کیڑوں مکوڑوں پر رحم کرتے ہوئے آسمان سے بارش برساتا ہے۔اسی رب کو جو میرا آپ کا اور ہر شیء کا رب ہے......اسے اشرف المخلوقات کی حیوانوں سے بدتر حالت پر رحم آ گیا......اور اس نے کائنات کے ایسے مقدس ترین انسان کو مبعوث فرمایا......کہ جس کے آنے پر پوری دنیا جھوم اٹھی اور کائنات کی ہر چیز اس مقدس ہستی کے بارے پوچھنے لگی۔

 یہ کون آ رہا ہے......کہ محراب یقین میں کہکشاؤں کے جھرمٹ ہجوم کرنے لگے

Scanned with CamScanner

ہیں۔

- یہ کون آ رہا ہے...... کہ نسل آدم علیہ السلام کے مقدس پر مسلط بانجھ موسموں کے سلگتے ہوئے بدن انگڑائیاں لے کر بیدار ہونے لگے ہیں۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ سلگتی ہوئی فضائیں شاداب ساعتوں اور مخمور لمحوں سے ہمکنار ہونے لگی ہیں۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ شرف انسانی کی مٹتی ہوئی قدریں پھر سے بحال ہو رہی ہیں۔
- یہ کون آ رہا ہے...... حرم حق کے پرچم چاروں طرف لہرا رہے ہیں۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ شمیم سحر، امن اور سلامتی کا مژدہ لیے کلیوں کے گھونگھٹ الٹ رہی ہے۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ حواء کی بیٹی کے برہنہ سر پر چادر رحمت ڈال دی گئی ہے۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ کائنات رنگ و بو میں روشنی کی ہر کرن وجد میں آ گئی ہے۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ روح کائنات جھومنے لگی ہے۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ فصیل قصر شاہی پر عظمت جمہور کے پرچم کھل رہے ہیں۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ چار دانگ عالم میں غلبہ حق کا اعلان ہونے لگا ہے۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ آتش کدوں کی آگ بجھ گئی ہے۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ باطل کے ایوانوں پر لرزہ طاری ہو گیا ہے۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ ابلیست کے گھر میں صف ماتم بچھ گئی ہے۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ انسان کی خدائی کے خاتمے کی نوید سنائی جا رہی ہے۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ رنگ و نسل کے بت پاش پاش ہو گئے ہیں۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ جبر کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے غلاموں کی دنیا میں

Scanned with CamScanner

آزادی کا سورج طلوع ہو رہا ہے۔

- یہ کون آ رہا ہے...... کہ سسکتی ہوئی انسانیت کے ویران آنگن میں گنگناتی ہوئی خوشبوئیں رقص کرنے لگی ہیں۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ جس کے نقش قدم پر تاریخ کا سفر جاری تھا جاری ہے اور جاری رہے گا۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ آگہی کا ہر حرف جس کی گفتار جمیل سے اکتساب شعور کرنے کا پابند ہوا ہے۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ شب وستم کی تاریکیاں اپنا رخت سفر باندھنے لگی ہیں۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ بت پرستی کی ہر شکل کی تکذیب کے لئے سامان عبرت فراہم ہونے لگا ہے۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ جس کے آنے سے زمین پر عدل کا نفاذ ہوگا۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ مقتلوں میں دھول اڑنے لگی ہے اور خونِ انسانی کی حرمت کو کعبے کی حرمت سے زیادہ قرار دیا جا رہا ہے۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ ہر بریدہ شاخ مسکرانے لگ گئی ہے۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ امان سحر میں گلشن مہکنے لگے ہیں۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ پیاسی زمینوں اور بنجر ساعتوں پر ابر کرم کی رم جھم ہونے لگی ہے۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ ہوائے مشکبار مشام جان کو معطر کرنے لگ گئی ہے۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ جس کا اسم گرامی کائنات کی ہر چیز کی زبان پر رواں ہے۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ جس پر خالق کائنات اور اس کے ملائکہ بھی درود بھیج رہے ہیں۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ قرآن جس کی اطاعت کو خدا کی اطاعت قرار دے رہا ہے۔
- یہ کون آ رہا ہے...... کہ جس کے سر اقدس پر ختم نبوت کا تاج سجایا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

❁ یہ کون آ رہا ہے...... کہ عرش سے فرش تک نور کی چادر تان دی گئی ہے۔
❁ یہ کون آ رہا ہے...... کہ نسل آدم علیہ السلام کے بخت خفتہ پر پڑے نامرادی کے قفل (تالے) ایک ایک کر کے ٹوٹنے لگے ہیں۔
❁ یہ کون آ رہا ہے...... کہ تشکیک والحاد کی وادیوں میں توحید باری اور خالق یکتا وتنہا کا ڈنکا بجنے لگا ہے۔
❁ یہ کون آ رہا ہے...... کہ تاریخ بشر صدق ووفا فقر وغناء، جود وسخا، اور لطف وعطاء کی شگفتہ کلیوں سے مہک رہی ہے۔
❁ یہ کون آ رہا ہے...... کہ تمدن کی جبیں پر چاندنی کی نرم کرنیں نئے دن کا نیا عہد نامہ تحریر کر رہی ہیں۔
❁ یہ کون آ رہا ہے...... کہ جس کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ حکم خدا ٹھہرے گا۔
❁ یہ کون آ رہا ہے...... کہ تپتے ہوئے ریگزاروں اور سلگتے ہوئے صحراؤں سے آب خنک کے چشمے پھوٹ نکلے ہیں۔
❁ یہ کون آ رہا ہے...... کہ جن کی آمد پر شرک وجاہلیت کے تمام فلسفے باطل قرار دے دیے گئے ہیں۔
❁ یہ کون آ رہا ہے...... کہ ابر نور ونکہت ہر بستی اور ہر قریے پر کھل کر برسا ہے۔
❁ یہ کون آ رہا ہے...... کہ آئینہ خانوں میں بکھرے ہوئے عکس اور ٹوٹے ہوئے وجود اپنی اکائی کو تحفظ کی رداء میں لپٹا ہوا دیکھ رہے ہیں۔
❁ یہ کون آ رہا ہے...... کہ کارخانہ قدرت میں روشنیاں، عمل کی صورت میں تجسیم ہونے لگی ہیں۔
❁ یہ کون آ رہا ہے...... کہ فرعونیت اور قارونیت کو کہیں جائے پناہ نہیں مل رہی۔

Scanned with CamScanner

❁ یہ کون آ رہا ہے...... کہ تاریک خطوں میں دھنک کے ساتوں رنگ بکھرنے اور مچلنے لگے ہیں۔

❁ یہ کون آ رہا ہے...... کہ ابر شفاعت جس کے ہمرکاب ہو گیا ہے۔

❁ یہ کون آ رہا ہے...... کہ بنجر سوچوں والے قلم رو انسان بھی اضطراب سے آشنا ہونے لگے ہیں۔

❁ یہ کون آ رہا ہے...... کہ جس کے فیض کا چشمہ قیامت تک جاری رہے گا۔

❁ یہ کون آ رہا ہے...... کہ جو مرکز محبت نظر آ رہا ہے۔

❁ یہ کون آ رہا ہے...... کہ حشر کے بعد بھی جس کی رسالت کا پھریرا اڑتا رہے گا۔

❁ یہ کون آ رہا ہے...... کہ جس کے ذکر جمیل پر معبد جاں میں ریشمیں موسم اترنے لگے ہیں۔

❁ یہ کون آ رہا ہے...... جس کا ہر نقش پا خورشید پا محبت بن کر افق دیدہ و دل پر طلوع ہو رہا ہے اور طلوع کا یہ منظر قیامت تک ہر لمحے اور ہر ساعت کے مقدر کو جگمگا تا رہے گا۔

میں اس کو کس انداز میں بیان کروں...... کہ کون آ رہا ہے...... ہاں یہ تعارف ایک عاشق صادق نے حروف تہجی کو واسطہ بنا کر کروایا ہے...... میں چاہتا ہوں وہی نقشہ ہی آپ کے سامنے رکھ دوں۔

.... کہ ....

❁ الف، نے کہا...... اللہ کے پیارے آ رہے ہیں۔

❁ ب، نے کہا...... بے سہاروں کے سہارے آ رہے ہیں۔

❁ پ نے کہا...... پاسبان دو عالم آ رہے ہیں۔

❁ ت نے کہا...... تاجدار انبیاء آ رہے ہیں۔

❁ ث نے کہا...... ثاقب سماء آ رہے ہیں۔

Scanned with CamScanner

- ج نے کہا...... جنت کے ضامن آرہے ہیں۔
- ح نے کہا...... حبیب خدا آرہے ہیں۔
- خ نے کہا...... خیرالوریٰ آرہے ہیں۔
- د نے کہا...... دکھوں کے مٹانے والے آرہے ہیں۔
- ذ نے کہا...... ذخیرہ کائنات آرہے ہیں۔
- ر نے کہا...... رحمت اللعالمین آرہے ہیں۔
- ز نے کہا...... زمین وآسمان کے فخر آرہے ہیں۔
- س نے کہا...... سرورکونین آرہے ہیں۔
- ش نے کہا...... شاہ ارض وسما آرہے ہیں۔
- ص نے کہا...... صادق الامین آرہے ہیں۔
- ض نے کہا...... ضامن جنت آرہے ہیں۔
- ط نے کہا...... طہٰ کی سیرت والے آرہے ہیں۔
- ظ نے کہا...... ظلمتوں کو مٹانے والے آرہے ہیں۔
- ع نے کہا...... عبادتوں کا طریقہ بتلانے والے آرہے ہیں۔
- غ نے کہا...... غلاموں کو آزادی دلانے والے آرہے ہیں۔
- ف نے کہا...... فخر تمنا کی تصویر آرہے ہیں۔
- ق نے کہا...... قاسم کوثر آرہے ہیں۔
- ک نے کہا...... کائنات کے محور پیکر آرہے ہیں۔
- ل نے کہا...... لطف وعنایت کے پیکر آرہے ہیں۔
- م نے کہا...... مرکز رشد وہدایت آرہے ہیں۔
- ن نے کہا...... نورانی زلفوں والے آرہے ہیں۔

Scanned with CamScanner

- و نے کہا...... وجہ تخلیق کائنات آ رہے۔
- ہ نے کہا...... ہادی کون ومکاں آ رہے ہیں۔
- چھوٹی ی اور بڑی یے، نے کہا...... کہ یثرب وبطحا، کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ بنانے والے آ رہے ہیں۔
- مجبور ومقہور بے بس انسانوں نے کہا ہمارا چارہ گر آ رہا ہے۔
- غلاموں نے کہا...... کہ ہمارا آقاء ومولا آ رہا ہے۔
- تیموں نے کہا...... ہمارا والی آ رہا ہے۔
- کعبہ نے کہا...... کہ مجھے بتوں سے پاک کرنے والا آ رہا ہے۔
- زم زم پکار اٹھا...... کہ میرا صحیح وارث آ رہا ہے۔
- مدینہ نے کہا...... کہ مجھے منورہ بنانے والا آ رہا ہے۔
- مکہ نے کہا...... کہ مجھے مکرمہ بنانے والا آ رہا ہے۔
- صداقت نے کہا...... کہ مجھے تقسیم کرنے والا آ رہا ہے۔
- عدالت نے کہا...... کہ مجھے صحیح جگہ پر قائم کرنے والا آ رہا ہے۔
- سخاوت نے کہا...... کہ میرا اظہار کرنے والا آ رہا ہے۔
- شجاعت نے کہا...... کہ میرے مصداق بتلانے والا آ رہا ہے۔
- کعبہ نے کہا ...... کہ میرے اردگرد دنیا کو چکر لگوانے والا آ رہا ہے۔
- حجر اسود بھی بول پڑا اس نے کہا...... کہ مجھے بوسے دلوانے والا آ رہا ہے۔
- کائنات نے کہا...... کہ میرا بسانے والا آ رہا ہے۔
- غربت نے کہا...... کہ مجھے پسند کرنے والا آ رہا ہے۔
- نبوت نے کہا...... کہ شکر ہے کہ خاتم النبیین آ رہا ہے۔
- امت بھی خوش ہوگئی...... کہ ہمیں جہنم سے آزاد کر کے جنت میں پہنچانے والا

Scanned with CamScanner

آ رہا ہے۔

❁ اور اسم محمد اور احمد بھی خوش ہو کر ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے...... کہ جس کے لئے ہم دونوں کو بنایا گیا تھا وہ ہمارا مصداق آ رہا ہے۔

❁ جناب آمنہ نے کہا...... کہ میری آنکھوں کا تارہ آ رہا ہے۔

❁ مائی حلیمہ نے کہا............ کہ میرا راج دلارہ آ رہا ہے۔

❁ عبدالمطلب نے کہا...... کہ میرے بڑھاپے کا سہارا آ رہا ہے۔

❁ اور کعبۃ اللہ بھی پکار اٹھا...... کہ مجھے بسانے والا آ رہا ہے۔

❁ اور میرا ولولہ یہ کہتا ہے...... کہ عرش بھی پکار اٹھا ہو گا...... کہ میرے اوپر قدم رکھنے والا آ رہا ہے...... جو قدم رکھے گا تو قیامت تک کے لیے میں بھی ناز کرتا رہوں گا۔

❁ بلندیوں نے کہا...... کہ جس ہستی کے ہم منتظر تھے کہ وہ آئے گا اور ہمیں آ کر تقسیم کرے گا...... ہمیں تقسیم کرنے والا آ رہا ہے۔

❁ حوض کوثر نے کہا...... کہ مجھے تقسیم کرنے والا آ رہا ہے...... دعا ہے کہ رب کائنات ہمیں بھی اس کے ہاتھوں حوض کوثر پینے کی توفیق عطاء فرمائے...... آمین یارب العالمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

Scanned with CamScanner

ولادت وبچپن رسول ﷺ

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ...... بِرِسَالَۃِ مَنِ اخْتَصَّہٗ مِنْ بَیْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَجَوَاہِرِ الْحِکَمِ ......وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ...... مَا نَطَقَ اللِّسَانُ بِمَدْحِہٖ وَنَسَخَ الْقَلَمُ ...... اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ......بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ......اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی...... وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی...... صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ...... وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ...... وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ...... وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

تمہید:

لائق صد تعظیم وتکریم واجب الاحترام بزرگو......دوستو اور بھائیو!......!

ماہ ربیع الاوّل شریف کا آج دوسرا جمعۃ المبارک ہے!......اور ربیع الاول کی آٹھ تاریخ ہے!......اس مہینہ میں رحمت کائنات ﷺ کی تشریف آوری ہوئی...... اور اسی مناسبت کے حوالہ سے پچھلے جمعۃ المبارک کے خطبہ میں، میں نے رحمت کائنات ﷺ کی تشریف آوری سے قبل دور جاہلیت کے حالات آپ کے سامنے بیان کیے تھے......اور اہم بات یہ کی تھی...... کہ جب جہالت کا اندھیرا چھا جائے......تو ہر آدمی طلوع فجر کی انتظار کرتا ہے اور وہ طلوع فجر رحمت کائنات امام الانبیاء ﷺ کی صورت میں دنیا میں رونق افروز ہوئی آج کے خطبہ جمعہ میں حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت اور آپ کے بچپن کے ابتدائی حالات کے سلسلے میں کچھ اہم باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

Scanned with CamScanner

انتخاب لاجواب:

قابل قدر دوستو......! حدیث پاک میں آتا ہے...... کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... میرے رب نے جب مجھے بھیجنے کا فیصلہ فرمایا...... ایک تو یہ ہے...... کہ میرے اسلاف وانساب دونوں پاکیزہ پیدا فرمائے...... اسلاف سلف سے ہے...... جس کے معانی یہ ہیں...... کہ جن جن کے پشتوں میں اللہ نے مجھے رکھنا چاہا...... وہ عبداللہ سے لیکر حضرت آدم تک ......اور جس جس ارحام میں اللہ نے مجھے رکھنا چاہا......وہ سیدہ آمنہؓ سے لیکر جناب حوا تک...... اللہ نے دونوں رشتے اتنا محترم وپاکیزہ بنائے...... کہ میرے ابا عبداللہ سے حضرت آدم علیہ السلام تک کسی جگہ پر بھی غلط کاری کا کوئی شبہ نہیں...... اور میری اماں آمنہ سے لیکر جناب سیدہ حوا تک کسی جگہ پر کسی قسم کی کوئی غلط کاری کا شبہ نہیں...... اللہ نے مجھے اتنا پاکیزہ بنایا ہے۔(۱)

رحمت کائنات کی بعثت کا فیصلہ:

دوسری روایت میں رحمت کائنات ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا...... کہ اللہ تبارک و تعالٰی نے جب میرے بھیجنے کا فیصلہ فرمایا...... تو اللہ نے پوری کائنات میں سے میرے انتخاب کے لیے حضرت انسان کو چنا...... اس لیے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے...... مسجود الملائک ہے......اللہ کے ہاں تین قسم کی مخلوقیں بڑی برگزیدہ و پاکیزہ ہیں...... اور ذی شعور ہیں...... انسان جن اور فرشتے...... ان میں انسانوں کو اللہ نے سب پر فضیلت دی ہے...... تو محبوب نے فرمایا...... کہ افضل مخلوق کے لیے بھی اللہ نے مجھے چنا...... پھر انسانوں میں سے نسب جس کا سب سے افضل تھا۔

---

(۱) ترمذی ص ۶۷۹ ج ۲

Scanned with CamScanner

انبیاء علیہم السلام کے قبائل میں جو قبیلہ سب سے افضل تھا...... پھر جو جماعت سب سے افضل تھی...... پھر جو برادری سب سے افضل تھی...... پھر جو شہریت سب سے افضل تھی...... اللہ نے میرا انتخاب ان قبیلوں میں کیا۔

محبوب کے لیے انتخاب کی حکمت:

چنا اس لیے کہ جب محبوب کو بھیجا تو انسانوں کا انتخاب کیا...... انسانوں میں اللہ نے انبیاء علیہم السلام کا انتخاب کیا...... انبیاء میں جناب خلیل کا انتخاب کیا...... خلیل کے دو بیٹوں میں سے اسماعیل کا انتخاب کیا...... اسماعیل کے کئی قبیلوں میں بنو کنانہ کا انتخاب کیا...... بنو کنانہ کے خاندانوں میں بنو قریش کا انتخاب کیا...... قریشیوں میں بنو ہاشم کا انتخاب کیا...... ہاشمیوں میں عبدالمطلب کا انتخاب کیا...... عبدالمطلب کے دس بیٹوں میں سے عبداللہ کا انتخاب کیا...... اور عبداللہ کے گھر محمد رسول اللہ کا انتخاب کیا......(۱) پھر ایک اور روایت میں آتا ہے...... حضور نے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے جب مجھے بھیجنے کا فیصلہ فرمایا...... تو زمین کے لحاظ سے جو سب سے بہتر خطہ تھا اس کا انتخاب فرمایا(۲)...... کیا مطلب؟ یوں تو ساری روئے زمین باعظمت ہے...... لیکن سات زمینوں میں سب سے افضل زمین وہ ہے...... جس پر کعبۃ اللہ بھی موجود ہے...... اور قبلہ اول بیت المقدس بھی موجود ہے...... اللہ نے انبیاء علیہم السلام اور انسانوں کا سلسلہ گویا اس زمین پر بھیجنے کا فیصلہ کیا...... اس لیے سب سے بہتر اس خطہ کا انتخاب کیا...... پھر زمین کے دو حصے عرب و عجم میں سے عجم کا معنی گونگی قوم اور عرب کا معنی بولنے والے...... اللہ نے میرا انتخاب ان میں کیا جو صاحب زبان بولنے والے لوگ تھے...... پھر عربیوں کے کئی قبیلے تھے...... ان میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے

---

(۱) ترمذی ص۶۷۸ ج۲، مسلم ص۵۱۱ ج۲، مشکوٰۃ ص۵۱۱ ج۲ (۲) ترمذی میں اس سے ملتے جلتے الفاظ ملتے ہیں ص۶۷۸ ج۲

جب میرے بھیجنے کا فیصلہ فرمایا...... تو عرب میں سے مکہ کی دھرتی کا انتخاب کیا...... جس مکہ کی زمین کو واد غیر ذی زرع بھی کہا گیا...... اس کا نام ام القریٰ بھی رکھا گیا...... اس کو قرآن نے بکہ اور مکہ کے ناموں سے بھی یاد کیا...... جو مکۃ المکرمہ کے عام محلوں اور قبیلوں اور بستیوں سے ہٹ کر کعبۃ اللہ کے بالکل قریب شعب ابی طالب کی گھاٹی کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں واقع ہے...... آج تک وہ مقام موجود ہے۔ جس پر یہ لکھا ہوا ہے...... هٰذِهٖ مَوْلَدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...... یعنی یہ رحمت کائنات کی ولادت کی جگہ ہے۔

فرمایا اللہ نے میرا اس جگہ کا انتخاب کیا...... گویا اللہ نے مجھے قبیلوں میں بھی بہتر جگہ عطا کی...... اور اس طریقہ سے اللہ نے جب مجھے بھیجا...... تو زمین کے خطوں میں سے سب سے بہتر جگہ کا انتخاب کیا...... اس لیے کہ جب بہتر میں اعلیٰ ہوتا ہے...... اس کے لیے ہر بہتری کو منتخب کیا جاتا ہے۔

محبوب کے ذکر خیر کے لیے جگہ کا انتخاب:

یہی وجہ ہے...... علماء نے لکھا ہے...... کہ محبوب کے ذکر خیر کے لیے حسین جگہ کا انتخاب کیا کرو...... حسین محفل کا انتخاب کیا کرو...... بازاروں میں پیغمبر کا تذکرہ کرنا گلیوں میں تذکرہ کرنا چوراہوں میں تذکرہ کرنا یہ بازار اَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا...... (۱) اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند جگہ ہے...... اور مسجد اللہ کے ہاں اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا...... (۲) سب سے محبوب ترین جگہ اللہ کا گھر مسجد ہے...... اور ذکر حبیب کے لیے جگہ بھی محبوب چاہیے...... یہی وجہ ہے...... کہ صحابہ کرامؓ جب پیغمبر کا ذکر خیر کرتے تھے وہ بھی مسجد میں سب سے زیادہ بہتر تذکرہ ہوتا تھا...... اور امت کا معمول یہ ہے...... کہ جب محبوب کی سیرت کا تذکرہ کیا جاتا ہے...... تو مسلمانوں کو مسجد میں بٹھا کر ذکر حبیب کیا۔

---

(۱) صحیح المسلم مشکوٰۃ ص ۶۸ (۲) صحیح المسلم مشکوٰۃ ص ۶۸

Scanned with CamScanner

جاتا ہے...... یہ گلی کوچوں میں نبوت کا تذکرہ جہاں آلودگی...... گندگی...... افونت...... بدبو اور شہر کی بدترین جگہ ہو ذکر حبیب کے لیے وہ جگہ نہیں ہے...... ذکر محبوب کے لیے جگہ بھی محبوب ہونی چاہیے...... بلکہ اللہ نے جب اپنے محبوب کو بھیجنے کا فیصلہ فرمایا...... تو عظمتیں ساری تھیں۔

اسلام میں فرائض:

حدیث پاک میں آتا ہے...... یہ ایک مسئلہ کی بات ہے یاد رکھیں...... کہ اسلام میں ایک سو آٹھ چیزیں فرض ہیں...... کہ ہر مسلمان پر ان کا جاننا فرض ہے...... جن میں سے چند سب جانتے ہیں...... کلمہ ہے...... نماز ہے...... روزہ ہے...... حج ہے...... زکوٰۃ ہے...... یہ چار پانچ یاد ہیں...... کلمہ فرض ہے...... کلمہ پڑھنے میں پانچ فرض ہیں...... جب تک وہ ادا نہ ہوں کلمہ قبول نہیں ہوتا۔

نماز کی ادائیگی کے فرائض:

نماز فرض ہے...... نماز کے ادا کرنے کے لیے تیرہ یا چودہ فرض ہیں...... جب تک ان کو ادا نہ کیا جائے نماز ادا ہی نہیں ہوتی...... ہر فرض کی ادائیگی میں پھر ایک سو آٹھ فرائض ہیں...... ان ایک سو آٹھ فرضوں میں سے ایک اہم فرض یہ ہے...... کہ پوری زندگی میں ایک مرتبہ درود شریف مسلمان پر پڑھنا فرض ہے...... اور ہر مرتبہ جب ذکر حبیب آئے...... تو اس محفل میں ایک دفعہ پڑھنا واجب ہے...... اور ہر مرتبہ اللہ کے نبی پر درود کے جملہ کہنا یہ سنت اور مستحب کے درجہ میں ہے۔

رحمت کائنات کا نسب نامہ:

ان فرائض اسلام میں سے ایک اہم فرض جو آپ دل پر لکھ کر جائیں...... اللہ کے نبی کا نسب چار پشتوں تک یاد کرنا ہر مسلمان مرد عورت بچے بڑے بوڑھے چھوٹے جوان

Scanned with CamScanner

کا یاد کرنا فرض ہے......(۱) ہمارے نبی کون ہیں؟...... (محمد ﷺ) محمد ﷺ کے ابا کا نام کیا ہے......؟ (عبداللہ) دادا کا نام کیا ہے......؟ (عبدالمطلب)...... محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ چار قبیلے یاد کرنا...... حضور کے والد کا نام...... دادا کا نام...... پردادا کا نام...... اور پردادا کے والد بزرگوار کا نام...... یہ چار پشتوں تک نسب کو یاد کرنا ہر مسلمان پر نماز کی طرح فرض ہے...... جس مسلمان کو یہ نسب یاد نہیں ہے...... اور اس کو یاد کرنے کی وہ ضرورت بھی محسوس نہیں کرتا...... وہ ایسے ہے جیسے کہ کوئی بے نمازی آدمی مرتا ہے تو گناہگار ہے...... اور جس کو اپنے نبی کا نسب یاد نہیں...... وہ سب سے زیادہ گناہگار ہے...... یہ بڑی اہمیت کی بات آج آپ کے ذہن میں ڈال رہا ہوں...... اس کو کم از کم یاد کرنا چاہیے...... چاہیے تو یہ تھا کہ ان تمام شخصیات کی پوری تاریخ یاد ہونی چاہیے تھی...... جناب ہاشم کون تھے...... عبدالمطلب کون تھے...... عبداللہ کون تھے...... انکے صفات کیا تھے...... اللہ نے ان خاندانوں کا انتخاب کس لیے کیا تھا...... اللہ نے اپنے محبوب کی نبوت کے نور کو ان لوگوں کے چہروں میں انکی پیشانیوں میں کیسے جلوہ گر کیا تھا...... یہ ساری تاریخ معلوم نہ ہو تو کم از کم اتنا یاد ہونا چاہیے کہ محمد ابن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف یہ چار قبیلوں تک چار نسبوں تک چار خاندانوں تک رسول اللہ کا سلسلہ نسب یاد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

قابل قدر دوستو...... !اللہ نے جب محبوب کو بھیجنے کا فیصلہ فرمایا...... ایک حدیث میں آتا ہے...... حضور نے فرمایا اور اس کو ہمارے شیخ مولانا اشرف علی تھانوی نے اپنی

---

(۱) سرور کائنات ﷺ اپنے جد امجد کی ۸۲ ویں اور اپنے مورث اعلیٰ حضرت ابراهیم کی ۶۳ ویں پشت معد بن عدنان تک کسی مؤرخ کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔صحیح بخاری میں آپ کی زبانی موجود ہے ص ۵۴۳ ج ۱، وفاء الوفاء فی فضائل المصطفیٰ لابن الجوزی، رحمۃ للعٰلمین ص ۴۹ ج ۱، سیرت خاتم الانبیاء ص ۱۷، اصح السیر، سیرت المصطفیٰ ص ۱۷ ج ۱، ابن ہشام، سیرت حلبیہ اردو، ص ۹۱ ج ۱

کتاب نشر الطیب میں بڑی تفصیل سے نقل کیا ہے...... کہ اللہ نے جب محبوب کو دنیا میں بھیجنے کا فیصلہ کیا تو پوری کائنات میں سب سے پہلے روح محمد ﷺ اور نور محمد ﷺ کو پیدا کیا گیا...... اس نور محمد ﷺ سے مراد پیغبر ﷺ کی نبوت کا وہ نور جس کے نور سے پوری کائنات نے روشن ہونا تھا۔

نور نبوت اور سورج کے نور میں فرق:

اور یہ بات یاد رکھیے...... کہ رحمت کائنات کے نبوت کا نور اس سورج کے نور سے بھی زیادہ اہمیت کا حامل ہے...... یہ سورج فانی ہے نبوت کا نور ابدی اور آفاقی ہے...... اس میں تپش ہے اس میں نرمی اور ٹھنڈک ہے۔

یہ سورج جب پس پشت چلا جائے پہاڑوں کی آڑ میں چلا جائے زمین کے نیچے چلا جائے زمین کی پشت اس کے سامنے میں آ جائے اس کا نور ختم ہو جاتا ہے...... رات کے سناٹے اور اندھیرے چھا جاتے ہیں۔

محبوب کو تریسٹھ سالہ زندگی گزارنے کے بعد اس جہان سے جانے کے بعد بھی پوری کائنات کو ایسا منور کیا ہوا ہے جس طرح محبوب دنیا میں تھے اور کائنات کو منور کیا ہوا تھا...... اس لیے اللہ نے اس نور کا جب دنیا میں بھیجنے کا فیصلہ کیا۔

علماء نے لکھا ہے...... کہ جناب آدم علیہ السلام نوح علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام ابراہیم کے بعد اسماعیل علیہ السلام اور ان کے قبیلوں نے حضور کی نبوت کا وہ نور ہمیشہ ہمیشہ چمکتا ہوا دیکھا تھا...... اور ان لوگوں کے سامنے اس کے کئی ثبوت ہوتے تھے...... اس وقت ان واقعات کی تفصیل میں نہیں بیان کر سکوں گا...... انتہائی اختصار سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

نور نبوت کی جھلک جناب ہاشم میں:

Scanned with CamScanner

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد امجد (۱) جناب عبدالمطلب کے والد (۲) جناب ہاشم ان کے متعلق آتا ہے...... انتہائی وجیہہ الصورت خوبصورت جوان تھے...... اور جب وہ سورج کے سامنے آتے تو ان کی پیشانی اتنی چمکتی تھی...... کہ اس کی پیشانی سے ایسی لائنیں نکلتی تھیں کہ جس طریقے سے سورج کی کرنیں ہوتی ہیں...... دنیا حیران ہوتی تھی...... حتیٰ کہ ہرقل روم نے باقاعدہ طور پر جناب ہاشم سے ملاقات کے بعد خواہش ظاہر کی تھی...... کہ میں اپنی بیٹی کا نکاح آپ کو دینا چاہتا ہوں...... وہ چاہتا تھا اتنا حسین آدمی میرا داماد بن جائے (۳) کتنے خوبصورت انسان ہیں لوگ ان کا چہرا دیکھنے کے لیے آتے ہیں...... لیکن اللہ کی تقدیر کا فیصلہ یہ تھا...... کہ جناب ہاشم نے کہا...... کہ بس اپنے خاندان کے وقار کے خلاف سمجھتا ہوں...... کہ اپنی مرضی سے کہیں پر نکاح کروں...... جیسے ہمارے بڑے کہیں گے اسی طرح فیصلہ ہوگا...... جناب ہاشم نے اس کے گھر نکاح کرنے سے انکار کر دیا انکا نکاح اپنے خاندان میں اہل عرب سے ہوا نبی کریم اس طرف منتقل ہوگئے اللہ نے اس نور نبوت کو جناب عبدالمطلب کی پیشانی پر چمکایا اور جناب عبدالمطلب کہا کرتے تھے کہ جس وقت وہ نور میرے پاس تھا میں اس کی عجیب وغریب افعال میں سوچا کرتا تھا بعض دفعہ چلتا تو بادل سایہ کرتے تھے میں اس کے آثار محسوس کرتا تھا کہ میں ہاتف غیب کی مختلف صدائیں سنتا تھا

---

(۱) عبدالمطلب کا نام شیبہ تھا جب پیدا ہوئے تو سر کے بال سفید تھے اس لیے ماں نے ان کا نام شیبہ (بوڑھا) رکھا، مطلب ان کا چچا تھا جس نے یتیمی کے دنوں میں انہیں پالا تھا اس شکر گزاری میں تمام عمر وہ عبدالمطلب کہلائے

(۲) ہاشم کا اصلی نام عمر تھا یہ شوربہ میں روٹی کے ٹکڑے بھگو کر غریبوں کو کھلایا کرتے تھے اس لیے ہاشم مشہور ہو گئے (رحمۃ للعلمین ص ۴۹ ج ۱) ہاشم نہایت ہی حسین و جمیل تھے نور نبوت آپ کی پیشانی سے چمکتا تھا، علماء بنی اسرائیل جب آپ کو دیکھتے تو سجدہ کرتے اور ہاتھوں پر بوسہ دیتے (سیرت مصطفیٰ ص ۳۰ ج ۱، زرقانی ص ۷۲ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۵۲ ج ۱) (۳) زرقانی ص ۷۲ ج ۱

آقا ﷺ کی والدہ بننے کی عورتوں کو خواہش اور جدوجہد:

اور یہی نور جب جناب عبداللہ کی طرف منتقل ہوا ہے...... وہ نبوت کا نور کتابوں میں لکھا ہے...... ایک شہنشاہ قبیلہ کی عورت جناب عبداللہ کو دیکھ کر کہتی ہے...... عبداللہ میرا جی چاہتا ہے...... میں تجھ سے شادی کرنا چاہتی ہوں......(۱) اٹھارہ سال کی عمر تھی...... نوجوان تھے...... اور کسی جوان کو عورت کی کسی قسم کی فرمائش کرے یقینی بات ہے...... کہ نوجوان شرمیلا مزاج پھر شریف خاندان ایک باعظمت قبیلہ کا ہو وہ اتنی جرات نہیں کرتا...... کہ ایسے کسی کو جواب دے...... جناب عبداللہ خاموشی سے سر جھکا کر گزر گئے...... ایک مدت کے بعد جب نکاح حضرت آمنہؓ سے ہو چکا اور وہ نور ادھر منتقل ہو گیا تھا۔

کتابوں میں لکھا ہے...... کہ اس وقت اس عاتقہ نامی عورت نے حضرت عبداللہ کو دیکھ کر کہا(۲) عبداللہ شاید تو نے مجھے بازاری اور آواری عورت سمجھا تھا...... میں تورات کی عالمہ ہوں...... انجیل کی عالمہ ہوں...... آسمانی کتابوں کا علم میرے سینہ میں ہے...... میری کتابوں میں لکھا ہوا ہے...... کہ آخرالزمان ایک نبی آئے گا...... جو مکہ کی دھرتی میں آئے گا...... اس کے ابا کا نام عبداللہ ہوگا...... اور اس میں یہ خوبیاں ہونگی...... میرا جی چاہتا تھا...... میں تجھ سے نکاح کرتی...... میرا جی چاہتا تھا...... وہ بچہ میری وجہ سے میرے پیٹ کے ذریعہ سے اس جہان میں آتا...... لیکن تیری پیشانی میں جو نبوت کا نور چمک رہا تھا...... اب مجھے وہ نور نظر نہیں آتا۔

---

(۱) دلائل ابی نعیم ص۳۸ ج۱، طبقات ابن سعد ص۵۹ ج۱

(۲) سیرت مصطفیٰ میں مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے حضرت ابن عباسؓ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اس کا نام فاطمہ بنت مرّ تھا جس نے حضرت عبداللہ کو دیکھ کر نکاح کی دعوت دی تھی اور ساتھ ساتھ ایک سو اونٹ کی بھی پیش کش کی تھی (سیرت مصطفیٰ ص ۴۴ ج۱ مطبوعہ دیوبند بک ڈپو دھلی، سیرت حلبیہ میں اس کا نام رقیہ لکھا ہے [illegible] عاتقہ نام بھی ملتا ہے۔

Scanned with CamScanner

میرا اندازہ یہ ہے...... کہ تمہارا نکاح کسی اور سے واقع ہو چکا ہے......(۱) بچہ ادھر منتقل ہو گیا ہے......اب عبداللہ اگر تم کہو گے بھی سہی تو میں تمہارے ساتھ نکاح نہیں کروں گی...... اس وقت محبوب اپنی اماں آمنہؓ کے بطن اطہر میں منتقل ہو گئے تھے...... ہر دور میں پیغمبر ﷺ کی نبوت کے نور کے آثار ظاہر ہوتے رہے......اور جب محبوب اپنی اماں آمنہ کے بطن اطہر میں آئے ہیں......اور اماں کے پیٹ میں آنے کے بعد دنیا پر اس بچے کے وہ اثرات مرتب ہوئے لوگ کہتے تھے۔

ولادت کے وقت کے دو عجیب واقعات:

کتابوں میں لکھا ہے......جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی...... دو باتیں بڑی عجیب ہیں......ایک یہ ہے...... کہ جس دن محبوب کی ولادت ہوئی عرب کی دھرتی پہ دو سو کنواری عورتیں جو جناب عبداللہ سے شادی کی خواہش مند تھیں...... اور وہ ساری کی ساری صاحب علم تھیں...... تورات انجیل کی عالمہ تھیں ......انکی تمنا تھی...... کہ آخر الزمان نبی محمد ﷺ کی ماں بننے کا شرف حاصل کریں...... لیکن اس دن پتہ چل گیا...... کہ محمد رسول اللہ ﷺ یعنی اللہ کے نبی دنیا میں آچکے ہیں ......اس غم میں کہ ہم ماں ہونے سے محروم ہو گئیں...... اب عورتوں نے چیخ ماری ایک دن میں دو سو عورتوں کا جنازہ اٹھا۔

دوسرا حیران کن واقعہ:

دوسری طرف ایک عجیب بات ہے......عرب میں یہ گندا رواج تھا ...... کہ لوگ بیٹیوں کو زندہ درگور کرتے تھے......جس سال محبوب دنیا میں تشریف لائے ہیں...... اس سال کو تو اس لیے موسم بہار اور ربیع الاوّل کہا جاتا ہے......کہ اللہ کے نبی جب دنیا میں

---

(۱) سیرت حلبیہ ص ۱۳۹ ج ۱

تشریف لائے ...... پوری دھرتی کے پورے سال میں کسی کے ہاں بچی پیدا نہیں ہوئی ...... اللہ نے سب کو بچے عطا کیے ...... نرینہ اولاد عطا کی ...... اور اس میں حکمت یہ تھی ...... کہ کائنات کا سردار نبی آرہا ہے ...... مجسمہ رحمت آرہا ہے ...... جس کے صدقہ سے امت کو ہدایت ملنی ہے ...... جس کے قدموں سے کائنات کو رحمت ملنی ہے ...... جو مجسم رحمت ہے ...... جو اپنوں کی بغاوت کے لیے رحمت بن کر آرہے ہیں ...... وہ بھی دنیا میں آرہے ہیں ...... اور کسی کی بیٹی زندہ دفن کی جارہی ہو ...... یہ اللہ کی غیرت وعظمت کے بھی خلاف ہے ...... پیغمبر ﷺ کی رحمت کے بھی خلاف تھا ...... اسی لیے جس سال محبوب پیدا ہوئے ...... اس سال عرب کی دھرتی میں کسی کے گھر بچی پیدا نہیں ہوئی ...... اللہ نے سب کو نرینہ اولاد بیٹوں سے سرفراز فرمادیا ...... یہ محبوب کی آمد کی عجیب برکت تھی۔

رحمت کائنات اماں آمنہ کے بطن میں اور عجیب برکات:

جب آقا ﷺ اپنی والدہ کے بطن اطہر میں تھے ...... تو سیدہ کہتی ہیں ...... ایک دن میں نے ایک حسین خواب دیکھا رؤیاء صادقہ رات کو دیکھتی صبح کو خواب سچا ہوتا ...... دوسرا فرمایا ہر رات مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا ...... کہ جنت سے حوریں اترتی ہیں ...... اور مجھے سلامی دیتی ہیں ...... (۱) جب محبوب میرے بطن اطہر میں تھے ...... محبوب سے پہلے جتنی امتوں میں جتنی پاکیزہ عورتیں گزری ہیں ...... بی بی کو ان سب کی زیارت خواب میں ہوئی

- حضرت حوا علیہا السلام سے ملاقات ہوئی ہے۔
- سیدہ مریم علیہا السلام سے ملاقات ہوئی ہے۔
- سیدہ آسیہ علیہا السلام سے ملاقات ہوئی ہے۔
- سیدہ ہاجرہ علیہا السلام سے ملاقات ہوئی ہے۔

---

(۱) شرح العلامة الزرقانی علی المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ص ۲۱۰ ج ۱

Scanned with CamScanner

یہ جتنی عظیم المرتبت خواتین گزری ہیں...... ان سب کی زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے جناب سیدہ آمنہ کو خواب میں ہوئی...... پھر بی بی کہتی ہیں...... اس بچہ کا اعزاز میں دیکھتی تھی...... کہ میں اگر بکریاں چرانے کے لیے جاتی تھی...... تو بکریاں چرتی کیا تھیں وہ میرا چہرا تکتی رہتی تھیں...... شام کو پیٹ بھر کر واپس آ جاتی تھیں...... میں کنویں سے پانی لینے جاتی تو پانی بھر کر اوپر آ جاتا...... پتھر پر قدم پڑ جاتا...... تو پتھر موم ہو جاتا...... اگر کانٹے پہ قدم آ جاتا...... تو کانٹا پھول بن جاتا...... اللہ نے محبوب کو جب دنیا میں بھیجنے کا فیصلہ کیا...... جتنا وقت قریب آتا گیا...... اماں آمنہ کہتی ہے...... مجھے کبھی متلی نہیں آئی...... قے نہیں آئی...... میری طبیعت خراب نہیں ہوئی...... جیسے عام طور پر عورتوں کی ہوتی ہے...... اسی میں حکمت تھی۔

دوستو ذرا دل پر یہ جملہ لکھ لینا اللہ کہتے ہیں...... کہ میرے محبوب تو اتنے نفیس اور عظیم ہیں...... ماں کے ادب و احترام کا بھی کمال ہے...... کہ جونہی ماں کے پیٹ میں ہے...... ماں کو کبھی متلی نہیں آئی...... قے نہیں آئی...... جس نبی نے اپنی اماں کو اتنی تکلیف نہیں دی اس محمد ﷺ کے امتیو......! والدین کا احترام کیا کرو...... ان کو تکلیف نہ دیا کرو......(۱) یہ تمہارے نبی کا دیا ہوا سبق ہے۔

رحمت کائنات ﷺ کی ولادت کے وقت مکہ میں عظیم انقلاب:

بی بی فرماتی ہیں...... جس وقت محبوب کی ولادت باسعادت ہوئی...... تو پورا مکہ المکرمہ منور ہو گیا...... کعبۃ اللہ کے پاس عبدالمطلب کہتا ہے...... کہ میں عبادت کر رہا تھا...... کہ اچانک بت آپس میں ٹکرائے اور بت جھکے...... ایک روایت میں ہے...... کہ کعبہ ایک دم جھکا اور ان بتوں سے آواز آئی...... کہ لوگو اس کعبہ کو پاک کرنیوالا محمد ﷺ اس

---

(۱) تفصیل کے لیے دیکھیے سیرت حلبیہ ص ۱۵۹ تا ۱۶۹ ج ۱

Scanned with CamScanner

دنیا میں آچکا ہے...... کسریٰ کے محلات نظر آئے...... کسریٰ کے کنگرے گرے شام کے محلات نظر آئے...... یہ تمام تر واقعات اس بات کی علامت تھی...... کہ وہ نبی آرہا ہے...... جس کے آنے کے بعد اتنا بڑا انقلاب برپا ہوگا......(۱)

رحمت کائنات ﷺ کو ولادت کے وقت پوری دنیا کی سیر:

حدیث میں آتا ہے...... رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی...... محدث بغدادی نے اس روایت کو نقل کیا ہے...... اس نے لکھا ہے...... کہ جس وقت اللہ کے نبی کی پیدائش ہوئی...... آمنہ کہتی ہیں...... ایک دم میری آنکھوں سے بچہ اوجھل ہوا...... حیرت یہ تھی...... کہ کیا ہوگیا ہے...... اچانک ایک غیب سے آواز آئی...... کہ اس حسین کو لے جاؤ...... مشرق سے مغرب...... شمال سے جنوب...... عرش بریں تک پوری کائنات کی سیر کراؤ

- اس میں آدم کی انابت۔
- شیث کی معرفت۔
- دانیال کی محبت۔
- شوکت سلیمان۔
- نوح کی جرأت تبلیغ۔
- ابراہیم کا جوش توحید۔
- اسماعیل کی زبان دانی۔
- اسحاق کی رضاء جوئی۔
- صالح کی خطابت
- لوط کی حکمت۔

(۱) مجمع الزوائد ص ۲۲۲ ج ۱، طبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۱، سیرت النبی شبلی نعمانی ص ۱۹۹ ج ۱، زرقانی ص ۱۲۴ ج ۱

Scanned with CamScanner

- یعقوب کی گریہ وزاری۔
- یوسف کا حسن۔
- موسیٰ کے کمالات۔
- ایوب کا صبر۔
- یونس کی اطاعت۔
- یوشع کا جہاد۔
- داؤد کا لحن۔
- الیاس کی عظمت۔
- یحییٰ کی عصمت اور عیسیٰ کے معجزات۔

یعنی آدم سے عیسیٰ تک تمام انبیاء کے محاسن جمع کر کے محمد ﷺ کے سینہ میں رکھ کر اس لاڈلے حسنین کا نام محمد رکھ کر اسے دنیا میں بھیج دیں تھوڑی دیر کے بعد بچہ میرے ہاتھوں میں آتا ہے۔ بی بی کہتی ہیں میں حسن کو دیکھ کے حیرت میں ہوں اتنا حسین اتنا خوبصورت تھا......(۱)

خصوصیات رحمت دو عالم ﷺ:

جناب عبدالمطلب کو اطلاع دی گئی.....عبدالمطلب اٹھ کر آئے آ کر بچے کا چہرہ دیکھا.....ام ایمن دائیہ کہتی ہیں.....کہ میں اس وقت سیدہ آمنہ کے پاس تھی.....میں نے خیال کیا.....کہ اس بچہ کو نہلایا جائے.....آواز آئی کہ وُلِدَ رَسُوْلٌ طَاهِرًا مُّطَهَّرًا تم اس کو کیا نہلاؤ گی پاک کرو گی یہ تو قیامت تک کے انسانیت کو پاک کرنے کے لیے آیا ہے.....
خُلِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَخْتُوْنًا یہ پیغمبر کی خصوصیت ہے.....کہ جب محبوب دنیا میں

---

(۱) خطبات مدراس ص ۱۰۰، شرح الزرقانی ص ۲۱۲ ج ۱ بیروت

Scanned with CamScanner

آئے کسی خاتن کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہوئی اللہ کے محبوب کا ختنہ کیا ہوا تھا...... (۱)

ولادت کے وقت سر سجدہ میں:

اللہ کے نبی کی خصوصیات میں سے یہ خصوصیت تھی بی بی کہتی ہیں...... کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی ہے...... تو محبوب نے اپنا سر زمین پہ رکھا ہے انداز یہ تھا...... کہ جیسے کوئی سر سجدہ میں ڈال دیتا ہے...... نومولود بچہ ماں کے پیٹ سے دنیا میں آتے ہی سر سجدہ میں چلا جائے...... تاریخ میں ایسا انوکھا واقعہ نہیں دیکھا...... یہ منفرد قصہ ہے...... کہ بی بی کہتی ہیں...... کہ میں ذرا غور کرتی ہوں...... کہ پیغمبر کی زبان سے جو کلمات ہیں جن کا مفہوم یہ نکلتا ہے...... (۲)

میری امت کو ہدایت عطا کر دے:

اے اللہ ان پہ عذاب نہ ڈالنا...... ان کو ہدایت کا راستہ عطا کرنا...... پھر فرماتے ہیں...... یہ ولادت کے آثار تھے...... اس بچے کو ہم نے ایک خوبصورت سی چادر اوپر ڈال کر سلا دیا...... عبدالمطلب تشریف لائے آنے کے بعد جناب عبدالمطلب نے جب یہ واقعہ دیکھا...... کہا بیٹی دکھاؤ حسین بچہ کہاں ہے...... سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا نے چہرہ انور سے کپڑا ہٹایا...... جناب عبدالمطلب نے دیکھا...... عبدالمطلب کیا دیکھتے ہیں...... کہ اتنا حسین و خوبصورت بچہ اور اس کے اثرات اپنے زمانے سے بھی دیکھ رہے تھے...... اپنے والد کے

---

(۱) ختنہ کے بارے میں تین قول ہیں: قول نمبر۱: حضورﷺ مختون پیدا ہوئے، حاکم کہتے ہیں کہ آپؐ کے مختون پیدا ہونے میں احادیث متواتر ہیں۔ قول نمبر۲: آپؐ کے جد امجد عبدالمطلب نے ولادت کے ساتویں روز آپؐ کی ختنہ کرائی۔ قول نمبر۳: حضرت حلیمہ سعدیہ کے یہاں آپؐ کی ختنہ ہوئی۔ یہ تیسرا قول ضعیف ہے۔ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے اول دو قولوں کے درمیان تطبیق دی ہے ممکن ہے کہ آپؐ مختون ہی پیدا ہوئے ہوں لیکن تتمیم اور تکمیل عبدالمطلب نے کی ہو (سیرت مصطفی ص ۶۸ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۱۸۱ تا ۱۸۵ ج ۱)(۲) سیرت حلبیہ ص ۲۱۹ ج ۱، شرح الزرقانی ص ۲۱۱ ج ۱ بیروت

Scanned with CamScanner

ہاں بھی سن رہے تھے...... اور اپنے بیٹے عبداللہ میں بھی انکے اثرات رونما ہوتے ہوئے دیکھے۔

اماں آمنہ کا بیوگی کی حالت میں خوشبو سے معطر ہونا:

اور جب یہاں آمنہ کے بطن اطہر میں تھا...... اس وقت کہا گیا...... کہ آمنہ کے پاس یہ خوشبو کہاں سے آتی ہے...... بیوہ عورت بیوہ ہو اور وہ خوشبو لگائے کہنے کی جرات تو نہ ہو سکی...... اس عورت کے حوالہ سے عبدالمطلب نے یہ جملہ کہلوایا...... تو آمنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے...... اور عبدالمطلب اپنے سسر کو کہا ابا جان یہ بھی کبھی ہوتا ہے...... کہ بیوہ عورتیں خوشبو لگائیں...... میرا اپنا کوئی کمال نہیں آپ تو یہ بات کہہ رہے ہیں...... مجھے جو پسینہ آتا ہے تو اس میں خوشبو ہے...... میں کپڑا پہنتی ہوں...... تو اس میں خوشبو محسوس کرتی ہوں...... مجھے لگتا ہے میرا اپنا کوئی اعجاز اور کمال نہیں...... جو بچہ میرے پیٹ میں ہے...... یہ سب اس کی خوبیوں کا منظر سامنے آ رہا ہے...... پھر ولادت باسعادت کے بعد جناب عبدالمطلب اٹھا کر بیٹھے...... اس قدر چہرے میں چمک ہے...... کہ روشنی اٹھتی ہے...... جو آسمان کی طرف چلی گئی...... جناب آمنہ کہتی ہے...... آج تک میں نے اتنا حسین بچہ نہیں دیکھا۔

بوقت ولادت آپس میں مکالمہ:

کتابوں میں لکھا ہے...... کہ جناب عبدالمطلب کہنے لگے...... تو کیا دیکھے گی میں تو باہر کی دنیا گھومتا ہوں...... تجارت کے لئے سفر کرتا ہوں...... میں نے بھی اس جیسا حسین بچہ آج تک نہیں دیکھا...... ام ایمن دائیہ کہتی ہے...... تم کیا دیکھو گے میں لوگوں کے بچوں کی ولادت کے منظر پہ زچگی کی کیفیت کو جایا کرتی ہوں...... ایسا حسین بچہ میں نے نہیں دیکھا...... کتابوں میں لکھا ہے...... کہ سیدہ حلیمہ کی نظر پڑی...... تو اس نے کہا تم کیا دیکھو گے میں تو عرب وعجم کے بچے اٹھا کے لاتی ہوں...... اس جیسا حسین میں نے نہیں دیکھا

Scanned with CamScanner

ابھی یہ تذکرے ہو رہے تھے...... مذاہب الدنیا کی روایت ہے...... جبرائیل امین اترے آ کر آواز دی عبدالمطلب تو کیا دیکھے گا...... آمنہ تو کیا دیکھے گی...... ام ایمن تو کیا دیکھے گی...... حلیمہ تو کیا دیکھے گی...... میں آدم سے لیکر عیسیٰ تک ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا دیدار کر چکا ہوں...... ان میں سے کسی کے پاس کتابیں لا چکا ہوں...... ان میں سے کسی کے پاس وحی اتار چکا ہوں...... محمد ﷺ جیسا حسین میں نے نہیں دیکھا...... اس پر ایک عجیب جملہ ہے...... جو غور سے سنو اللہ کی طرف سے آواز آئی جبرائیل تم دیکھو گے ہی کیا میں نے وہ قالب ہی توڑ دیا ہے جس میں نبوت کے سانچہ کو ڈھالا تھا۔

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئے نہ
نہ کسی بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں
محمد مصطفیٰ کی ذات ہے وہم و گمان سے بلند
خدا کا حسن انتخاب انتخاب لاجواب

تم کیا دیکھو گے...... میں نے محمد جیسا حسین کائنات میں کسی کو بنایا ہی نہیں ہے۔

بچہ کی پیدائش کے وقت عرب کا عجیب رواج:

عرب کا رواج تھا...... کہ باہر کی عورتیں آتیں...... اور وہ بچوں کو اٹھا کر جنگلوں میں دیہاتوں میں لے جاتیں...... دیہاتی تربیت بچے میں جفاکشی پیدا کرتی ہے...... حوصلہ پیدا کرتی ہے...... بچہ ذہین تیز طرار ہوتا ہے...... اس لیے اہل عرب میں یہ رواج تھا...... کہ دائیاں بچوں کو پالتی تھیں...... بکریاں چراتی تھیں...... اور وہ بچہ باہر ہوتا تھا...... مختلف قسم کی باہر کی کھلی ہوائیں کھاتا تھا...... آپ اپنے ماحول میں دیکھ لیجئے...... شہری ماحول کی نسبت دیہاتی ماحول کتنا صاف ہے...... آبادی صاف ستھری اچھی اور کھلی ملتی ہے...... عرب میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا...... تو لوگوں میں اطلاع ہو جاتی...... باہر سے دائیاں آتیں بچے لینے

کے لیے قافلے انتظار کرتے تھے...... کہ کس دن جائیں کئی دن گزر جاتے...... تو کچھ عورتیں اکٹھی ہو جاتیں...... اور پھر اکٹھا سفر کرتیں...... کسی شہر میں دو چار بچوں نے جنم لیا ہوتا تو کوئی کسی بچے کو لے لیتی اور کوئی کسی کو لے لیتی۔

اماں حلیمہ کا مقدر:

ساری دائیاں آئیں...... جناب حلیمہ سعدیہ سلام اللہ علیہا اللہ کے نبی کی دائیہ کی حیثیت سے جس کا اللہ نے انتخاب کیا...... ان کے ساتھ اور دائیاں بھی چلیں...... لیکن حلیمہ جس سواری پہ تھی وہ لاغر تھی۔

ایک روایت میں آتا ہے...... کہ وہ گدھی تھی...... اور ایک دوسری روایت میں ہے...... کہ وہ خچر تھا...... اس پر وہ سوار تھیں...... اور ایک روایت میں یہ مشہور ہے...... کہ وہ اونٹنی پر تھیں...... لیکن اتنی کمزور اور دبلی سواری کہ جو چل نہیں سکتی...... یہ باقی دائیاں بڑی تیز رفتاری سے برق رفتاری سے پہنچتی ہیں...... جانے کے بعد امراء کے بچوں کو اٹھاتی ہیں...... اور جس وقت رحمت کائنات کے دروازے پہ میں آتی ہوں...... دروازے کو دستک دینے کے بعد پہلا سوال ہوتا ہے...... گھر میں بچہ ہے...... جی نومولود ہے

دوسرا سوال ہوتا اس کا باپ ہے...... تو جواب میں کہا جاتا...... اس کا ابا نہیں ہے...... یہ تو یتیم ہے...... وہیں سے دائیاں یہ کہہ کر پیچھے ہٹ جاتیں...... یتیموں کے گھر سے ہمیں کیا ملے گا...... تین سو دائیوں کا قافلہ مکہ کی طرف روانہ ہوا ہے...... تین سو دائیاں اور سیدہ آمنہ کہتی ہیں...... کہ میرے دروازے پہ دستک آتی...... پوچھتیں کہ بچہ ہے میں کہتی بالکل ہے...... فوراً کہتیں کہ اس کا ابا ہے...... میں کہتی نہیں اس کا ابا تو دنیا سے رخصت ہو چکا ہے...... میں تو بیوہ ہوں...... یہ بیوہ کا بچہ ہے...... یہ یتیم بچہ ہے...... ہر دائی یہ جواب دیتی...... کہ ہمیں یتیموں کے گھر سے کیا ملے گا...... یہ کہہ کر واپس چلی جاتیں...... اندر بھی

Scanned with CamScanner

داخل نہ ہوتیں......اور بچے کو بھی نہ دیکھتیں۔(۱)

حلیمہ پہ طنز:

اور جب یہ بڑی سرمایہ دار جاگیرداروں کے بچے لیکر جارہی تھیں......حلیمہ سے طنز سے مذاق کے لہجے میں کہا......ایک بچہ ہے......جو ہم تیرے لیے چھوڑ کے آرہی ہیں......جا اسکو اٹھا شاید تیرا نصیب جاگ جائے......باپ اس کا ہے بھی نہیں......یتیمی کا عالم ہے......ہوسکتا ہے......وہ یتیم تیرے حصہ میں ہو......تو اگر اٹھا سکتی ہے......تو اس کو اٹھالے۔

حلیمہ آمنہ کے دروازے پر:

حلیمہ پورے مکہ کی دھرتی پہ کسی کے گھر نہ گئی......سیدہ آمنہ کے گھر آئی......دروازے پہ دستک دی......حضرت حلیمہ کے شوہر ساتھ ہیں......پوچھا گیا کہ بچہ ہے......سب سے پہلا جواب جو بڑا عجیب تھا سیدہ آمنہ نے فرمایاہاں ہے مگر یتیم ہے......حلیمہ نے کہامیں نے یہ تو نہیں پوچھا......کہ یتیم ہے آپ کیوں کہہ رہی ہیں کہ یتیم ہے......کہااس لیے کہہ رہی ہوں......کہ تجھ سے پہلے تین سودائیاں آئی ہیں......ہر ایک یہ کہہ کر چلی جاتی تھی......کہ یتیموں کے گھر سے ہمیں کیا ملے گا......میرا دل ٹوٹ جاتا تھا......مجھے اس یتیم کی یتیمی کا احساس ہوتا تھا......اس لیے میں نے فوراً یہ جملہ کہا......کہ کہیں تو مجھے ٹھکرانے کا یہ جملہ نہ کہہ دے اس سے بہتر ہے......کہ میں پہلے کہدوں کہ بچہ یتیم ہے۔

حلیمہ کہتی ہے مجھے اندر آنے کی اجازت تو دو......تاکہ میں اس کو دیکھوں......تو سہی کہ وہ بچہ کیسا ہے......تو حضرت آمنہ نے اندر آنے کی اجازت دیدی۔

Scanned with CamScanner

رحمت کائنات ﷺ حلیمہ کے ہاتھ میں:

بی بی کہتی ہیں...... جب میں اندر گئی...... تو اللہ کے نبی کے چہرہ اقدس پر سفید رنگ کی چادر پڑی ہوئی تھی...... میں نے کہا آمنہ یہ بچہ دکھاؤ گی...... سیدہ آمنہ نے چہرہ اطہر سے چادر اٹھائی...... حلیمہ کہتی ہیں...... کہ جب میں نے اللہ کے نبی کو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں کھل گئیں...... میں نے جب اُن کو اٹھایا...... تو اللہ کے نبی نے آنکھ کھولی...... اور نبوت کی نظر میری نظر سے ملی...... اتنا چمکتا ہوا ایک نور نکلا...... اور لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ آئی...... کہ وہ نور میرے چہرے پہ پڑتا ہوا آسمان تک چلا گیا...... پھر اٹھا کے میں نے اپنے سینہ کے قریب کیا...... خشک سالی کی وجہ سے میرے سینہ کا دودھ خشک ہو چکا تھا...... ایک دم میرے جذبات میں طلاطم آیا...... میرے سینہ میں دودھ ابلنا شروع ہو گیا...... میں بچہ کا مقدر دیکھ کے حیرت میں ڈوب گئی...... میں نے کہا آمنہ مبارک ہو...... یہ کتنا حسین بچہ ہے...... مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں...... کہ اس کا ابا نہیں!...... یہ یتیم ہے...... آمنہ یہ بچہ مجھے دیدے میرا نصیب میرے ساتھ ہے...... میں اس بچہ کے چہرے کو دیکھ کر حیران ہوں...... جو اتنا حسین ہے...... جس کی ولادت پہ اتنی عظمت ہے!...... پتہ نہیں اس کا شباب، اس کا جوبن، اس کی جوانی پہ کتنی عظمت ہوگی۔

لاغر اونٹنی شالیمار بن گئی:

یہ اور عجیب بات ہے...... کہ بی بی کہتی ہیں...... جب میں اس کو لے کر واپس آئی اور میں اس بچہ کو لے کر اونٹنی پر جب پیچھے بیٹھی...... اور اس اونٹنی کو اٹھایا گیا...... تو اونٹنی نہ چلی چلانے کی کوشش کی گئی...... تو نہ چلی...... حلیمہ کے شوہر نے کہا لگتا ہے...... کہ بچہ کی عظمت کا تقاضا ہے...... کہ اسے پیچھے نہ بٹھایا جائے...... مجھے دے میں آگے اپنی گود میں لے کر بیٹھتا ہوں...... اونٹنی بھی چلاؤں گا...... بچے کو بھی گود میں لے کر بیٹھوں گا...... جب آگے گود میں رکھا...... پھر وہ اونٹنی اتنی تیز رفتاری سے چلی سب اونٹنیوں کو پیچھے چھوڑ کے آگے نکلی...... حیرت میں ہر دائیہ پوچھتی تھی...... کہ حلیمہ سواری بدل لی ہے...... پہلے تو کوئی اور تھی اب اور

اونٹنی لائی ہو......کہا نہیں سواری تو وہی ہے سوار بدل چکا ہے......اور پہلے تو سواری میرے شوہر کے ہاتھ میں تھی......اب اس یتیم محمد ﷺ کے ہاتھ میں ہے۔

اسم محمد ﷺ پر حیرانگی کا اظہار:

حلیمہ سے پوچھا گیا......اس بچہ کا نام کیا رکھا......کہا اس کا نام ہے محمد ﷺ......نام پہ حیران تھیں......کہ اس جیسا حسین نام آج تک نہیں سنا......دادے نے نام محمد رکھا......اللہ نے نام احمد رکھا......اور یہ دونوں نام بڑے عجیب تھے......محمد کے معنی وہ حسین جس کی پوری کائنات تعریف کرے......اسے محمد ﷺ کہتے ہیں......اور احمد کے معنی وہ حسین جو پوری کائنات میں سب سے بڑھ کر اپنے رب کی تعریف کرے......اسے احمد کہتے ہیں......(۱) وہ آقا محمد ﷺ بھی بنے......اور احمد ﷺ بھی بنے۔

توجہ سے بات کو سمجھنا......پیدائش سے پہلے تعریف......ولادت کے بعد تعریف بچپن کی تعریف......جوانی کی تعریف......یہ سب تعریف کر رہے ہیں......تو حضور محمد ﷺ بن رہے ہیں......اور نبی پیدا ہوتے ہی سر سجدہ میں ڈال کر رب کی تعریف کر کے احمد ﷺ بن گئے۔

---

(۱) رحمۃللعٰلمین ص ۶۳ ج ۱، عمدۃ القاری میں علامہ عینیؒ نے اس پر مفصل بحث کی ہے جو اصحاب علم کے لیے مفید ہے اشہر اسماء النبی ﷺ محمد واحمد فمحمد من باب التفعیل بالغۃ واحمد من باب التفعیل قیل معناھما اذا حمدنی احمدأنت احمد واذا حمدت احداقأنت محمد، وقال عیاض کان رسول اللہ ﷺ احمد قبل ان یکون محمدا کما وقع فی الوجود لان تسمیۃ احمد وقعت فی الکتب السابقۃ وتسمیۃ محمد وقعت فی القرآن العظیم وذلک انہ حمد ربہ قبل ان یحمدہ الناس وکذلک فی الآخرۃ یحمد ربہ فیشفعہ فیحمدہ الناس وقد خص بسورۃ الحمد ولواء الحمد وبالمقام المحمود وشرع لہ الحمد بعد الاکل وبعد الشرب وبعد الدعاء وبعد القدوم من السفر وسمیت أمتہ الحمادین فجمعت لہ معانی فی السمٰوٰت احمد فی الارضین محمود وفی الدنیا محمد قبل الانبیاء کلھم حمادون اللہ تعالیٰ ونبینا احمدای اکثر حمداللہ منھم وقیل الانبیاء کلھم محمودون ونبینا احمدای اکثر مناقبا واجمع للفضائل (عمدۃ القاری ص ۲۸۱ ج ۱۱)

Scanned with CamScanner

ابتدائی تین سالوں میں حلیمہ کے گھر میں عجیب کرشمے:

حلیمہ کہتی ہے...... میں اس بچہ کو لے آئی...... تین سال تک حضرت سیدہ حلیمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس رکھا...... کبھی کبھی لے جاتی تھیں...... پھر لے آتی تھیں...... اس دوران حلیمہ نے عجیب وغریب قسم کے کرشمے دیکھے...... انوکھے اور نرالے واقعات دیکھے اور اعلان نبوت سے پہلے جو واقعات پیش آتے ہیں...... انکو احراص نبوت کہتے ہیں اور اعلان نبوت کے بعد جو انوکھے واقعات پیش آتے ہیں...... انہیں معجزات نبوت کہتے ہیں۔(۱)

واقعہ شق صدر:

ان واقعات میں سے ایک واقعہ یہ بھی پیش آیا...... کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہلا شق صدر حضرت حلیمہ کے پاس ہوا......(۲) چار سال کی عمر میں ان واقعات میں ایک واقعہ یہ بھی پیش آیا...... بی بی کہتی ہیں...... کہ جب بچہ میرے گھر آیا...... تو ہماری وہ کمزور دبلی پتلی بکریاں جو دودھ دینا چھوڑ گئی تھیں...... وہ دودھ سے بھر گئیں...... سارے گھر میں رحمت وبرکت کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو گئے...... سیدہ شیمہ جو رسول اللہ کی رضائی بہن تھی کہتی تھی امی میرے اس بھائی کو میرے ساتھ بھیجا کر یہ ننھا بھائی بکریاں چرانے کیلئے جب میرے ساتھ جاتا ہے جب میں اسے زمین پہ چھوڑتی ہوں۔

---

(۱) انبیاء علیہم السلام سے جو امور خارق عادات ظاہر ہوتے ہیں ان کو معجزہ کہتے ہیں

(۲) شق صدر کا واقعہ نبی کریم ﷺ کو اپنی عمر میں چار مرتبہ پیش آیا پہلی مرتبہ جب آپ کی عمر چار سال تھی (فتح الباری ص ۴۰۹ ج ۶) دوسری مرتبہ جب آپ کی عمر مبارک دس سال تھی (حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے دیکھیں صحیح ابن حبان اور دلائل ابی نعیم) تیسری مرتبہ بعثت کے وقت شق صدر ہوا (مسند ابی داؤد طیالسی ص ۲۱۵، دلائل ابی نعیم ص ۶۹ ج ۱) چوتھی مرتبہ یہ واقعہ معراج کے وقت پیش آیا (صحیح البخاری وصحیح المسلم و جامع ترمذی، سیرت مصطفی ص ۷۸،۷۳ ج ۱)

Scanned with CamScanner

اور یہ پیدل چلتا ہے...... تو بادل اس کے سر پر سایہ کرتے ہیں...... اسکی وجہ سے میں بھی گرمی سے محفوظ رہتی ہوں...... یہ بھی گرمی سے محفوظ رہتا ہے پھر بکریاں اس کا چہرا تکتی رہتی ہیں مجھے اس پہ زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی...... بکریاں اس کے اردگرد اکٹھی رہتی ہیں...... مجھے بکریوں کو جمع نہیں کرنا پڑتا...... یہ تمام تر واقعات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے بعد جب حضور سیدہ حلیمہ کے پاس تھے...... اس وقت پیش آرہے ہیں...... اور حلیمہ کہتی ہیں...... کہ میں ان تمام تر واقعات سے حیران تھی۔(۱)

عجیب اور حیران کن واقعہ بی بی کی زبانی:

ان واقعات میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا...... کہ شیمہ کہتی ہیں...... یہ بڑی تھیں فرمایا اللہ کے نبی کو بڑے پیار سے اٹھاتی تھیں...... گود میں اٹھا کر بیٹھتی تھیں...... کبھی لے جاتی تھیں...... لوریاں دیتی تھیں...... عربی میں اشعار پڑھتی تھیں...... ایک موقعہ پر چند سہیلیوں کے ہمراہ بیٹھی ہوئی تھیں...... مختلف قسم کی باتیں ہورہی تھیں...... ان باتوں میں سے ایک بات ایسی آئی...... جو میں نے اپنی زبان سے کہنا چاہی...... لیکن وہ شرکیہ جملہ تھا...... ابھی کہنا چاہتی ہی تھی...... کہی نہیں تھی...... کہ میں اپنے بھائی کو یوں گود میں لے کر بیٹھی ہوں...... تو حضور نے اچانک ایسے منہ موڑ کے میرے بازو پہ اپنے دندان مبارک اتنی زور سے لگائے...... جیسے چھوٹا بچہ کاٹتا ہے...... کہ دانت سے دندان مبارک کے نشان پڑ گئے...... اور وہ جو کفر اور شرک کی بات میرے دماغ میں تھی...... جو میں کہنا چاہتی تھی...... ان دندان مبارک کے لگنے کی وجہ سے وہ بات میرے دماغ سے نکل گئی...... اب میں سوچتی رہی...... کیا بات تھی...... وہ بات ہی یاد نہ آئی...... اور یہ بات یاد رکھو جس وقت یہ بی بی مسلمان ہوئی ہے......(۲) غزوہ طائف کے بعد گرفتار ہو کر رسول اللہ کی محفل میں آئی ہے

(۱) سیرت مصطفیٰ ص ۷۰ ج ۱ (۲) الاصابہ ص ۳۴۴ ج ۴

تین سو قیدی اس عورت کے ساتھ تھے...... اور یہ عورت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی...... ہاتھوں میں ہتھکڑیاں تھیں...... پاؤں میں جولان تھے...... بی بی نے پوچھا مجھے کہاں لے جاؤ گے...... انہوں نے کہا ہم تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی خدمت میں لے جائیں گے...... اس نے کہا تمہارا رسول کون ہے...... صحابہ نے کہا ہمارے نبی محمد ہیں...... ان کا یہ یہ تعارف ہے...... کہا اچھا بی بی کے تصور میں آیا...... کہ شاید وہ میرا بھائی تو نہیں...... جو میرے ساتھ بکریاں چراتا تھا...... فرمایا اچھا اپنے اس نبی کو جا کر کہو...... کہ جو بہن تمہارے ساتھ بکریاں چراتی تھی...... آج وہ اپنے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہن کر محمد ﷺ تیری دربار میں آرہی ہے...... رحمت کائنات کو پتہ چلا...... تو حضور اٹھے کتابوں میں لکھا ہے...... کہ کملی مبارک کندھے سے نیچے جا پڑی...... فوراً فرمایا کہاں ہے میری بہن شیمہ......؟ محبوس آرہی ہے...... گرفتار ہو کر آرہی ہے...... حضور نے فرمایا...... اسکو بھی چھوڑ دو...... تین سو قیدی جو اس کے ساتھ لا رہے ہو انکو بھی رہا کر دو...... اللہ کے نبی نے اپنی چادر نیچے بچھائی...... اور بہن کا استقبال کیا...... اس کو وہاں پر بٹھایا...... اور سیدہ نے پہچان لیا...... کہ واقعی وہی میرا بھائی ہے۔(۱)

بچپن کے واقعات بی بی کی زبانی:

حضور ﷺ نے فرمایا...... میری بہن میرے ان دوستوں کو وہ واقعات تو سنا...... جو بچپن میں تیرے اور میرے واقعات تھے...... پھر بی بی بتاتی تھی...... کہ جب ہم صرف پہاڑ سے گزرتیں تو مجھے یاد ہے...... پہاڑ رسول اللہ کو سلام کرتا تھا...... پھر نبی کے سامنے جھکتا تھا...... اس درخت سے اللہ کے نبی کی آواز آتی تھی...... بادل رسول اللہ پہ سایہ کرتے تھے...... پھر بی بی نے کہا اے محبوب شاید آپ کو یاد نہ ہو۔

---

(۱) سیرت مصطفیٰ ص ۶۵ ج ۱

Scanned with CamScanner

میں آپ کوانوکھے واقعات یاد دلاتی ہوں...... آپ کا بچپن تھا...... میں آپ کو گود میں لے کے بیٹھی تھی...... میری زبان پہ شرک کا جملہ آنا ہی چاہتا تھا...... آپ نے منہ مبارک میرے ساتھ کر کے مجھے یہاں سے کاٹا تھا...... یہ میرے جسم پہ نشان دیکھئے...... اس وقت بھی رحمت کائنات کے دانت مبارک کے نشان تھے...... اسوقت اس سیدہ خاتون نے کہا محمد ﷺ مجھے آج پتہ چلا تو اللہ کا وہ سچا نبی ہے...... اللہ نے تجھے اتنا پاک کر کے پیدا کیا ہے...... کہ جس کی زبان پہ شرک کا جملہ آئے اللہ تجھے اس کی گود میں بھی نہیں پالنا چاہتا...... اتنا مکرم اور منزہ عن العیوب بنا کر بھیجا...... سیدہ حلیمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت آمنہ سلام اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس دودھ پلانے کے زمانہ کے بعد پھر واپس بھیج دیا...... پھر لے جایا کرتی تھی...... پھر واپس لے آیا کرتی تھی...... پھر رحمت کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مستقل اپنی والدہ ماجدہ کے پاس قیام کرلیا...... جس سال اللہ کے نبی کی عمر چھ سال ہوئی ہے...... اس سال اللہ کے محبوب کی والدہ سیدہ طیبہ طاہرہ آمنہ سلام اللہ علیہا کا انتقال ہوا۔(۱)

رحمت دو عالم کا دور یتیمی:

قرآن مجید کی آیت جو میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے...... الم یجدك یتیماً فاوی اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے...... محبوب یاد ہے...... جب آپ یتیم تھے اس وقت آپ کو سہارے ہم نے دیے۔

یتیمی میں حکمت:

مولانا عبدالشکور دین پوری کی قبر پہ اللہ کروڑ رحمتیں نازل کرے...... ایک جملہ کہا کرتے تھے...... لوگو آنے سے پہلے ابا نہیں...... چھ سال کی عمر میں امی نہیں۔

---

(۱) زرقانی ص ۱۶۰ تا ۱۶۳ ج ۱، سیرت مصطفیٰ ص ۸۵ ج ۱، رحمۃ للعالمین ...

Scanned with CamScanner

آٹھ سال کی عمر میں دادا نہیں...... اللہ نے ایک ایک رشتہ اس لیے توڑ دیا ہے تا کہ دنیا کو پتہ چلے...... کہ جب بچہ بڑا ہوتا ہے...... ہوش سنبھالتا ہے...... شعور میں آتا ہے...... بولنا سیکھتا ہے کہتا ہے ابا پیسے دے...... اماں مجھے کوئی چیز لے دے...... دادا فلاں چیز لے دے...... محبوب جب آپ نبوت کا ہوش سنبھالیں...... بولنا شروع کریں...... ابے اماں اور دادے سے نہ مانگے...... بلکہ نبی مانگے تو صرف اللہ سے مانگے...... اس لیے رب نے سارے رشتہ توڑے...... آنے سے پہلے ابا نہیں تھا...... ماں کے پیٹ میں تھے...... باپ جدا آمنہ کہتی ہیں...... جس وقت حضور کی ولادت ہوئی...... سب دائیاں کہتی تھیں...... آمنہ مبارک ہو...... بچہ حسین آیا...... ماہ جبین و نازنین آیا...... کتنا خوبصورت اللہ نے دیا ہے...... لیکن فوراً آمنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے...... کسی نے کہا روتی ہے...... خوش نہیں ہوتی...... محمد کتنا حسین ہے...... فرمایا تمہیں خوشی ہے...... کہ محمد حسین ہے...... میں اس لیے رو رہی ہوں...... کہ محمد حسین تو ہے...... مگر یتیم ہے...... کاش آج اس کا ابا عبداللہ ہوتا...... خوشی کی انتہا نہ ہوتی...... عبداللہ ہوتا...... تو بچہ کے لیے کھلونے لاتا...... عبداللہ ہوتا...... تو اسکو اٹھا کر کندھوں پہ بٹھا کر یاروں اور دوستوں کی محفل میں لے جاتا...... آج اس کا والد نہیں بچہ یتیم بن کر آیا ہے۔

علماء نے لکھا ہے...... کہ ہاتف غائب نے آواز دی...... کہ آمنہ گھبراؤ نہ ...... اس لیے تو یتیم پیدا کیا ہے...... کہ تیرے یتیم کو کھلونے کی ضرورت پڑے گی...... تو انگلی کے اشارہ پر چاند رشک کریگا۔

- تیرے یتیم کو اگر سواری کی ضرورت پڑ یگی...... تو جنت سے براق بھجوادونگا۔
- تیرے یتیم کو کپڑوں کی ضرورت پڑ یگی...... تو جنت سے پوشاک پہنائیں گے۔
- تیرے یتیم کو سواری کی ضرورت پڑ یگی...... تو عرش سے براق عطا کرینگے۔
- تیرے یتیم کو سیر کی ضرورت پڑے گی...... تو دنیا زمین پر سیر کرتی ہے...... محمد ﷺ کو عرش بریں کی سیر کرائیں گے۔

Scanned with CamScanner

یہ حکمت تھی...... کہ آنے سے پہلے ابا جدا...... چھ سال کے ہیں امی جدا...... اس میں بھی ایک حکمت ہے...... رب قادر تھا...... ولادت کے بعد ماں کو جدا کر دیتا...... لیکن چھ سال کی عمر کا بچہ ماں کے پیار کو سمجھتا ہے...... ماں کی محبت اور ماں کا احساس کرتا ہے...... اور اس عمر کا بچہ جب ماں کے سامنے ہوتا ہے...... والدہ کو بھی اس سے اس درجے کا پیار ہوتا ہے...... کہ آدمی اس کا تصور ہی نہیں کر سکتا...... اللہ کی تقدیر کا فیصلہ تھا...... سیدہ آمنہ سلام اللہ تعالیٰ عنہا ان کا خاندان مدینہ سے تھا...... اور حضرت عبداللہ کا قبیلہ مکہ کا ہے...... یوں سمجھ لیجئے...... کہ رحمت کائنات کا نانکا خاندان کا قبیلہ مدینہ سے تعلق رکھتا ہے...... اور آپ کا خاندان مکۃ المکرمہ سے تعلق رکھتا ہے...... شاید رب کی تقسیم یہ تھی...... کہ محبوب تیس سال مکہ میں گزاریں...... تا کہ ابا راضی ہو...... ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قیامت تک مدینہ میں گزاریں...... تا کہ اماں راضی ہو...... ماں باپ دونوں کے حقوق کا لحاظ رکھا گیا۔

حدیث میں آتا ہے...... کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ جب حضور ﷺ کی عمر چھ سال کی ہوئی...... نانکہ قبیلہ کی طرف سے خواہش وفرمائش تھی...... کہ ہمیں وہ یتیم بچہ تو ملاؤ...... جو اللہ نے تجھے یتیمی بے روزگاری کے عالم میں عطا کیا ہے...... اب سنا ہے...... وہ چلتا پھرتا ہے...... اور بولتا ہے...... بڑا حسین بچہ ہے...... کم از کم ہم اس بچہ کا دیدار تو کریں...... اور حدیث میں آتا ہے...... حضور ﷺ کی اللہ نے اتنی جلدی تربیت فرمائی جتنا بچہ مہینہ میں تیار ہوتا ہے...... تو اتنا ایک ہفتہ میں تیار ہو گیا...... جتنا بچہ ہفتہ کے اندر چلتا سنورتا تیار ہوتا ہے...... محبوب ایک دن میں اتنے تیار ہو گئے ...... جتنا بچہ سال کے بعد تربیت حاصل کر کے سنورتا ہے...... محبوب ایک مہینہ میں اتنی جلدی تیار ہو رہے ہیں کیونکہ اللہ کی تربیت تھی ...... اللہ کی تقدیر کا فیصلہ تھا...... بندے پالتے ہیں...... تو ان کا نظام اور ہے...... جب اللہ براہ راست پالتے ہیں...... تو اس کا نظام کچھ اور ہے...... سیدہ آمنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ سے مدینہ لے گئیں...... ام ایمن دائیہ ساتھ تھیں...... فرماتے

Scanned with CamScanner

ہیں ...... جب مدینہ کے قریب پہنچے ...... تو راستہ میں ایک جگہ ہے اس کا نام مقام ابوا ہے ...... اُبوا یہ وہ جگہ ہے ...... جہاں حضور کے والد عبداللہ کا انتقال ہوا ...... اور یہ یاد رکھو ...... کہ اس وقت حضرت عبداللہ اور آمنہ دونوں کی قبریں جنت البقیع کے قبرستان میں ہیں ...... اس جگہ سخت سیلاب آیا تھا ...... بارشیں آئیں تھیں ...... قبر مبارک میں پانی چلا گیا تھا ...... پھر اس قبر کو کھود کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ کے جسم مبارک کو نکال کر جو بالکل تندرست وصحیح سالم جسم مبارک تھا اس کو اٹھا کر پھر مدینہ طیبہ کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا ...... اس لیے رحمت کائنات کے والد اور والدہ دونوں کی قبریں جنت البقیع کے قبرستان میں ہیں ...... اس ابوا مقام پر حضور کے والد ماجد کی قبر ہے ...... سیدہ آمنہ جب لیکر گئی ...... اس جنگل میں اور کوئی قبر نہیں تھی ...... اکیلی قبر حضرت عبداللہ کی تھی ...... کیوں کہ سفر میں آتے ہوئے راستہ میں انتقال ہوا تھا ...... جہاں فوت ہوئے قبیلہ والوں نے وہیں دفن کر دیا۔(۱)

حضرت عبداللہ کی وفات اور اماں آمنہ کی قبر پر حاضری:

کتابوں میں لکھا ہے ...... کہ حضرت آمنہ قبر پر تشریف لے گئیں ...... قبر کے قریب بیٹھ گئیں ...... دل بھر گیا ...... اور اس وقت یہ دو جملے کہے ...... عبداللہ تو نے آتے ہوئے مجھے کہا تھا ...... کہ میں واپس آؤں گا ...... اس بچے کے لیے کھلونے کپڑے اور سامان لے آؤں گا ...... عبداللہ میں تو اس وقت سے انتظار میں ہوں ...... مجھے بعد میں پتہ چلا ...... کہ میں اجڑی ہوئی بیوہ بن چکی ہوں ...... محمد ﷺ یتیم بن چکا ہے ...... عبداللہ کاش میرے جملے تجھ تک پہنچ رہے ہوں ...... اور تجھ میں طاقت ہو ذرا قبر سے منہ باہر نکال کر دیکھ ......! اللہ نے چودھویں کے چاند سے بھی زیادہ حسین محمد ﷺ عطا کیا ہے ...... بس اتنا دو جملے کہے اور زوردار چیخ مار کر گری ...... اور بے ہوش ہوگئی ...... بے ہوشی کی کیفیت طاری ہوگئی۔

---

(۱) سیرت حلبیہ ص ۳۲۹ ج ۱

Scanned with CamScanner

ام ایمن کہتی ہیں...... میں اٹھا کر لے آئی...... ایک مہینہ تک رسول اللہ کی والدہ ماجدہ بیمار رہیں...... اس بیماری نے پھر سنبھل نہ سکیں...... آخری تین دن اللہ کے نبی کی والدہ پر غشی اور بے ہوشی کے گزرے۔

حدیث میں آتا ہے...... آخری دن تھا...... اللہ کے محبوب فرماتے ہیں...... اچھے طریقے سے وہ واقعہ مجھے یاد ہے...... بلکہ ہجرت کے دوران فتح مکہ سے واپسی پر حجۃ الوداع سے واپس آتے ہوئے...... حضور ابواء کے مقام پر اس جگہ کے قریب آئے...... جہاں یہ واقعہ پیش آیا تھا...... اور پھر وہ سارا منظر صحابہ کرام کو بتایا...... اصحاب رسول پیچھے...... (۱) فرمایا لوگو مجھے اچھے طریقہ سے یاد ہے...... کہ اپنی اماں کو ہم نے یہاں سے اٹھایا تھا...... میں چھ سال کا چھوٹا سا بچہ تھا...... میری اماں کو اٹھا کر لے جا رہے تھے...... تو میں چار پائی کے پائے کو پکڑ کر روتا جا رہا تھا...... آمنہ بے ہوش تھی...... اچانک آنکھ کھلی تھوڑا سا ہوش آیا...... میری طرف دیکھا ہوش آیا...... تو آسمان کی طرف نگاہ اٹھی...... آسمان کی طرف دیکھ کر فوراً چہرہ یوں پلٹا...... حضور اپنی اماں کے سرہانے زمین پر نیچے بیٹھ کر اپنی والدہ کا چہرہ دیکھ رہے ہیں...... اور والدہ کے چہرے پہ سکرات کی کیفیت طاری ہے...... موت کے آخری لمحات نظر آ رہے ہیں۔

آمنہ سلام اللہ تعالیٰ عنہا کی رحلت کے وقت ان کے آخری جملے:

بے ساختہ آمنہ کی زبان سے جملہ نکلا...... اللہ تیری تقدیر کے فیصلے غالب ہیں...... آنے سے پہلے تو نے عبداللہ کو لے لیا...... آج پانچ چھ سال کا حسین ہے...... تو مجھے بھی سنبھال رہا ہے...... میرے اللہ میں اپنا محمد ﷺ تیرے حوالے کرتی ہوں...... اتنا جملہ کہا کتابوں میں لکھا ہے...... کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ کی روح پرواز فرما گئی۔

---

(۱) کنز العمال ص ۱۹۹ ج ۱۲

Scanned with CamScanner

حضور ﷺ کہتے ہیں...... کہ میں اپنی والدہ کے سرہانے بیٹھ کر رو رہا تھا...... جس وقت میری والدہ کی میت اٹھی...... اور اس کو قبرستان کی طرف لے کر جانے لگے...... میں اس چارپائی کے پائے کو پکڑ کر پیچھے روتا ہوا جا رہا تھا...... خاندان اور قبیلہ کا کوئی فرد اور ساتھ نہیں...... اکیلا دادا تھا...... جس کا مجھے سہارا تھا...... مکہ میں ابا پہلے فوت ہو چکے تھے...... آج اماں بھی رخصت ہوگئی...... ننھیال کے لوگوں کو میں پہنچانتا نہیں تھا...... لوگ میرے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھ کر مجھے دلاسہ دے رہے تھے...... حضور فرماتے ہیں...... کہ جس وقت میری والدہ کو قبر لحد میں اتارا گیا...... تو میں اپنی امی کے سرہانے قبر پر کھڑا تھا...... لوگ مٹی ڈال رہے تھے...... اور میری انکھوں سے آنسو جاری تھے۔

رحمت دو عالم اماں آمنہ کی قبر پر:

فرمایا میرا دل کرتا تھا...... کہ میں اس قبر سے نیچے گر جاؤں...... اپنا سینہ اس قبر کی مٹی سے لگا کر چیخیں مار کر روؤں...... لیکن یہ تقدیر کا فیصلہ تھا...... مجھے آواز آتی تھی...... کہ محمد ابن عبداللہ قبر پہ مت گرنا......! تو لوگوں کو قبروں پہ گرانے کے لیے نہیں آیا...... بلکہ تو تو قبروں سے ہٹا کر رب کا دروازہ دکھانے کے لیے آیا ہے...... تو عبدالقبور بنانے کے لیے نہیں آیا...... بلکہ تو ان کو عبدالشکور عبدالصبور عبدالغفور یعنی اللہ کا بندہ بنانے کے لیے آیا ہے...... حضور فرماتے ہیں...... والدہ کی وفات کے بعد ام ایمن دائیہ رسول اللہ کو مکۃ المکرمہ کی طرف لے آئی...... حضور کے دادا حضرت عبدالمطلب جن کی عمر اس وقت ایک سو اٹھارہ سال تھی...... ضعیف العمری اور بڑھاپا تھا...... پوتے سے بے پناہ محبت تھی...... ان کی آمد کے وقت جو اثرات واقعات پیش آئے...... وہ انکے سامنے تھے...... ایک لمحہ کی جدائی برداشت نہیں کر سکتے تھے...... جب سیدہ آمنہ حضور کو لے کر مدینہ چلی گئی تھی...... حضرت عبدالمطلب روزانہ پہاڑ پر کھڑے ہو جاتے...... جو پہاڑ مدینہ کے راستہ پر تھا...... کھڑے

ہو کر دور سے آنے والے قافلہ کو دیکھتے تھے...... کہ کہیں ایسا قافلہ آئے...... جو میرے یتیم پوتے محمد اور آمنہ کو لے کر آئے...... کتابوں میں لکھا ہے...... روزانہ حضرت عبدالمطلب جا کر کھڑے ہوتے...... ایک دن پہاڑ کے اوپر کھڑے تھے...... ادھر سے سورج نکلتا ہے...... کیا دیکھتے ہیں سامنے ایک عورت ہے...... ایک بچہ کو اٹھا کر لا رہی ہے...... اس بچہ کے چہرے پہ حسن اتنا نکھرا ہوا ہے...... کہ سورج کی کرنیں جب اس کے چہرے پہ پڑتی ہیں...... تو سورج بھی شرمندہ ہو جاتا ہے...... لیکن اس بچہ کے چہرے پر غم اور دکھ کے آثار کا عالم یہ ہے...... کہ آدمی دیکھ کر اسکو برداشت نہیں کر سکتا۔

حدیث میں آتا ہے...... جس وقت ام ایمن حضور ﷺ کو لے کر اس پہاڑ کے قریب پہنچی...... تو حضرت عبدالمطلب نے دیکھ کر پہچان لیا...... کہ یہ تو میرا یتیم پوتا محمد ﷺ آ گیا ہے...... آگے بڑھے اور کہا ام ایمن خود آئی ہے...... ساتھ محمد لائی ہے...... آمنہ کہاں ہے...... بس عبدالمطلب نے اتنا جملہ کہا اور ام ایمن نے آہ بھری...... اور کہا عبدالمطلب اللہ کی رضا پہ راضی ہو...... جہاں عبداللہ کو پیارا ہو چکا ہے...... وہاں آمنہ بھی اللہ کو پیاری ہو چکی ہے۔

عبدالمطلب اللہ کی رضا پر راضی:

حضور فرماتے ہیں...... کہ میرے اس بوڑھے دادے ایک سو اٹھارہ سالہ ضعیف العمر نے اس بڑھاپے کے عالم میں مجھے اٹھا کر سینہ سے لگایا...... میری پیشانی پہ بوسہ دیا...... اور مجھے نیچے پکڑ کے پہاڑ کے اوپر کھڑا کر دیا...... اور جب میں پہاڑ پر کھڑا ہوا...... تو مجھے وہ سامنے منظر نظر آ رہا تھا...... مکہ کے وہ گھر نظر آتے تھے...... کہ جس گھر سے میں چلا تھا...... تو اماں ساتھ تھیں...... آج آیا ہوں تو اکیلا ہوں...... اماں ساتھ نہیں ہے...... عبدالمطلب نے اس پہاڑی پر کھڑے ہو کر ایک عجیب نظارہ دیکھ لیا...... دنیا حیران

Scanned with CamScanner

ہوگئی...... اس نے حضور ﷺ کو زمین پر کھڑا کر دیا...... اور حضور کا چہرا یوں پکڑ کر آسمان کی طرف کیا...... اس بڑھاپے کے عالم میں اسکی زبان سے ایک آخری جملہ نکلا...... کہا اللہ تیرے فیصلے تیری حکمتیں تو ہی بہتر جانتا ہے...... کسی کو کیا پتہ ہے...... مالک اس کے آنے سے پہلے اس کا ابا نہیں...... چھ سال کا ہے اس کی امی نہیں...... پتہ نہیں میری زندگی کے کتنے دن باقی ہیں...... اللہ میں نے اس کا نام محمد ﷺ اس لیے رکھا تھا...... کہ چالیس سال کی عمر میں اس کی عزتوں کے عظمتوں کے ڈنکے بجائیں...... اس کے کمالات کو پورے عالم میں پھیلانا...... اللہ اس بڑھاپے میں عبدالمطلب اپنا محمد ﷺ تیرے حوالے کرتا ہے...... عبدالمطلب کو ہچکیاں لگ گئیں...... آنسو بہنا شروع ہو گئے...... حضور کو اٹھا کر اس نے سینے سے لگایا...... علماء نے لکھا ہے...... کہ اس وقت ہاتف غیب سے ایک آواز آئی...... عبدالمطلب نہ گھبرا...... ہم نے تیرے اس چاند کو اتنی عظمتیں عطاء کی ہیں...... اس آفتاب نبوت کو اتنے کمالات عطا کیے ہیں...... کائنات کے ذرے ذرے میں اس کا تذکرہ ہوگا...... عبادت قبول نہیں ہوگی...... جب تک اس کی اطاعت نہیں ہوگی...... کلمہ پورا نہیں ہوگا...... جب تک اس کا نام نہیں آئے گا...... آذان پوری نہیں ہوگی...... جب تک اسکا ذکر نہیں آئے گا...... شہادت قبول نہیں ہوگی...... جب تک اس کے متعلق گواہی نہیں دی جائے گی...... آذان وتکبیر کے کلمے مکمل نہیں ہونگے...... جب تک محمد کریم کا تذکرہ نہیں آئے گا...... قبر کے سوال وجواب پورے نہیں ہونگے...... جب تک اس کی نبوت کا سوال نہ کیا جائے گا...... کل قیامت کے دن میں اللہ اس وقت تک مغفرت نہیں کرونگا...... جب تک تیرا یتیم شفاعت نہیں کریگا...... اس واقعہ کو یاد کر کے اللہ کے قرآن نے کہا...... اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی...... محبوب یاد ہے...... کہ یتیمی کے عالم میں، ہم نے سہارے دیے...... جس نے اس وقت پالا ہے...... وہ تیری نبوت کو بھی چاردانگ عالم میں پھیلائے گا...... دنیا میں تیری عظمتوں کے چرچے کریگا...... ساری دنیا تیری مخالف ہو جائے...... تیرا مالک تیرے

ساتھ ہے...... آج تجھے گھبرانے کی ضرورت نہیں...... آپ اپنی ذمہ داری کو پورا نبھایئے۔

ولادت سے اعلان نبوت تک:

رحمت اللعالمین شفیع المذنبین خاتم المرسلین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ تو آئندہ آنے والے جمعوں کے اجتماعات میں بیان کروں گا...... (جس کو آپ تیسری جلد میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں) اب ولادت باسعادت کے حالات وواقعات کو عرض کیا ہے...... جی چاہتا ہے...... کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تریسٹھ سالہ حیات طیبہ کا مختصر سا خاکہ بیان کردوں سوموار کا دن...... ربیع الاوّل کا مبارک مہینہ صبح صادق کا وقت عرب کی سرزمین میں مکۃ المکرمہ کے مقدس شہر میں جناب سیدنا عبدالمطلب کی حویلی میں سیدہ طیبہ طاہرہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے بستر اطہر پر سیدنا عبداللہ کے فرزندارجمند سعادت مند قدر بلند سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی...... عام الفیل میں واقعہ فیل سے پچاس یا پچپن دن قبل اختلافات روایات کے ساتھ ۸، ۹ یا ۱۲ تاریخ تھی۔ (۱)

عیسوی سال کے لحاظ سے ۲۰ اپریل ۵۷۱ء مشہور ہے...... اسی سال سات دن بعد آپ کے دادا خواجہ عبدالمطلب نے مکۃ المکرمہ میں ہی خانہ کعبہ میں لے جا کر آپ کا نام محمد ﷺ

---

(۱) اس بات پر تمام اصحاب سیر اور مورخین کا اتفاق ہے کہ سرور دوعالم کی ولادت ماہ ربیع الاول بروز پیر کو ہوئی ہے تاریخ ولادت کے بارے میں اکثر مورخین اور اہل سیر کا قول ۸ ربیع الاول کا ہے اور بعض مورخین اور اہل سیر نے ۹ ربیع الاول ۲۰ اپریل ۵۷۱ء کے قول کو ترجیح دی ہے اور علم ہیئت کے مشہور عالم محمود پاشا فلکی نے اسی کو دلائل سے ثابت کیا ہے مزید دیکھیں سیرت النبی از علامہ شبلی نعمانی ص ۱۶۰ ج ۱ تاریخ ابن عساکر محمد بن اسحاق ص ۲۰ ج ۱ سیرت خاتم الانبیاء از مفتی محمد شفیع ص ۱۸ رہبر و رہنما از علامہ فاروقی شہید ص ۶۲ سیرت مصطفی ص ۵۱ ج ۱ رحمۃ للعالمین ص ۶۲ ج ۱

Scanned with CamScanner

رکھا......(۱) اسی سال آپ کا عقیقہ بھی ہوا......اور والدہ ماجدہ نے نام احمد رکھا......اسی سال سیدہ حلیمہ دایہ آپ کو لے گئیں......اور فیض یاب ہوتی رہیں......ولادت کے دو سال بعد پہلی مرتبہ والدہ ماجدہ کے ہاں واپسی ہوئی......ولادت کے چھ سال بعد تک آپ سیدہ حلیمہ کے ہاں رہے......اسی دوران واقعہ شق صدر بھی ہوا......اسی چھٹے سال آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ کا مقام ابواء میں وصال پُر ملال ہوا۔

❁ ولادت کے آٹھویں سال حضرت خواجہ عبدالمطلب آپکے دادا کا وصال ہوا(۲)۔ ولادت کے بارہویں سال آپ نے شام کا پہلا تجارتی سفر فرمایا......اسی سفر میں بحیرہ راہب سے ملاقات ہوئی......جس نے آپ کو نبی صادق ہونے کی پیشین گوئی دی(۳)۔

❁ ولادت کے پندرویں سال آپ نے جنگ فجار میں شرکت فرما کر(۴) حلف الفضول کے معاہدہ میں شرکت فرمائی۔(۵)

❁ ولادت کے پچیسویں سال آپ نے شام کا دوسرا تجارتی سفر فرمایا......(۶) اسی سفر میں نسطورا راہب سے ملاقات ہوئی......جس نے آپ کی ختم نبوت کی گواہی دی......اسی سال آپ کو صادق وامین کا لقب ملا۔(۷) ولادت کے چھبیسویں سال سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے آپ نے نکاح کیا(۸)

❁ ولادت کے اٹھائیس ویں سال آپ کے فرزند سیدنا قاسم پیدا ہوئے......جن کی نسبت سے آپ ﷺ نے اپنی کنیت ابوالقاسم رکھی۔

❁ ولادت کے تیس ویں سال آپ ﷺ کی پہلی بچی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی ولادت

---

(۱) فتح الباری ص ۱۲٤ ج ۷، مبعث النبی ﷺ (۲) سیرت مصطفیٰ ص ۸۷ ج ۱ (۳) اسکا نام بحیرہ نصرانی تھا رحمۃ للعلمین ص ٦٥ ج ۱، سیرت مصطفیٰ ص ۸۸ ج ۱ (٤) روض الانف ص ۱۲۰ ج ۱ (٥) طبقات ابن سعد ص ۸٦ ج ۱ (٦) سیرت مصطفیٰ ص ۹۹ ج ۱ (۷) رحمۃ للعلمین ص ٦۷ ج ۱ (۸) سیرت مصطفیٰ ص ۱۱۱ ج ۱ روض الانف ص ۱۲۲ ج ۱

ہوئی۔(۱)

- ولادت کے تینتیسویں سال سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی ولادت باسعادت ہوئی۔(۲)
- ولادت کے چونتیسویں سال سیدہ ام کلثوم کی ولادت ہوئی۔(۳)
- ولادت کے پینتیسویں سال آپ نے تعمیر کعبہ میں حجر اسود کے نصب کرنے کا فیصلہ فرمایا......اور اسی سال سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت باسعادت ہوئی۔(۴)
- ولادت کے سینتیسویں سال آپ ﷺ غار حرا میں گوشہ نشین ہوئے۔
- ولادت کے چالیس ویں سال تک غار حرا میں شب و روز اللہ کی یاد میں بسر فرمائے۔(۵)

طلوع آفتاب سے ہجرت تک:

ولادت کے اکتالیسویں سال شب جمعہ لیلۃ القدر ماہ رمضان المبارک میں آغاز نزول قرآن ہوا......فجر اور شام کی نماز فرض ہوئی تین سال تک آپ ﷺ نے خفیہ دعوت دی۔(۶) نبوت کے تیسرے سال کھلے عام اعلان تبلیغ فرمایا۔(۷)

- نبوت کے پانچ ویں سال ماہ رجب میں بارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف پہلی ہجرت کی......اسی سال امیر حمزہ مسلمان ہوئے۔
- نبوت کے چھٹے سال یکم محرم الحرام کو آپ مع اہل وعیال شعب ابی طالب میں قید ہوئے......تین سال تک قید رہے۔

---

(۱) امت مسلمہ کی مائیں ص۱۰۶، زرقانی ص۱۹۶،۱۹۷ ج۳ (۲) سیرت مصطفیٰ ص۳۶۶ ج۲ (۳) زرقانی ص۱۹۹ ج۳ (۴) سیرت مصطفیٰ ص۳۶۹ ج۲ (۵) رحمۃ للعلمین ص۷۲ ج۱ (۶) امام طبری نے نزول قرآن کی تاریخ ۱۷ یا ۱۸ رمضان روایت کی ہے چونکہ ۱۸ رمضان سن ۱ نبوی کو یوم الجمعہ تھا بطابق ۱۷ اگست سن ۶۱۰ عیسوی اس لیے نزول قرآن شب جمعہ ۱۸ رمضان کو تھا حاشیہ رحمۃ للعلمین ص۷۵ ج۱ (۷) ان تمام واقعات کی تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں عہد نبوت کے ماہ و سال

Scanned with CamScanner

❁ نبوت کے نویں سال شعب ابی طالب سے آپ ﷺ کی رہائی ہوئی ...... اسی سال سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور ابو طالب کا وصال ہوا...... اسی سال سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کا نکاح ہوا...... اسی سال سفر طائف اور واقعہ شق القمر پیش آیا۔

❁ نبوت کے دسویں سال مدینہ طیبہ میں آغاز اسلام ہوا...... ضماد ازدی نے اسلام قبول کیا...... اور اسی سال آپ کو معراج ہوا...... پانچ نمازیں فرض ہوئیں۔

ہجرت سے وصال تک:

اسی سال طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور مدینہ کے ایک بڑے وفد نے اسلام قبول کیا۔

❁ نبوت کے گیارہویں سال واقعہ بیعت عقبہ پیش آیا۔

❁ نبوت کے بارہویں سال واقعہ بیعت عقبہ ثانیہ پیش آیا۔

❁ نبوت کے تیرہویں سال سفر ہجرت مکۃ المکرمہ سے مدینہ منورہ تک فرمایا۔

❁ اسی سال مسجد قبا کی بنیاد رکھی...... اسی سال ہی جمعۃ المبارک کی فرضیت کا حکم ہوا...... اسی سال آذان کی ابتداء ہوئی...... اور مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی۔

❁ اسی سال مہاجرین وانصار میں مواخات یعنی بھائی چارہ ہوا...... اسی سال یہود مدینہ سے معاہدہ ہوا...... اسی سال آپ نے ابوایوب انصاری کے مکان کو اپنا گھر بنایا۔

❁ ہجرت کے دوسرے سال حضرت علی رضی اللہ عنہ وفاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا۔

❁ اسی سال اماں عائشہ کی رخصتی ہوئی...... اسی سال آپ ﷺ کے لئے منبر بنایا گیا...... اسی سال غزوہ بدر پیش آیا...... اسی سال سیدہ رقیہ کا انتقال ہوا...... اسی سال روزہ و عیدین کے احکام آئے...... اسی سال ہی تحویل قبلہ کا واقعہ پیش آیا۔

Scanned with CamScanner

❁ ہجرت کے تیسرے سال حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا......اسی سال جنگ احد واقع ہوئی......اسی سال حضرت حفصہ اور سیدہ زینب سے آپ کا نکاح ہوا......اسی سال مسلمانوں نے پہلی عید قربانی پڑھی۔

❁ ہجرت کے چوتھے سال......شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا......اسی سال غزوہ ذات الرقاع واقع ہوا......اسی سال واقعہ افک پیش آیا......اسی سال آپ کا سیدہ ام سلمہ سے نکاح ہوا۔

❁ ہجرت کے پانچویں سال تیمم کے احکام نازل ہوئے۔

❁ ہجرت کے چھٹے سال صلح حدیبیہ کا اہم واقعہ پیش آیا۔

❁ ہجرت کے ساتویں سال غزوہ خیبر واقع ہوا......اسی سال سلاطین عالم کو دعوت اسلام کے خطوط بھیجے گئے......اسی سال عمرۃ القضاء ہوا......اسی سال سیدہ ام حبیبہ اور سیدہ میمونہ سے آپ کا نکاح ہوا۔

❁ ہجرت کے آٹھویں سال میں آپ کے فرزند حضرت ابراہیم پیدا ہوئے......اسی سال فتح مکہ ہوا......اسی سال غزوہ حنین اور غزوہ طائف پیش آئے۔

❁ ہجرت کے نویں سال غزوہ تبوک واقع ہوا......اسی سال حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا......اسی سال سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امیر حج بنے۔

❁ ہجرت کے دسویں سال آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع فرمایا......ہجرت کے گیارہویں سال کے اوائل میں آپ کو مرض الوفات لاحق ہوا......اسی سال جیش اسامہ روانہ کیا گیا......اسی سال وفات سے چار روز قبل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امت کی امامت سپرد کی گئی......مشہور قول کے مطابق پیر کے دن بارہ ربیع الاول کو آفتاب نبوت اپنے خالق حقیقی سے جا ملے......اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہ میں نے ایک مختصر سا خاکہ پیش کیا ہے...... تفصیل کیا ہے

خطبوں (قارئین حضرات اگلی جلدوں میں یعنی جلد ثالث میں ملاحظہ فرمائیں) میں اپنی معروضات پیش کروں گا......دلی دعا ہے......کہ رب تعالیٰ ہمیں اپنے محبوب کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

Scanned with CamScanner

معراج النبی ﷺ

خطبہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ...... بِرِسَالَةِ مَنِ اخْتَصَّهٗ مِنْ بَیْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَجَوَاهِرِ الْحِکَمِ ...... وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ...... مَا نَطَقَ اللِّسَانُ بِمَدْحِهٖ وَنَسَخَ الْقَلَمُ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ...... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ...... سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ...... قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَبِیَدِیْ لِوَآءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ اَنَا آخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ وَمَسْجِدِیْ آخِرُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِیَآءِ ...... وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اُعْطِیْتُ لَیْلَةَ الْمِعْرَاجِ الْاَشْیَآءَ وَالصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ وَخَوَاتِیْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَالشَّفَاعَةَ اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ...... وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ...... وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ...... وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

تمہید:

......قابل صد اعزاز و تکریم......!

......بزرگو، دوستو اور بھائیو......!

اور جہاں تک میری آواز جا رہی ہے......اور اگر سن رہی ہیں......تو میری پردہ نشین غیرت

مند مائیں و بہنیں اور بیٹیاں......سب سے یہ گذارش ہے......کہ ہر محفل میں بیٹھنے کے سننے کے کچھ آداب ہوتے ہیں......اور قرآن مجید کی محفل اس معاملہ میں سب سے زیادہ حساس ہوتی ہے......کہ اگر اس کو توجہ اور انہماک سے نہ سنا جائے......تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت جو اُن پر بھیجنا چاہتے ہیں......اسے اٹھا لیتے ہیں......اس لیے اس محفل کے آداب میں سب سے بڑی جو بات ہے......کہ جب تک دُعا نہ ہو......کوئی دوست اٹھ کر اِدھر اُدھر جانے کی کوشش نہ کرے۔

دوسری گذارش یہ ہوگی......کہ دُعا چونکہ عبادت کا نچوڑ ہے......جلسہ کے دوران یہ بہت ہی قبیح اور مکروہ عمل ہے......کہ کوئی آ کر بات کرتا ہے......کوئی اُٹھتا ہے......کوئی بیٹھتا ہے......اس لیے میرے ہر کلمہ پڑھنے والے مسلمان سے درخواست ہے......کہ اللہ کے قرآن کا ادب ملحوظ رکھتے ہوئے باادب گفتگو سنیں۔

ماہ رجب المرجب کے اہم واقعات:

قابل قدر دوستو اور بھائیو......! یہ رجب المرجب کا مہینہ ہے......اس مہینے میں اسلامی تاریخ کے حوالے سے بہت سارے واقعات ہیں......ان میں سے ایک واقعہ امیر المؤمنین خال المسلمین سیدنا امیر معاویہ بن ابوسفیان ؓ کے انتقال کا ہے......اسی طریقے سے قائد اور فقیہ اُمت جناب سیدنا امام اعظم نعمان بن ثابت ابوحنیفہ ؒ کا انتقال اسی مہینہ میں ہے......ایسے ہی قاضی امت جناب سیدنا علی ابن ابی طالب ؓ جن کو سرور کائنات ﷺ نے اَقْضَاهُمْ عَلِیٌّ (۱) پوری امت کا جج اور چیف جسٹس کہا......ان کی ولادت باسعادت اسی مہینہ میں ہے......ان اہم واقعات میں سب سے زیادہ اہم واقعہ یہ ہے......کہ یہ مہینہ

---

(۱) مشکوۃ ص ۵۵۶ ج ۲، مسند ابی یعلی الموصلی ص ۱۶۲ ج ۵

اللہ کے محبوب ﷺ کی معراج کا ہے...... اللہ نے اس مہینہ میں اپنے محبوب ﷺ کو اپنی ملاقات کا شرف بخشا ہے...... میں مناسب سمجھتا ہوں...... کہ محبوب خدا ﷺ کی سیرت کا تذکرہ معراج کی مناسبت سے تھوڑا سا ہو جائے۔

ظاہری و باطنی معراج میں فرق:

معراج النبی ﷺ کے حوالے سے علماء نے لکھا ہے...... کہ معراج کی دو قسمیں ہیں...... ایک ظاہری معراج اور ایک باطنی معراج...... معراج کا معنیٰ ہے...... عروج اور بلندی پر جانا...... ایک ظاہری بلندی ہوتی ہے...... اور ایک باطنی بلندی ہوتی ہے...... ظاہری معراج یہ ہے...... کہ آپ حضرات بیٹھے ہیں...... اور اسٹیج پر علماء اور بزرگ بھی تشریف فرما ہیں...... اور آپ نیچے بیٹھے ہیں...... یہ ظاہری معراج ہے۔

باطنی معراج یہ ہوتی ہے...... کہ مرشد بھی چٹائی پر بیٹھا ہے...... مرید بھی اس کے ساتھ اسی جگہ پہ بیٹھا ہے...... امام بھی اسی مصلے کے قریب زمین پر بیٹھا ہے...... مقتدی بھی مسجد میں اس زمین پہ بیٹھا ہے...... بیٹھے دونوں زمین پر ہیں...... استاد بھی وہیں...... شاگرد بھی وہیں...... باپ بھی وہیں...... بیٹا بھی وہیں...... بیٹھے تو ایک ساتھ ہیں...... آمنے سامنے ہیں...... لیکن یہ ساری دنیا جانتی ہے...... کہ جو حیثیت امام کی ہے...... وہ حیثیت مقتدیوں کی نہیں ہے...... یہ پوری دنیا جانتی ہے...... کہ جو عظمت باپ کو اللہ نے عطاء کی ہے...... بیٹا اس کی عظمت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

اللہ کے محبوب کو عطا کردہ معراج:

اللہ نے محبوب کو ظاہری معراج بھی عطاء کیا باطنی معراج بھی عطاء کیا ہے...... باطنی معراج یہ عطاء کیا...... کہ صحابہ ؓ زمین پر بیٹھتے تھے...... محبوب بھی اسی چٹائی پر بیٹھتے تھے...... صحابہ بھی روکھی سوکھی پر گزارا کرتے تھے...... محبوب بھی فقر و فاقہ پر گزارہ کرتے

تھے...... صحابہؓ کے بھی پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہوتے تھے...... آقا کے پیٹ پر بھی دو دو پتھر کی چٹانیں بندھی ہوئی ہوتی تھیں...... فاقے محبوب ﷺ نے بھی برداشت کیے...... اور حضور ﷺ کے یاروں نے بھی برداشت کیے...... رہتے دونوں اکٹھے ہیں...... بیٹھے دونوں ایک ساتھ ہیں...... آقا ﷺ اور مرید سارے زمین پر ہیں...... لیکن یہ پوری کائنات جانتی ہے...... جو مقام مصطفیٰ ﷺ کا ہے...... وہ مقام کائنات میں کسی کا نہیں...... یہ تو باطنی معراج تھا...... اور ظاہری معراج یہ ہے...... کہ آدمؑ سے عیسیٰؑ تک ایک لاکھ چوبیس ہزار فرش پر بیٹھے ہیں...... اللہ کے محبوب ﷺ عرش پر پہنچے ہیں۔

عرش بریں پر معراج کرانے میں حکمت:

اب ایک اور بات سمجھیں...... ہر نبی کو معراج زمین پر ہوا...... لیکن آمنہ کے دریتیم کو معراج عرش بریں پر کرایا گیا...... اس کی حکمت کیا ہے؟ علماء نے لکھا ہے...... کہ جس کی جہاں حکومت ہوتی ہے...... وہ وہیں سیر کرتا ہے دیکھتا ہے۔

- اے سی صاحب...... اپنی تحصیل کا معائنہ کریں گے
- ڈی سی صاحب...... اپنے ضلع کا معائنہ کریں گے
- کمشنر صاحب...... اپنے ڈویژن کی سیر کریں گے
- گورنر صاحب...... اپنے صوبے کو دیکھے گا
- صدر مملکت...... اپنی مملکت کو دیکھے گا

جس کی جہاں حکومت ہوتی ہے...... اس کی اس جگہ سیر گاہ ہوتی ہے...... وہ اس علاقے کو دیکھتا ہے...... اس کا معائنہ کرتا ہے...... اس کا مشاہدہ کرتا ہے۔

آدمؑ کی نبوت بھی زمین پر...... معراج بھی زمین پر

نوحؑ کی نبوت بھی زمین پر...... معراج بھی زمین پر

Scanned with CamScanner

ابراہیمؑ کی نبوت بھی زمین پر...... معراج بھی زمین پر

جناب یوسف...... جناب یونس ...... جناب زکریا...... جناب دانیال...... جناب الیاسؑ...... جناب شیثؑ...... جناب ادریسؑ ...... جناب یعقوبؑ ...... جناب سلمانؑ ...... جناب داؤدؑ ...... (وغیرہم) ان تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بھی زمین پر تھی...... اور معراج بھی زمین پر کرایا گیا۔

مگر جب باری آئی آمنہ کے لال کی...... صاحب جمال وکمال کی ...... محبوب ذوالجلال کی...... فخر الرسل کی...... ہادی سبل کی...... مولائے کل کی...... شاہ جمل کی...... ختم الرسل کی...... امام الاولین والآخرین کی...... راحت العاشقین کی...... مراد المشتاقین کی...... محبوب رب العلمین کی...... میرے آقا ﷺ کی نبوت صرف زمین پر نہیں...... بلکہ عرش بریں پر بھی ہے...... اس لیے محبوب ﷺ کا معراج زمین پر بھی ہے اور عرش بریں پر بھی ہے۔

ایک بات اور سمجھیں...... ہر نبی کا معراج زمین پر بصورت امتحان ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود کی عظمت:

یہ آپ کی ایک بہت بڑی دینی درسگاہ ہے...... جامعہ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور اس صحابیؓ کی مناسبت سے ہے...... جس کو حضور ﷺ نے پوری اُمت کا فقیہ کہا ہے...... بلکہ ایک روایت بڑی عجیب ہے...... کہ جو کچھ تمہیں ابن مسعودؓ دے اس سے لیا کرو...... (۱) اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے کوئی چیز نہیں دیتا...... ہر وہ چیز دے گا جو میں محمد ﷺ اسے دے رہا ہوں۔

---

(۱) مستدرک حاکم ص ۳۱۹ ج ۳

Scanned with CamScanner

توجہ سے بات کو سمجھنا...... فرمایا اس کا کہا ہوا میرا کہا ہوا ہوگا...... اس لیے اس پر اعتماد کرنا...... مجھ سے سے پہلے حضرت نے وہ حدیث بیان فرمائی...... کہ ابن مسعود ؓ "صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَ الْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ" ہیں...... (۱) حضور ﷺ کا مسواک حضور ﷺ کا تکیہ...... رحمت کائنات ﷺ کی جوتی مبارک...... آپ ﷺ کے وضو کے پانی کا سامان...... حضرت ابن مسعود اٹھایا کرتے تھے...... میں نے اگر زندگی میں ایک مرتبہ حضرت درخواستی کی جوتی سیدھی کی ہو...... تو میں پوری دنیا کو کہتا ہوں...... کہ میں وہ خوش نصیب ہوں...... کہ میں نے حضرت درخواستی کی جوتی سیدھی کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کا امت محمدیہ پر احسان:

میں طالب علمی کے زمانے میں پڑھتا تھا...... تو ہمارے مدرسہ میں ایک مرتبہ حضرت یوسف بنوری ؒ تشریف لائے ...... جس کے مہتمم مولانا محمد عثمان صاحب جو دارالعلوم دیوبند کے فاضل عالم تھے...... انہوں نے حضرت بنوری ؒ کی جوتی سیدھی کی تو میں سوچتا تھا...... یہ کتنا بڑا عالم ہوگا...... کہ میرا مہتمم جن کی جوتی سیدھی کر رہا ہے۔

بھائی ......! تم اگر کسی عالم کی ایک دن جوتی اٹھاؤ...... تو زندگی بھر ناز کرتے رہو...... اے ابن مسعود ؓ ......! تیرے تقدس کو سلام...... کہ تو نے تیس سال تک حضور ﷺ کے جوتوں کو سیدھا کیا ہے...... وہ پہلی صف کے نمازی تھے...... ابن مسعود ؓ نے اللہ کے نبی ﷺ کو نماز میں جتنے قریب سے دیکھا ہے...... دنیا میں اتنا کسی نے نہیں دیکھا...... اور جب بھی کوئی بات فرماتے تو فرمایا کرتے تھے "اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ" "کیا میں تجھے حضور ﷺ کی نماز پڑھ کے نہ دکھاؤں...... (۲)

---

(۱) صحیح البخاری ص ۵۳۱ ج ۱ (۲) یہ مکمل حدیث اکثر کتب حدیث میں صحیح اسناد کے ساتھ موجود ہے مختصر بحث اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

Scanned with CamScanner

میں تم کو نبی کا عمل اس حوالے سے نہ سمجھاؤں...... میں تمہیں پیغمبر ﷺ کا طریقہ اس حوالے سے نہ دکھاؤں......ابن مسعودؓ نے ہر وہ بات کہی...... جو اللہ کے نبی ﷺ نے ان کو سکھائی ہے۔

(بقیہ حاشیہ) حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن عاصم بن كليب عن عبدالرحمان بن الاسود عن علقمه قال قال عبد الله بن مسعود الا اصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ فصلى فلم يرفع يديه الا في اول مرة قال وفي الباب عن البراء بن عازب قال ابو عيسىٰ حديث ابن مسعود حديث حسن وبه يقول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي ﷺ والتابعين وهو قول سفيان واهل كوفة

علقمہ بن قیس نخعی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں اسی طرح نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں جس طرح رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے؟(یہ کہہ کر انہوں نے) نماز پڑھی تو رفع یدین ایک (یعنی تکبیر تحریمہ) کے علاوہ نہیں کیا، امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول یہ حدیث حسن ہے اور بہت سارے اہل علم صحابہ وتابعین صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کے قائل ہیں اور یہی بات مشہور امام حدیث وفقہ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کہتے ہیں (جامع ترمذی ص ۵۹ ج ۱ رجالہ رجال مسلم) یہی حدیث (سنن ابی داؤد ص ۱۰۹ ج ۱ ورجالہ رجال الصحیحین، مسند امام احمد ص ۲۵۱ ج ۵ و ص ۱۱۵ ج ۶) پر بھی موجود ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت بلاغبار صحیح ہے اور اس کی صحت پر جو اشکالات کیے گئے ہیں وہ اصول محدثین کی رو سے بے بنیاد ہیں، جماعت غیر مقلدین کے نامور محدث شیخ البانی پوری قوت کے ساتھ لکھتے ہیں والحق انه حديث صحيح واسناده صحيح على شرط مسلم ولم نجد لمن اعله حجة يصلح التعلق بها ورد الحديث من اجلها۔ حق بات تو یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی سند علی شرط مسلم صحیح ہے اور جن لوگوں نے اس حدیث میں علت نکالی ہے ہمیں ان کی کوئی ایسی دلیل نہیں ملی جسے دلیل کے طور پر پیش کیا جاسکے اور اس کی بناء پر حدیث کو رد کر دیا جائے (مشکوٰۃ المصابیح بتحقیق الشیخ البانی ص ۲۵۴ ج ۱) یہی حدیث شرح معانی الآثار میں بھی موجود ہے (ص ۱۳۳ ج ۱ واسنادہٗ قوی) عبداللہ بن مسعودؓ سے یہی روایت مسند امام ابی حنیفہ میں بھی ہے (ص ۵۰ ج ۱ رجالہٗ کلھم ثقات) السنن الکبریٰ للبیہقی میں بھی ہے (ص ۷۹۔۸۰ ج ۲ وقال الحافظ ابن الماردینی اسنادہ جید) یہ معمولی سی بحث صرف حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت پر ہے نہ ترک رفع یدین پر احناف کے پاس درجنوں احادیث ہیں جبکہ غیر مقلدین کے پاس اپنے دعوے کے مطابق ایک بھی صحیح صریح مرفوع غیر معارض حدیث نہیں ہے تاقیامت چیلنج ہے

Scanned with CamScanner

میں تم کو نبی کا عمل اس حوالے سے نہ سمجھاؤں...... میں تمہیں پیغمبر ﷺ کا طریقہ اس حوالے سے نہ دکھاؤں...... ابن مسعودؓ نے ہر وہ بات کہی...... جو اللہ کے نبی ﷺ نے ان کو سکھائی ہے۔

ایک عجیب بات بتاتا ہوں...... جب کوفہ پہلی دفعہ آباد ہونے لگا...... (۱) یہ بھی ایک دشمنوں کی وبا ہے...... کہ ہر بات پر کہتے ہیں کوفہ تو بغاوت کا شہر ہے...... کوفی یوفی، کوفی لا یوفی...... (۲) یہ کسی بدمعاش کی کہاوت ہوگی...... کسی بے دین کی کہاوت ہوگی...... ابو جہل کس شہر میں رہتا تھا......؟ (مکہ میں) مکہ فضیلت کا شہر ہے یا بدبختی کی جگہ ہے......؟ (فضیلت کا شہر) کیوں......؟ ابو جہل بھی افضل ہے؟ (نہیں) بھائی پھر بھی مکہ افضل ہے اگرچہ لاکھوں ابو جہل اکٹھے ہو جائیں۔ (۲)

یاد رکھنا مکہ اللہ کے انوارات وتجلیات کا مرکز ہے...... رسول اللہ ﷺ کی ولادت کا مسکن ہے...... محبوب کی آمد کا شہر ہے...... اس لیے نبی کی نسبت سے ہم دیکھیں گے...... ہمیں ابو جہل کی نسبت کی ضرورت نہیں...... ہاں ابو جہل کے گھرانے والے اس کی نسبت سے دیکھیں۔

---

(۱) حضرت عمرؓ نے جب عراق میں کوفہ کی چھاؤنی قائم کی اور وہاں نہایت اونچے درجہ کے لوگوں کو جو عرب کا دماغ سمجھے جاتے تھے آباد کیا تو آپ نے اہل کوفہ کے نام ایک خط میں لکھا تم عرب کا دماغ اور ان کے سر کی چوٹی ہو میں تمہارے پاس عبداللہ بن مسعودؓ کو معلم بنا کر بھیج رہا ہوں بخدا میں نے عبداللہ کو تمہارے پاس بھیج کر اپنے اوپر ترجیح دی ہے (ورنہ میں انہیں اپنے پاس رکھتا) رواہ الحاکم فی المستدرک آثار التشریح ص ۱۷۵ ج ۲، تذکرۃ الحفاظ ص ۳۶ ج ۱)

دیکھئے باب قتل ابی جہل ابو جہل آپ کے ہاتھوں سے مارا گیا...

مدینہ کو رسول اللہ ﷺ کی نسبت:

عبد اللہ بن ابی بن سلول رئیس المنافقین مدینہ میں رہتا تھا...... لیکن اس کو کوئی منافقوں کا شہر نہیں کہتا...... ہر آدمی مدینے کو پیغمبر کی نسبت سے دیکھتا ہے...... کہ جس کی جس سے نسبت ہو...... وہ اس کی اسی نسبت سے لاج رکھتے ہیں...... ہمیں اس سے محبت ہے...... کہ پیغمبر ﷺ اس شہر میں تشریف لائے ...... پیغمبر ﷺ کی ہجرت کا مرکز بنا...... نبوت ﷺ کے وصال کا مرکز بنا...... آج تک پیغمبر ﷺ کی آرام کی جگہ "مدینۃ الرسول" ہے اسی لیے مدینہ طیبہ ہے...... مدینہ کعبہ ہے...... مدینہ مصافہ ہے...... مدینہ منورہ ہے...... مدینہ دار السلام ہے...... مدینہ دار الرحمت ہے...... مدینہ دار البرکت ہے مدینے کی مٹی ہماری آنکھوں کا سرمہ ہے...... "فِیْ غُبَارِ الْمَدِیْنَةِ الشِّفَآءُ مِنْ کُلِّ دَآءٍ" (۱)

حضور ﷺ نے فرمایا...... مدینہ کا غبار ہر بیماری کی شفا ہے۔

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّمُوْتَ فِي الْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ فِيْهَا وَمَنْ مَاتَ فِي الْمَدِيْنَةِ كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا وَّشَهِيْدًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ (۲)

تم میں سے جس کو طاقت ہو...... وہ دولت چھوڑ کر مدینے کی زندگی قبول کرلے...... مدینے کی موت قبول کرلے...... جس کو مدینے میں موت آئی...... قیامت کے دن میں محمد اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں ساتھ لے جاؤں گا۔

---

(۱) اسی قسم کی احادیث مختلف الفاظ کے ساتھ آپ کو ان کتب میں مل سکتی ہیں (بخاری ص ۸۵۵ ج ۲، مسلم ص ۲۲۳ ج ۲) امام بن موقل ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مدینہ یا سکینہ کا غبار جذام جیسے لاعلاج مرض کے لیے باعث امن و سکون ہے (تذکرۃ الخلیل ص ۳۹۶)

(۲) صحیح المسلم ص ۴۴۴ ج ۱ فضائل مدینہ پر آپ دیگر احادیث دیکھ سکتے ہیں، موطا امام مالک ص ۵۵۰ ج ۲، المحلی ص ۲۸۶ ج ۷، ترمذی ص ۲۲۹ ج ۲، کنز العمال ص ۲۴۶ ج ۱۲ وغیرھا

Scanned with CamScanner

مسئلہ سمجھیں...... مدینہ کی عظمت محبوب کی نسبت سے ہے...... کیا عبداللہ بن ابی ابن سلول کی بدبختی کی وجہ سے مدینے کو بُرا کہو گے......؟ بھائی جو ابن ابی کے یار ہیں...... وہ اس نسبت سے اس کو یاد کریں...... ہم تو محبوب ﷺ کے غلام ہیں...... مدینہ کو نبی ﷺ کی نسبت سے یاد کریں گے۔

امام ابوحنیفہؒ کی وجہ سے کوفہ کی عظمت:

ایک دعا محبوب ﷺ نے کعبے کی چوکھٹ کو پکڑ کر مانگی ہے...... اے اللہ عمر دے...... نبی ﷺ نے عمر مانگا...... تو فاروق اعظمؓ آیا۔

تاریخ گواہ ہے...... ایک دعا علی ابن طالبؓ نے مانگی تھی...... نبی ﷺ کی دعا میں فاروق اعظم آیا...... اور علیؓ کی دعا میں امام اعظم ابوحنیفہ آیا۔(۱)

---

(۱) اللہ نے آپ کو علمی کمالات سے نوازتھا، تمام علوم کو امام ابوحنیفہؒ نے سمیٹ لیا تھا، حضرت عبدالرحمان المقری ۲۱۳ھ جب آپ سے روایت کرتے تو فرماتے کہ یہ حدیث مجھے اس شخص نے بیان کی جو فن حدیث میں بادشاہوں کا بادشاہ تھا،

خطیب بغدادیؒ ۴۶۳ھ لکھتے ہیں کان اذا حدث عن ابی حنیفۃ قال حدثنا شاھنشاہ(بغدادی ص ۳۴۵ ج ۱۳)

امام شافعی کو دیگر مسائل میں حضرت امام صاحب سے کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو لیکن وہ بھی برملا کہتے ہیں کہ سب علماء فقہ میں حضرت امام ابوحنیفہ کے عیال ہیں "من اراد الفقہ فھو عیال ابی حنیفۃ"(الانتقاء ابن عبدالبر ص ۱۳۶)

کوفہ جس کو حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن مسعودؓ کے ذریعے علم کی روشنی سے منور کیا تھا اسی کوفہ میں ایک تارا حضرت امام ابوحنیفہ کی شکل میں بھی چمکا، مشہور اور قدیم مؤرخ ابن ندیم فرماتے ہیں "والعلم براً وبحراً شرقاً وغرباً بعداً وقرباً تدوینہ رضی اللہ عنہ" خشکی اور سمندر مشرق اور مغرب بعد اور قرب میں علم حضرت امام ابوحنیفہؒ کا ہی مدون اور مرتب کردہ ہے (الفہرست ص ۲۹۹ بحوالہ الکلام المفید ص ۲۵۳)

اب فاروق اعظمؓ نے سب سے پہلے اس کوفے شہر کی بنیاد رکھی......اور وہاں کے لوگوں نے کہا......کہ ہمیں کوئی معلم دیں......جو ہمیں دین سکھائے......عمر بن خطابؓ فرمانے لگے......لوگو! عبداللہ ابن مسعودؓ کی ضرورت تو مدینے کو ہے......کیونکہ اس سے بڑا فقیہ اُمت میں کوئی نہیں...... چونکہ وہ نیا شہر آباد ہو رہا ہے......وہاں منافقوں کی نظریں بہت زیادہ ہیں...... وہ گڑبڑ کرنا چاہتے ہیں......اس لیے ابن مسعود کی بھیج رہا ہوں......تا کہ وہاں شہر میں کسی منافق کو گڑبڑ کرنے کی جرات نہ ہو......ابن مسعودؓ سے دین سیکھنا......یہ وہی دین سکھائیگا......جو مدینہ میں محمد رسول اللہ ﷺ نے سکھایا تھا''۔

یاد رکھیں......حضرت عمرؓ نے وہاں علم کی شمع جلائی......ابن مسعودؓ سے اور جب علی ابن ابی طالبؓ کا دور آیا......تو حضرت علیؓ نے اُمت کی ضرورت سمجھی......کہ اس مدینے کے مرکز کو کوفہ میں منتقل کر دوں......تا کہ وہاں کے لوگوں کو علم دین پورے طریقے سے پہنچایا جا سکے......تو پھر علی ابن ابی طالبؓ نے اس کو پروان چڑھایا......اب کوفہ عمرؓ کی دعاؤں کا مرکز......ابن مسعود کی فقاہت کا مرکز......علیؓ کی شجاعت وخلافت کا مرکز جب یہ تینوں چیزیں اکٹھی ہوئیں......تو اللہ نے چوتھا آدمی پیدا کیا......جس کا نام نعمان بن ثابت ابوحنیفہؒ تھا......جس کے سینے میں عمر بن خطاب کی عدالت تھی......ابن مسعودؓ کی فقاہت رب نے اس کے سینے میں رکھی......علیؓ کی شجاعت وقضاء رب نے اس کے سینے میں رکھی......ان تمام چیزوں کا مرکز امام اعظم ابوحنیفہؒ کے سینے میں آیا......ابوحنیفہؒ نے کوفہ کو عظمت دی ہے......(۱)

---

(۱) کوفہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فاتح عراق حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے ایک چھاؤنی کے طور پر بسایا تھا اور اس میں عرب کے مختلف قبیلوں نے اپنے محلے بنائے تھے اس سے قبل یہ علاقہ سورستان کہلاتا تھا کوفہ قرون اولیٰ کی تاریخ اسلام کا دارالعلم مرکز رہا ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

Scanned with CamScanner

اب گویا جو عمرؓ کو ماننے والا ہے...... ابن مسعودؓ کو ماننے والا ہے، علیؓ کا ماننے والا ہے...... ابوحنیفہؒ کا ماننے والا ہے...... ہم اس نسبت سے کوفے کو یاد کرتے ہیں...... اگر کوئی حسینؓ کا دشمن ہے...... تو وہ اپنی نسبت سے یاد کرے۔

آپ کو پتا ہونا چاہیے...... کہ خارجی اکثر کوفی لایوفی کہتے ہیں...... (بے شک) کوفے پر تنقید وہ کرتے ہیں...... جو حسینؓ پر تنقید کرتے ہیں...... کبھی آپ اس کی تہہ میں جائیں...... ان لوگوں سے تحقیق کریں...... تو پتا چلے گا...... کہ امام حسینؓ کو بلا کر غداری سے شہید کرنے والا کچھ سبائی منافقوں کا ٹولہ تھا...... سارا شہر کوفہ نہ تھا۔

انبیاء کا معراج بصورت امتحان:

بات کر رہا تھا...... کہ سب کا معراج زمین پر مگر حضور ﷺ کا معراج آسمان پر، سب کا معراج یہاں کیوں......؟ اور آقا ﷺ کا معراج وہاں کیوں......؟ ایک بات تو میں نے ابھی بتائی...... اس لیے کہ جس کی جہاں نبوت ہو وہاں اسکا معراج...... ان تمام کی نبوت زمین پر ہے...... اس لئے ان کا معراج بھی زمین پر...... آقا ﷺ کی نبوت زمین پر بھی اور عرش بریں پر بھی ہے...... تو حضور ﷺ کا معراج زمین پر بھی اور عرش بریں پر بھی ہے۔

امتحان میں کامیابی:

اب اگلی بات سمجھیں...... ہر نبی کا معراج زمین پر بصورت امتحان......

(سابقہ صفحے کا بقیہ حاشیہ) پہلی اور دوسری صدی میں یہ شہر مرکز کے خلاف سیاسی تحریکوں کا منبع رہا اور اس نے تاریخ کے نہ جانے کتنے انقلابات دیکھے، اس کے ساتھ ہی حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور بعض دوسرے صحابہؓ کی بناء پر علم و فضل کا بھی عظیم الشان مرکز بنا رہا، جہاں سے حضرت امام ابوحنیفہ، عبداللہ بن مبارک، وکیع بن الجراح اور نہ جانے علم و فضل کے کتنے پہاڑ نمودار ہوئے (جہاں دیدہ ص ٦٦)

Scanned with CamScanner

یہ مدرسہ ہے......اس میں امتحان ہوا ہے...... یہ انعام رکھے ہیں...... جوان بچوں کو ملیں گے...... جو امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں...... پاس تو سارے ہو جاتے ہیں...... کامیاب تو سارے ہوتے ہیں......لیکن کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں......جو ٹاپ کرتے ہیں......اور پوزیشن لیتے ہیں...... بلکہ جو ڈویژن ٹاپ کرتے ہیں...... اگر ہمارا وفاق ہو تو پورے ملک میں بچے پوزیشن لیتے ہیں......اب اگر اتنا عظمت والا بچہ ہو......تو اس مدرسہ کی ناموری کا سبب بنتا ہے......پھر مدرسے والے بھی کہتے ہیں......علماء کہتے ہیں......کہ ہمیں ایک تقریب رکھنی چاہیے......کہ اللہ نے ہمیں کتنی سعادت بخشی ہے......ہمارا بچہ کتنا باعظمت ہے...... علاقے کے لوگوں کو اکٹھا کرتے ہو...... افسران کو جمع کرتے ہو...... زمینداروں کو اکٹھا کرتے ہو......عوام الناس کو اکٹھا کرتے ہو......علماء کو اکٹھا کرتے ہو حضرت مولانا الطاف جیسے بزرگ اور نیک صالح اور عمر رسیدہ بزرگوں کو اکٹھا کرتے ہو......یہ بھائی صاحب لاہور سے تشریف لائے...... یہ مولانا تشریف لائے...... یہ سارے کے سارے کس لیے تشریف لائے......ہم اور وہ دیکھنا چاہتے ہیں...... یہ کون ہے......؟ جس نے ٹاپ کیا ہے......یہ آج کی محفل ان بچوں کے لیے سجائی ہے جنہوں نے اول پوزیشن حاصل کی ہے...... پہلا انعام حاصل کیا ہے......اس کے لیے یہ ساری محفل منعقد کی گئی ہے......امتحان میں کامیاب تو سارے نبی ہوئے......جس نے جب امتحان دیا......وہ کامیاب ہوا......تو اللہ نے وہی کہا......کہ تو اپنے امتحان میں کامیاب ہے......اللہ کا یہ کہنا انعام ہے......جیسے کوئی بچہ اچھا سنا کر جائے......استاد کہتا ہے...... بیٹے بہت اچھا سنایا، بہت خوب سنایا...... بڑا کامیاب ہے...... ابھی اس کو نمبر بتائے نہیں......اس کا اعزاز لوگوں کے سامنے نہیں کیا......بچہ مطمئن ہو گیا......کہ میں کامیاب ہوں۔

Scanned with CamScanner

رسول اللہ ﷺ کا معراج بطور انعام:

بھائی ......! جناب آدم سے لے کر عیسیٰ علیہم السلام تک امتحان میں کامیاب تو سارے تھے...... ہر ایک نے امتحان دیا...... لیکن جس کا جہاں امتحان تھا...... وہیں انعام تھا حضرت آدمؑ میدان عرفات میں ہیں...... آنکھوں میں آنسوؤں کی برسات ہے...... زبان سے ''رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا '' کے ترانے ہیں...... معراج ہے مگر امتحان کی شکل میں۔

- یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں ہے معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل
- زکریاؑ آرے میں چیرے جا رہے ہیں معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل
- یحییٰؑ شہادت نوش کرتے ہیں معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل
- یعقوبؑ گریا وزاری میں ہے معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل
- ابراہیمؑ آگ کے پچھے میں ہے معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل
- اسماعیلؑ چھری کے نیچے ہے معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل
- کلیم اللہؑ طور پر کھڑے ہیں معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل
- عیسیٰ کو تختہ دار پر لے جا رہے ہیں معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل

سب کا معراج زمین پر بصورت امتحان...... جب باری آئی آمنہ کے لال ﷺ کی ...... محبوب ﷺ کی تو وہ ہے جو سب میں ٹاپ کر گیا...... پہلی پوزیشن لے گیا...... سب کا معراج زمین پہ بصورت امتحان...... آقا ﷺ کا معراج عرش بریں پر امتحان نہیں...... بلکہ رب کی طرف سے انعام ہے۔

ذلت اور آزمائش میں فرق:

اب ایک اور بات سمجھیں...... ایک فرق بہت عجیب ہے ...... اگر آزمائش

ہو پہلے اور نعمت ملے بعد میں تو یہ عزت ہے...... اور اگر انعام ہو پہلے...... اور پھر صدمات آئیں...... بعد میں تو ظاہری طور پر آدمی پریشان ہوتا ہے...... یہ ذلت ہے...... حکومت ہے...... کرسی ہے...... اقتدار ہے...... جس کو چاہتا ہے...... پولیس مقابلوں میں مروا دیتا ہے...... جس کو چاہتا ہے...... رگڑ دیتا ہے...... اب اسی آدمی کو پکڑا جائے...... اور ایئر پورٹ پر اترتے ہی گرفتار کر لیا جائے...... ہاتھوں میں ہتھکڑی ہو...... پاؤں میں جولان ہو...... جیل کی کوٹھری ہو...... مچھر ڈس رہے ہوں...... پھر ملک بدر ہو رہا ہو...... اور صبح کو جیل کی کوٹھری میں کھڑا ہو...... تختہ دار پر لٹک رہا ہو...... یہ عزت نہیں ذلت ہے۔

عزت اور امتحان میں فرق:

اور اگر یوں ہو...... کہ بھائی پکڑ رہے ہیں...... جنگل میں لے جا رہے ہیں...... تھپڑ مار رہے ہیں...... کپڑے اتار رہے ہیں...... کنویں میں ڈال رہے ہیں...... قافلہ گزرتا ہے...... کنویں سے نکلتا ہے...... مصر کے بازاروں میں فروخت ہوتا ہے...... سات سال تک جیل کی کوٹھری میں رہتا ہے...... اب نکل کر جب تخت خلافت پر بیٹھا...... تو عزت ہے...... آزمائش پہلے انعام بعد میں...... قانون بھی یہی ہے...... کہ امتحان پہلے انعام بعد میں۔

حضور ﷺ کی مکی زندگی:

حضور ﷺ کی مکی زندگی ساری امتحانات کا خلاصہ ہے...... جتنی آزمائشیں آئیں...... اگر میں اس وقت ان کو کھولوں...... تو رات صرف انہی مصائب پر گزر جائے گی...... آپ ﷺ کو ساحر کہا گیا...... مجنوں کہا گیا...... دیوانہ کہا گیا...... مذمم کہا گیا...... راستے میں کانٹے بچھائے گئے...... جسم اطہر پر اوجھڑی ڈالی گئی...... صدمات سے آپ ﷺ دو چار ہوئے تکلیفوں کی اخیر اور انتہا ہو گئی۔

Scanned with CamScanner

عجیب وغریب قسم کے واقعات پیش آئے......(۱) حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے لوگو......! مجھے اللہ کے راستے میں جتنا ستایا گیا...... اتنا اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں ستایا گیا...... بڑی عجیب بات ہے...... کہ حضور ﷺ سے پہلے جو نبی گزرے ہیں...... علماء نے لکھا ہے...... ایسے پیغمبر گزرے ہیں...... جن کو قرآن کہا...... یَقْتُلُوْنَ النَّبِيِّيْنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ...... ان کو ناحق قتل کردیا گیا...... یہ قرآن کہتا ہے...... حدیث میں آتا ہے...... کہ حضور ﷺ نے فرمایا ...... قیامت کے دن ایسے پیغمبر بھی آئیں گے...... ایک پیغمبر ہوگا...... ایک امتی ہوگا ...... ایک نبی ہوگا...... اور اُمتی دو ہوں گے...... ایک نبی ہوگا...... چار اُمتی ہوں گے...... ایک نبی ہوگا...... آٹھ اُمتی ہوں گے...... ایسے بھی نبی کھڑے ہوں گے...... کہ اکیلا نبی ہوگا...... اُمتی کوئی بھی نہیں ہوگا۔

ایک روایت اور عجیب ہے...... کہ حضور ﷺ نے فرمایا ...... انبیاء پر اتنی مشکلات آئیں...... کہ جسموں سے کپڑے اتار کر لوہے کی کنگھی کو گرم کرکے ان کے جسموں کو چھیلا گیا...... اتنے صدمات آئے...... لیکن پیغمبر استقامت اور استقلال کا پہاڑ بن کر رہے...... آقا ﷺ فرماتے ہیں...... کہ مجھ پر سب سے زیادہ صدمے آئے ہیں...... اب اگر میں حضور ﷺ کے صدمات کو بیان کروں...... تو خدا گواہ ہے...... آپ تڑپ جائیں گے۔

---

(۱) رحمۃ للعٰلمین ص۸۷ ج۱، معجم طبرانی، کنز العمال ص۳۰۶ ج۶، مسند احمد ص۶۲ ج۴، فتح الباری باب مالقی النبی ﷺ، سیرۃ ابن ہشام ص۹۸، ج۱ الخصائص الکبریٰ ص۱۴۴ ج۱ ص۱۲۹ ج۷

Scanned with CamScanner

قید شعب ابی طالب ایک نظر میں:

شعب ابی طالب کی گھاٹی میں حضور ﷺ تین سال قید رہے...... چاروں طرف پہاڑ تھے......(۱) درمیان میں مسلمانوں کو بند کر دیا گیا...... یہ اس دور کے اتحادیوں کا فیصلہ تھا...... کہ مسلمانوں کو پہاڑوں میں بند کرو...... باہر نہ نکلنے دو...... اور جس وقت آقا ﷺ ہجرت کر کے گئے...... کچھ مسلمان حبشے کی طرف کچھ مدینے کی طرف تو ابو جہل کہتا تھا کہاں ہیں......؟ اسی ابن مسعود ؓ کو ابو جہل نے تھپڑ مارا تھا... حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے جب اسلام قبول کیا......(۲) تو اس وقت بچے تھے...... آٹھ نو سال کی عمر تھی...... جب تھپڑ مارا تو روتے ہوئے حضور ﷺ کے پاس آئے...... اور آ کر کارگزاری سنائی...... اور اس وقت کا ابو جہل کہتا ہے...... ہم نہیں کہتے تھے...... کہ ہماری طاقت مانو...... جیسے ہم چاہتے ہیں...... ویسے کرو...... کہاں ہیں......؟ کرو تلاش اگر ملتے ہیں...... تو انعام کا لالچ دیا کہ دو جو غاروں میں گئے تلاش کرو...... اس دور کے انعام والے بھی بڑے تھے...... انعام لینے کے لیے بڑے تلاش کے لیے نکلے تھے...... لیکن دو جو اکٹھے گئے...... ان کو نہ ملے واہ، سبحان اللہ اور گئے غار میں...... کہاں گئے......؟ (غار میں)

قرآن کا فیصلہ یہ ہے...... کہ مسلمانوں پہ جب مشکلات آئیں...... تو پہاڑ میں جاؤ...... غاروں میں...... اب جب بدر کا میدان لگا...... تو ابو جہل کی لاش کھینچتے ہوئے عبداللہ بن مسعود ؓ نے وہاں اس کے کان میں چھید کیا...... اپنی تلوار سے یوں مارا سوراخ ہو گیا...... اس کے اندر رسی ڈال کر کتے کو کھینچا...... اب اللہ کے نبی ﷺ نے وہاں جملے فرمائے تھے...... یہی کہتا تھا کہاں ہیں......؟ آج اُس بش کا حشر دیکھ لو کیا ہو رہا ہے......

---

(۱) رحمۃ للعلمین ص ۹۸ ج ۱ (۲) سیرت حلبیہ ص ۲۳۰

Scanned with CamScanner

یہ تو رب کا نظام ہے...... تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے...... وہ وقت آنے والا ہے......
اس دور کے سارے ابوجہل ایسے گھسیٹے جائیں گے...... باتیں اور طرف نہ چلی جائیں......
اپنے موضوع پر آئیں...... چاروں طرف پہاڑ تھے...... حضور ﷺ کو قید کیا گیا...... صحابہ ؓ
بھی قید تھے...... اہل بیت بھی قید...... یہ قید نبوت کا ورثہ ہے۔

دکھوں کے بعد سکھوں کا زمانہ:

یہ اہل حق کو ملتی ہے...... اور یہ بھی یاد رکھو...... کہ قید میں پنجروں میں شیر ہوتے ہیں...... گیدڑ نہیں ہوتے...... خواہ وہ کیوبہ کی جیل کے پنجروں میں ہوں، یا میانوالی کی جیل کے پنجروں میں ہوں...... یہ ان کا حصہ ہے...... ہر ایک کا مقدر نہیں۔

اب کافروں نے حضور ﷺ کے خلاف ایک معاہدہ لکھا...... کہ مسلمانوں کے ساتھ تعلقات منقطع کر دو...... جو اُن کو کھانا پانی پہنچائے گا...... اس کے خلاف بھی ہم ایکشن لیں گے...... اس کو کہیں گے...... کہ تو بھی ان میں سے ہے...... صحابہ ؓ کہتے ہیں...... کہ کھانے پینے کی چیزیں ختم ہو گئیں...... ایسی ہم پر بھوک اور افلاس کی کیفیت طاری ہوئی...... کہ ہم جوتوں کے چمڑوں کو منہ میں لے کر چباتے تھے...... اس سے جو لعاب بنتا تھا...... اسے چوس کر ہم گزارہ کرتے تھے۔

مسلمانو......! حدیث میں آتا ہے...... کہ کھانے پینے کی چیزیں ختم ہو گئیں......
حضور ﷺ کی چاروں بیٹیاں اُس جیل میں تھیں...... ہوا چلتی تو خشک پتے اٹھا کر اندر ڈالتی...... اللہ کے نبی ﷺ ان پتوں کو چن کر اپنی گود میں لے کر بیٹھ جاتے اور فرماتے
اؤ میری بیٹی زینب......! آؤ ام کلثوم، رقیہ، فاطمہ......! محمد ﷺ کے ہاتھوں سے سوکھے پتے کھا کر گزارہ کرو...... اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ...... دکھوں کے بعد سکھوں کا زمانہ آنے والا ہے...... محبوب ﷺ طائف میں گئے...... کافروں نے اتنا مارا...... کہ حضور ﷺ بے

Scanned with CamScanner

ہوش ہو گئے...... کتابوں میں لکھا ہے...... کہ تین بدمعاش آئے...... ایک نے دائیں باز سے پکڑا...... دوسرے نے بائیں بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا...... تیسرا کمینہ کمر کی طرف سے آیا...... اس نے دونوں ہاتھ حضور ﷺ کے کندھے پر رکھ کر اپنا گھٹنا حضور ﷺ کی کمر پر مارا...... ہاتھ چھوڑے تو حضور ﷺ منہ کے بل زمین پر گرے...... نیچے پتھر پڑا تھا...... رسول اللہ ﷺ کی پیشانی پر لگا خون کا فوارہ نکل آیا...... اللہ کے نبی ﷺ نے مارنے والے کو نہیں دیکھا...... آسمان کی طرف نگاہ اٹھی اے اللہ...... ! اے اللہ میری اُمت کی خطاؤں کو نہ دیکھ...... ! محمد کی روتی ہوئی دعاؤں کو دیکھ...... یہ مسلمان نہیں ان کی نسلوں میں سے جن سے توقع ہے...... ان کو ہدایت عطا فرما دے۔

پھر سگے چچا ابو طالب کی جدائی کا صدمہ...... (۱) سب سے زیادہ وفا شعار، اطاعت گزار، خدمت گار رسول اللہ ﷺ کی پہلی بیوی سیدنا حضرت خدیجہ ؓ کی جدائی کا صدمہ...... (۲) بات کو قریب لا رہا ہوں...... جب آزمائشوں اور صدمات کا ڈھیر ہو گیا...... اخیر ہو گئی...... انتہا ہو گئی۔

---

(۱) مشہور قول کے مطابق ابو طالب کی وفات ۷ رمضان کو ۱۰ نبوی میں ہوئی اور صاعد کے قول میں نصف کو اور بقول بعض اول ذیقعدہ میں آنحضرت ﷺ کے عم محترم ابوطالب کا انتقال ہوا، علامہ شامی اپنی سیرت میں لکھتے ہیں ابوطالب کی وفات ہجرت سے تین سال قبل اور شعب ابی طالب سے آنے کے ۲۸ دن بعد ہوئی اس وقت ابوطالب کی عمر اسی (۸۰) سال سے متجاوز تھی ۔ اہل سنت والجماعت کے نزدیک ابوطالب کا اسلام لانا ثابت نہیں یہ بد کار روافض کا خواہ مخواہ کا مکارہ ہے (عہد نبوت کے ماہ وسال ص ۳۶)

(۲) آپ کی حرم محترم حضرت خدیجہ ؓ کا ۶۵ برس کی عمر میں انتقال ہوا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپ ۲۵ برس رہیں، حجون میں معلاۃ کے آخر میں دفن ہوئیں ان کے مزار پر معروف قبہ ہے، خود رسول اللہ ﷺ نے انہیں قبر میں اتارا، نماز جنازہ نہیں پڑھی اس لئے کہ اس وقت نماز جنازہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا، ان کی تاریخ وفات ۱۰ رمضان ۱۰ نبوی ہے (عہد نبوت کے ماہ وسال ص ۳۳ تا ۳۴، سیرت مصطفیٰ ص ۲۷۱ ج ۱، زرقانی ص ۲۹۱ ج ۱، رحمۃ للعلمین ص ۱۰۰ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۴۱۹ ج ۱)

Scanned with CamScanner

دوست کا غم دھونے کا طریقہ:

دنیا میں بھی ہے...... جس کو دکھ اور صدمے زیادہ آئیں..... تو اس کا دوست ایسے کرتا ہے...... کہتا ہے...... کہ دیکھ میرا دوست پریشان بیٹھا ہے...... جا گاڑی لے آ کیا کرتا ہے......؟ یار کو ذرا گاڑی پر بٹھاتا ہوں...... گوجرانوالہ کی سیر کراؤں...... لاہور دکھاؤں...... قلعہ ڈلاور دکھاؤں...... جناب بادشاہی مسجد کی سیر کراؤں...... شالا مار دکھاؤں...... اس کا غم دھونا چاہتا ہوں...... ذرا اس کو چلانا پھرانا چاہتا ہوں...... اس کے دکھ درد کو ختم کرنا چاہتا ہوں...... یار یار کے غم دھونے کے لیے اتنا انتظام کرتا ہے۔

شب معراج کی حکمت:

رب نے دیکھا...... کہ میرے محبوب پہ صدمات کی اخیر، آزمائشوں کی انتہاء امتحانات کا ڈھیر ہو گیا ہے...... آج رب انعام دینا چاہتا ہے...... صدموں کو دھونا چاہتا ہے غم کو ختم کرنا چاہتا ہے جبریل...... اجی رب جلیل...... جلدی کر یار کو دنیا میں کاروں میں بٹھا کر زمین کی سیر کراتے ہیں...... جا! جنت سے براق لے آ...... میرے محبوب کو براق پر بٹھا کر عرش بریں کی سیر کرا دے...... یہ وہ حکمتیں تھیں...... جن کی خاطر اللہ نے آقا ﷺ کو معراج کی سعادت بخشی۔(۱)

معراج کے متعلق تین عقیدے:

ایک اور بات سمجھیں...... علماء نے لکھا ہے...... کہ حضور ﷺ کے معراج کے تین حصے ہیں...... یہ جو سفر معراج ہے...... اس کے تین حصے ہیں...... پہلا حصہ زمین کا

---

(۱) ۲۷ رجب ۱۰ نبوی کو معراج ہوئی (رحمۃ للعالمین ص ۱۰۹ ج ۱، شرح المواہب ص ۳۰۷ ج ۱) علماء سیر کا اس میں اختلاف ہے کہ کس سال آپ کو معراج ہوئی؟ علماء کے اس بارہ میں دس قول ہیں مکمل تفصیل دیکھیں فتح الباری باب

Scanned with CamScanner

مسجد حرام سے لے کر مسجد اقصیٰ تک...... دوسرا حصہ آسمانوں کا جو مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک...... تیسرا حصہ عرش معلیٰ کا جو سدرۃ المنتہیٰ سے عرش بریں تک۔

معراج نہ ماننے والوں کا حکم:

معراج کے متعلق دنیا میں تین عقیدے ہیں...... ایک عقیدہ ہے ملحدوں کا...... بے دین لوگوں کا...... دوسرا عقیدہ ہے مشرکوں کا...... اور تیسرا عقیدہ ہے...... اہل سنت والجماعت کا...... یہ کیا ہے...... ؟ اہل سنت والجماعت سے مراد تمام مسلمانوں کے وہ طبقات، خواہ وہ حنفی ہوں...... شافعی ہوں...... مالکی ہوں...... حنبلی ہوں...... نقشبندی ہوں...... سہروردی ہوں...... قادری ہوں...... چشتی ہوں...... جو ان سلسلوں کو مانتے ہوں...... ان آئمہ کو مانتے ہوں...... وہ سب کے سب مسلمان ہیں...... ایک ان کا مسلک ہے...... اور ایک ان سے ہٹ کر اور فرقوں کا مسلک ہے

ملحدوں عقیدہ:

ملحدوں کا عقیدہ یہ ہے......(۱) کہ حضور ﷺ معراج پر نہیں گئے...... آقا ﷺ نے رات کو خواب میں دیکھا تھا...... حضور ﷺ نے صبح اٹھ کر یاروں کو جو سنایا...... مولویوں نے بیٹھ کر قصہ گھڑ دیا...... کہ حضور ﷺ نے رات کو سیر کی...... حالانکہ عقل بھی نہیں مانتی...... کہ آدمی رات کو اتنی بلندی پر جائے...... یہ عقیدہ کن کا ہے......؟ ملحدین کا، بے دین لوگوں کا، معتزلہ کا، خارجیوں کا، ان کی نسلوں کا...... آج کل بھی وہ بدبخت ہیں...... توجہ سے یہ بات سمجھنا...... خس کم جہاں پاک، ایک کتاب لکھی گئی ہے...... اس میں بھی ملحدین کا ذکر ہے۔

---

(۱) یہ مکمل بحث آپ سیرت مصطفیٰ ص ۳۲۴ تا ۱ پر دیکھ سکتے ہیں

Scanned with CamScanner

مشرکوں کا عقیدہ:

دوسرا عقیدہ مشرکوں کا ہے وہ کیا ہے...... کہ معراج پر تو گئے ہیں...... مگر انسان اوپر نہیں جا سکتا...... اس لیے جب زمین پر تھے...... تو انسان تھے...... جب آسمانوں پر گئے...... تو پھر کیفیت بدل گئی...... پھر مَلَکْ کی شکل آئی...... یعنی فرشتہ بن کر اوپر گئے...... اور جب سدرہ سے اوپر جانے کا وقت آیا...... تو وہاں پر جبرئیلؑ بھی رُک گئے...... اب اوپر حق کی کیفیت غالب ہوگئی...... الٰہی شکل اختیار ہوگئی...... اس میں اور اُس میں فرق نہیں رہا...... سارے کہو استغفر اللہ۔

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ:

علماء دیوبند کا عقیدہ...... احناف کا عقیدہ...... مالکیوں کا عقیدہ...... شافعیوں کا عقیدہ...... حنبلیوں کا عقیدہ...... میرے پیر قادریوں کا عقیدہ...... نقشبندیوں کا عقیدہ...... سہروردیوں کا عقیدہ...... چشتیوں کا عقیدہ...... علماء دیوبند کا عقیدہ...... میرے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے...... کہ میرا آقا ﷺ اس جسم اطہر انسانی کے ساتھ جیسے مکے کی دھرتی پر تھے...... اسی طریقے سے آقا ﷺ آسمانوں پہ گئے...... جیسے آسمانوں پہ تھے...... ویسے رب کی قربتوں میں عرش بریں پر پہنچے...... اگر معاذ اللہ العیاذ باللہ، نبی کا جسم بدل گیا تھا...... کہ یہاں پر اور ہے...... آسمانوں پر اور ہے...... وہاں پہ فرشتوں کی شکل ہے...... تو پھر و معراج نہیں...... اس لیے کہ جبرئیلؑ روزانہ آتا جاتا ہے...... اس کے آنے جانے کو کسی نے معراج نہیں کہا......؟ پھر نبوت کا کمال تو نہ ہوا وہ تو اس جسم کا کمال ہے...... جس کو لے کر جا رہا ہے...... اس لیے عقیدہ یہ ہے...... کہ میرے نبی کا کمال ہے...... پیغمبر ﷺ اس بلندی پر پہنچے ہیں...... حتیٰ کہ بعض جاہل کہہ دیتے ہیں...... کہ نوری لباس پہنا دیا گیا...... نوری پگڑی باندھی گئی...... نوری جوتا پہنایا گیا...... یہ بات نہیں...... اس

معنی یہ ہوگا...... کہ نور کی وجہ سے اوپر گئے...... نہیں، نہیں...... یہ میرے نبی ﷺ کی عظمت ہے...... کہ مکے کے موچی نے جوتی بنائی ہے...... جو نبوت کے تلووں میں آئی ہے...... وہاں کے درزی نے جو کپڑا سیا ہے...... وہ نبوت کے جسم پر آیا ہے...... یہ کپڑا اور جوتی اتنی باعظمت بنی...... کہ نبی ﷺ سے تعلق کی وجہ ہے...... عرش پر پہنچی ہے۔

اب یہ بات سمجھو...... آج کل اتحاد کا دور ہے...... کسی کے خلاف کوئی بات نہیں کہنی...... نہ ہم نے ملحدوں کے خلاف کوئی بات کرنی ہے...... نہ مشرکوں کو کچھ کہنا ہے...... لیکن اپنے عقیدہ کے دلائل بیان کرنا یہ تو میرا حق ہے۔

معراج جسمانی پر دلیل:

بھائی میرے پاس دلیل کیا ہے...... کہ حضور ﷺ وہاں گئے......؟ قرآن نے جب معراج شروع کیا...... تو سب سے پہلے کہا...... سبحان پاک ہے اللہ، سارے کہو......! پاک ہے وہ اللہ۔(۱)

---

(۱) قرآن مجید کی ارشادات اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ اسراء و معراج کا تمام سفر صرف روحانی نہیں تھا بلکہ جسمانی تھا جیسے عام انسان سفر کرتے ہیں، قرآن کریم کے پہلے ہی لفظ سبحان میں اس طرف اشارہ موجود ہے کہ یہ لفظ تعجب اور کسی عظیم الشان امر کے لیے استعمال ہوتا ہے اگر معراج صرف روحانی بطور خواب کے ہوتی تو اس میں کون سی عجیب بات ہے خواب تو ہر مسلمان بلکہ ہر انسان دیکھ سکتا ہے کہ آسمان پر گیا فلاں فلاں کام کیے، دوسرا اشارہ لفظ عبد سے اسی طرف ہے کیونکہ عبد صرف روح نہیں بلکہ جسم و روح کے مجموعے کا نام ہے اگر معاملہ خواب کا ہوتا تو ابوطالبؓ لوگوں کے سامنے اس کا ذکر نہ کرنے اور پھر لوگوں کو اس کی تکذیب کی ضرورت نہ تھی، تفسیر قرطبی میں ہے کہ احادیث اسراء کی متواتر ہیں اور نقاش نے بیس صحابہ کرامؓ کی روایات اس باب میں نقل کی ہیں، قاضی عیاض نے بھی الشفاء میں مزید تفصیل لکھی ہے، امام ابن کثیر نے بھی تفسیر میں ان تمام روایات کو پوری طرح تفصیل کے ساتھ نقل کیا ہے پھر پچیس صحابہؓ کے اسماء ذکر کیے ہیں ان کے اسماء کے ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں تحدیث الاسراء اجمع علیه المسلمون واعرض عنه الزنادقة والملحدون "اسراء کے واقعہ کی حدیث پر مسلمانوں کا اجماع ہے ملحد و زندیق لوگوں نے اس کو نہیں مانا (ابن کثیر معارف القرآن ص۴۳۸ ج۵)

Scanned with CamScanner

علماء سے نہیں آپ سے سوال ہے......؟ کس سے پاک ہے......؟ (ہر کمزوری سے پاک ہے) اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے...... بڑا زبردست معنیٰ بتایا ہے...... ایک اور مولوی صاحب نے ترجمہ لکھا ہے...... کہ اللہ ہر عیب سے پاک ہے...... لیکن عیب اور چیز ہے...... کمزوری اور چیز ہے...... جو انہوں نے ترجمہ کیا ہے وہ شیخ الہند کا ترجمہ ہے سبحان کہ اللہ ہر کمزوری سے پاک ہے...... سارے کہو! اللہ ہر کمزوری سے پاک ہے۔

میں آج یہاں پر آیا تھا...... تو بہت تھکا ہوا تھا...... تو میں نے مہتمم صاحب سے کہا...... کہ مجھے علیحدہ سونے کے لیے جگہ دے دیں...... اب اگر میں سو جاؤں اور نیند کروں...... تو یہ سونا عیب ہے یا کمزوری ہے......؟ (کمزوری ہے) ہم نے کہا...... کہ کھانا فوراً کھلا دیں...... رات کو تقریر کے بعد دو بج جائیں گے...... اس وقت کون کھانا کھائے گا......؟ بھائی کھانا کھانا عیب ہے یا کمزوری......؟ (کمزوری) پانی پینا عیب ہے یا کمزوری ہے......؟ (کمزوری) بھائی یہ ساری چیزیں انسانی کمزوریاں ہیں...... عیب نہیں...... کوئی پانی پیے تو کیا کہتے ہیں...... بڑا عیب کا کام کر رہا ہے......؟ بھائی یہ کمزوری ہے...... سبحان اللہ ہر کمزوری سے پاک ہے۔

وہ جو جاہل اور بیوقوف کہہ رہا تھا...... کہ عقل نہیں مانتی زمین پر بیٹھنے والا بلندی پر کیسے گیا......؟ یہ کیسے گزرے ہوں گے......؟ کُروں سے کیسے گزرے......؟ خندق کا کرہ...... آگ کا کرہ...... زمہریر کا کرہ...... فضا کا کرہ...... فضا سے کیسے گزرے...... ہوا سے کیسے گزرے......؟ خلاء سے کیسے گزرے......؟ وہاں پہ پہنچے جہاں کوئی ہوا نہیں ہے...... کوئی فضا نہیں ہے...... وہاں پر آقا ﷺ نے سانس کیسے لیا ہوگا......؟ پہنچے کیسے ہوں گے......؟ آئے کیسے ہوں گے......؟ یہ عقل کا اندھا اپنی عقل سے سوچتا ہے...... عقل کی کسوٹی پر پرکھتا ہے...... بیٹھ کر پریشان ہوتا ہے...... ان سارے سوالوں کا جواب رب نے دیا ہے...... فرمایا سبحان وہ پاک ہے...... اللہ کس سے پاک ہے؟ فرمایا ہر کمزوری سے۔

توجہ طلب نکتہ:

یہ جو تم کہتے ہو...... کہ کیسے گئے......؟ یہ تو تب کہو...... کہ جب رسول اللہ ﷺ کہیں...... کہ میں گیا ہوں...... بھائی گئے نہیں...... بحث تو تب ہوتی...... کہ جب نبی ﷺ کہتے...... کہ میں (یعنی خود اپنی طاقت سے) گیا ہوں...... اللہ فرماتے ہیں...... سبحان...... پاک ہے وہ اللہ جو لے کر گیا ہے...... اب بحث نبی ﷺ کے جانے پر نہ کر...... اگر تجھ میں طاقت ہے...... تو بحث اس کو لے جانے والے پر کر...... اللہ تو کیسے لے کر گیا......؟ اس نے کہا جس نے تجھے گندے پانی کے قطرے سے اتنا بڑا انسان بنایا...... اس نے محمد ﷺ کو عرش بھی دکھایا ہے...... کیسے لے کر گیا......؟ کہا جو آدم کو جنت سے زمین پر لا سکتا ہے...... وہ محمد ﷺ کو زمین سے عرش بریں پر بھی لے جا سکتا ہے...... کیسے لے کر گیا......؟ فرمایا جو عیسیٰ کو آسمانوں پر اٹھا سکتا ہے...... وہ محبوب ﷺ کو عرش بھی دکھا سکتا ہے...... کیا کہا......؟ سبحان...... وہ دوسرے جاہل نے کہا...... او جی رب نوں عشق لڑیا اے سدیا اے ناں...... محمد ﷺ کے بغیر رب کی گزرتی نہیں تھی۔ (نعوذ باللہ)

عشق کی نسبت اللہ اور رسول ﷺ کی طرف کرنا:

پہلی چیز تو یہ ہے...... کہ پڑھے لکھے دوست بیٹھے ہو...... عشق کی نسبت اللہ اور رسول ﷺ کی طرف کرنا حرام ہے...... یہ عربی زبان کا لفظ ہے...... لیکن پورے قرآن میں اللہ نے کسی جگہ پر یہ لفظ استعمال نہیں کیا...... یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ...... اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ...... وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ"

قرآن نے محبت کا لفظ استعمال کیا ہے...... عشق کا لفظ کہیں استعمال نہیں کیا......؟ پیغمبر کی زبان فیض ترجمان سے بھی محبت کا لفظ صادر ہوا ہے...... حضور ﷺ کی زبان پر عشق کا لفظ کبھی نہیں آیا...... لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ......

النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ اور فرمایا اَلْحُبُّ لِلّٰہِ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ تو لفظ محبت اللہ کو بھی پسند ہے۔۔۔۔ اللہ کے نبی کو بھی پسند ہے۔۔۔۔ عشق اتنا قبیح اور بُرا لفظ ہے۔۔۔۔ یہ نہ اللہ کو پسند ہے۔۔۔۔ اور نہ ہی اللہ کے رسول کو پسند ہے۔۔۔۔ معاشرے میں بھی یہ اتنا گندہ لفظ ہے۔۔۔۔ کہ عام آدمی بھی استعمال نہیں کرتا۔

میں ایک لفظ کہتا ہوں۔۔۔۔ کہ مجھے قاری صاحب سے محبت ہے۔۔۔۔ یہ لفظ صحیح ہے یا غلط۔۔۔۔؟ (صحیح ہے) استاد اپنے شاگرد سے کہتا ہے۔۔۔۔ کہ مجھے اس سے محبت ہے۔۔۔۔ اور شاگرد کہتا ہے۔۔۔۔ کہ مجھے اپنے استاد سے محبت ہے۔۔۔۔ یہ صحیح ہے یا غلط۔۔۔۔؟ (صحیح ہے) یہ سارے لفظ اس لیے صحیح ہیں۔۔۔۔ کہ یہ لفظ پاکیزہ استعمال ہو رہے ہیں۔۔۔۔ اگر تمہیں سنجیدگی ہے تو غور سے سوچیں۔۔۔۔ اس کی جگہ عشق کا لفظ استعمال کر کے دیکھو۔۔۔۔ کوئی شریف آدمی کہے گا۔۔۔۔ کہ مجھے اپنی ماں سے عشق ہے۔۔۔۔؟ (نہیں) کوئی شریف آدمی کہے گا۔۔۔۔ کہ مجھے اپنی بہن سے عشق ہے۔۔۔۔؟ (نہیں) حتیٰ کہ میاں بیوی کا کتنا لطیف اور نفیس رشتہ ہے۔۔۔۔ وہاں محبت کا ایک عروج ہوتا ہے۔۔۔۔ لیکن وہاں بھی کوئی نہیں کہے گا۔۔۔۔ کہ مجھے اپنی بیوی سے عشق ہے۔۔۔۔ وہ بھی وہاں یہ نہیں کہتا۔۔۔۔ کہ مجھے اپنی بیوی سے عشق ہے۔۔۔۔ وہ بھی وہاں یہ کہتا ہے۔۔۔۔ کہ مجھے اپنی بیوی سے بڑی محبت ہے۔

اس سے بڑا بھی دنیا میں کوئی جاہل ہوگا۔۔۔۔؟ جو کبھی نبی ﷺ کو خدا کا عاشق بناتا ہے۔۔۔۔ اور کبھی اللہ کو نبی ﷺ کا عاشق بناتا ہے۔۔۔۔ اور خود یہ کہتا ہے۔۔۔۔ کہ میں عاشق رسول ہوں۔۔۔۔ اسے کہو کہ تو اپنی اماں کے لیے تو عشق کا لفظ استعمال نہیں کرتا۔۔۔۔ بہن بیٹی کے لیے تو استعمال نہیں کرتا۔۔۔۔ بھائی باپ اور دوست کے لیے نہیں کرتا۔۔۔۔ نبی ﷺ کے لیے یہ لفظ استعمال کرتے ہوئے تجھے شرم نہیں آتی۔۔۔۔؟

Scanned with CamScanner

ہمارے اکابر حضور ﷺ کے محب ہیں......اب اس جاہل نے کہا......کہ رب نوں عشق لڑیائے تاں سدیا......اللہ نے اس سوال کے جواب میں کہا......سبحان پاگلوں کا کسی کے عشق میں جھرنا......مرنا کھلنا، تڑپنا، بے تاب ہونا......یہ مخلوق کی کمزوری ہے...... میں تو سبحان ہوں، میں تو ساری کمزوریوں سے پاک ہوں......اے اللہ پھر لے کیوں گئے......؟ ضرورت کیا پڑی تھی......؟ محبوب کو اتنا بڑا سفر اور سیر کیوں کرائی......؟ فرمایا......اَلَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ......میں اپنی قدرت کے نظارے دکھانا چاہتا تھا...... محبوب کو وہاں لے جاؤں جہاں پیغمبر پہنچے نہیں ...... وہ دکھاؤں جو دیکھا نہیں......میری قدرت کے نظارے دیکھے......انعام دیکھے......میرا احسان دیکھے......محبوب کو کائنات دکھانا چاہتا تھا......اپنی قدرت کے نظارے دکھانا چاہتا تھا......اپنی ربوبیت کی عظمتیں جتلانا چاہتا تھا......میں نے اس لیے سیر کرائی......تاکہ دُنیا کو پتہ چلے......کہ مصطفیٰ اللہ کے محبوب کتنے ہیں۔

سبحان، وہ پاک ہے......اَلَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ...... جبرئیل جب معراج کی رات حضور ﷺ کو اٹھانے آئے تھے......تو یہ سارا معراج اس میں مسائل اور عقائد ہیں......کہ جبرئیلؑ نے یوں آکر نہیں کہا......کہ اٹھو جی......اللہ میاں بلا رہے ہیں......نہیں اس نے آکر آقا ﷺ کے پاؤں کے تلوؤں پر اپنے نورانی پر ملے...... سنیو! یہ ہم کو ادب سکھایا گیا......استاد ہو......باپ ہو......پیر ہو......مرشد سو رہا ہو......تو قدموں کے تلوؤں کو دبایا کرو......پاؤں کو دبایا کرو......پکڑ کر یوں نہ اٹھایا کرو......یہ اٹھانے کا سلیقہ ہے......اگر پاؤں دبائے جائیں......پھر آنکھ کھلے تو پریشانی نہیں ہوتی......عجیب حکمت ہے۔

آقا ﷺ اٹھے......روایت اپنی جگہ پر کہ حضور ﷺ اس وقت سو کہاں رہے

Scanned with CamScanner

تھے......؟ لیکن معراج کی ابتداء مسجد سے ہے...... مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی حضور ﷺ اللہ کے گھر میں آئے...... ایک اور مسئلہ یہاں سمجھایا گیا

معراج سے پہلے شق صدر:

حدیث شریف میں ہے...... کہ حضور ﷺ نے فرمایا...... کہ اسراء والی رات میرا شق صدر ہوا...... شق صدر کیا ہے......؟ کہ آپ کا سینہ مبارک چاک کیا...... یعنی سینہ کی اس زم ہڈی سے لے کر ناف تک یہ پورا جسم (جیسے آپریشن کیا جاتا ہے) اس کو کھولا گیا...... اندر سے آپ کا دل مبارک نکالا گیا...... پھر اس قلب اطہر کو زم زم کے کنویں کے پاس فرشتے لے گئے...... پھر اس کو زم زم کے پانی کے ساتھ دھویا...... اس میں انوارات اور تجلیات بھرے اور پھر اس دل کو لا کر اسی جگہ رکھ کر اس جگہ کو بند کر کے سی دیا۔(۱)

نبی اور غیر نبی کے سماع کا فرق:

اس سارے واقعہ کا گواہ عینی شاہد رسول اللہ ﷺ کے سوا اور کوئی نہیں...... بھائی! یہ واقعہ کن کے سامنے ہوا......؟ کسی صحابیؓ کے سامنے ہوا ہے......؟ حضور ﷺ فرمار ہے ہیں...... کہ میرے ساتھ ایسا ہوا ہے...... جو چیز سمجھانا چاہتا ہوں...... اس کو سمجھو......

آقا ﷺ فرماتے ہیں...... کہ میں سو رہا تھا...... میں اٹھا...... فرشتوں نے میرا سینہ کھولا...... سلایا...... لٹایا...... اندر سے دل نکال کر وہاں لے گئے...... میں یہاں اور دل وہاں...... میں اِدھر تھا اور دل اُدھر تھا نہیں سمجھے......؟ بھائی آدمی کا دل صحیح کام کرے تو سارا جسم صحیح کام کرتا ہے اور اگر دل ساتھ نہ رہے تو پورا نظام ختم ہو جاتا ہے دو ہی چیزیں ہیں: جسم کی شکل میں دل ہے اور دوسری روح ہے جو آدمی کے اندر ہوتی ہے، جو اس کے نظام کو چلاتی ہے۔

---

(۱) مشکوۃ شریف ص ۵۲۶ ج ۲

Scanned with CamScanner

نبی اور غیر نبی کا فرق یہ ہے...... کہ جسم اِدھر ہے اور دل اُدھر ہے (زم زم کنویں کے پاس) فرشتے اس دل کو دھو رہے ہیں...... نبی ﷺ کی آنکھوں کے دیکھنے میں فرق نہیں آیا...... اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں...... کہ دل دُھل رہا ہے...... دنیا کا ایک واقعہ پیش کرو...... کہ دل ساتھ نہ ہو...... جسم سے جدا ہو جائے...... اور آنکھوں کی بینائی بحال رہے...... ایک واقعہ پیش کرو...... کہ دل جسم سے جدا ہو جائے...... اور کانوں کی شنوائی بحال رہے......؟ کہ اس کی باتیں سن رہے ہوں...... حضور ﷺ فرشتوں کی آپس کی گفتگو سن رہے ہیں...... اعضاء کی توانائی بحال رہے...... دنیا میں کوئی واقعہ نہیں...... فرق سمجھو...... یہ نبی اور غیر نبی کا فرق ہے۔

حضور کی حیات مبارکہ پر مختصر جھلک:

تو نہیں سن سکتا...... دل وہاں جسم یہاں جس کا کنکشن اتنا مضبوط ہے...... نہ اس کو فنا آسکتی ہے...... نہ اس پر فنا آتی ہے...... فرشتے وہاں دل لے کر کھڑے ہیں...... اس کا کنکشن اتنا جڑا ہوا ہے...... کہ نبی ﷺ آنکھوں سے دیکھتے بھی ہیں...... کانوں سے باتیں بھی سنتے ہیں...... میں اگر ایک سیکنڈ کے لیے بھی تیری بات مانوں...... کہ روح وہاں ہے...... جسم یہاں ہے...... اور اگر جسم وہاں ہے...... اور دل یہاں ہے...... کنکشن اتنا مضبوط ہے...... نہ سماع پر کوئی فرق آتا ہے...... نہ نگاہ پر کوئی فرق آتا ہے...... تو اس روح اور جسم کا کنکشن اتنا مضبوط ہے...... کہ تو روضے پر صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہے...... نہ سماع پر کوئی فرق آتا ہے...... نہ نگاہ پر کوئی فرق آتا ہے۔

حضور ﷺ کا بلال رضی اللہ عنہ کے قدموں کی آہٹ جنت میں سننا:

بلکہ میں اسے اور آگے لے چلتا ہوں...... بھائی! معراج کی رات آقا ﷺ جب جنت میں سیر کر رہے ہیں...... تو چلتے چلتے ٹک ٹک کی آہٹ محسوس ہوتی ہے...... فرمایا

Scanned with CamScanner

جبرئیل یہ کیا ہے......؟ کہنے لگے کہ محبوب ﷺ آپ کا بلال مکے کی دھرتی پر تہجد کے لیے اٹھا ہے......اس کے قدموں کی آہٹ آپ جنت میں سن رہے ہیں۔(۱)

حضور ﷺ اس وقت یہاں تھے یا وہاں تھے......؟ (وہاں تھے) سدرۃ المنتہیٰ سے اوپر ہے......عِنۡدَهَا جَنَّةُ الۡمَاۡوٰى ...... جنت الفردوس اور عرش کے درمیان صرف اتنا فرق ہے...... کہ سب سے آخری جنت جنت الفردوس ہے......اس کے اوپر چھت ہے......وہ اللہ کا عرش ہے......اب حضور ﷺ وہاں اور بلال ؓ یہاں مکے میں ہے...... چلتا یہاں ہے......اس کے قدموں کی آہٹ نبی سنتا وہاں جنت میں ہے...... جنت میں جانے کے بعد قویٰ اتنے مضبوط ہو جاتے ہیں......اللہ طاقت اتنی بڑھا دیتے ہیں......قوت اتنی پیدا کر دیتے ہیں...... ایمانی حلاوت اتنی مضبوط ہو جاتی ہے......جس کی جنت کے ساتھ جتنی زیادہ نسبت ہو......اس میں اتنی طاقت زیادہ آجاتی ہے...... کہ وہ جنت میں پہنچنے کے بعد زمین پر چلنے والوں کی آہٹ سن رہا ہے۔

حدیث نبوی ﷺ سے مثال:

اس سے بھی ایک عجیب حدیث ہے......سدرۃ المنتہیٰ کے پاس پہنچا تو میں نے قلم کے لکھنے کی آواز سنی......(۲) (مولانا نے کسی آدمی سے قلم لیا) اب میں اس قلم کے ساتھ کاغذ پہ لکھوں......تو قلم اور کاغذ جب آپس میں جڑتے ہیں......تو آواز ہوتی ہے یا نہیں؟ (ہوتی ہے) آپ سنتے ہیں......؟ (نہیں) لکھنے والا نہیں سنتا...... یہ قلم اور کاغذ جڑیں...... تو اس کی آواز ہے......مَیں اور آپ نہیں سنتے ...... جنت میں جانے کے بعد قویٰ اتنے مضبوط ہیں......کہ مکے کے اندر چلنے والے کی آواز حضور ﷺ اس جنت میں سنتے ہیں

---

(۱) کنز العمال (۲) مشکوٰۃ شریف ص۵۲۸ ج۲، سیرت حلبیہ ص۵۶۸ ج۱

Scanned with CamScanner

اس لیے فرمایا...... مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ ...... (۱)

یہ جنت کا ٹکڑا ہے تو جب اس میں چلا جائے تو مکے میں چلنے والے کے قدموں کی آواز جنت میں سنی جارہی ہو تو باہر والے کا بھی درود اندر سنا جارہا ہے۔

حضرت جبرئیلؑ نے حضور ﷺ کو جگایا...... (موضوع تو بڑا لمبا ہے لیکن میں ایک نکتہ بتانا چاہتا ہوں) اللہ کہتے ہیں......؟ پاک ہے وہ اللہ...... اَلَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ...... جس نے اپنے بندے کو سیر کرائی۔

حضور ﷺ اللہ کی قربت میں:

سوال یہ ہے...... کہ آپ نے بندہ کہا آپ نے رسول تو نہیں کہا...... آپ نے نبی تو نہیں کہا...... آپ نے حبیب تو نہیں کہا...... حالانکہ حضور ﷺ رسول بھی ہیں...... نبی بھی ہیں...... حبیب بھی ہیں...... اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ ...... کیوں کہا ہے......؟ اس کا جواب "معالم التنزیل" تفسیر کی کتاب ہے اس میں دیا ہے...... اور اس کو "معارج النبوت" والے نے بھی نقل کیا ہے...... ایک عجیب حوالہ آپ کو دیتا ہوں...... آپ حیران ہوں گے ...... کہ مولوی احمد رضا بریلوی کے ترجمہ کے حاشیہ پر بھی لکھا ہوا ہے...... کیا ہے......؟ اس سوال کو سمجھیں...... محبوب ﷺ جس وقت معراج کی رات کو اللہ کی قربت میں پہنچے...... تو وہاں پہنچے جہاں کوئی نہیں پہنچا...... اس کا کیا معنی......؟ کوئی انسان بھی نہیں پہنچا...... کوئی فرشتہ بھی نہیں پہنچا۔

---

(۱) صحیح البخاری میں یہ حدیث تقریباً بندہ کو چار مقامات پر ملی ہے، حضرت ندیم صاحب نے جو الفاظ بیان فرمائے ہیں یہ الفاظ بخاری ص۱۵۹ ج۱ پر ہیں یہ روایت عبداللہ بن زید المازنی سے ہے، آگے اضافہ کے ساتھ یہی روایت تقریباً تین مقامات پر ہے وہ الفاظ یہ ہیں "ومنبری علی حوضی" دیکھیے صحیح البخاری ص۲۵۳ ج۱، وص۹۷۵ ج۲ وص۱۰۹۰ ج۲ عن ابی ھریرۃ

حضور ﷺ فرماتے ہیں

"لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ" (۱)

میں اللہ کی اس قربت پر پہنچا جہاں کوئی نبی بھی پہنچا کوئی فرشتہ بھی نہیں پہنچا۔

معراج کی رات اس جگہ جہاں اور کوئی نہیں صرف محبوب تھے...... یا اللہ جل جلالہ تھے...... دو ہی تھے...... تیسرا کوئی نہیں تھا...... سمجھو! دو ہوں...... اکیلے ہوں...... تنہا ہوں...... محب اور محبوب ہوں...... پھر "لیلا" رات کو ہوں...... اب دو تنہا رات کو اکٹھے...... اب آپس میں بیٹھے ہوں...... تو رات بڑی پیار کی باتیں ہوتی ہوں...... یہ معراج پیار کی باتیں ہیں...... اس لیے تو میں سنا رہا ہوں...... اکیلے بیٹھ کر آپس میں آدمی بہت ساری باتیں کرتا ہے...... اب وہ آدمی جب خلوت سے اُٹھ کر جلوت میں جائے...... تو لوگ پوچھتے ہیں...... کہ آپ نے کیا باتیں ان سے کیں...... کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں...... جو لوگوں کو بتانے کی ہوتی ہیں...... اور کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں...... جو آدمی یہ کہہ دیتا ہے...... کہ باقی ہماری آپس کی باتیں تھیں۔

شب معراج کی ساری باتیں:

تمہیں بتانے کی نہیں ہیں بھائی! اس رات وہاں پر کیا کیا باتیں ہوئیں......؟ وہ ساری باتیں بتانے کی نہیں تھیں...... جو بتانے کی تھیں وہ تو حضور ﷺ نے بتائیں...... کہ مجھے پانچ نمازیں ملیں...... اور حضور ﷺ نے بتایا...... کہ معراج کی رات اللہ کی قربت میں تھا...... مجھے سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں ملیں۔ (۲)

مجھے سورۃ فاتحہ پھر انعام کے طور پر وہاں ملی...... جو زمین پر پہلے اتر چکی تھی......

---

(۱) معارج النبوۃ ص ۳۶۶ ج ۲، مکتوبات امام ربانی ص ۴۴

Scanned with CamScanner

یہ بھی ارشاد فرمایا..... کہ اللہ نے مجھے شفاعت کبریٰ کا تاج دیا۔

فرمایا میں نے وہاں انوارات وتجلیات دیکھیں..... اللہ کی طرف سے ”منی یا حبیبی “ کی آواز آئی میں نے صدیق اکبر کی آواز سنی۔(۱)

میں نے عمر بن خطاب ؓ کا بنگلہ دیکھا..... میں نے بلال ؓ کے قدموں کی آہٹ سنی..... میں نے جنت کے مناظر دیکھے.....(۲) جو بتانے کی تھیں وہ ساری بتائیں اس کے علاوہ اور کیا تھا؟

سمجھیں.....اور کیا ہوتا ہے.....؟ قرآن نے اس پر کہا..... فَاَوْحیٰ اِلیٰ عَبْدِہٖ مَآ اَوْحیٰ

جو اس نے چاہا اپنے بندے کو دیا.....اور اس نے لیا..... دینے والے کو پتا یا لینے والے کو پتا..... قرآن خاموش ہے.....نہیں بتاتا..... رب نے کیا دیا.....؟ اور محبوب نے کیا لیا.....؟ میں کیسے بتاؤں میں کہتا ہوں..... کہ تمہیں بتانا ہوتا تو بلایا کیوں تھا؟

بھائی.....! وہاں کچھ خاص دینا تھا..... اس لیے تو وہاں بلایا..... اگر یہیں وہ سارا کچھ بتا دینا ہے..... تو وہاں کیوں بلایا تھا.....؟ تو وہاں بلایا اور بہت ساری پیار کی باتیں کیں اس میں سے ایک بات نقل کرتا ہوں۔

محبوب اور محب کی مثال:

جیسے محبوب اور محب اکٹھے بیٹھے ہوں..... تو محب کہتا ہے..... اپنے محبوب کو دنیا میں یار دیکھ آج تو اور میں اکٹھے بیٹھے ہیں..... تیرا کوئی نہیں..... بڑا پیارا لگتا ہے..... تو بہت اچھا آدمی ہے..... تیری بڑی وفائیں ہیں..... اب اسے محبت میں کہتا ہوں..... کہ میرا جی ایسے چاہتا ہے..... تجھے ساجن کہوں..... تجھے پیارا کہوں..... تجھے لاڈلا کہوں

---

(۱) سیرت حلبیہ ص ۵۷ ج۱

(۲) مشکوٰۃ شریف ص ۵۲۸، سیرت مصطفیٰ ص ۳۰۳ ج۱، الخصائص الکبریٰ ص ۱۶۹ ج۱

Scanned with CamScanner

تجھے محبوب کہوں...... تجھے جانی کہوں...... یہ کئی جملے ہوتے ہیں...... سب کچھ کہہ کر آخر میں کہتا ہے...... یار اچھا یہ تو میرا جی چاہتا ہے...... کہ میں یہ کہوں...... چل چھوڑ تو اور میں اکٹھے ہیں...... اور تو کوئی نہیں میں نہیں کہتا...... چل تو دس تینوں کی آکھاں...... تو بتا جو تو کہے میں وہ کہوں...... اب بات سمجھنا...... اگر استاد اپنے شاگرد کو...... بھائی تم تو بڑے اچھے قابل بچے ہو...... اچھا پڑھا ہے...... بڑی محنت کی ہے...... بڑے کامیاب ہو...... میرا دل کہتا ہے...... کہ تجھے قاری القراء کہوں یا حافظ کہوں...... اب شگرد حیاء والا ہے...... تو اپنی حقیقت بھی جانتا ہے...... اور استاد کی عظمت بھی جانتا ہے...... تو شاگرد کبھی بھی قاری صاحب سے یہ نہیں کہتا...... کہ مجھے آج کے بعد فخر القراء کہا کریں...... بلکہ شاگرد کہتا ہے...... استاد جی! آپ جو چاہے کہیں اور اگر مجھ سے پوچھنا ہے تو میرے لیے بڑا اعزاز ہے کہ مجھے آپ اپنا نوکر ہی بنالیں مجھے آپ اپنا غلام ہی کہیں۔

شب معراج کا تصوری نقشہ:

علماء نے لکھا ہے...... کہ معراج کی رات جب حضور ﷺ اللہ کی قربت میں پہنچے تو اللہ نے کہا...... محبوب آج تو اور میں دو ہیں...... تیسرا کوئی نہیں...... میں نے اب تک آپ کو اپنے انعامات سے نوازا...... میں نے تجھے مزمل کہا...... مدثر کہا...... طٰہٰ کہا...... یٰسین کہا...... حٰم کہا...... میں نے تجھے واللیل کہا...... والضحیٰ کہا...... تیری زلفوں کا تذکرہ کیا...... تیرے چہرے کا تذکرہ کیا...... تیرے لباس کا تذکرہ کیا...... اب تو اور میں دو ہی ہیں...... تیسرا کوئی نہیں...... آج تجھے اعزاز دینا چاہتا ہوں...... انعام عطاء کرنا چاہتا ہوں:...... یہ تو میری مرضی تھی میں کہتا رہا اب تو بتا......؟

اللہ کی شان کریمی:

علماء نے لکھا ہے...... کہ جو حضور ﷺ نے جواب دیا...... اللہ تیری شان کریمی جو

تو چاہے کہے..... تو مزمل کہے..... مدثر کہے..... طٰہٰ کہے..... یٰسین کہے..... حٰم کہے والیل کہے..... والضحیٰ کہے..... یہ تو تیری مرضی ہے..... پر اگر مجھ سے پوچھتا ہے..... اللہ! میں اپنی حقیقت کو نہیں بھولا..... آنے سے پہلے ابا نہیں تھا..... چھ سال کا تھا امی نہیں تھی..... آٹھ سال کا تھا دادا چھوڑ گیا تھا..... برادری اور قبیلے کے لوگوں نے رشتے منقطع کر دیے تھے..... عمر رسیدہ خدیجہ ؓ کے ساتھ نکاح کر کے میں نے زندگی بسر کی..... اللہ! میں ان حالات کو ابھی تک نہیں بھولا..... سگے چچا نے بیٹی کا رشتہ نہیں دیا تھا..... میرے خاندان کے لوگوں نے مجھے پتھر مارے..... ساحر کہا..... مجنون کہا..... دیوانہ کہا..... راستے میں کانٹے بچھائے..... اللہ یہ تو تیری شان کریمی ہے..... کہ مجھے مکے کی دھرتی سے اٹھایا ہے..... بیت المقدس میں پہنچایا..... امام الانبیاء کا تاج پہنایا..... عرشوں کی سیر کرائی ..... اس قربت میں لے آیا ہے..... تو جو چاہے کہے۔

محبوب کی پسند:

اگر مجھ سے پوچھتا ہے..... تو میرے مالک مجھے سب سے زیادہ پسند ہے..... کہ اس تنہائی میں جہاں اور کوئی نہیں..... ایک دفعہ تو کہہ دے کہ محمد ﷺ تو میرا عبد ہے..... تو میرا عبد ہے..... عبد (بمعنی غلام) عبد کہتے اس کو ہیں..... جو مالک کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کرتا..... یہ تو جاہل کہتا ہے..... کہ مختار کل ہیں کہ نہیں.....؟ تو مختار کل کی باتیں کرتا ہے..... نبی ﷺ فرماتے ہیں..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَنَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ

اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے عبد اللہ کا بیٹا ہوں، تیری بندی آمنہ کا لال ہوں، یہ مختار کل پہ جھگڑے کریں گے..... میں تو اپنے آپ کو با اختیار نہیں سمجھتا..... میری پیشانی تیرے قبضہ قدرت میں ہے..... جدھر چاہے اُدھر پھیر دے..... اللہ مجھے

Scanned with CamScanner

سب سے زیادہ پسند ہے

کہ تو معبود رہے...... میں عبد رہوں...... تو مسجود رہے...... میں ساجد رہوں

تو مطلوب رہے...... میں طالب رہوں...... تو داتا رہے...... میں منگتا رہوں

تو دیتا رہے...... میں لیتا رہوں...... تو با اختیار رہے...... میں تیرے دروازے پہ جھکتا رہوں

تو پوری کائنات کا خالق رہے...... میں تیری پاکیزہ مخلوق رہوں...... اے اللہ مجھے پسند ہے...... کہ تو مجھے عبد کہے...... کیا کہے...... ؟ (عبد) اس لیے جب قرآن نے معراج شروع کیا تو فرمایا...... سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ...... اور جب وہاں پہنچے (جہاں لوگوں کو گمان ہو سکتا تھا...... کہ ایک ہی ہیں صرف میم کی مروڑی کا فرق ہے)

"فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی"

حضور ﷺ نے اللہ کے حضور تین تحفے پیش کیے:

ایک بات اور سمجھیں...... محبّ اور محبوب جب ملتے ہیں...... تو دنیا میں بھی ہوتا ہے...... اور وہاں بھی ہوا ہے...... جب ملاقات ہوئی...... حدیث بڑی عجیب ہے...... حضور ﷺ نے فرمایا...... ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو...... اور لیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے...... اللہ نے فرمایا محبوب...... ! آئے ہو کیا لائے ہو...... ؟ تو حضور ﷺ نے اللہ کے حضور تین تحفے پیش کیے...... کہا

"اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ...... جو کچھ زبان سے تعریف ہو سکتی ہے...... وہ بھی تیرا حق ہے

"وَالصَّلَوٰاتُ...... سر سے پاؤں تک جسم جو عبادت کر سکتا ہے...... وہ بھی تیرا حق ہے

"وَالطَّیِّبَاتُ ...... جتنا مال تیرے راستے میں خرچ کیا جائے...... جو خرچ کرتا ہے وہ عبادت بھی تیرا حق ہے۔

زبانی عبادت بھی تیرے لیے...... مالی عبادت بھی تیرے لیے...... جانی عبادت بھی

Scanned with CamScanner

تیرے لیے...... اس کے جواب میں اللہ نے تین تحفے دیئے۔

اللہ نے بھی تین تحفے دیئے:

فرمایا...... اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ ...... پیارے سلام لے...... یہ سلام زبانی عبادت کے مقابلے میں ہے...... اس لئے تحیہ عربی میں سلام کو بھی کہتے ہیں...... اللہ نے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ" اس لئے فرمایا...... "وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" جسمانی عبادت کے مقابلے میں پھر رحمت کا لفظ ہے۔ "وَبَرَكَاتُهٗ" مالی عبادت کے مقابلے میں پھر برکات ہیں۔

مخیر حضرات کیلئے اللہ کا انعام:

یہ تمہارے لیے ایک نکتہ ہے...... جو مدرسے میں چندہ دیتے ہیں...... کہ وہاں مالی عبادت کرو گے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ" اَلسَّلَامُ مفرد ہے "وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" اور رحمت مفرد ہے "وَبَرَكَاتُهٗ" علماء سے پوچھو یہ جمع ہے...... اللہ فرماتے ہیں...... کہ جب تم مدرسوں میں دینا شروع کرتے ہو...... میں برکتیں اتارتا ہوں...... برکات جمع کر دیتا ہوں...... بہت دیتا ہوں...... بھائی! تین تحفے دیئے تین تحفے لیے۔

یہ مسئلہ سمجھو...... جو تحفہ دے محب کو تو محب کا مزاج یہ ہوتا ہے...... کہ میرے محبوب کی چیز ہے اسے چھپاتا ہے...... کسی کو دکھاتا بھی نہیں...... محبوب کا تحفہ ہے...... میں نہیں دکھاتا...... اور جو چیز محب دے محبوب کو اور محبوب کو یہ پتا ہو کہ دینے والا محب بڑا سخی ہے...... اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں...... تو وہ پھر بخل نہیں کرتا...... صرف میں ہی اپنا دامن بھروں...... بلکہ وہ کہتا ہے...... کہ دے تو ویسے ہی رہا ہے...... چلو یار میرا ہمسایہ ہے...... اس کے لیے بھی لے جاؤں...... ایک اور غریب ہے...... اس کا حصہ بھی لے لوں...... ایک فلاں بیٹھا ہے...... اس کے لیے بھی لے جاؤں...... پھر خود نہیں بلکہ ہزاروں کے لیے لے جاتا ہے۔

محبوب ﷺ کے پیش کردہ تحائف:

بات کو سمجھنا...... اب آقا تھے محبوب...... اللہ تھے محبّ...... جو تحفہ محبوب نے محبّ کو دیا...... محبوب کون ہے......؟ (رسول اللہ ﷺ) محبّ کون ہے؟ (اللہ جل جلالہٗ)، محبوب دے رہا ہے "عبدیت" کا تحفہ "اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ" اللہ نے کہا محبوب! یہ تیرا تحفہ ہے نا...... اب رب نے لے کرایسا چھپایا...... کہ کسی کو دیکھنے کے لیے بھی نہیں دیتا...... (جب ہوتے تھے سجدے اوروں کے نہیں سمجھے......؟) جب لوگ غیروں کو سجدے کیا کرتے تھے...... جب غیروں کی پوجا ہوتی تھی...... منتیں غیروں کی ہوتی تھیں...... سجدے اوروں کے ہوتے تھے...... اب تو محبوب ﷺ نے مجھے ہی دیا ہے نا...... اب نہیں دیتا کسی اور کو "مَنْ نَذَرَ لِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ"، "مَنْ حَلَفَ لِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ"، "مَنْ سَجَدَ لِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ"

شرک حرام ہونے کی وجہ:

"مـن نـذر" مالی عبادت غیر کے لیے کرو گے...... تب بھی مشرک ہو...... کہ رب کا تحفہ...... یہ محبوب نے رب کو دیا ہے...... وہ رب سے چھین کر کوئی علی کو دے...... کوئی ولی کو دے...... کوئی غوث کو دے...... کوئی نبی کو دے...... رب کی غیرت برداشت نہیں کرتی...... کہ محبوب کی دی ہوئی چیز ہے...... اس لیے نہ کوئی جانی عبادت میں شرکت برداشت ہے...... نہ مالی عبادت میں شرکت برداشت ہے...... نہ بدنی عبادت میں شرکت برداشت ہے...... اب جو شریک ٹھہرائے وہ رب کی بندگی سے نکلے...... محمد ﷺ کی امت سے نکلے...... شرک اس لیے حرام ہے...... کہ یہ تحفہ نبی ﷺ نے رب کو دیا ہے۔

اگلی بات سمجھے...... اور جب رب (تحفہ) دے رہے تھے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" اے اللہ تو دے تو رہا ہے میں اکیلا لے کر جاؤں......؟

جس بلال کے سینے پر پتھر...... گردن میں رسیاں...... مکے کے بازاروں میں گھسیٹا گیا
......اس کا حصہ نہیں دے گا...... جس ابو فکیہہ کی پسلیاں ٹوٹیں اس کا حصہ...... ساری دنیا
انکار کر رہی تھی...... جس نے پہلے تصدیق کی اس کا حصہ...... کعبے کی چوکھٹ کو پکڑ کر جس کو
میں نے مانگا اس نے کعبے کا دروازہ کھولا اس کا حصہ...... جو سارا مال میرے قدموں پہ رکھ کر
ذوالنورین بنا ہے اس کا حصہ...... چھ سال کا بچہ جو میرے قدموں میں آ کے کلمہ پڑھ کر حیدر
کرار بنا ہے اللہ اس کا حصہ بھی دے۔

علماء نے لکھا ہے "اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ" اے اللہ ہم
سب پر اپنی رحمت بھیج، بالخصوص "عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ" اپنے مقرب بندوں کو اس میں
شامل کر...... علماء نے لکھا ہے...... کہ قیامت تک کی امت اس میں شامل ہے...... پیغمبر
ﷺ نے صرف اپنے لیے نہیں لیا...... بلکہ پوری امت کو شامل کیا ہے۔

عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ پر روشنی:

اللہ صدیق کا حصہ بھی دے...... میرا وجدان یہ کہتا ہے...... کہ فاروق کا حصہ بھی
دے...... عثمان کا حصہ بھی دے...... علی کا حصہ بھی دے...... طلحہ و زبیر کا حصہ بھی دے......
سعد و سعید کا حصہ بھی دے...... اے اللہ ان کا حصہ بھی دے...... جو ابو حنیفہ پوری زندگی
فقاہت کے مسائل بتائے گا اس کا حصہ بھی دے...... امام شافعی و مالک کا حصہ بھی
دے...... احمد بن حنبل جو اپنی جان پہ کوڑے برداشت کرے گا اس کا حصہ بھی دے......
اے مالک جس بخاری کو وطن سے زمانہ بے وطن کر دے گا اس کا حصہ بھی دے...... مجھے
مجدد الف ثانی کا حصہ بھی دے...... جنید بغدادی کا حصہ بھی دے...... بایزید بسطامی کا
حصہ بھی دے...... عبدالقادر جیلانی کا حصہ بھی دے...... بلکہ مجھے کہنے دو...... اس نانوتوی
کا حصہ بھی دے...... جو کفرستان میں دارالعلوم دیوبند قائم کریگا...... اے اللہ اس کا حصہ بھی

دے...... جو شیخ الہند مالٹا کی جیل میں بیٹھ کر قرآن کی تفسیر لکھے گا...... اس حسین احمد مدنی کا حصہ بھی دے...... جو میرے روضے کے سائے میں بیٹھ کر دنیا کو حدیث پڑھائے گا......

اس عبید اللہ سندھی کا حصہ بھی دے...... جو جلاوطنی کی زندگی گزارے گا...... اے اللہ ان کا حصہ بھی دے...... جو قید و بند کی صعوبتیں جھیلیں گے...... میرے مالک اس کا حصہ بھی دے...... جو بخاری ختم نبوت کی حفاظت کے لیے رضا کاروں کی جانیں پیش کر کے قید و بند کی صعوبتیں جھیلے گا...... اے اللہ اس حق نواز شہید کا حصہ بھی دے...... جو عائشہ رضی اللہ عنہا کی عزت کے لیے اپنی جان پیش کرے گا...... ایثار القاسمی کا حصہ بھی دے...... فاروقی شہید کا حصہ بھی دے...... اظہار الحق کا بھی حصہ دے...... ملا عمر کا بھی حصہ دے...... اسامہ کا حصہ بھی دے...... اے اللہ مجھے اعظم طارق کا حصہ بھی دے...... قیامت تک کلمہ پڑھنے والے امتیوں کا حصہ بھی دے...... قیامت تک کی امت کا حصہ لیا...... عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

فرشتوں کی گواہی:

اب یہ باتیں فرشتے سن رہے تھے...... جو حاملین عرش تھے...... اللہ نے ان کو کہا...... کہ اب تم ہماری گواہی دو...... فرشتے کہتے ہیں ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' یہ فرشتوں کے جملے ہیں...... اب یہ توحید جب کہہ چکے...... تو آگے انہوں نے کہنی تھی رسالت...... تو فرشتے کہتے ہیں ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا'' کیا کہا......؟ ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا''، ''عَبْدُهٗ'' کی جگہ فرشتے سہم گئے...... کہ کیا کہیں......؟ ہم کیسے عبد کہیں......؟ ہم کیسے کہیں......؟ بھولے لوگو ہم کب کہہ رہے ہیں...... کہ ہمارا عبد ہے...... وہ کہتا ہے ''عَبْدُهٗ'' اس کی نسبت سے پڑھو...... اس کا تو ہے ہی وہی عبد، میں اور آپ کہاں ہیں......

اقبال اسی پہ تڑپا تھا۔

عبد چیزے عبدہٗ چیزے دگر ایں سراپا انتظار او منتظر

عبد اور چیز ہے اور عبدہٗ اور چیز ہے...... عبد وہ ہے جو احکام الٰہی کے انتظار میں ہو...... عبدہٗ اُسے کہتے ہیں...... کہ معراج کی رات عرش اُس کے انتظار میں ہو۔

عبد انتخاب مصطفیٰ ﷺ:

فرشتو! کہو "عَبْدُہٗ" پھر کہو "وَرَسُوْلُہٗ"۔ سمجھو عبد پہلے رسول بعد میں...... ایمان داری سے بتاؤ...... کہ اعزاز کا لفظ "عبد" ہے یا "رسول" ہے......؟ (یعنی عظمت والا لفظ) جس میں رعب، جلالت، کسی کی بزرگی ظاہر ہوتی ہے "عبد" میں "رسول" میں......؟ اب فرشتے حیران تھے...... کہ اے اللہ "عبد" پہلے "رسول" بعد میں......؟

اللہ نے فرمایا پہلے کہو "عَبْدُہٗ" پھر کہو "وَرَسُوْلُہٗ" اس لیے کہ "عبد" انتخاب ہے مصطفیٰ کا "رسول" انتخاب ہے خدا کا...... میں رب اس وقت تک راضی نہیں ہوتا...... جب تک محبوب راضی نہیں ہوتا...... "عَبْدُہٗ" کہو گے...... تو مصطفیٰ ﷺ راضی "وَرَسُوْلُہٗ" کہو گے...... تو خدا راضی...... یہ جو کچھ آپ نماز میں پڑھتے ہیں...... یہ معراج کا تحفہ ہے...... اس لیے تو یہ کہا جاتا ہے...... کہ نماز مؤمن کی معراج ہے۔

ایک مسئلہ سمجھانے کا انداز:

السلام علیکم، پریشان ہو گئے ہو...... یہ کیا ہو گیا ہے بھائی......! میں نے اچانک دوران تقریر سلام کیا یہ بات نہیں تھی...... کہ میں نے سلام کیسے کر دیا......؟ سلام ملاقات کے شروع میں ہوتا ہے یا آخر میں......؟ (شروع میں)

بھائی......! سلام آنے والے کا حق ہے...... جو آئے وہ کہے...... اس لیے روضے پر ہم جاتے ہیں...... تو ہم پڑھتے ہیں...... وہاں اور کوئی ایسے بھی ہیں...... جو کہتے ہیں پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں...... بھائی! جو آئے وہ سلام کہے...... اس لیے حضور ﷺ معراج کی رات جب جا رہے تھے...... تو جس نبی سے پہلے حضور ﷺ ملے...... وہ آدم

جس کے لیے جبرئیلؑ نے کہا "سَلِّمْ عَلَيْهِ اَبُوْكَ آدَمُ " ان کو سلام کیجئے...... آپ کے ابا آدم بیٹھے ہیں...... حالانکہ درجہ تو میرے نبی کا اونچا ہے...... سلام اس کو کرنا چاہیے تھا لیکن حضور ﷺ کیوں کرر ہے ہیں...... اس لیے کہ جو آئے سلام وہ کرتا ہے (بیشک) سارے بیٹھے ہیں بھائی......! بات بعد میں ہوتی ہے...... سلام پہلے ہوتا ہے...... لیکن عجیب بات ہے...... کہ جب نماز پڑھتے ہیں...... وہاں یہ سلام پہلے ہے یا بعد میں؟ (بعد میں) یہ کیا ہو گیا ہے......؟ الٹا سلام۔

ایک سوال:

میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں...... کہ بھائی! مولانا قاسمی صاحب نماز پڑھ رہے تھے...... کہ ایک آدمی نے کہا...... کہ قاسمی صاحب دودھ پیو گے......؟ یہ بولیں گے؟ (نہیں) کیوں......؟ اس لیے کہ نماز میں ہیں...... بھائی! جب تک آپ نماز میں ہیں...... کھانا، پینا، بولنا سب حرام ہے...... تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہنے سے حلال کام بھی حرام کھانا حلال...... پینا حلال...... بولنا بھی حلال...... ادھر اُدھر بھی دیکھنا باتیں کرنا حلال...... تکبیر تحریمہ کے بعد سارے حرام جب تک سلام نہ کرو...... اس وقت تک یہ سارے حرام سلام کرو گے...... تو حلال ہونگے...... بھائی! یہ حرام اس لیے ہیں...... کہ آپ نماز میں ہیں...... روزہ بھی نماز کی طرح ایک عبادت ہے...... اس میں یہ سلام، کلام جائز ہیں...... زکوٰۃ بھی تو ایک عبادت ہے...... اس میں تو سلام کلام وغیرہ کی اجازت ہے...... حج بھی عبادت ہے...... کعبے کا طواف بھی کر لیتے ہیں...... باتیں بھی کر لیتے ہیں...... وہاں جا کر احرام باندھ رہے ہو...... صفا مروہ میں چل پھر رہے ہو...... سلام کرتے ہو...... نماز میں کیوں اجازت نہیں......؟ سوال سمجھ میں آیا......؟

سوال کا جواب:

بھائی......! نماز میں اس لیے اجازت نہیں...... کہ آپ اللہ اکبر اب کہنے کے بعد آپ یہاں پر نہیں...... آپ معراج پر ہیں...... اب معراج ہے "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" اللہ تو پاک ہے "وَبِحَمْدِكَ" تعریف تیری ہے "وَتَبَارَكَ اسْمُكَ" برکت والی ذات تیری ہے "وَتَعَالٰى جَدُّكَ" بزرگی تجھ کو زیب دیتی ہے "وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ" تیرے سوا کوئی معبود نہیں...... اب رب سے باتیں ہیں...... بھائی! میں اس لیے نہیں بولتا...... میں یہاں ہوں تو بولوں...... میں تو معراج پہ ہوں...... میں ادھر ہوں تو کھانا کھاؤں...... میں تو معراج پہ ہوں...... میں ادھر ہوں...... تو گفتگو کروں...... میں تو معراج پر ہوں...... میں یہاں ہوں تو اِدھر اُدھر دیکھوں...... میں تو معراج پہ ہوں اور جب معراج پہ ہو...... اور جو باتیں معراج پہ ہوئیں...... وہی یہاں پہ ہوتی ہیں...... وہاں بھی آقا نے قیام کیا...... تو بھی قیام کرتا ہے...... پیغمبر ﷺ نے رب کے دربار میں رکوع اور سجدے کیے...... تو بھی رکوع اور سجدے میں ہے...... وہاں بھی "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ" تو بھی تشہد اور التحیات میں ہے...... جب فارغ ہوا نماز مکمل ہوئی...... اب تو کہتا ہے جب نماز سے فارغ ہوا...... تو نماز سے نہیں فارغ ہوا...... اب جبکہ تو معراج کر کے آیا...... اب جو آتا ہے آنے والا کہتا ہے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" اب سلام کر کے کہہ رہا ہے...... کہ میں پہلے تھا نہیں...... ابھی تو سلام کیا ہے میں نے...... اب بھائی کھانا بھی کھاؤں گا...... پانی بھی پیوں گا...... باتیں بھی کروں گا...... پہلے تو وہاں تھا...... بھائی آج وعدہ کرو...... کہ ہم نماز والے تحفے کی پوری پابندی کریں گے۔ (ان شاء اللہ)

شب معراج وسیدنا موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات:

یہ آپ کو پتہ ہے...... کہ کتنی نمازیں ملی تھیں...... ؟ پچاس ، اگر حضور ﷺ لے آتے...... بھائی! ایک سوال اور ہے...... حضور ﷺ جب جا رہے تھے...... تو ہر آسمان پر ایک ایک نبی سے ملاقات ہوئی ہے...... اور جب آ رہے تھے...... تو صرف ایک سے ہوئی...... ہر ایک سے نہیں ہوئی...... آتے ہوئے کن سے ملاقات ہوئی...... ؟ (حضرت موسیٰ علیہ السلام سے) اور موسیٰ علیہ السلام سے معراج کی رات تین ملاقاتیں ہوئیں پہلی ملاقات زمین پر اس وقت ہوئی جب حضور ﷺ بیت المقدس کی طرف جا رہے تھے...... تو فرمایا جب میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر سے گزرا...... رأیتہٗ یصلی فی قبرہ...... میں نے کلیم اللہ علیہ السلام کو دیکھا...... وہ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے...... ، کیا مردے پڑھتے ہیں...... ؟ (نہیں) روح پڑھتی ہے نماز...... ؟ (نہیں) بھائی! عبادت روح مع الجسد یعنی روح اور جسم اکٹھی کرتے ہیں...... اکیلا روح اور اکیلا جسم عبادت نہیں کر سکتا...... (بیشک) مولانا اوکاڑوی ؒ سے ایک ملاں کا اس موضوع پر مناظرہ ہوا، بتاہی دوں سعیدے بلوچ کا...... شکر ہے کچھ لوگوں کو تھوڑی سی ہدایت ملی۔

مماتیوں کو حضور ﷺ کی عزت کا خیال:

جب اپنی عزت کا مسئلہ آیا...... تو کہا یہ گستاخ رسول ہے...... جب ہم کہتے تھے...... یہ گستاخ رسول ہے...... تو کہتے تھے بڑا موحد ہے...... پھر بھی تو توحید بیان کرتا ہے...... ؟ جب اپنے آپ پر چوٹ پڑی...... تو کہا یہ (احمد سعید) گستاخ ہے...... ہمارے بزرگوں کو برا کہتا ہے...... افسوس ہے، تمہاری اس بزرگی پر تمہیں اپنی بزرگی کا لحاظ ہے...... رسول اللہ ﷺ کی عزت کا لحاظ نہیں آیا...... تو اس نے مولانا اوکاڑوی ؒ کو کہا...... یہ تو حضور ﷺ کا معجزہ تھا...... معراج حضور ﷺ کا معجزہ تھا...... تو معجزہ وقتی ہوتا ہے...... اس

Scanned with CamScanner

لیے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے......تو حضور ﷺ نے دیکھ لیا......مولانا محمد امین اوکاڑوی" بھی اپنے زمانے میں مولانا محمد قاسم نانوتوی" کے علم کا وارث تھا......حضرت کہنے لگے جناب......! یہ حضور ﷺ کا دیکھنا تو معجزہ ہے......لیکن موسیٰ علیہ السلام کی نماز تو اس کا اپنا عمل ہے...... نبی کا یہ دیکھنا معجزہ ہے...... کہ حضور ﷺ نے اس وقت یہ دیکھا......کلیم اللہ علیہ السلام تو ہمیشہ اپنی عبادت میں مصروف ہے......تم اس کے انکار کے لیے کوئی دلیل پیش کرو۔

اب مسئلہ یہ ہے...... کہ اگر کہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے تو سارے معراج کی چھٹی ہوتی ہے...... چونکہ مسلم شریف میں جہاں یہ ہے...... وہاں سارے معراج کا اکٹھا پورا واقعہ لکھا ہوا ہے......اور یہ بڑی عجیب بات ہے...... کہ ان کے لیے اب کوئی مسئلہ نہیں......اس کا بھی انکار کر دینگے...... مانتے ہی نہیں ہم ...... وہی ملحدوں والا عقیدہ کہ خواب میں دیکھا...... چتروڑگڑھی اب یہی کہتا ہے......کہ کوئی معراج نہیں......خواب تھا جو دیکھا......یہ بیان کر دیا......اب وہ اس عقیدے پر آ گیا ہے۔

دوسری ملاقات حضور ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام سے بیت المقدس میں کی...... جہاں سارے نبی علیہم السلام موجود تھے۔

نسبت کی مثال:

دیکھیں......! ہم قرآن کے ایک مدرسہ میں بیٹھے ہیں......اور قرآن کی نسبت اتنی عظمت والی ہے......کہ جس کو یہ مل جائے......وہ اونچا ہو جاتا ہے......(بیشک) کیونکہ یہ قرآن کی نسبت ہے......قرآن کے ساتھ کپڑا جڑے وہ اونچا ہو جاتا ہے......اس کو دنیا چومتی ہے......جس کاغذ پہ قرآن لکھا ہو......لوگ اس کو چومتے ہیں......جس رحل پر قرآن رکھا جائے......لوگ اس کو چومتے ہیں......(بیشک) اس کا احترام کرتے ہیں......اس

کے اوپر سے نہیں گزرتے...... یہ قرآن کی نسبت ہے...... جو اتنی عزت دے رہی ہے...... دیکھیں...... یہاں آپ کے ہاں پتا نہیں رواج ہے یا نہیں......؟ جب ہم چھوٹے ہوتے تھے...... پڑھتے تھے تو ہمارے ہاں رواج ہوتا تھا...... ہم لوگوں کے گھروں میں قرآن پڑھنے جاتے تھے...... دس پندرہ لڑکے ہوتے تھے...... تو سپارے سب سے چھوٹے لڑکے کو دیتے تھے...... مسئلہ سمجھو...... لیکن چھوٹا لڑکا جو قرآن لے کر چلتا تھا...... وہ سب سے آگے یا پیچھے......؟ (سب سے آگے) حالانکہ وہ حافظ بھی نہیں...... قاری بھی نہیں...... پیر بھی نہیں...... مولوی بھی نہیں...... لیکن اس کو صرف قرآن اٹھانے کی نسبت ملی...... تو آگے (بیشک) سارے اوپر دیکھو...... کیا نظر آرہا ہے......؟ (آسمان) بھائی......! یہ آسمان نہیں جس کو آپ دیکھ رہے ہیں...... آسمان تو پانچ سو سال کی مسافت پر ہے...... یہ ہماری نگاہ کی حد ہے...... ہماری نظر ٹھہرتی ہے...... ہمیں لگتا ہے...... کہ شاید یہ آسمان ہے...... یہ آسمان نہیں ہے۔

قرآن والا سب سے اونچا:

مگر ہم نے اس شب معراج میں یہ دیکھا...... اس شب معراج میں کہ آسمان نیچے...... جس کے پاس قرآن ہے...... وہ اس سے بھی اونچا...... دوسرا آسمان نیچے...... قرآن والا اونچا...... تیسرا آسمان نیچے...... قرآن والا اونچا...... چوتھا آسمان نیچے...... قرآن والا اونچا...... پانچواں، چھٹا، ساتواں آسمان نیچے...... قرآن والا اونچا...... میں یوں کہہ دوں آدم صفی اللہ نیچے قرآن والا اونچا...... عیسیٰ روح اللہ انجیل والا نیچے قرآن والا اونچا تورات والا کلیم اللہ نیچے قرآن والا اونچا...... زبور والے داؤد نیچے قرآن والا اونچا عرش نیچے ہے اور قرآن والا سب سے اونچا ہے...... جبرئیل نیچے قرآن والا اونچا عرش نیچے ہے اور قرآن والا...... سب سے اونچا ہے (سبحان اللہ)

جس کے حصے میں قرآن ہے...... وہ سب سے اونچا ہے...... صفیں بن گئی ہیں (عام مولوی اور پیروں کی نہیں) انبیاء کی صفیں سارے نبی صفوں میں کھڑے ہیں...... ہمارے بعض واعظ کہتے ہیں...... کہ حضرت آدم علیہ السلام سوچتے تھے...... کہ میں نماز پڑھاؤں گا...... اس اُلو سے کوئی پوچھے...... کہ وہ سوچتے تھے...... تجھے یہ کس نے بتایا......؟ (غلط بات ہے) اب جب امام کے مصلے پر آنے کا وقت آیا...... سارے صفوں میں تھے...... تورات والا صف میں...... انجیل والا صف میں...... زبور والا صف میں...... مصلے پر وہ آیا...... کہ جس کے پاس قرآن تھا...... کون آیا......؟ جس کے پاس قرآن تھا وہ آیا۔

ایک مسئلہ کی عجیب تحقیق:

قرآن میں ایک آیت ہے...... جس میں اللہ فرماتے ہیں...... وَلَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ...... اے محبوب! یہ سات آیتیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں...... بار بار پڑھی جاتی ہیں...... ہر نماز کی تمام رکعات میں پڑھی جاتی ہیں...... اٰتَیْنٰكَ ...... یہ لفظ "كَ" بتاتا ہے...... کہ حضرت آدمؑ سے عیسیٰؑ تک کسی کو نہیں دی...... محمد! صرف تیرا ہی حق ہے...... تو ہی پڑھ صرف تیرا ہی حق ہے...... اب اللہ نے مصلیٰ اس کو دیا...... جس کے پاس سورۃ فاتحہ تھی...... آقا ﷺ مصلے پہ آئے...... میرا عقیدہ ہے بخاری شریف کی روایت کے مطابق "لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" (۱)

---

(۱) صحیح البخاری ص ۱۰۴، صحیح المسلم ص ۱۶۹ ج ۱ اس روایت میں مقتدی اور امام کی کوئی قید نہیں اس لیے فریق ثانی کا اس سے استدلال درست نہیں، یہی روایت ابوداؤد میں فصاعداً کی زیادتی کے ساتھ موجود ہے سفیان اس کے راوی ہیں جو بالاجماع ثقہ ہیں وہ کہتے ہیں "لمن یصلی وحدہٗ" یہ حدیث اس شخص کے لیے ہے جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہو (ابوداؤد ص ۱۲۶ ج ۱ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)، یہی روایت ترمذی میں موجود ہے اس کے مرکزی راوی امام احمد بن حنبلؒ ہیں وہ فرماتے ہیں "معنی قول النبی ﷺ لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب اذا کان وحدہٗ" (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

Scanned with CamScanner

جس نے فاتحہ نہیں پڑھی......اس کی نماز نہیں ہوئی......قرآن میں فاتحہ اس وقت اتر چکی تھی......پانچویں نمبر پر......سب سے پہلے سورۃ العلق کی ابتدائی آیتیں......پھر سورۃ المزمل کی ابتدائی آیتیں......پھر سورۃ المدثر کی ابتدائی آیتیں......پھر سورۃ القلم کی ابتدائی آیتیں......پھر پانچویں نمبر پر سورۃ الفاتحہ مکمل اتر چکی تھی......امام کو یاد تھی......انہوں نے مصلے پر پڑھی......ایک لاکھ چوبیس ہزار (کم وبیش) انبیاء جو پیچھے کھڑے تھے ''اتینک'' کا جو لفظ ''ک'' ہے وہ بتاتا ہے......کہ ان میں سے کسی کو ملی بھی نہیں......کسی کو دی بھی نہیں......کسی کو یاد بھی نہیں کرائی یہ سب کے سب وہ ہیں جن کو فاتحہ نہیں آتی تھی......

تم بتاؤ ان کی نماز ہوئی یا نہیں......؟ (ہوئی ہے)

میں اس جاہل سے کہتا ہوں......(چاہے وہ جل کے جلن ہو جائے) میں کہتا ہوں......کہ مجھے کہہ اے مولوی تیری نماز نہیں ہوئی......لیکن جب تو یہ کہتا ہے......کہ جو فاتحہ نہیں پڑھتا......اس کی نماز نہیں ہوتی......یہ سوچ کر کہہ......کہ کہیں یہ تیرا فتویٰ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء پر نہ لگے۔

(سابقہ صفحہ کا بقیہ حاشیہ) نبی کریم ﷺ کے قول کا مطلب کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی اکیلے نماز پڑھنے والے کے لیے ہے، یہ بات انھوں نے اپنی طرف سے نہیں کہی آگے امام ترمذی فرماتے ہیں "واحتج بحدیث جابر بن عبداللہ حیث قال من صلی رکعۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام" امام احمد بن حنبلؒ نے حدیث جابر بن عبداللہؓ سے استدلال کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کسی رکعت میں سورت فاتحہ نہیں پڑھی گویا کہ اس نے نماز ہی نہیں پڑھی سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو (جامع ترمذی ص ۱۸۰ ج ۱ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)، اس مسئلہ کی مزید تحقیق کے لیے ملاحظہ فرمائیں احسن الکلام، مجموعہ مقالات، تجلیات صفدر، حدیث اہلحدیث، آثار التشریع، مجموعہ رسائل، اختلاف امت اور صراط مستقیم، بارہ مسائل، ارمغان حق، آثار السنن، حضرت شیخ الہند کے غیر مقلدین سے لا جواب سوالات

Scanned with CamScanner

خلافت صدیق اکبرؓ پر جھلک:

حضور ﷺ کو اپنی آخری نماز بھی جو مسجد نبوی کی ہے...... ابو بکرؓ پڑھا رہے تھے...... حضور ﷺ آئے تو ایک طرف علیؓ تھے...... ایک طرف چچا عباسؓ تھے...... (نام نہیں وگرنہ میرا دل کرتا ہے آج آپ کو علیؓ پر بھی باتیں سناتا) ایک طرف علیؓ تھے...... ایک طرف عباسؓ تھے...... حضور ﷺ حجرے سے سیدھے نکل آئے...... تو جب منبر کے قریب آئے...... یعنی مصلے کے تو ابو بکرؓ پیچھے ہونے لگے...... اندازہ ہو گیا...... کہ حضور ﷺ تشریف لے آئے ہیں...... میں پیچھے ہو جاؤں...... تو وہاں حضور ﷺ نے صدیقؓ کو ایک جملہ کہا ''عَلٰى مَكَانِكَ يَا اَبَابَكْرٍ'' صدیق اپنی جگہ پر ٹھہر۔

ایمان داری سے بتاؤ...... یہ جگہ کس کی تھی...... ؟ (نبی ﷺ کی) مصلیٰ نبی کا ہے...... کہنا تو عقل کی کسوٹی کے مطابق یہ چاہئے کہ یہ میری جگہ ہے تو ٹھہر یہاں سے تجھے کون پیچھے ہٹا رہا ہے...... ؟ حضور ﷺ نے یوں نہیں کہا...... کہ میری جگہ ہے فرمایا ''عَلٰى مَكَانِكَ'' تو اپنی جگہ پر ٹھہر...... ساتھ وہ آئے...... جو علیؓ ہے...... ساتھ آئے عباسؓ...... دو ہی یہ آدمی تھے...... جو پیغمبر کے منصب وراثت کے مالک بن سکتے تھے...... یا چچا زاد بھائی آسکتا تھا...... یا چچا آسکتا تھا...... نبی ﷺ دونوں کو ساتھ لے کر آئے...... باقی تو عبادت میں ہیں...... علی تو بھی گواہ ہو...... عباس تو بھی گواہ ہو...... جب دونوں کے سامنے کہتا ہوں...... اے صدیق جگہ تیری ہے تو ٹھہر ''عَلٰى مَكَانِكَ'' اپنی جگہ پر ٹھہر...... اسی کو علیؓ نے کہا تھا ''يَا اَبَابَكْرٍ اَنْتَ كُنْتَ مَقَامَ الْاَنْبِيَاءِ'' تو نبوت کی جگہ پر کھڑا ہے...... پہلے نبی استقامت کے ساتھ اس جگہ پر تھے...... آج صدیق ہے...... پیغمبر ﷺ نے علیؓ کو گواہ بنایا...... عباسؓ کو گواہ بنایا...... کہ اب تک جگہ میری تھی...... اب صدیق کی ہے...... اب تک مصلی میرا تھا...... اب صدیق کا ہے...... اب تک منصب میرا تھا...... اب

صدیق کا ہے...... اب قیامت تک خلافت میرے بعد صدیق کی ہوگی۔

توجہ طلب ایک نکتہ:

صاحب علم لوگ یہاں بیٹھے ہیں...... ایک روایت یہ ہے...... کہ حضرت ابوبکر صدیق سورۃ الفاتحہ ختم کر کے ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی'' پڑھ رہے تھے...... تو حضور ﷺ جب آئے...... تو ابوبکر پیچھے ہٹنے لگے...... تو حضور ﷺ نے فرمایا ٹھہر جا...... تو یہاں ایک نکتہ اور دے دوں...... جہاں جگہ بہت تھی وہاں تو پیغمبر ﷺ نے سب کو ساتھ رکھا...... بدر میں سارے ساتھ تھے...... احد میں سارے ساتھ تھے...... فتح مکہ میں سارے ساتھ تھے...... حنین میں سارے ساتھ تھے...... خندق میں سارے ساتھ تھے...... اور جگہ جہاں تھوڑی تھی...... وہاں صدیق ہی ساتھ رہا...... غار میں جگہ اتنی ہی تھی...... کہ ایک یار ہو...... ایک صدیق ہو...... اور کوئی نہ ہو...... مصلے پر جگہ تھوڑی تھی...... تو ساتھ صدیق ہی کو رکھا ہے...... حجرے میں جگہ ہی اتنی ہے...... اس لیے ساتھ صدیق ہی کو رکھا ہے۔

بھائی......! جہاں صدیق نے چھوڑا...... حضور ﷺ نے نماز میں اس سے آگے پڑھا...... حضور ﷺ نے ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی'' آگے پڑھی...... حضور ﷺ نے فاتحہ پڑھی یا نہیں......؟ (نہیں پڑھی) تو اس ملاں سے کوئی پوچھے...... کہ میرے نبی ﷺ کی نماز ہوئی یا نہیں......؟ فتویٰ سوچ کر لگاؤ...... امام ابوحنیفہ '' کے مقلد پر نہیں لگا رہا...... بلکہ حضور ﷺ کی امامت پر لگا رہا ہے۔

شب معراج میں سفارش موسیٰ علیہ السلام کی حکمت:

بھائی......! آتے ہوئے حضور ﷺ کو ایک نبی ملے...... بات یاد ہے کون؟ (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کیا ہماری رشتہ داری حضرت ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ

ہے...... یا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ ہے؟ (حضرت ابراہیم علیہ السلام سے) ملت ابراہیمی کہلاتے ہم ہیں...... ادائیں اور سنتیں ابراہیم علیہ السلام کی اپناتے ہم ہیں...... سفارش موسیٰ علیہ السلام کرتے ہیں...... ابراہیم علیہ السلام نہیں کرتے...... جس دادا کا حق بنتا تھا...... وہ بولا نہیں...... اور جس سے ہماری رشتہ داری نہیں...... نبوت کا احترام ہے...... وہ ہماری سفارش کر رہا ہے...... کہ نمازیں تھوڑی کراؤ...... بھائی! حضرت کلیم علیہ السلام سے ہماری ایک دلچسپی ہے......؟ (یہ بات علیحدہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کیوں نہیں بولے......؟ پھر کبھی بتاؤں گا عوام نے اصرار کیا ہے کہ ابھی بتائیں)۔

ایک نکتہ:

ابھی صرف ایک نکتہ بتاتا ہوں...... خلیل کہتے اس کو ہیں...... جو یار کی اداؤں پر قربان ہو...... اپنی نہ منوائے اس کی مانے...... اس لیے حضرت خلیل علیہ السلام سے پوچھا گیا...... کہ آپ خلیل علیہ السلام کیسے بنے......؟ فرمایا ''بَذَلْتُ نَفْسِیْ لِلنِّیْرَانِ وَوَلَدِیْ لِلْقُرْبَانِ وَمَالِیْ لِلضِّیْفَانِ قَلْبِیْ لِلرَّحْمٰنِ ''خلیل کا مزاج ہے...... جان بھی دی مال بھی دیا...... وطن بھی دیا...... اولاد بھی دی...... بچے بھی دیئے...... سب کچھ جو دے رہا ہے...... وہ نمازوں میں تخفیف کے لیے کیوں کہے......؟ اس کا اپنا مزاج ہے وہ چاہتا ہے ...... کہ میری ساری قوم اس مزاج میں ڈھلے...... جیسے میں سب کچھ دے رہا ہوں...... ایسے ہی سب کچھ دے دے...... اس لیے وہ نہیں بولے۔

یار دو قسم کے ہوتے ہیں:

کلیم اللہ کیوں بولے......؟ یار دو قسم کے ہوتے ہیں...... کچھ ایسے یار ہوتے ہیں ...... کہ یار کی اداؤں پر چپ رہ کر مر مٹنے والے ہوتے ہیں...... جیسے کہو سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے...... اور کچھ ایسے ہوتے ہیں...... جو تھوڑا سا بے تکلف بن کے بولتے

ہیں......تو کلیم تھے حجت والے نبی......باتیں اللہ تعالیٰ سے کیا کرتے تھے......ان باتوں میں حجت کا کمال ہوتا ہے......کبھی یوں کہتے تھے......کہ اپنا دیدار کرائیں......اب کہا اللہ دیدار کرا اللہ نے کہا ''لَنْ تَرَانِیْ'' ''اب ''تَرَانِیْ'' کے شروع میں لفظ میں کتنی طاقت ہے ......عربی گرائمر کو سمجھنے والے لوگ اس کو سمجھتے ہیں......کہ تیرے بس میں ہی نہیں......کہ تو دیکھ ہی نہیں سکتا......کہا اللہ دل جو چاہتا ہے......آخر اتنی باتیں......! آج لوگ کہتے ہیں......کہ کون کہتا ہے......کہ ملاقات نہیں ہوتی......ملاقات تو ہوتی ہے مگر بات نہیں ہوتی......وہاں نظام اور تھا......وہاں قانون اور تھا......وہاں بات تو ہوتی ہے......لیکن ملاقات نہیں ہوتی تھی......اس لیے کہا اللہ دیدار کرا......ملاقات کرنی ہے......؟ اللہ نے کہا ''لن ترانی'' کہا اللہ جی چاہتا ہے......اللہ نے فرمایا اچھا پہاڑ کو دیکھ اگر پہاڑ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا......تو تم بھی دیکھ سکو گے......ورنہ نہیں دیکھ سکو گے۔

علماء نے لکھا ہے......کہ اللہ نے پہاڑ پر تجلی ڈالی......مدارج النبوۃ میں میں نے ایک روایت پڑھی ہے جس سے میں تڑپ گیا......کہ جب پہاڑ پر تجلی ڈالی......تو پہاڑ ٹکڑے ہوا......اور موسیٰ علیہ السلام گرے......لیکن پہاڑ پر ایک جملہ لکھا ہوا دیکھا...... کہ ''یا کلیم لا تقرب مال الیتیم'' کلیم یتیم کے مال کے قریب نہ جا......یہ دیدار تجھ کلیم کا حق نہیں......یہ دیدار محمد یتیم کا حق ہے......کون بول سکتا تھا......چپ رہے......اب جب آقا ﷺ واپس آرہے تھے......کلیم راستے میں رک گئے......کیوں کھڑے ہو......؟ کہا اس لیے کہ میں نے کہا اللہ دیدار کرا اللہ نے کہا تجھ میں طاقت نہیں......میں تو نہ دیکھ سکا...... اس کو تو دیکھوں......جو دیکھ کے آرہا ہے......کلیم نے انوارات جب دیکھے......اثرات دیکھے......تجلیات و برکات و فیوضات جب دیکھے......(آپ اس کے اثر کو محسوس نہیں کر سکتے کسی صاحب روحانیت سے پوچھیں جب کسی اللہ والے کی ملاقات کے بعد جب آدمی آتا ہے تو اس پر کیا کیفیت ہوتی ہے) بھائی......! جب یہ کیفیت کلیم اللہ علیہ السلام

نے دیکھی......تو کلیم اللہ نے سوچا

کہ تدبیر بناؤں......کام اپنا تھا......نام ہمارا تھا......کہا حضرت پچاس نمازیں! اب کلیم یہ بھی چاہتے تھے......کہ ان سے کچھ بات بھی ہو جائے......تو تدبیر کر کے کہا......کہ کیا لے کر آئے ہو......؟ کہا پچاس نمازیں......آپ کی امت کہاں پڑھ سکے گی......وہ تو دو نمازیں نہیں پڑھ سکے گی......میری امت نہیں پڑھتی تھی......آپ کی امت اور زیادہ دور چلی جائے گی......آپ اس میں تخفیف کرائیں۔

دونوں منظر سامنے رکھو......کہ امت کی فکر میں چھٹے آسمان سے پھر عرش پر حضور ﷺ گئے......روایات کا اختلاف ہے دس یا پانچ معاف ہوئیں......پھر آئے......پھر گئے......پھر آئے......پھر گئے......پھر آئے......پھر گئے......تو چکر لگے......(۴۵) نمازیں معاف ہوئیں......ہر چکر پر کلیم دیکھتا تھا......انورات وتجلیات کا اضافہ ہوتا تھا......اب بھی کلیم کا جی چاہتا تھا......کہ ایک چکر اور لگے......وہ چاہتے تھے......کہ دو ہوں......لیکن حضور ﷺ نے فرمایا......اب جاتے ہوئے......مجھے بھی حیاء آتی ہے......(۱) اس پانچ کے حلقے میں کہیں ایسا نہ ہو......کہ پانچ بھی خدا لے لے......اب یہ کلیم بار بار دیکھتے تھے......وہ آقا ﷺ کو دیکھتے تھے......اور آقا ﷺ ان کو دیکھتے تھے......توجہ کرنا بات ختم کرتا ہوں۔

آقا تیری معراج کہ تو لوح وقلم تک پہنچا میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا
یہ یہاں دیکھے کلیم کا معراج وہ وہاں دیکھے یہ ان کا معراج!
سبق ملا ہے یہ معراج مصطفیٰ ﷺ سے مجھے کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

---

(۱) حتی استحییت مشکوٰۃ شریف ص ۵۲۸ ج ۲

فضائل ومناقب اہل بیت

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا عَلٰی سَآئِرِ الْاُمَمِ...... ٥ بِرِسَالَةِ مَنِ اخْتَصَّهٗ مِنْ بَیْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَجَوَاهِرِ الْحِكَمِ ...... وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ...... مَا نَطَقَ الِلّسَانُ بِمَدْحِهٖ وَنَسَخَ الْقَلَمُ ...... اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ...... ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ...... ٥ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْراً...... قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:...... اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ...... وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ...... اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ (۱) صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ٥ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ ٥ وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاكِرِیْنَ ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

تمہید:

......انتہائی لائق صد تعظیم وتکریم......

......اکابر علمائے کرام......

......واجب الاحترام برادران اسلام......

......قابل قدر دوستو...... بزرگو اور بھائیو......!

آج کا یہ حسین دلنشین پروگرام جو آپ کے اس علاقہ کی معروف دینی درسگاہ مدرسہ انوار

Scanned with CamScanner

القرآن کے زیر اہتمام ادارے کا سالانہ اصلاحی تبلیغی اجتماع ہے۔

جذباتی تقریر:

عجیب اتفاق یہ ہے...... کہ گذشتہ مکمل ہفتہ مجھے بخار رہا ہے...... رات میں نے پہلی تقریر کی ہے...... اور ابھی یہ دوسری تقریر کے موقع پر آپ حضرات کے سامنے حاضر ہوں...... اس لیے آپ میری کسی قسم کی جذباتی تقریر سننے کے بجائے نہایت ہی اطمینان اور حوصلے سے چند ایک اہم اور نصیحت آموز ضروری باتیں سماعت فرمالیں...... اور اسی پر میں اکتفیٰ کرنا چاہوں گا۔

اہل بیتؓ کے حق میں اہل سنت کا عقیدہ:

میرے بھائیو......! قرآن مجید کی جو آیت کریمہ میں نے آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی ہے...... یہ آیت مبارکہ اہل بیت عظام کی فضیلت کے حق میں اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے...... اہل سنت والجماعت صحابہؓ اور اہل بیت دونوں کو حق اور معیار ایمان سمجھتے ہیں...... اور دونوں کا احترام کرتے ہیں...... اور دونوں سے محبت رکھتے ہیں...... اور ان دونوں کے منکر کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں...... اس لیے اب تک آپ حضرات نے یقیناً مناقب صحابہ مجھ سے قبل مختلف حضرات سے سنتے رہے ہیں۔

اہل بیت کا تعارف:

میں آج کی گفتگو میں تعارف اہل بیت رسول...... کہ پیغمبر کے اہل بیت کون ہیں......؟ ان کا مقام و مرتبہ اور شان کیا ہے......؟ اور ان کی فضیلت کیا ہے......؟ اس حوالے سے میں چند ایک باتیں آپ حضرات کے سامنے عرض کرنا چاہتا ہوں...... اس میں یہ بات بھی ضرور ہوگی...... کہ بعض لوگوں کے لیے یہ باتیں نئی ہونگی...... اور بعض حضرات کے لیے یقیناً دلچسپی کا باعث ہوں گی...... کہ جب عظمت صحابہؓ پر اتنی اچھی باتیں سنتے ہیں...... تو ہمیں مناقب اہل بیتؓ بھی ضرور سننے چاہئیں...... آپ سب حضرات کی توجہ

میری طرف رہے گی...... انشاء اللہ تعالیٰ اللہ مجھے شرح صدر کے ساتھ حق و سچ کہنے کی توفیق عطا فرمائیں گے۔ (انشاء اللہ)۔

فضیلت اصحاب رسول ﷺ:

قابل قدر دوستو...... دو حدیثیں میں نے خطبہ میں پڑھی ہیں...... ایک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی فضیلت اور دوسری میں آقاء لجپال نے اہل بیت کی فضیلت بیان کی ہے...... صحابہ کی فضیلت میں فرمایا کہ لوگو...... میرے صحابہ ایسے ہیں جیسے آسمان ہدایت کے ستارے ہوں...... جس ستارے کی اقتداء کرو گے...... جس ستارے کی اتباع کرو گے تم کامیاب وکامران ہو جاؤ گے...... (۱)

فضیلت اہل بیت ؓ:

اہل بیت کی فضیلت میں حضور ﷺ نے فرمایا...... کہ لوگو میرے اہل بیت ایسے ہیں...... جیسے نوح کی کشتی تھی...... جو شخص نوح کی کشتی میں سوار ہوا...... اس کو نجات ملی...... جو نوح کی کشتی میں سوار نہیں ہوا تھا خواہ وہ نوح کا بیٹا ہی کیوں نہیں تھا...... اللہ نے اسے تباہ و برباد کر دیا...... اور وہ غرق ہو گیا...... (۲) تو میرے دوستو! صحابہ ستاروں کی طرح ہیں...... اور اہل بیت کشتی نوح کی طرح ہیں...... جو ستاروں سے روشنی حاصل کرے وہ بھی کامیاب...... اور جو اہل بیت والی اس کشتی میں سوار ہو جائے وہ بھی کامیاب......!

میرے دوستو......! ستاروں کا تعلق آسمان کے ساتھ ہے...... ستارے کہاں کی چیز ہیں......؟ (آسمان کی) اور کشتی کہاں کی چیز ہے......؟ (پانی کی)۔

---

(۱) اصحابی کالنجوم بأیہم اقتدیتم اہتدیتم (مشکوٰۃ ص ۵۵۴ ج ۲)

(۲) الا ان مثل اہل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجا ومن تخلف عنہا ہلک (مسند احمد ج ۱، مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۳ ج ۲

Scanned with CamScanner

کشتی پانی کی چیز ہے...... ستارے آسماں کی چیز ہیں...... اور ہم خشکی پر بیٹھے ہوئے ہیں......
اللہ کے نبی نے صحابہ کو آسمان کے ستارے بنایا...... اور اہل بیت کو کشتی بنایا...... اور بتایا ان کو
جارہا ہے...... کہ جو خشکی پر بیٹھے ہوئے ہیں...... خشکی والوں کو تو کشتی کی بھی ضرورت نہیں
ہے...... اور پھر زمین پر بیٹھنے والوں کو ستاروں کی کیا ضرورت ہے......؟

اہل بیتؓ اور صحابہ کرام ﷺ کا آپس میں تعلق:

سوال یہ ہے...... کہ اہل بیت رسول کشتی اور صحابہ ستارے...... اور ہم خشکی کی مخلوق وہ
آسماں کے ستارے...... یہ سمندر میں رہنے اور چلنے والی کشتی...... اس کشتی اور ستاروں کا
آپس میں کیا جوڑ ہے...... اور ہمارا ان دونوں کے ساتھ کیا جوڑ ہے......؟ میرے
دوستو......! ایک نقطہ آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں...... کہ ستاروں سے کیا ہماری نسبت ہے......؟
ہمیں ان سے کیا تعلق ہے......؟ یہ ایک بات اور دوسری بات یہ ہے...... کہ ہمیں سمندر سے
کیا تعلق ہے......؟ ہم تو یہاں خشکی میں بیٹھے ہیں...... خشکی میں آدمی کشتی پر سوار نہیں ہوا
کرتا...... ہم خشکی پر رہنے والے اہل بیت کو سمندر کی کشتی بنایا گیا صحابہ کرامؓ کو آسمان ہدایت
کے ستارے بنایا گیا ہمارا ان دونوں کے ساتھ کیا تعلق ہے......؟ اور ان کا آپس میں کیا تعلق
ہے؟ اس بات کو سمجھنے کے لیے ایک اور بات سمجھانا چاہتا ہوں...... اس کی طرف توجہ کریں۔

رحمت کائنات کے وصال کے بعد فتنوں کی بارش:

امام الانبیاء والمرسلین رحمت کائنات نے ارشاد فرمایا...... کہ لوگو مجھ محمد کے چلے
جانے کے بعد میری امت میں مختلف قسم کے فتنے ابھریں گے مختلف قسم کے مصائب اور
مشکلات امت پر آئیں گی عجیب وغریب قسم کے حالات تمہارے سامنے آئیں گے۔ (۱)

---

(۱) انها ستكون فتن الاثم تكون فتن الاثم تكون فتنة (مشكوة شريف ص ٤٦٢ ج ٢)

Scanned with CamScanner

تسبیح ٹوٹنے سے دانہ پہ دانہ:

اور ایک حدیث میں آتا ہے...... کہ اتنے فتنے آئیں گے کہ جیسے تسبیح ٹوٹے اور دانے پہ دانہ گرتا ہے...... ایسے ہی ایک فتنہ ابھی ختم نہیں ہوگا...... تو دوسرا فتنہ آ جائے گا...... ابھی اس سے امت کی جان نہیں چھوٹے گی...... تو تیسرا فتنہ ظاہر ہوجائے گا...... اس سے ابھی جان نہیں چھوڑائیں گے...... تو چوتھا فتنہ ظاہر ہوجائے گا...... چنانچہ بالکل ایسے ہی ہوا...... کہ رحمت کائنات کے وصال انتقال پر ملال کے بعد زکوۃ کے منکرین کا فتنہ اٹھا...... ختم نبوت کے دشمنوں کا فتنہ اٹھا...... کچھ دن گزرے تھے تو روافض کا فتنہ اٹھا...... کچھ مدت گزری تو خوارج کا فتنہ اٹھا...... کچھ مدت گزری تو معتزلہ کا فتنہ اٹھا...... پھر وہ فتنے اتنے بڑھتے چلے گئے۔

- قرآن کے انکار کا فتنہ...... حدیث کی حجیت کے انکار کا فتنہ
- فقہ کے منکرین کا فتنہ...... فقہا مجتہدین کے انکار کا فتنہ
- قرآن کے ساتھ اصحاب رسول کی عظمت کے انکار کا فتنہ...... اہل بیت کے تقدس کے انکار کا فتنہ...... جیسے میرے نبی نے فرمایا تھا...... کہ میرے بعد فتنوں کی لائن لگے گی...... اس طریقے سے فتنے آئے...... محبوب جب تک تھے تو دنیا میں کوئی فتنہ نہیں ابھرا...... پیغمبر کے جانے کے بعد فتنے ابھرے نہیں...... بلکہ فتنوں کا ایک سمندر آ گیا...... فتنوں کا ایک اتنا بڑا سیلاب آیا...... کہ جس سے آدمی کو بچ نکلنا انتہائی مشکل تھا۔

سورج اور ستارے:

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا...... کہ میں تو نبوت کا سورج ہوں...... اور جب سورج ہو ستاروں کی ضرورت نہیں ہوتی ...... ستاروں کی قدر و منزلت کا پتہ ہی اس وقت لگتا ہے ...... کہ جب سورج نہ ہو محبوب دو عالم نے ستاروں کی عظمت تو بیان کی اور اس وجہ سے کی

Scanned with CamScanner

کہ اب تو میں محمد نبوت کا سورج بیٹھا ہوں۔

- میرے ہوتے ہوئے تمہیں پتہ نہیں چل رہا...... کہ صدیق کیا ہے؟
- میرے ہوتے ہوئے تمہیں معلوم نہیں ہو رہا...... کہ عمر کی عظمت کیا ہے؟
- میری موجودگی میں تم شاید نہ سمجھ سکو...... کہ عثمان کا مقام کیا ہے؟
- میرے ہوتے ہوئے تم نہ سمجھ سکو...... کہ حیدر کرار کا تقدس کیا ہے؟
- میرے ہوتے ہوئے تم نہ سمجھ سکو...... کہ بلال کی عظمت کیا ہے؟
- میرے ہوتے ہوئے تم نہ سمجھ سکو...... کہ سلمان ابو ہریرہ ابو ذر ابو ایوب ا

کے مقامات کیا ہیں؟

- میرے ہوتے ہوئے تم نہ سمجھ سکو...... کہ طلحہؓ زبیر سعد سعید کس درجہ کے ہیں
- میں جب آسمان ہدایت کا آفتاب نبوت غروب ہو جاؤنگا...... تو میرے جا

کے بعد پھر یہ ستارے چمکیں گے۔

- صداقت کا ستارہ چمکے گا
- عدالت کی روشنی آئے گی
- حیاء کے ستارے ہونگے
- قضاء کے ستارے ہونگے
- وفا کے ستارے ہونگے
- زہد کے ستارے ہونگے
- تقویٰ کے ستارے ہونگے
- قرآن وسنت کے ستارے ہونگے
- حدیث کے عامل کا ستارہ ہوگا
- قرآن کی تفسیر کا ابن مسعود ابن عباس رضی اللہ عنہ ستارہ ہوگا

Scanned with CamScanner

- ابوبکر رضی اللہ عنہ صداقت کا ستارہ ہوگا
- عمر رضی اللہ عنہ عدالت کا ستارہ ہوگا
- عثمان رضی اللہ عنہ حیاء کا ستارہ ہوگا
- حیدر کرار رضی اللہ عنہ قضاء کا ستارہ ہوگا
- معاویہ رضی اللہ عنہ فراست کا ستارہ ہوگا
- حسن وحسین رضی اللہ عنہما محبت کے ستارے ہونگے۔

آج یہ سارے ستارے آسمان پر چمکیں گے..... جب سورج نہ ہوتو پھر ستاروں کی روشنی کی عظمت کا پتہ چلتا ہے.....اس لیے پیغمبر نے اپنی موجودگی میں کہا..... کہ اب تو میں موجود ہوں میرے چلے جانے کے بعد تمہیں پھر پتہ چلے گا..... کہ میرے صحابہ کتنی عظمت والے ہیں..... ستاروں کی عظمت کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب سورج غروب ہوجائے۔

حضور ﷺ نبوت کے کیا ہیں..... (سورج) میں آپ سے پوچھتا ہوں...... جب دن کو سورج ہوتا ہے.....تو آسمان پر ستارے ہوتے ہیں کہ نہیں..... (ہوتے ہیں) لیکن نظر نہیں آتے۔

محبوب کے ہوتے ہوئے ستارے سارے تھے..... لیکن اس وقت ان کی عظمت کا پتہ نہ چلا..... پتہ اس وقت چلتا ہے..... جب سورج غروب ہوجائے..... پھر ایک بات اور غور سے سمجھیں..... کہ ستاروں سے تشبیہ میں بھی کمال ہے..... جیسے زمین سے آسمان کے ستارے بلند! زمین والو ایسے ہی تم سے محمد کے صحابہ بلند ہیں..... جیسے زمین کے کسی فرد کو حق نہیں..... کہ کسی ستارے پر وہ تنقید کرے..... زمین والو تمہیں کوئی حق نہیں ہے..... کہ تم محمد کے یاروں پہ تنقید کرو..... جتنے ستارے آسمان پر چمکتے ہیں..... وہ سارے ستارے بیک وقت نہیں چمکتے..... سورج جونہی غروب ہوا ایک پہلا ستارہ چمکا۔

پھر دو پھر تین پھر چار پھر دس پھر سو پھر ہزاروں پھر جیسے رات بڑھ جاتی ہے..... تو پورا آسمان ستاروں سے مزین ہو جاتا ہے..... پھر جب صبح ہونے کا وقت قریب ہوتا ہے..... آہستہ آہستہ ایک ایک ہو کر چلا جاتا ہے..... پھر جب رات کا آخری حصہ ہوتا ہے..... تو آخری ستارہ بھی چلا جاتا ہے..... جیسے ستارے بیک وقت نہیں چمکتے آہستہ آہستہ سارے آسمان پر روشن ہوتے ہیں..... ایسے ہی سارے صحابہ ﷺ بیک وقت حضور ﷺ کے پاس نہیں آئے..... آہستہ آہستہ آئے..... پہلے ابوبکر ﷺ آیا..... عمر ﷺ آیا..... عثمان ﷺ آیا..... علی ﷺ آیا..... طلحہ ﷺ آیا..... زبیر ﷺ آیا..... ابوعبیدہ ﷺ آیا..... عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ آیا..... مکہ والے آئے..... پھر مدینہ والے آئے..... مہاجر آئے..... انصار آئے..... اب یہ آسمان نبوت پورا آسمان ہدایت ستاروں سے بھر گیا تھا..... ہر ستارہ پرنور ہے..... کوئی ستارہ بےنور نہیں..... یہ علیحدہ بات ہے..... کہ چمکتے سب ہیں ہماری نظر کی کوتاہی ہے..... کوئی زیادہ چمکتا نظر آتا ہے..... کوئی تھوڑا چمکتا نظر آتا ہے..... لیکن چمکتے سب ہیں..... کوئی صدیقؓ بن کر چمکا..... کوئی بلال بن کر چمکا..... چمکے سارے ہیں..... جیسے کوئی ستارہ بےنور نہیں..... ایسے ہی محمد ﷺ کا کوئی یار ایمان کے نور سے خالی نہیں ہے۔

کسی آدمی کا دماغ خراب ہو جائے..... اور رات کو اس کو ستارے اچھے نہ لگیں..... اور وہ اوپر ستاروں کی طرف منہ کر کے تھوکے کہ ستارے مجھے اچھے نہیں لگتے..... ایمان داری سے بتاؤ..... کہ وہ تھوک کہاں پہ جائیگی.....؟ (اپنے منہ پر)

وہ تھوک اس کے منہ پر آئے گی میرے نبی نے نبوت کے ہدایت یافتہ ستارے صحابہ کو سمجھا کر بتایا کہ ان پر تنقید نہ کرنا (۱) اس لیے کہ جو ان کی طرف اشارہ کرے گا وہ اس کی طرف آئے گا۔

---

(۱) الله في اصحابي لاتتخذوهم غرضا بعدي فمن احبهم فبحبي احبهم ومن ابغضهم فببغضي ابغضهم ومن اذاهم فقد اذاني ومن اذاني الله يوشك ان ياخذه (ترمذی ص٧٠٦ ج٢، مشكوة شريف ص٥٥٤ ج٢)

اوئے گنبد کی صدا ہے...... جیسا کہو گے ویسا سنو گے...... بند کمرہ میں آدمی بیٹھا ہو اور گنبد نما محل ہو...... اور اس میں کہو اللہ وہ آواز بیس دفعہ آپ کے کان میں ٹکرائے گی...... اللہ...... اللہ...... اللہ کی آواز کان میں آئے گی...... اوئے صحابہ ؓ گنبد کی صدا ہیں...... جو عقیدہ ان کے متعلق رکھو گے...... وہی عقیدہ تمہارے متعلق قرآن کے فیصلہ سے ہوگا۔

تم کہو گے وہ مومن...... تو قرآن کہتا ہے کہنے والا مومن

تم کہو کہ صحابہ ؓ متقی...... قرآن کہتا ہے کہنے والے متقی

تم کہو کہ صحابہ ؓ ولی...... قرآن کہتا ہے کہنے والے ولی

تم کہو کہ صحابہ ؓ رشد و ہدایت والے...... قرآن کہتا ہے کہنے والے رشد و ہدایت والے

تم کہو کہ صحابہ ؓ پرہیزگار...... قرآن کہتا ہے کہنے والے پرہیزگار۔

کفار کا طعنہ:

اب جن لوگوں نے صحابہ پر تنقید کرنا شروع کی...... مکہ اور مدینہ کے منافقوں نے کہا...... اَنُؤْمِنُ کَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ...... کیا ہم ایسے ایمان لائیں جیسے یہ پاگل اور بیوقوف لوگ محمد ﷺ کا کلمہ پڑھتے ہیں...... جن کو خود اپنی بھی پرواہ نہیں ہے...... جان قربان...... مال قربان...... وطن قربان...... گھر بار قربان...... ہم ایسے پاگل تو نہیں ہیں...... کہ گھر میں جھاڑو پھیر کر سارا سامان اٹھا کر نبی کے قدموں میں رکھ دیں۔

❀ ہم اتنے بے وقوف تو نہیں ہیں...... کہ ہاتھوں اور پاؤں میں میخیں برداشت کریں۔

❀ ہم ایسے پاگل تو نہیں ہیں...... کہ ہم اپنی جان کے چمڑے ادھڑوا دیں۔

❀ ہم ایسے بیوقوف تو نہیں ہیں...... کہ ہم اپنی آنکھیں نکلوا دیں۔

انہوں نے صحابہ ؓ کو پاگل کہا...... اللہ نے یہ نہیں کہا کہ تو کافر ہو گیا...... جو لفظ ان بدبختوں نے استعمال کیا وہی لفظ رب نے استعمال فرمائے کہا...... اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ...... جو نبی ﷺ کے یاروں کو نبوت کے ستاروں کو پاگل کہے...... وہ کہنے والا خود پاگل

ہے...... جوان کی طرف تھوکے گا وہ تھوک جیسے اوپر جائے گا ویسے ہی اس کی طرف آئے گا......
اب جو صحابہ ﷺ پر تنقید کر رہا ہے...... اور جو کچھ صحابہ ﷺ کو کہہ رہا ہے...... اللہ کا فیصلہ یہ ہے...... کہ کہنے والا پاگل ہے...... جو ان صحابہ ﷺ کے متعلق زبان استعمال ہوگی...... وہی فیصلہ تمہارے متعلق ہے...... جو کہتا ہے صحابہ ﷺ متقی...... قرآن کہتا ہے تم متقی...... جو کہتا ہے صحابہ ﷺ ولی...... قرآن کہتا ہے تم ولی...... کسی نے کہا صحابہ بیوقوف...... تو قرآن کہتا ہے کہنے والا بے وقوف...... یہ اللہ کے قرآن کا فیصلہ ہے...... منافقین نے کہا صحابہ فسادی ہیں رب کا فیصلہ ہے...... اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ ...... محمد ﷺ کے یاروں کو فسادی کہنے والا خود فسادی ہے...... اس لیے پوری امت کے لیے فیصلہ کیا گیا...... کہ صحابہ ﷺ کو مومن کہو گے...... تو یہ تمہارے ایمان کی علامت ہے...... صحابہ ﷺ پہ نفاق اور کفر کا فتویٰ لگاؤ گے...... تو تم پر نفاق اور کفر کا فتویٰ رب کی طرف سے پہلے سے ہی لگا ہوا ہے...... میں بات کر رہا تھا...... کہ صحابہ ستارے ہیں...... سارے بولو! صحابہ کیا ہیں......؟ (ستارے) اور ستارے کہاں کی چیز ہیں......؟ (آسمان کی) ہمارا ان سے کیا تعلق ہے......؟ میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں...... کہ ہم تو خشکی میں ہیں...... ہم تو زمین اور خشکی پہ رہنے والے ہیں...... اہل بیت کشتی سمندر کی چیز ہے...... وہ آسمان کے ستارے...... حضور کی اس حدیث کو سامنے رکھ کر اب ذرا سمجھنا...... جو میں نے ابھی خطبہ میں آپ کے سامنے پڑھی تھی...... حضور نے فرمایا...... کہ میرے بعد فتنوں کے سیلاب آئیں گے۔

حضرت تونسوی کی تقریر کا اقتباس:

ہمارے مناظر شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب تمام تقریروں میں بڑا سادہ سا لفظ استعمال کرتے ہیں...... کہ لوگو بے دینی اور بے حیائی کا سیلاب آگیا...... فتنوں کا سیلاب آگیا ہے...... میں تمہیں آگاہ کر رہا ہوں...... جیسے دنیا

Scanned with CamScanner

میں سیلاب آتا ہے...... حکومتیں اعلان کرتی ہیں...... کہ اپنا مال بچاؤ اپنی زمین بچاؤ اپنا سامان بچاؤ...... تو حضرت تونسوی عام طور پر یہ کہا کرتے ہیں...... کہ بے دینی کا سیلاب ہے...... تم اپنا ایمان بچاؤ۔

میرے پیغمبر ﷺ نے اشارہ اس طرف کیا...... کہ جب میں چلا جاؤں گا...... تو پھر بے دینی کے سیلاب آئیں گے...... فتنوں کے سیلاب آئیں گے...... اب تم بتاؤ کہ سیلاب کس چیز کا ہوتا ہے...... ہوا کا یا پانی کا......؟ (پانی کا) سورج ہے نہیں ادھر سیلاب آ گیا ...... اور ہم خشکی والے اس سیلاب کی دلدل میں پھنس گئے...... سورج ہوتا تو ہمیں رہنمائی اور روشنی ملتی...... کہ ہم نے کہاں جانا ہے...... اب ہم سیلاب میں پھنس گئے...... کہ کہاں پر جائیں سورج تو ہے نہیں...... وقت رات کا ہے...... اور کھڑے ہم سیلاب کے پانی میں ہیں...... اب اگر یہ سیلاب اور اس فتنے میں پھنسا ہوا انسان کسی کنارے لگنا چاہتا ہے...... کہ میں جاؤں اور کسی کنارے پر لگ جاؤں...... گہرا پانی ہو رات کا وقت ہو اکیلا آدمی ہو تیرا کی اس کو آتی نہ ہو...... اور وہ اس پانی میں کھڑا ہو چیخیں مار رہا ہو...... چلا رہا ہو...... اب اس کے کنارے لگنے کا ایک ہی طریقہ ہے...... کہ کوئی آدمی اس کے سامنے کشتی لے جائے اس کو پکڑ کر اس کشتی میں بٹھا دے...... اب رات کو جب آدمی کشتی پر بیٹھے رات طوفان اور سیلاب میں جب آدمی بیٹھے......؟ (کشتی میں) تو رات کو جب کشی چلتی ہے...... تو راستے کہاں سے تلاش ہوتے ہیں...... پتہ ہے؟ (ستاروں سے)

ہدایت کا راستہ:

میرے نبی نے کہا...... میرے جانے کے بعد کفر نفاق الحاد بے دینی بے حیائی زکوٰۃ کا انکار قرآن کی عظمت کا انکار ختم نبوت کا انکار اس طریقے سے اصحاب رسول کے تقدس کا انکار اہل بیت کی فضیلت کا انکار یہ فتنوں کا جب سیلاب آئے...... اس وقت اگر

Scanned with CamScanner

بیٹھ کرقرآن بھی پڑھو گے تو تمہیں ہدایت نہیں ملے گی...... (کـلـهـم) معاف کرنا مجھے علماء معاف کردیں...... میں بڑے کھلے لفظوں میں کہہ رہا ہوں...... بخاری بیٹھ کرتو ساری پڑھ جا تمہیں ہدایت نہیں ملے گی...... تو فتنوں کے سیلاب میں ہے...... بعض جاہل کہتے ہیں...... کہ بخاری اور مسلم کے سوا اور کسی کو ہم مانتے ہی نہیں...... سارا احادیث کا ذخیرہ پڑھ تجھے ہدایت نہیں ملے گی...... تو ہدایت تلاش کرنا چاہتا ہے...... تو ایک ہی راستہ ہے اہل بیت کی محبت کی کشتی میں بیٹھ...... اب یہ کشتی چلے گی اور تجھے بتائے گی...... صداقت چاہتا ہے...... تو ابوبکر کا راستہ وہ ہے...... عدالت چاہتا ہے...... تو عمر عدالت کا ستارہ یہ چمک رہا ہے...... حیا کے راستے پر آنا چاہتا ہے...... تو اس ستارے کی طرف جا...... قضاء کے راستے پر آنا چاہتا ہے...... تو اس ستارے کی طرف جا...... وفا کے راستے پہ آنا چاہتا ہے...... تو اس ستارے کی طرف جا...... فلاں راستے پہ جانا چاہتا ہے...... تو اس راستے پہ جا...... اب ہم نے دلدل میں پھنسے ہوئے لوگ اس سیلاب آفات مصائب مشکلات بلیات میں پھنسے ہوئے لوگ اب ہم ہدایت کا راستہ چاہتے ہیں...... اس کا ایک ہی طریقہ ہے...... کہ اہل بیت کی محبت کی کشتی میں بیٹھو...... صحابہ ﷺ سے راستہ حاصل کرو۔

اہل بیت وصحابہ ﷺ کی محبت جزء اول:

اس لیے اہل بیت کو چھوڑو گے...... کشتی چھوٹی...... تب بھی طوفان میں غرق...... کشتی میں بیٹھے ہو لیکن راستہ کا پتہ نہیں...... تو طوفان کے بھنوروں میں کشتی بھی ڈوب سکتی ہے...... پھر بھی تم منزل مقصود پر نہیں پہنچو گے...... منزل پر وہی آدمی پہنچے گا...... جو اس کشتی پر بیٹھ کر ستاروں سے راستہ تلاش کریگا...... اب آپ کو ربط سمجھ آیا...... کہ ہمارا کشتی سے کیا تعلق ہے......؟ ہم خشکی کے لوگ اب نہیں رہے...... اب ہم آفات میں مصائب میں مشکلات میں طوفان میں گھرے ہوئے لوگ ہیں...... اب ہم کنارے لگنا چاہتے ہیں......

Scanned with CamScanner

اس کا ایک ہی راستہ ہے...... کہ اہل بیت کی محبت کی کشتی میں بیٹھو...... صحابہ سے راستہ حاصل کرو...... صحابہ بتائیں گے...... کہ پیغمبر کی سنت ہے...... خلفاء بتائیں گے...... کہ یہ نبی کا طریقہ ہے...... خلفاء بتائیں گے...... کہ یہ محبوب کا عمل ہے...... اہل بیت بتائیں گی...... کہ یہ اللہ کے نبی کا عمل ہے...... اہل بیت بتائیں گے...... کہ اللہ کے رسول کا طریقہ ہے......

صحابہ اور اہل بیت کے بغیر دین سمجھ میں نہیں آئیگا۔

اب دوسری بات کہ اہل بیت کون ہیں...... اہل بیت کس کو کہا جاتا ہے...... پہلے یہ سمجھیں قرآن مجید کی جس آیت کو میں نے پڑھا...... اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ ...... اس آیت سے پہلے جتنی آیات آئی ہیں...... وہ ساری کی ساری پیغمبر کی ازواج مطہرات میری اور آپکی مقدس اور باعظمت مائیں امہات المومنین کی شان میں وہ ساری آیتیں آئی ہیں...... ان میں قرآن نے کئی جگہ یہ لفظ کہا ہے...... ینسآء النبی...... اے پیغمبر کی بیویو! اے نبی کی بیویو! مسلمانو! اس سے ازواج رسول کے تقدس کو سمجھو...... کہ نبی کی بیویاں آپ کو اتنی پیاری لگتی ہیں...... کہ اللہ نے کہا محبوب اب تک تو تیرے ساتھ باتیں تھیں...... یَآاَیُّهَا الرَّسُوْلُ کہہ کر یَآاَیُّهَا النَّبِیُّ کہہ کر...... یَآاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ کہہ کر...... اب تک تجھ سے گفتگو کرتا رہا...... یہ جو تیرے گھر میں آئی ہیں جنکا انتخاب میں نے کیا ہے...... جو تیرے نکاح میں آئی ہیں...... جنہوں نے تیرے لیے قربانیاں پیش کی ہیں...... جن کو میں نے امت کی مائیں بنایا ہے...... محبوب اب تک تیرے ساتھ باتیں تھیں...... اب آج میں ان کے ساتھ بھی باتیں کر کے میں انکی عظمت بتانا چاہتا ہوں...... نبی کے صدقے سے اللہ نے محمد ﷺ کی بیویوں سے باتیں کیں۔

لفظ اہل بیت کی تشریح:

اہل بیت کا معنی ہوتا ہے بیت والا...... اور بیت کا معنی ہوتا ہے گھر...... اہل بیت

Scanned with CamScanner

یعنی اس گھر کے لائق کون ہیں...... اہل بیت...... گھر والا کون ہے...... گھر کے اندر جتنے آدمی ہوتے ہیں...... یا گھر والا ہوتا ہے یا عورت ہوتو وہ گھر والی ہوتی ہے...... اب اس میں حضور کی بیویوں کا پہلے تذکرہ تھا...... آخر میں اللہ نے کہا...... اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ الخ اور اللہ کا انداز بھی بڑا عجیب ہے...... انما یرید اللہ...... اللہ کہتے ہیں محمد میں اب فیصلہ کر چکا ہوں کہ...... لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ الخ جس خدیجہؓ کو...... جس عائشہؓ کو...... جس ام سلمہؓ کو...... جس میمونہؓ کو...... جس ام حبیبہؓ کو...... جس جویریہؓ کو میں نے چن کر تیرے عقد میں رکھا ہے...... آپ کے نکاح کے لیے منتخب کیا ہے...... جن کو آپ کی بیویاں بنایا ہے...... جب چنا میں نے ہے...... تو پھر فیصلہ بھی میں نے کیا ہے کہ...... لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ الخ ...... کہ تیرے گھر میں لا کر میں خود انکو آپ پاک کر رہا ہوں...... سنو حضور ﷺ کو حکم دیا تھا کہ...... وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ...... کہ اپنے کپڑوں کو خود پاک رکھا کرو...... وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ...... اپنے ماحول کو خود پاک کرو...... طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ ...... نبی اپنے گھر کو پاک کر اللہ کے گھر کو پاک کر ان کو نبی پاک کرے...... اور جن کو نبی کے لئے چن رہا ہے رب کہتا ہے انکو میں نے خود پاک کیا...... کیوں پاک کیا...... اس لیے کہ نبی کا انتخاب کون کرتا ہے...... اس کو پاک کون کرتا ہے...... (اللہ) اسکی پاکیزگی کے فیصلے کون کرتا ہے...... (اللہ) جب نبی پاک ہے...... تو نبی کے لیے بیویاں بھی پاک چنی ہیں...... جب نبی کو معصوم بنایا ہے...... تو بیویوں کو بھی باعظمت باعصمت محفوظ اور مقدس بنایا ہے...... جیسے پیغمبر کو فضیلت عطا کی ہے...... ویسے ہی اسکی بیویوں کو عطا کی ہے...... اس لیے جیسے نبی کو طاہر اور مطہر بنایا ہے...... ایسے پیغمبر کی بیویوں کو اہل بیت کو ...... یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا بنایا ہے۔

Scanned with CamScanner

حقیقی اہل بیت کے مصداق:

بیٹی جب تک باپ کے گھر میں رہے وہ اس گھر کا حصہ ہوتی ہے...... اور جب اس کا عقد کر کے داماد کے حوالے کر دیا جائے...... اب میں پوچھتا ہوں...... یہ اس گھر کی ہے...... یا جس کے پاس گھر میں گئی ہے اس گھر کی ہے...... میری بیوی میری گھر والی ہے...... جو میری بیٹی ہے وہ میری گھر والی نہیں...... جب تک میرے گھر میں تھی میرے گھر کا فرد تھی...... جب میں نے اسے نکاح کر کے داماد کے حوالے کر دیا...... اب یہ اس کی گھر والی ہے...... تو قرآن کی حقیقی اہل بیت ازواج رسول ہیں...... جن کا تقدس قرآن نے بیان کیا...... اماں عائشہ ہے...... اماں خدیجہ ہے...... حضور کی ساری بیویاں ہیں...... جس وقت یہ آیت کریمہ اتری...... اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ حدیث میں آتا ہے...... حضور اکرم ﷺ تشریف فرما تھے...... حضور نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے...... فرمایا میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلاؤ...... سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لے آئیں...... فرمایا اپنے دونوں شہزادوں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلواؤ...... ایک حسن رضی اللہ عنہ ایک حسین رضی اللہ عنہ ایک علی رضی اللہ عنہ ایک فاطمہ رضی اللہ عنہا کتنے ہو گئے...... چاران چار کو حضور ﷺ نے بلوایا...... آپ نے اپنے اوپر کملی مبارک اوڑھی ہوئی تھی...... (۱) چادر رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر پر تھی...... اس طریقے سے آپ نے وہ کملی یوں اوپر لے رکھی تھی...... آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک طرف بٹھایا...... فاطمۃ الزہرۃ رضی اللہ عنہا کو دوسری طرف بٹھایا...... حسن رضی اللہ عنہ کو ایک طرف بٹھایا...... اور حسین رضی اللہ عنہ کو دوسری طرف بٹھایا...... اور اپنی چادر ان کے اوپر کھول کر کہا...... اَللّٰهُمَّ هٰٓؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ ...... اے اللہ قرآن میں جسکو تو نے اہل بیت کہا...... وہ میری ازواج مطہرات ہیں۔

---

(۱) صحیح المسلم ص ۲۷۸ ج ۲، مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۸ ج ۲

وہ میری خدیجہؓ ہے..... وہ میری عائشہؓ ہے...... وہ میری میمونہؓ ہے...... وہ ام حبیبہؓ ہے...... وہ جویریہؓ ہے..... وہ ام سلمہؓ ہے..... وہ ساری اہل بیت ہیں ...... لیکن مولیٰ میری تین بیٹیاں دنیا سے رخصت ہو چکی ہیں..... اب ایک فاطمہ ہی تو بچی ہے...... عثمانؓ میرا داماد تھا..... اس کی دونوں بیویاں دنیا سے رخصت ہو گئیں...... اب ایک داماد جو قرابت اور رشتہ داری میں سب سے زیادہ قریبی ہے..... چچا زاد بھائی ہے...... جس کو باپ کا سایہ بھی نصیب نہیں ہوا.......... میں نے اس کو پالا ہے..... میں نے اسکی تربیت کی ہے...... میں نے اس سے پیار کیا ہے..... میں نے اپنی بیٹی کا رشتہ اس کو دیا ہے...... پھر اس میری بچی سے تو نے مجھے دو شہزادے عطا کیے..... حسن اور حسین جو میری آنکھوں کا نور ہیں...... میرے دل کا سرور ہیں..... اللہ ان کو تو نے شامل کیا ہے...... ان پر میں اپنی یاایھا المزمل کی چادر ڈال کر کہتا ہوں..... ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ ..... اے اللہ علی کو بھی اہل بیت میں شامل کر..... میری فاطمہ کو بھی اہل بیت میں شامل کر..... حسن کو بھی اہل بیت میں شامل کر ...... حسین کو بھی اہل بیت میں شامل کر..... حدیث میں آتا ہے...... کہ جب حضور ﷺ نے یہ جملے کہے..... تو سیدہ ام سلمہؓ کہنے لگی..... کہ اللہ کے نبی میں اس چادر میں نہ آ جاؤں...... حضور نے فرمایا نہیں تمہیں تو رب قرآن میں شامل کر چکا ہے..... میں انکو اس لیے شامل کر رہا ہوں..... کہ قرآن نے ان کا تذکرہ نہیں کیا..... بیویاں قرآن کی زبان سے اہل بیت ہیں..... علی حسن حسین فاطمہ ﷺ نبی کی زبان سے اہل بیت ہیں...... وہ بھی عظمت والے ہیں..... یہ بھی عظمت والے ہیں...... وہ قرآن کے اہل بیت ہیں...... یہ نبی کی زبان کے اہل بیت ہیں...... وہ رب کے انتخاب کے اہل بیت ہیں...... یہ نبی کے انتخاب کے اہل بیت ہیں..... جو انکا انکار کرے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ...... جو انکا انکار کرے ..... اس کا بھی اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے..... اللہ اہل بیت کی عظمت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Scanned with CamScanner

فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ...... ٥ بِرِسَالَةِ مَنِ اخْتَصَّهٗ مِنْ بَیْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَجَوَاهِرِ الْحِکَمِ ......وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ...... مَا نَطَقَ اللِّسَانُ بِمَدْحِهٖ وَنَسَخَ الْقَلَمُ...... اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ...... ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ...... فَاِنْ آمَنُوْا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ مِنْ بَعْدِیْ غَرَضًا فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِیْ وَ مَنْ آذَانِیْ فَقَدْ آذَی اللّٰهَ عزوجل وَمَنْ آذَی اللّٰهَ یُوْشِكُ اَنْ یَّاْخُذَهٗ...... (١) صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ٥ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ٥ وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

تمہید:

انتہائی لائق صد تعظیم وتکریم!

اکابر علماء کرام واجب الاحترام!

برادران اسلام قابل صد احتشام...... بزرگو دوستو اور بھائیو !

---

(١) فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل ص ٤٨-٤٩ ج ١ مطبوعه مؤسسة الرسالہ بیروت ١٩٨٣ء
مشکوٰۃ شریف للامام ولی الدین ص ٥٥٤ ج ٢ مطبوعه نور محمد کتب خانہ جامع مسجد دهلی ١٩٣٢ء
جامع ترمذی للامام محمد بن عیسیٰ الترمذی ص ٢٢٥ ج ٢ مطبوعه قدیمی کتب خانہ کراچی

Scanned with CamScanner

دو جماعتوں کا انتخاب:

کائنات میں دو جماعتیں ہیں جن کا اللہ نے انتخاب کیا ہے...... یہ اللہ کا چناؤ ہیں......سب سے پہلی جماعت انبیاء علیھم السلام کی ہے......اور دوسری جماعت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی ہے......کوئی نبی اپنی مرضی سے نبی نہیں بنتا......خواہ کوئی ہزار سال عبادت کرے......ریاضت کرے مجاہدہ کرے...... تسبیحیں پڑھے ...... چلے کاٹے......رٹے لگائے......ذکرواذکار کرے۔

پوری زندگی عبادت اور ریاضت میں گزار دے...... میں آپ سے پوچھتا ہوں......کیا وہ شخص نبی بن سکتا ہے......؟ (نہیں)۔

انتخاب کے بعد تقدیر کا فیصلہ:

نبی بنتا نہیں ...... نبی کو رب چنتا ہے...... اور جب اللہ کسی کا انتخاب کرتے ہیں...... اللہ جب کسی کو چنتے ہیں...... تو اس کی تقدیر کا فیصلہ ہوتا ہے...... اللہ نے جناب نوحؑ پر نبوت کا تاج رکھا ہے...... بیٹا جہنم کا ایندھن بنا ہے۔

ابراہیم خلیل اللہ کے مقرب اور خلیل بنے ہیں...... باپ جہنم کی آگ میں گیا ہے اللہ نے جب انتخاب کیا ہے...... آمنہ کے در یتیم ﷺ کے سر پر ختم نبوت کا تاج رکھا ہے...... سگا چچا جہنم کا ایندھن بنا ہے...... تو نبی اگر کوئی اپنی مرضی سے بنتا تو یقیناً عبادت اور ریاضت کے حوالے سے ان میں سے ہر شخص نبوت کا تاج پر سرفراز ہو جاتا...... لیکن نبی بنا نہیں کرتے...... نبی کو رب چنتا ہے...... اور جب اللہ نے یہ چننے کا سلسلہ شروع کیا......حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر محبوب پر ختم ہوا......اب کروڑوں قیامتیں برپا ہو سکتی ہیں...... اس دھرتی پہ کوئی نیا نبی بن کر نہیں آ سکتا......جیسے نبوت خدا کا انتخاب ہے...... ایسے مقام صحابیت بھی خدا کا انتخاب ہے۔

Scanned with CamScanner

صحابی بھی اپنی مرضی سے کوئی نہیں بنتا...... صحابی کو بھی اللہ چنا کرتے ہیں۔(۱)

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ:

اہل سنت و الجماعت کا یہ عقیدہ ہے...... میرے اکابرو اسلاف کا یہ عقیدہ ہے...... ایک شخص ہزار سال عبادت کرے ریاضت کرے...... مجاہدہ کرے...... تسبیحیں پڑھے...... چلے کاٹے...... رٹے لگائے...... ذکرو اذکار کرے...... کڑوروں عبدالقادر جیلانی ہوں...... لاکھوں جنید بغدادی ہوں...... ہزاروں بایزید بسطامی ہوں...... عربوں مجدد الف ثانی ہوں...... پوری دنیا کے غوث قطب ابدال ولی اکٹھے ہو جائیں...... ان کی ولایتوں ریاضتوں اور مجاہدوں کو جمع کر دیا جائے...... اکیلا بلال جو شکل کا سانولہ اور کالا ہے سادے سے کپڑے پہن کر مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر...... اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... کہتے ہوئے اپنی نگاہ کھول کر جب پیغمبر کے رخ اطہر پہ ڈالتا تھا...... پوری کائنات کے ولیوں کی عبادت بلال کی ایک نگاہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔(۲)

توجہ سے میری بات کو سمجھنا...... اس لئے کہ یہ ولی جب ولایت کے منصب پہ آتا ہے...... ولایت ایک کسب اور محنت ہے۔

---

(۱) حضرت ندیم صاحب نے حدیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ استدلال کیا ہے جس کو علامہ ذہبیؒ نے اپنے رسالہ "الکبائر" میں صحابہ کرام کے بارے میں حضرت انسؓ سے آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے ان اللہ اختارنی واختارلی اصحابی وجعل لی اصحابا واخوانا واصهارا وسيجيء قوم بعدهم يعيبونهم وينقصونهم فلا تواكلوهم ولاتشاربوهم ولاتناكحوهم ولاتصلوا عليه ولاتصلوا معهم

(۲) حضرت ندیم صاحب کا استدلال اس حدیث سے ہے لا تسبوا احدامن اصحابی فان احدکم لو انفق مثل أحد ذهبا ما ادرك مد احدهم ولانصيفه هذا اللفظ لمسلم(عن ابی سعید صحیح المسلم ص ۳۱۰ ج۲، مشکوۃ ص ۵۵۳ ج۲، فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبلؒ ص ۵۱ ج۱، ترمذی ص ۲۲۵ ج۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

Scanned with CamScanner

- قاری قرآن پڑھتا ہے...... محنت کرتا ہے۔
- مجتہد اجتہاد کے میدان میں پہنچتا ہے...... ایک محنت کرتا ہے۔
- فقیہ فقاہت کا مقام حاصل کرتا ہے...... ایک محنت کرتا ہے۔
- محدث علم حدیث میں کمال حاصل کرتا ہے...... ایک محنت کرتا ہے۔
- مفسر شیخ التفسیر بنتا ہے...... ایک محنت کرتا ہے۔
- عالم علم حاصل کرتا ہے...... محنت کرتا ہے۔

کوئی شخص B-A, M-A, P-H-D , L-L-B کی ڈگریں حاصل کرتا ہے...... وہ محنت کر کے اس مقام پہ پہنچتا ہے...... اور صحابیت محنت کا مقام نہیں...... کہ محنت سے حاصل ہو...... یہ اللہ کی عطا ہے رب نے جس کو نبی کی صحبت کے لیے...... پیغمبر کی یاری کے لئے...... نبوت کے پیار کے لئے...... پیغمبر کی وفاداری کے لیے...... اللہ نے جن کو چاہا ہے چنا ہے...... جیسے نبی رب کا انتخاب ہے...... ایسے صحابی بھی رب کا انتخاب ہے...... کوئی شخص اپنی مرضی سے صحابی نہیں بنا...... اگر اپنی مرضی سے صحابی کوئی ہوتا...... تو عبداللہ ابن سلول رئیس المنافقین صحابی بنتا...... اپنی مرضی سے کوئی صحابی بنتا...... تو ابو جہل ابولہب کو اعزاز ملتا...... اپنی مرضی سے کوئی صحابی بنتا...... تو کعب ابن اشرف بنتا...... اپنی مرضی سے کوئی صحابی بنتا...... تو ابوجہل وابولہب کو یہ اعزاز ملتا...... اس سے پتہ چلتا ہے...... صحابی بنتا نہیں صحابی کو رب چنتا ہے۔(۱)

---

(۱) اس بات کی تائید حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اس ارشاد سے ہوتی ہے ان اللہ نظر فی قلوب العباد فاختار محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فبعثہ برسالتہ وانتخبہ بعلمہ ثم نظر فی قلوب الناس بعدہ فاختار اللہ لہ اصحابا فجعلھم انصار دینہ ووزراء نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فمارآہ المومنون حسنا فھو عند اللہ حسن ومارآہ المومنون قبیحا فھو عند اللہ قبیح (بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں)

انتخاب لاجواب:

جب رب نے چنا ہے...... تو ابوبکر کو بنو تمیم سے چنا ہے...... عمر کو بنو عدی سے چنا ہے...... عثمان کو بنو امیہ سے چنا ہے...... علی کو بنو قریش سے چنا ہے...... سلمان کو فارس سے چنا ہے...... ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن سے چنا ہے...... ابوذر کو قبیلہ غفار سے چنا ہے...... بلال کو حبشہ سے چنا ہے...... جب رب نے انتخاب کیا ہے...... عربی نہیں عجمی ہے...... سید نہیں حبشی ہے...... گورا نہیں کالا ہے...... خوبصورت نہیں سانولہ ہے...... اپنا نہیں پرایا ہے...... قریب کا نہیں دور کا ہے...... گھر کا نہیں باہر کا ہے...... مگر انتخاب خدا کا ہے...... نگاہ مصطفیٰ کی پڑی ہے...... چلتا زمین پہ ہے...... پاؤں کے کھٹکے جنت میں سنائی دیتے ہیں۔

نبوت کس کا انتخاب ہے...... (اللہ کا) صحابیت کس کا انتخاب ہے...... (اللہ کا)

پھر ایک بات اور سن لو...... جب آپ نے یہ کہہ دیا ہے...... کہ یہ اللہ کا انتخاب ہے...... تو جس کو اللہ چنے جو رب کا انتخاب ہو...... اس پر تنقید کا کسی کو حق نہیں...... جو اللہ کا چناؤ ہو...... جو اللہ کا انتخاب ہو...... اللہ کے انتخاب پر تنقید کرنے والا کافر ہوتا ہے...... (بیشک) اور میں اس کی وجہ بتاتا ہوں۔

(گزشتہ صفحہ کا بقیہ حاشیہ) (ترجمہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے قلوب پر نظر ڈالی پس اللہ نے حضرت محمد ﷺ کو چن لیا اور آپ کو پیغام دے کر بھیجا اور آپ کو خوب جان کر منتخب فرمایا پھر آپ کے بعد اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے قلوب پر دوبارہ نگاہ ڈالی پس اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے لیے کچھ ساتھی چن لیے جن کو اللہ نے اپنے دین کا مددگار بنایا ہے لہٰذا جس چیز کو مومنین کامل اچھا سمجھیں تو وہ عنداللہ بھی اچھی ہے اور جس چیز کو یہ مومنین برا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی بری ہے (حلیۃ ابی نعیم ص ۳۷۵ ج ۱ مطبوعہ مصر، ورواہ مثلہ ابن عبدالبر فی الاستیعاب ص ۹ ج ۱)

اختلافی بات نہیں حقیقت کہہ رہا ہوں...... کہ پوری امت کا اس پر اتفاق ہے۔

- مسلمانوں کا عقیدہ ہے...... کہ اللہ عالم الغیب ہے۔
- مسلمانوں کا عقیدہ ہے...... اللہ علیم بذات الصدور ہے۔
- مسلمانوں کا عقیدہ ہے...... کہ اللہ تعالیٰ پوری کائنات کے علوم پہ حاوی اور واقف ہے...... جب رب کسی کو نبوت کے لئے چنتا ہے...... اللہ اس کے دل کو دیکھتے ہیں...... پھر اس کا انتخاب کرتے ہیں۔

خدا کے انتخاب پر تنقید:

اللہ کے انتخاب پر تنقید کرنے والا در حقیقت یہ کہنا چاہتا ہے...... معاذ اللہ وہ اللہ کے علم کا انکار کرتا ہے...... کہ اللہ کو پتہ نہیں تھا...... کہ کیسے آدمی کو نبی چن لیا...... رب کو پتہ نہیں تھا...... کیسے آدمی کو صحابی بنا دیا ہے...... یہ اللہ کے علم کا منکر ہے...... جو اللہ کے انتخاب پہ تنقید کرتا ہے...... وہ اللہ کی قدرت کاملہ کا منکر ہے...... کہ رب کے اختیار میں نہیں تھا...... کہ کسی اچھے آدمی کو چنتا غلط آدمی کو چن کر خدا نے معاذ اللہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بھیج دیا ہے۔

جو اللہ کے انتخاب پہ تنقید کرتا ہے...... وہ اللہ کے فیصلے کا منکر ہے...... کہ گویا رب نے اچھا فیصلہ نہیں کیا...... اور جو اللہ کے علم کا قائل نہ ہو...... جو اللہ کی تقدیر کا قائل نہ ہو جو اللہ کے فیصلے کا قائل نہ ہو وہ مسلمان نہیں ہوتا وہ کافر ہوتا ہے۔

میرے دوستو......! ہر نبی کس کا انتخاب ہے؟ (اللہ کا)

ہر صحابی کس کا انتخاب ہے......؟ (اللہ کا)

ہر نبی جسے رب چنتا ہے وہ گناہوں سے معصوم ہوتا ہے...... گناہوں سے معصوم کا معنی کیا ہے...... اس کو آسان لفظوں میں سمجھو......! کہ صرف گناہوں سے پاک نہیں......

Scanned with CamScanner

بلکہ معصوم کا معنی یہ ہے...... کہ یہ گناہ کے قریب نہیں جاتا...... اور گناہ اس کے قریب نہیں آتا...... انبیاء کے سوا کائنات میں کوئی معصوم نہیں...... نہ کوئی پانچ معصوم ہیں...... نہ بارہ معصوم ہیں...... نہ چودہ معصوم ہیں...... معصوم صرف نبوت ہے......(۱) اور غیر نبی یعنی جماعت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو اللہ کا انتخاب ہے...... یہ معصوم تو نہیں لیکن یہ محفوظ ہیں...... اور مغفور بھی ہیں۔

محفوظ اور مغفور کا معنی:

محفوظ کا معنی یہ ہے...... کہ گناہ کی صلاحیت تو ہے...... کہ انسان جو ہے...... اور محفوظ کا معنی یہ ہے...... کہ جیسے ایک چھوٹا سا بچہ ہے...... فطرتاً اس میں شرارت کا مادہ ہے...... کہ وہ چھوٹا بچہ شرارتیں کر سکتا ہے...... لیکن ان کا وہ بیٹا جب یہ باپ کے ساتھ چل رہا ہے...... باپ نے اس بچہ کی انگلی پکڑی ہوئی ہے...... وہ جہاں بیٹھتا ہے...... اپنے ساتھ اس کو بٹھاتا ہے...... جہاں جاتا ہے...... تو اسے اپنے ساتھ لے کر جاتا ہے۔

اب ایمانداری سے تم بتاؤ...... کہ یہ بچہ اس حالت میں اب شرارت کر سکے گا......؟ (نہیں) کیوں......؟ اس لیے کہ اب باپ کے ہاتھوں میں محفوظ جو ہے...... اوئے بیٹے کی انگلی باپ پکڑ لے یہ تو گناہ سے بچ جائے...... اور جس کا ہاتھ نبی کے ہاتھ میں آئے۔

---

(۱) مسئلہ عصمت انبیاء اہلسنت والجماعت کے یہاں اجماعی مسئلہ ہے کہ انبیاء سب کے سب معصوم ہیں وقال جمہور من اصحاب مالک وابی حنیفہ والشافعی وانہم معصومون من الصغائر امام مالکؒ، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اصحاب میں سے جمہور فقہاء نے کہا ہے کہ انبیاء صغائر یعنی چھوٹے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں (قرطبی ص ۳۰۸ ج ۱) امام ابو حنیفہؒ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں والانبیاء علیہم السلام کلہم منزھون عن الصغائر والکبائر، اور انبیاء ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہوتے ہیں، علامہ سعد تفتازانی شرح عقائد نسفیہ میں لکھتے ہیں انہم معصومون من الکفر قبل الوحی وبعدہ بالاجماع بیشک انبیاء وحی سے پہلے اور وحی کے بعد ہر حالت میں کفر سے معصوم ہیں اور اس پر اجماع ہے (شرح عقائد نسفیہ ص ۱۰۲)

Scanned with CamScanner

وہ گناہوں سے کیوں نہ بچے......؟اس لیے سارے کے سارے صحابہ محفوظ ہیں...... محفوظ کا معنی یہ ہے...... کہ جب پیغمبر کے ہاتھ میں آ گئے...... نبی کی نگاہ میں...... پیغمبر کی مجلس میں آ گئے......ادھر سے رب نے چنا......اُدھر سے نگاہ نبوت کی تاثیر آئی......اب پھر رب نے خود کہا...... اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٥ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ٥ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرَّاشِدُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ...... اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ٥ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ......اور رب کو کہنا پڑا...... رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ...... محمد تیرے یار تقوی کے اعلیٰ مقام پر ہیں...... تیرے یار رشد و بھلائی کا خلاصہ...... تیرے یار کامیاب و کامران...... تیرے یار مجھ رب کی جماعت......محبوب تیرے یار جو ہیں...... میں ان پر راضی ہوں...... وہ مجھ رب پہ راضی ہیں...... یہ کیا ہیں......؟ محفوظ......دوسرا جملہ میں نے کہا ہے مغفور...... اس مغفور کا معنی یہ ہے...... کہ انسانی تقاضوں کے تحت امت کی ضرورت کے لئے ...... امت کے مسائل حل کرنے کے لئے......وہ کام جو نبی کی عظمت کے خلاف ہے...... جو نبی سے خدا نہیں کروا سکتا......تو اللہ تعالیٰ وہ کام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاتھوں کروا دیتے ہیں...... اور پھر ان کی مغفرت کا خود اعلان بھی کر دیتے ہیں...... کہہ دیتے ہیں...... کہ میں نے ان کو بخش دیا ہے......میں ان سے قیامت کے دن حساب نہیں لوں گا......اس لئے کہ انہوں نے جو کچھ کیا...... یہ تکوینی نظام کے تحت کیا ہے......اللہ ان سے قیامت کے دن ان کے متعلق کوئی سوال نہیں کرے گا...... اللہ فرماتے ہیں ...... کہ میں ان کی بخشش کا فیصلہ کر رہا ہوں......اس کو کہتے ہیں مغفور...... کہ ہوئی تو ظاہراً غلطی ہے......لیکن جب رب نے بخش دیا ہے...... جب رب نے کہہ دیا ہے......کہ میں نے تیرے یاروں کو بخش دیا......اب کسی چوڑھے کو حق نہیں...... کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پہ تنقید کرے۔

Scanned with CamScanner

پاکیزہ دور:

اس مسئلہ کو سمجھانے کے لئے بہت ساری مثالیں دی جا سکتی ہیں...... کہ اللہ کے
نبی کے زمانہ میں پاکیزہ دور تھا...... شریعت نے ایک حکم دے دیا...... کہ زانی زنا کرے......
تو اس کی سزا یہ ہے...... کہ اس کو رجم کر دو...... پتھر مارو...... اب ظاہر ہے...... کہ نبوت کا
قرب ہے...... پیغمبر کی نبوت کا دور ہے...... اس دور میں کسی کو جرأت نہیں ہوئی...... کہ کوئی
زنا کرے...... آج کوئی آدمی کسی اللہ والے کے پاس جا کر بیٹھے...... تو اس اللہ والے کی نگاہ
کی اتنی تاثیر ہوتی ہے...... کہ یہ آدمی گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے...... چہرہ پر داڑھی رکھ لیتا
ہے...... نمازوں کا اہتمام کر لیتا ہے...... پندرہ صدیوں بعد کسی اللہ والے کی مجلس میں بیٹھنے
سے قرآن وسنت کو تو سمجھنے سے اتنا اثر ہوا...... اور جو نبی کی محفل میں بیٹھے ہونگے...... ان پہ
کتنا اثر ہوا ہوگا...... اب ان سے گناہ ہونا نہیں...... اس لئے کہ وہ تو اللہ کی امان میں
ہیں...... اور پیغمبر کی حفاظت میں ہیں...... لیکن بعض واقعات اللہ کی تقدیر کے فیصلے کے تحت
اس لئے ہوئے...... کہ اگر اس وقت وہ صادر نہ ہوتے...... تو قیامت تک کے لئے وہ
چیزیں قانون نہ بنتیں۔

صحابہ کرام سے خطائیں کیوں؟:

مثال کے طور پر اگر نبوت کے زمانہ میں کوئی آدمی زنا کے معاملہ میں ملوث نہ
ہوتا...... اور بعد میں کوئی ہو جاتا...... اور اس کو پکڑ کر لایا جاتا...... اور کہا جاتا کہ قرآن کے
قانون کے تحت اس کو رجم کرو...... قرآن کے قانون کے تحت اس کو سنگسار کرو...... تو لوگ کیا
کہتے...... کہ حضور کے زمانہ میں تو کبھی کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا...... وہاں تو کسی کو سنگسار نہیں کیا
گیا...... کیا وہ لوگ انسان نہیں تھے......؟ اس کو اب کیوں سنگسار کیا جا رہا ہے...... لہٰذا کوئی
اجازت نہیں ہے...... اور کوئی ضرورت نہیں ہے...... اس کو سنگسار نہیں کرنا چاہیے۔

Scanned with CamScanner

حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز واقعہ:

اب ظاہر ہے...... کہ پیغمبر معصوم ہے...... اس سے غلطی ہوتی نہیں...... اور صحابہ محفوظ ہیں...... نبی کی امان میں ہیں...... اب اس قانون کو قیامت تک کے لیے امت پہ نافذ کرنے کے لئے ایک صحابی رسول حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ پیش آیا...... ان سے غلطی ہوگئی...... خود آ کر کہا محبوب مجھ سے غلطی ہوئی ہے...... مجھے سزا دی جائے۔(۱)

ایک عورت کا واقعہ:

ایک عورت پیش ہوتی ہے...... آ کر کہتی ہے...... کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھے پاک کیجئے...... مجھ پر حد نافذ کیجئے...... حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم رخ موڑ لیتے ہیں...... دوسری طرف سے آ کے کہتی ہے...... محبوب مجھ پہ حد نافذ کیجئے...... مجھ سے غلطی ہوئی ہے...... محبوب پھر رخ موڑ لیتے ہیں...... پھر آ کر کہتی ہے...... پھر آقا رخ موڑ لیتے ہیں...... چار مرتبہ کہنے کے بعد اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پھر بھی فرماتے ہیں...... کہ یہ کہیں پاگل تو نہیں ہوگئی...... کہیں بھول تو نہیں ہوگئی...... یہ کہہ کیا رہی ہے......؟ پھر اس عورت کو اللہ کے نبی نے ٹالنے کی کوشش کی...... فرمایا...... ابھی جا ممکن ہے...... اگر تیری اس غلطی کی وجہ سے تجھے حمل ہوگیا ہو...... تو تجھے اسلام سزا اس لئے نہیں دیتا...... کہ حمل کے لپیٹ میں جو بچہ ہے...... اس کا بھی قتل لازم ہو جائے گا...... لہذا ابھی چلی جا...... واپس آ کر پھر بتانا...... وہ ایک مدت کے بعد آتی ہے...... اور آ کر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کہتی ہے...... کہ آقا واقعی میں حاملہ ہوں...... فرمایا حمل گزار لینے کے بعد آنا...... پھر وہ عورت وضع حمل کے بعد بچہ کو اٹھا کر آتی ہے...... اور کہتی ہے...... کہ محبوب اب مجھے پاک کر دیجئے...... اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں......

---

(۱) ترمذی ص ۳۹۵ ج ۱ مطبوعہ رحمانیہ لاہور، ابوداؤد ص ۲۵۹ ج ۲، صحیح المسلم ص ۶۸ ج ۲

Scanned with CamScanner

کہ یہ بچہ ابھی ماں کا دودھ پی رہا ہے...... دو سال تک ماں کا حق ہے...... کہ وہ اپنے بچہ کو دودھ پلائے...... آقا فرماتے ہیں...... کہ دو سال کے بعد آنا...... اب وہ عورت دو سال کے بعد آتی ہے...... اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا ہے...... اور وہ بچہ کو دیتی ہے...... وہ اسے چبا رہا ہے...... کہتی ہے محبوب بچہ اب روٹی خود کھالیتا ہے...... اب تو مجھے پاک کر دیجئے۔ (۱)

بہاولنگر کے دوستو......! آج مجھ سے گناہ ہو جائے...... میری بیٹی سے گناہ ہو جائے...... بہن بھائی سے گناہ ہو جائے...... میں پردہ ڈالوں گا...... میں اور آپ اپنے عیبوں پر پردہ ڈالیں گے...... اوئے صحابہ کے تقدس کا کون مقابلہ کرے...... کہ ایک گناہ ہو گیا...... پیغمبر ایک طرف رخ موڑ لیتے ہیں...... وہ پھر بھی اقرار کرتی ہے...... پیغمبر نے دوسری طرف رخ موڑ لیا...... پھر بھی اس نے اقرار کیا...... پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تیسری طرف چوتھی طرف اپنا منہ مبارک موڑا...... پھر بھی اقرار کیا...... پھر بچہ کو لے کر آئی...... پھر بھی اقرار کیا...... دو سال دودھ پلانے کے بعد ایک سے نو مہینے کا پہلے کا وقفہ...... گویا تین سال تک اس عورت کو سکون نہیں آیا...... کہ رب کا قانون جب تک مجھ پہ نافذ نہیں ہوتا...... تو میں قیامت کے دن نجات کیسے حاصل کروں گی...... اس لئے میں چاہتی ہوں...... کہ مجھے دنیا میں سزا مل جائے...... میں اللہ کے دربار میں مجرم بن کر نہ جاؤں...... آج کیا کسی کے دل میں اتنا تقوٰی ہے...... کہ اپنے گناہ کو اس انداز میں کسی کے سامنے ظاہر کر کے کہے...... کہ مجھے سزا دی جائے...... اوئے یہ کسی کو طاقت نہیں ہم تو اپنے عیبوں پر پردہ ڈالتے ہیں...... اپنے گناہوں کو چھپا کر دنیا کے سامنے پاک صاف بنتے ہیں۔ (۲)

---

(۱) ابو داؤد ص ۲۶۱ ج ۲ (۲) اس عورت نے جب توبہ کی تو حضور ﷺ نے فرمایا لقد تابت توبة لو تابها صاحب مكس لغفر له ثم امر بها فصلى عليها (مسلم ص ۶۸ ج ۲، ترمذی میں الفاظ یوں ہیں لقد تابت توبة لو قسمت بين سبعين من اهل المدينة وسعتهم (ترمذی ص ۳۹۷ ج ۱)

حد کے وقت عورت کا خون:

ایک روایت میں آتا ہے...... کہ جب اس عورت کو حد لگنے لگی...... تو پتھر لگنے سے خون کے چھینٹے ایک صحابیؓ کے کپڑے پہ پڑے...... تو اس کی زبان سے اتنا جملہ نکلا...... کہ ناپاک خون ہمارے کپڑوں پہ پڑا ہے...... اللہ کے نبی نے جب اس صحابی کے جملے سنے...... تو فرمایا خبردار......! اس نے ایسی توبہ کی ہے...... کہ اگر اس کی توبہ کو پوری دھرتی پر تقسیم کر دیا جائے...... تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کی وجہ سے پوری انسانیت کے گناہوں کو معاف کر دیں گے...... اس کی اتنی بڑی توبہ ہے...... کہ تم اس توبہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔(۱)

خدا کا فیصلہ:

اوئے جس صحابی کو رب کا اتنا خوف ہو...... تو یقیناً وہ مغفور ہے...... دین میں قانون تو پورا ہوا ہے...... لیکن قیامت کے دن میں رب نے ان کو بخشنے کا فیصلہ کیا ہے۔

رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اللہ کہتا ہے...... کہ میں ان پر راضی ہوں اور یہ مجھ پہ راضی ہیں...... ایسی ہستی پہ کسی کو تنقید کا حق نہیں ہے۔

فضائل صحابہ رحمت کائنات کی زبانی:

حضور نے فرمایا...... اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِي اَصْحَابِيْ...... اس کا معنی ہے...... کہ لوگو میں محمد تمہیں رب کا واسطہ دیتا ہوں...... میں محمد تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں...... فِیْ اَصْحَابِیْ...... میرے یاروں پر تنقید نہ کرنا...... فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ...... ان سے محبت کرنا...... یہ میری محبت کی علامت ہے ان سے دشمنی کرنا...... یہ میری دشمنی کی نشانی ہے...... یہ میرے یار ہیں...... ان کو کچھ نہ کہنا...... اس عقدے کو سمجھانے کے لئے ایک مثال دیتا ہوں۔

---

(۱) استغفروا لماعز بن مالک لقد تاب توبۃ لو قسمت بین أمۃ لوسعتھم (صحیح المسلم ص ۶۸ ج ۲)

Scanned with CamScanner

کہ کسی آدمی سے میری دوستی ہو...... میرا تعلق ہو...... اب کوئی آدمی ان کے خلاف زبان مارے...... میں اسے بڑا کچھ سمجھاؤں گا...... سمجھانے کے بعد آخری بات یہ کہوں گا...... کہ یار رب داناں ہی تو میڈے یارنوں کجھ نہ کہویں...... آدمی منت کر کے اللہ کا واسطہ اس وقت دیتا ہے...... جب کہ غلط زبان استعمال کرنے والا انتہا کو پہنچ جائے...... اور اگلے آدمی کو چپ کرانا ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کے فضائل و مناقب بیان کیے...... فرمایا تم اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرو یہ میرے صحابہ ایک مٹھی جو خرچ کریں...... ان کی ایک مٹھی جو کے برابر کو تمہارے سونے کا خرچ نہیں پہنچ سکتا۔

تم ساری زندگی عبادت کرو...... یہ میرے صحابہ اس مقام کی عبادت نہ کریں...... تب بھی تم ان کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے...... قیامت کے دن کو صحابہؓ کا اعزاز قیامت کے دن میرے اور آپ کے فیصلے اعمال کی بنیاد پر ہونگے...... نمازیں دیکھی جائیں گی...... روزے دیکھے جائیں گے...... حج زکوۃ و صدقات وعطیات وخیرات دیکھے جائیں گے...... لیکن صحابہ کا عمل نہیں...... بلکہ نبی کی یاری اور نسبت دیکھی جائے گی...... اللہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی یاری کی وجہ سے ان کو کچھ نہیں کہیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا...... لوگو جب رب میری نسبت کا احساس کرتا ہے...... تو میں محمد تمہیں منت کر کے کہتا ہوں...... کہ میرے یاروں کو وفاداروں کو جانثاروں کو کچھ نہ کہنا...... میں محمد اللہ کا تمہیں واسطہ دیتا ہوں...... کہ میرے صحابہ کو تنقید کا نشانہ نہ بنانا...... ان کی محبت میری محبت کی علامت ہے...... اور ان سے دشمنی میری دشمنی کی نشانی ہے

نبوت کے موقع کے گواہ:

میرے دوستو......! جب اس مقام کی ساری جماعت ہے...... کہ کسی صحابی پہ تنقید

کا حق کسی کو نہیں ......[1] اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے...... کہ صحابہ نبوت کے موقع کے گواہ ہیں...... اور موقع کے گواہ پر اگر جرح ہو جائے ......اور یہ ثابت ہو جائے کہ یہ آدمی جھوٹا ہے...... ایمانداری سے بتاؤ...... کہ کیس چل سکتا ہے......؟ (نہیں)

............اوئے............

- ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہ جرح ہو جائے
- عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہ جرح ہو جائے
- عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہ جرح ہو جائے
- حیدر کرار (شیر خدا) رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہ جرح ہو جائے
- ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہ جرح ہو جائے
- بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جرح ہو جائے
- سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہ جرح ہو جائے

---

(۱) پوری امت کا اجماع ہے کہ جماعت صحابہؓ سب کے سب پاک باز اور عادل ہیں صحابہ کی عدالت و ثقاہت پر قطعی دلائل موجود ہیں بلاچون وچرا ان کو عادل تسلیم کرنا ضروری ہے، راوی غیر صحابی کی عدالت کے متعلق تو چھان بین ہو گی مگر صحابہؓ کی عدالت میں تفتیش نہیں ہو گی، صحابہ کی عدالت دیگر عام رواۃ کی طرح نہیں ہے، اور صرف روایت حدیث ہی میں نہیں بلکہ دوسرے معاملات زندگی میں بھی وہ عدالت کی صفت سے متصف ہیں، فسق کی صفت سے متصف نہیں ہو سکتے اگر ان کی عدالت مجروح ہو تو پھر اعتماد کامل کیسے ہو سکتا ہے جبکہ صحابہ کرامؓ دین کے ستون ہیں اس لیے ان پر جرح و تعدیل نہیں ہو گی چنانچہ علامہ ابن اثر جزری کا فرمان ہے الصحابة يشاركون سائر الرواة في جميع ذلك الا في الجرح والتعديل فانهم كلهم عدول لا يتطرق اليهم الجرح لان الله عز وجل ورسوله زكياهم وعدلاهم وذلك مشهور لا يحتاج لذكره صحابہ کرام سب امور میں عام رواۃ کی صفات (حفظ و اتقان وغیرہ) میں شریک ہیں مگر جرح و تعدیل میں نہیں کیونکہ وہ سب کے سب عادل ہی ہیں ان پر جرح کی کوئی سبیل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ان کو پاک صاف اور عادل قرار دیا ہے اور یہ مشہور چیز ہے جس کے ذکر کی حاجت نہیں (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ)

Scanned with CamScanner

❁ نبی کے صحابہ واہل بیت پہ جرح ہو جائے......تو بتاؤ...... کہ قیامت تک اسلام کا کیس کیسے چلے گا......؟اوئے اسلام کے مقدمہ میں موقع کے گواہ یہی صحابہ ہیں۔

❁ نبوت کے خدوخال کے گواہ یہی صحابہ ہیں۔

❁ نبوت کی صبح وشام کے گواہ یہی صحابہ ہیں۔

❁ نبوت کے دن ورات کے گواہ یہی صحابہ ہیں۔

اس لئے ان گواہوں کے تقدس کی حفاظت کرنا ہمارے اوپر لازم ہے...... کیونکہ قرآن کو سمجھنے کا معیار...... نبی کی حدیث کو سمجھنے کا معیار......پیغمبر کی ذات نہیں......اللہ کی ذات نہیں۔

قرآن وسنت کو سمجھنے کا معیار نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جماعت صحابہ ہیں۔جیسے ان لوگوں نے سمجھایا ہے......اس طریقے سے دین کو سمجھو گے......تو مسلمان رہو گے...... اگراپنے دماغ سے سمجھنے کی کوشش کرو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔

معیار صحابہ:

صحابہ کا معیار کیا ہے......؟ فَاِنْ آمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ان کے ایمان کی طرح ایمان ہے...... تو تم کامران وکامیاب ہو۔

صحابیت کا اعزاز:

میرے دوستو......! صحابیت کا اعزاز اتنا بڑا ہے......یہ منصب اور مقام اتنا بڑا ہے...... کہ اس پر کسی کو تنقید کا حق نہیں......اگر ان پر جرح ہو جائے......تو ایمان سلامت نہیں رہتا......مقدمہ سلامت نہیں رہتا......دین سلامت نہیں رہتا۔

Scanned with CamScanner

اب اتنی بڑی جماعت ہے...... اس لئے ہمارے دین سمجھنے کا معیار صحابہ ہیں......(۱)

قرآن فرماتا ہے......فَاِنْ آمَنُوْ بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِاهْتَدَوْا ......اگر صحابہ کی طرح ایمان لاؤ گے......تو ہدایت پاؤ گے...... فَقَدِاهْتَدَوْا......کہا یہ تو ٹھیک نہیں......ہم ٹھیک ہیں......ان کا حافظہ کمزور تھا......ہمارا مضبوط ہے......یہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز نہیں دیکھ سکے......ہم دیکھ سکے......(معاذ اللہ) اللہ فرماتا ہے...... فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا ......جو ان سے منہ موڑے گا...... فَاِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ وہ شقاق میں ہونگے۔

شقاق کی عربی تحقیق:

شقاق کس کو کہتے ہیں......؟ شقاق کا لفظ شق سے ہے......اور اس کا معنی ہوتا ہے پھاڑنا۔

اللہ فرماتے ہیں......کہ جو محمد کے یاروں جیسا ایمان نہیں رکھتا...... فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ...... وہ ساری زندگی اپنے سینہ کو پھاڑتا رہے گا......اس کو ہدایت نہیں ملے گی...... اللہ تعالیٰ ہم سب کو معیار صحابہ اور مقام اہل بیت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین یارب العالمین)

وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

---

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد فرامین کہ صحابہؓ معیار حق ہیں موجود ہیں مااناعلیہ واصحابی عن عبداللہ بن عمر (ترمذی ص ۹۳ ج ۲، مشکوۃ ص ۳۰ ج ۱)، اصحابی کالنجوم عن عمرؓ (مشکوۃ ص ۵۵۴ ج ۲)، علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین عن عرباض بن ساریہؓ (مشکوۃ ص ۳۰ ج ۱، ترمذی)
(مزید دیکھیے عن ابی سعید خدریؓ مسلم ص ۳۱۰ ج ۲، عن عمر بن الخطابؓ مشکوۃ ص ۵۵۴ ج ۲، عن جابرؓ ترمذی ص ۲۲۵ ج ۲، عن عبداللہ مسلم ص ۳۰۹ ج ۲، عن انسؓ مشکوۃ ص ۵۵۴، عن واثلۃ بن الاسقع مجمع الزوائد ص ۲۰ ج ۱، عن جابرؓ تفسیر قرطبی ص ۲۹۷ ج ۱۶ و مجمع الزوائد ص ۱۶ ج ۱۰، عن عویمؓ تفسیر قرطبی ج ۱۶)

Scanned with CamScanner

فضائل ومناقب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ...... بِرِسَالَةِ مَنِ اخْتَصَّہٗ مِنْ بَیْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَجَوَاہِرِ الْحِکَمِ...... وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ...... مَا نَطَقَ اللِّسَانُ بِمَدْحِہٖ وَنَسَخَ الْقَلَمُ...... اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ...... بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ...... اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ...... وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی...... اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی......(۱) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ...... مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ اَنْ یَّؤُمَّہُمْ غَیْرُہُمْ وَ فِیْہِمْ اَبُوْبَکْرٍ...... (۲) صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ...... وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ...... وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاہِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ...... وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اشعار:

اللہ نے زینت بخشی ہے افلاک کو روشن تاروں سے
اسلام نے رونق پائی ہے محبوب خدا کے یاروں سے
ہوتے ہیں خفا کیوں سن کر پوچھو تو ذرا اغیاروں سے
تعریف صحابہ ثابت ہے قرآن کے تیسوں پاروں سے

---

(۱) پارہ نمبر ۳۰ سورۃ نمبر ۹۲ آیت نمبر ۱۸-۱۹-۲۰

(۲) مسند ابی یعلی الموصلی ص۲۳۶ ج ٤ عن عائشةؓ، ترمذی میں یہ الفاظ دو حدیثوں میں ہیں اور دونوں روایتیں حضرت عائشہؓ سے مروی ہیں پہلی حدیث کے الفاظ یوں ہیں "مروا ابابکر فلیصل بالناس" دوسری روایت کے الفاظ یوں ہیں "لا ینبغی لقوم فیھم ابوبکر ان یؤمھم غیرہ" (جامع ترمذی ص۲۰۸ ج ۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

Scanned with CamScanner

ابوبکر و عمر ہیں سمع و بصر عثمان و علی ہیں قلب و جگر
محبوب کے ہیں منظور نظر ہو کیوں نہ محبت چاروں سے
ہیں مرتبے ان کے سب سے بڑے جو بدر و احد میں جا کے لڑے
واللہ تجلی پھیلی ہے دنیا میں انہی مہپاروں سے
احساس صداقت رکھتا ہوں آئینِ عدالت رکھتا ہوں
آنکھوں میں حیاء دل میں غیرت توفیق شجاعت رکھتا ہوں
اسلام سے مجھ کو الفت ہے ایماں کی حلاوت رکھتا ہوں
ابوبکر و عمر عثمان و علی سب یاران نبی سے محبت رکھتا ہوں

☆☆☆☆

ہے زمانہ معترف صدیق تیری شان کا
صدق کا اخلاص کا ایقان کا ایمان کا
تجھ سے پھیلا نور اسلام عرب میں اور شام میں
مٹ گیا تھا نام ارتداد و کفر کا طغیان کا

☆☆☆☆

انبیاء کے بعد ہے رتبہ تیرا سب سے بلند
مقتدیٰ ہے تو علی کا بوزر و سلیمان کا

امانِ محمد ﷺ امین محمد ﷺ
یسارِ محمد ﷺ یمین محمد ﷺ
وزیر محمد ﷺ معین محمد ﷺ
مشیر محمد ﷺ قرین محمد ﷺ
سپردار مہر نگین محمد ﷺ
ابوبکر صدیق دین محمد ﷺ

Scanned with CamScanner

تمہید:

قابل صد تعظیم و تکریم

واجب الاحترام

برادران اسلام

ارباب خاص و عام!

سرزمین جھنگ کے غیور مسلمانو کتاب و سنت کے دیوانو..... پروانو..... مستانو.....! یار غار کانفرنس کے عنوان سے معنون یہ اجتماع ہے..... جس میں عنوان کی مناسبت سے میں مختصری گفتگو کروں گا..... آپ حضرات کی توجہ رہے گی..... تو انشاء اللہ مجھے بھی فائدہ ہوگا..... اور آپ حضرات کو بھی فائدہ ہوگا۔

صدیق رضی اللہ عنہ کو پیدا کرنے کی وجہ:

میرے واجب الاحترام دوستو.....! مجھ سے قبل مولانا عبدالغفور جھنگوی دامت برکاتہ مقام صدیق رضی اللہ عنہ پر حسین گفتگو کر رہے تھے..... کہ اللہ صدیق رضی اللہ عنہ کو پیدا ہی اس لئے کرتے ہیں..... کہ وہ پیغمبر ﷺ کی تصدیق کرے..... گویا یوں سمجھ لیجئے..... کہ صدیق رضی اللہ عنہ وہ شخص ہے..... جو فطرتاً مسلمان ہے۔(۱)

---

(۱) سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی افضلیت بعد الانبیاء پر تمام صحابہ اور اہلسنت والجماعت کا اجماع ہے چنانچہ علامہ ابن حجرؒ لکھتے ہیں "ونقل البیھقی فی الاعتقاد بسندہ الی ثور عن الشافعی انہ قال اجمع الصحابۃ واتباعھم علی افضلیۃ ابی بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی رضی اللہ عنھم اجمعین "صحابہ کرامؓ اور ان کے متبعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ سب سے افضل ابو بکرؓ ہیں پھر عمرؓ پھر عثمانؓ پھر علیؓ ہیں، طبرانی میں بھی اسی قسم کے الفاظ ملتے ہیں علامہ عینیؒ شارح بخاری لکھتے ہیں "ورواہ الطبرانی بلفظ کنا نقول رسول اللہ ﷺ حی افضل ھذہ الامۃ ابوبکر و عمر و عثمان یسمع ذالک رسول اللہ ﷺ فلا ینکرہ" اس کے بعد علامہ عینیؒ لکھتے ہیں "وعلی ھذا اھل السنۃ والجماعۃ" تمام اہل سنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ بھی یہی ہے (عمدۃ القاری ص ۳۹۲ ج ۱۱)

Scanned with CamScanner

عظمت صدیق ﷛ کے مختلف پہلو:

حضرت صدیق اکبر ﷛ پر گفتگو کرنے کے لئے مختلف عنوانات ہیں۔ صدیق ﷛ قرآن کی نظر میں...... صدیق ﷛ پیغمبر ﷺ کے فرمان کی نظر میں......

صدیق ﷛ صحابہ واہلبیت کے بیان کی نظر میں۔

پھر صدیق ﷛ کی پوری زندگی...... صدیق ﷛ کی خدمت رسول ﷺ...... صدیق ﷛ اور خدمت اسلام...... صدیق ﷛ اور خاندان نبوت ﷺ کی خدمت صدیق ﷛......اور ازواج رسول ﷺ کی خدمت...... صدیق ﷛ کا دور خلافت...... صدیقی دور کے فتنے......اور ان کے ساتھ صدیق اکبر ﷛ کا تقابل اور ان کا تعاقب...... پھر صدیق ﷛ اور محبت رسول ﷺ یہ مختلف پہلو ہیں......ان میں سے جس موضوع پر بھی گفتگو کی جائے......اس کے لئے گھنٹے چاہئیں۔

میں نے قرآن مجید کی ایک آیت کریمہ پڑھی ہے...... جس آیت میں اللہ نے صدیق اکبر ﷛ کی صفات بیان کی ہیں......اور انہی صفات صدیق ﷛ کے ساتھ ہی دشمن صدیق ﷛ کی خدا نے تین خباثتیں بھی بیان کی ہیں...... میں نے سورۃ اللیل میں سے کچھ آیات کریمہ پڑھی ہیں......اس کے بعد سورۃ والضحیٰ ہے...... علماء نے لکھا ہے...... کہ سورۃ اللیل میں فضائل صدیق ﷛ ہیں...... سورۃ والضحیٰ میں فضائل پیغمبر ﷺ اور ان دونوں سورتوں کا بعض علماء نے تقریباً یہ نام بھی لکھا ہے...... سورۃ اللیل کا نام فضائل صدیق ﷛ اور سورۃ والضحیٰ کا نام فضائل مصطفیٰ ﷺ اور یہ بھی ایک عجیب نکتہ ہے...... کہ سورۃ اللیل پہلے ہے......اور سورۃ الضحیٰ بعد میں...... صدیق ﷛ کے فضائل کا تذکرہ پہلے ہے......اور پیغمبر ﷺ کے فضائل کا تذکرہ بعد میں...... اس طرف اشارہ ہے...... کہ جب تک ابوبکر ﷛ کے ساتھ تعلق نہیں ہوگا......اس وقت تک نبوت ﷺ سے تعلق ہی پیدا نہیں ہوسکتا۔

اس سورۃ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیدنا صدیق اکبر ﷛ کی تین فضیلتوں کو بیان فرمایا......اور مقابل میں صدیق ﷛ کے دشمن کی تین خباثتوں کا تذکرہ کیا ہے۔

Scanned with CamScanner

میں وہ تین فضائل بھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں......اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دشمن کی تین خباثتیں بھی......پھر میں اور آپ اس بات کا موازنہ کریں ہر آدمی سوچے......کہ صدیقی صفات کیا ہیں......اور صدیق رضی اللہ عنہ کا دشمن اس دور میں کن خباثتوں کا حامل ہے۔

نبی ﷺ و صدیق رضی اللہ عنہ میں فرق:

میرے محترم دوستو......! سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یہ ملت اسلامیہ کا وہ منفرد انسان ہے......جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے کئی صفات اور خصوصیات کا حامل بنایا تھا۔

شاہ عبدالعزیزؒ محدث دہلوی نے ایک عجیب نکتہ لکھا ہے......کہ نبی ﷺ اور صدیق رضی اللہ عنہ میں صرف اتنا فرق ہے......جیسے دو لمپ ہوں......ان میں سے ایک روشن ہو......اور دوسرے میں ساری صلاحیتیں موجود ہیں......اس کے اندر جلنے کی صلاحیت بھی موجود ہے......اس کے اندر تیل بھی موجود ہے صرف فرق اتنا ہے......کہ آپ نے اس کو روشن کیا ہوا ہے۔

اس کی روشنی سے سارا علاقہ منور ہے......دوسرے لمپ میں صلاحیتیں ساری موجود ہیں......صرف اس کو روشن کرنے کی دیر ہے......وہ بھی روشن ہو جائے گا......شاہ صاحبؒ نے لکھا ہے......کہ نبی ﷺ اور صدیق رضی اللہ عنہ میں یہ فرق ہے......کہ جو صفات اللہ صداقت میں رکھتے ہیں......وہی صفات نبوت میں ہوتے ہیں......یا اس کو یوں کہہ دیجئے......کہ جو کمالات وصفات اللہ نبی ﷺ میں رکھتے ہیں......اس کا عکس کامل خدا صدیق رضی اللہ عنہ کو بناتے ہیں......صرف فرق اتنا ہوتا ہے......کہ نبی ﷺ کے سر پر نبوت کا تاج ہوتا ہے......جس کی روشنی سے وہ دُنیا کو منور کر رہا ہوتا ہے......اور صدیق رضی اللہ عنہ کے سر پر نبوت کا تاج نہیں ہوتا......اگر خدا اس کے سر پر بھی نبوت کا تاج رکھ دیں......تو وہ بھی ویسے ہی روشنی دے گا......جیسے نبی ﷺ کی روشنی دنیا میں پھیل رہی ہوتی ہے......تو نبی ﷺ اور صدیق رضی اللہ عنہ میں صرف اتنا فرق ہے......جیسے دو بتیاں رکھی ہوئی ہوں......ایک سے روشنی ہو اور دوسری روشن نہ ہو......وہ صرف اس انتظار میں ہوتی ہے......کہ اگر یہ بتی نہ ہو اس کی جگہ پر

اس دوسری کی روشنی پھیلے گی...... بعینہٖ اسی بات کو سمجھ لیجئے......! کہ اللہ نے پیغمبر ﷺ کے ساتھ صدیق رضی اللہ عنہ کا وہی ایک تعلق رکھا ہے...... کہ جب تک آمنہ کے درِ یتیم ﷺ دنیا میں رہے...... محبوب ﷺ کی کاوش اور محنت سے پوری دنیا میں دین پھیلتا رہا...... اور پیغمبر ﷺ کے وصال انتقال کے بعد یہ منصب اور مقام کہ جس مقام پر اللہ انبیاء علیہم السلام کو کھڑا کرتے ہیں۔

حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے یہ جملے کہے تھے...... کہ اے ابو بکر......! اَنْتَ قُمْتَ مَقَامَ الْاَنْبِیَاء ...... آج آپ اس مقام پر کھڑے ہیں...... جس مقام پر استقامت کے ساتھ خدا نبوت ﷺ کو قائم کیا کرتے ہیں...... اسی استقامت کے ساتھ صدیق رضی اللہ عنہ آج تم کھڑے ہو۔

ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے میں چاند:

پیغمبر ﷺ کی استقامت کا عالم یہ ہے...... کہ اللہ کے نبی ﷺ کھل کر یہ کہتے تھے...... کہ لوگو......! ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے میں چاند رکھ دو...... میں دونوں کو چھوڑ سکتا ہوں، جس راستہ پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے میں وہ راستہ نہیں چھوڑ سکتا۔ (۱)

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا موقف اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کی استقامت:

اور یہی استقامت صدیق میں تھی...... جس وقت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اتنا کہہ دیا تھا...... حضرت حالات کو سامنے رکھا جائے...... اس وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ جملے کہے تھے۔ یَا عُمَر! اَنْتَ جَبَّارٌ" فِی الْجَاہِلِیَّۃِ وَ خَوَّارٌ" فِی الْاِسْلَامِ (۲) اور پھر یہ جملے کہے تھے...... کہ میں مدینے میں خون کی ندیاں بہنا برداشت کر سکتا ہوں...... میں اس بات کو تو برداشت کر سکتا ہوں...... کہ پرندے اڑتے ہوئے آئیں ہمارے گوشت نوچ جائیں......

---

(۱) سیرت ابن ہشام ص ۸۹ ج ۱

(۲) تاریخ الخلفاء میں "جبار فی الجاهلية خوار فی الاسلام" تاریخ الخلفاء ص ۷۳، سیرت مصطفیٰ ص ۳۶۴ ج ۱، مشکوٰۃ ص ۵۵٦ ج ۲

میں اس بات کو تو برداشت کر سکتا ہوں...... کہ عورتیں بیوہ ہو جائیں...... میں اس بات کو برداشت کر سکتا ہوں...... کہ بچے یتیم ہو جائیں لیکن...... اَیُنْقَصُ الدِّیْنُ وَاَنَا حَیّ"...... ابوبکر ﷛ اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا...... کہ صدیق ﷛ بھی زندہ رہے...... اور نبی ﷺ کے دین میں کسی قسم کی کمی واقع ہو جائے...... جو استقامت خدا نبوت ﷺ کو عطا کرتے ہیں...... وہی استقامت صداقت ﷛ کو عطا کرتے ہیں۔

سیدنا صدیق اکبر ﷛ کی کہانی ان کے والد کی زبانی:

اور اس پر اگر آپ غور کریں...... تو آپ کو یہ بات سمجھ میں آجائے گی...... صدیق ﷛ وہ شخص ہے جو فطری طور پر مسلمان ہے...... جس کی طبیعت میں اسلام...... جس کی فطرت میں اسلام...... حضرت ابوبکر صدیق ﷛ کے والد بزرگوار سیدنا ابو قحافہ ہیں...... حضرت سیدنا عثمان ابن عامر ﷛ فرماتے ہیں...... کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷛ ابھی کم سن بچے تھے...... ایک مرتبہ میں ان کو لے کر کعبۃ اللہ میں گیا...... اور یہ سوچ کرلے گیا...... کہ میں جا کر ان کو اپنے خدا اور بتوں کا تعارف کراؤں گا...... میں نے جا کر تعارف کرایا...... یہ ہبل ہے...... یہ لات ہے...... یہ عزاء ہے...... یہ منات ہے...... یہ خدا فلاں فلاں کام آتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق ﷛ کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا پتھر تھا...... وہ پتھر لے کر کھڑے ہوئے تھے...... سیدنا ابو قحافہ فرماتے ہیں...... کہ میں نے کہا بیٹے اس پتھر کو باہر پھینک دو...... صدیق اکبر ﷛ ابھی بچے تھے...... بچوں کا ایک عجیب مزاج اور ان کی طبیعت ہوتی ہے...... جس بات پر رک جائیں رک ہی جاتے ہیں۔

صدیق اکبر ﷛ نے اس پتھر کو باہر پھینکا نہیں...... میں نے کہا اس کو جیب میں ڈال دو...... صدیق اکبر ﷛ نے پتھر کو جیب میں ڈالنا چاہا...... جیب چھوٹی تھی پتھر بڑا تھا...... حضرت ابوبکر ﷛ نے وہ پتھر ہاتھ میں لے کر اپنی پشت کے پیچھے چھپا کر کہا...... ابا جان تمہارے خدا جس کی تم پوجا کر رہے ہو...... میرے اس پتھر کو نہیں دیکھ سکیں

گے...... صدیق اس وقت بھی فطرتاً مسلمان تھے۔

دور جاہلیت میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بت کے ناک کو توڑنا:

پھر اس سے اگلی بات دیکھئے......! ابو قحافہ کہتے ہیں...... کہ میں نے عبادت کرنا شروع کی...... ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وہ پتھر زور سے ایک بت کو مارا...... اس بت کی ناک ٹوٹی دور جا پڑی...... پورے مکہ میں کہرام مچ گیا کہ لوگو......! ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے ہمارے خدا کی ناک توڑ دی ہے...... اب جس قوم کے خدا کی ناک ہی نہ رہے...... اس قوم کا کیا حال ہوگا......؟ میں یہاں ایک جملہ کہتا ہوں۔

- علی حیدر ضرور ہے۔
- علی رضی اللہ عنہ بہادر ضرور ہے۔
- علی رضی اللہ عنہ صفدر ضرور ہے۔
- علی رضی اللہ عنہ نڈر ضرور ہے۔
- علی رضی اللہ عنہ شیر ببر ضرور ہے۔
- علی رضی اللہ عنہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا برادر ضرور ہے۔
- علی رضی اللہ عنہ فاطمۃ الزہراؓ کا شوہر ضرور ہے۔
- علی رضی اللہ عنہ حسنین کا پدر ضرور ہے۔

علماء نے اگرچہ اس میں اختلاف کیا ہے...... کہ فتح مکہ کے وقت کعبۃ اللہ کے بتوں کو توڑنے والا علی ابن عاص اموی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں وہ تھے...... یا سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے...... اس اختلاف سے بھی ہٹ کر اس تحقیق اور بحث سے بھی ہٹ کر میں کہتا ہوں...... علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اگر ان بتوں کو توڑا ہے...... تو حیدر نے اس وقت بتوں کو توڑا ہے...... جب مکہ فتح ہوا ہے...... صدیق رضی اللہ عنہ نے اس وقت بتوں کو توڑا ہے......

Scanned with CamScanner

جب دنیا میں ابھی تک اسلام ہی نہیں آیا تھا۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کی شیخ ازدیمنی سے ملاقات:

توجہ کریں......! میں ایک دو بڑی اہم باتیں کہہ کر صرف اس آیت کریمہ پر گفتگو کرتا ہوں...... جو میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہیں...... حضرت صدیق اکبرؓ نے ایک سفر کیا...... علما نے لکھا ہے...... کہ یمن کے علاقہ میں تشریف لے گئے...... نیک فطرت انسان کی طبعیت ہوتی ہے...... جہاں کوئی اچھا نیک بزرگ عالم ملے...... لوگ اس کی زیارت کرنے کے لئے جاتے ہیں...... دعا کرانے کے لئے لوگ جاتے ہیں...... حضرت صدیقؓ کہتے ہیں...... کہ میں جب یمن میں پہنچا...... تو مجھے بتایا گیا...... کہ یہاں پر ایک بزرگ رہتے ہیں...... جس کا نام شیخ ازدیمنی ہے...... صدیق اکبرؓ کہتے ہیں...... کہ میں اس کی زیارت کے لئے گیا...... جب میں گیا...... تو وہ اتنا ضعیف اور نحیف تھے...... کہ اس کے پلکوں کے بال چہرے پر پڑے ہوئے تھے...... انتہائی کمزور تھے...... میں نے اس کے قریب جا کر اونچی آواز سے کہا...... السلام علیکم اس بزرگ نے وعلیکم السلام کہہ کر مجھے جواب دیا۔

مجھ سے پوچھنے لگے...... مَا اسمک...... کیا نام ہے......؟ میں نے کہا...... اِسْمِیْ عَبْدُاللہ...... مَا اسْمُ اَبِیْکَ......؟ میں نے کہا ابوقحافہ عثمان...... مِنْ اَیْنَ جِئْتَ......؟ مِنَ الْمَکَّۃِ...... مِنْ اَیِّ قَبِیْلٍ......؟ بَنُوْ تَیْمِ (۱)

صدیق اکبرؓ کہتے ہیں...... کہ پورا تعارف ہونے کے بعد اس نے کہا...... میرے قریب ہو جاؤ...... صدیقؓ کہتے ہیں...... کہ جب میں ذرا قریب ہوا......

---

(۱) خصائص کبریٰ ص ۲۹ ج ۱،

Scanned with CamScanner

تو اس نے اپنی بھوؤں کے بال اوپر کر کے دونوں آنکھیں کھول کر میرے چہرہ کو دیکھا...... اور دیکھنے کے بعد بے ساختہ اس کی آنکھوں سے آنسو آئے...... آسمان کی طرف اس نے دیکھ کر کہا...... الحمد للہ...... صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں...... میں حیرت میں رہ گیا...... میں نے کہا شیخ میں تجھے ملنے آیا ہوں...... تو مجھے دیکھ کر الحمد للہ کہہ رہا ہے...... کیا راز ہے...... کیا بات ہے......؟ اس نے کہا...... بیٹے میں عام آدمی نہیں...... میں تورات کا عالم ہوں...... انجیل کا حافظ ہوں...... زبور میرے سینے میں ہے...... آسمانی کتابوں کا خدا نے مجھے علم عطا کیا ہے...... میری اس وقت کم عمر نہیں...... میں تین سو نوے سال کی عمر کا ہوں...... چار صدیاں مجھ پر بیتنے والی ہیں...... میں نے اپنی آسمانی کتابوں میں پڑھا تھا...... آخری زمانہ میں ایک پیغمبر ﷺ آئے گا...... اس نبی ﷺ کا نام محمد ﷺ ہوگا...... اس کے ابا کا نام عبداللہ ہوگا...... اس کی اماں کا نام آمنہ ہوگا...... اس پیغمبر ﷺ کے سر پر خدا نبوت کا تاج رکھیں گے...... وہ پیغمبر ﷺ پوری کائنات کا والی اور وارث بن کر آئے گا...... پھر اس پیغمبر ﷺ پر جو سب سے پہلے کلمہ پڑھے گا...... جو سب سے پہلے اس کی تصدیق کرے گا...... اس شخص کی کنیت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوگی...... اس کے لقب صدیق رضی اللہ عنہ عتیق رضی اللہ عنہ ہوں گے...... اس کا نام عبداللہ رضی اللہ عنہ ہوگا...... اس کے باپ کا نام ابو قحافہ رضی اللہ عنہ عثمان ابن عامر ہوگا...... اس کی ماں کا نام ام الخیر سلمہ بنت فخر ہوگا...... اس بابا نے کہا...... کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جس وقت میں نے یہ آسمانی کتابوں میں پڑھا...... میں نے اللہ سے دعا مانگی...... کہ اے اللہ میری اتنی عمر بڑھا دے...... کہ اس آخر الزماں پیغمبر ﷺ کا دیدار کروں...... اور اگر وہ نبی میرے حصہ میں نہیں...... کم از کم محمد ﷺ کے اس پہلے یار ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دیدار تو کرلوں...... کہا صدیق......! میں کتنا خوش نصیب ہوں...... آج خدا نے میری دعا پوری کی ہے...... کہ تو میرے پاس آیا ہے...... میں اس بڑھاپے کی حالت میں چل کر تجھ تک نہیں آسکتا تھا...... تجھ کو خدا میرے پاس لائے ہیں...... میں آج تیرا دیدار کر رہا ہوں...... اور یہ کہنے کے بعد صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں...... اس

Scanned with CamScanner

کی آنکھوں سے آنسوں کی لڑیاں جاری ہوگئیں......اور مجھے کہتا تھا......کہ ابوبکر تجھے مبارک ہو......! آخرالزماں پیغمبر ﷺ اب نبوت کا دعویٰ کریں گے...... جب تو جائے تو اس پیغمبر ﷺ پر کلمہ پڑھنا......اور صدیق اس پیغمبر ﷺ کو میرا اسلام دے کر کہہ دینا......کہ آقا یمن کا تین سو نوے سالہ بوڑھا شیخ ازدیمنی کہتا تھا......کہ محبوب میں تجھے تو نہیں دیکھ سکا......لیکن تیرے صدیق ؓ کو دیکھ کر میں تیری نبوت کا یقین کر چکا ہوں......وہ بوڑھا کہتا ہے......کہ تیرے صدیق ؓ کو دیکھ کر پیغمبر ﷺ تیری نبوت کا یقین کیا ہے......اور آج کا چوڑھا کافر نبی ﷺ و صدیق ؓ کو روضہ میں اکٹھے دیکھ کر بھی یقین نہیں کرتا...... حضرت صدیق ؓ کہتے ہیں......کہ اس بابا کی عجیب کیفیت تھی......آنکھوں میں آنسو تھے......اور مجھے کہتا تھا...... مَا بَالُكَ يَا اَبَا بَكْر ......صدیق ؓ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا...... جب تو اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کو لے کر اکیلا چلے گا......صدیق ؓ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا......جس وقت چھ ہزار کی بلند پہاڑی پر اس پیغمبر کو تو کندھے پر بٹھا کر لے جائے گا......صدیق ؓ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا...... جب تو اور تیرے نبی ﷺ غار میں ہوں گے......صدیق ؓ تیرا کیا حال ہوگا......؟ جب تو اس محبوب ﷺ کے ساتھ تنہا ہوگا......اور اس پیغمبر ﷺ کو اپنی گود میں ایسے لے کر بیٹھے گا......جیسے رحل پر قرآن رکھا ہو۔

شیخ ازدیمنی کی سیدنا صدیق اکبر ؓ کو نصیحت:

صدیق میں تجھے نصیحت کرتا ہوں...... جان دینی پڑے دے دینا...... مال دینا پڑے تو دے دینا......وطن دینا پڑے تو دے دینا......اولاد قربان کرنی پڑے تو کر دینا...... مگر اے ابوبکر......! اس محمد ﷺ کا ساتھ نہ چھوڑنا......وہ بھی تیرے ساتھ وفا کرے گا......تو بھی اس کے ساتھ وفا کرنا۔

میرے دوستو......! میں نے جو آیت پڑھی تھی......اس آیت کی تین صفتیں

Scanned with CamScanner

سنئے...... میں بات مختصر کرتا ہوں...... کہ قرآن مجید کا انداز یہ ہوتا ہے...... کہ شان نزول ایک خاص واقعہ ہوتا ہے...... لیکن اس میں احکام خدا عمومی طور پر بیان فرماتے ہیں...... اس آیت کریمہ میں صدیق ؓ کی تین صفات کا تذکرہ ہے...... فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی ...... اللہ کہتے ہیں لوگو...... ! صدیق ؓ وہ ہے...... اَعْطٰی !...... جس نے سب کچھ پیغمبر ﷺ کو دے دیا...... اَعْطٰی! سب کچھ دیا۔

- جان دینی پڑی تو دی...... مال دینا پڑا تو دیا۔
- وطن دینا پڑا تو دیا...... اولاد قربان کرنی پڑی تو کر دی۔

اور اگر آپ غور کریں...... تو آپ کو ایک بات سمجھ میں آئے گی...... حدیث میں آتا ہے...... حضور ﷺ نے فرمایا لوگو...... !لَوْ کُنْتُ اَتَّخِذُ خَلِیْلًا لَا اتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا ......(۱) اگر میں کائنات میں سے کسی کو خلیل بناتا...... تو میں صدیق ؓ کو اپنا خلیل ؓ بناتا...... اور اس کا مطلب علماء نے لکھا ہے...... کہ اگر میرے دل میں مخلوق میں سے کوئی بستا تو صرف ابوبکر ؓ بستا...... چونکہ میرے دل میں صرف اللہ کی ذات بستی ہے...... میں نے اپنے دل میں اللہ کا ڈیرہ لگایا ہے...... اللہ کو جگہ دی ہے...... خدا کی محبت میرے سینہ میں ہے...... اگر مخلوق میں سے کسی سے میرا ایسا تعلق ہوتا...... جیسے میرا اللہ کے ساتھ تعلق ہے...... تو یہ تعلق مخلوق میں صرف اسی ابوبکر ؓ کے ساتھ ہوتا...... اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قرآن نے خلیل علیہ السلام کہا ہے...... وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ......(۲) ابراہیم سے کسی نے پوچھا تھا...... كَيْفَ كُنْتَ خَلِيْلًا ...... آپ اللہ کے خلیل علیہ السلام کیسے بنے......؟

---

(۱) صحیح البخاری ص ۵۱۶ ج ۱، ترمذی ص ۶۸۵ ج ۲، مشکوٰۃ ص ۵۵۴ ج ۲، فتح الباری ص ۷۵۱۹، عمدۃ القاری ص ۳۹۲ ج ۱۱

(۲) پارہ نمبر ۵ سورۃ نمبر ۴ آیت نمبر ۱۲۵

Scanned with CamScanner

تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا...... بَرَزْتُ نَفْسِیْ لِنِیْرَانٍ...... وَ وَلَدِیْ لِلْقُرْبَانِ...... وَ مَالِیْ لِضِیْفَانٍ...... وَ قَلْبِیْ لِلرَّحْمٰنِ......هَا اَنَا خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ...... میرے رب نے میرا امتحان لیا...... خلیل علیہ السلام جان پیش کر......! میں نے آگ میں پیش کی...... خلیل علیہ السلام مال پیش کر! میں نے مہمانوں پر خرچ کر دیا...... خلیل علیہ السلام وطن پیش کر......! میں نے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر لی...... اللہ نے کہا خلیل اپنی اولاد پیش کر...... میں نے اپنے بچہ کو چھری کے نیچے دیدیا...... جب ان تمام امتحانوں میں پاس ہوا...... تو اللہ نے مجھے اپنا خلیل علیہ السلام بنا لیا۔

سیدنا خلیل علیہ السلام اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ میں مطابقت:

ذرا مطابقت دیکھئے...... ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل ہیں...... اور پوری جماعت صحابہ میں سے ابوبکر مصطفیٰ کے خلیل ہیں...... ایک خدا کا خلیل اور ایک مصطفیٰ کا خلیل...... خدا نے اپنے یار کا امتحان لیا...... مصطفیٰ نے اپنے یار کا امتحان لیا...... خدا نے ابراہیم کو کہا...... اَوَّاہٌ حَلِیْمٌ" ہیں...... مصطفیٰ نے صدیق رضی اللہ عنہ کو کہا...... اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبِیْ بَکْرٍ...... یہ میری امت میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے...... خدا نے ابراہیم علیہ السلام کو کہا...... وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ اِبْرَاهِیْمَ...... اِنَّهٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا...... (۱) خدا نے ابراہیم علیہ السلام کو صدیق کہا ہے...... مصطفیٰ ﷺ نے ابوبکر کو صدیق رضی اللہ عنہ کہا ہے...... اب آپ ذرا اس پر غور کریں......! ایک خدا کا صدیق...... ایک مصطفیٰ کا صدیق...... ایک اللہ کا خلیل...... ایک رسول اللہ ﷺ کا خلیل...... یہ دو خلیل ہیں...... خدا اپنے یار کا امتحان لیتا ہے...... مصطفیٰ اپنے یار کا امتحان لیتا ہے...... اللہ نے کہا خلیل جان پیش کر......! کہا نار میں حاضر ہے...... رسول اللہ ﷺ نے کہا...... صدیق جان پیش کر......! کہا غار میں حاضر ہے۔

---

(۱) پارہ نمبر ۱۶ سورۃ نمبر ۱۹ آیت نمبر ٤١

Scanned with CamScanner

جہاں ابراہیم نے جان دی وہ نار ہے...... جہاں صدیق نے جان دی اس کا نام غار ہے...... نار کا تذکرہ بھی قرآن میں ہے...... غار کا تذکرہ بھی قرآن میں ہے...... پھر آپ اگر اس پر غور کریں...... تو بات سمجھ میں آجائے گی...... جہاں ابراہیم خلیل گئے ہیں...... اکیلے گئے اللہ کا میرے اور آپ کی طرح کوئی جسم نہیں...... کہ خدا ساتھ گئے ہوں...... جہاں صدیق رضی اللہ عنہ گئے ہیں محبوب کو ساتھ لے کر گئے ہیں...... جہاں خلیل گئے ہیں باہر امتحان ہے اندر......، یَا نَارُ کُونِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا ...... آگ ٹھنڈی ہو گئی...... جہاں صدیق رضی اللہ عنہ گئے ہیں...... باہر بھی امتحان ہے اندر بھی آزمائش...... اور اندر کالا موذی سانپ موجود ہے...... جہاں ابراہیم خلیل علیہ السلام گئے ہیں۔

اس نار کا تذکرہ تو قرآن میں ہے...... مگر آگ کے اس چتے کا دنیا میں کوئی وجود نہیں...... جہاں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ گئے ہیں...... تو غار کے ذرے بھی ابو بکر صدیق کی محبت کی گواہیاں پیش کرتے ہیں...... جہاں ابراہیم خلیل علیہ السلام گئے ہیں وہ نار تو ضرور ہے...... اس کا تذکرہ قرآن میں آیا ہے...... مگر ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کی ذات کے جلوے نہیں دیکھے...... جہاں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ گئے ہیں...... پیغمبر کو تین دن ورات تک گود میں یوں لٹایا ہے...... جیسے رحل پر قرآن کا نسخہ کھلا رکھا ہو۔

پیغمبر ﷺ سے اللہ کا کیا ہوا وعدہ:

آج کے جلسہ کا عنوان آپ کا یار غار ہے...... کہ کائنات میں اکیلا یار ہے جس کو یار غار کہا جاتا ہے...... آپ اگر اس پر اور غور کریں...... !علماء نے لکھا ہے...... کہ جس رات حضور ﷺ نے ہجرت فرمائی...... تو حضور ﷺ نے حضرت حیدر رضی اللہ عنہ کو تو اپنے بستر پر سلایا...... صدیق رضی اللہ عنہ کو بلا کر ساتھ لے کر گئے...... ایک سیکنڈ کے لئے آپ اس بات کو اپنے ذہن میں جگہ دیں...... کہ اللہ نے یہ وعدہ کیا تھا...... کہ محبوب ﷺ! میں تجھے بھی بچاؤں گا...... جو

تیرے ساتھ ہے...... اس کو بھی بچاؤں گا...... اللہ نے حفاظت کا وعدہ کیا ہے...... اگر پیغمبر ﷺ کے تصور میں ہی یہ بات ہوتی ...... کہ میرے بعد علیؓ نے خلیفہ بننا ہے...... تو حضور ﷺ علیؓ کو نہ سلاتے...... بلکہ ساتھ لے کر جاتے...... جس کو خلافت دینی تھی اسے ساتھ لیا ہے...... اور جسے خلیفہ نہیں بنانا تھا...... اسے بستر پر سلایا ہے۔(۱)

ہجرت کی رات حیدرؓ سے سوالات اوران کے جوابات:

اور وہاں بھی ایک عجیب اتفاق ہوا...... کہ ابوجہل جب حضرت علیؓ کے پاس پہنچا...... تو دیکھا یہ تو حیدرؓ سوئے ہوئے ہیں...... حضرت علیؓ کو اُٹھایا...... اُٹھانے کے بعد اس نے پوچھا...... کہ بتاؤ محمد کہاں ہیں......؟ حضرت علیؓ نے فرمایا...... کہ حضور ﷺ چلے گئے...... اس نے پھر پوچھا کہاں چلے گئے ہیں......؟، حضرت علیؓ نے کہا جہاں جانا تھا...... ابوجہل نے کہا کہاں جانا تھا......؟ حضرت علیؓ نے کہا جہاں گئے ہیں۔

اب ایک بات کہتا ہوں دل پر لکھ لو......! کہ ابوجہل اپنا سامنہ لے کر کہتا ہے...... کہ محمد ﷺ نے نوجوانوں کی یہ جو جماعت تیار کی ہے...... ہمارے قابو میں نہیں آتی...... نوجوانو آج کے لوگ بھی کہتے ہیں...... کہ مولوی حق نواز شہید (رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ جونوجوانوں کی جماعت بنائی ہے ہمارے قابو میں نہیں آتی۔

سیدنا صدیقؓ کو تین چیزیں پسند:

پہلی قربانی صدیق ﷺ کی...... اعطی ابوبکرؓ نے سب کچھ قربان کیا...... جان دینے کا وقت آیا...... تو جان لے کر غار میں گیا ہے...... پیغمبر ﷺ کو کندھے پر اٹھا کر لے کر گئے ہیں...... یہ اور ایک بات آگئی ہے...... وہ بھی سن لیجیے......!

---

(۱) ...... ۳۶-۱، رحمۃ للعالمین ص ۱۲۷ ج ۱

حدیث میں آتا ہے...... کہ ایک دفعہ حضور ﷺ اور صحابہ ؓ سارے اکٹھے بیٹھے تھے...... تو اللہ کے پیغمبر ﷺ نے فرمایا...... مجھے تین چیزیں پسند ہیں...... صدیق ؓ نے بھی کہا...... مجھے تین چیزیں پسند ہیں...... سیدنا فاروق ؓ نے بھی کہا...... مجھے تین چیزیں پسند ہیں...... سیدنا عثمان ؓ نے بھی کہا...... مجھے تین چیزیں پسند ہیں...... حضرت حیدر ؓ نے بھی کہا...... مجھے تین چیزیں پسند ہیں۔

حدیث میں آتا ہے...... جبرائیل علیہ السلام نے اتر کر کہا...... کہ محبوب ﷺ آپ کے ان یاروں کو تین چیزیں پسند آئیں...... تو مجھے بھی تین چیزیں پسند ہیں...... اللہ نے فرمایا...... میرے پیغمبر ﷺ! مجھے بھی تین چیزیں پسند ہیں...... اس کی اتباع میں آگے محدثین نے لکھا ہے...... کہ امام ابوحنیفہؒ نے بھی اپنی زندگی میں تین چیزوں کو پسند کیا...... امام مالکؒ، شافعی احمد بن حنبلؒ نے تین چیزوں کو پسند کیا ہے...... وہ ایک لمبی حدیث ثلاثی کے نام سے ہے...... میں اس کی تفصیل میں نہیں جاتا...... یار غار کی مناسبت سے صرف صدیق اکبر ؓ پر بات کرتا ہوں...... حضرت صدیق ؓ نے کہا...... مجھے پوری دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں...... سب سے پہلی پسند...... اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ...... (1) کہا میری آنکھ ہو آقا ﷺ تیرا دیدار کروں...... مجھے یہ سب سے زیادہ پسند ہے۔

کتابوں میں لکھا ہے...... کہ ایک دفعہ حضرت ابوبکر ؓ آئے...... یوں دروازے کے سامنے کھڑے ہوئے...... حضور ﷺ کے چہرے کو دیکھ کر واپس چلے گئے...... تو کسی نے پوچھا ابوبکر ؓ آئے کیسے تھے......؟ کہا بڑی دیر سے بھوک نے ستایا ہوا تھا...... پیغمبر ﷺ کا چہرہ دیکھنے کے بعد بھوک اتر گئی...... ایک دفعہ حضور ﷺ کے چہرہ اطہر کو دیکھتے ہوئے آنکھوں کو زور سے مسلا۔

---

(1) منبہات ابن حجر عسقلانی ص ۱۲۱-۱۲۲ المطبع فی المحتبائی ...

کسی نے پوچھا ابوبکرؓ یہ کیا کر رہے ہو......؟ کہا آنکھوں کو سزا دے رہا ہوں...... کہ پیغمبر ﷺ کے چہرے کو دیکھتے ہوئے یہ جھپکی کیوں ہے......؟ اس لئے اس کو سزا دیتا ہوں...... کہ محبوب ﷺ کو دیکھتے ہوئے تجھ میں طاقت کیسے پیدا ہوئی ہے...... کہ تو جھپک رہی ہے...... صدیقؓ کی سب سے پہلی پسند...... کہ میری دید ہو پیغمبر ﷺ تیرا دیدار ہو...... اَلنَّظَرُ اِلیٰ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ......اس پر توجہ کیجئے......! اگر حضور ﷺ کعبۃ اللہ میں تھے...... تو سارے صحابہ دیکھتے ہیں...... حضور مسجد نبوی میں تھے......تو سارے صحابہ دیکھتے ہیں...... لیکن ابوبکر کی منشاء تھی...... کہ اکیلا میں دیکھوں اور کوئی نہ دیکھے۔

اَلنَّظَرُ اِلیٰ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ

اللہ نے بھی کہا اگر یار کو تنہا دیکھنا ہے......تو یار کو لے کر غار میں تنہا چل!

بے مثال سواری باکمال سوار:

صدیقؓ جب لے کر چلے اور پہاڑ پر چڑھنے کا وقت آیا......تو سواری تلاش کر رہے تھے......ابوجہل کو انہوں نے بتایا...... کہ جس کو تم تلاش کرنا چاہتے ہو......اوپر اس کے قدم ہی نہیں جاتے...... چونکہ وہ حضور ﷺ کے متلاشی تھے......کہا اوپر تو ابوبکرؓ کے قدم جا رہے ہیں......؟ ابوجہل نے اس وقت ایک جملہ کہا......اس نے کہا...... اگر محمد ﷺ تک پہنچنا ہے......تو ابوبکرؓ کے قدموں پر چلو......اس نے کہا...... جہاں ابوبکرؓ ہیں وہیں محمد ﷺ ہوں گے...... پھر میں کہہ دوں ابوجہل بہت بڑا کافر تھا......لیکن اس کو یقین تھا...... کہ نبی و صدیقؓ جدا نہیں ہو سکتے......آج کا بدبخت ابوجہل کا پیروکار...... نبی ﷺ اور صدیقؓ کو اکٹھا سویا دیکھ کر بھی یقین نہیں رکھتا۔

غار میں داخلہ وثانی اثنین کا مصداق:

اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَہُ

اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ......(۱) علماء نے اس پر ایک عجیب نکتہ لکھا ہے...... کہ جس وقت غار کے اندر جانے کا وقت آیا...... ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ...... وہ کونسے ایک دوسرا جو اپنے ساتھی سے کہہ رہا ہے...... کہ...... لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا...... اس میں ہر شخص دوسرا ہے...... نبی ﷺ صدیق رضی اللہ عنہ کے دوسرے ہیں...... صدیق رضی اللہ عنہ نبوت ﷺ کا دوسرا ہے۔

لیکن علماء نے اس پر تحقیق یہ لکھی ہے...... کہ یہاں ثانی اثنین سے مراد آقا کی ذات گرامی ہے...... (۲) اللہ پیغمبر اسے کہہ رہے ہیں...... کہ محمد ﷺ اس وقت دوسرے تھے...... جو دو غار میں گئے...... اس لئے کہ ہر مقام پر صدیق رضی اللہ عنہ دوسرے نمبر پر رہے ہیں...... مگر جب غار میں اندر جانے کا وقت آیا ہے...... تو صدیق رضی اللہ عنہ پہلے گئے ہیں...... حضور ﷺ بعد میں گئے ہیں...... صدیق رضی اللہ عنہ پہلے گئے ہیں...... اور پہلے جا کر صدیق رضی اللہ عنہ نے غار کی صفائی کی...... اور صفائی کر کے پیغمبر ﷺ کو بلایا...... اور اس غار میں بہت سارے سوراخ تھے...... صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سوراخوں کو اپنی پگڑی کے کپڑے سے بند کیا...... ایک سوراخ باقی رہ گیا...... کپڑا ختم ہو گیا...... وہاں صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا پاؤں دے دیا...... اس سوراخ سے ایک کالا آیا...... اس نے آکر ڈسا...... (۳) اوئے کالے ڈسا کیوں ہے......؟ اس کالے نے بھی کہہ دیا...... کہ ڈسا اس لئے ہے...... کہ نبی اور صدیق رضی اللہ عنہ کو اکٹھے دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتا...... ایک کالے نے وہاں اکٹھا دیکھ کر برداشت نہیں کیا...... دوسرا کالا آج مزار میں اکٹھا دیکھ کر برداشت نہیں کرتا...... اور ہوا کیا......؟ کالا ادھر سے آیا...... تو صدیق رضی اللہ عنہ اکبر کپڑا دے چکے تھے...... غار کا سوراخ بند ہے۔

---

(۱) پارہ نمبر ۱۰ سورۃ نمبر ۹ آیت نمبر ۴۰

(۲) رحمۃ للعالمین ص ۱۲۹ ج ۱ (۳) تفسیر قرطبی ص ۱۴۲ ج ۸ ملاحظہ فرمائیں

Scanned with CamScanner

دوسری طرف سے آتا ہے...... راستہ بند ہے...... تیسری طرف سے آتا ہے راستہ بند ہے...... اس طرف سے آتا ہے تو راستہ بند ہے...... ارے کالے کہاں جانا چاہتے ہو......؟ کہا اندر جانا چاہتا ہوں...... جاتا کیوں نہیں......؟ کہا راستہ بند ہے۔

موذیوں کا داخلہ بند:

اشارہ کر کے بتایا گیا...... کہ جہاں نبی ﷺ و صدیقؓ اکٹھے ہوں...... وہاں قیامت تک موذیوں کے داخلے بند ہیں......۔

- نبی ﷺ اور صدیقؓ غار میں اکٹھے...... تو موذی کا داخلہ؟ (بند)
- نبی ﷺ اور صدیقؓ مزار میں اکٹھے...... تو موذی کا داخلہ؟ (بند)

پھر ایک جملہ کہتا ہوں توجہ کرنا......! موذی ایران کا ہو...... تب بھی داخلہ بند...... اگر ہندوستان کا ہو...... تب بھی داخلہ بند ہے...... میں عرض یہ کر رہا تھا...... کہ حضور کو سب صحابہؓ دیکھتے تھے...... صدیقؓ چاہتے تھے...... کہ میں اکیلا دیکھوں اور کوئی نہ دیکھے...... اور جب صدیقؓ نبی ﷺ کو لے کر غار میں گئے...... تو صدیق نے سوچا...... اب اگر حضور کو سامنے بٹھا کر دیکھتا ہوں...... تو نظر میری پہاڑ پر بھی جائے گی...... اس جالا پر بھی جائے گی...... جو مکڑی نے تنا ہے...... یہ سب چیزیں مجھے نظر آئیں گی...... اور تمنا تھی کہ...... اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ...... صرف میری دید پیغمبر کے چہرے پر جائے اور کہیں نہ جائے...... اللہ نے طریقہ سکھایا...... کہ صدیق جھولی پھیلا......! پیغمبر ﷺ کے سر کو اپنی جھولی میں رکھ......!

علماء لکھتے ہیں...... کہ صدیقؓ نے محبوب ﷺ کو اپنی گود میں یوں لٹایا...... جس طریقے سے رحل پر قرآن کا نسخہ کھلا رکھا ہو...... اور اس پر بھی علماء کا اتفاق ہے...... کہ کم از کم تین دنوں میں قرآن کو مکمل کرنا چاہیے...... ایک وہ قرآن ہے...... جو الحمد سے والناس تک

تیس پاروں کی شکل میں میری اور آپ کی الماریوں میں رکھا ہوا ہے...... ایک وہ قرآن عملی شکل میں ہے...... جو اماں عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ میں ہے۔

دوستو......! تیس پاروں کی شکل میں جو قرآن ہے...... اسے پوری دنیا نے پڑھا ہے...... لیکن اس عملی قرآن کو صرف پڑھا ہے...... تو ابوبکر صدیقؓ نے پڑھا ہے...... اور یوں پڑھا ہے...... کہ اکیلے صدیقؓ نے گود پھیلا کر محبوب کا سر اپنی گود میں رکھ کر اللہ نے بھی کہہ دیا ہوگا...... کہ صدیقؓ پڑھ......! وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلاً ......(۱) آہستہ آہستہ پڑھ......! اور اس انداز سے پڑھ...... کہ یہ مقام اور کسی کو حاصل نہیں ہوگا۔

علماء نے لکھا ہے...... کہ اس انداز سے ابوبکرؓ تین دن ورات تک محبوب ﷺ کے چہرے کو دیکھتے رہے...... کسی عاشق نے بھی ایک عجیب جملہ کہہ دیا۔

کہ رخ یار کو تکتا ہوں غور سے اس لئے
کہ پڑھتے ہیں اہل ذوق کتاب آہستہ آہستہ

کتاب پڑھی جاتی ہے...... اس لئے صدیقؓ دیکھ رہا ہے۔

پاس حسن کے کیا عشق لاجواب ہے
جیسے رحل پہ کھلی خدا کی کتاب ہے

سیدنا صدیقؓ کے آنسوؤں کی قیمت:

میرے دوستو......! صدیقؓ کی قربانی کا پھر ایک منظر بڑا عجیب ہے...... جب اس انداز سے پیغمبر ﷺ کو دیکھ رہے تھے...... تو اللہ نے کہا تیری آنکھ کی قیمت لگا دیتا ہوں...... کالے نے ڈسا تو آنسو بن کر آنکھوں میں آئے...... صدیقؓ نے سر پر ہاتھ مارا...... کہ پگڑی اتار کر نہ پونچ لوں...... تو پگڑی تو پہلے پھاڑ کر سوراخوں میں دے چکے تھے

---

(۱) پارہ نمبر ۲۹ سورۃ نمبر ۷۳ آیت نمبر ۴

خیال آیا کہ کرتہ سے صاف کروں...... کرتہ تو پیغمبر کے سر کے نیچے تھا...... خیال آیا...... کہ اپنے ہاتھوں سے صاف کروں تو تقدیر کا فیصلہ تھا...... کہ ابوبکر ہاتھوں کو بھی روک......! آج تیرے ان آنسوؤں کی بھی قیمت لگانا چاہتا ہوں...... جو پیغمبر ﷺ کے چہرے کے لئے آنکھ بے تاب ہے...... ان آنکھوں سے نکلنے والا آنسوں زمین پر نہ گرے...... بلکہ پیغمبر ﷺ کے رخ انور پر گرے...... تاکہ دنیا کو پتہ چل جائے...... کہ صدیق کی پہلی تمنا ہے...... اَلنَّظَرُ اِلیٰ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰہ...... صرف محبوب کے چہرے کو دیکھوں اور کسی چیز کو نہ دیکھوں۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کا مال قربان کرنے کا انداز:

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی...... ابوبکرؓ وہ ہے...... جس نے جان پیش کی ہے۔ ابوبکرؓ وہ ہے...... جس نے مال پیش کیا ہے۔

میں بتا رہا تھا...... کہ اللہ کے خلیل علیہ السلام نے جان نار میں دی ہے...... پیغمبر ﷺ کے صدیق نے جان غار میں دی ہے...... اللہ کے صدیق ابراہیم نے مال مہمانوں پر خرچ کیا ہے...... اور جب صدیقؓ کے مال پیش کرنے کا وقت آیا ہے...... اس نے پیغمبر ﷺ کے قدموں میں لٹا دیا ہے...... کلمہ پڑھا تو 45 ہزار لے کر آئے...... ہجرت کی ہے تو 5 ہزار لے کر چلے ہیں...... غزوہ تبوک میں پہنچے ہیں...... تو گھر میں جھاڑو دے دیا ہے۔(۱)

---

(۱) زرقانی ص ٦٤ ج ٣، سیرت مصطفیٰ ص ٨٧ ج ١، ترمذی، ابو داؤد، دارمی، فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل میں یہ روایت مفصل یوں ہے یہ الفاظ جو یہاں نقل کر رہا ہوں یہ ترمذی کے ہیں عن ابن عمرؓ قال سمعت عمر بن خطابؓ یقول امرنا رسول اللہ ﷺ ان نتصدق ووافق ذالك عندی مالا فقلت الیوم اسبق ابابکر ان سبقته یوما قال فجئت بنصف مالی فقال رسول اللہ ﷺ ماابقیت لاھلك فقلت مثله واتی ابوبکر بکل ماعنده فقال یاابابکر ماابقیت لاھلك فقال ابقیت لھم اللہ ورسوله قلت لااسبقه الی شئ ابدا قال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح ص ٢٠٨ ج ٢، فضائل الصحابۃ ص ٣٦٠ ج ٢، ابو داؤد، الدارمی ص ٣٩١ ج ١)

Scanned with CamScanner

سیدنا صدیق اکبرؓ سوئی کا متلاشی:

جلال الدین سیوطیؒ تاریخ الخلفاءؒ میں لکھتے ہیں...... کہ صدیق اکبرؓ مکان کی دیواروں پر ہاتھ لگا رہے تھے...... پوچھا گیا کیا کرنا چاہتے ہو......؟ کہا سوئی دھاگہ تلاش کر رہا ہوں...... کہ وہ بھی اٹھا کر محبوب کے قدموں میں جا کر رکھ دوں...... چنانچہ صدیق اکبرؓ نے وہ بھی اٹھا کر نبوت کے قدموں میں رکھ دیا...... یہاں تک کہ جو جسم پر کپڑے پہنے ہوئے تھے...... وہ کپڑے بھی اتار دیے...... ٹاٹ اور بوریوں کا لباس پہن کر آئے...... جب حضورﷺ کے سامنے آئے...... اللہ کے پیغمبرﷺ نے یوں نہیں کہا...... کہ صدیقؓ تیرا مال تھوڑا کیوں ہے......؟ عمرؓ تو زیادہ کیوں لے آیا ہے......؟ عمرؓ کے پاس مال بہت زیادہ تھا...... صدیقؓ کے پاس جو کچھ تھا...... نبوت کے قدموں میں لا کر رکھ دیا...... اللہ کے پیغمبرﷺ نے پوچھنے کا انداز ہی بدل دیا...... حضورﷺ نے فرمایا صدیق......! کتنا مال لائے اور کتنا چھوڑ آئے......؟ کہا محبوب...... تَرَكْتُ فِيْ بَيْتِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ اللّٰهِ...... اللہ اور رسول کی محبت چھوڑ کر آیا ہوں...... جو کچھ تھا اٹھا کر آپ کے قدموں میں لا کر رکھ دیا ہے۔

فرشتے ٹاٹ کے لباس میں ملبوس:

علامہ سیوطیؒ نے لکھا ہے...... کہ اس وقت آسمانوں سے جبرائیلؑ اتر کر آئے...... اور آ کر سلام کیا...... حضورﷺ نے فرمایا جبرائیل......! تو نے یہ ٹاٹ اور بوریوں کا لباس کیوں پہنا ہوا ہے......؟ کہا محبوب مجھے نہ دیکھیں...... ذرا آسمان کی طرف نگاہ اٹھائیں...... حضور نے دیکھا...... تو ستر ہزار فرشتے اس لباس میں ملبوس تھے...... حضور نے فرمایا...... یہ کیا منظر ہے......؟ (تفسیر عزیزی)

کہا صدیق کی ادا خدا کو اتنی پسند آئی ہے...... کہ اللہ نے قانون بنایا ہے...... جب تک

Scanned with CamScanner

سیدنا صدیق اکبرؓ سوئی کا متلاشی:

جلال الدین سیوطیؒ تاریخ الخلفاءؒ میں لکھتے ہیں...... کہ صدیق اکبرؓ مکان کی دیواروں پر ہاتھ لگا رہے تھے...... پوچھا گیا کیا کرنا چاہتے ہو......؟ کہا سوئی دھاگہ تلاش کر رہا ہوں...... کہ وہ بھی اٹھا کر محبوب کے قدموں میں جا کر رکھ دوں...... چنانچہ صدیق اکبرؓ نے وہ بھی اٹھا کر نبوت کے قدموں میں رکھ دیا...... یہاں تک کہ جو جسم پر کپڑے پہنے ہوئے تھے...... وہ کپڑے بھی اتار دیے...... ٹاٹ اور بوریوں کا لباس پہن کر آئے...... جب حضورﷺ کے سامنے آئے...... اللہ کے پیغمبرﷺ نے یوں نہیں کہا...... کہ صدیقؓ تیرا مال تھوڑا کیوں ہے......؟ عمرؓ تو زیادہ کیوں لے آیا ہے......؟ عمرؓ کے پاس مال بہت زیادہ تھا...... صدیقؓ کے پاس جو کچھ تھا...... نبوت کے قدموں میں لا کر رکھ دیا...... اللہ کے پیغمبرﷺ نے پوچھنے کا انداز ہی بدل دیا...... حضورﷺ نے فرمایا صدیق......! کتنا مال لائے اور کتنا چھوڑ آئے......؟ کہا محبوب...... تَرَكْتُ فِي بَيْتِي حُبَّكَ وَحُبَّ اللهِ...... اللہ اور رسول کی محبت چھوڑ کر آیا ہوں...... جو کچھ تھا اٹھا کر آپ کے قدموں میں لا کر رکھ دیا ہے۔

فرشتے ٹاٹ کے لباس میں ملبوس:

علامہ سیوطیؒ نے لکھا ہے...... کہ اس وقت آسمانوں سے جبرائیل علیہ السلام اتر کر آئے...... اور آ کر سلام کیا...... حضورﷺ نے فرمایا جبرائیل......! تو نے یہ ٹاٹ اور بوریوں کا لباس کیوں پہنا ہوا ہے......؟ کہا محبوب مجھے نہ دیکھیں...... ذرا آسمان کی طرف نگاہ اٹھائیں...... حضور نے دیکھا...... تو ستر ہزار فرشتے اس لباس میں ملبوس تھے...... حضور نے فرمایا...... یہ کیا منظر ہے......؟ (تفسیر عزیزی)

کہا صدیق کی ادا خدا کو اتنی پسند آئی ہے...... کہ اللہ نے قانون بنایا ہے...... جب تک

Scanned with CamScanner

ابوبکر کے وجود پر یہ لباس رہے...... سارے فرشتے اسی لباس میں ملبوس ہو جائیں۔(۱)

خدا کا سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کو سلام:

علماء نے لکھا ہے...... کہ صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ ٹاٹ اور بوریوں کا جو لباس پہنا ہوا تھا...... اس پر جبرائیل نے کہا...... کہ محبوب ﷺ اللہ کہتے ہیں...... کہ میرے محبوب کو کہو...... کہ اپنے یار کو میرا اسلام کہہ دے دیکھیں......! جبرائیل علیہ السلام چاہتے...... تو براہ راست ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہی کہہ دیتے...... لیکن راستہ بنایا رسول اللہ کو...... کیوں......؟ اس لئے ...... کہ صدیق رضی اللہ عنہ سب کچھ آقا ﷺ کی محبت میں دے رہا تھا...... اس لئے کہا اس محبوب ﷺ کو کہو...... کہ محبوب تو اپنے یار صدیق رضی اللہ عنہ کو میرے سلام کہہ...... علماء اس بات کو جانتے ہیں...... کہ یا صدیقہ رضی اللہ عنہا کو خدا کے سلام آئے ہیں...... یا صدیق رضی اللہ عنہ کو خدا کے سلام آئے ہیں...... یا اس باپ کے حصہ میں اللہ کے سلام آئے...... یا اس بیٹی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حصہ میں اللہ کے سلام آئے ہیں۔

خدا کا ابوبکر سے سوال:

اور پھر غور کریں...... جس وقت سلام پیش کیے گئے...... اللہ نے فرمایا محبوب ﷺ اپنے یار ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہیں...... کہ صدیق رضی اللہ عنہ اب جس حال میں بیٹھے ہو...... اللہ کہتا ہے کیا تو مجھ سے راضی ہے......؟ (اس وقت حال یہ ہے کہ صدیق ٹاٹ اور بوریوں کا لباس پہنے ہوئے ہیں) ایک ہے اللہ کہے...... کہ میں تجھ سے راضی ہوں یہ تو خدا نے سب صحابہ کو کہا ہے...... اکیلا ابوبکر ہے...... جس سے خدا نے پوچھا ہے...... کہ تو مجھ سے راضی ہے......؟

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خدا کو جواب:

صدیق کہتے ہیں آقا......! جبرائیل کو کہہ دیں...... رب کو میرا اسلام کہہ کر یوں بھی کہہ دے

---

(۱) عن ابن عباس تاریخ الخلفاء ص ۳۹

Scanned with CamScanner

کہ کم آزمایا ہے...... اگر اور امتحان لینا ہے تو لے اے اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتا ہے...... کہ کم آزمایا ہے...... اگر اور امتحان لینا ہے تو لے

لے...... ابوبکر پھر بھی حاضر ہے...... اللہ کے یار کا بھی امتحان...... نبی کے یار کا بھی امتحان۔

خلیل علیہ السلام کا امتحان جان پیش کر!	صدیق رضی اللہ عنہ کا امتحان جان پیش کر!
خلیل علیہ السلام کا امتحان مال پیش کر!	صدیق رضی اللہ عنہ کا بھی امتحان مال پیش کر!
خلیل علیہ السلام کا امتحان تھا وطن پیش کر!	وہ بابل چھوڑ کر مکے آیا
صدیق کا امتحان وطن پیش کر!	یہ مکہ چھوڑ کر مدینہ آیا
جب اللہ کے خلیل علیہ السلام آئے	بیوی بچے ساتھ لے کر آئے

جب صدیق آئے...... تو بیوی بچوں کو چھوڑ کر پیغمبر ﷺ کو ساتھ لے کر آئے...... خلیل جہاں پہنچے ہیں...... کعبہ تعمیر کیا ہے...... صدیق جہاں پہنچے ہیں...... مسجد نبوی تعمیر کی ہے...... جہاں خلیل پہنچے ہیں...... اس زمین کی قیمت ادا نہیں کی گئی...... جہاں صدیق پہنچے ہیں...... اس زمین کی قیمت خود ابوبکر نے ادا کی ہے...... جہاں کعبہ بنا ہے...... وہ بڑی عظمت کی جگہ ہے...... وہ بڑی فضیلت اور تقدس کی جگہ ہے۔ لیکن مسلمانو......! جو زمین مسجد کے لئے صدیق نے لے کر دی پیغمبر ﷺ نے اس کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا...... مَا بَيْنَ بَيْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ...... (۱) یہ جنت کا ٹکڑا ہے......

صدیق کے متعلق جنتی ہونے کا شک کرنے والو......! کبھی اتنا سوچو......! کہ صدیق وہ ہے...... کہ جس نے اپنے ہاتھوں سے جنت خرید کر قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے اس کو وقف کر دیا ہے...... خلیل! اولاد پیش کر اس نے اسماعیل پیش کیا...... صدیق اولاد پیش کر عائشہؓ نبی ﷺ کے قدموں میں پیش کر دی۔

---

(۱) زاد المعاد ص ۳۰۸ ج ۱، رحمۃ للعالمین ص ۲۷۰ ج ۱، صحیح البخاری ص ۶۱ ج ۱، فتح الباری ص ۱۹۲ ج ۷، سیرت مصطفیٰ ۴۲۵ ج ۱

Scanned with CamScanner

اور علماء جانتے ہیں...... کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کے وقت عمر جو کتابوں میں لکھی ہے...... وہ سات سے گیارہ سال کے درمیان لکھی ہے...... اور اگر آپ سات اور گیارہ کا درمیان نکالیں تو نو بنتا ہے...... اور اماں عائشہ صدیقہؓ جب پیغمبر ﷺ کے عقد میں آئی...... تو سیدہ کی عمر نو سال بنتی ہے۔

علامہ عبدالشکور لکھنویؒ نے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم میں لکھا ہے...... کہ جس وقت حق مہر دینے کی باری آئی...... تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا...... کہ ابوبکر! حق مہر کتنا ہے......؟ تو صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا...... محبوب میں نے حق مہر کا مطالبہ تو نہیں کیا ہے...... میں چاہتا ہوں...... کہ بیٹی بھی میری ہے...... اور حق مہر بھی اس کو آپ کی طرف سے میں خود ادا کروں۔(۱)

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی قربانی:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک اس بیٹی کی قربانی دی...... اور دوسری اسماءؓ بنت ابی بکر کی قربانی دی...... (یہ سیدنا صدیق کی بڑی بیٹی تھی) جس وقت ابوجہل ہجرت کی رات تلاش کرتے ہوئے...... صدیق کے دروازے پر آیا...... دروازہ اس نے کھٹکھٹایا...... اسماء بنت ابی بکر باہر نکلی...... ابوجہل نے پوچھا...... کہ محمد کہاں ہے......؟ ابوبکر کہاں ہیں......؟

ابوجہل کو اسما بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کا عجیب جواب:

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے ایک عجیب جملہ کہا...... کہا مجھے پتہ ہے...... لیکن بتاتی نہیں ہوں...... ابوجہل کہنے لگا...... کہ صاف کہہ دے پتہ ہی نہیں ہے...... اسماء نے کہا میں تقیہ باز کی بیٹی نہیں...... صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہوں...... کل کو دنیا کیا کہے گی......

(۱) مہر کی مقدار پانچ سو درہم تھی یہ ۱۰ نبوی کا واقعہ ہے اس وقت حضرت عائشہؓ دس برس کی تھیں سیرۃ الصحابیات میں لکھا ہے کہ نکاح بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خود پڑھایا (سیر الصحابیات ص ۱۰ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان، طبقات ابن سعد ص ۴۰ ج ۸)

Scanned with CamScanner

کہ صدیق ؓ کی بیٹی جھوٹ بولتی تھی...... باپ کی عزت پہ حرف آتا ہے میری ماؤ بہنو بیٹیو...... ! میں تم سے کہتا ہوں...... زندگی گزارنے کا سلیقہ صدیق ؓ کی بیٹی سے سیکھو...... ! (اگر صدیق ؓ کی بیٹیوں کا اسوہ حسنہ اپنایا جائے...... تو نہ عورت کو کوئی پریشانی ہوگی نہ مرد کو کوئی پریشانی ہوگی) ابوجہل بدبخت نے کھینچ کر اسماءؓ کے چہرے پر تھپڑ مارا...... اور اسماؓ دھڑام سے نیچے زمین پر جا گری...... نوک دار پتھر پیشانی پر لگا...... خون کا فوارہ نکل آیا...... چہرے پر پتھر لگنے کی وجہ سے پورا چہرہ سیاہ ہوگیا...... کان پھٹا...... بالی دور جا پڑی...... اسماؓ منہ کے بل زمین پر نیچے گری ہونٹ پھٹ گیا...... دانت ٹوٹا زمین پہ جا گرا...... اتنی زوردار اس تھپڑ کی آواز تھی...... کہ لوگ محلے کے باہر نکل آئے...... دیکھا اسماؓ زمین پر تڑپ رہی ہے...... اوپر ابوجہل کھڑا ہے...... محلے والوں نے دھکے دے کر ابوجہل کو ہٹایا...... اسماءؓ کو اٹھا کر گھر بھیجا...... یہ بچی گھر جا کے واویلا نہیں کرتی...... بلکہ گھر میں جاتے ساتھ ہی سب سے پہلے اپنے زخموں کی مرہم پٹی کرنے کے بعد فوراً کھانا تیار کیا...... کہ نبی ﷺ وصدیق ؓ غار میں انتظار کر رہے ہوں گے۔

سنی بھائیو...... ! صدیق ؓ بھی نبی ﷺ کی خدمت میں وقف ہے۔

- صدیق ؓ کی بیٹی کھانا پہنچانے کے لئے وقف ہے۔
- صدیق ؓ کا بیٹا بکریوں کا دودھ پہنچانے کے لئے وقف ہے۔
- صدیق ؓ کا غلام حالات بتانے کے لئے وقف ہے۔

صدیق ؓ کا سارا گھرانہ پیغمبر کے قدموں پہ جانثاری پیش کر رہا ہے۔

اسماءؓ کے ہاتھوں غار میں کھانا:

اور جس وقت سیدہ اسماءؓ بنت ابی بکر ؓ کھانا تیار کر کے چھ ہزار فٹ کی بلند پہاڑی پر چڑھ کر جاتی ہے...... جب غار کے اندر جاتی ہے...... دسترخواں پر جا کر کھانا رکھتی ہے......

Scanned with CamScanner

کتابوں میں لکھا ہے..... کہ اس وقت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ کی کیفیت یہ تھی..... کہ اس نے اپنا منہ چھپا رکھا تھا..... تاکہ حضور کی نظر میرے زخموں پر نہ پڑے..... منہ چھپایا ہوا ہے..... پیشانی پہ پٹی باندھی ہوئی ہے..... خون نکل رہا ہے..... رسول اللہ ﷺ کی نظر پڑی..... چونکہ وہ پیغمبر ﷺ کی نگاہ تھی۔

نظر کی جولانیاں نہ پوچھ نظر حقیقت میں وہ نظر ہے
اُٹھے تو بجلی پناہ مانگے گرے تو خانہ خراب ہوجائے

نبی ﷺ کی نظر تھی..... حضور ﷺ نے دیکھ کر فرمایا اسماءؓ بیٹی یہ کیا بات ہے؟ اسماءؓ نے سر جھکا لیا..... کتابوں میں آتا ہے..... کہ حضور ﷺ نے ابوبکرؓ کی طرف دیکھا..... صدیقؓ نے بھی آنکھیں جھکا لیں..... کہ محبوب کہیں دیکھ کر شرمسار نہ ہوجائیں..... حضور ﷺ نے فرمایا صدیق اپنی بیٹی اسماءؓ سے پوچھ بتاتی کیوں نہیں؟ صدیق نے کہا بیٹی اسماء بتاؤ.....(۱) محبوب ﷺ نے پوچھا ہے..... آج نہیں بتاؤ گی..... تو پھر کب بتاؤ گی..... اسماء نے کہا ابا جان میں بتاؤں..... یا چہرہ کھول کر دکھاؤں..... اور جب چہرہ کھولا..... تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے..... پورا چہرہ سیاہ تھا..... کان پھٹا ہوا ہے..... خون آرہا ہے..... ہونٹ پھٹے ہوئے ہیں..... عجیب کیفیت ہے۔

بیٹی کیا ہوا.....؟ اسماءؓ نے واقعہ بتایا..... کہ ابوجہل آیا تھا..... راز پوچھنا چاہتا تھا..... محبوب ﷺ میں نے راز نہیں بتایا..... تو اس نے تھپڑ مارا ہے..... میں نیچے زمین پر جا گری..... نیچے پتھر پڑا تھا..... منہ کے بل زمین پر گری یہ ہونٹ پھٹ گیا..... دانت ٹوٹ گیا ہے۔

---

(۱) ابن ھشام ص ۱۷۳ ج ۱ ، اسموئیل درس ۱۹ باب ۲۰ ، رحمۃ للعالمین ص ۱۲۸ ج ۱

Scanned with CamScanner

کتابوں میں آتا ہے۔۔۔۔۔ کہ رحمۃ اللعالمین کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔۔۔ پیغمبر ﷺ کی زبان پر یہ جملے تھے۔۔۔۔۔ رَحِمَ اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا اَبَابَكْرٍ

صدیق خدا تیرے حال پر رحم کرے ابوبکر! محمد تیری کن کن وفاؤں کو یاد کرے

صدیق تو نے وفا کی انتہا کر دی۔۔۔۔۔ غار میں تو وفا کر رہا ہے۔۔۔۔۔ گھر میں تیرا خاندان وفا کر رہا ہے۔۔۔۔۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔۔۔۔۔ صدیق! اب مجھے تیرا وہ جملہ یاد آتا ہے۔۔۔۔۔ کہ جب میں تیرے پاس آیا تھا۔۔۔۔۔ میں نے کہا۔۔۔۔۔ کہ میں نے اور آپ نے ایک سفر پر چلنا ہے۔۔۔۔۔ ان بچوں کو ہٹا۔۔۔۔۔! میں نے اکیلے بیٹھ کر تجھ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ اس وقت تو نے کہا تھا محبوب۔۔۔۔۔ اَهْلِىْ اَهْلُكَ ۔۔۔۔۔ یہ میرا خاندان پیغمبر تیرا خاندان ہے۔۔۔۔۔ جو بات میرے سینے میں راز رہے گی۔۔۔۔۔ وہ اسماءؓ کے سینہ میں بھی راز رہے گی۔

امتحان دینے کے بعد دونوں کا نتیجہ:

یہ پیغمبر ﷺ کے یار صدیق ؓ کا امتحان ہے۔۔۔۔۔ ایک مصطفیٰ ﷺ کے دوست صدیق ؓ کا امتحان ہے۔۔۔۔۔ ایک خدا کے دوست خلیل علیہ السلام کا امتحان ہے۔۔۔۔۔ اُن کو نتیجہ میں کیا ملا۔۔۔۔۔ خدا نے اپنے یار کے سارے امتحان لینے کے بعد جو نتیجہ دیا۔۔۔۔۔ اس کو دیکھیں پھر توجہ کریں۔۔۔۔۔ اس میں بھی ایک عجیب اتفاق ہے۔۔۔۔۔ اللہ فرماتے ہیں وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (۱) خلیل نتیجے میں تجھے امامت دیتا ہوں۔۔۔۔۔ پیغمبر نے بھی آخری وقت میں کہا۔۔۔۔۔ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ۔۔۔۔۔(۲) صدیق میں تجھے بھی نتیجے میں امامت دیتا ہوں۔

لَا يَنْبَغِىْ لِقَوْمٍ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهُمْ وَفِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ (۳)

---

(۱) پارہ نمبر ۱ سورۃ نمبر ۲ آیت ۱۲۴ (۲) ترمذی ص ۶۸۶ ج ۲، ابن ماجہ ص ۸۷ ج ۱، فضائل صحابہ للامام ابن حنبل ص ۱۰۶ ج ۱ (۳) مشکوۃ شریف ص ۵۵۵ ج ۲، ترمذی ص ۶۸۶ ج ۲

Scanned with CamScanner

میں محمد فیصلہ کرتا ہوں...... کہ صدیق ﷛ کے ہوتے ہوئے میرے پیغمبر کے مصلے کا وارث کوئی نہیں بن سکتا۔

ایک روایت میں آتا ہے...... کہ فاروق اعظم مصلے پر چلے گئے تھے...... نماز پڑھانا شروع کر دی تھی...... حضور ﷺ نے پیغام بھیجا...... کہ ابوبکر ﷛ کی آمد کا انتظار کرو جب تک صدیق ﷛ مصلے پر نہ آئے محمد کے مصلے پر کوئی نماز نہیں پڑھا سکتا۔(۱)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام وصدیق ﷛ کے دشمن کو سزا:

ایک اور عجیب بات بتاؤں...... کہ ابراہیم کا جو دشمن تھا اس کا نام کیا تھا؟ (نمرود) اس کے دماغ میں خلل تھا...... چونکہ وہ دماغی طور پر خلیل علیہ السلام کے خلاف سوچتا تھا...... تو اللہ نے سزا یہ دی...... کہ جوتا بھی اس کا اور سر بھی اس کا...... اور ادھر ابوبکر کا جو دشمن ہے...... اس کے سینہ میں خلل ہے...... اس کے سینہ میں عداوت ہے...... اللہ نے وہی قانون یہاں پر بنایا...... کہ قیامت تک کے لئے فیصلہ ہے...... کہ سینہ بھی اسی کا...... اور ہاتھ بھی اسی کا......

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی...... ابوبکر وہ ہے جس نے سب کچھ دیا ہے...... وَاتَّقٰی...... صدیق وہ ہے...... جو سب سے بڑا متقی اور پرہیزگار ہے فطرتاً متقی ہے۔

- جس نے دور جاہلیت میں کبھی زنا نہیں کیا۔
- جس نے دور جاہلیت میں کبھی شراب نہیں پی۔
- جس نے دور جاہلیت میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

سیدنا ابوبکر ﷛ پیٹ میں اور والدہ کی کیفیت:

ابوبکر صدیق ﷛ کی والدہ کہتی ہیں...... کہ جب یہ بچہ میرے پیٹ میں تھا......

---

(۱) فضائل الصحابہ للامام احمد بن حنبل ص ۱۱۸ ج ۱ طبع بیروت

اگر میں کسی بت کو سجدہ کرنے کا ارادہ کرتی...... تو ایک دم میرے پیٹ میں بل پڑ جاتا...... ایسے محسوس ہوتا جیسے بچے نے پیٹ میں پاؤں پھیلا دیے ہوں...... جب تک صدیق ؓ میرے پیٹ میں رہا ہے...... میں کسی بت کو سجدہ بھی نہیں کر سکی۔ صدیق اکبر فطری اور طبعی طور پر متقی اور پرہیز گار تھے۔

ولادت کے وقت غیب سے آواز:

وَاَتْـقٰـی اتنا بڑے تقوے کا مالک...... اتنی بڑی طہارت کا مالک...... صدیق ؓ کی امی کہتی ہے...... کہ جس وقت اس بچہ کی ولادت ہوئی...... تو میں نے اس وقت غیب سے ایک آواز سنی...... يَا اَمَةَ اللّٰهِ بِالتَّحْقِيْقِ اِبْشِرِیْ بِالْوَلَدِ الْعَتِيْقِ اِسْمُهٗ فِی السَّمَآءِ صِدِّيْقٌ وَهُوَ فِی الْغَارِ بِخَاتَمِ الْاَنْبِيَآءِ رَفِيْقٌ...... غیب سے آواز آتی...... کہ اے اللہ کی بندی......! ہم تجھے تحقیق سے اطلاع دیتے ہیں...... ایک ایسے بچے کی خوشخبری دیتے ہیں...... جو جہنم کی آگ سے آزاد ہوگا...... جس کا نام آسمانوں پر صدیق ؓ ہوگا...... اور پیغمبر ﷺ کا غار میں رفیق ہوگا۔

سیدنا صدیق ؓ کے احسانوں کا بدلہ دینے کی کوشش:

حضور اکرم ﷺ نے صدیق ؓ کے جتنے فضائل بیان کئے ہیں...... وہ ابو بکر کے احسانوں کے بدلے دینے کی کوشش کی ہے...... حضور ﷺ نے فرمایا...... اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ......(۱) صدیق ؓ تو میرا غار کا بھی یار ہے...... اور تو قیامت کے دن کو حوض کا بھی سردار ہے...... دیکھیں غار کا یار ہونا یہ علامت ہے...... اس بات کی کہ تو میرے دکھوں کا ساتھی ہے...... صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ...... یہ بھی وہ ایک صلہ اور بدلہ ہے

---

(۱) [illegible]

Scanned with CamScanner

کہ اے اللہ جو مجھ سے دنیا میں جدا نہیں ہوا...... اسے تو مجھ سے وہاں بھی جدا نہ کرنا...... صدیق ؓ میں تجھے بشارت دیتا ہوں...... کہ حوض کوثر پر میں جہاں ہوں گا...... تو بھی میرے ساتھ وہاں ہوگا...... پھر اور صلہ دیا...... مَاوَهَبَ اللّٰهُ فِيْ صَدْرِيْ صَبَبْتُهٗ فِيْ صَدْرِ اَبِيْ بَكْرٍ ......(۱) جو کچھ خدا نے محمد ﷺ کے سینہ میں ڈالا ہے...... حضور ﷺ نے فرمایا میں نے سب کچھ صدیق ؓ کے سینہ میں ڈال دیا ہے۔

- تقویٰ ہے...... تو صدیق ؓ کے سینہ میں
- زہد ہے...... تو صدیق ؓ کے سینہ میں
- پیغمبر ﷺ کا علم ہے...... تو صدیق ؓ کے سینہ میں
- نبوت کی وفائیں ہیں...... تو صدیق ؓ کے سینہ میں

اور اسی حدیث کو میں تھوڑا سا اور آگے پھیلا کر بتا دوں...... حضور ﷺ نے فرمایا...... کہ جو خدا نے مجھے دیا ہے...... وہ میں نے صدیق ؓ کو دیا...... اللہ نے مجھے مصلی دیا...... تو میں نے صدیق کو دیا...... اللہ نے مجھے امت دی...... تو میں نے جاتے ہوئے امت صدیق ؓ کے حوالے کر دی...... اور اس پر توجہ کریں......! جب حضور ﷺ مسجد میں تشریف لائے...... اور ابوبکر ؓ امامت کروا رہے تھے...... تو صدیق ؓ پیچھے ہٹنے لگے...... تو اللہ کے نبی ﷺ نے اس وقت ایک جملہ فرمایا...... جو کہ تمام احادیث کی کتابوں میں موجود ہے فرمایا...... عَلٰى مَكَانِكَ يَا اَبَابَكْر...... صدیق تو اپنی جگہ پر ٹھہر......! میرا آپ سے ایک سوال ہے...... کہ اس وقت جہاں ابوبکر ؓ تھے...... وہ جگہ نبی کی تھی یا صدیق کی......؟ (نبی کی) اور حضور فرما رہے تھے...... کہ اے ابوبکر تو اپنی جگہ پر ٹھہر! حالانکہ کہنا یہ چاہئے تھا...... کہ صدیق تو میری جگہ پر رکا رہے۔

---

(۱) سیرت مصطفی ص ۱۶۹ ج ۳، صحیح البخاری

Scanned with CamScanner

لیکن حضور ﷺ نے فرمایا صدیق اپنی جگہ پر ٹھہر...... اشارہ اس طرف تھا...... کہ مصلیٰ تو میرا تھا...... آج سے تیرے حوالے کیا...... اب یہ جگہ تیری ہے...... تو یہاں ٹھہر...... صدیق ؓ علی ؓ کو بھی ساتھ لا رہا ہوں...... عباس ؓ کو بھی ساتھ لا رہا ہوں...... میں خود بھی ساتھ آ رہا ہوں...... میں بھی تیری اقتداء میں نماز شروع کرتا ہوں...... ان کو بھی تیرے پیچھے کھڑا کرتا ہوں...... پوری دنیا دیکھ لے...... کہ محمد ﷺ کے مصلے کا وارث صدیق ؓ بن چکا ہے۔

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ...... اللہ نے تیسری صفت صدیق ؓ کی یہ بیان فرمائی...... کہ ابوبکر کا کام ہی یہی ہے...... کہ پیغمبر ﷺ کی بات کی تصدیق کرے

علماء نے لکھا ہے...... کہ صدیق کی یہ خوبی تھی...... کہ اپنی رائے کبھی پیش ہی نہیں کرتے تھے۔

علماء نے لکھا ہے...... کہ صدیق ؓ نے پوری زندگی پیغمبر ﷺ کے سامنے اپنی رائے کبھی نہیں پیش کی...... حتیٰ کہ اماں عائشہؓ کا واقعہ جب پیش آیا...... تو اس وقت بھی سب نے اپنی اپنی آراء دیں...... اور جب ابوبکر ؓ کی باری آئی...... تو صدیق ؓ نے کہا...... کہ حضور ﷺ میری تو بیٹی ہے...... میں کچھ نہیں کہہ سکتا...... میں آپ کی رائے پر چلتا ہوں...... صدیق ؓ چہرہ نبوت کو دیکھتے تھے...... کہ محبوب کی کیا رائے ہے......؟ اس لئے حضور ﷺ نے آخری وقت میں یہ جملہ فرمایا...... کہ اے اللہ سب کے احسان کے بدلے دے چکا ہوں؛...... (۱) صدیق ؓ کے احسان کے بدلے تو دے...... کہ اس نے جو اتنا بڑا احسان کیا...... کہ پوری زندگی میرے سامنے کوئی رائے نہیں پیش کی۔

---

(۱) حدیث میں الفاظ یوں ہیں "مالاحد عندنا یدا الا وقد کافیناہ ما خلا ابوبکر فان لہ عندنا یدا یکافیہ اللہ بہا یوم القیمۃ وما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر الی آخرہ (ترمذی ص ۲۰۷ ج ۲، تفسیر نور البیان ص ۴۱۱ ج ۹)

Scanned with CamScanner

میری ہر بات سے اتفاق کیا ہے...... یہ وہ احسان ہے...... کہ جس کا بدلہ میں دنیا میں دے ہی نہیں سکتا۔

سیدنا صدیقؓ کے بارے میں معراج کی رات غیب سے آواز:

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی...... ہر اچھی بات کی تصدیق صدیقؓ نے کی ہے پیغمبر ﷺ نے اعلان نبوت کیا ہے...... صدیقؓ نے تصدیق کی ہے...... حدیث میں آتا ہے...... کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں...... معراج کی رات جب میں اللہ کے قرب میں تھا...... تو اس وقت بھی میرے ذہن میں ایک بات آئی...... کہ اے اللہ جب میں جاؤں گا...... تو کیا لوگ میری بات مانیں گے......؟ تو اللہ کی طرف سے ایک ندا آئی

کہ محبوب ﷺ نہ گھبرایئے...... اِنَّ قَوْمَكَ يُكَذِّبُكَ وَ اَبُوْبَكْرٍ يُصَدِّقُكَ فَهُوَ صِدِّيْقٌ......(۱)

جب ساری قوم آپ کی بات کا انکار کر رہی ہوگی...... اس وقت ابوبکرؓ ہوگا...... جو آپ کی تصدیق کرے گا...... اور اللہ کے ہاں وہ صدیق ہوگا۔

سیدنا صدیقؓ کے لئے جنت کا راستہ آسان:

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى...... سب سے زیادہ دینے والا...... سب سے زیادہ تقویٰ کرنے والا...... سب سے زیادہ پیغمبر ﷺ کی تصدیق کرنے والا...... وہ صدیق اکبرؓ ہے...... اور جس میں یہ تینوں صفتیں ہوں خدا کہتا ہے...... فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ...... مجھ رب کا فیصلہ یہ ہے...... کہ میں اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہوں...... اور جنت کا ایسا راستہ آسان ہوا...... حضور ﷺ نے فرمایا لوگو......! کل قیامت کے دن جنت کے آٹھ دروازے اکیلے ابوبکر کے لئے کھلیں گے۔

---

(۱) قال رسول اللہ لیلۃ اسری بی قلت ان قومی لا یصدقونی قال فقال لہ جبرئیل یصدقک ابوبکر الصدیق (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ص ۳۶۷، تاریخ الخلفاء ص ۳۰ عن ابی ہریرۃ ص ...)

Scanned with CamScanner

ہر دروازے سے آواز آئے گی...... کہ صدیق رضی اللہ عنہ تو میری طرف سے جنت میں داخل ہو۔(۱)

ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے کی وجہ:

ایک آخری اہم بات جو کہنا چاہتا ہوں...... وہ یہ ہے...... کہ لفظ ابوبکر حضور ﷺ نے ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا تھا...... حدیث میں آتا ہے...... کہ حضور ﷺ نے فرمایا...... ابوبکر رضی اللہ عنہ اس لئے ابوبکر ہے کہ...... قَدْ بَكَّرَ الْإِسْلَامَ ......(۲) کہ اسلام لانے میں اس نے پہل کی ہے...... آپ غور کریں...... با، کاف، را، عربی زبان میں یہ تین حرف جہاں پر مل جائیں...... بکر تو اس کا معنیٰ ہوتا ہے...... پہل...... آغاز...... ابتداء ...... شروع...... یعنی کسی چیز کا اوائل...... اور ابو کا معنیٰ ہر جگہ پر باپ نہیں ہوتا...... بلکہ بعض دفعہ نسبت کی وجہ سے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے...... جیسے سیدنا علی ابن طالب زمین پر سوئے ہوئے تھے...... تو نبی ﷺ نے فرمایا...... قُمْ يَا أَبَا التُّرَابِ......(۳) اٹھ مٹی پر سونے والے...... تو ابو کا معنیٰ یہاں پر باپ نہیں بلکہ والا ہے...... صاحب ہے...... اب آپ ابوبکر کے نام پر بھی غور کریں...... اور آقا ﷺ کے نام پر بھی غور کریں...... صدیق اور حضور ﷺ کے نام میں یہ مطابقت ہے...... کہ حضور کا نام ہے محمد! اس کا معنیٰ ہے تعریفوں والا...... یہ نام دشمن کی زبان پر آئے...... تب بھی تعریف ہوگی...... جو دشمن نہ مانے...... لیکن لفظ محمد زبان پر آئے تعریف خود بخود ہو جاتی ہے...... ایسے دوسرا نام ابوبکر ہے...... جس نام میں صدیق رضی اللہ عنہ کی پوری زندگی ہے...... کہ بکر کا معنیٰ پہل، ابتداء، شروع، آغاز، اوائل...... اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا معنیٰ ہے...... پہل والا، ابتداء والا اوّل والا یہ لفظ ابوبکر کا معنیٰ ہوتا ہے۔

---

(۱) صحیح بخاری ص ۵۱۷، ترمذی ص ۶۸۶ ج ۲، تاریخ الخلفاء ص ۵۳، فضائل الصحابہ ص ۱۹۵ ج ۱

(۲) صحیح البخاری ص ۵۵۸ ج ۱ (۳) صحیح البخاری ص ۵۵۸ ج ۱

Scanned with CamScanner

اگر دشمن سے پوچھو...... کس کو پہلا خلیفہ نہیں مانتا......؟ تو وہ کہتا ہے ابوبکر کو نہیں مانتا...... اور ابوبکر کا معنی ہے پہلا خلیفہ...... پہلا مومن کس کو نہیں مانتا......؟ کہتا ہے ابوبکر کو نہیں مانتا...... اور ابوبکر کا معنی ہوتا ہے...... پہلا مومن...... پہلا متقی نہیں مانتا...... کس کو نہیں مانتا......؟ کہتا ہے ابوبکر کو نہیں مانتا...... اور اس کا معنی یہ ہے...... کہ سب سے پہلا متقی، سب سے پہلا پرہیزگار اور اگر آپ صدیقؓ کی سیرت پر غور کریں...... تو ابوبکر کے لفظ میں صدیقؓ کی 63 سالہ زندگی جمع ہے۔

وہ افعال جس میں سیدنا صدیقؓ کو سبقت حاصل ہے:

ابوبکرؓ کہتے ہی اسے ہیں...... جو ہر نیکی کے کام میں اوّل آئے۔

- پیغمبر ﷺ کی رفاقت میں۔
- نبی ﷺ کی محبت میں۔
- نبی ﷺ کے سفر میں
- نبی ﷺ کے حضر میں

سب سے پہلے آیا ہو...... اسے ابوبکر کہتے ہیں...... اس لئے علماء نے لکھا ہے کہ......

- آقا کا بچپن کا ساتھی...... سب سے پہلا ابوبکرؓ۔
- نبی ﷺ کی جوانی کا ساتھی......(۱) سب سے پہلا ابوبکرؓ۔
- نبوت کا لڑکپن کا ساتھی...... سب سے پہلا ابوبکرؓ
- پیغمبر ﷺ کے ساتھ بچپن میں سفر کرنے والا...... سب سے پہلا ابوبکرؓ۔

---

(۱) جب سرورِ دو عالم ﷺ سے دوستی کا آغاز ہوا تو اس وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ کی عمر مبارک ۱۸ برس کی تھی قبولِ اسلام کے وقت عمر مبارک ۳۸ برس کی تھی (الاصابہ، کنز العمال، خلفاء راشدین، صحابہ کرام انسائیکلوپیڈیا ص ۹۷)

Scanned with CamScanner

- پیغمبر ﷺ کے ساتھ تجارت کرنے والا......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ

............حصہ............

- اماں خدیجہ ''الکبریٰ'' کے ساتھ جب آقا کا نکاح ہوا......اس برات کے ساتھ جانے والا......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- نبوت کا ساتھ دینے والا......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- حضور ﷺ کی آمد کا خواب دیکھنے والا......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ
- نبوت کی آمد کی بشارت پانے والا......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- شیخ ازدیمنی کو ملنے والا......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- پیغمبر ﷺ کی بشارت پانے والا......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جس کی ولادت کے وقت غیب سے آواز آئی......یَا اَمَةَ اللّٰهِ بِالتَّحقِيقِ اِبْشِرِیْ بِالْوَلَدِ الْعَتِيقِ اِسْمُهٗ فِی السَّمَآءِ صِدِيقٍ وَهُوَ فِی الْغَارِ بِخَاتِمِ الْاَنْبِيَآءِ رَفِيقٍ سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- پیغمبر ﷺ کے کہنے پر بغیر تصدیق کے کلمہ پڑھنے والا......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ
- نبوت کی تصدیق کرنے والا......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- نبوت کی تائید کرنے والا......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- نبوت کا ساتھ دینے والا......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- نبوت کے ساتھ چلنے والا......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- مسلمانو......! کلمہ پڑھنے کے بعد 45000 ہزار نقد کیش لے آ کر نبوت کے قدموں میں رکھنے والا......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- شب ہجرت 5000 ہزار نقد لے کر چلنے والا......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جس نے دو اونٹنیاں پہلے تیار کر رکھی تھیں......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔

Scanned with CamScanner

- جس کا خاندان نبی ﷺ کے قدموں پر قربان...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جس کی بیٹی نے نبی ﷺ کی محبت میں مار کھائی ہے...... (۱) سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جس نے پیغمبر کی محبت میں کالے موذی کے ڈنگ برداشت کئے ہیں...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- قرآن جس کو اَلَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖ کہتا ہے...... سب سے پہلا ابو بکر
- قرآن جس کو لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کہتا ہے...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جو پیغمبر کے ساتھ ام معبد کی جھونپڑی پر پہنچا...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ
- جن کو قرآن اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ کہتا ہے...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- قرآن جس کو فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰى وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى کا مصداق بتاتا ہے سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جس کی فضیلت میں قرآن کی سورۃ والعصر اتری ہے...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جس کی فضیلت میں قرآن کی تیرہ آیتیں اتری ہیں...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ
- جو پیغمبر ﷺ کو ساتھ لے کر چلے ہیں...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جو غار میں پہلے گیا ہے...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جس نے گود میں نبوت کو لٹایا ہے...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ (سیرت حلبیہ)
- جو غار سے پہلے باہر نکلا ہے...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جس نے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر پیغمبر ﷺ کو اطلاع دی ہے...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ

---

(۱) حضرت ابو بکر صدیق نے جو ہجرت کے لیے پالی تھی لیکن قیمت حضور ﷺ نے خود ادا کی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مجبوراً قبول فرمایا (صحیح البخاری باب الهجرة، سیرت ابن هشام، سیرت حلبیة الرسول، تاریخ الرسول والملوک، سیرت النبی شبلی نعمانی ص ۱۷۰ ج ۱ مطبوعہ الفیصل لاہور

Scanned with CamScanner

- قرآن نے جس کو ثانی اثنین کہا ہے...... (۱) سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔
- جو نبوت کے ساتھ قباء کے مقام پر پہنچا ہے...... (۲) سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔
- جو نبی ﷺ کے سر پر چادر تان کر کھڑا ہے...... سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔
- جس کی شکل پیغمبر ﷺ سے اتنا ملتی تھی...... (۳) کہ آنے والا پہچان نہیں سکتا تھا...... کہ نبی کون ہے...... اور صدیق کون ہے...... (۴) سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ (سیرت ابن ہشام ص ۱۲۶ البدایہ والنہایہ ج ۳)
- مسجد قبا کی تعمیر میں نبی ﷺ کے بعد سب سے پہلی اینٹ رکھنے والا (۵) سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔
- مسجد نبوی کی زمین خرید کر دینے والا...... (۶) سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔
- ریاض الجنہ کا ٹکڑا لینے والا...... سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔
- پیغمبر ﷺ کے بعد مسجد نبوی کی پہلی اینٹ رکھنے والا...... سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔
- غزوہ بدر میں پیغمبر ﷺ کے کندھے سے گرتی ہوئی چادر کو سنبھالنے والا...... (۷) سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔
- اللہ کی طرف سے آنے والی نصرت کی اطلاع پیغمبر کو دینے والا...... سب سے پہلا ابوبکر

---

(۱) یہ لقب آپ کو سورۃ التوبہ میں عطاء کیا گیا (تمام کتب تفاسیر و فتح الباری، طبرانی، روض الانف، سیرت ابن ہشام، مدارج النبوۃ) بلکہ تفسیر قرطبی میں لکھتے ہیں کہ ثانی اثنین کا لفظ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم کے بعد خلیفہ ابوبکرؓ ہو اور ان کا خلیفہ ثانی ہونا ہے ص ۱۴۷ ج ۸) (۲) صحیح البخاری، طبقات
(۳) سیرت ابن ہشام ص ۱۷۲، البدایہ والنہایہ ص ۱۸۹ ج ۳، سیرت مصطفی ص ۳۸۷ ج ۱، رحمۃ للعالمین ص ۱۳۱ ج ۱، زاد المعاد ص ۳۰۷ ج ۱ (۴) سیرت مصطفی ص ۳۹۸ ج ۱ سیرت النبی شبلی نعمانی ص ۱۷۳ ج ۱، رحمۃ للعالمین ص ۱۳۶ ج ۱ (۵) رحمۃ للعالمین ص ۱۳۶ ج ۱ (۶) رحمۃ للعالمین ص ۱۳۶ ج ۱
(۷) سیرت حلبیہ ص ۱۷۳ ج ۱، فتح الباری ص ۱۹۲ ج ۷، سیرت مصطفی ص ۴۲۵ ج ۱

Scanned with CamScanner

- صلح حدیبیہ کا مشورہ دینے والا......سب سے پہلا ابو بکرؓ
- عثمان ابن عفان کا نام تجویز کرنے والا......سب سے پہلا ابو بکرؓ
- پیغمبر کے ہاتھ پر بیعت کرنے والا......سب سے پہلا ابو بکرؓ
- فتح مکہ کے موقع پر نبوت کے ساتھ چلنے والا......سب سے پہلا ابو بکرؓ
- سب سے پہلا امیر حج......سب سے پہلا ابو بکرؓ
- حیدر کرارؓ نے جس کی قیادت میں حج کیا......سب سے پہلا ابو بکرؓ
- علیؓ کے نکاح کا گواہ......سب سے پہلا ابو بکرؓ
- غزوہ تبوک کے موقع پر پورے گھر کا سامان لاکر پیغمبر کے قدموں میں رکھنے والا

(۱) سب سے پہلا ابو بکرؓ

- جس نے ٹاٹ اور بوریا کا لباس پہنا ہے......سب سے پہلا ابو بکرؓ ہے (عمیر عزیزی)
- جس کی طرف خدا کے سلام آئے ہیں......سب سے پہلا ابو بکرؓ ہے
- جو سب سے پہلے اسلامی خطبہ دیتا ہے......سب سے پہلا ابو بکرؓ ہے
- جو ہجرت کی رات نبی کو لے کر چلتا ہے......سب سے پہلا ابو بکرؓ ہے
- جو شب وصال میں نبی کا مصلی سنبھالتا ہے......سب سے پہلا ابو بکرؓ ہے
- نبی ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے جس کو مصلی عطاء کیا ہے......سب سے پہلا ابو بکر۔
- پیغمبر ﷺ کی زندگی میں جس نے سترہ نمازوں کی امامت کروائی ہے......سب سے پہلا ابو بکر
- پیغمبر ﷺ کے وصال کے بعد صحابہؓ نے جس پر اجماع کیا ہے......(۲) سب سے پہلا ابو بکر

---

(۱) سیرت مصطفیٰ ص ۱۰۰ ج ۳ (۲) سیرت الصدیقؓ، سیرت خلیفۃ الرسول، طبقات، صحابہ کرام انسائکلو پیڈیا ص ۱۰۷ ج ۱، امام زہری ابو بکر بن سبرۃ سے راوی ہیں کہ ابو بکر صدیقؓ نے لوگوں کو سترہ نمازیں ... اور بعض کا قول یہ ہے کہ بیس نمازیں پڑھائیں

Scanned with CamScanner

- پیغمبر ﷺ کے وصال کی تصدیق کر کے صحابہ کے ایمان کو جس نے سنبھالا ہے.....سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ
- جس نے حضور ﷺ کے چہرہ انور کی پیشانی پہ بوسے دے کر کہا..... طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتاً لَايَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ.....سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ
- جس نے محبوب ﷺ کے بعد لشکر اسامہ رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا.....سب سے پہلا ابوبکر۔
- جس نے منکرین ختم نبوت کا قلع قمع کیا ہے.....سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ
- جس شخص نے پیغمبر ﷺ کی زندگی میں بھی اور پیغمبر ﷺ کے بعد سب سے پہلے جہاد کا اعلان کیا ہے.....سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ
- جس نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو سنبھالا ہے.....سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ
- جس کے ہاتھوں سے حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے تلوار لے کر کہا تھا.....کہ منکرین زکوٰۃ کی میں گردنیں قلم کرنا چاہتا ہوں.....آپ مصلے پر تشریف رکھئے.....سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ
- علی رضی اللہ عنہ نے جس کے ہاتھ پر بیعت کی ہے.....سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ
- سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ کی امامت کروانے والا.....سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ
- علی رضی اللہ عنہ جس کی اقتداء میں کھڑا ہے.....سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ
- پیغمبر ﷺ نے جس کو اپنا سسر بنایا ہے.....(۱) سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ
- اور ایک روایت کے مطابق کہ..... اَمَرَنِیْ رَبِّیْ اَنْ اَتَّخِذَ اَبَابَکْرٍ اَوَّلاً

محبوب فرماتے ہیں.....کہ میرے رب نے مجھے کہا.....کہ محبوب.....! ہم نے تیرے ابا کو دنیا سے اٹھالیا تھا.....تو تو نے اپنے والد کی شکل نہیں دیکھی ابوبکر کو ابا کہہ کر اپنے سینہ کو ٹھنڈا کر لے

---

(۱) البدایہ والنہایہ ص ۲۵۰ ج ۵، ازالۃ الخفاء ص ۳۱۲ ج ۱، الشمائل ص ۲۲۲۔۲۰۔

Scanned with CamScanner

سب سے پہلا ابو بکر۔

- پیغمبر ﷺ نے جس کو اپنا والد بتایا ہے......سب سے پہلا ابو بکرؓ۔
- پیغمبر ﷺ کے وصال کے بعد جس نے زکوٰۃ کے منکروں کا قلع قمع کیا

ہے......سب سے پہلا ابو بکرؓ۔

- جس نے قرآن کو جمع کیا ہے......سب سے پہلا ابو بکرؓ۔
- جس نے پیغمبر ﷺ کے بعد دو سال تین ماہ حکومت کی ہے......(۱) سب سے پہلا ابو بکر
- جس نے گیارہ لاکھ مربع میل پر اسلامی سلطنت کا پرچم لہرایا ہے (۲) سب سے پہلا ابو بکر۔
- پیغمبر ﷺ کی طرح جس نے تریسٹھ سال زندگی پائی ہے......سب سے پہلا ابو بکر۔
- پیغمبر ﷺ کی طرح جس کے وصال کا وقت پیر کے دن آیا ہے......سب سے پہلا ابو بکر۔
- جس پر وہی کیفیت جو آقا ﷺ پر کیفیت طاری تھی......بخار کا حملہ ہوتا

ہے......سب سے پہلا ابو بکرؓ۔

- جس کا وصال کے وقت اسی گود میں سر تھا......جہاں پیغمبر ﷺ کا سر تھا......سب سے پہلا ابو بکر۔
- جس کی جدائی پر آسمان و زمین رویا......سب سے پہلا ابو بکرؓ۔
- صحابہؓ کہتے ہیں......کہ نبوت کی طرح صدیق کی جدائی پر پورے مدینہ میں

اندھیرا چھا گیا......سب سے پہلا ابو بکرؓ۔

- جس کی میت کو حیدر کرارؓ نے روضہ کے سامنے رکھ کر کہا تھا......کہ آقا ﷺ......

غلام حاضر ہے......اجازت ہو تو اندر دفن کریں......ورنہ جنت البقیع میں لے جائیں......

دروازہ کھلتا ہے......تالہ ٹوٹتا ہے......حجرے سے آواز آتی ہے......

(۱-۲) سیرۃ صدیق اکبرؓ، تاریخ کبریٰ، تاریخ الخلفاء، صحابہ کرام انسائیکلوپیڈیا ص ۱۱۸

Scanned with CamScanner

یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ ...... محمد ﷺ اپنے یار کی انتظار میں بے قرار ہیں...... یہ اتنی لمبی جدائی برداشت نہیں ہو سکتی...... جس کو اندر حجرے میں اجازت ملی ہے...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔

- جو پیغمبر ﷺ کے حجرہ میں سب سے پہلے دفن ہوا(۱) سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- حضور ﷺ نے فرمایا کل قیامت کے دن سب سے پہلے میں اُٹھوں گا...... پھر میرے بعد جو سب سے پہلے اُٹھے گا وہ اٹھنے والا...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جو حوض کوثر پر پہلے آئے گا...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- حضور نے فرمایا...... کہ میں اپنے ہاتھوں سے پہلا پیالہ جس کو دوں گا...... سب سے پہلا ابو بکر
- جو میری امت میں سب سے پہلے جو جنت کی طرف جائے گا...... سب سے پہلا ابو بکر۔
- جو محبوب کو دیکھے بغیر بے چین و بے قرار رہتے تھے...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ
- جو شمع نبوت پر پروانہ وار قربان ہونا اپنے لئے فخر محسوس کرتے تھے...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ
- جو اسلام میں داخل ہوئے تو ہزاروں لے کر آئے اور دنیا سے جانے لگے...... تو ایک کوڑی بھی پاس نہ تھی...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جو بے ہوشی سے ہوش میں آتے ہی اپنی تکلیف بھول کر دیدار یار ﷺ کے متمنی ہوئے...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ (تاریخ اسلام)
- جو حضور کے پہلو بہ پہلو رہے اور انتشار کا عزم تک نہ کیا...... سب سے پہلا ابو بکر۔
- جو انکار زکوۃ پر جہاد کے لئے تیار ہو گئے...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جو ہر قول و فعل میں محبوب کی سنت پر اتباع کرنا اپنا فریضہ جانتے تھے...... سب سے پہلا ابو بکر

Scanned with CamScanner

- جو اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں سباق الغایات ٹھہرے......سب سے پہلا ابو بکر۔
- جو لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ کے مصداق بنے......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جو درسگاہ نبوی ﷺ کے پہلے طالب علم بنے......سب سے پہلا ابو بکر۔ (تاریخ الخلفاء)
- جو سیدہ فاطمہ کے نکاح کے وقت گواہ اوّل بنے......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جو ہر موقع پر محبوب ﷺ کو اللہ کے دین کے لئے چندہ دیا کرتے تھے......سب سے پہلا ابو بکر۔
- جنہوں نے اپنے پرانے کپڑے کفن کے لئے مناسب سمجھے......سب سے پہلا ابو بکر
- جنہوں نے نئے کپڑے مجاہدین اسلام کے لئے بہتر تصور کئے......سب سے پہلا ابو بکر
- جنہوں نے بیت المال سے کفایت کرنے کی مقدار سے زیادہ خرچ نہ کیا......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جنہوں نے خلیفہ ہونے کے بعد بھی، اسی سوال یعنی ہے کوئی مزدور؟ کے جواب میں اپنی ذات کو پیش کر دیا......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جنہوں نے اپنے عہد خلافت میں یادگار رسول سمجھ کر بنائے مسجد میں تجدید نہ کی سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جنہوں نے لشکر اسامہ رضی اللہ عنہ بھیجنے میں ذرہ بھر تامل نہ کیا......سب سے پہلا ابو بکر
- جنہوں نے فتنہ ارتداد کا ڈٹ کر مقابلہ کیا......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جنہوں نے سیدہ فاطمہ کے سامنے اپنا سارا گھر حاضر کر دیا......مگر قانون نبوت میں فرق نہ آنے دیا......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جنہوں نے محبوب ﷺ کے دستور کو برقرار رکھا......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جنہوں نے محبوب ﷺ کے برتاؤ کی تقلید کی......سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جنہوں نے محبوب ﷺ کی وفات کے بعد محبوب ﷺ کے سارے قرض ادا کر

سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔

- جنہوں نے محبوب ﷺ کی وفات کے بعد ثابت قدمی کا ثبوت دیا...... سب سے پہلا ابو بکر
- جنہوں نے محبوب ﷺ کی وفات کے بعد خطبہ دیا تھا...... اور لوگوں کی پریشانیوں میں تخفیف ہوئی...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جنہوں نے برمحل خطبہ دے کر غلو فی الدین کو ختم کیا...... سب سے پہلا ابو بکر
- جنہوں نے محبوب کے وصال کے بعد خطبہ دے کر اللہ کی توحید کا سکہ دلوں میں بٹھایا...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جنہوں نے مدینہ منورہ پہنچ کر محبوب کے سر مبارک پر اپنی چادر تان لی...... تا کہ آقا اور غلام کے درمیان فرق واضح ہو سکے...... سب سے پہلا ابو بکر (سیرت)
- جس نے غزوہ بدر میں محبوب ﷺ پر پہرہ داری کا حق ادا کیا...... سب سے پہلا ابو بکر
- جس نے میدان بدر میں محبوب کو سجدہ میں آہ و زاری کرتا ہوا دیکھ کر تسلی دی تھی...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- جس نے اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (پارہ ۴) کے مطابق لڑنے کے لئے اپنی جان کو پیش کر دیا...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔
- محبوب کے حکم سے سیدہ فاطمہؓ کے لئے شادی کے کپڑے اور سامان خرید کر محبوب کی خدمت میں پیش کرنے والا...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ (جلاء العیون)
- جس نے شادی کا تذکرہ کیا اور تذکرہ کی وجہ سے محبوب نے سیدہ فاطمہ کا نکاح فرمادیا...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ (جلاء العیون)
- جس نے سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ساتھ لا کر مصطفیٰ کے سامنے سیدہ فاطمہؓ کے متعلق خطبہ دیا...... سب سے پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ (جلاء العیون)
- جس نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ترویج سیدہ فاطمہؓ پر آمادہ

کیا۔۔۔۔۔سب سے پہلا ابوبکرؓ۔ (جلاء العیون ص ۱۱)

- جس نے محبوب ﷺ کی اپیل سے سارے گھر کا سرمایہ محبوب کی خدمت میں پیش کردیا۔۔۔۔۔سب سے پہلا ابوبکرؓ۔ (سیرت حلبیہ)
- جس نے مال وجان عزت وآبرو سب کچھ محبوب ﷺ کے قدموں میں نثار کردیا۔۔۔۔۔سب سے پہلا ابوبکر۔ (منفق)
- جس نے ہجرت کی رات نبوت کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھایا۔۔۔۔۔سب سے پہلا ابوبکرؓ۔ (غزوات حیدری)
- جس نے روساء مکہ اور عمائد قریش کی سیاحت کی پرواہ نہ کی۔۔۔۔۔سب سے پہلا ابوبکر
- جس نے نوسال کی پیاری بچی کو محبوب کے عقد میں دے کر اجر عظیم حاصل کیا۔۔۔۔۔سب سے پہلا ابوبکرؓ۔
- جس نے سعد بن ربیعہ کی شہادت کے بعد اس کی چھوٹی سی بچی کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔۔سب سے پہلا ابوبکرؓ۔
- جس نے اخلاص ودیانت داری کے صلہ میں امین الناس کا خطاب پایا۔۔۔۔۔سب سے پہلا ابوبکرؓ۔ (مشوٰۃ شریف)
- جس نے محبوب کے معجزات کی تصدیق کے صلہ میں صدیق کا لقب پایا۔۔۔۔۔سب سے پہلا ابوبکرؓ۔ (تفسیر قمی)
- جس نے مالی قربانی کے سلسلہ میں رب کائنات سے ابوالفضل کا لقب پایا سب سے پہلا ابوبکرؓ۔ (ابن کثیر)
- جس نے اپنا سرمایہ قربان کر کے مظلوم بلال ؓ کو محبوب ﷺ سے ملا دیا سب سے پہلا ابوبکرؓ۔ (تفسیر خازن)
- جس نے اسی قربانی کے نتیجہ میں اتقیٰ کا لقب پا کر افضلیت کا حق حاصل

کیا......سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔(روح المعانی)

- جس نے حضور ﷺ کی اجازت سے خطبہ دینے کی جرأت کی......سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔(تاریخ اسلام)
- جس نے مخالفین کے مظالم برداشت کیے......سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔(تاریخ اسلام)
- جس نے تمام سوسائٹی اور متعلقین کے حشمت ورعب اور جاہ وجلال کی پرواہ نہ کرتے ہوئے محبوب ﷺ کی رفاقت ومحبت کو ان پر ترجیح دی......سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔(غزوات حیدری)
- جس نے اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب جیسے جھوٹے نبیوں سے قتال کر کے مسئلہ ختم نبوت کو قیامت تک کے لئے تابندہ بنادیا......سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔
- جس نے سفر میں ایک مبارک خواب دیکھا اور اسے بشارت عظمیٰ سمجھ کر واپس تشریف لائے اور آتے ہی محبوب کی زیارت سے مشرف ہو کر دولت ایمان سے سرفراز ہوئے......سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔(غزوات حیدری)
- جس کا مطمع نظر بغیر صاحب نبوت کی رضاء کے کچھ اور نہ تھا......سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔
- جس کا دستور العمل محبوب ﷺ کی سنت پر عمل کرنا تھا اور بس......!سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔(بخاری شریف)
- جس کا فرزند کفار کے حالات کی جاسوسی کر کے رحمت کائنات ﷺ کی خدمت میں پہنچاتا......سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔(غزوات حیدری)
- جس کا بوڑھوں اور مسکینوں کی خبر گیری کرنا شعار تھا......سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔

Scanned with CamScanner

- جن کے دل کو راحت محبوب کے دیدار سے حاصل ہوتی تھی...... سب سے پہلا ابوبکر ؓ۔
- جن کے کردار و گفتار اور حرکات و سکنات سے سنت نبویہ کی خوشبو آتی تھی...... سب سے پہلا ابوبکر ؓ۔
- جن کے قلب کے تزکیہ و تصفیہ کا ذمہ محبوب ﷺ نے لیا...... سب سے پہلا ابوبکر ؓ۔ (القرآن)
- جن کے احسانات عظیمہ کا اقرار محبوب ﷺ کی ذات اقدس نے کیا...... سب سے پہلا ابوبکر ؓ۔
- جن کے دروازے پر محبوب ﷺ بن بلائے تشریف لے گئے...... سب سے پہلا ابوبکر ؓ۔
- جن کے گھر سے محبوب ﷺ کے لئے کھانا غار میں پہنچتا رہا...... سب سے پہلا ابوبکر ؓ۔ (غزوات حیدری)
- جن کے پسند کردہ سامان کو محبوب ﷺ نے پسند کیا...... سب سے پہلا ابوبکر ؓ۔ (جلاء العیون)
- جن کے بھیجے ہوئے لشکر کی امداد آ ء الفرس سے خود رب کائنات نے فرمائی...... سب سے پہلا ابوبکر ؓ۔
- جن کے زمانہ سے قیصر و کسریٰ کے فتح ہونے کے مبادی شروع ہوئے...... سب سے پہلا ابوبکر ؓ۔
- جن کے لئے محبوب ﷺ نے اَرْحَمُ اُمَّتِیْ فرمایا...... سب سے پہلا ابوبکر ؓ۔
- جن کے متعلق قبیلہ بنی مصطلق کے لوگوں کے سوال پر محبوب ﷺ نے تصریح فرمائی...... سب سے پہلا ابوبکر ؓ۔

Scanned with CamScanner

- جن کے متعلق حضرت محمد باقرؓ نے علی الاعلان فرمایا...... کہ جو انہیں صدیقؓ نہ سمجھے خدا اسے سچا نہ کرے......سب سے پہلا ابوبکرؓ۔
- جن کی ایمانی تائید نبوت کی نشر و اشاعت کا باعث بنی ......سب سے پہلا ابوبکرؓ۔
- جن کی زندگی کا سرمایہ محبوب ﷺ کی رضا تھی......سب سے پہلا ابوبکرؓ۔
- جن کی ذات گرامی صفات کو محبوب ﷺ نے بطور نمونہ کے پیش فرمایا......سب سے پہلا ابوبکرؓ۔
- جس کی رفاقت کو تمام صحابہ کرام کی رفاقت پر محبوب ﷺ نے ترجیح دی......سب سے پہلا ابوبکرؓ۔
- جن کی گود محبوب ﷺ کے لئے آرام گاہ بنی......سب سے پہلا ابوبکرؓ۔(سیرت حلبیہ)
- جن کی بیٹی کو محبوب ﷺ کی رفاقت کے پیش نظر ابوجہل کی طرف سے ایذاء پہنچی......سب سے پہلا ابوبکرؓ۔(تاریخ اسلام)
- جن کی طرف سے غزوہ خندق میں ایک کافر بھی عبور نہ کر سکا......سب سے پہلا ابوبکرؓ۔
- جن کی سرداری سے غزوہ خیبر میں یہودیوں کا غرور ٹوٹ گیا......سب سے پہلا ابوبکرؓ۔
- جن کی بجلی کی کڑک نے منبر پر نزول قرآن کا قصہ یاد دلا دیا......سب سے پہلا ابوبکرؓ۔
- جن کی دل جوئی اور خبر گیری عترت رسول اور ازواج النبی کے لئے باعث اطمینان بنی سب سے پہلا ابوبکرؓ۔
- جن کی فوج کو بحرین سے واپسی پر سمندر نے خشک ہو کر راستہ دے دیا سب سے پہلا ابوبکرؓ۔

Scanned with CamScanner

● جن کی خلافت، فاروقی ؓ دور کے لئے باعث راحت و آسانی بنی......سب سے پہلا ابو بکرؓ۔

● جن کی اقتداء کا حکم اپنے بعد محبوب ﷺ نے فرمایا......سب سے پہلا ابو بکرؓ۔(پارہ ۱۱ توبہ)

● جن کی جمالی طبعیت سے محبوب ﷺ کی خوشبو آتی تھی......سب سے پہلا ابو بکرؓ۔

● جن کی بیٹی کی صفائی پر گواہی رب کائنات نے قرآن میں دی......سب سے پہلا ابو بکرؓ۔(القرآن)

● جن کی رائے کے ساتھ بدر میں قیدیوں کی خلاصی کے سلسلے میں محبوب ﷺ نے اتفاق کیا......سب سے پہلا ابو بکرؓ۔

● جن کو ہجرت کی رات رفاقت کے لئے خود رب کائنات نے منتخب کیا......سب سے پہلا ابو بکرؓ۔(حیاۃ القلوب)

● جن کو محبوب ﷺ کے لئے غار صاف کرنے کی خدمت نصیب ہوئی......سب سے پہلا ابو بکرؓ۔(غزوات حیدری)

● جن کو سارے قرآن میں صاحب النبی کا لقب نصیب ہوا......سب سے پہلا ابو بکرؓ۔(القرآن)

● جن کو رب کائنات نے نصرت خداوندی سے تعبیر کیا......سب سے پہلا ابو بکرؓ۔(القرآن)

● جن کو سریہ بنی فزارہ میں سردار بنا کر بھیجا گیا......سب سے پہلا ابو بکرؓ۔

● جن کو نو ہجری میں امیر الحج کا خطاب محبوب ﷺ کی دربار سے نصیب ہوا......سب سے پہلا ابو بکرؓ۔

● جن کو جنگ یرموک میں ہرقل بادشاہ روم کے دبدبے کے باوجود فتح و کامرانی نصیب ہوئی......سب سے پہلا ابو بکرؓ۔

Scanned with CamScanner

- جن کو محبوب ﷺ نے اَحَبُّ الرِّجَال قرار دیا...... سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔
- جن کو زندگی میں محبوب ﷺ نے ''صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ'' ہونے کی بشارت فرمائی...... سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔
- جن کو محبوب ﷺ نے انبیاء کے علاوہ ''سَیِّدُ کُھُوْلِ الْجَنَّۃِ'' فرمایا...... سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔
- جن کو علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ''خَیْرُ الْاُمَّۃِ بَعْدَ النَّبِیِّ'' (۱) فرمایا...... سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔
- جن کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خریدے ہوئے سامان کے انتخاب کے لئے منتخب کیا...... سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ (جلاء العیون)
- جو جب تک زندہ تھے تو حضور ﷺ کے پہرہ دار رہے اور وفات پائی تو محبوب ان کے پہرہ دار بنے...... سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔
- آقاء ﷺ فرماتے ہیں میدان محشر میں مقام محمود پر سر سجدہ میں رکھ کر اللہ سے درخواست کروں گا اے اللہ......! اس امت کا حساب و کتاب لے نیکوں کو نیکی کی جزا دے...... اور بروں کی برائی کی سزا دے...... اللہ کی ذات جلال میں ہوگی...... اس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کہیں گے...... محمد ﷺ کون ہے...... جو تیری پوری امت میں سے مجھ کو حساب دے سکے...... حضور ﷺ فرماتے ہیں...... میں اپنی پوری امت میں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر خدا کے ہاتھ میں دے کر کہوں گا...... اے اللہ صدیق رضی اللہ عنہ کا امتحان لے لے...... خدا کا جلال جمال میں بدل جائے گا...... اللہ فرمائیں گے محبوب جس کے احسان کے بدلے تو دنیا میں نہیں دے سکا آج میں اس سے کوئی حساب نہیں لیتا...... سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔
- جس کو جنت کے آٹھوں دروازے پکاریں گے...... سب سے پہلا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔

(۱) ترمذی ص ۶۸۵ ج ۲، فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل ص ۱۸۸ ج ۱

- جو پل صراط سے پہلے گزرے گا...... سب سے پہلا ابوبکرؓ
- تمام انبیاء علیہم السلام کے تمام امتی جنت سے باہر ہوں گے...... جنت میں پہلا قدم ہوگا پہلا ابوبکرؓ ہوگا...... اللہ تعالیٰ جل جلالہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی عظمت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

Scanned with CamScanner

فضائل ومناقب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا عَلٰی سَآئِرِ الْاُمَمِ...... بِرِسَالَةِ مَنِ اخْتَصَّه' مِنْ بَیْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَجَوَاهِرِ الْحِكَمِ ......وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ...... مَا نَطَقَ اللِّسَانُ بِمَدْحِهٖ وَنَسَخَ الْقَلَمُ...... اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ......بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ......مُحَمَّدٌ" الرَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ ...... قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ......اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ اَوْبِعُمَرَ ابْنِ هِشَامٍ...... اَوْ كَمَاقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ...... یَااَخِیْ لَا تَنْسَانَا وَ اَشْرِكْنَا فِیْ دُعَائِكَ اَوْ كَمَاقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ......(۱) لَوْكَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ" لَكَانَ عُمَرَ......(۲) صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمَ ٥ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمَ ٥ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاكِرِیْنَ ٥وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اشعار:

آقا عمر رضی اللہ عنہ رہبر عمر رضی اللہ عنہ مرشد عمر رضی اللہ عنہ مولیٰ عمر رضی اللہ عنہ
برتر عمر رضی اللہ عنہ بالا عمر رضی اللہ عنہ اعلیٰ عمر رضی اللہ عنہ اولیٰ عمر رضی اللہ عنہ

---

(۱) ترمذی ص ۲۰۹ ج ۲ عن ابن عباسؓ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

(۲) ترمذی ص ۶۸۷ ج ۲، مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۸ ج ۲

ذات نبی پاک پر سو جان سے شیدا عمرؓ
ایمان میں ایقان میں احسان میں یکتا عمرؓ
روح صفا موج سخا، جان وفا وقف رضا
اک ہستی زیبا عمرؓ، ایک پیکر دانا عمرؓ
باد بہاری کی طرح گزراعراق وروم سے
ابر کرم بن کر اٹھا ایران پر برسا عمرؓ
ما بعد ختم المرسلین کوئی نبی آنا نہیں
یہ سلسلہ چلتا اگر تو اک نبی ہوتا عمرؓ
آقا میرے صدیقؓ بھی آقا میرے فاروقؓ بھی
ایک طرف ہیں مولیٰ علی اک طرف ہیں مولیٰ عمرؓ

تمہید:

قابل صد تعظیم و تکریم...... واجب الاحترام بزرگو دوستو...... اور بھائیو......! گزشتہ جمعۃ المبارک کے خطبہ میں، میں نے امیر المومنین خلیفۃ المسلمین رسول اللہ کے دوسرے جانشین، مراد پیغمبر ﷺ، داماد حیدرؓ، فاتح روم وایران، ناطق وحی، سیدنا فاروق اعظمؓ کی سیرت طیبہ کے کچھ پہلو اجاگر کیے تھے...... جن میں بالخصوص ان کے قبول اسلام کے عنوان پر میں نے تفصیلی روشنی ڈالی تھی۔

آج کے خطبہ میں عدل فاروقی کی ایک مختصر جھلک پیش کرنے کے ساتھ ساتھ سیدنا فاروق اعظمؓ کی شہادت باسعادت کے مقدس اور عظیم عنوان پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں......اور آخر میں بتاؤں گا...... کہ سیدنا فاروق اعظم کی خاصیات کیا تھیں۔

قابل قدر دوستو......! آج ذوالحجہ کی 29 یا 30 تاریخ ہے......اور آج شام کو

Scanned with CamScanner

سورج کے غروب ہونے کے ساتھ ساتھ...... اسلامی سال سن ہجری کے لحاظ سے چودہ سو چودہ کا سال بھی غروب ہو جائے گا...... کل محرم الحرام کی پہلی تاریخ ہو گی...... مسلمانوں کے سال کی بھی ابتداء ہو گی...... اور نیا مہینہ محرم الحرام جیسا با عزت با عظمت باوقار مہینہ شروع ہو گا...... اس کے ساتھ ہی محرم الحرام سے ہی فاروق اعظمؓ کی شہادت کی ایک یاد بھی تازہ ہو گی...... کہ محرم الحرام کی پہلی تاریخ کو سیدنا عمر ابن خطابؓ کی شہادت کا واقعہ رونما ہوا۔

سب کو اسلام کی ضرورت اسلام کو ابن خطاب رضی اللہ عنہ کی ضرورت:

میرے دوستو......! گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں، میں نے یہ بات بتائی تھی...... کہ عمر ابن رضی اللہ عنہ خطاب وہ جلیل القدر صحابی رسول ہیں...... جن کو مراد رسول ﷺ ہونے کا اعزاز حاصل ہے...... کہ سارے صحابہ رضی اللہ عنہم آئے...... عمر کو مانگا گیا...... سب کو اسلام کی ضرورت تھی...... اسلام کو عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کی ضرورت تھی...... سب کے سب وہ ہیں...... جنہوں نے اسلام کو قبول کیا ہے...... اور اسلام وہ ہے...... کہ جس نے فاروق اعظم جیسے جرنیل کو قبول کیا ہے...... (۱)

لفظ عمر کی لفظی تحقیق:

میرے دوستو......! فاروق اعظم اللہ کا انتخاب بھی ہے...... رسول اللہ کا انتخاب بھی ہے...... علماء نے لکھا ہے...... کہ عمر رضی اللہ عنہ میں تین حروف ہیں...... عین، میم اور راء۔

- عمر رضی اللہ عنہ کی عین علی رضی اللہ عنہ سے ہے۔

---

(۱) حضرت عمرؓ دعاء نبوی کا ثمرہ ہیں حضور ﷺ دعاء کیا کرتے تھے اللھم اعز الاسلام بابی جہل بن ہشام او بعمر بن الخطاب فاصبح عمر فغدا علی النبی ﷺ فاسلم ثم صلی فی المسجد الحرام ظاہرا (مشکوۃ شریف ص ۵۵۸ ج ۲، مسند احمد عن ابن عباس، ترمذی ص ۶۸۷ ج ۲، تاریخ الخلفاء ص ۱۰۹

- عمر رضی اللہ عنہ کی میم محمد سے ہے۔
- عمر رضی اللہ عنہ کی راء رب سے ہے۔
- عمر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کا انتخاب ہے...... کہ علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی عمر ابن خطاب کو دی تھی۔
- عمر رضی اللہ عنہ نبی کا انتخاب ہے...... کہ آمنہ کے در یتیم ﷺ نے کعبہ کی چوکھٹ کو پکڑ کر اسی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو مانگا تھا۔
- عمر رضی اللہ عنہ رب جلیل کا انتخاب ہے...... کہ خدا نے ابوجہل اور عمران دو میں سے ایک عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کا انتخاب کر کے محمد ﷺ کے قدموں میں بھیج دیا تھا۔
- جو شخص عمر رضی اللہ عنہ کا منکر ہے...... وہ علی رضی اللہ عنہ کا دشمن ہے۔
- جو عمر رضی اللہ عنہ کا منکر ہے...... وہ محمد ﷺ کا دشمن ہے۔
- جو عمر رضی اللہ عنہ کا دشمن ہے...... وہ رب جلیل کا دشمن ہے۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عناصر اربعہ کا حکمران:

پھر سیدنا عمر میں اللہ کا انتخاب ہونے کے ناطے سے اللہ نے اپنی صفات کا عکس فاروق رضی اللہ عنہ پہ ڈالا ہے۔

- آسمان و زمین پر حکومت خدا کی ہے...... فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی آسماں و زمین پر حکومت کی ہے۔
- اللہ عناصر اربعہ کے حکمران ہیں...... (آگ، پانی، ہوا اور مٹی) فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی عناصر اربعہ پر حکومت کی ہے۔
- فاروق رضی اللہ عنہ کے درے کو زمین نے قبول کیا ہے۔
- فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز کو ہوائیں لے کر چلی ہیں۔
- فاروق کے پیغام کو ہوا کئی ہزار دور لے کر گئی ہے۔

Scanned with CamScanner

- فاروق اعظمؓ کے درے کی للکار کو اور اس درے کی ضرب کو زلزلے نے قبول کیا ہے۔
- فاروق اعظمؓ کے خط کو دریاؤں نے قبول کیا ہے۔

فاروق اعظمؓ وہ شخص ہے......جس کو اللہ نے یہ طاقت و جرأت عطا کی تھی......کہ آتی ہوئی آگ کی طرف اگر فاروقؓ نے اپنا کپڑا بھیجا ہے......تو پندرہ سو سال گزر چکے ہیں......پھر مدینہ کے پہاڑوں سے آگ کو نکلنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

فاروقؓ وہ جرنیل ہے......کہ جس کو خدا نے یہ عظمت عطا کی ہے......کہ قرآن مجید میں کل 22 یا 27 مقامات ایسے ہیں......کہ جو کچھ عمرؓ زمین پر بولتے تھے......آسمان سے قرآن بن کر اترتا تھا......فاروق اعظمؓ کی رائے کے مطابق اللہ کا کلام آتا تھا......میرے دین پوری مرحومؒ ایک جملہ فرمایا کرتے تھے......کہ عمرؓ بولے تو قرآن بن جائے......عمرؓ تولے تو میزان بن جائے......عمرؓ جو گفتگو کرتے تھے......وہ اللہ کا قرآن بن جایا کرتا تھا۔

امت محمدیہ ﷺ میں سب سے بڑا محدث فاروق اعظمؓ:

مشکوٰۃ شریف میں یہ حدیث موجود ہے......رسول اللہؐ نے فرمایا لوگو......! ہر امت میں ایک محدث ہوتا ہے......اللہ جس سے ہم کلام ہوتے ہیں......خدا جس سے باتیں کیا کرتے ہیں......میری پوری امت میں سب سے بڑا وہ محدث جس سے اللہ ہمکلام ہوتے ہیں......اللہ گفتگو کرتے ہیں......اللہ اس کی زبان پہ بولتے ہیں......جو وہ کہتا ہے اللہ کی طرف سے وہ پیغام ہوا کرتا ہے......یا جو کچھ خدا کہنا چاہتے ہیں......اس کی زبان پر خدا وہ کلمات جاری کرا دیتے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا......اگر میری امت میں یہ اعزاز کسی کو حاصل ہے......تو وہ

Scanned with CamScanner

عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے۔(۱)

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی غزوہ احد میں للکار:

چنانچہ آپ اگر اس کی تفصیل میں جائیں...... تو آپ کو وہ تاریخی واقعات ملیں گے...... کہ جس وقت غزوہ احد پیش آیا...... اس وقت بھی اگر کسی شخص کی زبان سے وہ کلمات جاری ہوئے...... جو اللہ کی وحی کے مطابق تھے...... تو وہ عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ یہ وہی جرنیل تھا...... جس کو اُحد کے میدان میں اللہ کے نبی ﷺ نے یہ جملے کہے تھے...... جس وقت ابوسفیان نے کہا۔ اَیْنَ مُحَمَّدٌ ...... اَیْنَ اَبُوْبَکْرٍ ...... اَیْنَ عُمَرُ ......(۲)

محمد کہاں ﷺ ہے...... ابوبکر رضی اللہ عنہ کہاں ہے...... عمر رضی اللہ عنہ کہاں ہے...... کوئی شخص جواب نہ دے رہا تھا...... تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا...... اے اللہ کے رسول ﷺ اجازت دیں...... میں کھل کر جواب دینا چاہتا ہوں...... محبوب ﷺ نے فرمایا خاموشی اختیار کر! عمر ابھی جواب دینے کی ضرورت نہیں...... کچھ وقفہ گزرنے کے بعد شیطان نے ایک افواہ اڑائی...... قَدْ قُتِلَ مُحَمَّدٌ ...... لوگو! محمد ﷺ دنیا سے قتل ہو چکے ہیں...... اس وقت ابوسفیان نے ایک ضرب لگائی...... اُعْلُ هُبَلُ ...... کہا آج ہمارا ہبل بت زندہ ہو گیا ہے...... کامیاب ہو گیا ہے وہ فتح پا چکا ہے...... ہم جیت چکے ہیں۔

---

(۱) ولقد کان یکون فی الامم محدثون فان یک فی امتی احد فعمر بن الخطاب (ترمذی ص۶۶۸ ج۲، مشکوۃ شریف ص۵۵۶ ج۲، صحیح البخاری، صحیح المسلم ص۲۷۶ ج۲، تاریخ الخلفاء ص۱۱۷ عن ابن عمرؓ، فضائل الصحابۃ ص۳۶۱ ج۱، ابن سعد ص۳۸۳ ج۷

(۲) کتب احادیث و سیر میں الفاظ مختلف منقول ہیں سیرت حلبیہ ص۲۰۰ ج۲ مترجم، سیرت مصطفیٰ ص۲۲۱ ج۲، زرقانی ص۳۷ ج۲، فتح الباری ص۲۷۲ ج۷، تاریخ طبری ص۲۴ ج۳، ابن ہشام ص۸۹ ج۲، السیرت الصحیحۃ ص۳۹۲ ج۲، صحیح التوثیق فی سیرت و حیات الفاروق ص۱۸۹،

Scanned with CamScanner

محمد ﷺ اور خدا والے لوگ ہار چکے ہیں...... اللہ کے نبی ﷺ نے اب فرمایا...... عمر! میں نے خدا سے تجھے اسلام کی عزت کے لئے مانگا تھا...... اب تو خاموش نہ رہ اس سوال کا جواب دے...... کافر کہتا تھا...... اُعْلُ هُبَلْ

فاروق نے کہا...... اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَجَلُّ ...... اللہ سب سے بڑا ہے...... اللہ سب سے بڑا ہے...... فاروق ؓ کی آمد پر اللہ اکبر کا نعرہ پیغمبر ﷺ کی زبان سے لگا تھا...... اور جب ابوسفیان ؓ نے کہا بت زندہ باد ہے...... اس وقت اللہ اکبر کی صدا فاروق اعظم ؓ نے بلند کی تھی۔

فاروق ؓ ہی وہ شخص ہے...... جس وقت اس نے یہ کہا...... لَنَا عُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ...... ہمارے پاس عزیٰ ہے تمہارے پاس یہ عزیٰ بت نہیں...... ہمارے مددگار تین سو ساٹھ بت ہیں...... تمہارے پاس کوئی نہیں...... اس وقت فاروق اعظم ؓ نے یہ جملے کہے تھے...... اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَا لَكُمْ...... ہمارا خدا مددگار ہے تمہارا خدا مددگار نہیں......(۱) اس وقت ابوسفیان نے کہا...... کہ آج برابری ہو چکی ہے۔

- بدر میں تم نے ستر مارے تھے...... احد میں ہم نے ستر مارے ہیں۔
- کل ہمارے مرے تھے...... آج تمہارے مرے ہیں۔

فاروق اعظم ؓ نے جواب دے کر کہا تھا...... ابوسفیان ؓ تو غلط کہتا ہے۔

- مرے ہمارے بھی ہیں...... مرے تمہارے بھی ہیں۔
- ستر وہ بھی تھے...... ستر یہ بھی ہیں...... مگر یہ فرق ہے کہ تمہارے مرنے کے بعد جہنم کا ایندھن بنے تھے...... ہمارے مرنے کے بعد جنت کے وارث بنے ہیں...... تمہارے ذلت کی موت مرے تھے ہمارے جام شہادت نوش کر کے خدا کا قرب حاصل کر چکے ہیں

---

(۱) کنز العمال ص ۵۲ ج ۱۲، ترمذی ص ۲۱۷ ج ۲، مشکوٰۃ ص ۵۷۰ ج ۲، فضائل الصحابہ ص ۷۷۴ ج ۲

Scanned with CamScanner

اس قدر جراءت اور بہادری کے کلمات اللہ نے فاروق اعظم کی زبان سے کہلوائے ہیں۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی غیرت اور پردے کا حکم:

قرآن مجید میں بائیس یا ستائیس مقامات ایسے ہیں...... کہ فاروق رضی اللہ عنہ کی زبان پر وحی اتری...... آج مسلمانوں کے پاس پردہ موجود ہے...... تو یہ پردہ فاروق رضی اللہ عنہ کی غیرت ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے...... حضور ﷺ کی ایک بیوی تھی...... سیدہ زینب رضی اللہ عنہا جیسے دیہاتوں میں ہوتا ہے...... کہ عورتیں باہر جنگل کی طرف قضائے حاجت کے لئے جاتی ہیں...... حضرت سیدہ زینب باہر نکلیں اور جا رہی تھیں...... ایک منافق نے یوں دیکھا...... دیکھنے کے بعد اس منافق نے دوسرے منافق کو کہا...... وہ محمد کی بیوی جا رہی ہے...... فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ جملے سن لئے...... سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت سے یہ برداشت نہ ہوا...... جلدی سے جا کر آگے کھڑے ہو گئے...... کہا امی...... ! میں محمد رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں...... میرا نام عمر ہے...... امی! منافق نے یہ جملے کہے ہیں...... کہ وہ محمد ﷺ کی بیوی جا رہی ہے...... اس نے اشارہ کیا ہے...... میری غیرت برداشت نہیں کرتی...... آپ اللہ کے لئے گھر لوٹ جائیں...... آپ اور نبی ﷺ کی گھر والیاں پردے کے ساتھ باہر نکلا کریں...... آپ کو اس انداز سے باہر آنے کی اجازت نہیں...... آپ تشریف لے جایئے! جیسے بی بی واپس آئیں...... عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت کی وجہ سے آنکھوں میں آنسو آ گئے...... آسمان کی طرف عمر رضی اللہ عنہ نے نگاہ اٹھائی...... ابھی عمر رضی اللہ عنہ کی نگاہ زمین پر نہیں آئی تھی...... اللہ نے یہ قرآن بنا کر بھیجا...... (۱)

---

(۱) مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۸ ج ۲، مسند احمد عن ابن مسعودؓ، تفسیر الدر المنثور ص ۲۱۳ ج ۵، عمدۃ القاری ص ۹۲ ج ۸، صحیح البخاری ص ۷۰۶ ج ۲، مسند احمد ص ۲۴ ج ۱، صحیح المسلم ص ۲۷۶ ج ۲، کنز العمال ص ۳ ج ۱۳

Scanned with CamScanner

کہ اے میرے محبوب پیغمبر ﷺ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ ...... اپنی عورتوں سے کہئے...... اپنی بیٹیوں کو کہئے...... مومنوں کی عورتوں کو کہہ دیجئے...... کہ آج کے بعد یہ پردہ اوڑھ کر باہر نکلا کریں...... بغیر پردہ کے کوئی عورت باہر نہ آئے۔

❁ اگر ملت اسلامیہ کو پردہ ملا ہے...... مسلمان بیٹی کو پردہ ملا ہے۔

❁ مسلمان بیوی کو پردہ ملا ہے...... مسلمان خاتون کو پردہ ملا ہے۔

مسلمان بہن اور ماں کو پردہ ملا ہے...... تو یہ فاروق رضی اللہ عنہ کی غیرت کی وجہ سے ملا ہے۔

مسلمانو......! آج جس کے سینہ میں فاروق رضی اللہ عنہ کی محبت نہیں...... خدا نے ان کے سینہ سے غیرت بھی چھین لی ہے...... ان بے غیرتوں کے پاس پردہ آپ کو نظر نہیں آئے گا...... پردہ ملا ہے...... تو فاروق رضی اللہ عنہ کی غیرت کی وجہ سے ملا ہے۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی رائے اذان کے لئے مشورہ:

ایک موقع پر حضور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا...... لوگوں کو نماز کے لئے بلانے کا کوئی طریقہ استعمال کیا جائے ...... کہ لوگ عبادت کے لئے آیا کریں...... ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول آگ جلایا کریں...... جب آگ روشن ہوگی تو لوگ سمجھیں گے اب عبادت کا وقت ہے...... لوگ مسجد میں آیا کریں گے...... حضور نے کہا یہ کوئی طریقہ نہیں...... جب بھی کوئی گھر میں آگ جلائے گا...... تو لوگ اس کو عبادت کا انداز سمجھیں گے......؟ ایک صحابی نے کہا اے اللہ کے رسول......! لکڑی پہ لکڑی ماری جائے...... تو حضور ﷺ نے فرمایا...... یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے...... جب کوئی آدمی لکڑی پہ لکڑی مارے گا...... یا کوئی شخص کسی چیز کو جھاڑنے لگے گا...... تو لوگ کہیں گے شاید نماز کا وقت ہوگیا۔ مختلف تجویزیں آئیں...... سب صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش ہوگئے...... فاروق رضی اللہ عنہ رات کو سوئے

Scanned with CamScanner

ہوئے تھے...... سیدنا عمرؓ کہتے ہیں...... کہ میں نے خواب دیکھا...... صبح اُٹھ کر حضورﷺ کے دربار میں آئے...... کہا اللہ کے رسول ﷺ! رات میں نے خواب میں آسمانوں پہ ایک خوب صورت فرشتہ دیکھا ہے...... بڑا حسین اور نورانی شکل والا تھا...... اور وہ یہ جملے کہتا تھا۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

اَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰه

حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ کے پیغمبرﷺ نے فرمایا بلال...... ! کہا جی محبوبِ ربِّ ذوالجلال...... (۱) فرمایا جلدی کر عمرؓ سے یہ کلمات یاد کر لے...... ! یہ عمرؓ کی زبان کے کلمے اللہ کی طرف سے سعید ہیں...... جو آذان تمہیں عمرؓ سنا رہا ہے...... یہی آذان کعبہ میں ہوگی...... یہی اذان مسجد نبوی میں ہوگی...... یہی آذان مسلمانوں کی مسجد اور مرکز میں ہوگی...... آج سے جب تک اللہ اکبر کی صدا بلند ہوتی رہے گی...... عمرؓ کی یاد تازہ ہوتی رہے گی...... پھر مجھے ایک جملہ کہنے دو۔

جو عمرؓ کا دشمن ہے...... نہ اس کے پاس فاروقؓ والی غیرت نظر آئے گی۔

جو عمرؓ کا دشمن ہے...... نہ اس کے پاس فاروقؓ والی آذان ہوگی...... یہ آذان ملی ہے...... تو فاروق کی وجہ سے ملی ہے...... بہت سارے واقعات ہیں...... میں بطور نمونہ ایک دو واقعہ آپ کو بتا رہا ہوں۔

---

(۱) ترمذی ص ۱۴۶ ج ۱، صحیح البخاری ص ۸۵ ج ۱، باب کتاب الاذان الفاروق لعلامہ شبلی نعمانی ص ۴۴ مکتبہ اسلامیہ لاہور

Scanned with CamScanner

نماز تراویح کا اہتمام اور فاروق اعظم ﷛ کا کردار:

یہ تراویح جو آپ بیس رکعات مسجد میں باجماعت پڑھتے ہیں...... یہ بھی فاروق اعظم ﷛ کی کاوش کا نتیجہ ہے...... حضرت فاروق اعظم ﷛ نے دیکھا۔

پانچ صحابہ ﷡ وہاں ہیں...... چار یہاں ہیں...... دو ادھر ہیں۔ دو اُدھر ہیں کوئی مسجدوں میں ہیں...... کوئی گھروں میں ہیں...... علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی نماز ہو رہی ہے...... عمر ابن خطاب ﷛ نے سب لوگوں کو اکٹھا کیا...... ابی ابن کعب انصاری ﷛ جو پیغمبر ﷺ کی امت کا بہت بڑا حسین قاری تھا...... حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے...... میری پوری جماعت میں سب سے زیادہ حسین قرآن پڑھنے والا...... ابی ابن کعب انصاری ﷛ ہے......(۱) فاروق اعظم ﷛ نے اس ابی ابن کعب انصاری ﷛ کو مصلے پر کھڑا کیا...... تمام صحابہ ﷡ کو پیچھے کھڑا کیا...... بیس رکعات تراویح کے اہتمام کا حکم دیا...... ہر رکعت میں قرآن مجید کا کم از کم ایک رکوع پڑھنے کا حکم دیا...... اس انداز سے جب تراویح شروع ہوئی۔(۲)

سیدنا فاروق اعظم ﷛ کو حیدر کرار ﷛ کی دعائیں:

حضرت عمر ﷛ دنیا سے رخصت ہو گئے...... ایک دن حیدر کرار ﷛ مسجد نبوی میں آئے دیکھا...... کہ مسجدوں میں رونق ہے...... مساجد آباد ہیں...... روشنی ہو رہی ہے...... چراغ جل رہے ہیں...... اور تراویح کا اہتمام ہے۔ ایک قاری مصلے پر کھڑا ہے۔

---

(۱) ترمذی ص ۷۰۹ ج ۲، مسند احمد عن انسؓ، مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۶ ج ۲

(۲) جمع علی التراویح یہ حضرت عمرؓ کا کارنامہ ہے تفصیل کے لیے دیکھیں صحیح البخاری، محض الصواب ص ۳٤۹، المصدر السابق نفسہ ص ۲۰۱۲، الفتاوی ص ۲۳ ج ۳۱، عمر بن خطاب الاکتور علی محمد الصحابی ص ۱۹۷-۱۹۸ طبع بیروت

Scanned with CamScanner

مساجد آباد ہیں......روشنی ہورہی ہے چراغ جل رہے ہیں......اور تراویح کا اہتمام ہے......ایک قاری مصلے پر کھڑا ہے پیچھے نمازیوں کی صفیں باندھی ہوئی ہیں ......بیس رکعات کا اہتمام ہورہا ہے......اس وقت حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی زبان سے یہ جملے نکلے ...... نَوَّرَ اللّٰهُ قَبْرَ عُمَرَ ...... كَمَا يُنَوِّرُ كُمْ مَسَاجِدَ اللّٰهِ ......اللہ عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کو ایسے نور سے بھر دے......ایسا منور کر دے......ایسا روشن کر دے......جیسے عمر رضی اللہ عنہ نے تیرے گھروں کو روشن اور منور کر رکھا ہے......عمر رضی اللہ عنہ نے مسجدوں کو آباد کیا ہے اللہ تو بھی اس کی قبر کو آباد کر!

ہمارے ملک کے بدنصیب لوگ:

ہمارے ملک میں بدنصیب ٹولے ہیں......کسی کو عمر رضی اللہ عنہ کی آذان اچھی نہیں لگتی کوئی آگے بڑھا دیتا ہے......کوئی پیچھے بڑھا دیتا ہے......کوئی درمیان میں بڑھا دیتا ہے ......اور کسی بدبخت کو عمر رضی اللہ عنہ کی نماز اچھی نہیں لگتی......کہ یہ بیس رکعتیں اس نے شروع کی تھیں......ہم کیوں پڑھیں......اللہ تیرا شکر ہے......کہ ہم دیوبندی تیرے نبی ﷺ کے تمام یاروں کو ماننے والے ہیں......فاروق رضی اللہ عنہ کی غیرت کی وجہ سے امت مسلمہ کو اہم ترین عبادات ملی ہیں۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خواہش اور نوافل طواف کا حکم:

تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں ہے......کہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے...... عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ جب مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچے......یہ وہ پتھر تھا......کہ جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر کعبہ کی بنیاد رکھی تھی......سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اس جگہ پہ نوافل نہ پڑھ لیں......؟ یہ بڑی بابرکت جگہ ہے......میرا دل چاہتا ہے......کہ یہاں پر کھڑے ہو کر عبادت کرنی چاہیے......سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ دل کی تمنا اور حسرت ظاہر کی......اللہ کی طرف سے قرآن بن کر آیا!

Scanned with CamScanner

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی ...... عمر! تیری رائے اللہ کو پسند آ چکی ہے...... جتنا دنیا کے لوگ حج کرنے کے لئے جائیں...... عبادت کرنے کے لئے جائیں...... ذکر کرنے کے لئے جائیں...... جب کعبۃ اللہ کا طواف کر چکیں...... طواف کرنے کے بعد مقام ابراہیم پر آ کر دو رکعت نماز نفل پڑھا کریں...... جب تک یہ نوافل نہیں پڑھو گے...... اس وقت تک تمہارا حج قبول نہیں ہوگا...... عمرہ قبول نہیں ہوگا...... طواف قبول نہیں ہوگا...... ظاہراً لوگ اس کو دو رکعت نوافل طواف کہتے ہیں...... حقیقتاً علماء نے لکھا ہے...... کہ یہ واجب الطواف ہیں...... جب تک یہ دو رکعت نہ پڑھی جائیں...... اس وقت تک طواف کی عبادت قبول ہی نہیں ہوتی۔(۱)

عمر رضی اللہ عنہ کی رائے پر یہ عبادت ملی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کی منشاء سے کعبہ کا طواف ملا ہے۔

- عمر رضی اللہ عنہ کی منشاء پر تمہیں غیرت ملی ہے۔
- عمر رضی اللہ عنہ کی رضا پر اللہ نے قرآن کی آیتیں اتار دی ہیں۔
- عمر رضی اللہ عنہ کی مرضی کے مطابق اللہ نے امت مسلمہ کو اذان دی ہے۔
- عمر رضی اللہ عنہ کی تجویز اور رائے کے مطابق اللہ نے پردے کا حکم نافذ کیا ہے۔
- عمر رضی اللہ عنہ کی تجویز کے مطابق بدریین کی قید کا فیصلہ اللہ نے کیا ہے۔
- عمر رضی اللہ عنہ زمین پہ بولتے تھے آسمان پر قرآن بن جایا کرتا تھا۔
- عمر بہت عظیم انسان تھا...... تفصیل کا وقت نہیں...... آگے چلتا ہوں۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کارنامے:

دور فاروقی کی ایک جھلک کہ عمر رضی اللہ عنہ کا دور حکومت کیسا تھا......؟

---

(۱) صحیح البخاری ص ۶۴۴ ج ۲، تفسیر ابن کثیر، روح المعانی ص ۳۸۰-۱، ج ۱۔

Scanned with CamScanner

حضرت عمرؓ نے دس سال حکومت کی اور دس سال کے عرصہ میں بائیس (22) لاکھ مربع میل پر حکومت کی۔

- فاروق اعظمؓ کے دور میں روم و ایران کی سلطنتوں میں تہلکہ مچ گیا تھا۔
- فاروق اعظمؓ نے ان تمام علاقوں کو فتح کیا تھا۔
- فاروق اعظمؓ کے دور میں اسلامی سلطنت کی وسعت کے ساتھ ساتھ دو ہزار فاروق اعظمؓ نے قرآن مجید کے قلمی نسخے لکھوا کر پوری دنیا میں تقسیم کئے تھے۔
- چار ہزار عمر ابن خطابؓ نے مساجد تعمیر کرائی تھیں۔
- نو سو جامع مساجد تعمیر کرائیں۔ جن میں جمعہ کا اہتمام ہوتا تھا۔
- ہر مسجد کے اندر امام کا تقرر...... موذن کا تقرر
- خطیب کا تقرر...... ان کی تنخواہوں کا تقرر

پھر صرف یہاں تک بس نہیں...... حتیٰ کہ ہر جگہ پر قرآن مجید کی تعلیم کا انتظام کیا۔ 36 ہزار بچوں نے عمر ابن خطابؓ کے دور میں الحمد سے والناس تک پورا قرآن مجید زبانی یاد کیا تھا...... ایک جلیل القدر صحابی رسول سیدنا ابودرداءؓ حدیث رسول کا درس دیا کرتے تھے...... فاروق اعظمؓ کے دور میں سیدنا ابودرداءؓ کے درس حدیث میں 17 ہزار مسلمان شریک ہوتے تھے...... یہ سارے کا سارا فاروق اعظمؓ کا صدقہ جاریہ تھا......(۱)

سیدنا فاروق اعظمؓ کے ایجاد کردہ محکمات:

پھر اس وقت جتنے آپ کو محکمیں نظر آتے ہیں...... یہ تمام کے تمام محکمیں فاروق اعظمؓ کی ایجاد ہیں...... محکمہ ڈاک عمرؓ نے قائم کیا تھا......

Scanned with CamScanner

کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پر خط پہنچایا جائے......اور اس محکمہ میں سیدنا فاروق اعظم ؓ کا اپنا کردار یہ ہوتا تھا...... جب باہر کے فوجیوں کے خطوط آتے......سیدنا فاروق اعظم ؓ خود لے کر جاتے......دروازہ کھٹکھٹاتے ان کو وہ خط دیتے......اور اگر کسی کے گھر کا کوئی خط آتا......تو وہ بھی خود پہنچاتے......اور عورت سے کہتے...... کہ تیرا شوہر تو جہاد پر گیا ہوا ہے...... اگر تو اپنے خاوند کو جواب لکھ سکتی ہے...... یا کسی عزیز سے لکھوا سکتی ہے تو بہتر...... ورنہ عمر نوکر ہے وقت متعین کر لو عمر اسی وقت آئے گا...... تمہیں خط بھی لکھ دے گا ......اور تمہارا پیغام اور ڈاک بھی پہنچوا دے گا۔

محکمہ انہار بھی فاروق اعظم ؓ نے قائم کیا تھا...... کہ پانی کی ترتیب ہونی چاہیے ہر زمین دار کو اس کا حق ملنا چاہیے...... ہر زمین والے کو پانی کا حصہ ملنا چاہیے۔

سیدنا فاروق اعظم ؓ میں خوف الٰہی:

سیدنا فاروق اعظم ؓ کا دور حکومت عدل وانصاف سے بھرا ہوا زمانہ تھا......کہا گیا حضرت مسجد پکی نہ بنائیں......؟ فرمایا نبی ﷺ اور صدیق ؓ کے دور میں نہیں بنی......تو میں بھی نہیں بناتا......اور فاروق ؓ نے دوسرا جملہ کہا......لوگو! اگر خدانخواستہ دریائے فرات کے کنارے پر کوئی کتا بھوکا اور پیاسا بلبلاتا ہوا مر گیا......تو قیامت کے دن عمر ؓ خدا کی دربار میں جواب دہ ہوگا......عمر ؓ ایسا کیوں ہوا ہے......؟ عمر ابن خطاب ؓ کتے کے پیاسے ہونے کو برداشت نہیں کرتا...... یہاں باپ کی درباروں پر کروڑوں روپے خرچ کر دیئے جاتے ہیں......اور مسلمانوں کی غربت کی طرف دیکھا بھی نہیں جاتا۔

دور فاروقی ؓ میں شیر اور بکریوں کی چراگاہ:

سیدنا فاروق اعظم ؓ نے اپنے دور اقتدار میں وہ انصاف قائم کیا تھا...... کہ ایک گھاٹ پر شیر اور بکریاں پانی پیا کرتیں...... جس دن فاروق اعظم کی شہادت ہوئی ہے......ایک بچہ آ کر اپنی امی کو کہتا ہے......

Scanned with CamScanner

بکریاں چرتی تھیں...... شیر بھی ہوتے تھے۔ بھیڑیے بھی ہوتے تھے...... اور جانور بھی ہوتے تھے...... اکٹھے چرا کرتے تھے...... بچہ کہتا ہے امی...... ! آج فلاں شیر بکری کو کھا گیا ہے...... ماں کی چیخ نکل گئی...... ماں رونے لگ گئی...... باپ نے اظہار افسوس کیا...... کہا ہائے آج امیر المومنین دنیا سے رخصت ہوگیا ہے...... بچے نے کہا...... ابو میں آپ کو بتا رہا ہوں...... کہ بکری مرگئی ہے...... آپ امیر المومنین ﷺ کی بات کرتے ہیں...... فرمایا بیٹے جب تک عمر رضی اللہ عنہ تھا...... کسی شیر اور بھیڑیے کو جرأت نہیں تھی...... کہ بکری کو کھالے معلوم ہوتا ہے...... کہ آج عمر رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوگیا ہے...... اس لئے تو شیر نے بکری کو کھایا ہے۔

دورِ فاروقیؓ میں ازواج النبی کا نافذ کردہ سالانہ وظیفہ:

جس کے درے میں اتنی طاقت تھی کہ زمین ہلنا رک گئی تھی...... آپ کا دور اقتدار انصاف سے بھرا ہوا نظر آتا ہے...... سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خاندان نبوت سے جو عقیدت و محبت تھی...... آپ اس کا تصور ہی نہیں کر سکتے...... ازواج نبی کو پیغمبر ﷺ کی تمام بیویوں کو بارہ بارہ ہزار سالانہ وظیفہ دیا کرتے تھے۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بیٹے کا اعتراض اور آنکھوں میں جلال:

حضرت حسین رضی اللہ عنہ ابن علی رضی اللہ عنہ کو بدری صحابہ کے برابر وظیفہ دیا...... عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سیدنا فاروق اعظم کے بیٹے تھے...... کہا ابا جان کیا بات ہے...... کہ میں نے حضور ﷺ کے زمانے میں جنگیں لڑی ہیں...... حسین رضی اللہ عنہ نے جنگیں نہیں لڑیں...... آپ اس کو وظیفہ زیادہ دے رہے ہیں...... مجھے کم دیا ہے کیا وجہ ہے...... فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں جلال ٹپک آیا...... کہا اے عبداللہ...... ! حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کا مقابلہ نہ کرنا تو نہیں جانتا۔

- وہ رسول اللہ کا نواسہ ہے۔
- تو پیغمبر کا نواسہ نہیں۔
- فرمایا اس کے نانا جیسا
- تیرا نانا نہیں۔

Scanned with CamScanner

❀ اس کی نانی جیسی ❀ تیری نانی نہیں۔

❀ اس کے خالو جیسے ❀ تیرے خالو نہیں۔

❀ اس کے ماموں جیسے ❀ تیرے ماموں نہیں۔

❀ اس کے خاندان جیسا ❀ تیرا خاندان نہیں۔

❀ اس کی اماں جیسی ❀ تیری اماں نہیں۔

❀ اس کے باپ جیسا نبی کی قرابت اور رشتہ داری کے لحاظ سے تیرا باپ نہیں۔

❀ اس کے گھرانے جیسا ❀ تیرا گھرانہ نہیں۔

❀ اس حسین رضی اللہ عنہ جیسا ❀ تو نہیں۔

تو اس حسین رضی اللہ عنہ سے مقابلہ کرتا ہے۔

❀ اس کا نانا مصطفیٰ ﷺ ہے۔ ❀ تیرا نانا مصطفیٰ نہیں۔

❀ اس کی نانی خدیجہ الکبریٰؓ ہے ❀ تیری نانی خدیجہ الکبریٰ نہیں۔

اس کا ابا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کا چچا زاد برادر ہے...... تیرا ابا میں نبی ﷺ کا چچا زاد بھائی نہیں ہوں۔

اس کی اماں فاطمہ الزہراؓ پیغمبر کی بیٹی ہے...... تیری ماں نبی ﷺ کی بیٹی نہیں ہے۔

❀ وہ نبی ﷺ کا نواسہ ہے۔ ❀ تو نبی ﷺ کا نواسہ نہیں۔

❀ وہ نبی ﷺ کے کندھوں کا سوار ہے۔ ❀ تو دوش نبوت کا سوار نہیں۔

وہ سید ہے...... تو عمر کا بیٹا غلام زادہ ہو کر سردار زادہ سے مقابلہ کرنا چاہتا ہے......؟ جو شخص حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کا اتنا احترام کرتا ہو...... میں تم سے پوچھتا ہوں...... وہ حسین رضی اللہ عنہ کی ماں کی توہین کر سکتا ہے......؟ (نہیں)

فاروق رضی اللہ عنہ کو اللہ نے یہ جرأت عطاء کی تھی...... کہ سب سے بڑھ کر خاندان نبوت کا احترام کیا کرتے تھے۔

Scanned with CamScanner

چیف جسٹس اور قاضی اور جج سیدنا ابی ابن کعب انصاری رضی اللہ عنہ ہوا کرتے تھے...... عباس نے ابی ابن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کی عدالت میں جا کر کہا...... اے مدینہ کے جج...... ! عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے میرے مکان میں مداخلت کی ہے...... مجھے اس کا بدلہ دلوایا جائے...... عمر رضی اللہ عنہ کون ہوتا ہے...... میرے مکان میں مداخلت کر کے پرنالے کی جگہ تبدیل کرنے والا......؟ ابی ابن کعب انصاری نے دو فوجی بھیجے...... اور کہا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو کہو ابی ابن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کی عدالت میں حاضر ہوں...... اور ابھی حاضر ہوں...... عمر رضی اللہ عنہ اسی وقت حاضر ہوئے...... مدینہ کا قاضی عدالت کی کرسی پر بیٹھا ہے...... عمر رضی اللہ عنہ آئے تو استقبال کے لئے اٹھا نہیں...... آج تو کوئی عام سا آدمی آجائے...... بڑے سے بڑے صاحب اٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں...... AC صاحب نے اس کو بھیجا ہے...... AC صاحب کوئی خدا ہے......؟ اوئے جس عمر کے استقبال پر اللہ کا نبی ﷺ کھڑا ہوا تھا...... مگر جب وہ عمر عدالت میں گیا ہے...... تو قاضی کھڑا نہیں ہوا...... تاکہ عدالت کے قانون پر حرف نہ آئے...... دنیا یہ مت کہے کہ بادشاہ تھا...... مجرم بن کر آرہا تھا...... جج کھڑا ہو گیا ہے...... کہ شاید یوں احترام بادشاہوں کا کیا جاتا ہے...... اسلامی حکومت نے بتایا۔

حاکم ہو...... یا محکوم ہو۔

بادشاہ ہو...... یا رعایا ہو۔

جب ملزم کی حیثیت سے سامنے آئے...... پھر ملزم کی نگاہ سے اس کو دیکھو بادشاہ کی نگاہ سے اس کو مت دیکھو...... مدینے کا جج نہیں اٹھا۔ اپنی کرسی پر بیٹھا رہا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب سامنے آئے سلام کیا...... تو جج نے کہا عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔

Scanned with CamScanner

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مدینہ کی عدالت میں:

مدعی اور مدعی علیہ دونوں عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہیں...... کہا عباس دعویٰ پیش کرو...... کہا یہ میرا مکان ہے...... عمر رضی اللہ عنہ نے اس مکان کا پرنالہ اکھڑوا کر دوسری طرف لگوایا ہے...... میری اجازت کے بغیر ایسا کیوں کیا ہے......؟ قاضی نے کہا عمر......! جواب دعویٰ پیش کرو...... فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا عموم بلوی کے لئے رفاہ عامہ کے لئے یہ کام میں نے کیا ہے...... بارش ہو رہی تھی...... پانی زمین پر پڑتا تھا...... تو سب کے کپڑے خراب ہو رہے تھے...... تو میں نے کہا پرنالہ دوسری طرف لگا دیا جائے...... تو لوگوں کے کپڑے تو خراب نہیں ہوں گے...... یہ میں نے کوئی برا کام نہیں کیا۔ بات معقول تھی...... لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا جو اگلا جواب تھا...... وہ بڑا عجیب تھا...... کہا قاضی مدینہ......! یہ پرنالہ میں نے نہیں نصب کیا تھا...... جس وقت میں مکان بنا رہا تھا...... عمارت چھت پر پہنچی...... تو آمنہ کا دریتیم نبی کریم، رؤف الرحیم...... سیدنا محمد رسول اللہ تشریف لائے...... آقا ﷺ نے کہا چچا عباس......! مکان بنایا ہے...... پرنالہ کس طرف رکھو گے......؟ میں نے کہا محبوب ﷺ یہاں پر رکھنا ہے...... فرمایا میری رائے یہ ہے...... کہ اس جگہ پر پرنالہ نصب کرو...... اس وقت یہ راستہ نہیں تھا...... وہ جگہ راہ گذر نہیں تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا چچا پرنالہ اس جگہ پر لگانا...... میں نے کہا ٹھیک ہے...... حضور ﷺ نے فرمایا میں چاہتا ہوں...... پرنالہ ابھی اپنے ہاتھ سے لگ جائے میں اس کو لگانا چاہتا ہوں۔

عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں...... کہ میں نے کہا...... اللہ کے نبی ﷺ میں بیٹھتا ہوں پھر آپ میرے کندھوں پر چڑھ کر اس پرنالے کو نصب کیجئے......! حضور ﷺ تیار ہو گئے۔

Scanned with CamScanner

نبوت کا بوجھ:

عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بیٹھ گیا...... اللہ کے نبی ﷺ نے میرے کندھے پر جوں ہی پاؤں رکھا...... نبوت کا بوجھ اتنا تھا...... عباس رضی اللہ عنہ برداشت نہ کر سکے...... دونوں ہاتھ زمین پہ ٹک گئے...... حضور ﷺ پیچھے ہٹ گئے...... حضور ﷺ نے فرمایا عباس......! ہر آدمی کے بس کی بات نہیں...... کہ محمد ﷺ کی نبوت کا بوجھ برداشت کرے۔

حسین رضی اللہ عنہ نبوت کے کندھے پر......!

عباس رضی اللہ عنہ نبوت کے کندھے پر......!

حسن نبوت کے کندھوں پر......!

علی رضی اللہ عنہ نبوت کے کندھے پر......!

پوری امت کا بوجھ نبی ﷺ کے کندھے پر...... اور نبی کا بوجھ صدیق کے کندھے پر...... یہ بوجھ صدیق رضی اللہ عنہ نے برداشت کیا ہے...... ہر ایک نے نہیں کیا...... فرمایا چچا میرے کندھے پر چڑھ کر نصب تو کر......!

عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں...... کہ حضور ﷺ نے مجھے اپنے کندھوں پر بٹھایا...... میں اوپر چڑھ کر کھڑا ہو گیا...... اور میں نے وہ پرنالہ نصب کیا...... اور جب میں پرنالہ لگا چکا تھا...... تو حضور ﷺ نے فرمایا عباس دیکھ......! یہ پرنالہ میں نے اپنے حکم سے لگوایا ہے...... اس پرنالے کو یہاں پر رہنے دینا...... سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عدالت میں کہا...... جو پرنالہ نبی لگوائے...... تو عمر کون ہوتا ہے...... اسے اکھڑوانے والا......؟

سامنے آ جائے......! چنانچہ گواہ سامنے آ گئے...... ہاں بھائی تم بتاؤ......؟ انہوں نے کہا...... کہ ہم اس کیس کے گواہ ہیں...... کہ ہماری آنکھوں کے سامنے رسول اللہ ﷺ نے یہ پرنالہ لگوایا تھا۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اپنے لئے تجویز کردہ سزا:

مدینہ کے قاضی نے کہا...... عمر اب تم اپنی سزا خود تجویز کرو......! اس پرنالہ اکھاڑنے کی تو نے جرأت کیسے کی ہے...... فاروق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ فاروق رضی اللہ عنہ کا سر نیچے ہو گیا...... اور کہا قاضی مدینہ......! میں اپنی سزا آپ تجویز کرتا ہوں...... عباس رضی اللہ عنہ کو اگر میری سزا منظور ہو تو بہتر......! ورنہ جو سزا آپ تجویز کریں میں قبول کرتا ہوں...... کہا بتاؤ کیا سزا ہے......؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ پرنالہ میں خود اکھاڑتا ہوں...... اسی جگہ پر جا کر لگاتا ہوں...... پورے مدینہ میں اعلان کرتا ہوں...... مدینہ کے لوگوں کو جمع کرتا ہوں...... پھر میں خود گارا بناتا ہوں...... عباس کو اپنے کندھے پر کھڑا کرتا ہوں...... اپنے ہاتھوں سے پرنالہ نصب کرتا ہوں...... اور دنیا کو بتاتا ہوں...... کہ جو پرنالہ پیغمبر ﷺ نے لگایا تھا...... عمر کو اس پرنالہ کو اکھاڑنے کی جرأت نہیں تھی...... یہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے...... میں اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہوں...... اب تو عباس رضی اللہ عنہ مجھ سے راضی ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا بالکل ٹھیک ہے...... یہ فیصلہ منظور ہے...... قاضی نے کہا...... ابھی عدالت کے وقت میں یہ کام ہونا چاہئے...... اور مجھے اس کی اطلاع ملنی چاہئے

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی مدینہ میں منادی:

عدالت لگی ہوئی ہے...... عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ عدالت سے باہر نکلتے ہیں...... پورے مدینہ میں منادی کرتے ہیں...... یَآ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃ تَعَالَوْا! اِلَی الْمَسْجِدِ النَّبَوِی تَعَالَوْا! اِلٰی بَیْتِ الْعَبَّاسِ

مدینہ والو......! عباس ﷛ کے مکان کے قریب آجاؤ...... عباس ﷛ کے گھر کے پاس جمع ہو جاؤ...... سارے کے سارے اہل مدینہ اکٹھے ہوتے ہیں...... عباس ﷛ گارا بناتے ہیں...... پرنالہ اکھاڑ کے لے آتے ہیں...... حضرت عمر ﷛ آکر نیچے کھڑے ہوتے ہیں...... حضرت عباس ﷛ کو اپنے کندھے پر بٹھاتے ہیں...... عمر ﷛ نیچے کھڑا ہے...... عباس ﷛ کندھے پر ہے...... پرنالہ نصب کیا جارہا ہے تاریخ میں آتا ہے...... دنیا دیکھ رہی تھی...... کہ حضرت عباس ﷛ عمر ﷛ کے کندھے پر کھڑے ہیں...... پرنالہ نصب کررہے ہیں...... سخت گرمی اور دوپہر کی دھوپ ہے...... فاروق ﷛ کے چہرے پر پسینہ ہے...... آنکھوں سے آنسوں بہہ رہے ہیں...... عباس ﷛ پرنالہ لگا رہا ہے...... گارا گرتا ہے...... سیدنا عمر ﷛ کے چہرے پر گارا ہے...... عمر ﷛ کی داڑھی پر مٹی اور گارا ہے...... عمر ﷛ کے کپڑے خراب ہورہے ہیں۔

سیدنا فاروق اعظم ﷛ کی حالت ترسی اور لوگوں کو جواب:

ساری دنیا دیکھ کر کہتی ہے...... عباس...... ! عباس...... ! عباس...... ! نبی ﷺ کا چچا اپنی جگہ پر ہو...... یہ امیر المومنین ﷛ ہیں...... بائیس لاکھ مربع میل پر حکمران ہے...... ملت اسلامیہ کا فرمانروا ہے...... دنیا کیا کہے گی...... کہ بادشاہ پہ اتنا ظلم ہوا ہے...... کہ اس سے بدلہ لیا گیا ہے...... ہمیں حکم دیں...... کہ ہم پرنالہ نصب کرتے ہیں...... فاروق ﷛ نے کہا لوگو رکو...... ! میں اللہ کی زمین پر انصاف کو قائم کرنے کے لئے آیا ہوں۔

اللہ کی دھرتی پر عدل کو قائم کرنے کے لئے آیا ہوں...... نبی ﷺ کے مدینے کو انصاف سے بھرنے کے لئے آیا ہوں...... میں ناانصافی نہیں کرتا...... پرنالہ نصب کیا گیا...... دنیا دیکھ رہی تھی...... کہ وہ شخص جس کی زبان پر قرآن اترتا تھا...... جس کی زبان وحی کے لئے استعمال ہوتی تھی...... جو شخص بائیس لاکھ مربع میل پر حکومت کرنے والا ہے......

ایک ہزار چھتیس شہر جس آدمی نے فتح کیے تھے...... آج وہ نیچے کھڑا ہے...... گارا اس کے چہرے پر ہے...... پانی اس کے منہ پر پڑ رہا ہے۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا انصاف:

جب پرنالہ لگ گیا...... عباس رضی اللہ عنہ نیچے اترے نیچے اترنے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سینے سے لگایا...... پیشانی کو بوسہ دے کر کہا عمر......! میں تجھ سے بدلہ نہیں لینا چاہتا تھا...... میں تیرا انصاف دیکھنا چاہتا تھا...... آج کے بعد فیصلہ یہ ہے...... کہ یہ مکان میرا نہیں اس مکان کو میں وقف کرتا ہوں...... اسے مسجد نبوی میں شامل کر دیا جائے۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ساری عبادت کے بدلے ایک جملہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دس سال حکومت کی ہے...... عمر رضی اللہ عنہ کا دور حکومت عدل و انصاف سے بھرا ہوا نظر آتا ہے...... حدیث میں آتا ہے...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے...... کہ کوئی شخص اپنی ساری عبادت مجھے دے...... اور ایک جملہ جو مجھے رسول اللہ نے کہا تھا...... اگر مجھ سے لینا چاہے تو میں نہیں دوں گا...... پوچھا گیا کہ وہ کون سا جملہ ہے......؟ فرمایا جب میں عمرے پر جا رہا تھا...... حضور ﷺ نے مجھے روانہ کیا اور روانہ کرتے ہوئے ...... حضور ﷺ میرے ساتھ مدینہ سے باہر آئے...... اور جب مجھے سواری پر بٹھا کر حضور ﷺ نے مجھے الوداع کیا...... اور حضور ﷺ نے اس وقت میری سواری کو پکڑ کر مجھے ایک جملہ فرمایا...... یَا عُمَرُ یَا اَخِی ...... اے عمر......! اے میرے بھائی......! کیا وہ عظیم انسان ہے...... کہ جس کو نبی کہتا ہے...... تو میرا بھائی ہے اگلا جملہ سنئے...... لَا تَنْسَانَا وَ اَشْرِکْنَا فِیْ دُعَائِكَ۔

عمر......! ہمیں بھول نہ جانا اپنی دعاؤں میں ہمیں بھی شریک کر لینا جب تو مکہ میں جائے...... جب تو کعبے کا طواف کرے۔

Scanned with CamScanner

جب تو ملتزم کو چمٹ کر دعائیں مانگے...... جب تو حجر اسود کے بوسے لے۔

اس وقت اپنے لئے اکیلی دعا نہ کرنا...... مجھ محمد کو بھی دعاؤں میں یاد رکھنا......! نبی ﷺ کہتے ہیں...... تو میرے لئے دعا کر......! وہ کتنا عظیم انسان ہوگا...... جسے سیدالانبیاء د، کیلئے کہہ رہے ہیں۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا اپنے آپ کو خطاب کرنا:

آخری سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج پر آئے ذوالحجہ کا مہینہ تھا...... رات کا وقت تھا...... کھلے آسمان کے نیچے سوئے ہوئے تھے...... چاند اوپر آسمان پر چمک رہا تھا...... عمر رضی اللہ عنہ نے چاند کی طرف یوں دیکھ کر اپنے آپ کو کہا عمر......! تیری عمر اس چاند جیسی ہے...... کیا مطلب......! جیسے چاند بڑھتے بڑھتے شباب پر چودہ کو آتا ہے...... پھر گھٹتے گھٹتے ختم ہوتا ہے...... عمر! کبھی وہ تیرا زمانہ تھا...... کہ تو بچہ تھا...... جوان ہوا اونٹ چراتا تھا...... پھر تو نے پیغمبر ﷺ کا کلمہ پڑھا...... پھر محمد ﷺ کی صحابیت رضی اللہ عنہ کا شرف تجھے حاصل ہوا...... پھر تو نبی ﷺ کی مراد بنا...... پھر ایک وقت آیا...... کہ اللہ نے تجھ سے انقلاب برپا کرایا...... بائیس لاکھ مربع میل پر اسلامی سلطنت قائم کی...... پھر آہستہ آہستہ کمزور ہوتے ہوتے اب تو بوڑھا اور ضعیف ہو چکا ہے تیری موت کا وقت قریب آچکا ہے...... چاند کی طرح تو نے عمر گزاری ہے

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی کعبہ کی چوکھٹ پر دعا:

پھر اس کے بعد اٹھے...... اور کعبۃ اللہ میں جا کر کعبہ کی چوکھٹ کو پکڑا اور دعا کی...... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ ......(۱) اللہ مجھے موت شہادت کی دے...... اور اپنے محبوب محمد ﷺ کے شہر مدینہ ملا دے......! یہ محال تھا...... کہ شہادت کی موت آئے...... اور مدینہ میں آئے۔

---

(۱) یہ دعا، الفاظ مختلف کے ساتھ موجود ہے دیکھیے صحیح البخاری ص ۲۵۳ ج ۱، الطبقات لابن سعد ۳۳۱ ج ۳، تاریخ المدینہ ص ۸۷۲ ج ۳

Scanned with CamScanner

یہ کیسے ہو سکتا ہے...... خود تو بادشاہ ہے...... اور یہ دعا مانگی۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا خواب اور تعبیر:

اور خواب دیکھا فرماتے ہیں...... کہ ایک مرغ نے مجھے تین یا چھ چونچیں ماریں خون نکلا...... میں سمجھ گیا...... کہ میری شہادت کا وقت قریب آ گیا ہے۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو شہادت کا یقین:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں...... مجھے اپنی شہادت کا یقین اس وقت سے ہو گیا تھا...... جب رسول اللہ ﷺ نے یہ جملے فرمائے تھے...... احد پہاڑ ہلنے لگا تھا...... اللہ کے نبی ﷺ نے پہاڑ کو پاؤں مار کر فرمایا تھا...... اُسْكُنْ اِنَّ عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَ صِدِّيقٌ وَ شَهِيْدَانِ (۱) رک جا...... اک تجھ پہ ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید کھڑے ہوئے ہیں ...... فرمایا کہ مجھے یقین تھا...... کہ نبی محمد ﷺ ہیں ...... صدیق ابوبکر ہیں...... شہید میں ہوں...... اور عثمان رضی اللہ عنہ ہے...... اور مجھے یقین تھا...... کہ اللہ کے نبی ﷺ کی زبان سے میں شہید کہہ دیا گیا ہوں...... یقیناً میں شہید ہو جاؤں گا...... آخری دور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے آ کر جیسے معمولات تھے ان معمولات میں وقت گزارنا شروع کیا

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو مغیرہ ابن شعبہ کی شکایت:

ایک شخص جس کا نام ابولولو فیروز مجوسی تھا...... یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی فتوحات کو دیکھ کر پریشان ہوتا تھا...... اس شخص نے آ کر اپنے حاکم سیدنا مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ کی شکایت پیش کی ...... کہ میرا مالک مجھ سے ٹیکس زیادہ لیتا ہے...... میرا کام تھوڑا ہے۔

---

(۱) صحیح البخاری ص ۵۱۹ ج ۱، تاریخ الخلفاء میں ہے اسکن فانما علیک نبی و صدیق و شهیدان ص ۳۰۔

آپ ﷺ نے فرمایا...... تو کیا کام کرتا ہے......؟ اس نے کہا میں زرگری کا کام کرتا ہوں...... میں چکیاں بھی بناتا ہوں...... اس نے پانچ سات قسم کے اپنے معمولات بیان کئے...... حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا...... کہ تیری آمدنی زیادہ ہے...... تیرا مالک تجھ سے ٹیکس کم لیتا ہے...... میں اس کو کیسے روکوں......؟ یہ تو انصاف کے خلاف ہے۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو قتل کی دھمکی:

ہاں تو ہمارے لئے ایک چکی بنا کر لے آ...... جو پیسے تجھے لوگ دیتے ہیں...... اس سے زیادہ پیسے میں عمر تمہیں دوں گا...... اس کے جواب میں ابولو،لو فیروز مجوسی نے کہا عمر! تیرے لئے عنقریب وہ چکی بنانے والا ہوں...... جس کی شہرت مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک ہوگی...... یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا...... یہ مجھے قتل کی دھمکی دے کر جارہا ہے...... صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا حضرت اسے گرفتار کر کے لے آئیں...... فرمایا کوئی ضرورت نہیں...... مت گرفتار کرو...... اس کو اپنے حال پر رہنے دو...... درحقیقت یہ ایران کی ایک سازش اور بدمعاشی تھی۔

- جس ایران نے نبی ﷺ کا خط پھاڑا تھا۔
- جس ایران کو پیغمبر ﷺ نے بددعا دی تھی۔
- جس ایران کو فاروق رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تھا۔

جس ایران کی شہزادی کا نکاح فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا تھا...... ایران اس عداوت کا بدلہ چکانے کے لئے عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کے لئے ابولو،لو فیروز مجوسی کو لے آیا تھا...... لیکن وہ بات پس پردہ رکھنا چاہتا تھا...... کہ راز فاش نہ ہو...... کہ کس آدمی نے فاروق رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے۔

Scanned with CamScanner

سیدنا فاروق اعظم ﷺ پر خنجروں کی بارش:

میرے دوستو......! سیدنا فاروق اعظم ﷺ فجر کی نماز کی امامت کرا رہے تھے......وہ ابولوءلو فیروز مجوسی پہلی صف میں کھڑا تھا......ذوالحجہ کی ستائیس یا اٹھائیس تاریخ تھی......فجر کی نماز کا وقت تھا......امیر المومنین خود نماز پڑھایا کرتے تھے......سیدنا فاروق اعظم ﷺ مصلیٰ امامت پر کھڑے تھے......نماز پڑھا رہے تھے......وہ ابولوءلو فیروز مجوسی آگے نکلا......ایک خنجر زہر آلود اس نے لے رکھا تھا......اس نے نماز کے دوران خنجر نکالا......فاروق اعظم ﷺ پر حملہ کیا......اس دھاری دار خنجر سے چھ وار کئے......سیدنا فاروق اعظم ﷺ مصلی کے قریب زمین پر گر پڑے......جان تڑپ رہی تھی......پورا مصلیٰ خون آلود ہوگیا......جسم سارا خون سے لت پت ہوگیا۔

سیدنا فاروق اعظم ﷺ بے ہوشی کی حالت میں:

سیدنا فاروق اعظم ﷺ نے بے ہوشی کی حالت میں اشارہ کیا......تو عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ مصلے پر آئے......امامت کرائی چھوٹی سورتیں پڑھ کر نماز کو مکمل کیا......ابولوءلو فیروز مجوسی خنجر مار کر باہر بھاگنے لگا......جب نکلنے لگا صحابہ ﷺ کی صفیں گنجان تھیں......صحابہ ﷺ مل کر کھڑے ہوئے تھے......گنجان صفیں تھیں......وہ شخص باہر نہ نکل سکا۔(۱)

سید فاروق اعظم ﷺ کے ہمراہ صحابہ ﷺ شہید اور زخمی:

اس نے نکلتے ہوئے صحابہ ﷺ کو وہ خنجر مارے......سترہ صحابہ اس کے دھاری دار خنجر سے زخمی ہوئے......اور سات صحابہ ﷺ شہید ہو گئے......وہ مجوسی پھر بھی باہر نہ نکل سکا......چونکہ صفیں بہت لمبی تھیں۔

---

(۱) مستدرک حاکم ص ۹۱ ج ۱، سیرۃ الصحابہ ص ۱۲۸ ج ۱، الاستیعاب ص ۴۷۱ ج ۲، الریاض النضرۃ ص ۴۱۸ ج ۱ حیات و خلافہ ص ۳۲۳

فیروز مجوسی بھاگنے میں ناکام اور خودکشی:

صحابہ رضی اللہ عنہم مسجد میں نماز باجماعت کے اہتمام کے لئے آئے تھے...... وہ کمینہ وار کر کے جا رہا تھا...... علماء نے لکھا ہے...... کہ جونہی صحابہ رضی اللہ عنہم نماز سے فارغ ہوئے...... ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس چادر تھی...... اس نے زور سے اس کے اوپر ڈالی...... وہ ابولوءلو فیروز مجوسی اس کے نیچے آ گیا...... وہ چادر اس کے اوپر آ گئی...... صحابہ نے اس کو پکڑا...... وہی خنجر جو زہر آلود دو دھاری دار اس کے پاس تھا...... جس خنجر سے فاروق رضی اللہ عنہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم پہ اس نے حملہ کیا تھا...... اس نے سوچا...... کہ اگر میں زندہ پکڑا گیا...... تو شاید مجھے وہ راز بتانا پڑ جائے گا...... کہ ایران نے مجھے قتل کے لئے بھیجا تھا...... یہ اس راز کو چھپانا مقصود تھا...... اس نے وہ خنجر اپنے پیٹ میں خود مارا...... عمر رضی اللہ عنہ کے دشمن نے اپنے آپ کو خود مارا...... اور وہیں پر اس نے خنجر مار کر کھینچا...... اور موقع پر ہی وہ مر گیا ہلاک ہو گیا۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنا قاتل پوچھا:

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو مسجد سے اٹھا کر گھر لائے...... عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلا جملہ یہ کہا...... کہ میرا قاتل کون ہے......؟ (۱) سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا...... کہ آپ کا قاتل ایک غلام ابولوءلو فیروز مجوسی ایران کا رہنے والا ہے...... آپ نے فرمایا...... فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ...... رب کعبہ کی قسم عمر رضی اللہ عنہ کامیاب ہے...... سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا...... کہ اللہ تیرا شکر ہے...... عمر کے قتل میں کسی مسلمان کا ہاتھ نہیں...... عمر رضی اللہ عنہ کا قاتل کافر ہے...... اور پھر اس کے بعد سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو شربت اور دوائی وغیرہ استعمال کرائی گئی...... اور وہ دوائی زخموں سے باہر نکل آئی یہ بڑی لمبی تفصیل ہے میں بات کو سمیٹتا ہوں۔

---

(۱) عمر بن الخطاب ص ۶۶۲

Scanned with CamScanner

سیدنا فاروق اعظم ﷛ کی آخری وصیت اور کارنامے:

فاروق اعظم ﷛ نے اپنے بیٹے عبداللہ ابن عمر ﷛ کو بلوا کر کچھ نصیحتیں فرمائیں ...... چھ صحابہ کی مجلس شوریٰ قائم کی...... آخر میں اپنے بیٹے عبداللہ ابن عمر ﷛ کو سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے پاس بھیجا فرمایا......(۱) بیٹے...... ! جا کر میری امی سے کہو...... ! امی تیرا بیٹا عمر کہتا ہے...... کہ مجھے پیغمبر کے پہلو میں سونے کے لئے جگہ دیدو...... ! اس لئے کہ حجرہ آپ کی ملکیت ہے...... جب اماں عائشہ صدیقہؓ کو یہ اطلاع پہنچی ...... تو اماں کی آنکھوں میں آنسو تھے...... کہا بیٹے ! یہ جگہ میں تجھے کیوں نہ دوں...... ؟ مجھے وہ وقت یاد ہے...... کہ جب منافق بدمعاش ایرانی نسل کے لوگوں نے مجھ پر الزام لگایا تھا...... تو اس وقت میں پیغمبر ﷺ کے گھر سے اپنے ابو کے گھر میں آچکی تھی...... محبوب ﷺ اپنی جگہ پریشان تھے...... صحابہ ﷡ اپنی جگہ تڑپ رہے تھے...... میں رو رو کر بے ہوش ہوگئی تھی...... ایک وقت مجھ پر ایسا گزرا تھا...... کہ مجھے دلاسہ دینے والا کوئی شخص نہیں تھا...... عمر ﷛ اس وقت تو ہی تو میرا وکیل صفائی بن کر آیا تھا...... جس نے یہ پیغمبر ﷺ کو کہا تھا...... کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! جس نے اس عورت کو تیری بیوی بنا کر تیرے گھر میں بھیجا ہے...... اس رب کو گھر سے نکالنے کا حق ہے...... آپ کو اس عورت کو گھر سے نکالنے کا کوئی حق نہیں...... حضور ﷺ خاموش ہوگئے تھے...... حضور ﷺ فرماتے ہیں...... کہ عمر ﷛ کے جملوں سے مجھے تسلی ہوگئی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا جواب:

امی عائشہؓ نے کہا...... عمر بیٹے...... ! اس وقت تو نے مجھ پر احسان کیا...... هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ...... اس احسان کا بدلہ یہ دیتی ہوں...... میں چاہتی تھی...... کہ محمد ﷺ کے پہلو میں دفن ہو جاؤں...... لیکن مجھے یہ پسند ہے...... کہ میں کسی اور جگہ جنت البقیع کے

---

(۱) مستدرک حاکم ص ۹۱۔۹۳ ج۱، بخاری کتاب الجنائز، کتاب الاعتصام

قبرستان میں سو جاؤں گی ...... عمرؓ تیرے لئے اسی جگہ کا انتخاب کرتی ہوں...... حضور کے پہلو میں سیدنا فاروق اعظمؓ کا انتخاب کیا گیا...... پھر حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے کو کہا بیٹے عبداللہ......! جس وقت میں شہید ہو جاؤں...... مجھے کفن دے دیا جائے...... جنازہ پڑھنے کے بعد میری میت لا کر رسول اللہ کے روضہ کے سامنے رکھ دینا...... پھر ایک بار امی کے پاس جانا......اور کہنا کہ امی......! تیرا بیٹا کفن پہن کر تیرے دروازے پر آ گیا ہے...... اجازت ہو تو اندر دفن ہو جائے......؟ عائشہ صدیقہؓ کی آنکھوں میں آنسو تھے......

اوئے مسلمانو......! جو قبر بھی جبراً اپنی نہیں لیتا...... وہ کسی کا مال کیسے کھا سکتا ہے...... اماں نے پھر اجازت دی...... تو سیدنا فاروق اعظمؓ کو دفنایا گیا۔

سیدنا فاروق اعظمؓ کی شہادت سے اسلام پر اثر:

ایک حدیث سنا کر بات کو ختم کرتا ہوں...... حضورﷺ نے فرمایا تھا...... لوگو! ماں باپ مرتے ہیں...... اولاد روتی ہے...... اولاد مرتی ہے...... تو ماں باپ روتے ہیں...... جب کوئی بھائی فوت ہو...... تو بہنیں روتی ہیں...... بہن دنیا سے رخصت ہو...... تو بھائی افسوس کرتے ہیں...... عمر! جس دن تو دنیا سے جائے گا...... تیری جدائی میں قیامت تک اللہ کا اسلام روتا رہے گا...... اَلْاِسْلَامُ یَبْکِیْ عَلٰی مَوْتِكَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ

صحابہؓ کہتے ہیں ...... کہ جب عمرؓ زخمی ہوا...... عمرؓ نہیں زخمی ہوا...... پورا مدینہ زخمی ہو چکا تھا۔

سیدنا فاروق اعظمؓ کی شہادت سے یتیم بچوں کے تاثرات:

جس دن فاروقؓ کا جنازہ اٹھا...... تین سو یتیم بچے مدینہ سے باہر چیخیں مار کر آئے تھے......اور کہتے تھے...... کہ ہمارے ابا فوت ہو گئے...... ہمارے ابا فوت ہو گئے لوگوں نے کہا: تم تو کب سے یتیم ہو...... کہا کب سے نہیں...... اب سے یتیم ہوئے ہیں...... پہلے ابا فوت ہو گئے تھے؟

- عمر رضی اللہ عنہ ہمارے گھر کا پانی بھرتے تھے......عمر رضی اللہ عنہ ہمارے گھر کا سامان لاتے تھے۔
- عمر رضی اللہ عنہ ہماری چیزیں پہنچاتے تھے......آج عمر رضی اللہ عنہ نہیں رخصت ہوا، ہمارا باپ رخصت ہوگیا ہے۔
- آج عمر رضی اللہ عنہ نہیں گیا پورا مدینہ یتیم ہوگیا ہے......آج عمر رضی اللہ عنہ نہیں گیا......عمر رضی اللہ عنہ کی جدائی میں محمد ﷺ کا اسلام یتیم ہوچکا ہے۔

خصوصیات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ؟

میرے دوستو......!اب شہادت کے بعد میں اپنی تقریر کا خلاصہ نکالنا چاہتا ہوں...... کہ عمر رضی اللہ عنہ تھا کون......؟ اب تم توجہ کرو...... یہ ساری تقریر عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں میں نے آپ حضرات کے سامنے کی ہے......اب یہ سمجھو کہ عمر رضی اللہ عنہ تھا کون تھا ان کی خصوصیات کیا ہیں

توجہ کریں......!میں ایک بات کر کے اپنی تقریر کو ختم کرنا چاہتا ہوں......کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سب کچھ ہونے کے باوجود پھر بھی اپنے اندر سادگی ہے......توجہ کریں......؟ کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں اگر ایک طرف ایران پر فوجیں بھیج رہے ہیں...... قیصر و کسریٰ کے سفیروں سے تبادلہ خیال کر رہے ہیں...... ایران و مصر کے فاتحین کے نام فرامین جاری کر رہے ہیں...... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے باز پرس کر رہے ہیں......تو دوسری طرف بدن پر پیوند لگا کر کرتہ پہن رہے ہیں......سر پر پھٹا ہوا عمامہ اور پاؤں میں بوسیدہ چپل ہے

- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جو کسی وقت منبر پر چڑھ کر خدائی احکام سنا رہے ہیں تو کسی وقت مشکیزہ کندھوں پر رکھ کر محتاجوں بے کسوں اور بیواؤں کو پانی پلا رہے ہیں۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر جو دن کو خلافت کے امور سرانجام دیتے تھے۔ تورات

Scanned with CamScanner

کو مدینہ کی گلیوں میں پہرہ دیتے نظر آتے تھے۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)

● کون عمرؓ......؟ وہ عمرؓ جو غنی اتنے ہیں کہ شاہوں کے تاج آپ کے قدموں پر نثار ہیں۔ لیکن سادگی اس قدر ہے کہ بادشاہوں کے سفیر آپ کی سادگی کی وجہ سے پہچانتے بھی نہیں اور بھول جاتے تھے۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)

● کون عمرؓ......؟ وہ عمرؓ جو باطنی اقتدار کے مقابلہ میں ظاہری وجاہت کو نیچے سمجھتے تھے۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)

● کون عمرؓ......؟ وہ عمرؓ جو دینی معاملات میں جس قدر سخت تھے ذاتی معاملات میں اس سے بھی زیادہ نرم تھے۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)

● کون عمرؓ......؟ وہ عمرؓ جو امیر المومنین ہونے کے باوجود زید بن ثابتؓ کے سامنے مدعا علیہ بن کر پیش ہوئے۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)

● کون عمرؓ......؟ وہ عمرؓ جو صدیق اکبر کے بعد خلافت پر متمکن ہوئے۔

● کون عمرؓ......؟ وہ عمرؓ جنہوں نے انسداد رشوت کے لئے مزدوروں کی تنخواہیں زیادہ سے زیادہ مقرر فرمائیں۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)

● کون عمرؓ......؟ وہ عمرؓ جنہوں نے تراویح کو بہیئت کذائیہ جاری فرما کر امت محمدیہ ﷺ کو حفاظت قرآن کا موقع دیا۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)

● کون عمرؓ......؟ وہ عمر جنہوں نے قرآن کی حفاظت کی غرض سے نماز تراویح کی جماعت باجماع صحابہ کرام فیصلہ فرما کر قیامت تک کے لئے امت مسلمہ پر احسان عظیم فرمایا۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)

● کون عمرؓ......؟ وہ عمرؓ جنہوں نے شوکت اسلام اور رعب حکومت کے پیش نظر فوجی چھاؤنیاں مقرر فرمائیں۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)

● کون عمرؓ......؟ وہ عمرؓ جنہوں نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک مسافروں

Scanned with CamScanner

کے آرام کے لئے چوکیاں اور سرائیں بنائیں۔ (الفاروق ص ۲۱٤)

- کون عمرؓ......؟ وہ عمرؓ جنہوں نے تنگ حال عیسائیوں اور یہودیوں کے روزینے مقرر فرمائے۔ (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمرؓ......؟ وہ عمرؓ جنہوں نے تحفظ مال کے لئے بیت المال کا خزانہ قائم کیا۔ (الفاروق ص ۲۰۹)
- کون عمرؓ......؟ وہ عمرؓ جنہوں نے حسبنا کتاب اللہ کہہ کر مراد نبوت پوری فرمائی۔ (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمرؓ......؟ وہ عمرؓ جنہوں نے جنگ بدر کے قیدیوں کے متعلق ان کے قتل کا مشورہ دیا۔ (طبری ص ۱۳۵۵ تفسیر ابن کثیر)
- کون عمرؓ......؟ وہ عمرؓ جنہوں نے کفر کو چیلنج کر کے بیت اللہ کے اندر مشرکین کے روبرو نماز کی ادائیگی کی۔ (زرقانی ج ۱ ص ۱۷۱)
- کون عمرؓ......؟ وہ عمرؓ جس نے قضاۃ کا سلسلہ جاری فرما کر مسافروں کے لئے ایک آسانی پیدا کر دی۔ (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمرؓ......؟ وہ عمرؓ جس نے تجوید قرآن کے سلسلہ میں قوم عرب کو عربیت کی تائید فرمائی۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۲۲۸)
- کون عمرؓ......؟ وہ عمرؓ جس نے تعلیم قرآن پھیلانے کی غرض سے شام حمص فلسطین کے علاوہ باقی مقامات پر قرآنی مدارس قائم کئے۔ (۱)
- کون عمرؓ......؟ وہ عمرؓ جس نے احکام خداوندی کے تحفظ کے لئے سورۃ بقرہ سورۃ النساء سورۃ مائدہ، سورۃ حج اور سورۃ نور کا یاد کرنا ضروری قرار دیا۔

---

(۱) الفاروق ص ۲٤۷۔۲٤۹، اغانی ص ۱۵۸ ج ۱٦، کنز العمال ص ۲۸۱ ج ۱

Scanned with CamScanner

- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس نے ملکی سیاست کے پیش نظر فوج کا سٹاف افسر خزانہ مترجم طبیب وجراح پر مشتمل فرمایا!۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس نے کعبۃ اللہ کے غلاف کو اعلیٰ قسم کے غلاف سے بدل دیا تھا۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس نے حرم کی عمارت کو وسیع کر کے اردگرد دیوار بنا کر عام آبادی سے ممتاز کر دیا......(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس نے قحط سالی کے علاج میں ننانوے میل نہر پہاڑوں میں سے کھدوا کر دریائے نیل کو بحیرہ قلزم سے ملا دیا۔(۱)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس نے بڑے بڑے شہروں میں مسافر خانے تعمیر کروائے۔
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس نے ابوموسیٰ نہر کھدوا کر پیاسوں کی پیاس بجھا دی تھی۔(۲)(الفاروق علامہ شبلی نعمانی)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس نے مکہ کے راستہ میں چوکیاں قائم کروائیں۔
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس نے مکہ کے راستہ میں حوض تعمیر کروائے۔
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس نے مکہ کے راستہ میں سرائیں تعمیر کروائیں۔
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس نے اپنے گورنروں کو عدل وانصاف کی تلقین فرما کر رعایا پر احسان عظیم فرمایا۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)

---

(۱) اس نہر کو نہر امیر المومنین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہ نہر تقریباً ۶۹ میل لمبی تھی تفصیل کیلئے دیکھیں (حسن المحاضرہ سیوطی ص۹۳۔۹۴، مقریزی ص۷۱ ج۱ و ۱۳۹۔۱۴۴ ج۲، بحوالہ الفاروق ص۲۱۳ مطبوعہ مکتبہ الاسلامیہ لاہور

(۲) نہر ابی موسیٰ ۹ میل لمبی تھی یہ نہر دجلہ سے کاٹ کر بصرہ میں لائی گئی جس کے ذریعے گھریلو پانی میں فراخ ہوا (فتوح البلدان ص۳۵۶۔۳۵۷)

- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس نے بیت المقدس کی فتح کے موقع پر باری، باری چلنا تو منظور فرمالیا مگر اونٹنی کو تکلیف نہ دی۔ (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس نے غنیمت کے مال سے کبھی اپنے حصہ سے زیادہ نہ لیا۔ (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس نے محبوب ﷺ کے فیصلہ پر اپیل کرنے پر منافق کو قتل کر دیا تھا۔ (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس نے علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو اپنے بیٹے پر ترجیح دے کر بھائی چارے کا حق ادا کیا۔ (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس نے خدا کے خوف کے پیش نظر بیت المال سے سامان کندھوں پر اٹھا کر یتیموں تک پہنچایا۔ (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس نے واقعہ افک کے متعلق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں رائے پیش کی تو قرآن نے سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ "کہہ کر تائید کی۔
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس نے غزوہ تبوک کے موقع پر اپنے مال کا نصف حصہ پیش کر کے محبوب ﷺ کی خوشنودی حاصل کی (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس نے اسلامی سلطنت کا پرچم لہرایا......
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس کے اسلامی دبدبہ کی وجہ سے قادسیہ، جلولہ، حلوان، تکریت، خوزستان، ایران، اصفہان، طبرستان، آذربائیجان، سجستان، خراسان، مکران، آرمینیا، فارس، اردن، یرموک، حمص، بیت المقدس، طرابلس، اسکندریہ جیسی عظیم سلطنتیں فتح ہوئیں...... (الفاروق ص ۷۰، ۱۵۳)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس کے مزاروں اور گوشہ نشینوں کی گواہی سے سہرنا

- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جن کے دور خلافت میں فقہ کو تکمیل و ترقی نصیب ہوئی......(۱)(تاریخ اسلام)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جن کے متعلق عیسائی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ اگر دنیا میں دوسرا عمر رضی اللہ عنہ ہوتا تو کفر کا نام و نشان تک نہ ہوتا......(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جن کے دور میں ازواج رسول ﷺ اور عترت رسول ﷺ کو ماہانہ وظائف باقاعدہ ملتے رہے۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جن کے بہشتی محل کو شب معراج میں خود محبوب ؐ نے مشاہدہ فرمایا۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ جن کے کئے ہوئے نکاح کو سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے برقرار رکھا۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ جن کے دروازے پر علی رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کو لے کر شادی کے لئے تشریف لائے۔(مرقالعقول)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ جن کے قدم کی حرکت سے مدینہ پاک زلزلے سے قیامت تک کے لئے محفوظ ہو گیا۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ جن کے رموز سلطنت سے تجربہ کاری کی برکت سے مردم شماری کی ترویج ہوئی......(۲)
- کون عمر رضی اللہ عنہ......؟ جن کے مشورہ سے دفتر مال قائم ہوا۔

---

(۱) حضرت عمرؓ نے فقہاء کی تنخواہیں بھی مقرر کیں اور مختلف مفتوحہ علاقوں میں فقہاء صحابہ کو بھیجا

(۲) حضرت عمرؓ کے پاس ایک نہایت ہی مضبوط صندوق تھا جس میں مردم شماری کے رجسٹر رکھے جاتے تھے(مقریزی ص۲۹۵۰ ج۱)

- کون عمرؓ......؟ جن کے مشورہ سے پیمائش کا طریقہ جاری ہوا۔
- کون عمرؓ......؟ جن کے دور میں تنخواہوں کی تعیناتی ہوئی۔
- کون عمرؓ...... جن کے حسن تدبر کی وجہ سے عدالتیں قائم ہوئیں۔
- کون عمرؓ......؟ جن کے دور میں قاضی مقرر ہوئے۔
- کون عمرؓ......؟ جن کے جواب میں خدا نے مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ کی ترجمانی کی۔ (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمرؓ......؟ جن کے مقبوضات اسلام کا رقبہ 225103 مربع میل تک پہنچ گیا۔
- کون عمرؓ......؟ جن کے لفظ مولا کو محبوب ﷺ پر استعمال کرنے سے قرآن کی آیت اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلَاہُ نازل ہوئی۔ (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمرؓ......؟ جن کے خط کی برکت سے دریا جاری اور مشرکانہ رسم کا خاتمہ ہوا۔ (الفاروق)
- کون عمرؓ......؟ جن کے مذہب کو علی بن ابی طالبؓ نے دین اللہ سے تعبیر کیا۔ (نہج البلاغہ ص ۳۹)
- کون عمرؓ......؟ جن کے حق میں محبوب ﷺ نے لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ" لکان عُمَرَ فرمایا۔ (مشکوٰۃ شریف)
- کون عمرؓ......؟ جن کے کعبۃ اللہ میں داخل ہونے کے بعد محبوب ﷺ کے تکبیر کہنے سے بت منہ کے بل گر گئے...... (غزوات حیدری ص ۴۴)
- کون عمرؓ......؟ جن کے لشکر کو دیکھ کر سیدنا علی ابن ابی طالبؓ نے جند اللہ کا لقب عطاء فرمایا۔ (نہج البلاغہ ص ۳۱ ج ۲)
- کون عمرؓ......؟ جن کے ایمان کی خوشی میں زمین نے اظہار مسرت کیا۔ (غزوات

جیلوری ص ۴۲)

- کون عمرؓ...... جن کے ایمان سے تمام صحابہ کرام کے ایمان کو تقویت پہنچی۔(غزوات جیلوری ص ۴۳)۔
- کون عمرؓ......؟ جن کے ایمان لانے سے پہلے جبرائیل امین نے ان کی تشریف آوری کا مژدہ پیغمبر ﷺ اسلام کو سنایا۔(تاریخ الخلفاء)
- کون عمرؓ......؟ جن کی شکل وصورت کو دیکھ کر عیسائی عالم پہچان جاتے تھے۔
- کون عمرؓ......؟ جن کی جلال بھری نگاہ کو دیکھ کر والیان تاج وتخت بھی مرعوب ہو جاتے تھے۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمرؓ......؟ جن کی فتح وکامرانی ولادت امام کا سبب بنی۔
- کون عمرؓ......؟ جن کی بابرکت چادر سے پورا محلہ آگ کی زد سے بچ گیا۔
- کون عمرؓ......؟ جن کی غیرت چاردانگ عالم میں مشہور ہوئی۔
- کون عمرؓ......؟ جن کی دعا پر شراب کے حرام ہونے کا صریح حکم نازل ہوا (تفسیر جلالین)
- کون عمرؓ......؟ جن کی غیرت کی وجہ سے بے پردہ عورتوں کو پردہ ملا۔(تفسیر ابن کثیر)
- کون عمرؓ......؟ جن کی مبارک رائے کے مطابق وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى یہ آیت نازل ہوئی؟(خلاصۃ التفاسیر)
- کون عمرؓ......؟ جن کی یاساریۃ الجبل والی آواز نے نہاوند میں غافل فوج کو جگا دیا۔(احتجاج طبرسی)
- کون عمرؓ......؟ جن کی عدالت، سیاست کو دیکھ کر سیدنا حیدر کرارؓ نے آپ کو مسلمانوں کا ملجاء وماوی قرار دیا۔(نہج البلاغہ ص ۲۹ ج ۲)
- کون عمرؓ......؟ جن کی تقریر دل پذیر اور جرأت نے سقیفہ بنی ساعدہ میں

Scanned with CamScanner

مہاجرین وانصار کا اختلاف مٹادیا۔(تاریخ الملوک والامم)

- کون عمرؓ......؟ جن کی مساعی جمیلہ کی برکت سے صرف دور فاروقی میں چار ہزار مسجدیں تعمیر ہوئیں......(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمرؓ......؟ جن کی مجلس شوریٰ کے رکن اکابر صحابہ ہی ہوا کرتے تھے
- کون عمرؓ......؟ جن کی عدالت کا چرچہ پوری دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل گیا
- کون عمر......؟ جن کی وجہ سے سیدنا حسین ابن علی سیدہ شہر بانو سے نکاح کر کے بازیاب ہوئے......(اصول کافی)
- کون عمرؓ......؟ جن کی سیاسی قابلیت کے نتیجہ میں فوجی دفاتر قائم ہوئے؟
- کون عمرؓ......؟ جن کی ہمنوائی اور تصدیق محبوب ﷺ نے خاموشی اختیار فرما کر کی تو اہل بیت نے عملی طور پر فرمائی......(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- کون عمرؓ......؟ جن کی تشریف آوری پر محبوب ﷺ نے مرحبا کی صدا بلند فرمائی......(غزوات حیدری ۴۲)
- کون عمرؓ......؟ جن کی تشریف آوری کی خوشی میں دیوار حرم نے بوجہ افتخار اپنا سر تا بعرش کردگار پہنچایا۔(غزوات حیدری ص ۴۳)
- کون عمرؓ......؟ جن کی رائے کی تائید عبداللہ ابن ابی منافق کے جنازہ پڑھنے کے سلسلے میں وحی الٰہی نے کی......(تاریخ الخلفاء)
- کون عمرؓ......؟ جن کو محبوب خدا نے دین کے غلبہ اور اسلام کی سطوت کے لئے دربار ربوبیت سے طلب کیا۔(حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۹۶ ،تفسیر صافی ۲۷۲)
- کون عمرؓ......؟ جن کو پروردگار عالم نے دینی ترقی کے لئے چن کر بھیجا (تاریخ الخلفاء)
- کون عمرؓ......؟ جن کو کعبۃ اللہ میں جاتے وقت تمام صحابہ کرام سے آگے جانے کا شرف حاصل ہوا......(غزوات حیدری)

- کون عمر ﷺ......؟ جن کو حضور نے زندگی میں جنتی ہونے کی بشارت فرمائی۔
- کون عمر ﷺ......؟ جن کو داماد علی ابن ابی طالب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ (الفاروق)
- کون عمر ﷺ......؟ جن کو فاروق کا لقب محبوب کی دربار سے عطا ہوا۔ (طبقات)
- کون عمر ﷺ......؟ وہ عمر جو جب تک زندہ رہا تو اسلام کی زینت بنا رہا اور دنیا سے گیا تو آج تک اسلام رو رہا ہے اور قیامت تک روتا رہے گا۔

اللہ حضرت عمر کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

•

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

Scanned with CamScanner

فضائل ومناقب عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ...... ۝ بِرِسَالَةِ مَنِ اخْتَصَّهٗ مِنْ بَیْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَجَوَاهِرِ الْحِكَمِ ......وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ...... مَا نَطَقَ اللِّسَانُ بِمَدْحِهٖ وَنَسَخَ الْقَلَمُ ...... اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ...... ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ...... لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ......قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ......لِكُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَ رَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّةِ عُثْمَانُ ......(۱)صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ...... وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ...... وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاكِرِیْنَ...... وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اشعار:

وہ داماد نبی ﷺ جسے ہم سب عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
حیا والے غنی رضی اللہ عنہ اور ناشر القرآن کہتے ہیں
غنی رضی اللہ عنہ تھے مال کیا ہے راہ حق میں جان تک دیدی
اسے ایثار کہتے ہیں اسے قربان کہتے ہیں

(۱) ترمذی ص ۶۸۹ ج ۲، مشکوۃ ص ۵۶۱ ج ۲، فضائل الصحابہ للامام احمد بن حنبل ص ۵۱۵ ج ۱

Scanned with CamScanner

کوئی ظالم انہیں خائن کہے تو بہ معاذ اللہ
اسے الزام کہتے ہیں اسے بہتان کہتے ہیں
انہیں کی خاطر بیعت رسول اللہ نے لی تھی
جسے خود حق تعالیٰ بیعت رضوان کہتے ہیں

تمہید:

……جناب صدر مجلس……

……قابل اعزاز و تکریم……

……واجب الاحترام……

……برادران اسلام……

سپاہ صحابہ سٹی جام پور کے زیر اہتمام یہ عظیم الشان ذوالنورین عثمان ابن عفان کانفرنس اور یہ حسین ترین مشاعرے کا انتظام قابل صد تحسین ہے۔

سیرت عثمان رضی اللہ عنہ پر شعراء نے اپنے منظوم کلام میں جس حسین انداز سے آپ کے سامنے اشعار پیش کیے ہیں…… یہ قابل صد تحسین ہے۔

نظم کسے کہتے ہیں:

نظم کہتے ہی اسی کو ہیں جسے لڑی میں موتیوں کو پرو دیا جائے…… اب وہ پروئے ئے موتیوں کو اگر میں بکھیر دوں تو یہ اس کے حسن کے بھی خلاف ہے…… اس لئے میں ں وقت سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کی ایک دعا آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ں…… اور اس دعا پر تھوڑی سی گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔

Scanned with CamScanner

نبی ﷺ اور خلفائے ثلاثہ ؓ کی انگوٹھی پہ نقش:

علامہ پروفیسر جسٹس تقی عثمانی بہت بڑے معروف عالم ہیں...... آپ سب لوگ ان کو جانتے ہیں...... انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام تراشے ہے...... اس کتاب میں انہوں نے سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ کی ایک روایت نقل کی ہے...... کہ عبداللہ ابن عباس ؓ سے پوچھا گیا کہ...... مَا کُتِبَ عَلٰی خَاتِمِ عُثْمَانَ اِبْنِ عَفَّان ...... سیدنا عثمان ابن عفان ؓ نے جو انگوٹھی پہن رکھی تھی اس پر کیا لکھا ہوا تھا......؟

آمنہ ؓ کے در یتیم کی انگوٹھی پہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا...... اللہ کے پیغمبر کی وہ مہر تھی...... حضور ﷺ جب بھی کوئی تحریر لکھواتے تو اس پر وہ مہر ثبت فرماتے۔

ایسے ہی سیدنا صدیق اکبر ؓ کی جو انگوٹھی تھی...... علماء نے لکھا ہے...... کہ اس پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی...... اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ...... اللہ اپنے بندے کیلئے کافی ہے...... فاروق اعظم ؓ کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی...... جس کا معنی یہ ہے...... کہ عمر ؓ تیری نصیحت کیلئے موت ہی کافی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ سے پوچھا گیا...... کہ عثمان ابن عفان کی انگوٹھی پر کیا لکھا ہوا تھا......؟ سیدنا عبداللہ ابن عباس نے فرمایا...... کہ حضرت عثمان ابن عفان نے صدق دل سے اپنی انگوٹھی پر یہ دعا نقش کروائی تھی۔

......اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ سَعِیْدًا وَّاَمِتْنِیْ شَھِیْدًا ......

Scanned with CamScanner

اے اللہ مجھے زندگی دے سعادت کی اور موت دے شہادت کی...... اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ

سَعِیْدًا...... میری زندگی سعادت مندی والی ہو۔

میری زندگی نیک بختی والی ہو

میری زندگی خوش بختی والی ہو

وَاَمِتْنِیْ شَھِیْدًا

اور جب میں دنیا سے رخصت ہوں...... تو مجھے موت شہادت کی ملے...... میں سیرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کی تفصیلات میں جانے کی بجائے صرف ان دو جملوں پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں کہ...... اَحْیِنِیْ سَعِیْدًا...... کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی زندگی میں سعادت کیسے تھی......؟ وَاَمِتْنِیْ شَھِیْدًا اس کی موت میں شہادت کیسے تھی؟

عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کی پہلی سعادت:

دنیا کے لحاظ سے ہر دور میں چند آدمیوں کے چند ایسے کام ہوتے ہیں جن کو دنیا سعادت مندی سمجھتی ہے...... نیک بختی سمجھتی ہے اور لوگ ان کاموں کو دیکھ کر کہتے ہیں...... کہ یہ بڑا خوش بخت سعادت مند آدمی ہے...... یہ بڑا سعید ہے نیک بخت ہے...... ان کاموں میں سب سے پہلی چیز حسب ونسب کی قرابت کو دنیا دیکھ کر کہتی ہے...... کہ یہ بڑے اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہے...... بڑی اچھی برادری سے تعلق رکھتا ہے...... بڑا خوش نصیب آدمی ہے...... آج سید سلیمان گیلانی صاحب میرے اور آپ کے ہاں مہمان ہوئے ہر شخص نے اس حیثیت سے اس کو دیکھا۔

Scanned with CamScanner

...... یہ خاندان نبوت ہے ......

...... یہ آل علی رضی اللہ عنہ ہے ......

...... یہ خاندان رسالت ہے ......

یہ سادات سے ہے...... آدمی اس لحاظ سے بھی احترام کرتا ہے

...... کہ ......

اچھے قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں
اچھے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں

اگر کسی قبیلے اور خاندان کی قرابت دنیا میں اگر بڑی سعادت ہے...... تو اللہ تبارک وتعالی نے یہ سعادت سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کو بدرجہ کمال عطا فرمائی تھی۔

حسب ونسب نبی وعثمان رضی اللہ عنہ:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ والد کی نسبت سے پانچویں پشت میں رسول اللہ ﷺ اور عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کا دادا ایک...... ماں کی طرف سے سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کی نانی اماں سیدہ ام الحکیم بی بی رضی اللہ عنہا بیضاء سلام اللہ علیھا اور رسول اللہ ﷺ کے والد بزرگوار حضرت عبداللہ یہ دونوں آپس میں سگے بہن بھائی اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے...... کہ ان دونوں کا ایک ساتھ تولد ہوا...... یہ دونوں جڑویں پیدا ہوئے تو اس لحاظ سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرابت اور رشتہ داری کی جو قرابت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوئی ہے...... یہ سعادت بھی سیدنا عثمان کے حصہ میں یہ عثمان کی دعا کا نتیجہ تھا...... کہ احیینی سعیداً اے اللہ

مجھے زندگی سعادت کی عطا کر۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے حصہ میں دوسری سعادت:

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی دوسری سعادت سمجھئے توجہ کرنا...... آج میں صرف نمونے پیش کرنا چاہتا ہوں...... تفصیل کا وقت نہیں دنیا میں اس بات کو بھی سعادت مندی سمجھا جاتا ہے آدمی جیسے ہی کیوں نہ ہو کسی اچھے خاندان میں رشتہ ہو جائے تو لوگ کہتے ہیں...... کہ یہ بڑا خوش نصیب ہے فلاں جگہ اس کا رشتہ ہو گیا ہے فلاں قبیلے میں، فلاں خاندان میں اس کا رشتہ ہو گیا ہے۔

جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے طالب علم کی سعادت مندی:

یہ ہماری گزشتہ دنوں کی بات ہے خانپور میں ایک طالب علم احمد پور شرقیہ کے علاقے کا اور بالکل ایسے خاندان اور ایسی قوم کا جس کو لوگ کمی ذات تصور کرتے ہیں...... جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ایک استاد نے اپنی بچی اس کے نکاح میں دیدی تو ہر آدمی کہتا تھا...... کہ یہ کتنا خوش بخت ہے...... استاد نے اسے بیٹی دیدی ہے...... اگر یہ سعادت ہے کہ اچھے خاندان کی بچی کسی کے نکاح میں آجائے اس سعادت کا مقابلہ عثمان ابن عفان کے ساتھ بھی کوئی نہیں کرسکتا۔

احبنی سعیداً...... کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے سیدہ رقیہؓ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عقد میں دی جب رقیہ کا انتقال ہو گیا...... تو اللہ کے پیغمبر نے ام کلثومؓ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو نکاح میں دی اور جب ام کلثوم کا انتقال ہو گیا۔

حدیث کی کتابوں میں یہ الفاظ ملتے ہیں...... حضور ﷺ نے فرمایا عثمانؓ !

Scanned with CamScanner

(ایک روایت کے مطابق) اللہ مجھے اگر چالیس بیٹیاں دیتا میں تجھ پر اتنا راضی ہوں...... کہ یکے بعد دیگرے میں تیرے نکاح میں دیتا جاتا۔

ایک روایت کے مطابق ارشاد فرمایا...... اللہ مجھے ایک سو بچیاں دے میں یکے بعد دیگرے تیرے نکاح میں دوں۔

ایک روایت میں ہے...... کہ اللہ اگر مجھے دو سو بچیاں دیتا میں عثمان رضی اللہ عنہ تجھ پر اتنا راضی ہوں...... کہ ساری بیٹیاں میں یکے بعد دیگرے تیرے نکاح میں دیتا چلا جاتا۔(1)

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی عظمت کی کہانی حیدر کی زبانی:

سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے...... حدیث پاک میں آتا ہے جس کو مولانا نافع نے اپنی کتاب، رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ میں نقل کیا ہے...... حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا...... کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی کوئی وہ خصوصیات بتاؤ جس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکا ہو فرمایا...... یُقَالُ فِیْ مَلَاءِ الْاَعلیٰ ذوُالنُّوْرَیْن

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا...... عثمان رضی اللہ عنہ تو وہ شخص ہے جس کو آسمان کے فرشتے بھی ذوالنورین کہتے ہیں...... یہ حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی روایت ہے...... فرمایا لوگو عثمان رضی اللہ عنہ کے اس مقدر کا کون مقابلہ کر سکتا ہے؟

---

(1) کنز العمال ج ۱۱، شرح زرقانی ج ۲

Scanned with CamScanner

آدم علیہ السلام سے قیامت تک مصطفیٰ ﷺ سے پہلے اور بعد میں قیامت تک کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس کے نکاح میں کسی پیغمبر ﷺ کی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے آئی ہوں...... اگر پوری کائنات میں تن تنہا یہ اعزاز کسی کو ملا ہے......تو صرف عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کو ملا ہے...... اَحْیِنِیْ سَعِیْداً۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے حصہ میں تیسری سعادت:

ہم اپنے معاشرے میں روزانہ دیکھتے ہیں...... اگر کوئی شخص کسی کی بیٹی کو پریشان کرے اس بچی کی موت پر اس بچی کا باپ کہتا ہے......شکر ہے کہ میری بیٹی کی جان تو چھوٹ گئی وہ آدمی کہتا ہے......کہ میں اپنے داماد سے بڑا تنگ تھا۔

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال:

حدیث پاک میں آتا ہے......وہاں جس وقت سیدہ رقیہؓ کا انتقال ہوا رمضان المبارک کا مہینہ تھا...... غزوہ بدر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ بدر میں تشریف لے گئے تھے......سیدنا عثمان اور اسامہ ابن زید کو جو رسول اللہ ﷺ کے متبنّیٰ زید ابن حارثہ کے صاحبزادے تھے......(۱) حضور نے ان کو گھر ٹھہرایا ہوا تھا...... کہ تم نے میری بیٹی رقیہ

---

(۱) یاد رہے اب کوئی آدمی کسی کو اپنا متبنی (یعنی منہ بولا بیٹا) نہیں بنا سکتا یہ ایک رسم تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے ہاتھوں ختم کیا ہے آیت "ما کان محمد" میں اسی طرف اشارہ ہے مزید تفصیل کے لیے دیکھیں "آپ کے مسائل اور ان کا حل مؤلفہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید" آج کل بعض پڑھے لکھے لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ اپنے گھروں میں منہ بولا بیٹا بنا کر رکھتے ہیں یہ درست نہیں

Scanned with CamScanner

کی تیمار داری کرنی ہے...... حضور ﷺ نے سترہ رمضان کو جنگ لڑی اور اٹھارہ رمضان کو فتح ہوگئی...... حضور ﷺ اٹھارہ رمضان کو فاتح بن کر واپس تشریف لا رہے تھے...... رمضان کی انیس تاریخ سفر اور راستہ میں گزری رمضان کی بیس تاریخ کو صبح کے وقت حضور ﷺ جب مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے...... سیدنا زید ابن حارثہ دوڑتے ہوئے آگے آئے...... اور آ کر اہل مدینہ کو مبارک دی کہ آج بدر میں فتح ہو چکی ہے مسلمان فاتحانہ انداز میں آ رہے ہیں۔

کتابوں میں لکھا ہے...... کہ مدینہ کے قریب جب حضور ﷺ آئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اللہ اکبر کی صدا بلند کی اور کہا لوگو مبارک ہو بدر فتح ہو چکا ہے...... ادھر سے ننھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے حضور ﷺ کے پاس گئے...... اللہ کے نبی ﷺ کی جب نظر اسامہ رضی اللہ عنہ پر پڑی...... تو حضور ﷺ نے فوراً کہا اسامہ! سب سے پہلے مجھے یہ بتاؤ میری بیٹی رقیہؓ کا کیا حال ہے؟ اسامہ ابن زید رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو تھے...... کہا اے اللہ کے رسول اللہ کی رضا پر راضی ہو جائیں...... آج رقیہؓ اللہ کو پیاری ہو چکی ہے...... ہم اس کی نماز جنازہ ادا کر چکے ہیں...... آپ کی آمد کی اطلاع ملی تو میں دوڑتے ہوئے آپ ﷺ کے پاس آیا...... ورنہ ہم جنت البقیع کے قبرستان میں قبر کھود کر رقیہؓ کو زمین میں دفن کر رہے تھے۔

حضور ﷺ مسجد نبوی کی بجائے جنت البقیع کے قبرستان میں:

حدیث میں آتا ہے...... حضور ﷺ سیدھا مسجد نبوی کی طرف جانے کی بجائے آپ ﷺ جنت البقیع قبرستان کی طرف تشریف لے گئے...... سیدہ رقیہ کی قبر پر حضور ﷺ کھڑے ہو گئے...... عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا محبوب اجازت ہو تو قبر کھولیں آپ اپنی بیٹی کا چہرہ

Scanned with CamScanner

دیکھیں...... حضور ﷺ نے فرمایا رقیہؓ اب تجھے خدا کے حوالے کرتا ہوں...... کل قیامت کے دن تیری اور میری ملاقات ہوگی...... اور یہی بچی رقیہؓ جس وقت اس کی والدہ ماجدہ سیدہ خدیجہ الکبریٰؓ کا انتقال ہوتا ہے......تو اس وقت یہ کیفیت تھی...... کہ حضرت رقیہؓ وہاں پر موجود نہیں تھیں...... یہ حبشہ کی ہجرت پر تھیں...... ماں فوت ہوئی تو نہ بیٹی نے ماں کا چہرہ دیکھا نہ ماں نے بیٹی کا چہرہ دیکھا اور جس وقت خود رقیہؓ کا انتقال ہوا...... حضور ﷺ اس وقت بدر میں تھے...... یہ صدمہ بھی سیدہ رقیہؓ کو برداشت کرنا پڑا...... نہ اپنے ابا محمد کا چہرہ دیکھا نہ باپ محمد نے بیٹی رقیہ کا چہرہ دیکھا۔

سیدہ رقیہؓ کی وفات کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی کیفیت:

حدیث میں آتا ہے...... اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اکثر آزردہ خاطر اور پریشان حال رہتے تھے ایک دن حضور ﷺ نے بلایا اور فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ خیر تو ہے......آپ ہر وقت پریشان رہتے ہیں...... عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا محبوب یہی ایک سعادت تو تھی جو میرے حصے میں تھی کہ میں آپ کا داماد تھا اب وہ سعادت میری دنیا میں ختم ہوگئی ہے...... آپ کا اور میرا وہ تعلق ختم ہوگیا...... میں اموی خاندان سے تھا...... آپ خاندان قریش سے ہیں...... آپ کا یہ ایک بہت بڑا عظیم قبیلہ ہے......لوگ مجھے اس نگاہ سے دیکھتے تھے کہ یہ ان میں سے ہے یہ آپ کی کرم نوازی تھی...... کہ بنو امیہ میں سب سے پہلے میں نے کلمہ پڑھا...... تو اللہ کے نبی ﷺ نے اس کے صلہ میں فرمایا...... کہ جب اموی قبیلے میں

سب سے پہلا تو مسلمان ہے ......تو میں بھی اپنے قبیلے کے لوگوں کو چھوڑ کر اپنی بیٹی سب سے پہلے تیرے نکاح میں دینا چاہتا ہوں ......عثمان ﷛ نے کہا محبوب وہ رشتہ منقطع ہو گیا ہے ......حضور نے فرمایا عثمان نہ گھبرائیے!

سیدنا عثمان ﷛ کا اُم کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح:

ایک اور روایت ہے ...... جسے سن کر آپ حیران ہو جائیں گے ......حضور ﷺ نے فرمایا میری دو بیٹیاں رقیہؓ اور اُم کلثومؓ دونوں کا نکاح عثمان ﷛ کے ساتھ ہوا ......رقیہؓ وہ ہے جس کا نکاح میں نے زمین پر عثمان ﷛ کے ساتھ کیا ہے ......اُم کلثومؓ وہ ہے جس کا نکاح عثمان ﷛ کے ساتھ عرش بریں پر خدا نے کیا ہے ......حضور ﷺ نے فرمایا عثمان اللہ نے میری اُم کلثومؓ کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا ہے ......میں اُم کلثومؓ تیرے نکاح میں دیتا ہوں۔

سیدنا عثمان ﷛ کے حصہ میں چوتھی سعادت

اَحْیِنِیْ سَعِیْدًا ......اے اللہ مجھے زندگی سعادت کی عطا کر! اس دعا پر غور کریں ...... دنیا میں یہ بھی ایک بہت بڑی سعادت مندی کی بات ہوتی ہے ......کہ کوئی آدمی بہت بڑا سرمایہ دار ہو جائے ...... حضرت عثمان ﷛ بھی بہت بڑے سرمایہ دار تھے ...... وہ صرف مکہ کے تاجر نہیں تھے ......عرب کی دھرتی کے تاجر تھے ......اور اتنے بڑے تاجر تھے بیک وقت تین تین سو ملازم ان کا نظام سنبھالا کرتے تھے ......اس دور میں کسی فیکٹری میں اتنے ملازم کام نہیں کرتے ......اس دور میں عثمان ابن عفان ﷛ کی غلامی

Scanned with CamScanner

میں وہ کام کرتے تھے ...... اتنا سرمایہ اللہ نے عطاء فرمایا تھا ...... عرب کی دھرتی کا بہت بڑا تاجر ہوتا ...... اگر دنیا میں کوئی سعادت ہے تو عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی ہے۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت اور سعادت:

اس سے بڑی سعادت ایک اور دیکھیں ...... کہ آدمی کے پاس مال بہت ہو ...... لیکن کنجوس ہو تو لوگ کہتے ہیں یہ بڑا بدبخت ہے ...... یہ بھی ایک بہت بڑی سعادت ہے ...... کہ پیسہ ہو اور اللہ کے راہ میں خرچ ہو جائے ...... پیسہ ہو اور اسے قربان کر دیا جائے ...... اگر یہ سعادت کسی کے حصہ میں آئی ہے ...... تو عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی ہے۔

میں اس کی تفصیل میں نہیں جاتا ...... کہ کنواں بھی لے کر دے دیا اور غزوہ تبوک کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ نے چندہ مانگا ...... ایک دفعہ نہیں بلکہ مسلسل وقفوں کے ساتھ حضرت عثمان نے اونٹ بھی پیش کیے ہیں ......، گھوڑے بھی پیش کیے ہیں ...... تہائی لشکر کا سامان بھی پیش کیا ہے ...... کئی ہزار درہم و دینار اٹھا کر رسول اللہ کے قدموں میں آ کر رکھ دیے ہیں ...... حدیث پاک میں آتا ہے ...... حضور ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے ...... محبوب ﷺ کی جھولی ان پیسوں سے بھری ہوئی تھی ...... اللہ کے پیغمبر ﷺ وہ پیسے دائیں، بائیں اپنے ہاتھوں میں بدلتے تھے۔

حضور ﷺ کی طرف سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دُعائیہ کلمات:

حضور ﷺ دراہم، و دینار بدل کر آسمان کی طرف دیکھ کر یہ جملے ارشاد فرماتے تھے

Scanned with CamScanner

اے اللہ میں عثمان ﷺ سے راضی ہوں ……تو بھی عثمان سے راضی ہو جا۔

اے اللہ میں عثمان ﷺ سے خوش ہوں ……تو بھی عثمان ﷺ سے خوش ہو جا۔

اے اللہ عثمان ﷺ نے مجھے راضی کیا ہے ……تو عثمان ﷺ کو راضی کر! یہ جملے کہنے کے بعد پھر پیغمبر ﷺ نے فرمایا عثمان ……! میں تجھ پر راضی ہوں ……آج تو جنت کو خرید چکا ہے ……آج کے بعد کوئی کام بھی کریگا…… تو قیامت کے دن خدا تجھ سے مواخذہ نہیں کرے گا……اللہ تجھ سے اتنا راضی ہو چکے ہیں۔

جنت کا خریدار اور سیدنا عثمان ﷺ کے حصہ میں چھٹی سعادت:

میں ایک جملہ کہتا ہوں …… کہ عثمان ﷺ وہ ہے جس نے جنت کو خریدا ہے میں اور آپ جنت کے طالب ہیں ……عثمان ﷺ نے اس دھرتی پر جنت کی قیمت ادا کی ہے ……اور اللہ کے نبی نے کہا ہے …… کہ عثمان وہ ہے جس نے جنت کی قیمت ادا کی ہے …… یہ سعادت بھی عثمان کے حصے میں آئی ہے …… اَحْیِنِیْ سَعِیْدًا۔

سیدنا عثمان ﷺ حیاء کا پتلا اور ساتویں سعادت:

توجہ کریں ایک اور سعادت بتانا چاہتا ہوں ……شرم وحیاء اگر کسی میں فطری طور پر ہو تو لوگ کہتے ہیں …… کہ یہ بڑا خوش بخت ہے۔

حیاء والا آدمی ہے …… بڑوں کے سامنے نہیں بولتا۔

حیاء والا ہے ……خاموش طبع رہتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اس کی شرافت والی ادائیں اچھی ہیں...... نگاہ اس کی اچھی ہے۔

ہر وقت نیچے دیکھتا ہے...... لوگوں کی طرف نظر نہیں اٹھاتا۔

اگر یہ دنیا میں سعادت ہے...... تو اس سعادت میں بھی عثمان ابن عفان سے مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔

اَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ ...... حضور ﷺ نے فرمایا میری امت میں حیاء کا پتلا، حیاء کا مرکز، حیاء کا محور...... اگر کسی نے دیکھنا ہو تو عثمان ابن عفان کو دیکھو۔

حضور کا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر پنڈلیوں کو ڈھانپنا:

حدیث میں آتا ہے...... کہ اتنی شرم وحیاء کہ حضور نے اپنی پنڈلیوں پر کپڑا ڈال لیا...... یہ روایت تو بڑی مشہور ہے...... میں صرف اشارہ کرتا ہوں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا...... اپنی پنڈلیوں پر کپڑا ڈال لیا...... کہا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے آپ اسی حال میں بیٹھے رہے...... فاروق آئے آپ اسی حال میں بیٹھے رہے...... عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے یہ کیا کیا؟ فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ اتنا شرمیلا ہے...... کہ اگر میں اس انداز میں بیٹھا رہتا تو عثمان رضی اللہ عنہ میرے سامنے بات نہ کر سکتا۔

حضور سے عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال:

اور پھر ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا آپ عثمان رضی اللہ عنہ کا اتنا لحاظ کرتے ہیں......؟ تو پیغمبر ﷺ نے فرمایا میں عثمان رضی اللہ عنہ کا کیوں نہ لحاظ کروں...... اَلَا اَسْتَحْيِ مِنَ الرَّجُلِ. تَسْتَحْيِ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ ...... میں اس سے شرم کیوں نہ کروں جس سے عرش کے فرشتے

ہی حیاء کرتے ہیں...... آسمان کے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں ...... پھر مجھے ایک جملہ کہنے دو...... آسمان کے فرشتے تو حیا کرتے ہیں...... لیکن اس دور کے بدبخت حیاء نہیں کرتے...... عثمان ﷺ تیری عظمتوں کا کون مقابلہ کرسکتا ہے...... تو کتنے بڑے نصیبے والا انسان ہے!

اَحْیِنِیْ سَعِیْدًا...... پوری زندگی سعادت والی ہے۔

اسلام کی سب سے پہلی مسجد کی تعمیر اور آٹھویں سعادت:

یہ بھی کسی آدمی کے لئے بڑی سعادت ہے...... کہ دنیا میں لوگ کہتے ہیں...... کہ یہ بڑا اچھا آدمی ہے...... کہ فلاں آدمی نے مسجد بنا دی ہے...... اسلام کی تاریخ کی سب سے پہلی مسجد جو رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں آنے کے بعد قائم فرمائی وہ مسجد قباء ہے...... اور دوسری مسجد وہ مسجد نبوی ہے۔

تاریخ کا مطالعہ کریں علماء سے تحقیق کریں...... کہ مسجد قباء کی تعمیر میں پہلی اینٹ جہاں رسول اللہ ﷺ نے رکھی...... دوسری اینٹ صدیق اکبر ﷺ نے رکھی...... تیسری اینٹ فاروق اعظم ﷺ نے رکھی...... چوتھی اینٹ سیدنا عثمان ابن عفان ﷺ نے رکھی...... اور اس مسجد قباء کی تعمیر میں سب سے زیادہ سرمایہ حضرت عثمان ابن عفان ﷺ نے خرچ کیا تھا۔

مسجد نبوی کی تعمیر اور سیدنا عثمان ﷺ کا کردار:

اور جب مسجد نبوی کی تعمیر کا وقت آیا...... ایک موقع پر حضور ﷺ نے مشترکہ چندے سے مسجد کی تعمیر کی ابتداء کی...... مسجد کی پہلی زمین صدیق اکبر نے لے کر دی اور پھر

Scanned with CamScanner

جب آگے وقت آیا تو اللہ کے پیغمبر ﷺ صحابہ ؓ کے مجمع میں بیٹھے ہوئے تھے ...... حضور ﷺ نے فرمایا صحابہ ؓ کی تعداد زیادہ ہو رہی ہے ...... مسجد کی جگہ تھوڑی ہے میں اس میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں ...... ہے کوئی شخص جو زمین لے کر دے ...... اکیلے حضرت عثمان ابن عفان ؓ اٹھ کر کھڑے ہو گئے ...... کہا محبوب ﷺ میں زمین خرید کر دیتا ہوں ...... حضور ﷺ نے فرمایا عثمان ؓ تجھ پر اللہ نے جنت واجب کر دی ہے تو جنتی بن چکا ہے ...... آج تو جنت خرید چکا ہے ...... یہ حضور ﷺ کے زمانے میں مسجد کی زمین کا اضافہ ہوا ...... ، دولت عثمان ابن عفان ؓ کی خرچ ہوئی ...... تعمیل مصطفےٰ ﷺ کی ہوئی۔

سیدنا عثمان ؓ کے دور میں مسجد نبوی کی تعمیر:

اور خود سیدنا عثمان ؓ کے اپنے دور حکومت میں دو مرتبہ مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی ...... اور دونوں دفعہ حضرت عثمان ؓ نے پورا سرمایہ اپنی جیب سے خرچ کیا۔

سیدنا عثمان ؓ کے حصہ میں نویں سعادت:

اَحْیِنِیْ سَعِیْدًا ...... زندگی دے سعادت کی۔

ایک اور سعادت بھی بڑی عجیب ہے ...... کہ کسی کا بچہ حافظ قرآن ہو جائے تو لوگ خاندان کے مبارک باد دیتے ہیں ...... مبارک ہو جی آپ کا بچہ حافظ قرآن بن گیا ...... آپ بڑے خوش نصیب ہیں۔

لوگو عثمان ؓ کی سعادت کا کون مقابلہ کرے ...... جس نے کلمہ پڑھا تو خادمِ

Scanned with CamScanner

قرآن بن کر ...... جس نے زندگی گزاری تو قاری قرآن بن کر ...... دور حکومت گزارا تو ناشر قرآن بن کر ...... اور جب دنیا سے رخصت ہوا تو شہید قرآن بن کر۔

اَحْیِنِیْ سَعِیْداً ...... قرآن میرا مقدر ہے۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے حصہ میں دسویں سعادت:

کسی کو آپ رات کی تنہائی میں عبادت کرتے ہوئے دیکھ لیں تو آپ کہیں گے ...... کہ یہ نیک بخت آدمی ہے ...... بڑا سعادت مند آدمی ہے ...... رات کی تنہائی میں یہ عبادت کرتا ہے ...... عثمان رضی اللہ عنہ وہ شخص ہے جو رات کی تنہائی میں ایک ایک رکعت میں کھڑے ہو کر الحمد سے والناس تک پورے قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے ...... گویا رات بھی ہوتی تھی ...... نماز بھی ہوتی تھی ...... تلاوت بھی ہوتی تھی ...... یہ ساری سعادتیں اگر جمع ہیں ...... تو عثمان ابن عفان کے حصے میں ہیں۔

ذوالنورین کیوں کہتے ہیں؟:

توجہ کریں ایک اور بات کہتا ہوں ...... کہ یہ جو لفظ ذوالنورین حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کو کہا جاتا ہے اس کا مطلب صرف یہ نہیں ...... کہ حضور ﷺ کی دو بیٹیاں عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں ...... بلکہ عثمان رضی اللہ عنہ کی زندگی میں دو، دو واقعات ایسے جمع ہوئے ہیں ...... کہ جو اپنی جگہ پر مستقل نور تھے ...... اور صرف عثمان رضی اللہ عنہ کا حصہ تھا ...... مثال کے طور پر حضور ﷺ کی دو صاحبزادیاں عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں ...... اس لئے بھی

Scanned with CamScanner

ذوالنورین تھے ...... اور اللہ کے راستے میں ہجرت کرنا یہ ایک مستقل نور ہدایت ہے ......

عثمان اس لئے بھی ذوالنورین ہیں ...... کہ آپ ذوالہجرتین ہیں ...... چونکہ آپ نے حبشہ کی ہجرت بھی کی ہے مدینہ کی ہجرت بھی کی ہے۔

عثمانؓ موجود نہ ہونے کے باوجود موجود:

اسی طریقے پر دو موقع ایسے ہیں ...... جن پر عثمان ابن عفان موجود نہیں تھے ...... اللہ کے نبی ﷺ نے عثمانؓ کو موجود قرار دے کر باقاعدہ اس کا حصہ عطاء فرمایا ...... یہ سعادت بھی عثمان ابن عفان کے حصہ میں آئی ہے ...... اور کسی کے حصہ میں نہیں آئی۔

بدر کے موقع پر سیدنا عثمانؓ موجود نہیں تھے ...... اللہ کے پیغمبر ﷺ نے موجود قرار دیا ...... اور صلح حدیبیہ کے موقع پر سیدنا عثمان ابن عفانؓ وہاں پر موجود نہیں تھے جب بیعت رضوان ہو رہی تھی ...... تو اس بیعت پر حضور نے عثمانؓ کو شریک کیا تھا ...... ذوالنورین اس لئے بھی ہیں ...... کہ دو جگہ پر موجود نہیں تھے لیکن حضور ﷺ نے موجود قرار دیا ہے ...... یہ سعادت بھی سیدنا عثمانؓ کے حصہ میں آئی۔

بیعت رضوان پر خوبصورت بات اور صحابہؓ کی تعداد:

اس بیعت رضوان پر ایک بڑی پیاری بات ہے غور سے سنئے ...... عثمانؓ پوری جماعت صحابہؓ میں وہ نصیب والا ہے ...... کہ جس کا خون اتنا قیمتی ہے ...... کہ اللہ بھی اس بیعت میں شریک ہوا ہے ...... جس کا خون اتنا قیمتی ہے ...... کہ پیغمبر ﷺ نے

اعلان کیا...... کہ میں اس جگہ سے پیچھے نہیں ہٹوں گا...... جب تک عثمان ﷛ کے خون کا بدلہ نہیں لوں گا...... حضور ﷺ نے فرمایا کون ہے جو میرے ساتھ اس معاملے میں شریک ہو......وہ میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔

ایک روایت کے مطابق چودہ سو صحابہ ﷡ ایک روایت کے مطابق پندرہ سو صحابہ ﷡ اور ایک روایت کے مطابق چوبیس سو صحابہ کرام ﷡ نے سیدنا عثمان ابن عفان ﷛ کے لئے حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

صلح حدیبیہ کی سعادت کے لئے سیدنا فاروق اعظم ﷛ کو پیشکش:

اور یہ ایک عجیب بات ہے...... کہ سیدنا عثمان ﷛ جب حضور ﷺ کے سفیر بنے تو حضور ﷺ کی رائے یہ تھی کہ میں عمر ﷛ کو سفیر بنا کر بھیجوں...... یہ جائیں معاہدہ کریں...... اب یہ جو معاہدہ ہو رہا تھا...... مسلمانوں سے ہو رہا تھا یا کافروں سے؟ (کافروں سے) ہمیں بعض دفعہ کہا جاتا ہے...... کہ یہ مولوی فلاں سے مل کر بیٹھ گئے...... اللہ کے پیغمبر نے اس وقت کافروں سے ایک معاہدہ کیا...... اس کا فائدہ کافروں کو ہوا یا مسلمانوں کو؟ (مسلمانوں کو)

ہمیشہ یہ فائدہ ہمارے حق میں رہا...... حضور ﷺ نے فرمایا فاروق اعظم ﷛ تم جاؤ! کہا محبوب جانے کے لئے تو میں تیار ہوں انکار نہیں آپ کا حکم ہے......لیکن میرے مزاج اور طبیعت میں بہت گرمی ہے کوئی چپقلش ہوگئی تو پتہ نہیں نتیجہ کیا نکلے گا؟ سیدنا فاروق اعظم ﷛ نے کہا مجھے بھیجنے کی بجائے ایک آدمی کا میں انتخاب کرتا ہوں آپ اسے بھیج

Scanned with CamScanner

دیں...... سیدنا عمر فاروق ؓ نے سیدنا عثمان ابن عفان ؓ کا انتخاب کیا...... تو ایک مسئلہ سمجھ میں آیا...... کہ اس قسم کے معاہدہ میں فاروق اعظم ؓ نہیں گئے اس لئے اعظم (اس سے مراد قائد ملت اسلامیہ مولانا اعظم طارق شہید ہیں) کو نہیں شریک ہونا چاہئے...... توجہ کریں اس کو معاہدہ کے لئے بھیجا گیا جو پرانا محسن تھا اس کو بھیجا گیا...... جس نے اس دور میں ان پر احسانات کئے تھے کچھ تو شرم کریں گے۔

سیدنا عثمان ؓ کو عمرے کی پیشکش اور ان کا جواب:

چنانچہ سیدنا عثمان ابن عفان ؓ جب تشریف لے گئے ......تو ان لوگوں کی آنکھیں جھک گئیں ...... اور کہا عثمان ؓ یہ کعبہ ہے طواف کر لے۔

ملتزم ہے...... چمٹ کر دعائیں مانگ لے ......! حجر اسود ہے...... بوسے لے لے......! صفاء مروہ ہے...... تو سعی کر لے......! بے شک تو اپنا احرام اتار! اور کپڑے پہن لے...... تو اپنا عمرہ پورا کر لے۔

ہم تیری راہ میں رکاوٹ نہیں بنیں گے...... لیکن ہم محمد رسول اللہ ﷺ کو نہیں آنے دیں گے...... عثمان ابن عفان ؓ نے فرمایا تم نے غلط سمجھا ہے...... کہ جب تک اس کعبے کا متولی محمد مصطفیٰ ﷺ نہیں ہوگا...... تو اس وقت تک عثمان ؓ طواف نہیں کرے گا۔

سیدنا عثمان ؓ کے بارے میں غلط افواہ اور اس کی تردید:

میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں...... کہ افواہ اڑی کہ عثمان ؓ قتل ہو گیا ہے...... حضور

Scanned with CamScanner

نے بیعت لینا شروع کی...... بیعت عثمان ؓ کے خون کا بدلہ لینے کے لئے تھی...... وحی کا دور ہے......وحی اتر رہی ہے...... جبرائیل آ رہا ہے......حضور ﷺ موجود ہیں......صحابہ ؓ موجود ہیں اور حضور ﷺ بیعت لے رہے ہیں......اسی دوران اطلاع آتی ہے...... کہ محمد ﷺ پہلی جو اطلاع ہے وہ غلط ہے......عثمان ؓ قتل نہیں ہوئے...... ہاں قریش مکہ نے ان کو گرفتار کر لیا ہے...... اب جس مقصد کے لئے بیعت ہو رہی تھی وہ مقصد باقی رہا......؟ (نہیں) لیکن حضور ﷺ نے بیعت جاری رکھی کیوں......؟ حضور ﷺ نے فرمایا یارو میرا عثمان میرا سفیر ہے......میں نے عثمان ؓ کو بھیجا ہے......عثمان ؓ میرا نمائندہ بن کر گیا ہے...... میرے نمائندے کو انہوں نے گرفتار کیا ہے......اگر قتل کیا ہے تو خون کا انتقام لوں گا......اگر گرفتار کیا ہے تو جب تک میں عثمان ؓ کو رہا نہیں کرا لیتا...... میں اس جگہ سے ایک قدم بھی پیچھے جانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

بیعت رضوان میں حکمت:

یہ کیوں تھا......؟ اس پر غور کریں...... کہ تاریخ میں ایک وقت آنے والا تھا دنیا نے وہ وقت دیکھنا تھا...... کہ واقعی عثمان ؓ ابن عفان قتل ہو جائیں گے......نعش تڑپ رہی ہوگی...... اس وقت قصاص عثمان کے لئے جو آدمی اٹھے گا اور دعویٰ کرے گا اور انتقام کے لئے میدان میں آئے گا...... دنیا والو......! اس پر تنقید نہ کرنا......اس لئے کہ وہ رسول اللہ کی اس اداء کو زندہ کر رہا ہے۔

آج پیغمبر ﷺ اس لئے بیعت لے رہے ہیں...... کہ سیدنا عثمان ؓ کو رہا کرانا چاہتا ہوں...... اشارہ اس طرف تھا کہ آج تو ایک یا دو دن کے لئے گرفتار ہیں ایک وقت آئے گا...... کہ عثمان ؓ چالیس دن تک قید میں رہیں گے محاصرہ ہوگا......اس وقت جو سیدنا عثمان ؓ

Scanned with CamScanner

کے وکیل۔ حامی ہوں گے ...... اس وقت جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے حمایتی ہوں گے ...... وہ درحقیقت پیغمبر ﷺ کے اس مشن کے علمبردار ہوں گے ...... میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ...... أَحْیٰـی سَعِیْداً ...... یہ ساری سعادتیں عثمان ابن عفان کے حصے میں آئیں۔

بیعت کے دوران قرآن کا نزول:

اللہ کے پیغمبر ﷺ جب بیعت لے رہے تھے ...... تو اللہ کے حضور نے اپنا دائیاں ہاتھ نیچے رکھا اور اس ہاتھ پر صحابہ بیعت کر رہے ہیں ...... اسی بیعت کے دوران قرآن مجید کی آیت یہ اتری ...... لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ ...... لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ ...... اللہ راضی ہو چکے ...... یہ پکی بات ہے ...... اس میں لام تاکید کے لئے ہے اور قد تحقیق کے لئے ہے ...... اور رضی فعل ماضی ہے ...... جس کا معنی ہوتا ہے بے شک اللہ راضی ہو چکے ہیں ...... عن المومنین ...... اہل ایمان سے ...... وہ کون سے اہل ایمان ہیں ......؟ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ...... جو خون عثمان رضی اللہ عنہ کے انتقام کے لئے محبوب آپ کے دست حق پرست پر ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعت کر رہے ہیں ...... اللہ ان سب سے راضی ہو چکا ہے۔

منافقین کا مسلمانوں پر الزام اور قرآن کا جواب:

جب یہ کہا اللہ سب سے راضی تو منافقوں نے کہا یہ تو اوپر اوپر سے مومن تھے ...... اللہ نے فوراً ان کی بات کی تردید کر کے کہا ...... فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ ...... محمد ﷺ کے یاروں پر تنقید نہ کرو اللہ کہتا ہے میں تو ان کے دلوں کو ٹٹول، ٹٹول کر دیکھ چکا ہوں ......، میں ان کے دلوں کو دیکھ چکا ہوں ...... کہ یہ صدق دل سے مصطفیٰ ﷺ تیرے دست حق پرست پر بیعت کر رہے ہیں ...... وَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ ...... اللہ نے اپنی رحمت خاصہ اتاری ہے ......

Scanned with CamScanner

حضور ﷺ نے جب یہ دیکھا...... کہ اللہ راضی اور یہ بیعت والوں سے راضی...... کل کو ایک وقت آئے گا جب منافق بدمعاش سبائی تبرائی عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ پر حملہ کریں گے ......اور اس وقت وہ یہی بکواس کریں گے ...... کہ عثمان رضی اللہ عنہ تو بیعت رضوان میں شامل نہیں تھا یہ کیسے ہوگیا...... ؟ تو حضور ﷺ کا اس وقت دائیاں ہاتھ نیچے تھا...... اپنے بائیں ہاتھ کو اوپر کر کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا...... کہ دیکھ لو یہ ہاتھ محمد ﷺ کا ہے...... یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہے...... ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر فرمایا اب عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے بھی بیعت ہوگئی...... اس پر غور کریں...... حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ کو عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دیا...... اب جو عثمان رضی اللہ عنہ کو کہے...... کہ عثمان نے خیانت کی معاذ اللہ تو اس نے گویا نبی ﷺ پہ تنقید کی...... اس لئے کہ پیغمبر ﷺ نے اپنے ہاتھ کو عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دیا ہے...... وہ نبی ﷺ کے ہاتھ کو خیانت والا کہہ رہا ہے...... اور جو پیغمبر ﷺ کو خائن کہے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔

بیعت رضوان میں خود خدا کی شرکت:

ایک اور بات یاد رکھیں......! نبی ﷺ کا ہاتھ چودہ یا پندرہ یا چوبیس سو ہاتھوں سے نیچے ہے...... اختلافی روایات کے ساتھ...... صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھ اوپر ہیں...... جب یہ ہاتھ نیچے تھا اوپر صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھ آگئے...... تو اللہ کی شان کریمی وجد میں آئی...... اللہ نے کہا...... يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۔

- محبوب ﷺ نیچے تیرا ہاتھ ہے۔
- درمیان میں تیرے یاروں کا ہاتھ ہے۔
- ان سب ہاتھوں سے اوپر میں ہاتھ رکھ رہا ہوں۔

اس اللہ کے ہاتھ رکھنے کے بھی کئی معانی علماء نے لکھے ہیں...... ایک مطلب تو یہ

Scanned with CamScanner

تھا...... کہ پیغمبر ﷺ جیسے یہ تیرے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر تجھ سے وعدہ کر رہے ہیں...... کہ ہم عثمان کے خون کا بدلہ لیں گے...... میں رب بھی تیرے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتا ہوں...... جب عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا کوئی بدلہ نہیں لے سکے گا...... تو میں خدا خود عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لوں گا۔

قاتلین عثمان کا انجام:

اور تاریخ گواہ ہے...... کہ قدرت نے عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے انتقام لیا ہے...... ایک ایک بدمعاش کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے وہ سزا دی جس انداز سے وہ قتل ہوئے...... تباہ و برباد ہوئے...... کچھ مجنون اور پاگل ہوگئے...... ان میں سے کوئی ایسا تھا جو دریا برد ہوگیا...... ان میں سے کسی کو جلا دیا گیا تھا...... بعض ان میں سے عبداللہ بن سبا جیسے ایسے بدبخت بھی تھے جن کو حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے ایک صف میں کھڑا کر کے ان کی گردنیں قلم کردیں...... اللہ کی قدرت نے انتقام لیا...... اس لئے کہ خدا نے بھی تو مصطفیٰ کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر یہ بیعت کی تھی...... کہ محمد ﷺ میرا بھی تیرے ساتھ وعدہ ہے عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ میں لوں گا۔

عثمان رضی اللہ عنہ کی آخرت کی زندگی میں سعادت:

بڑی تفصیل ہو جائے گی...... سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی دعا کا دوسرا حصہ ہے...... میں بات کو ختم کروں فرمایا...... وَاَمِتْنِیْ شَهِیْدًا...... اے اللہ میری زندگی سعادت کی ہو اور موت شہادت کی ہو...... اَحْیِنِیْ سَعِیْدًا مجھے زندگی سعادت کی دے۔

تو اصل زندگی دنیا کی ہے یا آخرت کی......؟ (آخرت کی) تو آخرت کی زندگی میں جو سعادت عثمان رضی اللہ عنہ کا مقدر ہے اور کسی کا نہیں...... وہ یہ کہ حضور ﷺ نے فرمایا......!

لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَّ رَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ۔

Scanned with CamScanner

قیامت کے دن ہر نبی کے ساتھ ایک آدمی جنت میں اس کا دوست بن کر جائے گا...... دنیا میں میرے دوست تو اور بہت سارے ہیں...... جنت میں میرے ساتھ جانے والا تو اکیلا عثمان ہوگا...... یہ ہے...... اَحْیِنِیْ سَعِیْداً...... دنیا کی زندگی بھی سعادت ہے...... آخرت کی زندگی بھی سعادت ہے...... اب ان دو زندگیوں کے درمیان جو رابطہ ہے اس کا نام موت ہے...... اس موت کی مختلف قسمیں ہیں...... بستر پر پڑے ہوئے بھی آجاتی ہے...... ایکسیڈنٹ میں بھی آجاتی ہے۔

حضرت عثمان ﷛ نے دُعا مانگی کہ...... وَاَمِتْنِیْ شَھِیْداً...... اے اللہ مجھے موت عطاء کر تو شہادت کی...... اس پر دو تین باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں...... اگر آپ نے توجہ کی تو بہت ساری باتیں سمجھ آجائیں گی۔

خلفائے راشدین ﷡ کا دور حکومت اور فتوحات:

ان میں سے پہلی بات یہ ذہن میں رکھیں...... کہ خلفاء اربعہ ﷡ خلفائے راشدین ﷡ جن کی خلافت علی منہاج النبوۃ ہے...... سیدنا صدیق اکبر ﷛ فاروق اعظم ﷛، سیدنا عثمان ﷛ اور حیدر کرار ﷛ ان میں سب سے زیادہ کامیاب حکومت عثمان ابن عفان کی ہے...... حضور ﷺ کے وصال کے وقت اسلامی سلطنت نو لاکھ مربع میل پر تھی...... ابوبکر صدیق نے جب حکومت سنبھالی...... تو دو سال میں دو لاکھ مربع میل کا اضافہ کیا...... اسلامی سلطنت گیارہ لاکھ مربع میل تک پھیلی...... حضرت عمر ابن خطاب ﷛ نے دس سال حکومت کی...... اور جب حضرت عمر فاروق ﷛ کا انتقال ہوا...... اس وقت گیارہ لاکھ مربع میل کا اسلامی سلطنت میں اضافہ کر کے بائیس لاکھ مربع میل تک انہوں نے اسلامی پرچم لہرایا...... عمر ابن خطاب ﷛ کی حکومت دس سال ہے...... دس سال میں اضافہ

Scanned with CamScanner

صرف گیارہ لاکھ مربع میل کا ہے۔

سب سے زیادہ وسیع حکومت:

حضرت عثمان ﷛ کا دور حکومت ہے ...... گیارہ سال گیارہ ماہ اٹھارہ دن یعنی بارہ دن کم بارہ سال ...... تو بارہ سال کی حکومت میں حضرت عثمان ﷛ نے جو اسلامی سلطنت میں اضافہ کیا ہے ...... وہ تیئس لاکھ مربع میل کا اضافہ کیا ہے ...... عمر ابن خطاب ﷛ کی شہادت کے وقت اسلامی سلطنت (22) بائیس لاکھ مربع میل پر پھیلی ہوئی تھی ...... جب سیدنا عثمان ﷛ شہید ہوئے ہیں ...... تو اس وقت اسلامی سلطنت چوالیس لاکھ مربع میل پر پھیلی ہوئی تھی ...... تو سب سے زیادہ وسیع حکومت کس کی تھی ......؟ (سیدنا عثمان ﷛ کی) دنیا میں یہ بھی بڑی سعادت کی بات ہوتی ہے ...... کہ کسی کو وسیع حکومت مل جائے ...... یہ نسبت اور سعادت بھی سیدنا عثمان ابن عفان ﷛ کے حصہ میں سب سے زیادہ فتوحات سیدنا عثمان ابن عفان ﷛ کے دور میں ہوئی ہیں ...... حضرت معاویہ ﷛ کے دور میں چونسٹھ لاکھ مربع میل پر اسلامی سلطنت تھی ...... لیکن ان کا دور اقتدار انیس سال کا تھا ...... انیس سال کے عرصہ میں ایک آدمی اتنا مقام پر پہنچ چکا ہے ...... جب کہ چوالیس لاکھ مربع میل پر اسلامی سلطنت پہلے پھیل چکی تھی ...... یہ اتنی کمال کی بات نہیں ...... اس سے بڑا کمال حضرت عثمان ابن عفان ﷛ کی حکومت کا ہے۔

سیدنا عثمان ﷛ کے دور حکومت پر اعتراضات اور بغاوت کا آغاز:

ایک چھوٹی سی اور بات بھی سمجھ لیں ...... حضرت عثمان ابن عفان ﷛ کی سیاست کامیاب سیاست تھی ...... بعض بد بخت کہتے ہیں ...... کہ عثمان ﷛ کا دور حکومت ناکام تھا ...... عثمان ﷛ حکومت نہیں سنبھال سکے ...... حالات کو کنٹرول نہیں کر سکے ...... یہ بات

نہیں ہے...... اس پر ایک بات یاد کریں...... کہ خلفائے راشدین ﷺ میں سے جو صدیق ؓ وعمر ؓ کا دور تھا...... اس کی جھلک بھی سیدنا عثمان کے دور میں ہے......اور حضرت علی کے دور حکومت کی جھلک بھی حضرت عثمان کے دور میں ہے...... پہلے آٹھ سال سیدنا ابوبکر وعمر کی طرف فتوحات کا زمانہ اور آخری چار سال سیدنا علی ابن ابی طالب ؓ کی حکومت کی طرح حالات کی پریشانی کا زمانہ...... گویا علوی ؓ دور اور صدیق و فاروق ؓ کے دور کا امتزاج جو ہے...... وہ عثمان ابن عفان ؓ کی حکومت میں ہے......حضرت عثمان ابن عفان ؓ کی حکومت جس وقت اتنی وسیع پھیل گئی...... اس دور میں ایک شخص سامنے آیا جس کا نام عبداللہ ابن سباء تھا...... یہ بد بخت یہودی تھا...... ظاہراً اس نے کلمہ پڑھا اور کلمہ اس غرض سے پڑھا...... کہ مجھے عثمان ابن عفان ؓ کوئی اعلیٰ منصب اور عہدہ دیں گے......کسی علاقہ کی گورنری دیں گے ......لیکن حضرت عثمان ؓ بہت زیرک آدمی تھے......آپ نے اس عبداللہ بن سباء کو اہمیت نہ دی...... تو وہ بہت دور دراز علاقوں میں تھا...... اس نے وہاں اپنے علاقے میں اپنے ہمنوا کچھ لوگ بنانا شروع کر دیے......اور بالخصوص ان لوگوں کو اپنے ساتھ ملانا شروع کر دیا جن کا جذباتی ذہن تھا...... اور ان لوگوں کے ذہن میں کچھ باتیں ڈالیں...... ان باتوں میں سے کچھ باتیں وہ ہیں جواب بھی اس دور میں بھی خلافت وملوکیت میں لکھی ہوئی ہیں......(خلافت وملوکیت مودودی کی تصنیف ہے اس کے جواب میں حضرت فاروقی شہید نے خلافت وحکومت لکھی تھی)

حیدر کرار ؓ عثمان ؓ کی طرف سے بحیثیت وکیل صفائی:

اور پہلے دور کے ان رافضیوں اور سبائیوں نے بھی کہی تھی...... جن کی وکالت میں وکیل صفائی کی حیثیت سے حضرت علی ابن ابی طالب ؓ نے خطبہ دیا تھا...... اور

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان ابن عفان ﷺ کی صفائی پیش کی تھی...... جو باتیں اس عبداللہ ابن سبا یہودی نے گھڑی تھیں......ان باتوں میں سے ایک بات یہ تھی کہ یہ وہ شخص ہے......جو بدر میں شریک نہیں ہوا...... یہ وہ شخص ہے...... جو صلح حدیبیہ میں شریک نہیں ہوا...... یہ وہ شخص ہے...... جس نے چراگاہیں اپنے مال کے لئے وقف کر دی ہیں...... یہ وہ شخص ہے...... جس نے پیغمبر ﷺ کی بنائی ہوئی کچی مسجد کو توڑ کر پکی مسجد بنائی ہے...... یہ وہ آدمی ہے...... جو پیغمبر ﷺ کے منبر پر جا کر بیٹھ گیا ہے...... یہ وہ آدمی ہے...... جس نے اپنے قریبی رشتے داروں کو منصب اور عہدے دینا شروع کر دیئے ہیں۔

اس قسم کے اعتراضات اس بے غیرت نے لگانا شروع کر دیے......اور ان تمام اعتراضات کا جواب حیدر کرار ﷺ نے دیا تھا...... صفائی پیش کی تھی...... میں عثمان ابن عفان ﷺ پر اعتراض کرنے والوں کو کہتا ہوں......تنقید کرنے والو......! آج تمہارا کرائے کا وکیل ہو تمہاری عدالت اس کی بات کو تسلیم کر لیتی ہے......کم از کم اتنی تو غیرت کھاؤ...... عثمان ﷺ کا وکیل صفائی علی ابن ابی طالب ﷺ ہے......علی ﷺ جس کی صفائی پیش کرتا ہے...... میں اس کی صفائی کیوں نہ پیش کروں...... ہم علی ﷺ کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہیں......جس نے عثمان ابن عفان ﷺ کے وکیل صفائی کی حیثیت سے کام کیا ہے۔

مزاج نبوت اور حدود شریعت:

ذرا توجہ کریں ایک اور بات کہتا ہوں...... یہ بات مولانا عمر پالن پوریؒ نے کہی تھی...... کہ ابوبکر ﷺ و عمر ﷺ کا دور حکومت مزاج نبوت ہے......عثمان ﷺ و علی ﷺ کا زمانہ حدود و شریعت ہے......مزاج نبوت کیا تھا......؟ کہ منبر کے پہلے زینے پر آقا بیٹھے تھے...... جب صدیق ﷺ آئے تو دوسرے پر بیٹھے......کہاں وہاں نہیں بیٹھے......جس زینے پر آقا

Scanned with CamScanner

بیٹھے تھے...... اس لئے میں نہیں بیٹھتا...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے...... تو صدیق رضی اللہ عنہ جہاں بیٹھے اس جگہ کو چھوڑ کر نیچے بیٹھ گئے...... فرمایا وہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے میں نہیں بیٹھتا...... یہ ایک مزاج تھا حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ پہلی سیڑھی پر جہاں حضور بیٹھا کرتے تھے وہاں بیٹھ گئے...... اب معترض کا یہ اعتراض تھا...... کہ عثمان پہلی سیڑھی پر کیوں بیٹھے...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے درحقیقت شریعت کی ایک حد متعین کی...... کہ منصب رسالت کا یہ وہ عظیم منبر ہے...... یہاں اس کا وہ وارث جو علم نبوت کا وارث ہو...... جس کو اللہ یہ توفیق بخشے...... وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھ کر دنیا کے سامنے خطبہ پیش کرسکتا ہے۔

اگر عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ زمین پر کھڑے ہوئے...... تو حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے بعد میں آنا تھا...... تو یقیناً علی رضی اللہ عنہ اس جگہ پر نہیں کھڑے ہو سکتے...... پھر اس سے نیچے کوئی زمین کھودی جاتی...... حضرت حسن رضی اللہ عنہ آتے اس سے نیچے اور زمین کھودی جاتی...... معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ آتے اس سے نیچے اور زمین کھودی جاتی...... اس کے بعد کوئی اور آتا اس سے نیچے اور زمین کھودی جاتی...... تو آج میں اور آپ جب خطبہ دیتے تو کہاں پر کھڑے ہوتے......؟ عثمان ابن عفان نے اس سیڑھی پر پہلے زینہ پر قدم رکھ کر شریعت کی حد قائم کی...... کہ خطیب...... واعظ...... عالم...... مفسر...... محقق...... مدبر...... یا خلیفہ اور امام برحق جس کو اللہ یہ توفیق عطا کرتے ہیں...... کہ وہ اس منصب کے قابل ہوتا ہے اس کا اعزاز یہ ہے...... کہ جہاں آقا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں وہاں پر بیٹھ جائے یہ کوئی عیب نہیں...... اس کو دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لو...... کہ صدیق رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کا تقویٰ تھا...... عثمان رضی اللہ عنہ وعلی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ تھا...... وہاں تقویٰ پہ عمل تھا...... یہاں فتویٰ پہ عمل ہے...... تو صدیق رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ مزاج نبوت کے مطابق کام کررہے تھے...... عثمان نے حدود شریعت قائم کی۔

Scanned with CamScanner

پکی مسجد بنانے کا موجد اور حکمت:

حضرت ابوبکر ﷺ کو کہا گیا یہ مسجد پکی بنائیں...... فرمایا حضور ﷺ نے نہیں بنائی میں بھی نہیں بناتا...... فاروق اعظم ﷺ کو کہا گیا پکی مسجد بنائیں...... فرمایا صدیق ﷺ نے نہیں بنائی میں بھی نہیں بناتا...... حضرت عثمان ﷺ نے پکی بنا دی...... تو منافقین نے اعتراض کیا...... کہ نبی کی مسجد توڑ کر پکی بنا دی...... غور کریں اگر حضرت عثمان ﷺ پکی مسجد نہ بناتے...... تو آج دنیا میں کوئی پکی مسجد نہ ہوتی...... پکی مسجد بنانا جائز بھی نہ ہوتا...... اور حضرت علی ﷺ کو پکی مسجد بنانے کا موقع ہی نہیں ملا...... چونکہ وہ مدینہ چھوڑ کر کوفہ میں چلے گئے تھے۔

مصر سے عثمان ﷺ کے خلاف سازش کا آغاز:

میرے دوستو...... سیدنا عثمان ﷺ کے ایسے کارناموں کو دیکھ کر یہودیوں نے منافقوں کا ایک ایسا لشکر تیار کیا...... جو حضرت عثمان ﷺ پر اقرباء پروری اور خیانت کا الزام لگانے لگا...... منافقت اور دجل وفریب کے بہی خواہوں نے مصر سے ایک سازش کا آغاز کیا...... ساڑھے سات سو بلوائی ایک خط کا بہانہ بنا کر مدینہ منورہ پہنچے...... چنانچہ یہ بڑی لمبی تفصیل ہے...... درمیان میں ایک خط کا بھی ذکر ہے...... اور وہ بھی ایک پروپیگنڈہ تھا جسے حیدر کرار ﷺ نے ان سے سوالیہ انداز میں پوچھا تھا...... کہ تم تو مصر سے آئے ہو...... تم کوفہ سے آئے ہو...... اور تم فلاں علاقے سے آئے ہو...... یہ بتاؤ کہ تم تینوں طبقے مختلف علاقہ کے ہو...... اور مختلف علاقوں سے آنے والوں کے پاس ایک خط سب کے پاس کیسے پہنچا......؟ تم اکٹھے کیسے ہو گئے تھے......؟ یہ بڑی لمبی تفصیل ہے...... میں ساری چھوڑتا ہوں۔

Scanned with CamScanner

عثمان پر حملہ آور لوگوں کا مدینہ میں داخلہ:

المختصر ...... ایہ کہ حج کے ایام میں یہ لوگ سارے کے سارے چونکہ اہل مدینہ مکہ کی طرف حج پہ گئے ہوئے تھے ...... صرف چند افراد ضعیف یہاں موجود تھے ...... اس موقع کو ان بدمعاشوں نے غنیمت سمجھا اور مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوئے۔

عثمان ﷺ جمعۃ المبارک کے خطبہ میں:

کتابوں میں لکھا ہے ...... کہ سیدنا عثمان ابن عفان ﷺ جمعۃ المبارک کا خطبہ دے رہے تھے آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی ...... کہ ہاتھ میں عصاء لے کر خطبہ ارشاد فرماتے

حضرت عثمان ابن عفان ﷺ کی اس وقت بیاسی (82) سال کی عمر تھی ...... اس بڑھاپے کی حالت میں عثمان ابن عفان ﷺ خطبہ دے رہے تھے ...... عصاء ہاتھ میں تھا تو مجمع میں سے ایک آدمی نے اٹھ کر کہا عثمان ہم تیری بات نہیں سنتے ...... دوسرا اٹھ کر کھڑا ہوگیا ...... تیسرا اٹھ کر کھڑا ہوگیا ...... شور انہوں نے کیا ...... حتیٰ کہ ایک بدمعاش آگے بڑھا ...... عثمان ابن عفان کے ہاتھوں سے عصا لے کر اپنے گھٹنے پر رکھ کر اس نے توڑ کر مجمع کی طرف پھینکا ...... عثمان ابن عفان ﷺ کی چیخ نکل گئی ...... فرمایا ظالم مجھے قتل کر دیتا تو میں برداشت کر لیتا لیکن عصا نہ توڑتا ...... یہ وہی عصاء ہے جو آمنہؓ کے در یتیم کے ہاتھوں میں ہوتا تھا ...... جو عصا پیغمبر ﷺ کے ہاتھوں سے صدیق ﷺ کے ہاتھوں میں آیا ...... جو صدیق سے فاروق ﷺ کے پاس آیا تھا ...... فاروق ﷺ سے پھر میرے پاس آیا ہے ...... ۔آج نبی کی نشانی تو نے توڑ دی ہے۔

نبی ﷺ کی نشانی توڑنے والے کو سزا:

تاریخ میں لکھا ہے ...... کہ اس کے گھٹنے پر ناسور ہوا ...... اور جس وقت اس آدمی کو

Scanned with CamScanner

موت آئی کتے کی طرح سسکیاں لے لے کر وہ جہنم رسید ہوا...... یہ اس کو پیغمبر ﷺ کے عصاء توڑنے کی سزا ملی تھی۔

سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کا حامی یا مخالف؟:

اس موقع پر حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وکالت کرتے ہوئے ایک بہت بڑا خطبہ دیا...... لیکن بلوائی باز نہ آئے...... چنانچہ حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ اپنے مکان کے اندر چلے گئے...... ان لوگوں نے گھر کے باہر محاصرہ کر لیا...... حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اندر تشریف لے گئے...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی...... اور بڑی عجیب گفتگو کی۔

بعض لوگ بد معاشی کر کے کہتے ہیں...... کہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کے مخالفوں میں سے تھا...... کوئی صحابی رسول عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کا اس وقت مخالف نہیں تھا...... تمام صحابہ رضی اللہ عنہم عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے حامی تھے...... بلکہ پوری امت مسلمہ میں کلمہ پڑھنے والا کوئی مسلمان ایسا نہیں تھا...... جو عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کا دشمن ہو...... جو منافق و کافر ہو...... جو تبرائی وسبائی ہو...... وہ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا دشمن تھا...... اور کوئی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا دشمن نہیں تھا...... حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اندر تشریف لے گئے...... اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کھل کر کہا...... حضرت مقابلہ کرنے کے لئے اجازت دیجئے...... عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا علی...... ! اگر تو میرا بھائی ہے...... اور مجھے اپنا بھائی سمجھتا ہے۔

تقدس وحفاظت مدینہ:

علی رضی اللہ عنہ ! اگر مجھے تو اپنا امیر اور اپنا خلیفہ اور مجھے سربراہ سمجھتا ہے...... تو میں تجھے حکماً کہتا ہوں...... کہ خاموش ہو کر بیٹھ جاؤ...... میں اپنی جان کی حفاظت کے لئے محمد ﷺ کے مدینہ میں کسی کا خون نہیں بہانا چاہتا...... یہ تقدس مدینہ تھا...... حفاظت مدینہ ہے...... کہ میں اپنی جان کے لئے کسی کا خون نہیں بہانا چاہتا...... مختلف آراء ہیں...... میں تفصیل میں نہیں

Scanned with CamScanner

جانا چاہتا...... مشورہ ہوا ایک صحابی نے کہا اے امیرالمومنین ......! پھر آپ ایسا کریں...... کہ اپنے اوپر پہریدار کھڑا کردیں...... فرمایا پہرہ میری جان کا بیت المال اس کی تنخواہ ادا کرے عثمان ﷜ اس کو بھی برداشت نہیں کرتا۔

عثمان ﷜ سے مدینہ چھوڑنے کا مطالبہ اور ان کی خواہش:

پھر ایک آدمی نے کہا امیرالمومنین......! آپ پھر مدینہ چھوڑ کر مکہ تشریف لے چلیں...... فرمایا جن بدبختوں کو محمد ﷺ کے مدینہ کا لحاظ نہیں وہ اللہ کا گھر حرم کا کیا لحاظ کریں گے ...... حضرت معاویہ ﷜ نے کہا...... حضرت آپ میرے ہاں تشریف لے چلیں فرمایا...... وَاللّٰہِ لَا اَتْرُکُ دَارَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ...... میں نبوت کا پڑوس چھوڑ کر معاویہ ﷜ تیرے شہر میں نہیں جانا چاہتا...... میری زندگی کی آخری حسرت اور خواہش یہ ہے...... کہ رسول اللہ کے شہر میں مجھے موت آئے۔

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

حضرت عثمان ابن عفان ؓ کی عجیب تمنا تھی...... ان بلوائیوں کی بدمعاشی بڑھتی چلی گئی...... اور حضرت عثمان کا صبر اور حوصلہ بڑھتا چلا گیا۔

سیدنا عثمان ﷜ کے گھر کا محاصرہ اور پہرہ:

بڑی لمبی تفصیل ہے...... چالیس دن کا محاصرہ ہوا ایک اور روایت میں آتا ہے پچاس دن کا محاصرہ ہوا...... اور امام اہل سنت حضرت نورالحسن بخاری نے ایک روایت نقل کی ہے...... جس میں یہ ہے...... کہ ساٹھ دن تک محاصرہ رہا...... اتنا بڑا محاصرہ جن میں سترویں یا اٹھارویں دن ان ظالموں نے سیدنا عثمان ابن عفان کے مکان کا جو باہر شاہی

دروازہ تھا...... اس دروازے کو آگ لگادی...... حضرت علی ابن ابی طالب نے اپنے دونوں شہزادوں کو دروازے پر نگران بٹھادیا...... کہ اب اندر اس طرف سے بلوائی نہ جاسکیں...... مختلف صحابہ کرام ﷡ نے اپنے طور پر سیدنا عثمان ﷜ کی حفاظت کے لئے پہرہ دیا...... حضرت طلحہ ﷜ نے اپنے بیٹے کو پہرے پر متعین کیا...... حضرت زبیر ﷜ نے اپنے بیٹے کو متعین کیا...... اور بھی بڑے بڑے صحابہ ﷡ وہاں پر حفاظت کرتے رہے...... یہ شخص مقابلہ کرنے کے لئے تیار تھے...... لیکن ان کو اجازت سیدنا عثمان ابن عفان ﷜ کی طرف سے بلوائیوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کی نہ ملتی تھی...... عثمان ﷜ چونکہ امیر المومنین ﷜ تھے...... اس لئے یہ امیر کی اجازت کے بغیر کوئی کام نہ کرسکے۔

عثمان ﷜ کا باغیوں کو آخری خطبہ:

بالآخر ایک ایسا بھی وقت آیا...... کہ حضرت عثمان ابن عفان ﷜ خود مکان کی چھت پر تشریف لے آئے اور آ کر ان بلوائیوں کو مخاطب کر کے کہا ظالمو...... ! تم مجھ سے کیا چاہتے ہو...... ؟ تمہارا کیا مطالبہ ہے...... ؟ تم مجھے نہیں جانتے کیا میں وہی عثمان ﷜ نہیں جس نے پیغمبر ﷺ کے ہاتھ پر چوتھے نمبر پر کلمہ پڑھا تھا...... تمہیں یاد ہے...... کہ میں وہی عثمان ابن عفان ہوں...... جس کو پیغمبر ﷺ نے اپنی بیٹی رقیہ ؓ دی تھی...... میں وہی عثمان ابن عفان ہوں...... جس کو نبی ﷺ نے کہا تھا...... کہ ابراہیم اور لوط پیغمبر ؑ کے بعد میری امت میں سب سے پہلا جوڑا سیدہ رقیہ اور عثمان ابن عفان ﷜ کا ہے...... جو اللہ کے دین کے لئے ہجرت کر رہے ہیں۔

میں وہی عثمان ابن عفان ﷜ ہوں...... جس نے پیغمبر ﷺ کے اشارے پر مال نبوت کے قدموں پر قربان کر دیا تھا۔

Scanned with CamScanner

میں وہی عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ ہوں ...... جس کو آتے ہوئے دیکھ کر پیغمبر ﷺ اپنی پنڈلی پر کپڑا ڈال لیتے تھے ...... تمہیں یاد نہیں میں وہی عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ ہوں ...... جس عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ پر پیغمبر ﷺ نے فرمایا تھا ...... فرشتے بھی اس سے حیاء کرتے ہیں ...... میں وہی عثمان ہوں جس نے مدینۃ الرسول میں پانی کا کنواں خرید کر دیا تھا۔

او ظالمو ......! جو پانی کا کنواں میں نے لے کر دیا تھا ...... آج مجھ کو اس کنویں سے دو گھونٹ پانی پینے کے لئے نہیں مل رہا ...... اتنا ظلم مجھ پر کس لئے کیا جا رہا ہے؟ تم نہیں جانتے مسجد نبوی کی زمین میں نے خرید کر دی تھی ...... آج اسی پیغمبر ﷺ کی مسجد میں تم مجھے نماز نہیں پڑھنے دیتے ...... تم نہیں جانتے ...... کہ میں بدر و حدیبیہ میں شریک نہیں تھا ...... پیغمبر ﷺ نے مجھے شریک قرار دے کر مجھے اس کا حصہ عطا کیا تھا۔

تمہیں معلوم ہے ......؟ میں نے دو ہجرتیں کی تھیں ...... پیغمبر ﷺ نے ذوالہجرتین مجھے کہا تھا ...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں اپنی فضیلتیں بیان نہیں کر رہا یہ ساری باتیں صرف اس لئے کر رہا ہوں ...... کہ شاید اللہ کا خوف تمہارے دل میں پیدا ہو جائے ...... تاکہ تمہارے ہاتھ میرے قتل میں ملوث نہ ہوں ...... شاید تمہاری نجات ہو جائے ...... میں صرف تمہیں اللہ کے خوف سے ڈرانے کے لئے اتنی باتیں بیان کر رہا ہوں ...... ورنہ میں تو اپنی جان اپنے مالک کے حوالے کر ہی چکا ہوں۔

آخری خطبہ کا اثر:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اتنا عظیم خطبہ دیا ...... شاید وہ خطبہ پہاڑوں کو ہوتا ...... تو پہاڑ ریزہ، ریزہ ہو جاتے ...... لیکن وہ ظالم پہاڑوں سے زیادہ سخت دل تھے ...... وہ ایسے بدبخت تھے جن پر کوئی اثر نہ ہوا ...... سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مرتبہ سیدنا علی

Scanned with CamScanner

ابن طالب پانی کا مشکیزہ بھر کر لے گئے...... کتابوں میں لکھا ہے...... کہ ظالموں نے مشکیزے کو تیر مار کر توڑ دیا...... پانی سارا گر گیا حضرت حیدر کرار ﷺ نے اپنی پگڑی اتار کر زور سے دار خلافت کے اندر پھینکی...... اور اونچی آواز سے کہا امیر المومنین......! یہ میری نشانی آ رہی ہے...... میں آپ کے پاس پانی لے کر آ رہا تھا...... لیکن بدبختوں نے پانی بھی مجھے آپ تک نہیں پہچانے دیا...... اور یہ جملے کہے تھے...... کہا امیر المومنین......! اگر آپ مجھے اجازت دے دیں...... ان سے مقابلہ کرنے کے لئے...... ہم آپ کے ماتحت ہیں...... آپ کے غلام ہیں...... آپ کے نوکر ہیں...... جب آپ اجازت نہیں دیتے تو ہم کیا کریں......؟

جنگ کی اجازت نہ دینے کی وجہ:

یہاں ایک سوال یہ ہے...... کہ اتنے حالات خراب ہو رہے تھے...... عثمان ﷺ پھر بھی جنگ کی اجازت نہیں دیتے...... وجہ کیا تھی......؟ وجہ صرف ایک تھی...... کہ پیغمبر ﷺ سے ایک وعدہ تھا...... جو نبھانا تھا...... دوستی کا تقاضہ یہ ہے...... کہ دوست سے کیئے ہوئے وعدہ کو نبھاؤ...... کیا وعدہ تھا...... حضور ﷺ نے فرمایا عثمان! ایک وقت آئے گا...... اللہ تجھے خلافت کا کرتہ پہنائیں گے...... عثمان ﷺ کو خلافت کس نے دی......؟ (اللہ نے)

اب جو عثمان ﷺ کی خلافت پر تنقید کرے درحقیقت خدا کے انتخاب پر تنقید ہے

حضور ﷺ نے فرمایا عثمان! منافق اس کرتہ کو اتاریں گے...... عثمان جان دے دینا وہ خلافت کا کرتہ نہ اتارنا......! ایک بات اور دوسری بات کہی...... کہ عثمان! میں تجھے جنت کی خوشخبری دیتا ہوں...... لیکن اس شرط پر کہ جب تجھ پر مصیبت آئے صبر کرنا مقابلہ نہ کرنا...... طاقت کے باوجود صبر کرنا۔

● طاقت تھی۔

- حکومت تھی۔
- اقتدار تھا۔

عثمان! صبر کرنا...... ایک حکومت نہ چھوڑنا...... یہی فرق ہے دنیا کی حکومت اور نبوت کی خلافت میں ...... کہ خلیفہ جان دیتا ہے...... حکومت نہیں چھوڑتا...... دنیا کے حکمران حکومت دیتے ہیں جان نہیں دیتے...... سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ حکومت سے دستبردار نہیں ہوئے...... کہ پیغمبر ﷺ کی وصیت تھی...... نبوت سے کیا ہوا وعدہ تھا...... کہ محبوب میں صبر کر کے دکھاؤں گا...... اسماعیل علیہ السلام نے بھی تو اپنے ابا سے وعدہ کیا تھا۔

......سَتَجِدُنِیْ اِنْشَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصَّابِرِیْنَ......

کہ ابا جان مجھے صابرین میں سے پاؤ گے۔

یہی وعدہ عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا...... کہ محبوب ﷺ میں صبر کر کے دکھاؤں گا۔

آخری دنوں میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو زیارت رسول ﷺ:

بات بہت لمبی بڑھ جائے گی...... المختصر سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے آخری دنوں میں دو خواب دیکھے تھے...... جن کا نچوڑ بیان کر دیتا ہوں...... ایک خواب میں حضور ﷺ نے فرمایا عثمان......! دو چیزوں میں سے ایک کو منتخب کر لو...... خواب میں حضور ﷺ نے فرمایا عثمان اگر تو ان بدمعاشوں پر فتح حاصل کرنا چاہتا ہے...... میں اللہ سے دعا کرتا ہوں خدا تجھے غالب کر دے گا...... اور اگر تو میرے پاس آنا چاہتا ہے...... تو پھر شہادت کی تیاری کر لے...... حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے یہ جملے تھے...... کہ حضور اعضاء کمزور ہو چکے ہیں...... بال سفید ہو گئے ہیں...... جسم بوڑھا ہو گیا ہے...... بیاسی سال میری عمر ہو گئی ہے...... سلطنت اتنا وسیع ہو گئی ہے...... کہ جس کا سنبھالنا میرے لئے مشکل ہو گیا ہے......

Scanned with CamScanner

اس لئے میں اب آپ کے پاس آنے کو پسند کرتا ہوں...... جمعۃ المبارک کے دن اٹھارہ ذوالحجہ کو فجر کی نماز کے بعد سیدنا عثمان ﷺ تلاوت کرتے کرتے تھوڑی سی دیر وقفہ کیا آرام کیا...... اس دوران پھر ایک خواب آیا حضور نے فرمایا عثمان روزے کی نیت تو کر لی ہے...... شام کو تیری افطاری کا انتظام ہمارے پاس ہے۔

سیدہ نائلہؓ سے پاجامہ طلب:

حضرت عثمان ﷺ کی آنکھ کھلی تو فوراً فرمایا نائلہؓ! یہ حضرت عثمان ﷺ کی اہلیہ تھیں...... اور ایک بیوی سیدہ اُم البنین تھی یہ بھی سیدنا عثمان ﷺ کی بیوی تھی...... یہ دونوں بیویاں اندر اس وقت موجود تھیں...... عثمان نے فرمایا نائلہؓ! جو میں نے پاجامہ سلایا تھا وہ لے آؤ...... ! پیغمبر ﷺ کی سنت چادر پہننا ہے...... میں نے پوری زندگی وہ چادر پہنی ہے...... آج پاجامہ اس لئے پہن رہا ہوں...... چونکہ میں نے پوری زندگی شرم وحیاء کی زندگی گزاری ہے...... کہیں ایسا نہ ہو کہ شہادت کے وقت یہ لوگ مجھے قتل کریں...... میرا جسم تڑپ رہا ہو...... میرا جسم کھل نہ جائے...... اس لئے میں پاجامہ پہنتا ہوں...... کہ اللہ کے دربار میں بھی عثمان ﷺ باحیاء ہو کر جائے۔

حضرت عثمان ﷺ نے پاجامہ پہنا اور تلاوت کرنا شروع کر دی...... پانچ بدمعاش حضرت عثمان ﷺ کے مکان میں الٹی طرف سے اندر آئے...... یہ پانچ آدمی اندر گھسے تو سیدنا عثمان ﷺ تلاوت کر رہے تھے...... چالیس دن کا پیاسا عثمان ﷺ اللہ کے قرآن کو پڑھ رہا ہے۔

سیدنا عثمان ﷺ کے پہلے قاتل کی زیادتی اور انجام:

ایک آدمی آگے بڑھتا ہے...... اس نے حضرت عثمان ﷺ کو داڑھی سے پکڑ کر

کھینچا...... حضرت عثمان ﷛ نے یوں دیکھا...... تو آنکھوں میں آنسو بھر گئے ...... اور فرمایا ظالم تمہیں شرم نہیں آتی ......؟ تیرا ابا آج ہوتا تو یہ دیکھ کر برداشت نہ کرتا وہ ہاتھ چھوڑ کر باہر نکل گیا...... کتابوں میں لکھا ہے...... کہ اس کا ہاتھ شل ہو گیا تھا۔

دوسرے ظالم کی زیادتی اور انجام:

اور دوسرا ظالم آگے بڑھا...... اس کے ہاتھ میں لوہے کی سلاخ تھی...... دونوں ہاتھوں سے کھینچ کر سلاخ اس نے حضرت عثمان ﷛ کے سر پر ماری...... حضرت عثمان ﷛ کے سر سے خون کا فوارہ نکلا...... قرآن مجید کا نسخہ سامنے رکھا ہوا تھا...... اس قرآن کے نسخے پر خون کے قطرے آپڑے۔

تیسرے قاتل کی زیادتی:

تیسرا بدبخت آگے بڑھا...... اس بدبخت نے آگے بڑھ کر جو قرآن کا نسخہ سیدنا عثمان پڑھ رہے تھے...... اس ملعون نے زور سے قرآن کے نسخے کو پاؤں سے آگے ٹھوکر ماری...... قرآن دور جا پڑا...... حضرت عثمان ﷛ کی چیخ نکل گئی۔

قرآن کے واپس آنے کی وجہ:

سید نور الحسن شاہؒ نے لکھا ہے...... کہ قرآن گیا تو اس کی ٹھوکر سے تھا مگر خود بخود واپس آیا...... اللہ اس میں کیا حکمت ہے......؟ رب بتانا چاہتے تھے...... عثمان! قیامت تک تیری عظمت کو دنیا پر اجاگر کرنا چاہتا ہوں...... قرآن تو واپس لوٹ! عثمان کے خون کو اپنے دامن میں سمیٹ! تاکہ کل قیامت کے دن عثمان کے خون کی شہادت اللہ کے دربار میں خدا کا قرآن پیش کرے......! قرآن واپس آیا اور عثمان ابن عفان کے خون کے قطروں کو اپنے دامن میں محفوظ کیا۔

Scanned with CamScanner

چوتھے قاتل کی زیادتی:

سیدہ نائلہ ؓ چھڑانے کے لئے آگے بڑھی...... چوتھے بدبخت نے تلوار ماری...... تو سیدہ نائلہ ؓ کی انگلیاں کٹ گئیں ...... سیدنا عثمان ؓ نے جب یہ منظر دیکھا...... تو عثمان ؓ کی چیخ نکلی فرمایا خدا تجھے برباد کرے...... اللہ تجھے ذلیل کرے...... ظالم تیرا دشمن میں ہوں...... میری بیوی تو دشمن نہیں...... اس پر تو اتنا ستم نہ کر...... یہ کیا کر رہا ہے؟

پانچویں قاتل بدبخت کی زیادتی:

ایک اور ظالم پچھلی طرف سے آیا...... اس نے حضرت عثمان ؓ کو کھینچ کر زمین پر دے مارا...... حضرت عثمان ؓ نیچے جا پڑے...... اس کے ہاتھ میں دھاری دار خنجر تھا...... اس نے حضرت عثمان ؓ کے سینے پر مارنا شروع کر دیئے...... وہ ظالم سینہ چھلنی کرتا رہا...... عثمان ؓ کی نعش یوں تڑپ رہی تھی...... جیسے مچھلی تڑپتی ہے اور جب دیکھا...... کہ سیدنا عثمان ؓ کو تڑپایا جا رہا ہے...... پھر اس بدبخت نے سیدنا عثمان ؓ کی گردن پر چھری رکھ کر یوں ذبح کیا جیسے بکرے کو ذبح کیا جاتا ہے...... صرف یہاں تک بس نہیں...... تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے...... پھر مکان کا اثاثہ اکٹھا کر کے آگ لگا دی گئی...... گھر میں جتنی چیزیں تھیں ان کو اٹھا کر باہر پھینکا گیا...... ان میں سے ایک شخص نے ہنس کر کہا...... اوئے عثمان کا صرف خون ہی ہم پر حلال نہیں اس کا مال بھی ہمارے لئے حلال ہے...... مال بھی لوٹو......! جان بھی لوٹو۔

سیدہ نائلہ کی جرأت مندی:

ایک بدبخت حضرت نائلہ ؓ کی طرف بڑھنے لگا...... سیدہ نائلہ عورت نے جرأت کے ساتھ یہ کہا خبردار! پاک دامن عثمان ؓ کی بیوی ہوں...... میری طرف بڑھنے کی کوشش نہ کرنا...... خدا تجھے غرق کرے تو ہماری طرف بڑھنا چاہتا ہے...... حضرت نائلہ

Scanned with CamScanner

جلدی سے مکان کی چھت پر چڑھی اور اوپر کھڑے ہو کر ایک جملہ کہا کہ ...... اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ قُتِلَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ...... لوگو! تم تو باہر کھڑے ہو کر پہرہ دے رہے ہو ...... اندر عثمان ؓ شہید ہو چکا ہے!

سیدنا عثمان ؓ کی شہادت کی وجہ سے سیدنا علی ؓ کی کیفیت:

حضرت علی ؓ کے کانوں میں جب یہ جملے پہنچے ...... علی ؓ چیختے ہوئے باہر نکلے ...... چیختے ہوئے آئے شہزادے حضرت حسن ؓ اور حسین ؓ سامنے کھڑے تھے ......

امام اہلسنت حضرت نورالحسن بخاری نے لکھا ہے ...... کہ حضرت علی ؓ نے پوری زندگی اپنے ان بچوں کو کبھی کچھ نہ کہا تھا ...... اس دن علی ؓ جذبات میں اتنے تھے ...... حضرت سیدنا حسن ؓ اور حسین ؓ کو دھکا بھی دیا ...... اور طمانچہ بھی مار کر کہا تمہارا چچا شہید ہو گیا ہے ...... تم کہاں تھے ......؟ جواب دیا ابا جان آپ نے ہمیں دروازے پر بٹھایا تھا ...... ہم اندر تو نہیں گئے تھے ...... دشمن دوسری طرف سے گیا ہے ...... جس نے جا کر حملہ کیا ہے۔

عثمان ؓ کی شہادت کے بعد سلوک سیدہ نائلہ رضی اللہ عنہا کی زبانی:

کتابوں میں لکھا ہے ...... جب سیدنا عثمان ؓ شہید ہو گئے ...... وہ بدمعاش جو اندر کھڑے ہوئے ڈانس کر رہے تھے ...... ان میں سے ایک بدمعاش نے آگے بڑھ کر حضرت عثمان ؓ کی ایک سائیڈ پر درمیان میں زور سے ٹانگ ماری ...... اور اس انداز میں ماری ...... کہ کڑک کر کے عثمان ابن عفان ؓ کی پسلیاں ٹوٹیں۔

نائلہ ؓ کہتی ہیں ...... کہ میری چیخ نکل گئی میں نے کہا مرنے کے بعد دشمن بھی چھوڑ جایا کرتا ہے ...... یہ وہ کمینے ہیں جنہوں نے عثمان ؓ کو مرنے کے بعد بھی معاف نہیں کیا۔

Scanned with CamScanner

تیسرے دن ایک ظالم کا عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر آنا:

تین دن تک امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی نعش بغیر کفن کے پڑی رہی...... تیسرے دن دروازہ کھٹکا...... نائلہؓ کہتی ہیں...... میں نے سمجھا کہ شاید کوئی ہمدرد آ گیا ہو...... میں نے دروازہ کھولا...... نائلہ کہتی ہیں وہ شخص اندر آیا...... اور کہا ابن عفان رضی اللہ عنہ کہاں ہے؟ کیا یہ عثمان رضی اللہ عنہ کی نعش ہے...... اس نے چہرے سے کپڑا ہٹا کر عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے چہرے پر تیسرے دن کھینچ کر زور سے طمانچہ مارا...... بی بی نائیلہ کہتی ہیں...... میں نے کہا خدا تمہیں برباد کرے...... امیر المومنین شہید ہو گئے ہیں...... چوالیس لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم بلند کیا ہے...... آج اس کو کفن دینے والا کوئی آدمی نہیں...... آج اس کو دفن کرنے والا کوئی نہیں...... ظلم کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے...... جس چہرے سے نبی حیاء کرتا تھا تمہیں حیاء نہیں آئی...... آج اس چہرہ پہ طمانچہ مارتے ہو۔

قاتلین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا انجام:

امام ابن سیرینؒ کہتا ہے ...... میں نے ایک شخص کو دیکھا کعبۃ اللہ کا طواف کرتے ہوئے چیخیں مار مار کر کہتا تھا...... اللہ مجھے بخش دے لیکن یقین ہے...... کہ تو نہیں بخشے گا...... امام ابن سیرینؒ کہتے ہیں...... کہ میں نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں کے ڈھیلے نیچے پڑے ہوئے تھے...... دونوں بازو اس کے ٹوٹے ہوئے تھے...... زمین پر سیدھا وہ نہیں چل سکتا تھا...... زمین پر گر گرا کر وہ طواف کرتا تھا...... میں نے پوچھا تو کون بد بخت ہے......؟ اس نے کہا میں وہی بد بخت ہوں...... جس نے عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد تیسرے دن جا کر طمانچہ مارا تھا...... نائلہؓ نے مجھے بددعا دی تھی...... آج دنیا میں میرا یہ حال ہے...... کہ جہنم کی آگ کا انتظار کر رہا ہوں۔

Scanned with CamScanner

عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں...... کہ میں نے ایک شخص کو دریا کے کنارے پر دیکھا...... پانی کے قریب بھی پڑے ہوئے کہتا تھا۔

اَلنَّارُ...... اَلنَّارُ...... اَلنَّارُ...... آگ، آگ، آگ

میں نے کہا...... تجھے کیا ہوگیا ہے......؟ کہا میں وہی بد بخت و کمینہ ہوں...... جس نے نائلہ کی انگلیاں کاٹی تھیں اور مجھے عثمان رضی اللہ عنہ نے بددعا دی تھی...... آج دنیا میں مجھے یہ آگ لگی ہوئی ہے...... میں جہنم کی آگ کا انتظار کر رہا ہوں...... پتہ نہیں کیا بنے گا۔

شہادت کے تیسرے دن اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کا خطبہ:

سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کی تین دن تک نعش پڑی رہی...... تیسرے دن حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے بھی ایک خطبہ دیا...... تفصیل کا وقت نہیں...... ان میں سب سے زیادہ عجیب بات سیدہ اُم حبیبہؓ کی تھی۔ (جو امیر المومنین فاتح شام وقبرص سیدنا معاویہ ابن ابی سفیان کی ہمشیرہ اور رحمت کائنات کی اہلیہ تھیں) وہ اُم حبیبہؓ نکل کر باہر آ گئیں ...... پردے کے ساتھ مسجد نبوی کے دروازے پر کھڑی ہوگئیں...... سیڑھیوں پر چڑھ کر کہا ظالمو......! ظلم کی بھی کوئی حد ہوتی ہے...... آج امیر المومنین کو شہید ہوئے...... تین دن ہوگئے ہیں...... اگر تم عثمان رضی اللہ عنہ کی میت نہیں اٹھانے دیتے...... میں نے اپنے چہرے سے حجاب ہٹا دیا...... محمد ﷺ کی عزت اگر بے پردہ ہو کر باہر آ گئی...... اللہ کا عذاب اگر تم پر نازل ہوا تو قیامت تک تمہیں بچانے والا کوئی نہیں ہوگا...... ظالم پیچھے ہٹ گئے...... صحابہ رضی اللہ عنہم آگے بڑھے...... ان میں سے سترہ یا اٹھارہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق آتا ہے...... کہ رات کے سناٹے میں صرف وہی ایک بات تھی...... کہ امیر المومنین نے روکا ہوا تھا...... کہ مقابلہ نہیں کرنا...... پیغمبر ﷺ نے کہا تھا...... عثمان صبر کرنا مقابلہ نہ کرنا یہ صبر کی اتنی بڑی تلقین کیوں ہے......؟ اس

لئے کہ ...... اَمِتْنِیْ شَہِیْدًا ...... اے اللہ مجھے شہادت کی موت دے ...... اوئے تاریخ میں ایسی شہادت کسی کی نہیں ...... جیسی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی ہے۔

عثمان رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت:

حسین رضی اللہ عنہ تیری عظمتوں کو میں لاکھوں سلام پیش کرتا ہوں ...... تو بڑا عظیم المرتبت شہید ہے ...... لیکن یہ کہہ بغیر نہیں رہا جا سکتا ...... کہ کچھ نہ ہونے کے باوجود بھی کربلا کی طرف چل پڑے تھے ...... اوئے ساری طاقتوں کے ہونے کے باوجود بھی کوئی مقابلہ نہ کیا ...... وہ حسین رضی اللہ عنہ، مدینۃ الرسول سے باہر چلے گئے ...... اس (عثمان رضی اللہ عنہ) نے جان دینا تو برداشت کی محمد ﷺ کے شہر مدینہ کو چھوڑنا برداشت نہ کیا۔

سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کی نعش قبرستان کی طرف:

میرے دوستو علماء نے لکھا ہے ...... کہ سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کی میت تین دن تین راتیں یا دو دن دو راتوں تک بغیر گور و کفن کے پڑی رہی جب اٹھائی گئی ...... تو رات کا وقت تھا ...... سیدہ نائلہ رضی اللہ عنہا نے ہاتھوں میں چراغ اٹھا رکھا تھا ...... اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میت کو اٹھا کر چل رہے تھے ...... علماء نے لکھا ہے ...... کہ جنازہ میں کل شرکاء کی تعداد چار تھی ...... ان میں سے ایک صحابی نے جنازہ پڑھایا ...... جن کا نام حضرت جبیر بن مطعم تھا ...... اور ان کے علاوہ تین صحابہ تھے ...... جنہوں نے آپ کی نماز جنازہ ادا کی ...... انہیں کپڑوں کے ساتھ لے جایا گیا ...... عجیب کیفیت تھی ...... مدینہ کا کنواں خرید کر دیا تھا ...... مگر اس کنویں سے نہ ان کو پینے کے لئے پانی ملا ...... نہ غسل کرنے کے لئے پانی دیا گیا ...... جو شخص لوگوں کو کپڑے پہناتا تھا ...... انہیں خون آلود کپڑوں سے دفن کیا گیا ...... اس کے پہننے کے لئے علیحدہ نیا کفن ظالموں نے نہ ڈالنے دیا۔

Scanned with CamScanner

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا جنازہ مدینۃ الرسول ﷺ کی گلیوں میں:

جس گلی سے گزرتے تھے...... ظالموں نے اس سے پتھر برسانا شروع کر دیئے...... ہر گلی سے پتھر برس رہے تھے...... ایک روایت میں آتا ہے...... اتنے پتھر برسائے گئے...... کہ ان کی وجہ سے چارپائی کا ایک بازو ٹوٹ گیا...... حضرت نائلہؓ نے اپنے سر کا دوپٹہ پھاڑ کر دیا جس سے اسے باندھا گیا۔

قاری حنیف مرحومؒ (ملتانی) نے ایک موقع پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے وجد میں آ کر کہا تھا...... کہ عثمان رضی اللہ عنہ! زندگی بھی رسول اللہ سے وفا کر کے گزاری...... موت کے بعد بھی آج یہ وفا ہے...... کہ مدینہ کی گلیوں میں آج تیری میت پھر رہی ہے...... بقول کسی کے کہ:

عاشق کا جنازہ ہے کہ ذرا جھوم کے نکلے
محبوب کی گلیوں سے ذرا گھوم کے نکلے

آج اس عشق کی سچی داستان کی تکمیل عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کر رہے تھے...... حش کوکب جنت البقیع کا آخری حصہ ہے...... جس کی زمین بھی عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے خرید کر دی تھی...... وہاں پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دفن کیا گیا...... اوئے عثمان رضی اللہ عنہ نے تو تم سے قبر کی زمین بھی نہیں لی...... تم کیا کہتے ہو؟

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خواب میں نبی ﷺ کی زیارت:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے...... کہ وہ کہتے ہیں...... کہ رات کو میں نے خواب میں دیکھا...... کہ حضور ﷺ ایک گھوڑے پر بڑی تیزی سے جا رہے ہیں...... میں نے کہا آقا مدت کے بعد تو زیارت ہوئی ہے...... آپ کی جدائی کے بعد آج

Scanned with CamScanner

آپ کو دیکھ رہا ہوں...... اتنا جلدی کس کی ہے؟

عثمان ﷺ کی تقریب عروسی:

فرمایا آج عثمان ﷺ کی فیاضی وسخاوت کی وجہ سے اللہ اتنے خوش ہوئے ہیں...... کہ جنت میں ایک حور کے ساتھ عثمان ﷺ کا نکاح ہو رہا ہے...... اس کی تقریب عروسی میں محمد ﷺ شرکت کے لئے جا رہا ہوں...... جنت کی حوروں سے جس کا نکاح ہو۔

- جو ذوالنورین۔
- ذوالہجرتیں۔
- ذوالبشارتین۔
- ذوالکمالین۔
- ذوالبیعتین ہو۔

جس کو یہ ساری عظمتیں اور سعادتیں نصیب ہوں...... اس کا مقابلہ کون کرسکتا ہے۔

روضۃ الرسول ﷺ کا سایہ:

جن لوگوں کو اللہ نے مدینہ دکھایا ہے...... وہ دیکھ کر آئے ہیں...... شام کو جب سورج ڈھلتا ہے...... مغرب کی طرف تو حضور کے روضۃ اطہر گنبد خضریٰ کا جو سایہ ہے سیدھا وہ سایہ عثمان ابن عفان ﷺ کی قبر پر جاتا ہے...... یہ عجیب کیفیت ہے...... کہ زندگی بھی نبوت کے ساتھ ہے...... موت بھی نبوت کے ساتھ ہے۔

لوگ کہتے ہیں...... کہ اپنے سائے میں جگہ دے دے...... اس سے بڑی سعادت عثمان ﷺ کی کیا ہوگی...... کہ قیامت تک رسول اللہ نے سلایا بھی اپنے ساتھ۔

Scanned with CamScanner

ہے......اَحْیِنِیْ سَعِیْداً وَّاَمِتْنِیْ شَهِیْداً

زندگی سعادت کی ہے......موت شہادت کی ہے...... اللہ سیدنا عثمان کے درجات میں اوراضافہ فرمائے...... اللہ ان کی عظمتوں کواوردوبالا فرمائے...... اللہ سیرت عثمان رضی اللہ عنہ پرہم سب کوعمل کرنے کی توفیق عطافرمائے۔

وَآخِرُدَعْوَانَاأَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

Scanned with CamScanner

فضائل ومناقب حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا عَلٰی سَآئِرِ الْاُمَمِ...... ○ بِرِسَالَۃِ مَنِ اخْتَصَّہٗ مِنْ بَیْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَجَوَاهِرِ الْحِکَمِ ......وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ...... مَا نَطَقَ اللِّسَانُ بِمَدْحِہٖ وَنَسَخَ الْقَلَمُ ...... اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ......○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ...... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ الَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضْوَانًا سِیْمَا ھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ......قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ...... یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ہَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ(۱) او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام...... اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ......(۲)صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ○ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

تمہید:

قابل اعزاز وتکریم

واجب الاحترام بزرگو

دوستو اور بھائیو

---

(۱) صحیح البخاری ص۵۲۶ ج۱، صحیح المسلم ص۲۷۸ ج۲، مشکوٰۃ ص۵۵۳ ج۲، کنز العمال ص۴۶ ج۱۲، ترمذی ص۲۱۳ ج۲

(۲) جامع ترمذی ص۲۱۳ ج۲، مشکوٰۃ ص۵۶۴ ج۲، کنز العمال ص۶۷ ج۱۲

Scanned with CamScanner

رجب المرجب کے مہینے کی آج آٹھ تاریخ ہے...... اسلامی مہینوں میں یہ مہینہ ایک بہت بڑی اہمیت اور تاریخ کا حامل ہے۔

رجب المرجب میں نمودار ہونے والے واقعات:

اس مہینہ میں جناب سرور کائنات رسول اللہ ﷺ کو معراج کرایا گیا...... اس مہینہ میں اللہ کی طرف سے اس اُمت کو پانچ نمازوں کا عطیہ ملا...... اس مہینہ کی اہم ترین خصوصیات میں سے ایک اہم واقعہ جناب سیدنا امیر معاویہ ؓ کا وصال انتقال پر ملال ہے......
اور پھر یہی وہ مہینہ ہے...... جس مہینہ میں جناب سیدنا علی المرتضیٰ حیدر کرار ؓ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

علامہ ندیم کا مزاج:

میرا چونکہ یہ مزاج ہے...... کہ ہر مہینے اور ہر جمعہ پر موقع اور مناسبت کے لحاظ سے گفتگو کرتا ہوں...... تو آج کے جمعہ پر اور آئندہ جمعہ پر رجب المرجب کے موقع اور مناسبت کے لحاظ سے جناب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ؓ کے فضائل و مناقب بیان ہونگے۔

سیرت علی ؓ کے مختلف پہلو:

سیدنا علی ابن ابی طالب ؓ کی سیرت کے جو دو حصے میں بیان کرنا چاہتا ہوں...... ان میں سے ایک حصہ حضرت علی ؓ کی وہ حیثیت جو خدا کی نگاہ میں ہے...... جو رسول خدا ﷺ کی نگاہ میں ہے...... جو اصحاب رسول ﷺ کی نظر میں سیدنا علی ابن ابی طالب ؓ کا مقام ہے...... جو ازواج رسول ﷺ کی نظر میں علی ابن ابی طالب ؓ کا مقام ہے...... جو اہل بیت اور خاندان نبوت کی نظر میں حیدر کرار ؓ کا مقام ہے...... جو اہل سنت و الجماعت کے اکابر اور مشائخ کی نظر میں...... سیدنا حیدر کرار ؓ کا مقام ہے...... ان تمام عنوانات کو سمیٹ کر مختصر لفظوں میں بتاتا ہوں...... کہ علی ؓ اہل سنت کی نظر میں کتنے عظیم

Scanned with CamScanner

ہیں......؟ سنی حیدر کرار رضی اللہ عنہ کو کس مقام کا کس مرتبے کا عظیم المرتبت انسان مانتے ہیں......؟ اور آئندہ آنے والے جمعہ کے خطبہ میں۔ جس موضوع پر گفتگو کروں گا...... وہ پیغمبر ﷺ کی ایک حدیث کا ایک حصہ ہے...... حضور ﷺ نے فرمایا...... اَقْضَاهُمْ عَلِیٌّ ......(۱) میری پوری جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم میں علی رضی اللہ عنہ ہی وہ واحد آدمی ہے...... جسے اللہ نے قضاء اور فیصلے کی سب سے بڑی طاقت عطا فرمائی...... تو حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے کس کس دور میں کیا کیا فیصلے کئے...... یہ ایک مستقل عنوان ہے۔ جس پر انشاء اللہ میں آگے گفتگو کروں گا جو کہ شائع شدہ ہے۔ جس کو قارئین خطبات ندیم مرتب مولانا شبیر حیدر جلد پنجم میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور پیغمبر ﷺ کے درمیان تعلقات:

آج سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی سیرت کا مختصر باب آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں...... ان میں سب سے پہلی بات سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور جناب نبی کریم ﷺ کے درمیان جو قرابت اور تعلق ہے...... تقریباً کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اس حقیقت اور تعلق سے واقفیت نہ رکھتا ہو...... حضور ﷺ اور علی رضی اللہ عنہ دونوں چچازاد بھائی ہیں......(۲) جناب نبی ﷺ کے جو سب سے زیادہ ماں اور باپ دونوں کی طرف سے سگے چچے تھے...... یا سگے بھائی تھے وہ تین شخص تھے...... حضرت عبداللہ جو حضور اکرم ﷺ کے والد ماجد تھے...... اور دوسرے ابو طالب جو جناب سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے والد تھے...... اور ایک اور بزرگ تھے جو ان دونوں سے بڑے تھے...... جن کا نام حضرت زبیر ابن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھا۔

تاریخ کی یہ ستم ظریفی ہے...... کہ ان دو شخصیات حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ تو کیا جاتا ہے...... سیدنا زبیر ابن عبدالمطلب کا تذکرہ نہیں ہوتا۔

---

(۱) مشکوٰۃ ص ۵۵۶ ج ۲، مسند ابی یعلی الموصلی ص ۱۶۲ ج ۵ بیروت

(۲) صحابہ کرام انسائیکلوپیڈیا ص ۱۹۴

Scanned with CamScanner

اس کے علاوہ بقیہ جتنے رسول اکرم ﷺ کے چچا تھے......جو تاریخ کی کتابوں میں ملتے ہیں......وہ باپ کی طرف سے تو تھے......یعنی عبدالمطلب کی اولاد تو تھی......لیکن ماں کی طرف سے وہ رسول اکرم ﷺ کے سگے بھائی نہیں تھے......تو گویا سگے چچا زاد بھائی وہ جناب سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب ﷺ وہ حضور اکرم ﷺ اور پھر حضور اکرم ﷺ کے ساتھ یہ بھی ایک خاندانی طور پر ایک عجیب تعلق تھا...... کہ حضور ﷺ کے جد امجد جناب عبدالمطلب ﷺ کے وصال انتقال کے بعد جب کعبۃ اللہ کی مجاوری جناب زبیر ابن عبدالمطلب ﷺ کے سپرد کی گئی اور باہر کے کام کاج ابو طالب کے سپرد کیے گئے......تو ابو طالب نے نبی ﷺ کی زندگی میں ایک بہت بڑا سہارا بھی بن کر دکھایا۔

حضور ﷺ کے چچا کثیر العیال قلیل المال اور کاروبار:

لیکن ان تمام واقعات کے باوجود تاریخ یہ بتاتی ہے...... کہ حضور ﷺ کا یہ چچا ابو طالب معذور چچا تھا......لنگڑا چچا تھا......اور پھر اس میں ایک یہ بات بھی تھی......کہ وہ بیچارہ کثیر العیال قلیل المال......یعنی اس کا خاندان زیادہ تھا......اولاد زیادہ تھی......مال بالکل کم تھا......اس لئے کہ وہ معذور تھا......کوئی کام نہیں کر سکتے تھے......حتیٰ کہ انہوں نے ایک عطر کی دکان کھولی ہوئی تھی جس پر گزارا ہوتا تھا۔(۱)

سیدنا علی ﷺ کی پرورش:

اپنی اولاد بھی انہوں نے تقسیم کی......جناب سیدنا علی ابن ابی طالب ﷺ حضور اکرم ﷺ کی تربیت میں رہے......حضور اکرم ﷺ نے ان کی تربیت کی......حضور اکرم ﷺ نے ان کو پالا......حضور اکرم ﷺ نے ان کو پیار کیا......

---

(۱) اسد الغابہ مترجم ص۵۱۷ ج۵

حضور ﷺ ہی کی شفقت میں رہ کر انہوں نے کلمہ پڑھا...... اور یہ بھی تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں بڑی وضاحت سے اس کی تفصیل ملتی ہے...... کہ عبد مناف جو حضرت علیؓ کے والد تھے...... جن کو لوگ ابی طالب کے نام سے پکارتے ہیں......(۱) یہ طالب حضرت علیؓ کے ایک بڑے بھائی کا نام ہے......(۲) تو یہ عبد مناف ابی طالب حضرت علیؓ کو حضور ﷺ کے سپرد کر چکا تھا...... حضور اکرم ﷺ حیدر کرارؓ کی خود ہی نگرانی فرمایا کرتے تھے......اور حیدر کرار کی ولادت باسعادت جب ہوئی عام طور پر یہ سنا ہوگا...... کہ حضرت علی کی ولادت کعبۃ اللہ میں ہوئی اس میں کوئی شک نہیں...... کہ حضرت علیؓ کی ولادت کعبۃ اللہ میں ہوئی اس میں حضرت علیؓ کا ایک تشخص ہے......ایک انفرادیت ہے......ایک ایسی خصوصیت ہے...... جس خصوصیت میں عرب کے دو یا تین افراد کے سوا حضرت علیؓ کے ساتھ اس میں ہم پلہ کوئی نہیں ...... فاطمہ بنت اسد جو حضرت حیدر کرارؓ کی والدہ محترمہ تھیں ان کا نام فاطمہ تھا۔

اسم فاطمہ میں عجیب اتفاق:

یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے...... کہ حضرت علیؓ کی والدہ کا نام بھی فاطمہ ہے......
حضرت علی کی بیوی کا نام بھی سیدۃ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا ہے...... حضرت عمر ابن خطابؓ کی ہمشیرہ کا نام بھی فاطمہ بنت خطاب ہے...... یہ نام بھی بہت بڑا عجیب ہے...... یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادیوں میں سے اپنی لاڈلی اور پیاری ننھی بچی کا نام

---

(۱) ابو طالب کا اصل نام عبد مناف ہے بعض نے عمران بھی لکھا ہے یہ آپ کے سگے چچا تھے ابو طالب پینتیس سال حضور سے بڑے تھے الانساب الاشراف، سیرت حلبیہ، تاریخ الخمیس، اصابہ، سیرت ابن ہشام، صحابہ کرام انسائیکلوپیڈیا ص ۱۹٤

(۲) حضرت علیؓ کے تین بھائی تھے طالب سب سے بڑے تھے، دوسرے کا نام عقیل اور تیسرے کا نام جعفر ہے

Scanned with CamScanner

فاطمۃ الزہراءؓ رکھا تھا۔(۱)

سیدنا علی ؓ کی ولادت کی کہانی امی فاطمہ بنت اسد کی زبانی:

فاطمہ بنت اسد کہتی ہیں...... کہ میں بتوں کی عبادت کرنے کے لئے جب کعبۃ اللہ میں گئی...... اپنے اس رواج کے مطابق جو دور جاہلیت میں ایک رواج تھا...... میں جونہی کعبۃ اللہ میں پہنچی خیال آیا...... کہ میں ان کے سامنے سر جھکاؤں اور عبادت کروں...... عبادت میں مصروف ہوگئی...... اچانک مجھے دردِ زہ، ولادت والی تکلیف شروع ہوگئی...... میں پریشان ہوئی...... کہ اتنا مجمع میں اس اجتماع سے گزر کر جو لوگ اس وقت کعبۃ اللہ میں عبادت کر رہے ہیں...... اور پھر حرم سے باہر میرے لئے جانا انتہائی مشکل نظر آتا تھا...... میں جلدی سے اٹھی اچانک میں نے دیکھا کعبہ کا دروازہ میرے سامنے کھلا ہوا تھا...... میں اندر چلی گئی جونہی میں اندر گئی تو کعبہ کا دروازہ بند ہوگیا اندر ہی اس بچے حیدر کرار ؓ کی ولادت باسعادت ہوئی......(۲)

آپ کی والدہ محترمہ کہتی ہیں...... پھر اس کے بعد میں اس بچہ کو لے کر باہر آئی اس لئے کہ شرعی نکتہ نگاہ سے دور جاہلیت میں بھی وہ لوگ لحاظ کرتے تھے...... کہ اولاد کی ولادت کے بعد جو عورت کے ایام ماہواری ہیں...... ان میں عورت کا کعبۃ اللہ میں جانا

---

(۱) سیرت الصحابہ ص۲۴۹ ج۵، والدہ کی طرف سے نسب یہ ہے فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف یہ بعد میں مسلمان بھی ہوئیں اور ہجرت کا شرف بھی انہیں حاصل ہے سن ۴ ہجری میں وفات پائی حضور ﷺ نے کفن میں اپنی قمیص مبارک شامل فرمائی (البدایہ والنہایہ، اسد الغابہ، اصابہ، صحابہ کرام انسائیکلو پیڈیا) ان کا تذکرہ اور ان کے بارے میں رسول اللہ کی دعاء کنز العمال میں بھی ہے ص۶۷ ج۱۲

(۲) وکان مولدہ فی الکعبۃ مروج الذھب ص۳۵۸ ج۲، المحبر لابی جعفر بغدادی ص۱۷۶، حضرت علیؓ کی ولادت کے متعلق مختلف اقوال منقول ہیں دیکھیے الاصابہ لابن حجر ص۲۵۲ ج۴، تاریخ الخمیس ص۱۶۴ ج۱، تاریخ خلیفہ بن خیاط ص۱۸۲ ج۱، سیرت حلبیہ ص۱۶۵ ج۱، سیر اعلام النبلاء للذھبی ص۳۱ ج۳

Scanned with CamScanner

عیب تصور کیا جاتا تھا وہ اسے ممنوع تصور کرتے تھے...... اس لئے اندر جانا میں نے مناسب نہ سمجھا میں بچے کو اٹھا کر باہر لے آئی...... میرے شوہر نے مجھ سے پوچھا...... کہ اس بچے کا نام کیا تجویز کریں......؟

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے نام کی تجویز اور حیدر رضی اللہ عنہ کہنے کی وجہ:

بی بی کہتی ہے میرے دل میں یہ خیال آیا...... کہ میرا باپ جس کا نام اسد تھا اسد کے معنی بھی شیر کے ہیں...... اور اسی اسد کا ایک دوسرا نام حیدر بھی تھا...... یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نانا کا نام حیدر تھا۔

فاطمہ کہتی ہیں...... کہ مجھے وہ نام باپ والا پسند تھا...... تو لوگوں میں رواج ہوتا ہے...... کہ باپ دادوں کے نام پر اپنی اولاد کے نام رکھتے ہیں...... تو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا نام حیدر رضی اللہ عنہ رکھا گیا حیدر رضی اللہ عنہ کا معنی شیر...... حیدر کا معنی حملہ کرنے والا...... حیدر رضی اللہ عنہ کا معنی وہ جو اپنے دشمن پر غالب آنے والا ہو...... اور حیدر عرب کی زبان میں جنگجو آدمی کو کہا جاتا تھا...... جو سب سے زیادہ لڑاکا ہو...... جو سب سے زیادہ میدان میں کود پڑنے والا ہو...... یہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا نام ماں باپ نے اپنی اس فطرت کے مطابق رکھا تھا...... کہ بچہ میں جرأت پیدا ہو جائے...... بچے میں طاقت پیدا ہو اور جس نام سے بچہ کو منسوب کیا جاتا ہے...... جس نام سے بچہ کو پکارا جاتا ہے...... اسی وقت سے بچے میں وہ کیفیات پانا شروع ہو جاتی ہیں...... اس لئے یہ نام رکھا گیا مگر جس وقت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی عمر چار یا پانچ سال کی تھی...... تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیدر کرار کو اپنی کفالت میں لے لیا۔(۱)

---

(۱) البدایہ والنہایہ ، سیرت ابن ھشام ص ۲۳۶ ج ۲ بیروت ، انسائیکلوپیڈیا ص ۱۹۵

Scanned with CamScanner

اسلام قبول کرتے وقت عمر رضی اللہ عنہ میں اختلاف:

اور جب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کلمہ پڑھا...... اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر تقریباً نو سال تھی...... ایک روایت کے مطابق دس سال تھی...... ایک اور روایت جس کو صاحب مشکوٰۃ نے نقل کیا ہے...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر کلمہ پڑھتے وقت سات سال تھی...... اور سب سے آخری روایت جس کے بعد کوئی روایت نہیں ملتی سیدنا حیدر کرار نے جس وقت کلمہ پڑھا تو اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر بارہ سال تھی...... سات سے بارہ سال کے درمیان جو کم سنی کی عمر ہے چھوٹی عمر ہے بچپن کی عمر ہے۔(۱)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنے کے واقعات:

اسلام لانے کے بعد واقعات جو مختلف کتابوں میں درج ہیں...... کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ کو دعوت دی...... حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ابھی بچے تھے...... بچوں والا ذہن تھا اپنے دل میں خیال آیا...... کہا آقا ﷺ آپ نے جو کچھ مجھے سمجھایا مجھے بات سمجھ آ گئی ہے...... لیکن میں کبھی یہ بھی سوچتا ہوں...... کہ کہیں میرے ابو نہ مخالفت کرنا شروع کر دیں کیا خیال ہے میں ان سے مشورہ نہ کرلوں؟ اور اسے حیاۃ الصحابہ میں نقل کیا ہے...... کہ حضور ﷺ نے جناب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو (مشورہ کرنے سے) روکا کہ باپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ نہ کرنا اس لئے کہ اسلام کی دعوت کا کھلے عام اعلان نہیں ہوا...... جناب سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی بڑی اہلیہ وہ عظیم بیوی جس نے جناب حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی تربیت کی تھی...... سلجھا کر پیار سے سمجھا کر حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ کو دوسرے دن صبح کو کلمہ پڑھایا...... حضرت علی رضی اللہ عنہ بچوں میں سے سب سے پہلا

---

(۱) سیر الصحابہ ص۲۵۰ ج۱، سیرت ابن ھشام ص۲۳۵ ج۱ بیروت

Scanned with CamScanner

کم سن بچہ پہلا وہ نوعمر بچہ پہلا چھوٹا بچہ جس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا...... یہ حیدر کرار ؓ کو اعزاز ملا...... سیدہ خدیجہ الکبریٰؓ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، رحمۃ اللعالمین کی تبلیغ سے اسلام قبول کیا...... سیدنا حیدر کرار ؓ کے اسلام قبول کرنے کے بعد حضور اکرم ﷺ اور بی بی خدیجہ الکبریٰؓ کی تربیت کی وجہ سے حضرت علی ؓ گھر میں رہتے تھے...... عبادت کا انداز دیکھتے تھے...... نماز پڑھنے کا طریقہ دیکھتے تھے۔

عبادت کے انداز کو دیکھ کر ابو طالب کی حیرت:

اور خود حضرت علی ؓ فرمایا کرتے تھے...... کہ ایک مرتبہ میں اور میرے آقا محمد رسول اللہ ﷺ نخل بطنہ میں ایک جگہ پر ہم عبادت کر رہے تھے...... ہم دونوں نماز پڑھ رہے تھے...... میرے والد ابو طالب کا وہاں سے گزر ہوا...... اس نے دیکھ کر کہا محمد و علی ! یہ تم کیا کام کر رہے ہو......؟ کبھی قیام کرتے ہو...... کبھی رکوع کرتے ہو...... کبھی سر سجدے میں رکھتے ہو...... یہ کیا تمہارا انداز ہے......؟ حضور ﷺ نے بتایا یہ ہماری عبادت کا ایک طرز ہے...... ہم اس انداز میں عبادت کرتے ہیں...... ابو طالب نے کہا محمد ! طریقہ تو بہت اچھا ہے...... لیکن میں عرب کا سردار ہوں...... یہ بات میرے لئے سب سے بڑی عار کی بات ہے...... کہ میرا سر نیچے ہو میری سرین اوپر ہو......(۱) لوگ مجھے دیکھ کر کیا کہیں گے......؟ مجھے ایسی عبادت کا طریقہ پسند نہیں...... چنانچہ اس شخص نے تمام ہمدردیوں کے باوجود اسلام قبول نہ کیا...... کلمہ کی سعادت سے بہرا ور نہ ہوا...... ایمان نہ لے آسکا۔

اسلام قبول کرنے کا دوسرا واقعہ:

اور ایک روایت میں آتا ہے...... جب نبی ﷺ نے وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ......

---

(۱) سیرت ابن ہشام ص ۲۳۷ ج ۱ بیروت

Scanned with CamScanner

کی آیت کے تحت قبیلے اور پوری قوم کے لوگوں کو جمع کر کے دعوت دینا شروع کی تو اس وقت حضور ﷺ نے فرمایا مکہ والے! کون ہے جو آج میرا ساتھ دینے کا اعلان کرتا ہے...... اس وقت حضور ﷺ نے اپنی برادری کے لوگوں کو بلایا تھا۔

بنو تیم کا آدمی نہیں بلایا

بنو عدی کا آدمی نہیں بلایا

بنو امیہ کا آدمی نہیں بلایا

صرف قریشی اور ہاشمی وہاں پر موجود تھے...... ان تمام لوگوں میں تنہا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے...... یہ تنہا ننھا بچہ تھا...... یہ تنہا نوعمر تھا جو کھڑا ہو گیا...... سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں ہے...... ہلکی اور پتلی سی ٹانگیں تھیں...... ہلکا سا جسم تھا...... تنہا سا وجود تھا...... چھوٹا سا قد تھا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے پیغمبر ﷺ کی حوصلہ افزائی:

حیدرؓ نے کھڑے ہو کر کہا اے میرے بھائی محمد ﷺ! گھبرائیے نہ قریشی تیرے سارے مخالف ہو جائیں یہ تنہا علی تیرے نام پر، یہ تنہا علی تیرے اسلام پر، یہ تنہا علی تیرے پیغام پر، اپنی جان کو پیش کرنا اپنے لئے عبادت اور سعادت تصور کرتا ہے......(۱)

حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے...... کہ میرے خاندان میں پہلا علی رضی اللہ عنہ ہے (خاندان میں) ویسے تو پوری اُمت میں پہلا ابو بکر رضی اللہ عنہ تھا...... میرے خاندان میں پہلا علی رضی اللہ عنہ ہے...... جس نے میرے لئے اتنی بڑی قربانی کا جذبہ پیش کیا...... نہ کر سکنے کے باوجود بھی یہ بات کہہ دی...... کہ میں آپ کے ساتھ ہوں...... آج کوئی کسی کے سامنے اتنی بات کہنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

---

(۱) تاریخ طبری ص ۱۲۷۲، کنز العمال ص ۵۸ ج ۱۲

Scanned with CamScanner

سیدنا علیؓ کے نام کی تبدیلی اور حکمت:

اور پھر آپ جانتے ہیں...... کہ حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کا نام تبدیل کیا...... حیدر نام تھا حیدر کرار صفت رہی...... لیکن حضور نے نام بدلا...... حضور ﷺ نے فرمایا اپنا نام علی رکھو...... علی کا لفظ علو سے ہے...... اس کا معنی ہے اونچائی والا...... بلندی والا...... اونچے مقام والا...... کیونکہ کل کو کوئی علیؓ کو دیکھ کر مذاق کے انداز میں یہ نہ کہے کہ علیؓ تو چھوٹے قد کا ہے...... نہیں نہیں...... بلکہ تو تو علیؓ ہے...... بہت اونچے مقام والا ہے۔

- قد چھوٹا ہے...... مقام بہت بڑا ہے۔
- قد چھوٹا ہے...... مرتبہ بہت اونچا ہے،
- قد چھوٹا ہے...... عظمت بہت بڑی ہے،

اس لئے...... کہ علیؓ ہے اونچے مقام والا...... اونچے مرتبے والا اور پھر یہ حضرت علیؓ کی حیدر کرار صفت برقرار رہ گئی۔ اور آپ ایک اور صفت بھی حضرت علیؓ کی جانتے ہیں...... کہ حضرت علیؓ کے متعلق کہا جاتا ہے علی المرتضیٰؓ۔

سیدنا علیؓ کی ساری زندگی لفظ مرتضیٰ میں:

اور پھر آپ کبھی اس لفظ مرتضیٰ پر غور کریں...... تو علیؓ کی زندگی بھی اس مرتضیٰ میں ہے...... آج میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں...... کہ اہل سنت کے نزدیک علیؓ کا کیا مقام ہے؟ علی المرتضیٰؓ اور مرتضیٰ کا عربی زبان میں معنی ہے پسندیدہ، چنا ہوا، اپنی رضا جس کے سپرد کی جائے...... جس پر رضا کا اعلان کیا جائے...... اس کو کہا جاتا ہے مرتضیٰ...... حضور ﷺ بتانا چاہتے ہیں...... کہ علی المرتضیٰؓ اس کا کیا مطلب؟ چونکہ یہ چنا ہوا ہے۔

- پوری قوم قریش میں المرتضیٰ پہلا ہے...... جسے بچپن میں چنا گیا ہے۔
- پوری قوم قریش میں المرتضیٰ پہلا ہے...... جس نے پیغمبر کو چنا ہے۔

- پوری قوم قریش میں پہلا ہے...... علی ابن ابی طالبؓ جس نے کم سنی میں کھڑے ہو کر حضور ﷺ سے محبت کا اعلان کیا تھا۔
- پوری قوم قریش میں پہلا ہے...... علی ابن ابی طالبؓ جو پیغمبر ﷺ کے ساتھ شعب ابی طالب میں ساتھ ہے۔
- پوری قوم قریش میں پہلا ہے...... علی ابن ابی طالبؓ جس نے باپ کو چھوڑ کر پیغمبر ﷺ کا ساتھ دینا قبول کیا ہے...... یہ وہ عظمت ہے المرتضیٰ جسے چنا گیا ہے بہت سارے مقامات ایسے تھے...... کہ ہر موڑ پر پیغمبر ﷺ نے علیؓ کا انتخاب کیا ہے اللہ نے چنا کہ علی بچوں میں سب سے پہلے چنا گیا...... پیغمبر ﷺ نے چنا کہ رحمۃ اللعالمین ﷺ نے اپنے خاندان میں اس کا انتخاب کر دیا...... ابھی بچے تھے اسلام کا کھلے عام اعلان نہیں ہوا...... نبی ﷺ کی گود کے لئے علیؓ چنا گیا...... کہ محمد کی گود میں اس نے تربیت حاصل کرنی ہے...... گودیں بھی بڑی عجیب ہوا کرتی ہیں۔

کم سنی کی عمر میں سیدنا علیؓ کی خدمات:

ایک علیؓ ہے جو نبی ﷺ کی گود میں پلتا ہے...... ایک صدیقؓ ہے جو ہجرت کی رات نبی ﷺ کو اپنی گود میں لئے بیٹھا ہے...... ہر ایک کا اپنا اپنا مقام ہے...... یہ کچھ اور انداز کی سعادت ہے...... توجہ کرنا وہ انداز خدمت ہے...... یہ انداز شفقت ہے...... حیدر رحمۃ اللعالمین ﷺ کی گود میں شفیقانہ اسلوب میں پل رہے ہیں؛...... پھر حضور اکرم ﷺ پر جو مصائب اور مشکلات مکی زندگی میں آئے حضرت علیؓ تمام مشکلات میں ساتھ ساتھ تھے...... باوجود اس کے کہ حضرت علیؓ بچے تھے۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کی کہانی سیدنا علیؓ کی زبانی:

میں نے یہ واقعہ گزشتہ جمعہ پر بھی سنایا تھا...... کہ علیؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے دیکھ کر

Scanned with CamScanner

برداشت نہ ہو سکا...... کہ حضور ﷺ کو تکلیف دی جا رہی ہے...... محبوب ﷺ کو مارا جا رہا ہے...... میں آگے بڑھا آگے بڑھ کر مقابلہ کرنا چاہا...... لیکن کم سن بچہ تھا...... اچانک ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو میں نے آتے ہوئے دیکھا اور میں نے کہا بھائی ابوبکر جلدی آ...... ظالم محمد رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچاتے ہیں...... علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صدیق رضی اللہ عنہ دوڑ کر آئے...... اور آ کر ایک ایک کافر و ظالم کو دھکا دے کر ہٹاتے تھے...... اور کہتے تھے......

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلاً اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ...... (۱)

ظالمو! اسے تم مارنا چاہتے ہو جو کہتا ہے خدا ایک ہے...... یہ واقعہ حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وساطت سے جو علوم امت تک پہنچے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اللہ نے بڑے کاموں کے لئے چنا تھا...... پوری اُمت میں علم فقہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی وساطت سے ملا ہے۔

پوری اُمت میں علم تصوف کی بنیاد حیدر کرار رضی اللہ عنہ سے ہے۔

پوری امت میں علم قضاء حکمت و فیصلے حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے کیے ہیں۔

پوری اُمت میں علم ریاضی حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی وساطت سے ملا ہے۔

توجہ کرنا یہ ایک علیحدہ عنوان ہے...... کہ کون کون سے علوم حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی وساطت سے ملے ہیں...... جس کو میں آئندہ جمعہ بیان کروں گا۔

ہجرت کے لئے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا انتخاب:

آج صرف یہ بتانا چاہتا ہوں...... کہ علی رضی اللہ عنہ کو کس کس جگہ پر کیسے کیسے چنا گیا......؟

---

(۱) صحیح البخاری کتاب التفسیر، سیرت مصطفیٰ ص ۲۰۴ ج ۱

Scanned with CamScanner

اللہ نے بھی انتخاب کیا...... رسول اللہ ﷺ نے بھی انتخاب کیا...... اصحاب رسول ﷺ نے بھی انتخاب کیا...... حیدر ؓ کو چنا جاتا ہے المرتضیٰ پسندیدہ علیؓ۔ وہ علی ؓ جسے پسند کیا جائے...... سینوں کا پسندیدہ علیؓ...... عظمتوں کا پسندیدہ علیؓ...... ہجرت کا موقع آتا ہے...... تو تب بھی علی کا انتخاب ہوتا ہے (بستر پر لٹانے کے لئے) دو انتخاب اپنے مقام پر ہوئے صدیق ؓ کو ساتھ لے جانے کے لئے اور علی کو بستر پر سلانے کے لئے انتخاب کیا گیا۔ (۱)

ہجرت کی رات امانتوں کی سپردگی اور سیدنا علیؓ کو نصیحت:

اور امانتیں سپرد کی گئیں کہ علی! یہ تمام امانتیں تیرے سپرد ہیں...... جب تک یہ امانتیں تو واپس نہ کرے اس وقت تک نہ آنا...... اور پھر آقا ﷺ نے ایک عجیب بات کہی...... فرمایا اے علی! میں تیری انتظار کروں گا...... حضرت علی ؓ نے کہا آقا کہاں......؟ آقا نے فرمایا قباء کے مقام پر آپ علماء سے پوچھئے...... کہ کئی دن تک حضور ﷺ نے قباء کے مقام پر قیام فرمایا...... صرف اس لئے یہ قیام تھا...... کہ میں علی سے وعدہ کر کے آیا ہوں...... جب تک علی نہیں پہنچتا اس وقت تک محمد مدینہ جانے کے لئے تیار نہیں ہوتا...... مدینہ کے لوگ رحمۃ اللعالمین کو ملنے کے لئے تو مقام قباء پر آتے ہیں...... مگر حضور ﷺ مدینہ کی طرف نہیں جاتے...... اور حضرت علی ؓ کہتے ہیں...... کہ جب میں امانتیں واپس کر چکا...... تو میں نے سفر کرنا شروع کیا...... دن رات کا سفر کیا...... جب میں رحمۃ اللعالمین ﷺ کے پاس پہنچا...... تو اس وقت نوعمری کا عالم تھا اس وقت اور پھر کیفیت یہ تھی...... کہ مشکل سے اٹھارہ یا انیس سال کی عمر تھی...... جسم بھی بڑا نازک تھا پھر اس چلنے کی وجہ سے حضرت حیدر ؓ خود فرماتے ہیں۔

---

(۱) سیرت مصطفیٰ ص ۱۶۰ ج ۱

Scanned with CamScanner

میرے پاؤں میں چھالے پڑ گئے۔(۱)

رحمت کائنات ﷺ اور سیدنا علیؓ کی مقام قباء پر ملاقات:

اور جب میں حضور علیہ السلام کے پاس پہنچا...... تو حضور ﷺ نے فرمایا علی کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی......؟ علی کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی......؟ حضرت علیؓ کہتے ہیں...... کہ میں نے کہا محبوب ﷺ! پریشانی کس بات کی ہوتی......؟ آپ نے جو مجھے کہہ دیا تھا کہ علیؓ سو جا نیند کر! یہ امانتیں واپس کر کے تم بعد میں آنا...... میں تمہارا وہاں مقام قباء پر انتظار کروں گا تم مجھے وہاں آ کر ملنا میں بعد میں مدینہ داخل ہوں گا...... محبوب یہ تمام باتیں سننے کے بعد مجھے یہ اعتماد ہو چکا تھا...... کہ باہر چودہ سونتی تلواریں صبح میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں...... اس لئے کہ پیغمبر ﷺ کی زبان سے یہ جملہ نکل چکا ہے...... کہ جب تک تو میرے پاس (مقام قبا پر) نہیں آئے گا...... میں مدینہ میں نہیں داخل ہوں گا...... اس بات کا مطلب ہے...... کہ اتنا میری زندگی ضرور ہے...... کہ میں یہاں سے اٹھوں گا...... امانتیں واپس کروں گا...... مشقت سے سفر کروں گا...... مشقت سے راستہ کاٹوں گا...... مقام قباء پر پہنچوں گا...... محبوب سے ملاقات کروں گا...... پیغمبر کے ساتھ مدینہ میں داخل ہوں گا...... پھر اس کے بعد شاید میرے اوپر موت آئے...... وہ جو اللہ کا فیصلہ ہوگا وہ اپنی جگہ پر...... جب تک پیغمبر ﷺ کے یہ جملے پایہ تکمیل کو نہیں پہنچتے اس وقت تک مجھے موت نہیں آسکتی...... رات کو دنیا باہر تلواریں لے کر کھڑی تھی...... محبوب ﷺ! اس رات جو میں نے آپ کے بستر پر نیند کی ہے اس سے بہتر نیند مجھے زندگی میں کبھی نہیں آئی...... اطمینان کی نیند تھی...... کہ آپ نے کہا علی سو جا! میں سو گیا تھا...... سیدنا علی بن ابی طالبؓ جب امانتیں لوگوں کے سپرد کر کے قباء کے مقام پر پہنچے حضور ﷺ نے فرمایا علی کیسے پہنچے؟ کہا حضور ﷺ بڑا لمبا سفر تھا یہاں وہ باتیں

---

(۱) سیرت ابن ھشام ص ۱۷۴ ج ۱

ساری ذہن میں رکھنا...... کہ یہ تنہا پہنچا ہے...... اس نے اکیلے صعوبتیں کاٹی ہیں......
صدیقؓ نے نبوت کو کندھوں پہ اٹھا کر صعوبتیں کاٹی ہیں۔

لعاب پیغمبرﷺ اور اس کا فائدہ:

جب حیدر کرارؓ پہنچے...... تو حضورﷺ نے حضرت علی ابن ابی طالبؓ کو جب دیکھا تو حیدر کے پاؤں پھٹ چکے تھے...... زخم ہو چکے تھے تو رحمۃ اللعالمین نے فرمایا علی بیٹھ جاؤ...... علیؓ بیٹھ گئے وہ لعاب ذہن جو کبھی غار میں صدیقؓ کی ایڑھی پر لگا تھا...... آج وہی لعاب رحمۃ اللعالمین نے نکالا اور اپنے ہاتھ مبارک سے حیدر کرارؓ کے پاؤں پر وہ لعاب مارا...... علیؓ کہتے ہیں...... کہ پیغمبرﷺ کی اس لعاب سے مجھے اتنی بڑی شفا ملی...... کہ اس کے بعد میرے پاؤں کبھی ڈگمگائے نہیں...... میں جب بھی کسی میدان میں جاتا تھا...... میرے پاؤں آگے بڑھتے تھے پیچھے نہیں ہٹتے...... اس لئے کہ پیغمبرﷺ کے لعاب سے میرے پاؤں میں اتنا قوت پیدا ہوگئی تھی...... میں کبھی نہیں سوچ سکتا تھا...... کہ اب میں پیچھے ہٹ جاؤں یہ ہو ہی نہیں سکتا...... چونکہ یہ تعلق نبوت سے جڑ چکا ہے...... تعلق پیغمبرﷺ کے ساتھ جڑنے کے بعد پیچھے ہٹنا یہ عظمت کے خلاف ہے...... میری اور آپ کی عظمت کے خلاف نہیں...... بلکہ یہ نبیﷺ کی عظمت کے خلاف ہے...... کہ تعلق اس سے ہے پھر پیچھے ہٹ جائے۔

مہاجرین مدینہ کی تقسیم اور انصار کا سلوک:

حضرت حیدر کرارؓ کہتے ہیں...... ہم مدینہ طیبہ میں تھے...... جتنے بھی حضور اکرمﷺ کے صحابہ ہجرت کر کے آئے تھے...... وہ مواخاۃ کا سلسلہ ہوا...... حضورﷺ نے ان کی خود تقسیم فرمائی...... فلاں فلاں کا بھائی بن جائے...... ایک مہاجر ایک انصار ان کو کہا تم آپس میں مل جل کر رہو...... تا کہ جو مہاجر باہر سے آئے ہیں...... ان کے پاس پیسے نہیں...... ان

کے پاس تجارت کا مال نہیں...... ان کے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں...... تم یہاں کے مقامی لوگ ان مہاجرین کے ساتھ تعاون کرو...... ان کی خدمت کرو...... چنانچہ ان لوگوں نے ایثار و قربانی کے جذبات پیش کئے...... وہ ایک تفصیلی داستان ہے جو کہ علیحدہ موضوع ہے...... بہر حال حیدر کرار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں...... کہ سب کو پیغمبر ﷺ نے تقسیم کر کے دو دو بھائی بنا دیئے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تقسیم اور اعزاز:

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں...... کہ اکیلا میں ہی رہ گیا تو حیدر رضی اللہ عنہ نے حضور کی طرف دیکھ کر کہا محبوب! سب کا انصار میں سے ایک ایک بھائی بنایا میں علی محروم ہو گیا ہوں...... حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا علی نہیں! وہ ان کے بھائی ہیں...... تو میرا بھائی ہے۔

اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ (۱)

تو دنیا میں بھی میرا بھائی ہے آخرت میں بھی میرا بھائی ہے...... آج میں تیرا ہاتھ پکڑ کر اعلان کرتا ہوں...... کہ مکہ کی مواخاۃ میں جہاں ایک مہاجر ایک انصاری بھائی بھائی بنے ہیں...... علی اس جگہ پر تو میرا بھائی بن گیا ہے...... میں نے آج تجھے اکیلا بھائی نہیں بنایا...... بلکہ جب تو بچپن میں تھا تو میرا بھائی تھا...... جب تو میرے گھر میں پرورش پا رہا تھا تو میرا بھائی تھا...... جب میں ہجرت کے لئے روانہ ہوا تجھے بستر پر لٹایا، تو میرا بھائی تھا...... جب میں قباء کے مقام پر انتظار میں تھا...... تو میرا بھائی تھا...... آج تو یہاں پر آکر کیوں پریشان ہو گیا کہ تیرا کوئی بھائی نہیں؟ اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

تو دنیا میں بھی میرا بھائی ہے کل قیامت کے دن بھی تو میرا بھائی ہو گا...... اور حضرت حیدر کرار فرمایا کرتے تھے...... کہ رحمۃ اللعالمین ﷺ نے مجھے وہ دعائیں عطا فرمائیں۔

---

(۱) مشکوٰۃ ص ۵۶۴ ج ۲، ترمذی

Scanned with CamScanner

کہ جن دعاؤں کی وجہ سے مجھے بہت جرأت ہو جاتی ہے۔

غزوہ بدر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا جنگی کارنامہ:

غزوہ بدر میں ایک بہت بڑا سردار جس کا نام شیبہ تھا...... یہ بہت بڑا کافروں کا سردار تھا اس شیبہ کے مقابلے میں یہ اٹھارہ انیس سال کا جوان حیدر کرار رضی اللہ عنہ آئے۔

میدان جہاد میں اشعار اور شیبہ سے ہم کلامی:

اس حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے عربی میں اشعار پڑھنا شروع کیے...... شیبہ نے کہا علی! زبان کی بات نہیں...... یہاں تلوار سے مقابلہ ہوگا...... اشعار مت پڑھ! تلوار سے مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو کر! حیدر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے...... تلوار کے ایک ہی وار سے اس کی گردن قلم کی جونہی شیبہ زمین پر گرا...... اس کا سر دھڑ سے جدا ہوا......(۱) ایک دم دونوں فوجیں ایک دوسرے پر جھپٹیں...... غزوہ بدر کا واقعہ رونما ہوا جناب حیدر کرار کہتے ہیں...... کہ محبوب نے میرے سینے پہ ہاتھ پھیر کر بھیجا تھا...... کہ تو اس کے مقابلے میں لڑنے کے لئے جا۔

غزوہ اُحد میں پیغمبر ﷺ کی خدمات اور جہادی کارنامے:

جناب حیدر کرار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں...... غزوہ اُحد کے موقع پر جب میں جنگ کے میدان میں کھڑا تھا...... حضور اکرم ﷺ کی طرف کافروں کا ایک مجمع دوڑ کر قریب آتا ہے...... حضور ﷺ پر حملہ کرنا چاہتا ہے محبوب ﷺ نے دیکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں سامنے نظر آیا حضور ﷺ نے فرمایا علی تعال! علی ادھر آ ان کو ہٹا...... ان کو مجھ سے دور کر! علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں...... کہ میں نے پیغمبر ﷺ کے حکم سے تلوار ہاتھ میں لی...... میں نے ان کو ہٹایا وہ مجمع سارا چلا گیا...... دوسرا مجمع آیا میں نے اس کو ہٹا دیا...... تیسری دفعہ پھر حملہ آور آئے...... میں نے پھر ان کو ہٹایا۔(۲)

---

(۱) البدایہ والنہایہ، اصابہ، تاریخ الخمیس، طبقات، استکمو بیدیا ص ۱۹۷ (۲) سیرت الصحابہ ص ۲۵۷ ج ۱

علی مجھ سے اور میں علی سے:

جب تین مرتبہ یہ کیفیت ہوئی...... تو رحمۃ اللعالمین ﷺ خوشی سے جھوم اُٹھے...... پیغمبر ﷺ نے ایک دُعا مانگی...... رحمۃ اللعالمین نے حیدر کرار ﷺ سے پیار میں فرمایا۔

عَلِیُّ! اَنْتَ مِنِّي وَاَنَا مِنْكَ (۱)

(ترجمہ) تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

تو میرا ہے میں تیرا ہوں...... جس کا میں ہوں اس کا تو ہے...... جس کا تجھ سے تعلق اس کا مجھ سے تعلق...... ابھی یہ پیغمبر ﷺ کہہ کر خاموش نہیں ہوئے تھے...... تو آسمان سے جرائیل علیہ السلام اتر کر آیا کہا محبوب......! آپ ﷺ کی اور علی رضی اللہ عنہ کی گفتگو اللہ کو بڑی پسند آئی ہے...... میں اس لئے آسمانوں سے اتر کر آیا ہوں کچھ میں بھی کہنا چاہتا ہوں...... آپ کہتے ہیں۔

اَلْعَلِیُّ مِنِّي وَاَنَا مِنَ الْعَلِیِّ اَنْتَ مِنِّیَ وَاَنَامِنْكَ

علی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں...... میں جرائیل کہنا چاہتا ہوں کہ اَنَا مِنْکُمَا جرائیل تم دونوں سے ہے۔

جرائیل ان دونوں سے:

میں جرائیل یہ کہنا چاہتا ہوں...... اَنَامِنْکُمَا...... آپ کا علی سے تعلق ہے۔ علی کا آپ سے تعلق ہے مجھ جرائیل کا محمد ﷺ اور علی رضی اللہ عنہ دونوں سے تعلق ہے...... جرائیل تائید کے لئے آسمانوں سے اترا...... کہ میرا آپ دونوں سے تعلق حیدر کرار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں...... کہ مجھ میں اتنی قوت پیدا ہوگئی...... کہ پیغمبر ﷺ نے دُعا دے کر بھیجا تھا...... کہ اے اللہ اس کو غالب کر۔

---

(۱) مشکوٰۃ ص ۵۶۴ ج ۲، ترمذی ص ۲۱۳ ج ۲

Scanned with CamScanner

غزوہ خندق کا مشہور واقعہ:

غزوہ خندق کا ایک بڑا مشہور واقعہ ہے..... کہ عمرو ابن عود ایک سو دس سال کی عمر کا اتنا بڑا کھرانٹ بہادر پہلوان تھا..... کہ وہ سو، سو آدمیوں سے تنہا مقابلہ کرتا تھا..... حضور ﷺ نے المرتضی حیدر کرار رضی اللہ عنہ کو پسند کیا حضور ﷺ نے بلایا کہ اس کے مقابلے میں جاؤ..... حیدر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں..... کہ میں نوعمر تھا وہ عمرو ابن عود سامنے آیا۔

عمرو بن عود بمقابلہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ:

اس نے للکارتے ہوئے کہا مسلمانو کوئی پہلوان ہے تو بھیجو لڑکوں کو لڑنے کیلئے بھیجتے ہو.....؟ علی رضی اللہ عنہ نے کہا لڑکا نہ سمجھ لڑ کر تو دیکھ.....! تو مجھے لڑکا سمجھ کر کہتا ہے..... کہ میں لڑکے کے ساتھ نہیں لڑنا چاہتا.....؟ اس نے کہا بچے ہو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے پھر مجھ سے بچ کر تو دیکھ.....! یہ کیسے ہو سکتا ہے آ مقابلہ کر! حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے وہاں ایک شعر پڑھا.....(1) کہا تجھے معلوم ہونا چاہئے..... اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْ لِیْ اُمِّیْ حَیْدَرًا ..... میں وہی بچہ ہوں جس کا نام میری ماں نے حیدر رکھا ہے..... کہ میرے ہاتھ سے آٹھ آٹھ دس دس تلواریں ٹوٹ جاتی ہیں..... لیکن میرے بازوئے قوت میں فرق نہیں آیا کرتا..... میں اتنا بڑا پہلوان ہوں آ مقابلہ کر! سیدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی طرف وہ آگے بڑھا..... حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کیا وہ زمین پر گر گیا اس کی چیخ نکلی۔

کافر کمانڈر کی آخری نصیحت:

اور کہا عرب والو! محمد ﷺ کے پہلوانوں سے مقابلہ نہ کرنا..... آج میں عرب کا اتنا بڑا پہلوان محمد کے ایک چھوٹے سے شیر کے مقابلے میں گر چکا۔

---

(1) نووی ص ۱۱۵ ج ۲، تاریخ الخمیس ص ۷۵ ج ۲

Scanned with CamScanner

آج میں عرب کا اتنا بڑا پہلوان محمد کے ایک چھوٹے سے شیر کے مقابلے میں گر چکا ہوں...... حضرت علی خود فرمایا کرتے تھے...... کہ ہر میدان میں جب بھی پیغمبر مجھے بھیجتے تھے محبوب مجھے دعائیں دے کر بھیجا کرتے تھے۔(۱)

میرے دوستو...... میں نے آج آپ کو عنوان بتایا ہے...... کہ اہل سنت کی نگاہ میں علی المرتضی ؓ کا مقام کیا ہے......؟ ہم علی المرتضی ؓ کو کتنا عظیم مانتے ہیں؟ سنیوں کا علی کتنا بہادر علی ہے؟ کتنا جرأت مند علی ہے...... کتنی عظمتوں کا مالک علی ہے...... کتنا عظیم بلند مرتبہ والا علی ہے۔

سیدنا حیدر ؓ رشتے کے لئے رحمت کائنات کے پاس:

ایک ایسا موقع بھی چشم فلک نے دیکھا...... کہ صحابہ ؓ نے حضرت علی ابن ابی طالب ؓ سے کہا...... جب حضرت فاطمۃ الزہراؓ جوان ہونے لگیں...... سیدنا صدیق اکبر ؓ نے رشتہ کی پیشکش کی...... تو حضور ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی......(۲)

ایک موقع پر سیدنا فاروق اعظم ؓ نے رشتہ کی پیشکش کی...... تو حضور ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی...... خاموشی اختیار کیوں فرمائی؟ کہ

مصطفےٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرائیل
جبرائیل ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

نبی ﷺ نہیں بولتے جب تک وحی نہیں آتی...... اور وحی نہیں آتی جب تک خدا پیغام نہیں بھیجا کرتا

---

(۱) سیرت ابن ہشام ص ۹۸ ج ۲۰ (۲) ابن سعد نے روایت کی ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ نے حضور ﷺ سے درخواست کی آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو خدا کا حکم ہو گا پھر حضرت عمرؓ نے جرأت کی انکو بھی آپ ﷺ نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ وہی الفاظ فرمائے لیکن بظاہر یہ روایت صحیح معلوم نہیں ہوتی، حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں ابن سعد کی اکثر روایتیں حضرت فاطمہؓ کے حال میں روایت کی ہیں اس کو نظر انداز کر دیا ہے (سیر الصحابہ ص [illegible] مطبوعہ مکتبہ صحابہ ملتان)

محبوب خاموش تھے...... جب تک جبرائیل علیہ السلام نہیں آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ علی! حضور کی بچی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جوان ہے...... تم حضور ﷺ کو نکاح کے لئے کہو...... شاید حضور ﷺ تجھے عطا کر دیں...... حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ کہنے لگے...... کہ مجھ میں جرأت نہیں...... کہ میں حضور ﷺ کے سامنے یہ بات کہوں...... فرمایا نہیں جاؤ تو سہی...... حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے گھر گئے اور کہا آقا! میں آپ کا مہمان بننا چاہتا ہوں۔

حضور ﷺ کی طرف سے علی رضی اللہ عنہ کو جواب:

حضور ﷺ نے فرمایا...... اَهْلًا وَ سَهْلًا ...... اور کوئی بات حضور ﷺ نے نہیں فرمائی...... حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس آگئے...... سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا...... کہ محبوب ﷺ نے کیا جواب دیا ہے...... سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا اور تو کوئی بات نہیں کہی صرف یہ فرمایا ہے...... کہ اھلاً وسھلاً...... جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی! میں راز دار نبوت ہوں تیرا نکاح سیدہ فاطمہؓ کے ساتھ ہو گیا ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا نکاح:

ایک موقع پر حضور ﷺ مسجد میں تشریف لائے...... اچانک سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی آگئے...... صحابہ رضی اللہ عنہم کا مجمع بیٹھا ہوا ہے۔

سنو! کبھی سادہ نکاح کی تقریبیں بھی دیکھا کرو...... پیغمبر ﷺ اپنی بیٹی کا نکاح کر رہے ہیں...... خاتون جنت کا نکاح ہو رہا ہے...... سَیِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ (۱)

جنت کی تمام عورتوں کی سردار کا آج نکاح ہو رہا ہے...... آج اس کی تقریب عروسی ہے۔

---

(۱) صحیح البخاری ص ۵۳۲ ج ۱، صحیح المسلم ص ۲۹۰ ج ۲، مشکوٰۃ ص ۵۶۸ ج ۲، کنز العمال ص ۰ ج ۱۳

Scanned with CamScanner

آج اس کی رخصتی ہے...... اور انداز دیکھئے! کہ پیغمبر ﷺ تمام صحابہ کے مجمع میں بیٹھے ہیں...... حضور ﷺ نے بلایا علی! سامنے آؤ! حیدر رضی اللہ عنہ سامنے آگئے حضور ﷺ نے دو جملے ارشاد فرمائے۔

حق مہر کے لئے مشکل کشا کو مشکل پیش آ گئی:

فرمایا علی گھر میں کچھ ہے......؟ کہا محبوب ﷺ گھر میں ایک تلوار ہے...... اور ایک زرہ ہے...... فرمایا آج میں اپنی بیٹی فاطمہؓ کا نکاح تیرے ساتھ کرنا چاہتا ہوں...... (۱) جاؤ تلوار تو جہاد کے لئے اپنے گھر میں رکھو زرہ لے جاؤ اور اسے بازار میں فروخت کرو...... جتنے میں فروخت ہو لے آؤ...... تاکہ حق مہر کی شرعی طور پر رقم ادا ہو سکے...... چونکہ حیدر کرارؓ پرورش ہی حضور ﷺ کے گھر میں پاتے تھے اور پھر ادھر سے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا والد تو مکہ میں ہی فوت ہو چکا تھا...... باپ نے تو اپنی زندگی میں بیٹے کو کچھ نہیں دیا تھا...... وہ تو حضور ﷺ کے سپرد کر کے چلا گیا تھا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے والد کی وفات اور حضور ﷺ کو خبر:

بلکہ ایک روایت میں آتا ہے...... جب ابی طالب کا انتقال ہوا موت آئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ دوڑ کر آئے اور آ کر حضور ﷺ کو کہا...... یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْمَاتَ عَمُّكَ كَافِر...... آپ کا نافرمان کافر چچا مر چکا ہے۔

---

(۱) حضرت فاطمہؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے سن ۲ ھجری میں ہوا، حضرت فاطمہؓ کی اس وقت عمر مبارک پندرہ سال اور ڈیڑھ مہینے کی تھی، حضرت علیؓ کی عمر کے متعلق دو قول ہیں پہلا قول اکیس سال اور پانچ مہینے کا ہے اور دوسرا قول چوبیس سال اور ڈیڑھ مہینے کا ہے (زرقانی ص ۲۰٤ ج ۳)، حضرت فاطمہؓ سے دو لڑکیاں ۱۔ حضرت زینبؓ ۲۔ حضرت ام کلثومؓ اور تین لڑکے ۱۔ حضرت حسنؓ ۲۔ حضرت حسینؓ ۳۔ حضرت محسنؓ پیدا ہوئے سوائے حضرت فاطمہؓ کے اور کسی صاحبزادی سے آپ ﷺ کی نسل کا سلسلہ نہیں چل سکا، حضرت فاطمہؓ نے سن ۱۱ ھجری میں وفات پائی

Scanned with CamScanner

نبی ﷺ کی چچا کے ساتھ ہمدردی:

میرا باپ جس کی موت کفر پر آئی ہے وہ مر گیا ہے...... اس کے مرتے وقت حضور ﷺ نے اس کے قریب بیٹھ کر فرمایا تھا...... چچا! میرے کان میں کہہ دے...... لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... میں قیامت کے دن تیرے ایمان کی شہادت دے دوں گا چچا نے جواب دیا...... اِخْتَرْتُ النَّارَ عَلَى الْعَارِ...... دنیا کی عار پسند نہیں جہنم کی نار پسند ہے......(۱) کل کو مجھے لوگ یوں کہہ دیں...... کہ پوری زندگی تو اپنے اقتدار پر رہا...... تو پوری زندگی دیت و قصاص کے مسائل حل کرتا رہا...... پوری زندگی تو مکہ کا مجاور بن کر رہا...... اوئے مرتے وقت بھتیجے کی بات مان لی...... یہ عار اور طعنہ مجھے پسند نہیں...... یہ کہا...... حضور ﷺ ناراض ہو کر اٹھ کر چلے گئے...... تھوڑی دیر کے بعد اس کی رخصتی ہو گئی...... اس پر حضور ﷺ کو صدمہ ہوا حضور ﷺ کا دل دکھا...... کہ میں نے چچا کی منت کی میرا چچا نہیں مانا۔

تسلی کے لئے وحی کا نزول:

اللہ نے پیغمبر ﷺ کی تسلی کے لئے قرآن اتار کر کہا...... محبوب! یہ آپ کی ذمہ داری نہیں...... اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ

جسے آپ ہدایت دینا چاہیں اسے ہدایت مل جائے یہ ضروری نہیں جسے میں رب ہدایت دینا چاہوں گا ہدایت اسی کا مقدر ہوگی۔

رحمت کائنات ﷺ کا اپنے چچا سے رشتے کا مطالبہ:

میرے دوستو......! اُم ہانی ابو طالب کی ایک لڑکی تھی...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بڑی بہن حضور ﷺ نے ابو طالب کو حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے نکاح سے پہلے پیغمبر ﷺ نے فرمایا

---

(۱) صحیح البخاری ص ۵۴۸ ج ۱

چچا اس لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو...... ابو طالب نے کہا بھتیجے ویسے تو میں ہر حال میں آپ کے ساتھ ہوں...... لیکن یہ کیا بات ہوئی میں عرب کا کوئی رئیس تلاش کروں گا...... جس کو اپنی بیٹی دوں محمد تیرے پاس کیا ہے کہ میں تجھے بیٹی دیدوں چچا انکار کرتا ہے...... لیکن اس شفیق پیغمبر با اخلاق نبی خلق عظیم کے مالک کی بیٹی، سیدہ طیبہ خاتون جنت فاطمۃ الزہراءؓ جب جوان ہوتی ہیں...... حضور حیدرؓ کو بلاتے ہیں...... زرہ فروخت کرنے کو کہتے ہیں...... کہ اپنی بیٹی کا نکاح علی کے ساتھ کرتا ہوں۔

حضرت عثمانؓ کی سیدنا علیؓ سے ملاقات:

حیدر کرار اٹھ کر جاتے ہیں بازار میں عثمان ابن عفانؓ مل جاتے ہیں...... حضرت عثمانؓ کہتے ہیں بھائی علیؓ کہاں جا رہے ہو......؟ حضرت علیؓ نے کہا زرہ فروخت کرنے کے لئے...... کس سلسلے میں؟ کہا میری آج تقریب عروسی ہے...... میرا عقد، میرے نکاح کی محفل منعقد ہے...... صحابہؓ اور حضورﷺ انتظار میں بیٹھے ہیں...... فرمایا کتنے میں فروخت کرو گے...... فرمایا چار سو درہم کی ہے...... جو چاہے لے لے فرمایا زرہ مجھے دے دے...... عثمان نے پیسے دیے اور زرہ لے لی۔

عثمان ابن عفانؓ کی سیدنا علیؓ پر سخاوت:

عثمان ابن عفانؓ نے زرہ لے لینے کے بعد کہا بھائی معاملات ہو چکے...... لیکن اب میں زرہ بطور ہدیہ کے تجھے واپس کرتا ہوں...... کہ تجھے بھی تو ضرورت ہے...... یہ زرہ بھی تو رکھ لے میرا دل چاہتا ہے...... پیغمبرﷺ کی بیٹی کا نکاح ہو...... میرے بھائی علیؓ کا نکاح ہو...... پیغمبرﷺ کی دختر نیک اختر کی رخصتی ہو...... اس کے اندر حق المہر کی رقم میں عثمان ابن عفانؓ ادا کروں...... اس لئے کہ پیغمبرﷺ کے مجھ پر بھی تو بڑے احسان ہیں...... حضورﷺ نے مجھے بھی تو یکے بعد دیگرے دو اپنی صاحبزادیاں عطاء کی ہیں...... اور

Scanned with CamScanner

تو میرا اہم زلف بن رہا ہے اس سے بڑی میرے لئے اور کیا خوشی ہوگی......؟ حضرت عثمان ابن عفان ؓ حضرت علی ؓ کو پکڑ کر خود لائے پیغمبر ﷺ کی محفل میں بٹھایا...... صحابہ ؓ سارے سامنے تھے۔

سیدنا علیؓ کے نکاح کے گواہ:

حضور ﷺ نے براہ راست صدیق ؓ اور عمر ؓ کو مخاطب کر کے فرمایا ابوبکر! عمر! تم دونوں گواہ ہو جاؤ...... میں اپنی بیٹی سیدہ طاہرہ خاتون جنت فاطمۃ الزہراء ؓ کا نکاح حیدر کرار سے کرنا چاہتا ہوں۔(۱)

سنیو نکاح علی ؓ کا ہوتا ہے...... حق المہر عثمان ؓ ادا کرتا ہے...... گواہ صدیق ؓ و عمر ؓ ہوتے ہیں...... بقول تمہارے اگر ابوبکر مسلمان نہیں عمر فاروق ؓ مسلمان نہیں، عثمان ؓ مسلمان نہیں میں تم سے پوچھتا ہوں...... کہ علی ؓ کا نکاح کیسے ثابت کرو گے؟ نبی صدیق ؓ و عمر ؓ کو گواہ بناتے ہیں کہ تم گواہ ہو جاؤ...... عثمان ابن عفان ؓ حق المہر ادا کرتا ہے...... شیعوں کے بقول عثمان ؓ معاذ اللہ بے ایمان ہو جائے...... صدیق ؓ و عمر ؓ کا ایمان مشکوک ہو جائے...... علی ؓ کا ایمان کیسے بچ سکتا ہے؟ صرف حیدر کرار ؓ پر یہ الزام نہیں بلکہ قیامت تک کے سادات پر یہ الزام ہے۔

سیدنا علیؓ کا مقام و مرتبہ:

اس لئے بحیثیت مسلمان ہونے کے میرا عقیدہ اور ایمان یہ ہے...... کہ حضرت علی ؓ کا نکاح بھی درست ہے...... گواہ بھی درست ہیں...... حق المہر بھی درست ہے...... حق المہر کا ادا کرنے والا بھی درست ہے...... نکاح پڑھانے والا بھی درست ہے......

---

(۱) رحماء بینھم، بنات اربعہ، صحابہ انسائیکلو پیڈیا ص ۱۹۸، شرح زرقانی ص ۳۳۲ ج ۴، شرح زرقانی میں ھے قال ﷺ ان اللہ امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی، رواہ الطبرانی برجال ثقات، شرح زرقانی ص ۳۳۲ ج ۴ بیروت

Scanned with CamScanner

- جس کا نکاح ہے وہ بھی عظیم ہے۔
- جس بچی سے ہو رہا ہے وہ بھی عظیم ہے۔
- جس کی بیٹی ہے وہ نبیوں میں عظیم ہے۔
- جو گواہ ہیں وہ امت میں عظیم ہیں۔

جو حق المہر ادا کر رہا ہے..... وہ سخیوں کے ضمرے میں عظیم ہے..... اللہ نے یہ ساری عظمتیں علی ﷛ کا حصہ بنادیا ہے..... علی ﷛ حیدر کرار ہے..... علی ﷛ صاحب ذوالفقار ہے۔

خیبر کے میدان میں فتح کا جھنڈا اور اس کے خواہش مند:

آپ جانتے ہیں..... کہ خیبر کے میدان میں حضور ﷺ نے فرمایا لوگو! کل میں جھنڈا اس کے ہاتھ میں دوں گا جس کے ہاتھ پر خدا فتح عطا کرے گا۔

توجہ کرنا بڑی عجیب بات ہے..... جس کے ہاتھ پر خدا فتح عطا فرمائیں گے؟ المرتضی ﷛ چلا گیا..... دوسرا دن آتا ہے صحابہ ﷡ انتظار میں ہیں..... ہر ایک صحابی رات کے وقت رو رو کر مانگتا ہے..... کہ اے اللہ! کل یہ میرا مقدر ہو کہ جھنڈا مجھے مل جائے..... لیکن علی ﷛ کچھ اور انداز میں رو رہے تھے..... حضرت علی کی آنکھ دکھ رہی تھی..... شدید درد تھا..... صبح سویرے حضور ﷺ بلاتے ہیں..... فرماتے ہیں ..... علی کو بلاؤ..... حیدر کرار ﷛ سامنے آگئے..... حضور ﷺ نے فرمایا علی..... !خیر ہے آپ کی آنکھ سے پانی آرہا ہے..... کہا آقا آنکھ تو کل سے دکھ رہی ہے..... رحمۃ اللعالمین نے جھنڈا عطا فرما کر کہا یہ آج کا پرچم تیرے ہاتھ میں دیتا ہوں..... (۱) اللہ نے تیرے اوپر مدد عطا کر دی ہے۔

---

(۱) مشکوۃ ص ۵۶۳ ج ۲ صحیح البخاری ص ۵۲۵ ج ۱ جامع الترمذی ص ۲۱۳ ج ۲

پیغمبر ﷺ نے حضرت علی کے سینے پر ہاتھ مارا اور علی رضی اللہ عنہ کی فتح اور کامیابی کے لئے دعائیں مانگیں...... یہ سینوں کا علی رضی اللہ عنہ ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لئے رحمت کائنات کی دعا:

اور حضور ﷺ کی ایک حدیث ہے...... کہ حضور ﷺ نے ایک دعا مانگی...... اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاہُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاہُ......(۱) اللہ جو علی سے محبت کرے تو اس سے محبت کر...... جو علی سے دشمنی کرے تو اس کا دشمن بن جا...... ہمارا عقیدہ یہ ہے...... کہ جس شخص کو علی رضی اللہ عنہ سے پیار ہے اللہ کو اس شخص سے پیار ہے۔

ہمارا مشن اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کون؟

- ہم علی رضی اللہ عنہ کو بہادر مانتے ہیں یا نہیں......؟ (مانتے ہیں)
- ہم علی رضی اللہ عنہ کو صفدر مانتے ہیں یا نہیں......؟ (مانتے ہیں)
- ہم علی رضی اللہ عنہ کو نڈر مانتے ہیں یا نہیں......؟ (مانتے ہیں)
- ہم علی رضی اللہ عنہ کو شیر ببر مانتے ہیں یا نہیں......؟ (مانتے ہیں)
- ہم علی رضی اللہ عنہ کو فاتح خیبر مانتے ہیں یا نہیں......؟ (مانتے ہیں)
- اہل سنت کا عقیدہ ہے...... علی رضی اللہ عنہ حسنین رضی اللہ عنہما کا پدر ہے......۔
- علی رضی اللہ عنہ فاطمۃ الزہراؓ کا شوہر ہے...... علی رضی اللہ عنہ مصطفیٰ ﷺ کا برادر ہے۔
- علی رضی اللہ عنہ فاتح خیبر ہے...... علی رضی اللہ عنہ صفدر ہے...... علی رضی اللہ عنہ نڈر ہے۔
- علی رضی اللہ عنہ شیر ببر ہے...... علی رضی اللہ عنہ صاحب ذوالفقار ہے۔
- علی رضی اللہ عنہ حیدر کرار ہے...... علی رضی اللہ عنہ سینوں کا سردار ہے۔

---

(۱) مشکوٰۃ ص ۵۶۵ ج ۲، کنز العمال ص ۵۸ ج ۱۲

Scanned with CamScanner

- علیؓ حیدر کرار ہے...... علیؓ سنیوں کا سردار ہے۔
- علیؓ اہل سنت کا امام ہے...... علیؓ ہمارا مقتدا ہے۔
- علیؓ ہمارا پیشوا ہے...... علیؓ ہمارا رہنما ہے۔
- علیؓ وہ بہادر ہے...... جس کے ہاتھ میں آٹھ آٹھ، دس دس تلواریں ٹوٹ جاتی ہیں...... مگر اس کے بازوئے قوت میں فرق نہیں آتا۔ (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علیؓ وہ ہے...... جو بچپن میں پیغمبر ﷺ کا بیٹا بن کر رہا۔ (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علیؓ وہ ہے...... جسے پیغمبر ﷺ نے بستر دیا۔ (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علیؓ وہ ہے...... مقام قبا پر نبی ﷺ جس کا انتظار کرے۔ (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علیؓ وہ ہے...... جو زندگی میں جنت کی بشارت سے نوازا گیا۔ (مشکوٰۃ ص۵٦٦ ج۲)
- علیؓ وہ ہے...... جو بہادر اس قدر تھا کہ اسد اللہ الغالب کا لقب اس کے لئے تجویز کیا گیا...... (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علیؓ وہ ہے...... جو قرآن کے علم میں پوری پوری مہارت رکھتے تھے۔ (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علیؓ وہ ہے...... جو اپنے زمانہ میں حفظ قرآن میں بے مثال تھے...... (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علیؓ وہ ہے...... جو خشیۃ الٰہی کی وجہ سے اکثر اشکبار رہتے تھے...... (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علیؓ وہ ہے...... جو بائع مشتری کو اکثر اوقات دیانت داری کی ہدایت فرماتا

Scanned with CamScanner

کرتے تھے۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)

- علیؓ وہ ہے...... جو آقا ﷺ کی زندگی میں کاتب الوحی بنے۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علیؓ وہ ہے...... جو فطرتاً سلیم الطبع واقع ہوئے تھے......(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علیؓ وہ تھے...... جو دین داروں کی تعظیم زیادہ فرمایا کرتے تھے۔(روضۃ النظرہ ج۲ ص۲۱۲)
- علیؓ وہ تھے...... جو دور خلافت میں بھی تنہا بازاروں میں گھومتے تھے۔
- علیؓ وہ تھے...... جو بھولوں بھٹکوں کو راستہ بتا دینا اپنے لئے قابل فخر سمجھتے تھے۔
- علیؓ وہ تھے...... جو نفیس قسم کے پکے ہوئے کھانوں سے احتراز فرمایا کرتے تھے
- علیؓ وہ تھے...... جو صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ کو روضۃ الرسول میں جگہ دینے میں مانع نہ ہوئے......(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علیؓ وہ تھے...... جنہوں نے خدمت خلق کے سلسلے میں آقا سے پانچ سو چوہتر حدیثیں روایت فرمائیں۔(تاریخ الخلفاء ص۱۱۸)
- علیؓ وہ تھے...... جنہوں نے اہلیان کوفہ کی اصلاح کے لئے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو مقرر فرمایا۔(مقدمہ نصب الرایہ ص۴)
- علیؓ وہ تھے...... جنہوں نے اپنے بھائی عقیل کو تو واپس کر دیا لیکن بیت المال میں کمی نہ آنے دی۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علیؓ وہ تھے...... جنہوں نے فن نحو کی بنیاد ڈال کر امت پر احسان عظیم فرمایا (۱)
- علیؓ وہ تھے...... جنہوں نے سیدنا امیر معاویہؓ سے قتال کے باوجود نہایت

---

(۱) تاریخ علم النحو للعلامہ عبدالبر قاسم

جرأت اور دیانت داری سے یہ بیان دے دیا کہ ہمارے اور حضرت معاویہ ؓ کے درمیان ایمانی و مذہبی کوئی اختلاف نہیں ہے (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)۔

- علی ؓ وہ تھے......جنہوں نے جنگلات پر محصول لگا کر بیت المال کے لئے چار ہزار سالانہ کی آمدنی اور بڑھادی۔ (کتاب الخراج)
- علی ؓ وہ تھے......جنہوں نے گھوڑوں پر زکوٰۃ منسوخ کر دی۔ (کتاب الخراج ص ۴۳)
- علی ؓ وہ تھے......جنہوں نے لوگوں کے اخلاق کی کڑی نگرانی فرمائی۔
- علی ؓ وہ تھے......جنہوں نے تحریری باز پرس کے علاوہ تحقیقاتی کمیشن مقرر فرمایا۔
- علی ؓ وہ تھے......جنہوں نے ذمی دہقانوں کے ساتھ نرمی کے برتاؤ کا حکم عمال کو دیا۔ (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علی ؓ وہ تھے......جنہوں نے اپنے مقرر کردہ قاضی شریح کے سامنے مدعا علیہ بن کر جانے سے دریغ نہ کیا...... (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علی ؓ وہ تھے......جنہوں نے سادگی کے پیش نظر کوئی ملازم مقرر نہ فرمایا۔
- علی ؓ وہ تھے......جنہوں نے امیر المومنین ؓ ہونے کے باوجود اپنے لئے ساری عمر میں کوئی عمارت نہ بنوائی۔ (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علی ؓ وہ تھے......جنہوں نے عمر فاروق ؓ اور صدیق اکبر ؓ کے نام اپنے بچوں کے رکھ کر الفت و محبت کا ثبوت دیا۔ (تاریخ الائمہ)
- علی ؓ وہ تھے......جنہوں نے صدیق اکبر ؓ کے پیچھے نمازیں ادا کر کے ایمانی حقوق کو پورا فرمایا۔ (احتجاج طبرسی)
- علی ؓ وہ تھے......جنہوں نے صدیق اکبر ؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے مسلمانوں

Scanned with CamScanner

کو افتراق سے بچالیا...... (احتجاج طبرسی)

- علی ﷛ وہ تھے......جنہوں نے حضرت اسماءؓ کے نکاح کے سلسلے میں صدیق اکبر ﷛ کو ترجیح دی۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علی ﷛ وہ تھے......جنہوں نے محمد ابن ابی بکر یتیم کی پرورش کے لئے اسماء بنت عمیس سے نکاح کرنا منظور کرلیا۔ (فلک النجاۃ)
- علی ﷛ وہ تھے......جنہوں نے فاروق اعظم ﷛ کے مذہب کو اللہ کے دین سے تعبیر کر کے اتحاد ملی اور وحدت دینی کا ثبوت دیا۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علی ﷛ وہ تھے......جنہوں نے ان کے لشکر کو جند اللہ فرما کر دینی قوت میں اضافہ فرمایا......(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علی ﷛ وہ تھے......جنہوں نے سیدنا فاروق اعظم ﷛ کو مسلمانوں کا ملجا ماوی قرار دے کر معاندین کے منہ پر مہر لگادی۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علی ﷛ وہ تھے......جنہوں نے صحابہ کرام ﷛ کی تعریف فرما کر مذہب اہل سنت پر قائم رہنے پر تاکید فرمائی......(نہج البلاغہ)
- علی ﷛ وہ تھے......جنہوں نے مذہب اہل سنت کو خدا اور ان کے رسول ﷺ کا وضع کردہ قانون تسلیم فرمایا۔(احتجاج طبرسی)
- علی ﷛ وہ تھے......جنہوں نے محاصرہ کے وقت حسنین ﷛ مکرمین کو بھیج کر سیدنا عثمان ذوالنورین کی فضیلت پر مہر تصدیق ثبت کردی۔(حاشیہ نہج البلاغہ ص۲۰۰)
- علی ﷛ وہ تھے......جنہوں نے اپنے دور میں فدک تقسیم نہ کر کے سیدنا صدیق اکبر کی ہمنوائی کا عملی طور پر اعلان فرمایا۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علی ﷛ وہ تھے......جنہوں نے وفات کے وقت رحمت کائنات کو قلم دوات نہ دے

Scanned with CamScanner

کر سیدنا عمر فاروق کی تائید فرمائی۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)

- علی ﷜ وہ تھے...... جنہیں سرور کائنات ﷺ نے اپنا محبوب قرار دیا۔(الصواعق المحرقہ)
- علی ﷜ وہ تھے...... جس کا تلاوت قرآن شب و روز کا مشغلہ تھا۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علی ﷜ وہ تھے...... جس کا بازار میں جا کر ناپ و تول کی دیکھ بھال کرنا شعار تھا۔
- علی ﷜ وہ تھے...... جس کا ہر سمت سے علم پھوٹتا تھا اور حکمت ٹپکتی تھی۔
- علی ﷜ وہ تھے...... جس کا کمزوروں اور ناتوانوں کی امداد کرنا شعار تھا۔
- علی ﷜ وہ تھے...... جس کا نکاح سیدہ فاطمۃ الزہرا ؓ کے ساتھ ہوا۔
- علی ﷜ وہ تھے...... جس کا درجہ سابقون اولون میں قرار دیا۔
- علی ﷜ وہ تھے...... جس کے حسن تدبر کی وجہ سے کوفہ صحابہ کرام ؓ کی چھاؤنی بن گیا۔(مقدمہ نصب الرایہ ص ۴)
- علی ﷜ وہ تھے...... جس کے مساعی جمیلہ کی برکت سے ہزاروں محدثین کوفہ کی سرزمین سے پیدا ہوئے۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علی ﷜ وہ تھے...... جس کے بغیر کسی کو سرور کائنات ﷺ کے ساتھ بحالت غصہ کلام کرنے کی جرأت نہ پڑتی تھی۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علی ﷜ وہ تھے...... جس کے بغض کو رحمت کائنات ﷺ نے اپنا بغض قرار دیا۔(مشکوۃ ص ۵۶۴ الصواعق المحرقہ)
- علی ﷜ وہ تھے...... جس کے سپرد ہجرت کی رات رحمت کائنات نے لوگوں کی امانتیں کی......(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علی ﷜ وہ تھے...... جس کے سر میں لعاب دہن کی وجہ سے کبھی بھی درد پیدا نہ ہوا۔(سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)

Scanned with CamScanner

- علی ﷺ وہ تھے...... جس کے دل کی پختگی اور زبان کی سلامتی کے لئے رحمت دو عالم نے اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَلْبَہٗ وَ ثَبِّتْ لِسَانَہٗ کے الفاظ کہہ کر دعا فرمائی۔
- علی ﷺ وہ تھے...... جس کے فیصلے کی تصدیق ابن عباس نے فرمائی۔
- علی ﷺ وہ تھے...... جس کے فیصلے دنیا کے لئے حیران کن ثابت ہوئے۔
- علی ﷺ وہ تھے...... جس کے ہاتھ پر رحمت کائنات نے جنگ خیبر میں فتح ہو جانے کی بشارت دی۔ (تاریخ الخلفاء)
- علی ﷺ وہ تھے...... جس کے بغض کو رحمت کائنات نے حرمان کا سبب بتایا۔ (تاریخ الخلفاء مشکوٰۃ ص ٥٦٤ ج ٢)
- علی ﷺ وہ تھے...... جس کے متعلق خوارج کے ساتھ قتال کی خبر رحمت کائنات نے فرمائی۔ (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علی ﷺ وہ تھے...... جس کے متعلق محبت میں زیادتی کو رحمت کائنات ﷺ نے سبب ہلاکت قرار دیا۔ (تاریخ الخلفاء)
- علی ﷺ وہ تھے...... جن کے متعلق کَانَ مِنَ الْعُلُوْمِ بِالْمَحَلِّ الْعَالِیْ کا مقولہ مشہور ہے۔ (تہذیب الاسماء ص ٢٤٥)
- علی ﷺ وہ تھے...... جس کے لئے متحضرات کے علاوہ بھی فقہی مسائل حل کرنا کچھ مشکل نہ تھا۔ (سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علی ﷺ وہ تھے...... جس کے متعلق سیدہ عائشہؓ کا یہ مقولہ مشہور ہے کہ سیدنا علی ﷺ قائم اللیل اور صائم النہار تھے۔ (جامع الترمذی)
- علی ﷺ وہ تھے...... جس کے طرز معاشرت میں جاہ و حشم اور تکلف کا کوئی معمولی شائبہ بھی نہ تھا۔ (کنز العمال ص ٥٣ ج ١٦ سیرت خلفائے راشدین للعلامہ دوست محمد قریشی)
- علی ﷺ وہ تھے...... جس کی زندگی کا دور بت پرستی سے پاک رہا۔ (الصواعق المحرقہ)

Scanned with CamScanner

- علیؓ وہ تھے...... جس کو غزوہ تبوک کے موقع پر رحمت کائنات ﷺ نے گھر والوں کے لئے خلیفہ مقرر فرمایا۔ (۱)
- علیؓ وہ تھے...... جس کو رحمت کائنات نے خم غدیر کے موقع پر تمام مومنین کا دوست بنا کر ہمیشہ کے لئے صحابہ کرام اور عترت رسول کے درمیان دینی اختلافات کا خاتمہ کر دیا۔ (۲) (مشکوٰۃ شریف)
- علیؓ وہ تھے...... جس کو عبداللہ بن مسعود نے مسائل وراثت میں ماہر تسلیم کیا۔
- علیؓ وہ تھے...... جس کو فقہ اسلامی میں بھی پایہ بلند حاصل تھا۔
- علیؓ وہ تھے...... جس کو رحمت کائنات کے ساتھ نسبی حیثیت سے زیادہ قرب حاصل تھا۔ (سیرت خلفائے راشدین لعلامہ دوست محمد قریشی)
- علیؓ وہ تھے...... پیغمبر ﷺ جس کی آمد کے لئے بے تاب ہوں۔
- علیؓ وہ تھے...... جسے پیغمبر ﷺ خود میدان جہاد میں بھیجیں۔
- علیؓ وہ تھے...... پیغمبر ﷺ جس کی محبت کی دعائیں مانگے۔
- علیؓ وہ تھے...... جسے پیغمبر اپنی بیٹی دیں۔ (سیرت خلفائے راشدین لعلامہ دوست محمد قریشی)
- علیؓ وہ تھے...... جو صلح حدیبیہ کا معاہدہ تحریر کریں۔
- علیؓ وہ تھے...... جو صدیق اکبرؓ کی عدم موجودگی میں مصلیٰ امامت سنبھالے۔
- علیؓ وہ تھے...... جسے غزوہ تبوک کے موقع پر حضور اپنے خاندان میں چھوڑ کر جائیں۔ (سیرت خلفائے راشدین لعلامہ دوست محمد قریشی)

---

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

- علی ؓ وہ تھے...... جس کے سپرد پیغمبر کے تجہیز و تکفین کے انتظامات کئے گئے۔(۱)
- علی ؓ وہ تھے...... جو عمر ابن خطاب ؓ بیت المقدس کو فتح کرنے کے لئے

جائیں اپنا جانشین حیدر کو بنا کر جائیں...... صدیق ؓ کا انتخاب علی ؓ بنتا ہے...... عمر ؓ کا انتخاب علی ؓ بنتا ہے...... عثمان ؓ کا انتخاب علی ؓ بنتا ہے۔

سیدنا علی ؓ کے بارے میں امام اعظم ؒ کا قول:

اور سیدنا امام اعظم نعمان ابن ثابت ابو حنیفہ ؒ کا قول ہے...... کہ ہم سنیوں کی نشانی یہ ہے کہ...... نَحْنُ نُفَضِّلُ الشَّيْخَيْنِ وَنُحِبُّ الْخَتَنَيْنِ ...... ہم ابو بکر ؓ و عمر ؓ کو پوری کائنات پر فضیلت دیتے ہیں......

پیغمبر ﷺ کے دو داماد عثمان ؓ و علی ؓ کی محبت اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں...... علی ؓ کی محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے یا نہیں ہے؟ (ہے) علی ؓ سے جو پیار کرتا ہے...... اللہ اس سے پیار کرتے ہیں...... جو علی ؓ کا دشمن ہے...... خدا بھی اس کا دشمن ہے...... اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

---

(۱) حضرت علیؓ ... [illegible]

Scanned with CamScanner

فضائل ومناقب فاتح قبرص وشام امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا عَلٰی سَائِرِالْاُمَمِ...... ٥ بِرِسَالَةِ مَنِ اخْتَصَّهٗ مِنْ بَیْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَجَوَاهِرِ الْحِکَمِ ......وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمْ...... مَا نَطَقَ اللِّسَانُ بِمَدْحِهٖ وَنَسَخَ الْقَلَمُ...... اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ...... ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ...... فِیْ صُحُفٍ مُکَرَّمَةٍ مَرْفُوْعَةٍ مُطَهَّرَةٍ بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ کِرَامٍ بَرَرَةٍ ......وَ قَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ...... قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ ......اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیاً مَهْدِیاً...... (۱) اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْهِ الصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِیَةَ الْکِتَابَ وَمَکِّنْ لَهٗ فِی الْبِلَادِ...... (۲) صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ٥ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ٥ وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

تمہید:

قابل اعزاز وتکریم...... واجب الاحترام بزرگو...... دوستو اور بھائیو......!

رجب المرجب کا یہ بابرکت مہینہ ہے...... اور اس مہینے کا یہ تیسرا جمعہ ہے۔

---

(۱) ترمذی ص ۲۴۷ ج ۲، اسد الغابہ ص ۳۸۶

(۲) مجمع الزوائد ص ۳۵۶ ج ۹ بیروت

Scanned with CamScanner

سیدنا معاویہ ؓ کی تاریخ وفات:

موقع اور مناسبت کے لحاظ سے اسی رجب کے مہینہ میں خلیفۃ المسلمین، امیر المومنین، فاتح قبرص وشام ملت اسلامیہ کی عظیم سلطنت کے عظیم حکمران خال المسلمین، پیغمبر اسلام کے برادر نسبتی، جناب سیدنا حضرت معاویہ بن ابی سفیان ؓ کا وصال انتقال پر ملال اسی رجب المرجب کی بائیس (22) تاریخ کو ہوا۔

سیرت معاویہ ؓ پر بے شمار پہلو:

اسی مناسبت سے میں مناسب سمجھتا ہوں...... کہ سیرت معاویہ ؓ پر کچھ گفتگو کروں...... سیرت معاویہ بے شمار پہلوؤں پر مشتمل ہے

- حضرت معاویہ بن ابی سفیان ؓ کا علمی مقام
- سیدنا معاویہ ؓ کی سیاست۔
- سیدنا معاویہ ؓ کا تدبر۔
- سیدنا معاویہ ؓ کی فراست۔
- سیدنا معاویہ ؓ کا خاندان نبوت سے تعلق۔
- سیدنا معاویہ ؓ کی خاندان نبوت سے برادری اور نسبتیں۔

یہ اس قدر تفصیلی عنوان ہیں...... کہ اس پر بڑے بڑے مورخین اور صاحب قلم لوگوں نے ہزار ہا صفحات پر مشتمل کتابیں تحریر کر دی ہیں

سیدنا معاویہ ؓ پر مورخین کی ستم ظریفی:

میرا ایک عام مزاج یہ ہے...... کہ جب اصحاب رسول ؐ پر جب بھی گفتگو کرتا ہوں مشاجرات صحابہ اور ان کے باہمی اختلافات سے ہٹ کر ان کی شخصیت قرآن کے آئینہ میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں...... تا کہ قرآن کریم کی وہ صحیح تفصیل آپ کے سامنے

آئے......مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

پیغمبر ﷺ کے یار کفر پر حاوی ہوتے تھے...... ایک دوسرے سے محبت اور پیار کرتے تھے......اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ ان دونوں بزرگوں کے درمیان عام طور پر مورخین نے بھی اور بالخصوص کفر اور رفض نے اس قدر بہت بڑی خلیج پیدا کر دی ہے......اتنا بڑا فاصلہ قرار دیا ہے......کہ ان دونوں بزرگوں کا جوڑ ان دونوں بزرگوں میں یکجہتی اور ان دونوں بزرگوں میں اتحاد ظاہر ا ناممکن نظر آتا ہے

سیدنا معاویہ قرآن وحدیث کے آئینہ میں:

اور اچھے خاصے صحیح العقیدہ سنی مسلمان بھی اس بات کو سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں......

کہ......

شاید سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حریف تھے

شاید سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابل تھے۔

شاید کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے منکر تھے۔

شاید کہ سیدنا معاویہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حکومت کو چھینا چاہتے تھے......جب کہ قرآن وحدیث اور صحیح تاریخی حقائق اس کے بالکل برعکس ہیں......بحیثیت صحابی رسول ﷺ کے کہ صحابیت کتنا اونچا مقام ہے......جو میری اور آپ کی تنقید سے بالاتر ہے...... صحابیت اتنا بڑا مقام ہے......کہ جس سے محبت وتعلق کی بنیاد خود پیغمبر کی ذات ہے اور اس کا کوئی ذاتی عمل نہیں ہے۔

مقام صحابیت سیدنا نورالحسن کی نظر میں:

امام اہل سنت مولانا نورالحسن شاہ صاحب بخاریؒ فرمایا کرتے تھے......کہ قیامت کے دن عام لوگوں کے نامہ اعمال میں اور اصحاب پیغمبر ﷺ کے نامہ اعمال میں

Scanned with CamScanner

سب سے بڑا امتیاز اور فرق یہ ہوگا...... کہ میری اور آپ کی نجات کا دارومدار میرے اور آپ کے اعمال پر ہوگا...... اور صحابہ ﷺ کی نجات کا دارومدار محمد ﷺ کے ساتھ تعلق اور دوستی پر ہوگا...... صحابہ ﷺ کے اعمال سے بحث نہیں کی جائے گی...... ان کی نجات کا سبب پیغمبر ﷺ کی دوستی ہوگی...... نبوت سے وفاداریاں ہوں گی...... رحمت للعالمین ﷺ سے تعلق ہوگا

صحابہ کرام میں سب سے بڑی خوبی:

اور جو آیت کریمہ میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے......

وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ

سبقت کرنے والے...... پہل کرنے والے، ہجرت کرنے والے...... نصرت کرنے والے...... ان طبقات کے علاوہ

وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ

جو ان لوگوں میں بعد میں آنے والے...... حسن سلوک کے ساتھ ان سابقین اولین، مہاجرین اور انصار کی اتباع کرتے ہیں...... اُن سب کے لئے قرآن کا فیصلہ ہے...... رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ...... اللہ ان سے راضی ہے...... یہ سب کے سب رب سے راضی ہیں۔

ایک شخص کو رب رضا کا پروانہ دے کر کہے...... کہ میں تجھ سے راضی ہوں مخلوق چاہے ساری ناراض ہو جائے...... اس سے اس کی عزت پہ کوئی حرف نہیں آتا...... اس لئے کہ خود خالق اس سے راضی ہو گیا ہے۔ صحابہ کرام میں سب سے بڑی خوبی یہ تھی...... کہ اللہ نے صحابہ ﷺ کے ساتھ یہی رضا کا اعلان کر دیا تھا...... کہ میں ان سب کے ساتھ راضی ہوں۔

Scanned with CamScanner

مقام صحابہ اہل سنت کی نظر میں:

اہل سنت والجماعت کے عقائد امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ نے اپنی ایک کتاب خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے ابتداء میں اہل سنت کے عقائد کے عنوان پر ایک مضمون باندھا ہے......اس میں انہوں نے وضاحت سے لکھا ہے......کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق اہل سنت کے کیا عقائد ہیں؟ اہل بیت کے متعلق اہل سنت کے کیا عقائد ہیں...... سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان دونوں بزرگوں کے باہمی تنازعہ، مشاجرات اور اختلافات میں اہل سنت کا موقف کیا ہے...... یہ ایک بہت بڑی تفصیلی بات ہے......لیکن ان میں سے ایک چھوٹا سا عقیدہ بیان کرنا چاہتا ہوں......وہ یہ ہے کہ پیغمبر ﷺ کے جتنے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں......سب کے سب عادل ہیں......سب کے سب برحق ہیں......سب کے سب منصف ہیں......ان میں سے مجھ کو اور آپ کو کسی پر تنقید کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں......خواہ عظمت کے لحاظ سے اسے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہا جائے......یا وہ وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ جو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا قاتل تھا......جس نے حمزہ رضی اللہ عنہ کے سینے کو چاک کیا تھا......جس نے حمزہ رضی اللہ عنہ کے سر کی کھوپڑی میں شراب پینے کی قسمیں اٹھائی تھیں......جب وہ پیغمبر ﷺ کے سامنے آیا......تو حضور ﷺ نے فرمایا......کہ میرے سامنے سے ہٹ کر بیٹھ! جب تجھے دیکھتا ہوں......تو مجھے چچا کی محبت یاد آجاتی ہے......جس طریقے پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے خدا کی رضا کا پروانہ ہے......اسی طریقے پر پیغمبر ﷺ کا کلمہ پڑھنے سے اور نبی ﷺ کا چہرہ دیکھنے سے اس وحشی رضی اللہ عنہ بن حرب کے لئے بھی اللہ کی رضا کا وہی پروانہ ہے...... تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اس معیار میں برابر ہیں......کسی میں کوئی فرق نہیں ہے......مراتب اوپر نیچے اپنی جگہ پر ہیں......لیکن رضائے الٰہی کو حاصل کرنے میں تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے درجات بلند ہیں۔

Scanned with CamScanner

درجات صحابہ:

دوسری بات یہ سمجھیں...... کہ پوری کائنات میں اللہ نے صحابہ ﷺ کی جماعت کو چنا...... اصحاب رسول ﷺ میں اللہ نے جو لوگ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے ان کو فضیلت دی۔

ان تمام لوگوں میں سے...... پھر ان کو فضیلت حاصل ہے جو حدیبیہ کے مقام پر موجود تھے۔

ان تمام میں سے...... پھر ان کو فضیلت حاصل ہے جو بدر کے میدان میں موجود تھے۔

ان تمام میں سے...... پھر ان کو فضیلت حاصل ہے...... جن کو پیغمبر ﷺ نے عشرہ مبشرہ کہہ کر نام لے لے کر نبی نے جنت کے ٹکٹ دیے۔

ان تمام میں پھر ان کو فضیلت حاصل ہے...... جن صحابہ کرام ﷺ کو ہم خلفائے راشدین سیدنا ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم جن چار صحابہ کا بالترتیب اکثر احادیث میں تذکرہ آتا ہے۔

پھر ان چار صحابہ میں سے حضرت ابوبکر ﷺ و عمر ﷺ ان دو شیخین کو فضیلت حاصل ہے۔

پھر ان دو شیخین میں سے سیدنا صدیق ﷺ کو پوری کائنات پر اللہ نے فضیلت عطا فرمائی ہے...... یہ اہل سنت کے عقائد میں سے ایک کھلا ہوا عقیدہ ہے...... تو اس عقیدہ کی روشنی میں حضرت معاویہ ﷺ خلفاء اربعہ میں شامل نہیں۔

حضرت معاویہ ﷺ عشرہ مبشرہ میں شامل نہیں۔

حضرت معاویہ ﷺ بدر کے شرکاء میں شامل نہیں۔

Scanned with CamScanner

حضرت معاویہ ﷛ احد کے شرکاء میں شامل نہیں۔

حضرت معاویہ ﷛ صلح حدیبیہ کے شرکاء میں شامل نہیں۔

حضرت معاویہ ﷛ نے عمرۃ القضاء کے موقع پر اسلام قبول کیا۔

حضرت معاویہ ﷛ فتح مکہ کے بعد کی پوری زندگی پیغمبر ﷺ کے ساتھ گزاری۔

اس زندگی میں حضرت معاویہ ﷛ نے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ اس زندگی میں حضرت معاویہ ﷛ جہاد میں بھی شریک ہوئے تو اس حیثیت سے کہ حضرت معاویہ ﷛ نے پیغمبر ﷺ کے ساتھ جہاد کیا اس حیثیت سے کہ حضرت معاویہ اسلام لے کر آئے تو صحابہ کی جماعت میں حضرت معاویہ ﷛ نے ایک بلند مقام حاصل کیا ہے...... لیکن یہ بات ذہن میں رکھئے...... کہ جو درجہ ان لوگوں کو حاصل ہوا...... جنہوں نے پیغمبر ﷺ کے ساتھ ہجرت کی ہے...... حضرت معاویہ ﷛ ان کے مقابلے میں نہیں...... یہ اہل سنت کا ایک بدیہی عقیدہ ہے۔

اب دوسری بات سمجھنے کی کوشش کریں کہ کوئی شخص یہ کہہ دے...... چونکہ حضرت معاویہ ﷛ اس مقام کے نہیں...... تو اس لئے ان پر تنقید ہوسکتی ہے...... تو یہ بات غلط ہوگی...... اس لئے کہ وہ اس مقام پر تو نہیں...... لیکن صحابی رسول ﷺ ضرور ہیں...... پیغمبر ﷺ کا کلمہ ضرور پڑھا ہے...... نبی ﷺ نے جنت کا ٹکٹ ان کو ضرور دیا ہے...... ایک روایت نہیں...... بلکہ بیسیوں روایات ایسی ملتی ہیں...... جن میں رحمت اللعالمین ﷺ نے سیدنا معاویہ ﷛ کے لئے دعائیں مانگی ہیں۔

سیدنا معاویہ ﷛ کے قبول اسلام کا واقعہ:

حضرت معاویہ ﷛ کے اسلام لانے کے متعلق حدیث پاک میں آتا ہے...... کہ حضرت معاویہ ﷛ عمرۃ القضاء کے موقع پر اسلام لائے اختلاف اپنی جگہ پر ہے لیکن صحیح

تحقیقی قول یہ ہے...... کہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لا چکے تھے...... لیکن مکہ کے حالات کے تحت انہوں نے اسلام کا اظہار نہیں کیا...... کیونکہ ابو سفیان ﷛ حضرت معاویہ ﷛ کے والد بزرگوار اس وقت کفر میں تھے...... اور وہ کافروں کے بہت بڑے سردار مکہ کے رئیسوں میں سب سے بڑے رئیس تھے...... ان کے فیصلوں کے مطابق مکہ والے زندگی گزارتے تھے...... اس لئے حضرت معاویہ ﷛ نے اسلام کا اظہار نہ کیا...... خاموشی اختیار کی...... فتح مکہ کے موقع پر اسلام کا اظہار کیا۔

بعض علماء نے لکھا ہے...... کہ حضور ﷺ جب عمرة القضاء کے موقع پر تشریف لائے اور آپ صلح حدیبیہ کے بعد مقام حدیبیہ سے واپس چلے گئے...... کہ آئندہ سال آکر عمرہ کریں گے...... اس عمرہ کرنے کے بعد تمام صحابہ موجود تھے...... اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان ﷛ اسلام لا چکے تھے......(۱) حضور ﷺ کی زیارت کے لئے وہاں حضور کے پاس آئے۔

سیدنا معاویہ ﷛ کا انوکھا اعزاز:

حضور ﷺ نے فرمایا...... اُدْعُوْا مُعَاوِيَةَ ...... معاویہ ﷛ کو بلاؤ حضرت معاویہ ﷛ کو بلایا گیا...... تو حضرت معاویہ ﷛ تشریف لائے...... آنے کے بعد رحمت للعالمین ﷺ نے فرمایا...... کہ معاویہ ﷛ قینچی لے آؤ...... معاویہ ﷛ میری حجامت بناؤ کہا آقا کیوں؟ فرمایا...... اس لئے کہ میں عمرہ کر چکا ہوں...... اس لئے بال کاٹنے ہیں...... چنانچہ تمام صحابہ کرام کے ہوتے ہوئے رحمۃ اللعالمین ﷺ کے ایک خادم ہونے کی حیثیت سے حضرت معاویہ نے یہ خدمت سرانجام دی۔

---

(۱) تاریخ دمشق بذیل حادہ معاویہ منقول از بحوالہ امیر معاویہ ص ۱ ٤

Scanned with CamScanner

اور معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ انتخاب پیغمبر ﷺ نے ایک خاص عظمت کے تحت کیا...... تا کہ لوگوں کو سمجھ آجائے...... کہ مجھے جس پر اعتماد ہوگا...... میں اس کے پاس جاؤں گا...... پیغمبر ﷺ کو جس پر اعتماد تھا...... نبی ﷺ نے اسے بلا کر کہا...... کہ بال معاویہ رضی اللہ عنہ تو نے کاٹنے ہیں...... اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے...... کہ پیغمبر ﷺ کے سر کے بال اور حضور ﷺ کی مونچھیں میں نے بنائیں...... وہ پیغمبر ﷺ کے بال میں نے بطور تبرک کے اپنے پاس رکھے...... اور پیغمبر ﷺ کے ناخن میں نے کاٹے...... اور وہ آقا کے ناخن بھی میں نے اپنے پاس سنبھال کر رکھے ہوئے ہیں۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی وصیت:

اور جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی...... تو وصیتاً کہا کہ یہ کرتہ جو عمرۃ القضاء کے موقع پر حضور ﷺ نے خوشی میں آکر مجھے دیا...... میں نے اسے اس دن کے لئے سنبھال کر رکھا کہ جب میں دنیا سے رخصت ہوں...... تو میری موت کے وقت میرا کفن یہ ہو......(۱) آقا ﷺ کے بال اور ناخن میری آنکھوں پر رکھ دینا...... اور حضور ﷺ کا کرتہ میرے جسم کے اوپر! پہلے میرے اوپر ایک چادر ڈالنا اس کے اندر کرتہ دے دینا...... میرے اوپر ایک اور کفن دے دینا اور میں یہ یقین رکھتا ہوں...... کہ پیغمبر ﷺ کے لباس سے جس کا وجود مل جائے قرآن جس لباس کو کہتا ہے...... ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ۔

محمد ﷺ تیرے کپڑے پاک ہیں ...... ہم پاک کپڑوں کی حفاظت کرتے ہیں...... ناپاک اور غلیظ آدمی تیرے کپڑوں کو ہاتھ نہیں لگا سکتا...... تیرا لباس اسی کے پاس جائے گا...... جسے آپ ﷺ پسند فرمائیں گے...... چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو وہ لباس میسر آیا...... یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خصوصیت تھی۔

---

(۱) تاریخ الکامل ابن اثیر ص ۲ ج ۴

Scanned with CamScanner

حضرت ابوسفیان ﷛ کا قبول اسلام کا واقعہ:

حضرت ابوسفیان ﷛ فتح مکہ کے موقع پر جب اسلام لے آئے ...... تو تاریخ اس بات کو دہراتی ہے...... کہ حضرت عباس ﷛ وابوسفیان ﷛ پہاڑی پر کھڑے ہوئے ہیں...... حضرت عباس مسلمان تو ہو چکے تھے...... لیکن ہجرت انہوں نے بھی اس وقت تک نہیں کی تھی...... حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ عباس ﷛ تو اس وقت ہجرت کرے گا جب تیری ہجرت آخری ہجرت بنے گی...... جیسے اللہ نے مجھے انبیاء میں خاتم بنایا ہے...... اسی طرح تجھے ہجرت کرنے والوں میں سب سے آخری بنائے گا...... میرے صحابہ ﷛ میں آخری آدمی تو ہوگا جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینے آئے گا...... حضرت عباس ﷛ موجود تھے...... حضرت عباس ﷛ وحضرت سیدنا ابوسفیان ﷛ ایک پہاڑی پر کھڑے ہیں...... اور صحابہ ﷛ کا لشکر وہاں سے گزر رہا ہے...... اور یہ عظیم لشکر اور عظیم جماعت جس کے بارے میں اللہ نے پیغمبر ﷺ کو کہا تھا کہ محبوب "تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا" ...... آپ ان کو رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھیں! کہ اللہ کے دربار میں محمد ﷺ کے یہ دیوانے جھکتے کیسے ہیں...... اللہ کے دربار میں محمد ﷺ کے یہ یار سجدہ کیسے کرتے ہیں...... میں رب روزانہ دیکھتا ہوں آج آپ بھی دیکھیں بہر حال حضرت عباس ﷛ اور حضرت ابوسفیان ﷛ یہ دونوں کھڑے ہیں...... ابھی تک حضرت ابوسفیان ﷛ اسلام نہیں لائے تھے...... تو حضرت ابوسفیان ﷛ نے ایک جملہ کہا...... کہ بھائی عباس آج تیرے بھتیجے محمد ﷺ کی ٹھاٹھ بن گئی ہے...... آج دیکھ کس شاہانہ دبدبہ اور رعب سے محمد ﷺ مکہ میں داخل ہو رہا ہے...... عباس ﷛ کی آنکھوں میں آنسو آگئے...... کہا بھائی ابوسفیان تو نے غلط سمجھا ہے...... یہ محمد ﷺ کی بادشاہت نہیں...... یہ محمد ﷺ کا ٹھاٹھ نہیں...... یہ محمد ﷺ کا شاہانہ جلال نہیں...... یہ اس پیغمبر محمد ﷺ کی نبوت کی عظمت ہے...... کہ کل جسے تم نے مکہ سے نکالا تھا آج وہ فاتحانہ

Scanned with CamScanner

انداز میں مکہ میں داخل ہو رہا ہے..... عباسؓ نے کہا کہ ابوسفیان اگر تم نجات چاہتے ہو تو اس محمد ﷺ کا کلمہ پڑھ لو.....(۱) ابوسفیانؓ نے کہا لے چل میں نے تو بڑی مخالفت کی ہے..... کیا مجھے یہ محمد معاف کر دے گا؟ چنانچہ حضرت ابوسفیانؓ اسی وقت محمد ﷺ کے دربار میں آئے۔

بدلے کا دن اور رحمت پیغمبر کی بارش:

کتابوں میں لکھا ہے.....(۲) کہ صحابہؓ کا مجمع لگا ہوا تھا..... اور یہی وہ موقع تھا..... کہ جب صحابہؓ نے کہا تھا..... اَلْیَوْمُ یَوْمُ الْمَلْحَمَہ (آج کا دن بدلے کا دن ہے) آج انتقام لیں گے..... آج بدلے لیں گے..... آج حساب چکائیں گے۔

- ہم اس دور کو نہیں بھولے..... جب تم نے خبابؓ کو دھکتے ہوئے انگاروں پر لٹایا تھا۔
- ہم اس دور کو نہیں بھولے..... جب تم نے زنیرہؓ کی آنکھیں نکالی تھیں۔
- ہم اس دور کو نہیں بھولے..... جب تم نے اسماء بنت ابی بکرؓ کے چہرے پر طمانچہ مارا تھا۔
- ہم اس دور کو نہیں بھولے..... جب تم نے ابوفکیہہؓ کی پسلیاں توڑی تھیں۔
- ہم اس دور کو نہیں بھولے..... جب تم نے حضرت بلال حبشیؓ کو گرم ریت پر لٹا کر اس کے سینے پر وزنی پتھر رکھ دیا تھا۔
- ہم اس دور کو نہیں بھولے..... جب تم نے جنگ بدر میں ہمارے چودہ ساتھی شہید کیے تھے۔

---

(۱) سیرت مصطفیٰ ص ۲۰-۲۱ ج ۳ (۲) سیرت مصطفیٰ ص ۲۰-۲۱ ج ۳

- ہم اس دور کو نہیں بھولے...... جب تم نے جنگ احد میں ہمارے 70 ستر ساتھیوں کو شہید کیا تھا۔
- ہم اس دور کو نہیں بھولے...... جب تم نے آقاء کے ٹخنے مبارک طائف کی گلیوں میں خون آلود کئے تھے......
- ہم اس دور کو نہیں بھولے...... جب تم نے آقا ﷺ کو مجنون کہا تھا۔
- ہم اس دور کو نہیں بھولے...... جب تم نے آقا ﷺ کو ساحر کہا تھا۔
- ہم اس دور کو نہیں بھولے...... جب تم نے آقا ﷺ کو کوہ صفا پر پتھر مارے تھے۔
- ہم اس دور کو نہیں بھولے...... جب تم نے آقا ﷺ کے کندھے پر اوجھڑی ڈالی تھی۔
- ہم اس دور کو نہیں بھولے...... جب تم نے آقا ﷺ کے پیچھے چند اوباش لڑکے ھنکا دیئے تھے۔
- ہم اس دور کو نہیں بھولے...... جب تم نے آقا ﷺ کو شعب ابی طالب کی گھاٹی میں تین سال قید کیا تھا۔
- ہم اس دور کو نہیں بھولے...... جب تم نے صحابہ ﷺ کے ہاتھوں اور پاؤں میں میخیں گاڑی تھیں آج ایک ایک چیز کا حساب چکائیں گے۔

پیغمبر اسلام رحمت اللعالمین ﷺ نے کہا یہ جملے مت کہو "لاَ اَلْیَوْمُ یَوْمُ الْمَلْحَمَہ" آج بدلے کا دن نہیں...... بلکہ آج رحمت کا دن ہے آج محمد ﷺ اپنی شان کریمی دکھا کر سب پر رحمت کرنا چاہتا ہے......(۱) آج میں معافی کا اعلان کرنا چاہتا ہوں ابوسفیان سامنے آیا سوچا آج کیا بنے گا؟ پیغمبر اسلام ﷺ خوش ہوئے آقا نے ابوسفیان ﷺ کا استقبال کیا

---

(۱) یا ابا سفیان الیوم یوم المرحمہ یعز اللہ فیہا قریشا (سیرت مصطفی ص ۲۲ ج ۳)

Scanned with CamScanner

لوگو پیغمبر ﷺ استقبال کیوں نہ کرتے...... کیونکہ نسبت بہت اونچی تھی۔ اسی ابوسفیان کی بچی ام المومنین سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا ہے جس کے ساتھ پیغمبر اسلام ﷺ نے نکاح کیا تھا۔

باپ کا بستر پیغمبر پر بیٹھنا اور بیٹی کا روکنا:

صلح حدیبیہ کے بعد جناب ابوسفیان ؓ ابھی اسلام نہیں لائے تھے...... کفر کی حالت میں تھے بیٹی سے ملنے کے لئے جب مدینہ طیبہ میں گئے...... تو پیغمبر اسلام ﷺ کا بستر بچھا ہوا تھا...... پیغمبر ﷺ کی بیوی حضرت معاویہ ؓ کی بہن اس ابوسفیان ؓ کی بیٹی اُم المومنین اُم حبیبہؓ کے گھر کے اندر جب ابوسفیان ؓ گئے...... تو بچھے ہوئے بستر کو ام حبیبہؓ نے لپیٹ کر ایک طرف رکھ دیا...... کہا ابا جان تشریف رکھئے بیٹھ جایئے...... بیٹی کی طرف دیکھ کر ابوسفیان ؓ نے کہا بیٹی بے ادب کب سے بن گئی ہے؟ میں نے تو سوچا کہ یہ پرانا بستر ہے...... اس کو اٹھا کر تو کوئی نیا بستر بچھائے گی...... میں نے تو یہ سوچا کہ شاید یہ بستر صحیح نہیں ہے اور تو اس سے درست اور اچھا بستر لے کر آئے گی...... تو نے تو بچھے ہوئے بستر کو بھی اٹھا لیا ہے کیا سبب ہے؟ کیا ماجرہ ہے؟ اُم حبیبہؓ نے رو کر کہا...... ابو جان میں بے ادب نہیں بنی...... ادب پیغمبر ﷺ کے قدموں میں ہے...... کہ پاک پیغمبر ﷺ کے پاک بستر پر کافر باپ کا بیٹھنا میں برداشت نہیں کر سکتی۔

نبی ﷺ کا بستر پاک ہے۔

نبی ﷺ کا وجود پاک ہے۔

نبی ﷺ کے یار پاک ہیں۔

پیغمبر ﷺ کی بیویاں پاک ہیں۔

اُم حبیبہؓ نے کہا ابا تو ناپاک ہے...... تو کافر ہے...... میں کافر کو پاک پیغمبر ﷺ

Scanned with CamScanner

کے بستر پر کیسے بیٹھنے دوں؟ یہ سن کر ابوسفیان رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے۔

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی آمد پر رحمت للعالمین کا اعلان عام:

ایک وہ وقت تھا...... کہ بیٹی نے مظاہرہ کیا تھا...... آج جب پیغمبر اسلام ﷺ کے پاس ابوسفیان رضی اللہ عنہ آئے...... ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے دیکھا...... کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ آگئے...... تو آقا ﷺ استقبال کے لیے کھڑے ہوگئے...... حضور ﷺ نے استقبال میں کھڑے ہوکر دو جملے ارشاد فرمائے...... فرمایا لوگو! مَنْ دَخَلَ فِیْ بَیْتِ اللّٰہِ فَقَدْ آمَنَ جو شخص آج بیت اللہ میں داخل ہوگا...... میں اسے بھی امان دے دوں گا۔

جو آج ہتھیار ڈال کر اپنے مکان میں بیٹھ کر معافی مانگ لے...... آج اسے بھی معاف کر دیا جائے گا۔

لوگو...... جیسے میں محمد ﷺ اللہ کے گھر کعبۃ اللہ کو دارالامان بتا رہا ہوں (۱) اور میں محمد دوسرا اعلان یہ کرتا ہوں...... مَنْ دَخَلَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْ سُفْیَانَ فَقَدْ آمَنَ...... لوگو......! اب تک ابوسفیان رضی اللہ عنہ میرا دشمن تھا...... میرا اور دین کا مخالف تھا...... اب اس نے کلمہ پڑھ لیا ہے...... اب اس کو اتنا اونچا مقام میں نبی ہو کر دیتا ہوں...... جیسے بیت اللہ کے اندر آنے والے کو امان دیدی جائے گی...... ایسے ہی جو شخص ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوگا اسے بھی امان دیدی جائے گی...... نہ کعبہ میں آنے والوں کو کچھ کہا جائے گا اور نہ ہی ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے مکان میں آنے والوں کو کچھ کہا جائے گا...... صحابہ رضی اللہ عنہم کا پہلے کا دور مت دیکھو...... صحابہ رضی اللہ عنہم کا نبوت کے ساتھ وفاداریوں کا زمانہ دیکھو...... کہ بعد میں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کے ساتھ کیسی زندگی گزاری۔

---

(۱) مسلم میں یہ الفاظ ہیں من دخل فی دار ابی سفیان فھو امن (مسلم ص ۱۰۴ باب فتح مکہ، رحمۃ للعلمین ص ۱۷۲ ج ۱، سیرت مصطفیٰ ص ۲۳ ج ۳)

Scanned with CamScanner

بوسفیان رضی اللہ عنہ کا حالت کفر میں نبی کو بدلہ لے کر دینا:

علماء نے ایک بہت پرانا تاریخی واقعہ کتابوں میں لکھا ہے۔۔۔۔۔ کہ ایک مرتبہ ابوجہل نے سیدہ فاطمۃ الزاہراءؓ کو غصہ کی بناء پر یہ دیکھ کر کہ یہ محمد ﷺ کی بیٹی ہے۔۔۔۔۔ تو اس ابوجہل نے حضرت فاطمہؓ کے چہرے پر طمانچہ ماردیا۔۔۔۔۔ (یہ مکہ مکرمہ کا واقعہ ہے) حضرت فاطمہؓ روتی ہوئی حضور ﷺ کے پاس آئی۔۔۔۔۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ ابھی تک کفر کی حالت میں تھے۔۔۔۔۔ اسلام نہیں لے آئے تھے۔۔۔۔۔ یہ آکر حضور ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے اور حضرت فاطمہؓ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔۔۔ اور آکر سیدہ نے کہا کہ ابو مجھے ابوجہل نے تھپڑ مارا ہے۔۔۔۔۔ حضور ﷺ نے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کی طرف متوجہ ہو کر کہتے ہیں۔۔۔۔۔ کہ بیٹی کیا ہوا۔۔۔۔۔؟

سیدہ فاطمہؓ نے کہا ابوجہل چچا نے مجھے تھپڑ مارا ہے۔۔۔۔۔ ابوسفیان نے کہا فاطمہؓ میرے ساتھ چلو میں تمہیں اس سے بدلہ لے کر دیتا ہوں۔ چنانچہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہؓ کو ساتھ لے کر گئے اور کتابوں میں لکھا ہے۔۔۔۔۔ کہ جیسے چھوٹے بچے کو کوئی مارے۔۔۔۔۔ تو بچے کو کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔ کہ تو بھی اسے مار کر اپنا سینہ ٹھنڈا کر لے۔۔۔۔۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے جا کر ابوجہل کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے۔۔۔۔۔ ابوجہل کے ہاتھ پکڑنے کے بعد ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہؓ سے کہا۔۔۔۔۔ بیٹی۔۔۔۔۔! جیسے اس نے تجھے تھپڑ مارا ہے۔۔۔۔۔ ایسے تو بھی اسے تھپڑ مار دے۔۔۔۔۔ جب سیدہ فاطمہؓ تھپڑ مار چکی تو خوش ہو کر ہنس پڑی۔۔۔۔۔ حضرت فاطمہؓ نے واپس آکر حضور ﷺ سے کہا۔۔۔۔۔ کہ ابو۔۔۔۔۔! مجھے چچا ابوسفیان لے گئے تھے آج ہم نے ابوجہل سے بدلہ چکایا ہے۔۔۔۔۔ میں اسے تھپڑ مار کر آئی ہوں۔

کتابوں میں لکھا ہے۔۔۔۔۔ کہ حضور ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔۔۔۔۔ کہ اللہ ابوسفیان نے میری بیٹی کو خوش کیا ہے۔۔۔۔۔ اللہ تو اس پر راضی ہو کر اسے اس سے بھی اچھا صلہ

عطا فرمادے..... یہ پیغمبر ﷺ کی دعا تھی..... کہ فتح مکہ کے موقع پر جب ابوسفیان اسلام لے آئے..... تو پیغمبر ﷺ نے اسی کا بدلہ دیا..... کہ کل ابوسفیان نے میری بیٹی کو امان دی تھی..... آج میں پیغمبر ﷺ اعلان کرتا ہوں۔

مَنْ دَخَلَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْ سُفْیَانَ فَقَدْ آمَنَ

جو شخص ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہو جائے گا..... میں محمد ﷺ اسے امان دیدوں گا۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی علمی قوت وذہنی فراست:

میرے دوستو! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس قدر جلیل القدر عظیم المرتبت صحابی ہیں..... کہ پوری زندگی پیغمبر ﷺ کی وفاداری میں گزاری..... کاتبان وحی یعنی وہ صحابہ جو حضور ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کی کتابت کیا کرتے تھے..... کتابوں میں ان کی تعداد پچاس کے قریب آتی ہے..... ان میں سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اعلیٰ درجہ کے کاتب تھے..... اور عرب کے وہ سترہ جرنیل جو عرب کی سرزمین پر پڑھے لکھے سمجھے جاتے تھے..... جنہیں تحریر وتقریر کا خوب ملکہ حاصل تھا..... ان میں سے ایک حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ تھے ایک ایسا موقع آیا..... کہ حضور ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں..... کسی جگہ پر حملہ کرنا تھا مشورہ شروع ہوگیا۔ باتیں ہوتی رہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ بھی اس مجلس میں موجود تھے حضور ﷺ نے فرمایا..... اُدْعُوْا مُعَاوِیَہ ..... فرمایا معاویہ رضی اللہ عنہ کو لے آو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ آگئے..... حضور ﷺ نے فرمایا معاویہ تو بہت بڑا جنگ جو ہے..... معاویہ رضی اللہ عنہ تو بہت بڑا ہوشیار ہے..... تم بڑے ذہین اور زیرک آدمی ہو..... تم بڑے چست وچالاک ہو..... اس معاملہ میں رائے دو کہ ہم کیسے عمل کریں۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں..... کہ اس دن ہمیں معاویہ رضی اللہ عنہ کی علمی قوت، ذہنی فراست

اور تدبر سمجھ میں آیا...... کہ صدیق رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ وحیدر رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ اور بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہوتے ہوئے...... جب جنگ کے متعلق مشورہ لینے کی باری آئی...... تو حضور ﷺ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو بلایا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ مجھے مشورہ دے چنانچہ حضور ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مشورہ لیا۔(۱)

سیدہ اُم حبیبہؓ اور آقا کی معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت:

ایک مرتبہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت اُم حبیبہ کے پاس آئے...... حضور ﷺ نے دیکھا...... کہ بہن اور بھائی دونوں اکٹھے اور ایک گھر میں بیٹھے ہوئے باتیں کررہے ہیں اور ہنس رہے ہیں...... حضور ﷺ نے معاویہ رضی اللہ عنہ اور اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھ کر فرمایا...... اُم حبیبہؓ کیا تجھے معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت ہے...... اس بھائی سے تو کتنی محبت کرتی ہے؟...... اُم المومنین سیدہ اُم حبیبہؓ نے فرمایا...... آقا! جتنی کسی بہن کو ایک بھائی سے پیار ہوسکتا ہے...... مجھے اس سے بھی زیادہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے پیار ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا...... اُم حبیبہؓ جتنا معاویہ رضی اللہ عنہ تجھے پیارا ہے اس سے بھی کہیں زیادہ میں محمد ﷺ معاویہ رضی اللہ عنہ سے پیار کرتا ہوں...... اور پھر حضور ﷺ نے ایک دعا مانگی...... کہا اے اللہ تو معاویہ کو اتنی قوت دے دے جو معاویہ کے مقابلے میں آئے معاویہ رضی اللہ عنہ اسے نیست ونابود کردے۔

صحابہ کرام کا اقتدار حکومت وفتوحات:

تاریخ یہ بتاتی ہے...... کہ تمام خلفاء میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تک صحابہ رضی اللہ عنہم کا دور آیا ہے...... ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دور دو سال تین ماہ تک قائم رہا۔

---

(۱) ادعوا معاویۃ واحضروہ امرکم فانہ قوی امین (سیدنا معاویہ ص ۹۵ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، مجمع الزوائد ص ۳۵۶ ج ۹)

Scanned with CamScanner

گویا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دو سال تین ماہ تک حکومت چلائی ...... انہوں نے گیارہ لاکھ مربع میل سے بھی زیادہ خطے پر اسلام کا پرچم لہرایا۔

عمر بن خطاب نے دس سال چھ ماہ دس دن تک حکومت چلائی ...... انہوں نے ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا۔

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا دور آیا ...... انہوں نے چوالیس لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا۔

علی ابن ابی طالب کا دور آیا ...... انہوں نے ساڑھے پانچ سال حکومت چلائی ...... لیکن زیادہ فتوحات حاصل نہ ہوئیں ...... باہمی اختلافات اور خانہ جنگی کچھ بنیاد بن گئی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا قصاص ان کے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ بن کے سامنے آ گیا ...... چنانچہ انہوں نے بائیس لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا ...... حضرت حسن کا چھ ماہ کا دور آیا ...... اس کے بعد حضرت حسنین ؓ نے مصالحت کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی ...... پورے کا پورا اقتدار حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا ...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تن تنہا، انیس سال تین ماہ حکومت کی اور چونسٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرا کر دنیا کو بتا دیا ...... کہ قیصر کے ٹکڑے ہو گئے ...... کسریٰ کے ٹکڑے ہو گئے ...... آتش پرست بھاگ گئے ...... کفر بھاگ گیا ...... یہودیت دم توڑ گئی ...... عیسائیت میدان چھوڑ گئی ...... مدینہ سے مراکش تک ...... مکہ سے پرتگال تک ...... عرب سے حجاز تک ...... حجاز سے ہندوستان تک، ہندوستان سے چین و روس اور افریقہ تک ہر خطہ میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسلام کا پرچم لہرایا ہے ...... اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، بائیس سال تک مختلف ادوار میں گورنر رہے۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی ظاہری ٹھاٹھ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا اختلاف:

روس تک افریقہ تک ہر خطے میں معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسلام کا پرچم لہرایا...... اور یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بائیس سال تک مختلف ادوار میں گورنر رہے...... سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے معاویہ رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی یزید ابن ابی سفیان یہ ایک عظیم آدمی تھا...... صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں وہ گورنر رہے تھے...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس علاقے کا گورنر بنادیا تھا...... جب حضرت امیر المومنین عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ بیت المقدس کو فتح کر کے واپس آئے...... دمشق سے ہوتے ہوئے گزرے...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بڑے شاہانہ انداز میں حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا...... بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے...... عمر رضی اللہ عنہ بڑے جلالی طبعیت کے تھے...... سخت قسم کے جرنیل تھے...... عمر رضی اللہ عنہ کی شدت دنیا میں مشہور ہے...... عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا معاویہ رضی اللہ عنہ! تمہیں پتہ نہیں...... کہ میں نے بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم کو معزول کیا ہے...... اتنا قیمتی تم لباس پہنتے ہو...... خوبصورت لباس پہنتے ہو...... اعلیٰ قسم کا تخت بناتے ہوئے بڑے بڑے ٹھاٹھ کے ساتھ تم اوپر بیٹھتے ہو...... دائیں بائیں تمہارے خدام رہتے ہیں...... تم نے اسلاف کے طریقے کو چھوڑ کر نیا طریقہ اپنایا ہے...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ جملے سنے تو آنکھوں میں آنسو آگئے...... اوپر جو خوبصورت لباس پہنا ہوا تھا اتار کر کہا حضرت! یہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا ظاہری لباس ہے اندر دیکھ لیجئے وہی ٹاکیوں اور پیوند سے جڑا ہوا ہی کھدر کا پرانا کپڑا جس پر چمڑے کی ٹاکیاں موجود ہیں۔ اندر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہی پہنا ہوا ہے...... میں یہاں اس جگہ پر ہوں جہاں رومیوں کے ساتھ کافروں کے ساتھ، عیسائیوں کے ساتھ اکثر میرے مناظرے ہوتے رہتے ہیں...... ان سے گفتگو ہوتی رہتی ہے...... وہ لوگ ظاہری ٹھاٹھ باٹھ کو دیکھتے ہیں...... اگر ہم

اس انداز سے پیش نہ آئیں تو وہ لوگ ہمیں کچھ بھی نہیں سمجھتے...... میں یہ انداز اس لئے اپناتا ہوں...... تاکہ مسلمانوں کا جس طریقے سے ظاہری روپ ہے اسی طریقے پر ظاہری روپ بھی ان پر حاوی رہ جائے...... حضرت امیر المومنین نے جب یہ جملے سنے حضرت عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمر! آج تک تیرے شدید سوال کا کوئی آدمی جواب نہیں دے سکا یہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہے جس نے ایسے سوال کا جواب دیا ہے جس کا آپ جواب بھی نہیں دے سکتے...... آپ کو خاموشی اختیار کرنی پڑی۔

جاہل و نادان لوگ معاویہ رضی اللہ عنہ کی زبانی:

اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے...... وہ جاہل لوگ ہیں جو قیصر و کسریٰ کے شہروں کا تذکرہ کرتے ہیں.... معاویہ جیسا دانا معاویہ جیسا چست و چالاک معاویہ جیسا ذہین، معاویہ جیسا زیرک آدمی موجود ہو پھر بھی ان کے تذکرے ہوں؟

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہادی مہدی ہونے کا مصداق:

اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وہ عظیم انسان ہے...... کہ جس کے متعلق پیغمبر ﷺ نے تین دعائیں مانگی تھیں...... پیغمبر ﷺ نے فرمایا...... اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا ......(۱) اے اللہ اس معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہادی بنا.... اے اللہ اس معاویہ رضی اللہ عنہ کو مہدی بنا...... ہدایت پر چلنے والا بنا...... انسانوں کی ہدایت کا سبب بنا...... کہ اس معاویہ رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سے انسانوں کو ہدایت ملے اور یہ ہدایت پر خود بھی چلے...... تابعین بتایا کرتے تھے...... کہ صحابہ فرماتے ہیں...... کہ اگر تم معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لیتے تو یقیناً تم کہتے کہ پیغمبر ﷺ نے جس مہدی کی آمد کی بشارت دی تھی وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہے۔

---

(۱) ترمذی ص ۲۴۷ ج ۲

Scanned with CamScanner

علم کا پہاڑ:

دوسری دعا حضور ﷺ نے فرمایا...... اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ...... اے اللہ اس کو کتاب کا علم عطا فرما...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا علم دیکھئے...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں...... کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ ایک گھوڑے پر سوار تھا...... آقا ﷺ آگے بیٹھے ہیں...... معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں...... کہ میں پیچھے بیٹھا ہوا تھا...... اور میرا سینہ پیغمبر ﷺ کی پشت سے لگ رہا تھا...... حضور ﷺ نے فرمایا معاویہ! تیرے جسم کا کونسا حصہ میرے جسم سے مس ہو رہا ہے...... کہا محبوب ﷺ میرا سینہ آپ کی پشت کے ساتھ لگ رہا ہے...... (۱) حضور ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سینہ پر ہاتھ پھیر کر کہا...... اَللّٰھُمَّ اِمْلَاءُہٗ بِالْعِلْمِ...... اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے سینہ کو علم سے بھر دے۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے عیسائی بادشاہ کے سوالات:

اب نبی ﷺ کی دعا کا اثر دیکھئے...... معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کا دور حکومت ہے...... عیسائی خط لکھتا ہے...... خط میں لکھتا ہے...... کہ چند اشکالات ہیں ان کو حل کیجئے! خط حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے پڑھا گیا...... کہا حضرت اس عیسائی نے پہلا سوال یہ لکھا ہے...... اس زمین پر وہ کون سی چیز ہے جو زمین کی نہیں جنت سے آئی ہے...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا...... کہ خط میں لکھو کہ یہ چیز حجر اسود ہے...... جو کہ جنت سے آیا ہے...... جب کعبۃ اللہ کی تعمیر کی گئی...... تو اللہ نے اس پتھر کو جنت سے زمین پر بھیجا تھا...... بڑا خوبصورت پتھر تھا...... میرے اور آپ کے گناہوں کی شامتوں کی وجہ سے اس کی شکل سیاہ ہو گئی ہے...... (۲) چنانچہ وہ جنت کا پتھر ہے۔

---

(۱) الاصابہ ص ۴۱۳ ج ۳ (۲) فضائل الصحابہ للامام احمد بن حنبل ص ۹۱۵ ج ۲، مجمع الزوائد ص ۲۵۶ ج ۹ بیروت

Scanned with CamScanner

وہ اب بھی زمین پر موجود ہے...... حضرت معاویہ ؓ کا علم دیکھو...... اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ ...... نبی کی دعا برحق ہے...... پیغمبر ﷺ دعائیہ جملے کہیں اور دعا قبول نہ ہو یہ نہیں سکتا۔

عیسائی نے دوسرا سوال یہ لکھا...... کہ ایسا پانی بتاؤ آسمان سے بھی نہ گرا ہو زمین سے بھی نہ نکلا ہو...... لیکن دنیا کے تمام پانیوں میں سے وہ افضل پانی ہو؟ حضرت معاویہ نے فرمایا اس کو لکھو کہ جب غزوہ خندق ہو رہا تھا...... تو خندق کھودی جا رہی ہے ص ؓ نے فرمایا آقا ﷺ...... ! پیاس کی شدت ہے وضو کے لیے پانی نہیں بچا...... فرمایا کے ہاں کچھ بچا ہے؟ کہا آقا ﷺ اور تو کچھ نہیں ایک پیالے میں تھوڑا سا پانی ہے حضور ﷺ نے فرمایا وہ پیالہ لے آؤ...... چنانچہ حضور ﷺ کے سامنے وہ پیالا لایا گیا رحمت کائنات ﷺ نے اپنا دائیاں ہاتھ اس پانی کے پیالے میں ڈالا...... پیغمبر ﷺ انگلیوں سے پانی کے فوارے پھوٹے...... حضرت امیر معاویہ ؓ نے فرمایا...... کہ یہ وہ ہے جو آسمان سے بھی نہیں برسا زمین سے بھی نہیں نکلا...... اور یہ اتنا عظیم پانی ہے...... کہ کا کوئی پانی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا...... یہ سب سے عظیم پانی ہے...... کہ آب زمزم بھی ا مقابلہ نہیں کرسکتا کیوں؟ اس لئے کہ آب زم زم اسماعیل علیہ السلام کی ایڑھیوں سے نکلا پاؤں سے نہیں آیا...... ایڑھیاں رگڑنے کی وجہ سے وہ پانی زمین سے نکلا ہے...... اور یہ اس سے افضل ہے کہ یہ پیغمبر ﷺ کی انگلیوں سے نکلا ہے وہ پانی اسماعیل علیہ السلام کے قدمو سے نکلا تھا اور یہ محمد ﷺ کی انگلیوں سے نکلا ہے حضرت معاویہ ؓ نے فرمایا یہ پانی آسما سے بھی نہیں برسا اور زمین سے بھی نہیں نکلا لیکن دنیا کے تمام پانیوں سے یہ پانی افضل ہے حضرت معاویہ ؓ کا علم دیکھو...... پیغمبر ﷺ کی دعا تھی...... اِمْلَأْہُ بِالْعِلْمِ اے اللہ معاویہ کو علم سے بھر دے۔

اس عیسائی نے تیسرا سوال یہ لکھا...... کہ ایسی پانچ چیزیں بتاؤ جن کو ماں نے ج

نہ دیا ہو...... گویا ان کی ماں بھی نہیں اور ان کا باپ بھی نہیں...... نہ ماں کے رحم سے ہیں نہ باپ کی پیٹھ سے لیکن زمین پر چلی بھی ہیں اور پھری بھی ہیں...... حضرت معاویہ ﷛ نے فرمایا اس عیسائی کو جواب لکھو...... کہ پہلی چیز حضرت آدم ؑ ہیں...... نہ ان کی ماں ہے اور نہ ہی ان کا باپ ہے۔

دوسری چیز حضرت حواء ؑ ہیں...... یہ نہ اماں کے پیٹ سے آئی ہے اور نہ ہی باپ کی پیٹھ سے ہے...... یہ تو پسلی کی پیداوار ہے...... جناب آدم ؑ اماں حوا ؑ کے باپ نہیں...... حضرت حوا ؑ جناب آدم ؑ کا جز ہے...... اور یہ یاد رکھو کہ جز جز ہوتا ہے اور جز کو کل پر فضیلت نہیں دی جاتی...... مرد کل ہے عورت اس کا جز ہے جز جتنا بڑھے تب بھی حصہ رہے گا...... جز رہے گا اور کل کو جتنا گھٹاؤ پھر بھی کل رہے گا...... کل کو فضیلت ہے جز کو کوئی فضیلت حاصل نہیں...... اس لیے قرآن نے کہا اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ ...... مرد حاکم ہوتا ہے عورت محکوم ہوتی ہے...... اور جہاں عورت حاکم بن جائے وہ قوم تباہ و برباد ہو جاتی ہے یہ پیغمبر ﷺ کی حدیث ہے(۱)

اور حضرت معاویہ ﷛ نے فرمایا...... تیسری چیز نہ جس کی ماں ہے اور نہ باپ حالانکہ وہ زمین پر چلی بھی ہے اور پھری بھی ہے وہ حضرت موسیٰ کا عصاء ہے...... اسے زمین پر ڈالا اژدھا اور سانپ بن گیا...... چلتا پھرتا ہے حرکت کرتا ہے نہ اس کا ابا ہے اور نہ اس کی اماں ہے...... اور چوتھی چیز حضرت صالح ؑ کی وہ اونٹنی جو اللہ نے پیغمبر ؑ کو معجزہ دیا...... قوم نے کہا کہ ہمیں اس پہاڑ سے زندہ اونٹنی نکال کر دکھا...... پیغمبر ؑ نے دعا مانگی پہاڑ پھٹا درمیان میں سے اونٹنی باہر نکل کر آئی...... زمین پر چلی پھری اسے ناقۃ اللہ علی الارض کہا گیا...... کہ اللہ کی اونٹنی زمین پر چل پھر رہی ہے...... روئے زمین کا پانی پی جاتی

---

(۱) لن یفلح قوم ولوا امرھم امرأۃ (صحیح البخاری ص ۶۳۶ ج ۱، تفسیر ابن کثیر ص ۴۹ ج ۱)

Scanned with CamScanner

سب سبزیاں ترکاریاں کھا جاتی پورا سبزہ چر جاتی اس کا پیٹ نہ فل ہوتا تھا......

اللہ نے وہ معجزہ پیغمبر علیہ السلام کو دیا اس اونٹنی کا باپ بھی نہیں اس کی ماں بھی نہیں...... زمین پر آئی ہے چلی پھری ہے...... یہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا علم تھا جس کے لئے پیغمبر ﷺ نے دعا مانگی تھی...... املائہ بالعلم...... اے اللہ اس کے سینہ کو علم سے بھر دے...... اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ ...... اے اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو قرآن کا علم دے دے...... (۱) اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِسَابَ اے اللہ معاویہ کو حساب کا علم دے دے۔

فتوحات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

حضور ﷺ نے فرمایا...... اَللّٰهُمَّ مَكِّنْ لَهُ فِي الْبِلَادِ...... (۲) اے اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو زمین پر سلطنت عطا کر دے...... اتنا بڑا حکمران تاریخ نے پیدا ہی نہیں کیا...... مورخین حضرات اس بات کو نوٹ کرتے ہیں...... کہ معاویہ رضی اللہ عنہ بن سفیان نے (22) سال گورنری کی...... بیس سال حکمرانی کی جو چونسٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار مربع میل حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور حکومت فتوحات کا رقبہ ہے...... کابل کا شہر پشاور اور افغانستان کے علاقے حتیٰ کہ افریقہ کے جنگلات کوئی جگہ ایسی نہیں تھی جہاں معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں فوجیں نہ پہنچی ہوں...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بحری بیڑے تیار کئے...... اور ہزاروں قسم کے جہاز تیار کئے۔

سب سے پہلا سائنس دان:

تاریخ میں آتا ہے...... کہ ایک یزید کا لڑکا ہے جس کا نام خالد ہے...... یہ پہلا سائنس دان ہے...... کہ جس نے سب سے پہلے سائنس کے کلیے سائنس کے قاعدے، سائنس کے ضابطے سب سے پہلے بیٹھ کر تجویز کئے تھے۔

---

(۱) کنز العمال ص ۸۷ ج ۷

(۲) مجمع الزوائد ص ۳۵۶ ج ۹

یہ تو تاریخ ہمیں دوسروں کی طرف لے جاتی ہے...... اس لیے کہ ہم نے کبھی اپنی اسلامی ہسٹری کو نہیں پڑھا...... تاریخ میں سب سے پہلا بحری بیڑہ تیار کرنے والا سیدنا معاویہ بن ابی سفیان ہے...... یہ مسلمانوں کے کارنامے ہیں عیسائیوں کے نہیں...... یہ آج جو لوگ چاند تک پہنچ گئے ہیں...... ان کا کوئی کمال نہیں...... یہ ہمارے قرآن سے ان لوگوں نے تمام مسائل سیکھے ہیں۔

علامہ طنطاویؒ مصر کے ایک بہت بڑے ہمارے عالم تھے...... اس نے قرآن کی آیات وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۔ کی تفسیر میں لکھا ہے...... ایک وقت آئے گا لوگ تہہ بہ تہہ وقتاً فوقتاً محنت کرتے ہوئے چاند تک پہنچ جائیں گے۔

سائنسدانو......! تم اب پہنچے ہو قرآن چودہ سو سال پہلے کہہ چکا ہے...... تم نے کچھ نہیں کیا یہ علم قرآن نے بتایا ہے...... اِمْلَاهُ بِالْعِلْمِ...... اللہ معاویہ ؓ کے سینہ کو علم سے بھر دے۔

حضرت معاویہ ؓ نے فرمایا...... کہ پانچویں چیز لکھو جس کی ماں بھی نہیں اور باپ بھی نہیں لیکن وہ زمین پر آ کر چلی بھی ہے پھری بھی ہے...... وہ چیز حضرت اسماعیل ذبیح اللہ کی قربانی کے لئے اللہ نے جنت سے دنبہ بھیجا تھا...... اس کا ابا بھی نہیں تھا اماں بھی نہیں تھی اور یہ زمین پر چلا بھی ہے اور پھرا بھی ہے۔

اس کے بعد حضرت معاویہ ؓ سے کہا گیا...... کہ حضرت ایک اور سوال ہے...... فرمایا بتاؤ وہ کیا سوال ہے...... کہا حضرت اس عیسائی نے یہ لکھا ہے ایسی چیز بتاؤ جو زمین پر چلی پھری نہیں اور اولاد بھی اس کی نہیں شوہر بھی اس کا نہیں...... عورت بھی وہ نہیں...... مادہ کی جنس سے بھی نہیں مادہ بھی نہیں لیکن قرآن میں اسے ماں کہا گیا ہے...... حضرت امیر معاویہ ؓ نے فرمایا...... کہ اس عیسائی کو لکھو کہ مکہ کے شہر کو ماں کہا گیا ہے...... لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی یہ بستی اور اُم کے معنی میں ہیں...... ماں اُم القریٰ یہ مکہ کا نام ہے...... اس کا معنی ہے

بستیوں کی ماں...... یہ ایک ایسی ماں ہے جس کی اولاد نہیں یہ عورت نہیں...... یہ مادہ نہیں...... یہ زمین پر چلی پھری بھی نہیں...... لیکن اس کو ماں کہا گیا ہے۔

لفظ اُم کی لغوی تحقیق:

عربی میں اُم کے دو معنی ہوتے ہیں...... ام کا ایک معنی ہوتا ہے بنیاد اور جڑ...... اس مکہ کے بارے میں اُم کا ایک نام آتا ہے...... جس کے معنے ہیں بنیاد اور جڑ چونکہ قرآن کہتا ہے...... اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ...... سب سے پہلا گھر اللہ کی زمین پر جو بنایا گیا...... جس کو اللہ نے خود بنایا وہ بیت اللہ ہی مکۃ المکرمہ تھا...... مکہ سے زمین کو کھینچا گیا تو ماں سے اولاد بنتی ہے تو مکہ سے زمین کھینچی گئی اس لئے مکہ کو اُم القریٰ بستیوں کی ماں کہا گیا۔

کہا حضرت لکھا ہوا ہے...... کہ ایک ایسی چیز بتاؤ جو چلتی پھرتی بھی نہیں مرد بھی نہیں...... جن بھی نہیں...... فرشتہ بھی نہیں...... انسان بھی نہیں...... جانور بھی نہیں لیکن سانس لیتی ہے...... کہا عیسائی کو جواب لکھو کہ قرآن کہتا...... وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ...... جب صبح ہوتی ہے تو وہ سانس لیتی ہے...... صبح کا وقت انسان نہیں...... صبح کا وقت جن نہیں صبح کا وقت فرشتہ نہیں...... صبح کا وقت کوئی جاندار چیز نہیں...... لیکن ہر صبح جب آتی ہے تو ایک نیا سانس لیتی ہے...... اس کو قرآن کہتا ہے...... وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ...... یہ صبح ایک ایسی چیز ہے جو سانس لیتی ہے...... اس عیسائی کے پاس جب ان سوالوں کے جوابات پہنچے...... تو اس عیسائی پادری نے کہا جو شخص اتنے بڑے علم کا مالک ہے ہم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے...... سوائے اس کے کہ ہم کلمہ پڑھ کر اس کے دین میں شامل ہو جائیں...... آپ ان لوگوں کے علم کا کیا اندازہ کریں؟ اِمْلَاْہُ بِالْعِلْم...... اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے سینہ کو علم سے بھر دے...... عَلِّمْہُ الْکِتَابَ...... اے اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو کتاب کا علم دیدے...... یہ جتنا علم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا......

Scanned with CamScanner

یہ پیغمبر ﷺ کی دعا کا نتیجہ تھا۔

معاویہ رضی اللہ عنہ کا خوف خدا اور عدل وانصاف:

اور پیغمبر ﷺ کی دوسری دعا پر غور فرمائیں...... اَللّٰھُمَّ مَکِّنْ لَهُ فِي الْبِلَادِ...... اے اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو زمین پر حکومت عطا کرنا...... اور حضور نے فرمایا...... يَا مُعَاوِيَه اِذَا وُلِّيْتَ فِي الْاَرْضِ...... اے معاویہ رضی اللہ عنہ جب تو زمین پر متولی بن جائے وارث بن جائے...... جب تجھے حکومت مل جائے فرمایا...... فَاتَّقِ وَاعْدِلْ...... اللہ سے ڈرتے رہنا عدل کرتے رہنا...... (۱) پیغمبر ﷺ نے خود فرمایا کہ میرے بعد ایک وقت آئے گا کہ تو زمین پہ والی اور وارث بن جائے گا...... تو حضور ﷺ کی یہ دُعا بھی سچی ہوئی...... حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مسجد نبوی سے آرہے تھے...... آقا جلدی سے اُٹھے اٹھ کر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو چوما...... (۲) حضور ﷺ منبر پر بیٹھے...... حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو ساتھ کھڑا کر دیا...... پیار کے ساتھ فرمایا لوگو...... اِنَّ اِبْنِيْ الصَّالِح...... یہ حسن میرا وہ نیک بیٹا ہے...... جو میری امت میں دو گروہوں کے درمیان جب اختلاف شدید ہو جائے گا...... یہ صلح کرائے گا اور یہ صلح سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے دور میں عام الجماعت کے نام سے وہ سال مشہور ہے...... کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مصالحت کی...... باتیں طے ہوئیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سفید کاغذ پر کھلے پرچے پر دستخط کر کے بغیر کسی شرط پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیے...... کہ جو آپ چاہیں شرائط لکھ دیں...... حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے لکھا...... کہ فلاں علاقہ کا جزیہ ہم لیں گے فلاں علاقہ کا ٹیکس اہل بیت وصول کریں گے...... اور فلاں فلاں جگہ پر فلاں فلاں آدمی کو گورنر متعین کیا جائے گا (معاویہ نے فرمایا کہ شرائط منظور ہیں)

---

(۱) ابن حجر الاصابہ ص ۴۳۳ ج ۳، صحیح البخاری ص ۴۰۹ ج ۱، ابو یعلی فی مسندہ و البیہقی فی دلائل النبوۃ ص ۴۴۶ (۲) وعن ابی بکرۃ قال رأیت رسول اللہ ﷺ علی المنبر والحسن بن علی الی جنبہ وھو یقبل علی الناس مرۃ وعلیہ اخری ویقول ان ابنی ھذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین (رواہ البخاری، مشکوۃ ص ۵۶۹ ج ۲)

حضرت معاویہ نے بغیر پڑھے کہا بھائی مجھے آپ پر اعتماد ہے جس شرط کو لکھو میں اسے قبول کروں گا......(۱) حضرت حسن بھرے ہوئے مجمع میں اٹھے...... حضرت معاویہ سے کہا...... کہ ہاتھ آگے بڑھاؤ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتا ہوں...... اُمت کو بتاتا ہوں کہ میرے آقا نے میرے لئے دُعا مانگی تھی...... آج نانا کی دعا بن کر میں علی اور معاویہ دو گروہوں کے تضاد کو ختم کر کے صلح کا پیکر بننا چاہتا ہوں۔

لوگو حسن ؓ معاویہ ؓ سے صلح کرے اور حسن ؓ کا نام لیوا آج معاویہ ؓ کے ساتھ عداوت اور بغض رکھے......؟ یہ کہاں کا مسلمان ہے۔

معترض کا اعتراض اور عبداللہ بن مسعود کا جواب:

حضرت معاویہ ؓ اس قدر جلیل القدر صحابی رسول ﷺ ہیں...... بہت بڑی عظمتوں کے مالک ہیں...... کہ حضور نے دُعا مانگی...... اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیاً مَهْدِیاً اے اللہ اس کو ہادی بھی بنا اس کو مہدی بھی بنا...... ایک مرتبہ حضرت عبداللہ ابن مسعود ؓ بیٹھے ہوئے تھے...... حضرت معاویہ ؓ کا تذکرہ چل پڑا کسی نے کہا حضرت وہ تو ایک وتر پڑھتا ہے اور آپ تین پڑھتے ہیں۔(۲) حضرت عبداللہ ابن مسعود ؓ نے فرمایا ......"لَاتَقُوْلُوْا مُعَاوِیَه اِنَّهٗ فَقِیْه" معاویہ ؓ کے متعلق کچھ نہ کہنا وہ تو بہت بڑا فقیہ آدمی ہے...... اللہ نے اس کو فقاہت کا علم دیا ہے...... یہ بات معاویہ ؓ سے ہوگی...... کہ کن دلائل کے تحت یہ نماز ادا کرتے ہو...... ہم معاویہ ؓ کے متعلق زبان نہیں کھولنا چاہتے...... اس لئے کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا تھا...... کہ معاویہ ؓ فقیہ ہوگا...... معاویہ کے پاس فقہ کا علم ہوگا

---

(۱) حضرت حسنؓ کے خطبہ کے الفاظ یہ ہیں "مسلمانو میں نے حضرت معاویہؓ سے صلح کرلی اور ان کو اپنا امیر اور خلیفہ تسلیم کرلیا اگر امارت اور خلافت ان کا حق تھا تو ان کو پہنچ گئی اگر یہ میرا حق تھا تو میں نے ان کو بخش دیا (تاریخ اسلام از نجیب آبادی ص ۴۴۵ ج ۱، فتح الباری ص ۵۰ ج ۳ (۲) آثار التشریح ص ۲۲۹ ج ۲

Scanned with CamScanner

حضرت معاویہ ؓ ھادی بھی مہدی بھی:

حضور ﷺ نے حضرت معاویہ ؓ کے متعلق فرمایا...... اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیاً مَھْدِیاً ...... اے اللہ اس کو ہادی بھی بنا مہدی بھی بنا ہدایت پر خود بھی چلے اور لوگوں کے لئے ہدایت کا سبب بنے...... عیسائی کو سوالوں کے جوابات لکھ کر مسلمان کیا ہدایت کا سبب بنے اور خود کمال درجے کے ہدایت پر تھے۔

سب سے زیادہ حلم والا حضرت معاویہ ؓ:

ایک اور جملہ پیغمبر ﷺ کی زبان سے صادر ہوا فرمایا لوگو! جیسے اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْ بَکْر ؓ میری امت میں سب سے زیادہ رحیم و کریم ابو بکر ہیں۔

اَشَدُّ ھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ عُمَر ...... سب سے زیادہ سخت حضرت عمر ابن خطاب ہیں۔

اَصْدَقُھُمْ حَیَآءً عُثْمَانِ...... سب سے زیادہ حیا والا عثمان ابن عفان ہے۔

اَقْضَا ھُمْ عَلِیٌّ ...... تمام صحابہ ؓ میں فیصلوں کی قوت رکھنے والے حضرت علی ابن ابی طالب ؓ ہیں۔ (الاصابہ ص ۹)

حضور ﷺ نے فرمایا...... کہ میری امت میں اَقْرَاءُ ھُمْ اُبَیُّ اِبْنُ کَعْبِ اَنْصَارِیْ تمام صحابہ ؓ میں خوبصورت قرآن پڑھنے والا ابی ابن کعب انصاری ہے۔

حضور نے فرمایا...... میری ساری امت میں سب سے زیادہ اَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْ عُبَیْدَۃِ اَبْنِ الْجَرَّاح ...... حضرت ابو عبیدہ ؓ ابن جراح میری امت میں سب سے زیادہ امین ہے۔

ایسے ہی پیغمبر ﷺ نے فرمایا...... اَجْوَدُھُمْ وَاَحْلَمُھُمْ مُعَاوِیَۃُ ...... میری پوری جماعت صحابہ ؓ میں سب سے زیادہ حلیم حوصلے والا سب سے زیادہ جود و سخاوت کا پیکر اور

Scanned with CamScanner

جو معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہے انہیں معاف کر دینے والا اور اپنی طرف سے ہدیے دینے والا اگر میری امت میں سب سے زیادہ خوبی اللہ نے کسی میں رکھی ہے تو وہ معاویہ رضی اللہ عنہ میں رکھی ہے...... اور اس دعا کے عینی شواہد دیکھئے ...... کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو چالیس، چالیس ہزار وظیفہ دیا کرتے تھے...... ازواج مطہرات کو بیس بیس ہزار دراھم ودینار وظیفے دیا کرتے تھے۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا حضرت عقیل کو قرضہ دینا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سگے بھائی حضرت عقیل رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ...... کہا حالات سازگار نہیں کچھ رقم کی ضرورت ہے...... فرمایا کتنی رقم ضرورت ہے ...... کہا چالیس ہزار دینار کی ضرورت ہے...... فرمایا پیغمبر ﷺ کی قرابت کا لحاظ رکھتا ہوں...... میرے نبی ﷺ نے فرمایا تھا...... جو میرے رشتہ داروں سے تعلق رکھتا ہے...... میں قیامت کے دن اس کا سفارشی بنوں گا...... علی رضی اللہ عنہ کا بھائی آج میرے پاس آیا ہے...... اس کو چالیس ہزار دینار دے کر میرے کھاتہ میں لکھ دو...... (۱) اَجْوَدُهُمْ وَاَحْلَمُهُمْ مُعَاوِيَةُ

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی آپس میں محبت:

ایک جماعت مال غنیمت لے کر سفر سے واپس آ رہی تھی...... جب وہ مدینہ سے گزری تو حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا...... کہاں سامان لے کر جا رہے ہو...... کہا امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس...... فرمایا وہاں لے جانے کی ضرورت نہیں...... یہ سامان یہاں پر رکھ دو...... اب نواسہ رسول ﷺ کے سامنے کس کو بولنے کی جرأت ہو سکتی تھی...... سب خاموش ہو گئے...... کہا ٹھیک ہے...... چنانچہ سامان وہاں پر رکھ دیا گیا۔

---

(۱) یہ مکمل حدیث مشکوٰۃ کی ص ۵٦٦ ج ۲ پر موجود ہے

Scanned with CamScanner

جب سامان رکھ دیا حضرت حسین نے قافلہ والوں سے فرمایا کہ جاؤ...... حضرت معاویہ ﷛ کو کہنا...... کہ وہ مال حضرت حسین ﷛ نے اپنے پاس رکھا ہے...... کہ میں اہل مدینہ اور قرابت داران رسول ﷺ پر خرچ کرنا چاہتا ہوں...... اور قافلہ والے جب حضرت معاویہ ﷛ کے پاس پہنچے...... تو حضرت معاویہ ﷛ نے پوچھا کہ کیا بنا؟ کہا حضرت جتنا مال تھا وہ تو حضرت حسین ﷛ نے لے لیا ہے...... کہا انہوں نے یہ جملے کہے ہیں...... اب حضرت معاویہ ﷛ کا اگلا جملہ سننا...... فرمایا یہ بتاؤ کہ تم نے اس پر حضرت حسین ﷛ سے مزاحمت تو نہیں کی تھی......؟ مقابلہ تو نہیں کیا تھا...... بحث تو نہیں کی تھی...... تکرار تو نہیں کیا تھا...... گفتگو زیادہ تو نہیں کی تھی۔

انہوں نے کہا ہم نے کوئی بات نہیں کی تھی...... حضرت معاویہ ﷛ نے فرمایا کہ تم سے یہی توقع تھی...... کہ خاندان نبوت کے ساتھ تم ایسا ہی کرتے...... اگر تم حضرت حسین ﷛ کی توہین کرتے تو میں تمہاری گردنیں قلم کر دیتا...... جس شخص کی زندگی ایسی ہو اور قرآن ان کے بارے میں کہتا ہے...... رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ...... کہ وہ آپس میں رحم دل تھے۔

سیدنا معاویہ ﷛ کی تاریخ وفات و نماز جنازہ:

اور حضرت معاویہ ﷛ نے (72) بہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت معاویہ ﷛ کے جنازہ کی امامت اور کفن:

حضرت ضحاک ﷛ یہ صحابی رسول ﷺ تھے...... انہوں نے آپ کی نمازہ جنازہ پڑھائی...... اور پھر حضرت معاویہ ﷛ کو کفن میں پیغمبر ﷺ کا کرتہ دیا گیا...... آقا ﷺ نے ان کو اپنی چادر عطا فرمائی تھی...... حضرت معاویہ ﷛ نے سنبھال کر رکھی...... وہی چادر کفن میں ملی...... ایک چادر پیغمبر ﷺ نے حضرت علی ﷛ کو دی...... فرمایا علی چارپائی پر لیٹ اسے پہن کر سو جا...... ایک چادر حضرت معاویہ ﷛ کو دی کہ معاویہ اسے پہن کر قبر میں جانا...... یہ

Scanned with CamScanner

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی چادر ایک رات پہنتا ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ قیامت تک وہ چادر پہنے گا...... یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی طرف سے خصوصی عطا تھی۔

کونڈوں کی رسم کی حقیقت:

سنیو! تمہارے ہاں (22) بائیس رجب کو ایک کونڈوں کی رسم ہے...... 22 تاریخ کو لوگ کونڈے کرتے ہیں اور کہا یہ جاتا ہے...... کہ یہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی یاد ہے ایسا کرنا امام جعفر صادق نے کہا تھا۔

توجہ کریں...... رجب کے مہینے میں نہ ہی امام جعفر صادق کی ولادت ہے...... نہ رجب کے مہینہ میں ان کی وفات ہے۔

نہ رجب کے مہینے میں ان کا کوئی حکم ہے...... نہ ہی کونڈوں کے متعلق کسی قسم کی کوئی داستان ہے۔

کونڈوں کی رسم کی ایجاد:

ایک لکڑ ہار کی ایک فرسودہ داستان گھڑی گئی ہے...... اور ان کونڈوں کی ابتداء یا میں ایک رامپور کا علاقہ ہے...... وہاں پر ایک نواب رہتا تھا...... اس نواب کی ایک ور نظر لونڈی کنجری طائفہ و بدکارہ عورت تھی...... جس سے وہ خفا ہو گیا...... وہ عورت جانتی ...... کہ میرا نواب رافضی العقیدہ ہے...... شیعہ مذہب کا پیروکار ہے...... اس نے اسے ... کرنے کے لئے رجب کی بائیس تاریخ کو کونڈوں کا اہتمام کیا...... اندر بیٹھ کر پکاؤ خاص ... لوگوں کو کھلاؤ...... باہر اس کو ہوا بھی نہ لگے اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی طرف ہر جھوٹ ...ام ہر برائی جو اپنے سر سے اتارنی ہو...... وہ امام جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف لگا دو۔

متعہ کرنا ہو...... تو کہو امام جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔

جھوٹ بولنا ہو...... تو کہو امام جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔

ظلم کرنا ہو...... تو کہو امام جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔

Scanned with CamScanner

کونڈے کرنے ہوں...... تو الزام لگاؤ کہ امام جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔

یہ بات حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف غلط منسوب ہے...... اس کنجری نے انڈیا میں اس کی بنیاد رکھی...... اور آپ کے ہاں پاکستان میں آج کل اس کا رواج عروج پر پہنچا ہے...... پیغمبر ﷺ کا وہ سالا پیغمبر ﷺ کا وہ صحابی پیغمبر ﷺ کی بیوی کا بھائی...... امت کے ماموں کی موت ہو اس کا انتقال ہو...... اس دن بیٹھ کر کوئی آدمی کونڈے کرے...... خوشی کرے۔

کونڈوں کی شرعی حیثیت:

دیوبندی علماء بریلوی علماء اہل حدیث علماء ان سب کا متفقہ فیصلہ ہے...... کہ کونڈے شرعاً حرام ہیں ناجائز ہیں...... اسلام میں اس کا کوئی تصور نہیں...... قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ ایک رسم بد ہے...... جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمنوں نے کافروں نے اس کا اجراء کیا...... میں تمہیں کہتا ہوں کہ کبھی بیٹھ کر ذہن میں سوچو۔

خوش نصیب لوگ:

آج مجھے کوئی کہے...... مولوی صاحب پیلا رومال کیوں باندھتے ہو......؟ میں کہوں گا...... اس لیے کہ میں نے اپنے استاد مفتی محمود کو یہی رومال باندھتے دیکھا تھا......

مجھے کوئی کہے...... چادر کیوں اوڑھتے ہوں؟ میں کہوں گا...... کہ عبدالشکور دین پوری کو میں نے یہ اجرک پہنتے دیکھا تھا...... ادا پسند آئی ہے۔

آپ مجھ سے پوچھیں...... کہ جمعہ کو عصاء ہاتھ میں لے کر کیوں خطبہ دیتے ہو؟ میں کہوں گا اسی مسجد کے سابقہ خطیب مولانا غلام مصطفیٰ یہ عصاء لے کر کھڑے ہوتے تھے۔

میرے دوستو......! تقلید کی جاتی ہے انداز اپنایا جاتا ہے...... بزرگ کا ولی کا۔ غوث کا قطب کا ابدال کا صحابی کا، نبی کا۔

خوش نصیب وہ لوگ ہیں...... جو پیغمبر ﷺ کی اقتداء کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

خوش نصیب وہ لوگ ہیں...... جو صحابہ ﷺ کی اقتداء کرتے ہیں...... اور یہ کونڈے کرنا وہ رسم بد ہے...... جس کی ایک کنجری نے ابتدا کی تھی۔

دوستو! یہ بھی دنیا میں کوئی عبادت ہے...... کہ کنجری کی سنت کو زندہ کرو اور عبادت اسے تصور کی جائے...... یہ عبادت نہیں ہے بلکہ گناہ کبیرہ ہے...... کیونکہ یہ دراصل معاویہ ﷺ کی وفات کی خوشی ہے...... اور معاویہ کوئی عام انسان نہیں تھا۔

کون معاویہ؟:

- میرے دوستو! کون معاویہ ﷺ...... وہ معاویہ ﷺ پیغمبر ﷺ نے جس کے لئے دعائیں مانگیں۔
- کون معاویہ ﷺ...... وہ معاویہ ﷺ پیغمبر ﷺ نے جس کے بارے میں کہا اللہ علم سے اس کے سینہ کو بھر دے۔
- کون معاویہ ﷺ...... وہ معاویہ ﷺ پیغمبر ﷺ نے جس کے بارے میں کہا اے اللہ اسے علم الکتاب دے۔
- کون معاویہ ﷺ...... وہ معاویہ ﷺ پیغمبر ﷺ نے جس کے بارے میں کہا وَقِہِم الْعَذَابَ اے اللہ قیامت کے دن معاویہ ﷺ کو عذاب سے بچانا۔
- کون معاویہ ﷺ...... وہ معاویہ ﷺ پیغمبر ﷺ نے جس کے بارے میں کہا اے اللہ معاویہ کو ھادی مہدی بنا اور اس کے ذریعے مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرما۔
- وہ معاویہ ﷺ...... پیغمبر ﷺ نے جس کے بارے میں کہا اے اللہ معاویہ ﷺ کو حکومت عطا فرما۔
- وہ معاویہ ﷺ...... پیغمبر ﷺ نے جس کے بارے میں کہا جو بھی معاویہ ﷺ سے لڑے گا وہ ریزہ ریزہ ہوگا۔

Scanned with CamScanner

- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... پیغمبر ﷺ نے جس کے بارے میں کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ میرا رازدار ہے جو اسے محبوب رکھے گا نجات پائے گا اور جو معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے گا وہ ہلاک ہوگا۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جس سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ دونوں محبت رکھتے ہیں۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جن کو کاتب وحی ہونے کی سعادت ملی۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جن کو آقا نے حکومت کرنے کی بشارت سنادی تھی۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جن کو مشورہ لینے کے لئے آقا نے بلوا کر فرمایا کہ معاویہ قوی اور امین ہیں۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جن کو غزوہ حنین کے موقع پر قبیلہ ہوازن کے مال غنیمت سے ایک سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی عطا کی گئی تھی۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جن کو برادر نسبتی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جو خال المسلمین یعنی امت مسلمہ کے ماموں مشہور ہوئے۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جن کے متعلق سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ہی فرمادیا کہ مجھے معاویہ رضی اللہ عنہ کی عیب جوئی سے صاف رکھو۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ جس کے متعلق سیدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا مت کہو اگر وہ تم سے جدا ہو گئے تو تمہارے سرتنوں سے جدا ہو جائیں گے۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جنہوں نے اپنا نصف مال بیت المال میں جمع کرنے کی وصیت کی تھی۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جن کے بارے میں سیدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ معاویہ میرے بھائی ہیں کافر یا فاسق نہیں۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جن کے بارے میں سیدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہنے کی بجائے دعا کرو کیونکہ ان کی برائی کرنا ہمیں پسند نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

- وہ معاویہ ؓ ...... جن کے بارے میں حضرت حسن ؓ نے فرمایا کہ بخدا معاویہ ان لوگوں سے جو خود کو شیعہ کہلواتے ہیں کئی درجہ بہتر ہیں۔
- وہ معاویہ ؓ ...... جن کے متعلق حضرت حسن ؓ نے فرمایا کہ جو معاویہ کو جہنمی کہے وہ لعنتی ہے۔
- وہ معاویہ ؓ ...... جن کے ہاتھ پر حضرت حسن ؓ نے بیعت کر کے امت مسلمہ کے لئے خلیفۃ المسلمین تسلیم فرمایا۔
- وہ معاویہ ؓ ...... جنہوں نے سیدنا حسن ؓ کی ہر بات بلا تامل اور بلا ترمیم تسلیم کر لی۔
- وہ معاویہ ؓ ...... جنہیں حضرت حسین ؓ نے گروہ آل محمد میں شامل فرمایا۔
- وہ معاویہ ؓ ...... سیدنا عقیل بن ابی طالب نے جنگ صفین میں جن کا ساتھ دیا۔
- وہ معاویہ ؓ ...... جنہیں عبداللہ ابن عباس نے فقیہ اور مجتہد کہا۔
- وہ معاویہ ؓ ...... جن کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ معاویہ ؓ کا حلم ان کے غضب پر اور ان کی فیاضی بخل پر غالب ہے۔
- وہ معاویہ ...... جن کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا معاویہ صلہ رحمی کرتے ہیں جدائی نہیں کرتے اس لئے ان کے تمام معاملات درست ہیں۔
- وہ معاویہ ...... جن کی تعریف میں ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ معاویہ ؓ نے آقا کی صحبت کا شرف اٹھایا ہے اس لئے ان پر اعتراض بے جا ہیں۔
- وہ معاویہ ؓ ...... جن کے بارے میں حضرت عباس ؓ نے فرمایا کہ ہم میں معاویہ ؓ سے بڑا عالم نہیں ہے۔
- وہ معاویہ ؓ ...... جن کے بارے میں حضرت عباس ؓ نے فرمایا کہ معاویہ سے بڑھ کر ہم نے بادشاہت اور سلطنت کے لائق کسی کو نہیں پایا۔

Scanned with CamScanner

• وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جن کے نام پر سیدہ فاطمہؓ کے داماد عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کا نام معاویہ رکھا اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس بچہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی ولادت کی خوشی میں ابن جعفر کو دس لاکھ روپے دیئے۔

• وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جن کے بارے میں سیدنا ابو درداء نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نماز پڑھنے والا معاویہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جا سکتا۔

• وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جن کے متعلق سیدنا عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ معاویہ کا ذکر جب بھی کرو بھلائی سے کرو۔

• وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جن کے متعلق مشہور ہے کہ عہد صدیقی میں مسیلمہ کذاب جھوٹا مدعی نبوت کو واصل جہنم کیا۔

• وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جن کے بحری جہاز کی پیش گوئی آنحضرت نے ان الفاظ میں کی کہ میری امت کا پہلا لشکر جو بحری جہاد کرے گا۔ اس پر جنت واجب ہے۔

• وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جن کے بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہؓ کو اس قدر اعتماد ہے کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کو فرمایا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو ان کے عہدوں پر رہنے دو کیونکہ لوگ ان سے خوش ہیں۔

• وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جن کے موقف کی تائید میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر خون عثمان کے قصاص کا مطالبہ نہ کیا جاتا تو آسمان سے پتھر برستے۔

• وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جن کے دندان شکن جواب سے قیصر روم نے حملہ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

• وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ...... جن کے متعلق سیدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ ہمارے اور معاویہ کے مقتولین دونوں جنتی ہیں۔

Scanned with CamScanner

- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ...... جن کے حق میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ بیٹا معاویہ کی امارت کو قبول کرنے سے نفرت نہ کرنا۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ جن کے ہاتھ پر بیعت کر کے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کی وصیت کو پورا کیا۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ...... جن کے ہاتھ پر سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے بیعت کر کے حضور کی بشارت کو عملی جامہ پہنایا۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ...... جن کے دور میں ترکستان افریقہ کابل قندھار وغیرہ کے علاقے فتح ہوئے۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ...... جن کے دور میں لاکھوں ایکڑ زمین سیراب کرنے اور کروڑوں انسانوں کی پرورش کرنے کیلئے پورے ملک میں طویل وعریض نہروں کا جال بچھایا۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ...... جن کے دور میں پرانے قلعوں کی نئی تعمیر ہوئی اور بے شمار شہر آباد ہوئے۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ...... جن کے متعلق پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سب سے زیادہ حلیم وکریم معاویہ ہے۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ...... جن کے اعمال واخلاق کو دیکھ کر یہ یقین ہوتا تھا کہ یہ واقعی ہادی و مہدی ہے۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ...... جن کے گستاخوں کو عمر بن عبدالعزیز نے کوڑے مروائے تھے۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ...... جن کے متعلق ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شیخ امام اعمش رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ تم معاویہ کے عدل وانصاف کو دیکھتے تو حیران رہ جاتے۔
- وہ معاویہ رضی اللہ عنہ...... جن کے حق میں ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ باغی نہ تھے بلکہ انکی لڑائی دفاعی تھی۔

Scanned with CamScanner

احمد رضا خان بریلوی کا تاثر:

مولانا احمد رضا بریلوی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے...... جو شخص معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھونکتا ہے...... فَاِنَّهَا كَلْبٌ مِّنْ كِلَابِ النَّارِ ...... وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے...... معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرنے والا جہنمی کتا ہے۔

شان سیدنا معاویہ عبداللہ بن مبارک کی زبانی:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے تھے...... کہ جس گھوڑے پر معاویہ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر میدان جہاد میں جنگ لڑنے کے لئے گئے ہیں...... کروڑوں عمر بن عبدالعزیز پیدا ہوں...... معاویہؓ کے گھوڑے کے قدموں سے جو دھول اٹھی یہ کروڑوں عمر بن عبدالعزیزؒ مل کر اس دھول کا مقابلہ نہیں کر سکتے...... کیوں؟ اس لئے عمر بن عبدالعزیزؒ کو میں رحمۃ اللہ علیہ کہوں...... آپ رحمۃ اللہ علیہ کہیں...... اور معاویہ رضی اللہ عنہ تو وہ ہے جس گھوڑے پر سوار ہو اللہ قسم اٹھا کر کہیں...... وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحاً ...... فَالْمُوْرِيَاتِ قَدْحاً ...... فَالْمُغِيْرَاتِ صُبْحاً ...... فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعاً ...... محمد تیرے یار جن گھوڑوں پر سوار ہوں مجھے ان کی قسم...... ان گھوڑوں کے قدموں کے ٹاپوں کی قسم کھسکھاہٹ کی قسم...... ان سے نکلنے والی آگ کی چنگاڑیوں کی قسم...... اور ان سے اڑنے والی گرد و غبار کی قسم...... خدا معاویہ کے گھوڑوں کی قسمیں کھاتا ہے...... لیکن عمر بن عبدالعزیزؒ کی قسم نہیں کھاتا...... اس لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق تبراء اور اس کونڈے والی رسم بد سے محفوظ رہئے...... اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

فضائل ومناقب شہیدِ کربلا

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا عَلٰی سَآئِرِ الْاُمَمِ ...... ○ بِرِسَالَةِ مَنِ اخْتَصَّهٗ مِنْ بَیْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَجَوَاهِرِ الْحِكَمِ ...... وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ...... مَا نَطَقَ اللِّسَانُ بِمَدْحِهٖ وَنَسَخَ الْقَلَمُ ...... اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ...... ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ...... وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ "بَلْ اَحْیَآءٌ" وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ...... قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ...... سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ ...... قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ كَانَ مَعَنَا فِی الْبَیْتِ فَقَالَ اَتُحِبُّهٗ یَعْنِی الْحُسَیْنَ فَقُلْتُ اَمَّا فِی الدُّنْیَا فَنَعَمْ فَقَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُ هٰذَا بِاَرْضٍ یُقَالُ لَهَا كَرْبَلَا فَتَنَاوَلَ جِبْرَئِیْلُ مِنْ تُرْبَتِهٖ فَاَرَانِیْهِ ......(۱) صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ ○ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاكِرِیْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اشعار:

حق و آزادی کا سرچشمہ ہے گفتارِ حسین — رہبری کرتا ہے ہر مشکل میں کردارِ حسین

دستِ قدرت نے ہے دونوں کو بنایا بے مثال — ایک سرکارِ دو عالم ایک سرکارِ حسین

ایک رشکِ خلد ہے تو ایک ہے رشکِ جناں — ایک باغِ مصطفیٰ ہے ایک گلزارِ حسین

---

(۱) کنز العمال ص ۵۸ ج ۱۲ عن ام سلمة

Scanned with CamScanner

صدقہ خیر النساء اے خالق کون ومکاں مصطفےٰ ﷺ کے ساتھ محشر میں ہو دیدار حسین

تمہیں سے آئے مجاہد و دین کا ثبات ہے
شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے
حیات اگر حیات ہے ممات بھی حیات ہے
شہید کا جو خون ہے وہ قوم کی زکوٰۃ ہے
شہادت ایک تخیل لازوال اور غیر ثانی ہے
شہادت خود ہی تفسیر حیات جاودانی ہے
مرے تو شہید مارے تو غازی ہے
یہ وہ راہ ہے جس میں ہر طرح سے سرفرازی ہے
شہیدوں کے لہو سے جو زمین سیراب ہوتی ہے
بڑی سرسبز ہوتی ہے بڑی شاداب ہوتی ہے
شہادت کی حقیقت کو سمجھتے ہیں خدا والے!
شہادت اس کی خوب دے گئے ہیں کربلا والے

تمہید:

- لائق صد تعظیم وتکریم
- صدر جلسہ
- قابل صد تکریم
- علمائے کرام
- واجب الاحترام
- برادران اسلام

Scanned with CamScanner

- بزرگو، دوستو
- اور بھائیو

ماہ محرم الحرام کی مناسبت سے میں صرف لفظ شہادت پر کچھ باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں...... کہ شہید کہتے کس کو ہیں......اسلام میں شہید کا مقام کیا ہے......؟ شہادت کا تصور کیا ہے......؟ اس کی حقیقت کیا ہے......؟

اسلامی تاریخ میں ماہ محرم دو حصوں میں تقسیم:

قابل قدر دوستو......! اللہ تبارک وتعالی نے جس دن سے زمین و آسمان کا نظام بنایا...... اس دن سے لے کر آج تک پوری کائنات کی تاریخ میں اللہ نے محرم کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے...... یوں سمجھ لیجئے...... کہ محرم الحرام کے (۲) دو رخ ہیں...... اس کے دو حصے ہیں...... اللہ نے جب بھی کسی نبی کو...... ولی کو...... غوث کو...... قطب کو...... ابدال کو...... بزرگ کو...... اپنے مقرب کو...... کوئی عظمت فضیلت اور بزرگی دی ہے...... تو اس کے لئے بھی محرم چنا ہے...... اور اللہ نے جب بھی کسی شیطان کو...... ابلیس کو...... مغرور کو...... شرابی کو...... قارون کو...... فرعون کو...... کسی بدکردار کو...... کسی کمینے کو...... کسی بے دین کو...... کسی ملحد کو...... کسی کافر کو...... جب سزا دی ہے...... تو اس کے لئے بھی محرم چنا ہے۔

- گویا محرم اسلامی تاریخ میں دو حصوں میں تقسیم ہے۔
- اس کی ایک حیثیت مسلمانوں کے لئے ہے...... ایک حیثیت کافروں کیلئے ہے۔
- ایک حیثیت مومنوں کے لئے ہے...... ایک حیثیت بے ایمانوں کے لئے ہے۔

Scanned with CamScanner

- اس میں عظمت کی حیثیت شریفوں کے لئے ہے......اس میں ذلت، ذلیلوں کے لئے ہے۔
- اس میں کمالات اور محاسن نیکوں کے لئے ہے......اس میں لعنت اور ذلت بدکرداروں کے لئے ہے۔
- محرم ہمیشہ دو حصوں میں تقسیم رہا ہے......اور میں اس پر اتنے زیادہ وزنی دلائل رکھتا ہوں...... کہ اگر اس موضوع کو چھیڑوں تو پوری رات اس پر گزر جائے گی...... بطور نمونہ دو تین باتیں آپ کے سامنے رکھ کر پھر میں اپنے موضوع پر گفتگو کرتا ہوں۔

ماہ محرم میں عزت وذلت کی تقسیم:

آپ یہ دیکھیں......! کہ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ کی ایک کتاب ہے جس کا نام ماثبت بہ السنۃ الایام والسنہ ہے......اس میں انہوں نے لکھا ہے...... کہ اللہ نے جب آدمؑ کی تخلیق کا فیصلہ فرمایا

جب حضرت آدمؑ کا خمیر تیار کیا گیا۔ جب اُن کا وجود بنایا گیا۔ جب اس میں روح ڈالی گئی۔

جب فرشتوں سے ان کو سجدہ کروایا گیا۔ جب ان کے سر پر خلافت کا تاج رکھا گیا۔

الغرض آدم علیہ السلام کو خلافت کی عظمت جب اللہ نے دی......تو محرم کے مہینہ کا انتخاب کیا گیا

اور آدم علیہ السلام کے دشمن ابلیس کو جب اللہ نے اپنی بارگاہ سے نکالا...

لئے اس کے حصہ میں پتھر لکھے گئے...... تو جب شیطان کو یہ ذلت ملی...... تو محرم کا مہینہ تھا...... آدم علیہ السلام کو عزت ملی...... تو محرم کا مہینہ تھا۔

آپ پھر تاریخی حوالہ سے دیکھیں...... جناب سیدنا نوح کی کشتی چھ ماہ تک طوفان کے چکر میں رہی...... رجب المرجب میں طوفان آیا...... محرم میں ان کی کشتی کنارے لگی...... چھ مہینے کشتی طوفان میں رہنے کے بعد اللہ جل جلالہ کے نبی علیہ السلام کی کشتی جب کنارے لگی...... اور نوح علیہ السلام کو نجات ملی...... تو محرم کا مہینہ تھا...... اور قوم نوح کے وہ بدمعاش اور بدکردار لوگ جو پنجتن کے پجاری تھے...... جن کا تذکرہ قرآن نے کیا ہے...... کہ انہوں نے پانچ بت بنا رکھے تھے...... ارشاد باری تعالیٰ ہے...... وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا وَّ لَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا (سورۃ نوح پ ۲۹ ار کوع ۲)

- وہ ان کی پوجا کرتے تھے...... وہ ان کو مشکل کشا مانتے تھے۔
- وہ ان کو حاجت روا مانتے تھے...... وہ ان کو اپنا معبود مانتے تھے۔
- وہ ان کو الٰہ مانتے تھے...... وہ اللہ کے بغیر ان کے دروازوں پر جھکتے تھے۔
- وہ اللہ نے ان پنجتنوں کے ماننے والی...... اور اللہ کے پیغمبر کی دشمنی مول لینے والی...... نبی علیہ السلام کی مخالفت کرنے والی...... اس قوم کو جب طوفان میں غرق کیا...... تو ان کی تباہی کے لئے محرم کو چنا۔

آپ پھر اس کو تھوڑا سا آگے لے آئیں...... ابراہیم کو جب اللہ نے خلیل علیہ السلام بنایا...... اور عظمت کا تاج عطا فرمایا...... ان پر نار کو گلزار بنایا...... سراسر بہار بنایا تو محرم کا انتخاب کیا...... خلیل علیہ السلام کے دشمن کے ناک میں ایک چھوٹا سا مچھر گیا اس نے جا کر اپنا کام دکھایا...... جو بھی اسے ملنے والا آتا...... نمرود مردود اسے

کہتا...... میری خیریت بعد میں پوچھنا اپنا جوتا اتار کر پہلے میرے سر پر مارو...... میری مرمت کرو...... اللہ نے اس کو یہ ذلت دی...... تو محرم کا مہینہ تھا...... خلیل کو عزت دی تو محرم کا مہینہ۔

- موسیٰ علیہ السلام دریا عبور کر کے کنارے لگتے ہیں...... محرم کا مہینہ۔ کلیم علیہ السلام کا دشمن فرعون غرق ہوتا ہے تو محرم کا مہینہ۔

پھر آپ تاریخ اسلام کا مطالعہ کیجئے......! اللہ نے جناب نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری سے صرف پچاس دن پہلے کعبۃ اللہ کی جب حفاظت فرمائی...... ابرہہ ہاتھیوں کا لشکر لے کر بیت اللہ پر حملہ کرنے کو لئے آیا...... اللہ تبارک وتعالیٰ نے بیت اللہ کی حفاظت فرمائی...... تو محرم کا مہینہ...... بیت اللہ پر حملہ کرنے والوں کو اللہ نے ابابیلوں سے تباہ وبرباد کیا...... تو ان کی بربادی محرم میں...... کعبہ کی آبادی محرم میں...... آپ تاریخ کا مطالعہ کریں...... جنگ خیبر محرم الحرم میں ہوئی ہے...... اور خیبر کے فاتح حیدر کرار رضی اللہ عنہ ہیں...... حیدر رضی اللہ عنہ کو فاتح خیبر کا اعزاز ملتا ہے...... تو محرم میں...... حیدر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں سے اس جنگ میں دشمن دین اور بدترین کافر جہنم رسید ہوتا ہے...... تو محرم میں۔

گویا محرم ہمیشہ دو حصوں میں تقسیم رہا ہے...... ایمان والوں کو سعادتیں محرم میں ملی ہیں...... اور بدکردار لوگوں کو ذلت محرم میں ملی ہے...... اسی طریقے سے سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا...... تو محرم میں...... عمر رضی اللہ عنہ کا دشمن ابولولوء فیروز مجوسی ایرانی جہنم رسید ہوا...... تو محرم میں...... میرے پیر حسین رضی اللہ عنہ نے شہادت کا تاج پہنا...... تو محرم میں...... حسین رضی اللہ عنہ کے دشمنوں کو قیامت تک کے لئے ذلت ورسوائی اور منہ ماتھا پیٹنا ان کا مقدر بنا تو محرم میں...... گویا محرم ہمیشہ دو حصوں میں تقسیم رہا ہے...... ایمان والوں کے لئے عظمت...... بے ایمان لوگوں کے لئے

ذلت...... شریفوں کے لئے عزت...... رذیلوں کے لئے ذلت...... نیکوں کے لئے عزت...... اور بروں کے لئے ذلت...... محرم کا جب چاند نظر آتا ہے...... تو ایمان والوں کو خوشی ہوتی ہے...... کہ آدم علیہ السلام کی خلافت کا مہینہ ہے...... نوح علیہ السلام کی نجات کا مہینہ ہے...... ابراہیم علیہ السلام کی عظمت کا مہینہ ہے...... موسیٰ علیہ السلام کے تقدس کا مہینہ ہے...... داؤد علیہ السلام کی عظمت کا مہینہ ہے...... محبوب ﷺ کی رحمت کا مہینہ ہے...... علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے فاتح خیبر ہونے کا مہینہ ہے...... عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کا جام شہادت نوش کرنے کا مہینہ ہے...... حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عظمتوں کا مہینہ ہے...... مسلمانوں کو اس مہینہ کی آمد پر خوشی ہوتی ہے...... کافر اس لئے منہ ماتھا پیٹتا ہے...... کہ ان کے حصہ میں ذلت محرم میں ہے...... اگر شیطان کو رسوائی ملی تو محرم میں...... قوم نوح علیہ السلام اگر برباد ہوئی تو محرم میں...... حضرت موسیٰ کے دشمن کی تباہی ہوئی تو محرم میں...... سیدنا ابراہیم کا دشمن برباد ہوا تو محرم میں...... کعبۃ اللہ پر حملہ کرنے والا ذلیل و رسوا ہوا تو محرم میں...... فاروق رضی اللہ عنہ کا قاتل برباد ہوا تو محرم میں...... سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا مخالف اگر جہنم رسید ہوا تو محرم میں...... حسین رضی اللہ عنہ کا دشمن برباد ہوا تو محرم میں...... گویا محرم مسلمانوں کے لئے عزت کا مہینہ ہے...... کافروں کے لئے ذلت کا مہینہ ہے۔

ماہ محرم میں نکاح وشادیاں کرنا:

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں...... کہ آپ کا شمار کن میں ہے......؟ آپ اس مہینہ کو عزت کا مہینہ سمجھتے ہیں یا ذلت کا......؟ (عزت کا)

عزت کے مہینہ میں نکاح کی ممانعت نہیں ہوتی...... ذوالحجہ کا چاند نظر آئے تو کثرت سے شادیاں ہوتی ہیں...... بھائی کیا ہو رہا ہے آگے جی محرم آرہا ہے...... اس لئے ابھی شادیاں ہو رہی ہیں...... محرم میں کوئی نکاح نہیں ہوگا...... توجہ سے بات

Scanned with CamScanner

شہادت کیا ہے...... دو لفظوں میں بات سن لیں...... میں بات ختم کرتا ہوں...... اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں جو نعمتیں اور قیمتی خزانے ہیں...... اللہ نے پوری کائنات میں جنت کی جتنی نعمتیں تیار کی ہیں...... اس زمین پر جو نعمتیں تیار کی ہیں...... آسمان پر جو انعامات تیار کئے ہیں...... عرش پر جو انعامات تیار کئے ہیں...... رب کے سارے خزانوں میں سب سے بڑی نعمت شہادت ہے...... اتنی بڑی نعمت تو ہے...... کہ اللہ کے نبی کہتے ہیں...... کہ اللہ مجھے شہادت پسند ہے۔

اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلُ۔

ترجمہ: میں تیرے راستے میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں۔

اتنی بڑی نعمت تو ہے...... کہ فاروق ؓ کہتا ہے...... اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ

اتنی بڑی نعمت تو ہے...... کہ عثمان ؓ دعا مانگتا ہے...... اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ سَعِیْدًا وَّاَمِتْنِیْ شَھِیْدًا۔

اتنی بڑی نعمت تو ہے...... کہ ولی کو دیکھا...... غوث کو دیکھا...... قطب کو دیکھا...... صلحاء کو دیکھا...... اولیا کو دیکھا...... ہر شخص شہادت کی تمنا پیش کرتا ہے۔

شہادت میں لذت:

حدیث میں آتا ہے...... جب سارے جنتی جنت میں چلے جائیں گے...... اس وقت رب جنتیوں سے کہیں گے...... مانگو کیا مانگتے ہو...... ؟ ہر جنتی جنت کی نعمتیں مانگے گا...... لیکن شہید کہے گا اللہ! یہ جنت اپنی جگہ پر نعمتیں اپنی جگہ پر...... مگر جو شہادت میں لذت تھی...... وہ جنت کی نعمتوں میں بھی نہیں ہے...... مجھے یہ سب سے

Scanned with CamScanner

زیادہ پسند ہے...... کہ مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج......! کفر کے مقابلے میں لڑوں...... میں ان کے ساتھ لڑتے لڑتے شہید ہو جاؤں...... جو شہادت میں لذت ہے...... وہ تیری جنت میں بھی نہیں ہے۔

انعامات والے طبقات:

اب میں ایک بات شہادت کے حوالے سے آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں...... پورے حوصلہ سے میری بات کو سمجھنا...... کہ اللہ کی طرف سے انعامات والے طبقات چار ہیں،...... 1-انبیا...... 2-صدیقین...... 3-شہداء 4-صالحین۔

نبوت سب سے اونچا درجہ:

ان سب طبقات میں نبوت سب سے بڑا درجہ ہے...... پھر صدیق...... پھر شہید...... پھر صالح...... پھر کمال کی بات یہ ہے...... کہ نبوت میں حضور ﷺ کا درجہ سب سے اونچا درجہ ہے...... کیونکہ آقا امام الانبیاء ہیں...... خاتم الانبیاء ہیں...... اور جو سب سے اعلیٰ درجہ پر ہے وہ یہ کہتے ہیں...... کہ اے اللہ یہ نبوت تیری عطا ہے...... مگر مجھے پسند یہ ہے...... کہ میں شہید ہو جاؤں...... دیکھئے نیچے درجے والا اوپر کا درجہ تو مانگتا ہے...... لیکن یہ عجیب بات ہے...... کہ اوپر والا کہتا ہے...... کہ مجھے نیچے کا درجہ دے دے...... شہید تو کہے اے اللہ مجھے صدیق کے درجے پہ لے جا...... صدیق تو کہے مجھے نبوت کے قدموں میں جگہ دے دے...... نبی تو کہے اے اللہ مجھے خاتم الانبیاء کی غلامی دے دے...... لیکن یہ عجیب بات ہے...... کہ جو ساری کائنات کے سردار ہیں وہ کہتے ہیں...... کہ اللہ مجھے شہادت دے دے۔

رحمت کائنات کی آرزوئے شہادت کی وجہ:

میں اس پر ایک نقطہ بتانا چاہتا ہوں...... کہ حضور ﷺ نے شہادت کیوں مانگی

Scanned with CamScanner

ہے......؟ ایک عجیب بات آپ کو سمجھا رہا ہوں توجہ کرو گے تو سمجھ آئے گی...... نبوت کا
درجہ ایسا ہے...... جو آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضور ﷺ پر ختم ہوا...... یہ سلسلہ نبوت
حضور ﷺ پر ختم ہو چکا ہے...... اب کوئی مانگے بھی کہ یا اللہ مجھے نبی بنا تو کیا بن سکتا
ہے......؟ (نہیں)

دوسری بات یہ ہے...... کہ اللہ نے جس کو نبی بنا کر انعام دیا ہے...... نبی ﷺ
کوئی شخص اپنی مرضی سے نہیں بنتا نبی کو رب چنتا ہے...... یہ نبوت کا اعزاز بہت بڑا
ہے...... لیکن یہ کسبی نہیں عطائی ہے...... اللہ نبوت دیتا ہے...... نبی کوئی شخص خود بنتا
نہیں...... اس لئے اللہ نے جس جس کو چاہا ہے نبی بنایا ہے...... ان کو نبوت کا انعام دیا
ہے...... نبوت مانگنے والی چیز نہیں...... مانگنے سے ملنے والی چیز نہیں...... جیسے نبوت عطا
ہے محنت سے نہیں...... ایسے صداقت اور صدیق کا درجہ بھی عطا ہے...... محنت سے
نہیں ملتا...... ہر نبی ﷺ کے ساتھ ایک صدیق آیا...... جس نے اس نبی کی تصدیق
کی...... جیسے حضور پر نبوت ختم ہے ایسے ابوبکر صدیق پہ صداقت ختم ہے...... جیسے
حضور ﷺ کے بعد نبی کوئی نہیں...... ایسے ابوبکر کے بعد صدیق کوئی نہیں...... اب یہ
دونوں درجے عطائی ہیں...... کسب اور محنت سے یہ دونوں درجے نہیں ملتے...... اللہ
تعالیٰ اپنی عطاء سے دیتے ہیں...... جو محنت سے ملتی ہیں...... وہ دو چیزیں ہیں...... ایک
شہادت، ایک صالحیت...... کہ ایک آدمی نماز پڑھے صالح بنے گا...... ذکر کرے صالح
بنے گا...... تلاوت کرے صالح بنے گا...... نیک کام کرے صالح بنے گا...... اور دوسری
چیز ہے شہادت...... اللہ سے دعا بھی مانگے اور شہادت کی کوشش بھی کرے...... کفر سے
مقابلہ بھی کرے...... کفر کے سامنے بھی آئے...... لڑائی بھی کرے...... جنگ بھی
کرے...... یہ بھی محنت ہے...... وہ بھی محنت ہے۔

اب ذرا بات کو سمجھنا...... حضور ﷺ نے جب دعا مانگی اے اللہ شہادت عطا

Scanned with CamScanner

فرما...... میرے پیغمبر بتانا یہ چاہتے تھے...... کہ تو نے امام الانبیاء بنایا یہ تو تیری عطا ہے...... میں نے اس میں کیا کیا؟ یہ تو مجھے بن مانگے تو نے عطا کی ہے...... اس لئے اب تجھ سے وہ چیز میں مانگتا ہوں...... کہ جو کسب اور محنت میں سب سے اعلیٰ چیز ہے وہ شہادت ہے وہ میں مانگتا ہوں...... اور جب تیری عطا میں سب سے اعلیٰ چیز نبوت تھی ......وہ تو نے عطاء کی ہے...... نبوت تیری عطا ہے...... شہادت میری کسب ہے...... میری طلب ہے...... میرا مانگنا ہے...... اس لئے شہادت کا اعزاز میں تجھ سے مانگتا ہوں...... کہ اے اللہ! مجھے شہادت کا درجہ عطاء کر......! شہید کا مقام عطا کر...... شہادت کا مرتبہ عطاء کر......! گویا پیغمبر اللہ کے حضور یہ کہنا چاہتے ہیں...... کہ مالک جو تو نے دیا وہ بھی قبول...... جو میں مانگتا ہوں وہ بھی قبول فرما لے...... یہ ایسا ہی ہے...... کہ کسی آدمی کو مسجد کی امامت مل گئی...... باپ امام تھا تو بیٹا امام بن گیا...... یہ تو اپنے باپ کی وجہ سے بنا...... اب دیکھنا یہ ہے...... کہ اس کے اس بیٹے نے اس مدرسہ میں کیا کام کیا......؟ اس نے اپنی محنت سے اس کو کتنا پروان چڑھایا ہے......؟ دیکھنے کی چیز یہ ہے...... نبوت تو عطا ہے نبی نے کیا مانگا؟ نبی نے تو وہ مانگا جو اللہ کے خزانہ میں سب سے قیمتی چیز تھی...... اور وہ شہادت ہے۔

شہادت کا درجہ اور شہید کے انعامات:

ایک دوسری بات شہادت پر عجیب سمجھانا چاہتا ہوں...... حدیث پاک میں آتا ہے...... کہ شہادت اتنی بڑی نعمت ہے...... کہ آدمی جب شہید ہوتا ہے...... تو اس کو اللہ چھ انعامات عطاء کرتا ہے...... ان میں سے ایک انعام یہ ہے...... کہ اس کے خون کا قطرہ زمین پر بعد میں گرتا ہے...... اللہ اس کے سارے گناہ پہلے معاف کر دیتا ہے۔

شہادت اتنی بڑی نعمت ہے...... کہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو منجہائے نظر

Scanned with CamScanner

تک قبر فراخ ہو جاتی ہے۔

شہادت اتنی بڑی نعمت ہے...... کہ شہید کے جسم سے ابھی روح نہیں نکلتی...... یہ جان کنی کے عالم میں ہے...... یہ ابھی تڑپ رہا ہے...... ابھی جسم سے روح نکل ہی رہی ہوتی ہے اللہ سارے پردے ہٹا کر جنت میں سب سے اعلیٰ مقام جو اللہ شہید کو دینا چاہتے ہیں...... وہ مقام دکھا دیتا ہے...... اور وہ مقام کیا ہے؟ جنت کی سب سے آخری نعمت جو سب سے آخر میں اللہ عطا کریں گے وہ اللہ کا دیدار ہے...... اب شہید اس جگہ جب جام شہادت نوش کرتا ہے...... سب سے پہلے اللہ کے دیدار میں مستغرق ہوتا ہے...... اس لئے شہید کو قیامت کے دن جنت کی نعمتوں میں وہ لذت ولطف نہیں آئے گا...... کہے گا اللہ جنت کی نعمتوں میں وہ مزہ نہیں...... اس لئے کہ شہادت کے وقت جو دیدار کی لذت آئی تھی...... وہ کسی اور چیز میں نہیں...... اس لئے میری تمنا ہے...... کہ میں دنیا میں پھر جاؤں...... پھر لڑوں...... پھر جام شہادت نوش کروں...... کہ میں جتنی بار شہید ہوں گا...... اتنی دفعہ تیرا دیدار تو ہوگا۔

عجیب وحیران کن نکتہ:

حاجی حج کر کے آتے ہیں...... تو وہ کیا دیکھ آتے ہیں ؟ (بیت اللہ)

بیت اللہ کا کیا معنی ہے...... (اللہ کا گھر)

وہ اللہ کا گھر دیکھے...... تم اس کو مبارک دیتے ہو...... اور شہید اللہ کو دیکھے...... تو تم اس پر ماتم کرتے ہو......؟ اور جب آپ کا حاجی یہاں سے چلتا ہے۔

- بچے یہاں چھوڑتا ہے۔
- بیوی یہاں چھوڑتا ہے۔
- گھر یہاں چھوڑتا ہے۔

Scanned with CamScanner

- مکان یہاں چھوڑتا ہے۔
- سامان یہاں چھوڑتا ہے۔
- کاروبار یہاں چھوڑتا ہے۔

پھر یہاں سے سفر کی صعوبتیں بھی برداشت کر رہا ہے...... تنہائی بھی برداشت کر رہا ہے...... پھر جب وہاں پہنچتا ہے...... تو یہاں اچھے کمروں میں رہتا ہے...... وہاں منیٰ مزدلفہ عرفات کے میدانوں میں کھلے پلاٹوں میں پڑا ہوا ہے...... گرمی کی شدت کو برداشت کر رہا ہے...... سارے صدمے سہہ رہا ہے...... وہاں بیمار بھی ہو رہا ہے...... تکلیفیں بھی آ رہی ہیں...... صعوبتیں بھی جھیل رہا ہے...... یہ سب کچھ ہونے کے بعد جب واپس آتا ہے...... آپ کے پاس پہنچتا ہے...... آپ اس کا استقبال بھی کرتے ہیں...... اس کے گلے میں ہار بھی ڈالتے ہیں...... اس کو خوش آمدید بھی کہتے ہیں...... اس کو مبارکباد بھی دیتے ہیں...... ہر آدمی اس سے دُعا بھی کراتا ہے...... بھائی کیوں کرا رہے ہو......؟ بھائی یہ حاجی ہے...... اللہ کا گھر دیکھ کر آیا ہے...... کعبۃ اللہ دیکھ کر آیا ہے...... روضہ رسول اللہ ﷺ دیکھ کر آیا ہے...... ملتزم کو چمٹ کر دُعائیں مانگ کر آیا ہے...... حجر اسود کے بوسے لے کر آیا ہے...... حالانکہ یہ گھر سے دور گیا ہے...... بیوی بچوں سے ہٹا ہے...... خاندان سے علیحدہ ہوا ہے...... یہ سب کچھ اس نے چھوڑا مگر سعادت بہت بڑی حاصل کی ہے...... اگر خدانخواستہ راستہ میں پکڑا جاتا...... کسی جرم کی وجہ سے واپس بھیج دیا جاتا...... یہ بیت اللہ نہ پہنچ سکتا...... کعبہ نہ دیکھ سکتا...... حج نہ کر سکتا...... واپس آ جاتا...... پھر میں بھی کہتا آپ بھی کہتے بڑا افسوس ہے...... بڑا بد بخت ہے...... گھر بار چھوڑا ہے...... بیوی بچے چھوڑے ہیں...... اہل وعیال سے علیحدہ ہوا ہے...... لیکن اس کی بدنصیبی کی کوئی حد ہے...... کعبہ سے محروم رہا ہے...... واپس آ گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو...... ! یہ سب کچھ چھوڑنے کے بعد جب کعبہ کا دیدار کر کے آتا ہے...... پھر اس پر کوئی افسوس نہیں ہوتا...... کہ بیوی بچے کیوں چھوڑے...... اس پر کوئی افسوس نہیں...... گھر بار کیوں چھوڑا...... اس پر کوئی افسوس نہیں...... وطن کیوں چھوڑ کر گیا...... جب تک یہ نہ چھوڑتا بیت اللہ کی سعادت نہ ملتی...... یہ چھوڑا ہے تو اعزاز ملا ہے...... اس لئے اس کے چھوڑنے پر اب اس پر افسوس نہیں اس کو مبارکباد دی جائے گی...... ہر آدمی اسے سلام پیش کرے گا...... اب سب مبارکباد دے رہے ہوایک آدمی دروازے پر آکر پیٹنا شروع کرے...... آپ کہیں تجھے کیا ہو گیا ہے؟

وہ کہے مجھے دکھ ہے...... یہ گھر سے دور ہو گیا تھا۔

مجھے بڑا افسوس ہے...... یہ بیوی بچوں سے علیحدہ ہو گیا تھا۔

مجھے بڑا افسوس ہے...... اس کا گھر یہاں تھا یہ بیچارہ وہاں چلا گیا۔

مجھے بڑا افسوس ہے...... اس نے اسی ہزار روپے خرچ کر دیئے ہیں...... ہم کہیں گے پاگل کہیں کے یہ افسوس کرنے کی چیز نہیں...... یہ ساری محنت کی اس لئے تھی...... کہ اللہ کا گھر دیکھے...... اگر بیت اللہ نہ دیکھتا...... تو پھر یہ افسوس بجا تھا...... اب جب دیکھ آیا ہے...... اب اس پر افسوس نہیں مبارکباد ہے۔

پیر حسین رضی اللہ عنہ کی عظمت کو سلام:

میرے بھائیو...... ! یہ بیت اللہ دیکھے اتنے صدمے سہے...... جو اللہ کو دیکھے وہ یقیناً ان صدمات سے گزرتا ہے...... اور میرا عقیدہ اور موقف یہ ہے...... کہ میرا پیر حسین رضی اللہ عنہ اگر گھر نہ چھوڑتے...... بچے نہ چھوڑتے...... مدینہ نہ چھوڑتے...... مکہ سے روانہ نہ ہوتے...... یہ صعوبتیں نہ جھیلتے...... مصائب برداشت نہ کرتے...... ان پریشانیوں سے نہ گزرتے...... تو یقیناً شہادت کا اعزاز نہ حاصل کرتے...... اللہ کا

دیدار نہ حاصل کرتے...... یہ سب کچھ چھوڑا ہے...... تو وہ دیدار ملا ہے...... اگر حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کو یہ دیدار کی نعمت نہ ملتی...... تو پھر میں بھی کہتا اور آپ بھی کہتے...... کہ مدینہ سے گئے مگر رب کا دیدار نہ کر سکے قبیلے سے گئے اور اللہ کے دیدار سے محروم ہو گئے۔

بیوی بچوں سے علیحدہ ہوئے...... مگر رب کا دیدار نہ ہو سکا...... اور جب اتنی بڑی نعمت مل گئی ہے...... اس نعمت کے مل جانے کے بعد اب افسوس نہیں...... ماتم نہیں...... واویلا نہیں...... چیخ و پکار نہیں...... ہائے ہائے نہیں...... بلکہ حسین رضی اللہ عنہ تیری عظمت کو سلام......! کہ تو نے بیوی بچوں کو چھوڑا...... گھر بار کو چھوڑا...... قبیلے کو چھوڑا...... مدینے کو چھوڑا...... مکے کو چھوڑا۔

ہائے حسین رضی اللہ عنہ یا واہ حسین رضی اللہ عنہ:

یہ سب صعوبتیں اس لئے برداشت کی گئیں...... کہ رب کا دیدار کرے...... صرف دیدار نہیں کیا...... بلکہ دیدار کرنے میں وہ درجہ کمال حاصل کیا ہے...... کہ سر سجدے میں ڈال کر رب کا دیدار حاصل کیا ہے...... اس پر ہائے حسین نہیں...... بلکہ واہ حسین...... واہ حسین تجھے مبارک پیش کرتے ہیں...... کہ تو نے بڑی عظمت حاصل کی ہے...... تجھے سلام پیش کرتے ہیں...... کہ تو نے بڑا اعزاز حاصل کیا ہے۔

شہادت میں تکلیف یا لطف:

ایک آدمی کہنے لگا...... کہ یہ سب ٹھیک ہے...... لیکن جب کوئی آدمی شہید ہوتا ہے...... اسے خنجر لگتے ہیں...... تیر و تلوار، چھریاں، برچھے، بم یا جو بھی حادثاتی طور پر جدید چیز سامنے آئے...... آخر وہ جب تڑپتا ہے...... اس کی روح نکلتی ہے...... جب جسم مچلتا ہے تکلیف تو ہوتی ہے......؟ (وہ آدمی کہنے لگا) ہمیں اس تکلیف کا دکھ ہے...... لقینا کسی رکا ہے تو

دیدار نہ حاصل کرتے...... یہ سب کچھ چھوڑا ہے...... تو وہ دیدار ملا ہے...... اگر حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کو یہ دیدار کی نعمت نہ ملتی...... تو پھر میں بھی کہتا اور آپ بھی کہتے...... کہ مدینہ سے گئے مگر رب کا دیدار نہ کر سکے قبیلے سے گئے اور اللہ کے دیدار سے محروم ہو گئے۔

بیوی بچوں سے علیحدہ ہوئے...... مگر رب کا دیدار نہ ہو سکا...... اور جب اتنی بڑی نعمت مل گئی ہے...... اس نعمت کے مل جانے کے بعد اب افسوس نہیں...... ماتم نہیں...... واویلا نہیں...... چیخ و پکار نہیں...... ہائے ہائے نہیں...... بلکہ حسین رضی اللہ عنہ تیری عظمت کو سلام......! کہ تو نے بیوی بچوں کو چھوڑا...... گھر بار کو چھوڑا...... قبیلے کو چھوڑا...... مدینے کو چھوڑا...... مکے کو چھوڑا۔

ہائے حسین رضی اللہ عنہ یا واہ حسین رضی اللہ عنہ:

یہ سب صعوبتیں اس لئے برداشت کی گئیں...... کہ رب کا دیدار کرے...... صرف دیدار نہیں کیا...... بلکہ دیدار کرنے میں وہ درجہ کمال حاصل کیا ہے...... کہ سر سجدے میں ڈال کر رب کا دیدار حاصل کیا ہے...... اس پر ہائے حسین نہیں...... بلکہ واہ حسین...... واہ حسین تجھے مبارک پیش کرتے ہیں...... کہ تو نے بڑی عظمت حاصل کی ہے...... تجھے سلام پیش کرتے ہیں...... کہ تو نے بڑا اعزاز حاصل کیا ہے۔

شہادت میں تکلیف یا لطف:

ایک آدمی کہنے لگا...... کہ یہ سب ٹھیک ہے...... لیکن جب کوئی آدمی شہید ہوتا ہے...... اسے خنجر لگتے ہیں...... تیر و تلوار، چھریاں، برچھے، بم یا جو بھی حادثاتی طور پر جدید چیز سامنے آئے...... آخر وہ جب تڑپتا ہے...... اس کی روح نکلتی ہے...... جب جسم مچلتا ہے تکلیف تو ہوتی ہے......؟ (وہ آدمی کہنے لگا) ہمیں اس تکلیف کا دکھ ہے...... یقیناً کسی کا بچہ تڑپ رہا ہو...... خون میں لت پت مر رہا ہو...... یا مر چکا ہو......

Scanned with CamScanner

دیدار نہ حاصل کرتے...... یہ سب کچھ چھوڑا ہے...... تو وہ دیدار ملا ہے...... اگر حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کو یہ دیدار کی نعمت نہ ملتی...... تو پھر میں بھی کہتا اور آپ بھی کہتے...... کہ مدینہ سے گئے مگر رب کا دیدار نہ کر سکے قبیلے سے گئے اور اللہ کے دیدار سے محروم ہو گئے۔

بیوی بچوں سے علیحدہ ہوئے...... مگر رب کا دیدار نہ ہو سکا...... اور جب اتنی بڑی نعمت مل گئی ہے...... اس نعمت کے مل جانے کے بعد اب افسوس نہیں...... ماتم نہیں...... واویلا نہیں...... چیخ و پکار نہیں...... ہائے ہائے نہیں...... بلکہ حسین رضی اللہ عنہ تیری عظمت کو سلام......! کہ تو نے بیوی بچوں کو چھوڑا...... گھر بار کو چھوڑا...... قبیلے کو چھوڑا...... مدینے کو چھوڑا...... مکے کو چھوڑا۔

ہائے حسین رضی اللہ عنہ یا واہ حسین رضی اللہ عنہ:

یہ سب صعوبتیں اس لئے برداشت کی گئیں...... کہ رب کا دیدار کرے...... صرف دیدار نہیں کیا...... بلکہ دیدار کرنے میں وہ درجہ کمال حاصل کیا ہے...... کہ سر سجدے میں ڈال کر رب کا دیدار حاصل کیا ہے...... اس پر ہائے حسین نہیں...... بلکہ واہ حسین...... واہ حسین تجھے مبارک پیش کرتے ہیں...... کہ تو نے بڑی عظمت حاصل کی ہے...... تجھے سلام پیش کرتے ہیں...... کہ تو نے بڑا اعزاز حاصل کیا ہے۔

شہادت میں تکلیف یا لطف:

ایک آدمی کہنے لگا...... کہ یہ سب ٹھیک ہے...... لیکن جب کوئی آدمی شہید ہوتا ہے...... اسے خنجر لگتے ہیں...... تیر و تلوار، چھریاں، برچھے، بم یا جو بھی حادثاتی طور پر جدید چیز سامنے آئے...... آخر وہ جب تڑپتا ہے...... اس کی روح نکلتی ہے...... جب جسم مچلتا ہے تکلیف تو ہوتی ہے......؟ (وہ آدمی کہنے لگا) ہمیں اس تکلیف کا دکھ ہے...... یقیناً کسی کا بچہ تڑپ رہا ہو...... خون میں لت پت مر رہا ہو...... یا مر چکا ہو......

Scanned with CamScanner

شہید ہو گیا ہو...... شہادت کا اعزاز اپنی جگہ پر...... لیکن ماں باپ کبھی بیٹھ کر سوچتے ہیں...... کہ اس وقت اس پر کیا گزری ہو گی...... کتنی اس کو تکلیف ہوئی ہو گی...... یہ عام طور پر ہوتا ہے یا نہیں......؟ (ہوتا ہے) یہی ایک نقطہ سمجھانا چاہتا ہوں...... رونے والا کہتا ہے...... کہ میں تو اس کو روتا ہوں...... کہ اس کو تکلیف ہوئی تھی...... میں اس پر بھی دلائل رکھتا ہوں...... کہ یہ جھوٹ ہے...... بکواس ہے...... یہ روتا ہی نہیں ہے...... میں اس پر بھی ابھی دلائل دیتا ہوں کہ یہ اتنا بڑا فراڈ ہے اتنا بڑا دھوکہ ہے کہ ہمارے ارباب اقتدار کو بھی سمجھ نہیں آتا دنیا والے بھی پاگل ہیں ان کو بھی سمجھ نہیں آتا۔

میرے دوستو......! ایک بات ہے...... میری اور آپ کی کہ اس کو تکلیف ہوتی ہے......اور ایک بات ہے...... آمنہ کے در یتیم نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگو......! جس وقت شہید شہید ہوتا ہے......اس کو اتنی تکلیف بھی نہیں ہوتی جتنی کسی کو مکھی یا مچھر کاٹے...... جسے تم کہتے ہو یہ مچلا ہے...... تڑپا ہے...... تم کہتے ہو یہ اچھلا ہے...... جسے تم کہتے ہو یہ جانکنی کے عالم میں ہے...... جسے تم کہتے ہو اس کے جسم کا مسئلہ ہے...... میرے نبی کہتے ہیں اس کو مچھر یا مکھی کے کاٹنے جتنی تکلیف بھی نہیں ہوتی...... میری اور آپ کی سوچ سچی یا نبی کا فرمان سچا......؟ (نبی کا فرمان سچا) اب سمجھ میں آئے یا نہ آئے میں تو نبی ﷺ پر کلمہ پڑھتا ہوں پیغمبر پر ایمان رکھتا ہوں میرے نبی نے جو فرمایا ہے وہ سچ ہے اب میں وہ عقدہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ کیسے تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔

سیدنا یوسف اور زلیخا کا دلچسپ واقعہ:

کہتے ہیں یوسف علیہ السلام پر عزیز مصر کی بیوی فریفتہ ہو گئی تھی...... عورتوں نے اسے طعنہ دیا...... کہ یہ تجھے کیا ہو گیا...... تیرا نوکر تھا...... غلام تھا...... بچہ تھا...... تو اس پر فریفتہ ہو گئی...... تجھے کیا ہو گیا ہے......؟ زلیخا بڑی ذہین عورت تھی...... ملکہ تھی...... اس

Scanned with CamScanner

نے سوچا کہ میں ان کو بیٹھ کر حسن یوسف علیہ السلام کی رعنائیاں سمجھاؤں بتاؤں...... تو یہ پاگل عورتیں ہیں کیا سمجھیں گی کہ یوسف کیا ہے......؟ اس لئے بتانے کی بجائے ان کو دکھاؤں...... وہ بڑی سمجھدار تھی اس نے ایسا کیا...... کہ سب عورتوں کو اکٹھا کر کے ایک جگہ بٹھایا...... فروٹ دیے...... ان کو چھریاں دیں...... کہا کہ تم ان فروٹوں کو کھاؤ...... میں تمہیں یوسف علیہ السلام دکھاتی ہوں...... یوسف علیہ السلام اللہ جل جلالہ کے نبی تھے...... اور نبی پاک دامن ہوتا ہے...... عفیف ہوتا ہے...... نبی کے تصور میں بھی گناہ نہیں آتا...... چنانچہ زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کہا...... اس کمرے سے نکلو...... اور دوسرے کمرے میں تشریف لے جاؤ...... اب یوسف علیہ السلام چونکہ نبی تھے...... انہوں نے غیر محرم عورتوں کو نہیں دیکھا...... یوسف علیہ السلام شرمیلے تھے...... سر جھکا کر گزرے...... یوسف علیہ السلام نے تو نہیں دیکھا...... لیکن اس عزیز مصر کی بیوی نے کہا...... کہ وہ یوسف علیہ السلام ہیں...... جب کہا کہ وہ یوسف ہیں...... ہاتھ میں چھریاں تھیں...... فروٹ ساتھ تھے...... سب بیٹھیں تھیں...... وہ سب ان فروٹوں کو کاٹ رہی تھیں...... اور نگاہ جب حسن یوسف پر پڑی...... قرآن کہتا ہے...... قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَاهٰذَا بَشَرًا ...... اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ''...... انگلیاں کٹ گئیں...... فروٹ کٹ گئے...... ہاتھ کٹ گئے...... جسم اور کپڑے خون سے تر ہو گئے...... نگاہ حسن یوسف پر تھی...... انگلیاں کٹ گئیں...... جب تک یوسف آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوا...... پتہ نہیں چلا...... اور جب یوسف علیہ السلام چلا گیا دیکھا تو یہ کیا ہو گیا؟

میرے دوستو......! یوسف علیہ السلام مخلوق ہے...... اللہ خالق ہے...... یہ عبد ہے...... وہ معبود ہے...... یہ غلام ہے...... وہ آقا ہے...... جب اس کے حسن کا عالم یہ ہے...... کہ حسن یوسف علیہ السلام پر نظر پڑتی ہے...... انگلیاں کٹتی ہیں...... پتہ نہیں چلتا...... شہید جب شہید ہوتا ہے...... اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے...... اس وقت اس کی نگاہ

Scanned with CamScanner

نے سوچا کہ میں ان کو بیٹھ کر حسن یوسف علیہ السلام کی رعنائیاں سمجھاؤں بتاؤں...... تو یہ پاگل عورتیں ہیں کیا سمجھیں گی کہ یوسف کیا ہے......؟ اس لئے بتانے کی بجائے ان کو دکھاؤں...... وہ بڑی سمجھ دار تھی اس نے ایسا کیا...... کہ سب عورتوں کو اکٹھا کر کے ایک جگہ بٹھایا...... فروٹ دیے...... ان کو چھریاں دیں...... کہا کہ تم ان فروٹوں کو کھاؤ...... میں تمہیں یوسف علیہ السلام دکھاتی ہوں...... یوسف علیہ السلام اللہ جل جلالہ کے نبی تھے...... اور نبی پاک دامن ہوتا ہے...... عفیف ہوتا ہے...... نبی کے تصور میں بھی گناہ نہیں آتا...... چنانچہ زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کہا...... اس کمرے سے نکلو...... اور دوسرے کمرے میں تشریف لے جاؤ...... اب یوسف علیہ السلام چونکہ نبی تھے...... انہوں نے غیر محرم عورتوں کو نہیں دیکھا...... یوسف علیہ السلام شرمیلے تھے...... سر جھکا کر گزرے...... یوسف علیہ السلام نے تو نہیں دیکھا...... لیکن اس عزیز مصر کی بیوی نے کہا...... کہ وہ یوسف علیہ السلام ہیں...... جب کہا کہ وہ یوسف ہیں...... ہاتھ میں چھریاں تھیں...... فروٹ ساتھ تھے...... سب بیٹھیں تھیں...... وہ سب ان فروٹوں کو کاٹ رہی تھیں...... اور نگاہ جب حسن یوسف پر پڑی...... قرآن کہتا ہے...... قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا...... اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ''...... انگلیاں کٹ گئیں...... فروٹ کٹ گئے...... ہاتھ کٹ گئے...... جسم اور کپڑے خون سے تر ہو گئے...... نگاہ حسن یوسف پر تھی...... انگلیاں کٹ گئیں...... جب تک یوسف آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوا...... پتہ نہیں چلا...... اور جب یوسف علیہ السلام چلا گیا دیکھا تو یہ کیا ہو گیا؟

میرے دوستو......! یوسف علیہ السلام مخلوق ہے...... اللہ خالق ہے...... یہ عبد ہے...... وہ معبود ہے...... یہ غلام ہے...... وہ آقا ہے...... جب اس کے حسن کا عالم یہ ہے...... کہ حسن یوسف علیہ السلام پر نظر پڑتی ہے...... انگلیاں کٹتی ہیں...... پتہ نہیں چلتا...... شہید جب شہید ہوتا ہے...... اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے...... اس وقت اس کی نگاہ

اللہ کے دیدار پر ہوتی ہے..... جب وہ رقص دیدار کے جلوے دیکھتا ہے..... اس کی گردن بھی کٹتی ہے اسے بھی پتہ نہیں چلتا۔

خاتم شہداء کربلا کون؟

اس لئے یہ شہادت اتنی بڑی نعمت ہے..... کہ اس کے مقابلے میں اللہ کے خزانے میں اور کوئی بڑی نعمت نہیں..... یہی ہے جسے اقبال نے کہا تھا..... شہادت ہے مقصود و مطلوب مومن..... کہ مومن کی زندگی کا خلاصہ ہی یہی ہے..... کہ اللہ کے راستے میں جام شہادت نوش کر کے عظیم سعادت اپنے مقدر میں لیں..... پھر حسین ﷛ کی شہادت پر ایک بات کہتا ہوں..... بڑی عجیب بات ہے توجہ سے سننا:

- حسین کے نانا خاتم الانبیاء ہیں۔ • حسین کا بابا خاتم الخلفاء ہیں۔
- حسین کی اماں خاتم البنات ہیں اور حسین خاتم شہداء کربلا ہیں۔

شہادت حسین کا نرالا انداز:

اور میں اس کو ایک عجیب انداز میں بیان کرتا ہوں..... توجہ کرنا کہ جیسے حضور ﷺ آخر میں آئے..... اور پہلے تمام انبیاء کے کمالات حضور ﷺ میں ہیں..... آدم ؑ سے عیسیٰ ؑ تک تمام انبیاء کے محاسن اللہ نے حضور ﷺ میں رکھے ہیں..... ایسے ہی حسین ﷛ کربلا میں شہید تو آخر میں ہوئے ہیں

لیکن.......

- حسین ﷛ سے پہلے حمزہ ﷛ کی شہادت۔
- حسین ﷛ سے پہلے فاروق ﷛ کی شہادت۔
- حسین ﷛ سے پہلے عثمان ﷛ کی شہادت۔
- حسین ﷛ سے پہلے علی ﷛ کی شہادت۔
- حسین ﷛ سے پہلے اور بھی بہت شہداء ہیں۔۔

Scanned with CamScanner

اللہ نے ان تمام شہداء کے کمالات جمع کر کے حسین رضی اللہ عنہ میں رکھ دیے ہیں...... اب وہ کون کونسے اور کیسے کمالات تھے...... اس وقت ان کا وقت نہیں...... کہ میں ان کو کھولوں...... لیکن ایک بات ضرور کہتا ہوں...... کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سب شہیدوں کی شہادت سے انوکھی نرالی اور منفرد ہے...... کہ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ضرور ہیں...... لیکن مقابلہ میں لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا ہے۔

فاروق رضی اللہ عنہ شہید ضرور ہے...... مگر نماز کے قیام میں کھڑا ہے۔

عثمان رضی اللہ عنہ شہید ضرور ہے...... مگر تلاوت کرتے ہوئے۔

حضرت علی شہید ضرور ہیں...... مگر مسجد کے دروازے پر جاتے ہوئے مگر حسین رضی اللہ عنہ تیری شہادت کا یہ انداز نرالا ہے...... کہ سر سجدہ میں رکھا ہے...... اور حدیث کی کتابوں میں آتا ہے...... کہ جب مومن سر زمین پر رکھتا ہے...... سجدہ میں رکھتا ہے...... لیکن ظاہراً اس کا سر زمین پر ہوتا ہے حقیقتاً مسلمان کا سر اللہ کے قدموں پر ہوتا ہے۔

وقت شہادت اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ:

اور اللہ کے قدم کہاں ہیں......؟ الرحمٰن علی العرش استوىٰ اللہ اپنے عرش پر ہے...... توجہ کریں مثال سے سمجھاتا ہوں...... کہ میں اس اسٹیج پر کھڑا ہوں...... میرے پورے جسم کا کونسا حصہ اسٹیج کے قریب ہے......؟ (قدم) تو اللہ اپنے عرش پر ہے......، تو عرش پر اللہ کے قدم ہیں...... اور مومن جب سر سجدہ میں رکھتا ہے...... تو اس کا سر اللہ کے قدموں کے اوپر ہوتا ہے عرش نیچے ہے...... قدم اوپر ہیں...... قدم نیچے ہیں...... مومن کا سر اوپر ہے...... اور اب ذرا توجہ سے جو شہادت حسین کا تصور پیش کر رہا ہوں سمجھنا...... حسین رضی اللہ عنہ کی عظمت پر توجہ کریں...... حسین رضی اللہ عنہ نے جب سر سجدہ میں رکھا

Scanned with CamScanner

ہے...... تم کہتے ہو کربلا...... میرا تصور ہے...... کہ کربلا نہیں عرش علیٰ ہے...... چونکہ نماز میں جو ہے...... تم نے کہا زمین پر سر ہے...... میرے نبی نے فرمایا سر سجدے میں رکھنے والا اللہ کے قدموں میں ہوتا ہے...... جاہل کہتے ہیں نہ کہ دل یار دے قدماں وچ نذرانہ...... حسین ﷜ کہتے ہیں...... دل تو ایسے کہنے کی باتیں ہیں...... پتہ نہیں کوئی دیتے ہیں یا نہیں؟ یہاں سر رب کے قدموں میں نذرانہ اور پھر ایک بات سمجھیں...... مجاہد جب جہاد پر ہوتا ہے...... اس کی نماز کی عظمت ہی کچھ انوکھی ہے...... کہ وہ نماز میں اگر تلوار چلا رہا ہے...... تب بھی اس کی نماز نہیں ٹوٹتی...... اس کا رخ کعبہ سے ہٹ جائے...... تب بھی نماز نہیں ٹوٹتی...... اگر اس کے جسم سے خون بہہ رہا ہے...... تب بھی نماز نہیں ٹوٹتی...... جب وہ نماز کی نیت باندھ لے...... اس دوران جو عمل کرے وہ نماز میں ہوتا ہے...... اس کی نماز میں فرق نہیں آتا...... حسین ﷜ نے نماز شروع کی ہے...... سر سجدہ میں ڈالا ہے...... اب سر رب کے قدموں پہ آیا ہے...... دشمن نے نیچے گرایا ہے...... اب دشمن نے سجدے سے ہٹایا...... وہ سینے پہ بیٹھا ہے...... لیکن حسین ﷜ نے تو سر نہیں اٹھایا...... میرا وجدان یہ کہتا ہے...... کہ سر رب کے قدموں پر تھا...... سر نیچے ہے یہاں حسین ﷜ نے اللہ کے قدموں پر اپنا سر رکھا ہے...... جب سر قدموں پر آیا رب کے چہرے پر نگاہ آئی۔

ذرا توجہ کریں! یوسف علیہ السلام گزرے عورتوں نے دیکھا...... کہ یوسف علیہ السلام ہیں...... لیکن یوسف علیہ السلام نے عورتوں کو نہیں دیکھا...... چونکہ وہ معصوم نبی تھے توجہ کریں! لیکن جب شہید جاتا ہے...... رب نے تو دیکھنا ہے...... کہ میرا پیارا میرے پاس آ کیسے رہا ہے......؟ جان کیسے پیش کر رہا ہے......؟ میرا وجدان یہ کہتا ہے...... کہ حسین ﷜ نے جب سر رکھا ہے نا رب کے قدموں پر اب سر نیچے تھا نگاہ اللہ کی طرف تھی...... صرف حسین ﷜ کی نگاہ رب پر نہیں...... بلکہ رب کی نگاہ حسین ﷜ کے

چہرے پر حسین ﷛ کی نگاہ رب کے چہرے پر اور یہ نظارہ عجیب ہوگا کہ۔

آنکھوں آنکھوں میں اشارے ہو گئے
تم ہمارے ہم تمہارے ہو گئے۔

اوئے جس کو رب اتنی بڑی عزت دے دے...... کہ تو میرا میں تیرا اسے ہائے نہیں کہا جاتا...... اسے واہ کہا جاتا ہے...... وہ ہائے کے لائق نہیں...... وہ واہ کے قابل ہے...... جو اتنا بڑا اعزاز ہے...... کہ رب خوش ہو رہا ہے...... یہ میرا بندہ ہے...... میرے دروازے پر آیا ہے...... اس نے میرے دروازے پر سر رکھا ہے...... اس نے میری چوکھٹ پر سر رکھا ہے...... اس نے میرے قدموں پر سر رکھا ہے...... پھر رب اسے دیکھتے ہیں...... کس انداز سے جان پیش کر رہا ہے...... اللہ اسے دیکھتے ہیں...... وہ رب کو دیکھتا ہے...... اتنی محبت والفت کو حاصل کرنے والا...... یہ ہائے کے قابل نہیں...... یہ واہ کے لائق ہے مبارکباد کے لائق ہے...... سلام عقیدت کے لائق ہے...... خراج تحسین کے لائق ہے...... اس لئے ہم حسین ﷛ کو زندہ آباد کہتے ہیں...... کہ شہید زندہ ہوتا ہے۔

تم کرتے رہو اپنے گناہوں کی تلافی
ہم زندہ و جاوید کا ماتم نہیں کرتے

تم نے قتل حسین ﷛ کا گناہ کیا ہے...... تم ماتم کرو...... ہم حسین ﷛ کو زندہ سمجھتے ہیں...... ہم حسین ﷛ پر ماتم نہیں کرتے۔

میرے بھائیو......! انتظامیہ کے ذمہ دار بھی یہاں پر ہوں گے...... اور یہ شہر ویسے ہی بڑا حساس ہے...... اس کو بڑی بڑی نسبتیں حاصل ہیں...... اور میں انتظامیہ کی وساطت سے ایک بات کہتا ہوں...... کہ جنرل صاحب! آمنے سامنے بٹھاؤ حسینیت ﷛ کا تعین کرو...... کہ حسینیت ﷛ ہے کیا؟

- حسینیت رضی اللہ عنہ کہتے کس کو ہیں؟
- حسینیت رضی اللہ عنہ کس چیز کا نام ہے؟
- اسوہ حسین رضی اللہ عنہ کیا ہے؟
- کردار حسین کیا ہے؟
- مشن حسین رضی اللہ عنہ کیا ہے؟
- ادائے حسین رضی اللہ عنہ کیا ہے؟

اور پھر اس کو سامنے رکھ کر آمنے سامنے بٹھاؤ......! پھر سوچ و بچار کے ساتھ فیصلہ تمہیں کرنا ہوگا...... کہ حسینیت کے کردار پر سنی عمل کرتا ہے...... حسینیت رضی اللہ عنہ کے مشن کو سنی زندہ کرتا ہے...... حسینیت رضی اللہ عنہ کے موقف پہ سنی اپنی جان پیش کرتا ہے......؟ یا کوئی اور ایسا کرتا ہے...... اس کو تم ثابت کرو، واضح کرو، حسینیت رضی اللہ عنہ کا تعین کرنا پڑے گا...... اس کی روشنی میں دیکھو...... یہ غلط باتیں اور غلط افواہ ہے...... کہ جی یہ ٹھیک ہے یہ دس دن (عشرہ اوّل از ماہ محرم) ان کے ہوتے ہیں...... چونکہ محبت اہل بیت رضی اللہ عنہ ہے......، یہ محبت نہیں...... بلکہ یہ اوّل درجہ کی دشمنی کا ثبوت دیتے ہیں......اور میں اس پر دلائل رکھتا ہوں۔

اسوۂ حسینی و حسینیت:

حسینیت رضی اللہ عنہ کیا ہے......؟ حسینیت رضی اللہ عنہ صبر کا نام ہے۔

- اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ۔
- اِسْتَعِیْنُوْ ابِاللّٰہِ وَالصَّبِرُوْا۔
- اِصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا۔
- وَاصْبِرْ وَ مَاصَبْرَاِلَّا بِاللّٰہِ۔

Scanned with CamScanner

- فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ۔
- وَلَا تُوَلُّوهُمُ الْاَدْبَارَ۔
- وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا۔
- وَالصَّابِرِیْنَ فِی الْبَاْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ۔
- وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصَّابِرِیْنَ۔
- وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَیْرٌ لِّلصَّابِرِیْنَ۔
- وَاِنْ تَصْبِرُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ۔
- وَلَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔
- اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔
- وَبَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ۔
- وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذَالِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔
- وَعَمِلَ صَالِحاً وَلَا یُلَقّٰهَا اِلَّا الصَّابِرُوْنَ۔
- وَمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ۔
- سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ۔
- وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا۔
- وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ

بار بار قرآن اور پیغمبر ﷺ نے صبر کی تلقین فرمائی...... حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا میں بھی صبر کرنے کی تلقین کی ہے...... حسینیت رضی اللہ عنہ صبر کا نام ہے...... اس وضاحت کے بعد اب بتاؤ حسین رضی اللہ عنہ کے مشن پر کون عمل کرتا ہے...... جو شخص صبر نہیں کرتا ماتم کرتا ہے...... وہ حسین رضی اللہ عنہ کی دشمنی مول لیتا ہے...... وہ حسین رضی اللہ عنہ کے مشن کو نہیں اپناتا...... حسین رضی اللہ عنہ کے مشن سے غداری کرتا ہے...... تم غداری کو محبت کہتے ہو تمہاری

Scanned with CamScanner

عقل ماری گئی ہے۔ حسینیت ؓ کیا ہے؟ کربلا کے ریگ زاروں میں سرِ سجدہ میں رکھ کر حسین ؓ نے جان دی ہے...... نماز پڑھنا حسینیت ؓ ہے...... اور نماز کربلا میں با جماعت پڑھنا حسینیت ؓ ہے...... فیصلہ کرو نماز اور پھر نماز بھی با جماعت کس کے پاس ہے...... جو پڑھتا ہے وہ حسین ؓ کے مشن پر ہے...... جو نماز نہیں پڑھتا...... با جماعت ادا نہیں کرتا...... جس کے مسلک میں نہ کوئی نماز کا تصور ہو...... نہ جماعت کا تصور ہو...... وہ حسین ؓ کے مشن پر نہیں...... بلکہ وہ حسین ؓ کا غدار ہے...... حسین کا دشمن ہے...... حسینیت ؓ کا راستہ متعین کرو...... حسین ابن علی ؓ نے پچیس حج کیے...... ایک دفعہ بھی زواری نہیں کی...... کعبۃ اللہ روضہ رسول اللہ پہ جانا حسینیت ؓ کا نام ہے...... اس حسینیت ؓ کے راستے کو متعین کرو...... اور فیصلہ کرو...... کہ جو شخص اس مشن پر عمل کرتا ہے وہ حسین ؓ کے مشن کو اپنا رہا ہے...... اور جس کے نصیبے میں حج نہیں...... وہ حسینیت ؓ پہ عمل نہیں کر رہا...... بلکہ وہ حسین ؓ کا دشمن ہے...... یہ جو ایران نجف کربلا اور فلاں فلاں کی زیارتوں کے لئے چلتے ہو...... مکہ مدینہ کی زیارت سے محرومی ہے...... یہ حسین ؓ کے مشن سے غداری ہے...... حسینیت ؓ کا راستہ متعین کرو...... آؤ سیرت کی کتابیں پڑھو...... سیدنا حسین ؓ کے چہرہ اطہر پہ داڑھی تھی...... اور حدیث کی کتابوں میں ہے...... کہ سیدنا علی کی داڑھی تو اتنا تھی...... کہ سیدنا علی ؓ کا پورا سینہ داڑھی مبارک سے بھرا ہوا تھا...... علی ؓ جب مصلے پر کھڑے ہو کر امامت کرواتے تھے...... صحابہ ؓ کہتے ہیں...... کہ ہم پیچھے سے حضرت علی ؓ کی تلاوت کا انداز اور ان کی داڑھی مبارک کے بالوں کی حرکت سے محسوس کرتے تھے...... چونکہ چہرہ بڑھا ہوا تھا...... یہ حسینیت ؓ ہے...... یہ کیا حسینیت ؓ ہے؟ مونچھیں بڑھا دینا...... اور داڑھی کٹوا لینا...... حسینیت ؓ کا نام لے لینا...... یہ حسین کا مشن نہیں...... بلکہ یہ حسین ؓ کے مشن سے غداری ہے...... وفاداری

نہیں...... حسینیت ﷛ کا راستہ متعین کرو...... حسینیت ﷛ روزہ رکھنے کا نام ہے ...... شربتیں پینے کا نام نہیں ہے...... حسین ﷛ کو دس محرم کو کربلا میں روزہ تھا یا شربتیں پی رہے تھے......؟ (روزہ تھا)

اب جو روزہ رکھتا ہے...... وہ حسینیت ﷛ پر ہے...... اور جو شربتیں پیتا ہے...... یہ حسینیت نہیں ہے...... صرف یہاں تک بس نہیں...... آپ سیدنا حسین ﷛ کی ساری زندگی کو سامنے رکھیں...... ان کے پورے حالات کو سامنے رکھیں...... میں کہتا ہوں...... سیدنا حسین ﷛ کو جج تسلیم کرو...... آؤ آج کھلے لفظوں میں کہہ رہا ہوں ...... اور بڑے ثبوت سے بات واضح کرتا ہوں...... شیعہ سنی فساد پاکستان میں ایک گھنٹے میں حل کرنے کا میں دعوئی کرتا ہوں...... اور اس پر دلائل رکھتا ہوں...... اگر ارباب اقتدار اس پر مخلص بن جائیں...... میں اکابرین علمائے دیو بند میں سے فضل الرحمٰن ہو...... مولانا اعظم طارق یا سمیع الحق ہوں...... ان تمام لوگوں کی ضمانت دیتا ہوں...... حسین ﷛ کو شیعہ سنی فساد کے کیس کا جج تسلیم کرلو...... ایک گھنٹے میں شیعہ سنی فساد پورے ملک میں ختم ہوسکتا ہے...... اور اس کا طریقہ یہ ہے...... جس کو حسین ﷛ نے مانا ہے...... اس کو مان لو جس کو نہیں مانا ہے اسے نہ مانو...... اس کا کیا مطلب؟ سیدنا حسین ﷛ اور سیدنا صدیق ﷛ کے دور حکومت ابوبکر ﷛ کی حسین ﷛ سے محبت اور حسین ﷛ کی ابوبکر ﷛ سے محبت یہ حسینیت ﷛ ہے...... اور ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔

— حسین ﷛ نے صدیق ﷛ کو مانا ہے...... صدیق ﷛ کو ماننا حسینیت ﷛ ہے...... صدیق ﷛ کا انکار کرنا حسین ﷛ سے دشمنی ہے۔

حسین ﷛ نے فاروق ﷛ کو تسلیم کیا ہے...... فاروق ﷛ کو ماننے کا نام حسینیت ﷛ ہے...... فاروق ﷛ کا انکار کرنا حسینیت ﷛ کا انکار ہے۔

Scanned with CamScanner

حسین رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو تسلیم کیا ہے..... عثمان رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں حسین رضی اللہ عنہ نے جنگوں میں شرکت کی ہے..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حکومت واقتدار کو تسلیم کرنا..... ان کی عزت وآبرو کی حفاظت کرنا..... ان کے تقدس کے لئے جان پیش کرنا..... یہ حسین رضی اللہ عنہ کا کردار ہے..... اور اس پر اہل سنت قائم ہیں..... اس کو تم اسوہ حسین رضی اللہ عنہ تسلیم کرو..... آؤ اس مشن پر حسینیت کا تعین کرو..... حسین ابن علی رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تعلقات رکھے ہیں..... جن سے حسین ابن علی رضی اللہ عنہ نے تعلقات رکھے ہیں..... ان سے تعلق رکھنا حسینیت رضی اللہ عنہ ہے..... جس کو حسین رضی اللہ عنہ نے چھوڑا ہے..... ان کو ہم چھوڑتے ہیں..... جن کو حسین رضی اللہ عنہ نے اپنایا ہے اسے سب اپنائیں..... اس کے بعد دنیا کے اندر کوئی اختلاف نہیں رہے گا..... کوئی شیعہ سنی اختلاف نہیں رہے گا..... اتحاد واتفاق کی بات کرتا ہوں..... حسین رضی اللہ عنہ کو جج تسلیم کرو..... جن کو حسین رضی اللہ عنہ نے مانا ہے اسے مان لو..... جس کو نہیں مانا اسے نہ مانو..... میں یہ ایک منٹ کے لئے مان لیتا ہوں..... کہ حسین نے یزید کو نہیں مانا..... اور یہ بھی ایک حقیقت ہے..... کہ سیدنا حسین کا کوئی ایسا خطبہ نہیں..... جو کچھ آج کہا جاتا ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے کسی تقریر میں ایسے نہیں کہا..... پھر کہتا ہوں..... کہ میں یزید کی کوئی وکالت نہیں کر رہا..... میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وکالت ضرور کرتا ہوں..... چونکہ وہ صحابی رسول رضی اللہ عنہ ہیں..... ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کے وکیل صفائی ہیں..... جس نے یزید کو نہیں مانا میں بھی نہیں مانتا..... جو حسین رضی اللہ عنہ کا نہیں وہ میرا نہیں..... لیکن جس کو حسین رضی اللہ عنہ نے مانا ہے اسے تو مانو..... اسی کو تو تسلیم کرو..... اسی کا نام حسینیت رضی اللہ عنہ ہے۔

اسوہ حسینی اور اہل سنت:

ہم تو رسول اللہ کے تقدس کو سلام پیش کرتے ہیں..... تحدیث بالنعمت کے طور پر کہتے ہیں..... کہ ہم حسینی رضی اللہ عنہ ہیں..... حسین رضی اللہ عنہ کے مشن پر قائم ہیں..... حسین رضی اللہ عنہ

Scanned with CamScanner

کے اسوہ پر قائم ہیں...... حسین ؓ کے موقف پہ قائم ہیں۔

حسین ؓ قرآن کا قاری تھا......اب اہل سنت کے پاس قرأت موجود ہے۔

حسین ؓ حافظ تھا......آج ہمارے سات ، سات آٹھ ، آٹھ سال کے بچے قرآن کے حافظ ہیں۔

حسین ؓ عالم تھا......آج ہمارے مساجد اور درسگاہوں میں عالم ہیں۔

حسین ؓ کا تعلق مسجد سے تھا...... ہمارے پاس مساجد موجود ہیں۔

حسین ؓ کا تعلق بیت اللہ سے تھا......آج ہمارا تعلق بیت اللہ سے ہے۔

حسین ؓ صبر کرتے تھے......آج ہم صبر کی تلقین کرتے ہیں۔

حسین ؓ شاکر تھے......اللہ کی رضا پر شکر بھی کرتے تھے......آج ہم نے شکر کا سبق دیا ہے...... جو حسینیت ؓ ہے وہ ہمارے پاس ہے......اس لئے ہم حسین ؓ کا ماتم نہیں رکھتے......ہم حسین ؓ کی عظمتوں کو سلام پیش کر کے ہائے حسین نہیں ......بلکہ واہ حسین کہتے ہیں۔

جو دہکتی آگ کے شعلوں پہ سویا واہ حسین ؓ

جس نے اپنے خون سے عالم کو دھویا واہ حسین ؓ

جو جواں بیٹے کی میت پر نہ رویا واہ حسین ؓ

جس نے اپنے خون سے عالم کو دھویا واہ حسین ؓ

جس نے سب کچھ کھو کر پھر بھی کچھ نہ کھویا واہ حسین ؓ

واہ حسین واہ حسین ؓ واہ حسین ؓ

گل افشاں ہے آج تک تیری ہمتوں کا باغ

آندھیوں میں بھی جل رہا ہے تیرا چراغ

علامہ ندیم سے ایک سوال اور حیران کن جواب:

Scanned with CamScanner

ایک آدمی کہنے لگا مولوی صاحب۔۔! قرآن ہاتھ سے نیچے گر گیا تم نے کہا ہائے قرآن گر گیا۔۔ نبی ﷺ کا نواسہ گرا تو نے ہائے نہیں کی۔۔؟ کس نے کہا پاگل ہم نے قرآن کی تو ہائے نہیں کی۔۔۔ یہ تو اللہ کا کلام ہے۔۔۔ یہ تو واہ واہ ہے۔

- ہائے اس ہاتھ پر جس نے قرآن گرایا۔
- ہائے حسین رضی اللہ عنہ پر نہیں ابن زیاد پر۔
- ہائے حسین رضی اللہ عنہ پر نہیں شمر پر۔
- ہائے حسین رضی اللہ عنہ پر نہیں بوفیوں پر۔
- ہائے حسین رضی اللہ عنہ پر نہیں کوفیوں پر۔
- ہائے حسین رضی اللہ عنہ پر نہیں خط لکھنے والے غداروں
- ہائے حسین رضی اللہ عنہ پر نہیں چھوڑنے والے غداروں
- ہائے حسین رضی اللہ عنہ پر نہیں حسین کے دشمنوں پر۔

حسین رضی اللہ عنہ پر واہ واہ ہے۔۔ وہ تو کل بھی واہ واہ تھا۔۔۔ آج بھی واہ واہ ہے۔۔۔ واہ حسین رضی اللہ عنہ جس کی عظمت ہو ہم اس پہ ہائے نہیں کہتے ہائے تو اس کو کہا جاتا ہے۔۔۔ جو مردہ ہو۔۔ حسین رضی اللہ عنہ زندہ ہے۔۔ اور زندہ کو مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔۔۔ اس لئے شہیدوں کا ماتم نہیں ہوتا۔۔۔ مردوں کا ماتم ہوتا ہے۔۔۔ شہید زندہ ہوتا ہے اور زندہ آدمی کی عظمت کو سلام پیش کیا جاتا ہے۔۔ اس لئے ہم حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کے تقدس کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔۔۔ اللہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Scanned with CamScanner